[illegible] مکان فضل خلاق زمین و زمان [illegible] آیات فیض رحمان

این کتاب [illegible] کتاب گنجینهٔ هدایت عرفان خزینهٔ حقایق فرقان تصنیف قدوة السالکین العارفین
[illegible] المحققین مقبول بارگاه صمد جناب مولانا شاه رئوف احمد صاحب نقشبندی مجددی مدظله

۱۲۹۳

تفسیر مجددی

معروف به

تفسیر رؤفی

بنظر [illegible] بکثرت شایقین فی شهور برای افادهٔ عام بتصحیح تمام باهتمام متوقع اجر عظیم [illegible]
محمد ابر[illegible] نور محمد صاحب متوطن پلبنده و ملا نور الدین بن جیوا خان سلمهما المنان

در مطبع [illegible] واقع بمبئی بحسن انطباع مطبوع طبایع اهل جهان شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورہ مریم تمام مکی اٹھانوے آیتین ہین نو سو بہتر کلمے ہین ایکہزار سات سو دو حرف
ہین فواصل اسکے ناصر ہین اور نظم و تطبیق اسکی سات سورہ کہف کے یہ ہی
کہ ختم اسکا ساتھ ذکر قصون انبیاء کے تھا ابتدا اسکی ساتھ قصہ زکریاؑ کے ہی
کۤهيعۤصۤ کاف رمز کافی کی ہی اور ہے ہادی اور یے یامن یجیر ولا یجار علیہ
کی اور عین عزیز کی اور صاد صادق کی یعنے اللہ تعالے جو موصوف بان صفات ہی
کلام اسکا حق ہی بیشک و شبہ حضرت علی مرتضی رضہ سے منقول ہی کہ بعضے دعاؤن مین یہ کہتے
یا کہیعص یا حمعسق اس سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ حروف مفتاح اسما الٰہی ہین بعضے کہتے ہین
کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تین صورتین ہین ایک صورت بشری ہی انما انا بشر مثلکم
ایک ملکی ہی انی ابیت عند ربی یطعمنی و یسقینی ایک حقی ہی کہ لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ
ملک مقرب ولا نبی مرسل صورت بشری کے واسطے کلمات مرکبہ ہین جیسے قل ہو اللہ
احد اور صورت ملکی کے واسطے حرف مفردہ ہین جیسے کہیعص اور صورت حقی کے واسطے
کلام مبہم ہی کہ فاوحی الی عبدہ ما اوحی بیت وہ جہان ہین مقام ہی
نہین وہان نہ حرف ہین کچھ کلام ہی نہین وہان ۔ پس یہہ حروف مقطعہ
رمز ہین درمیان [illegible] اور حبیب اسکے علیہ الصلوۃ والسلام بعضے کہتے ہین
کہ کہیعص نام ہی اس سورت کا اور مابعد اسکا اسپر مترتب ہی یعنے یہہ سورت

ذکر رحمت ربک عبدہ زکریا

سورۃ مریم مکیۃ وھی تسع وتسعون آیۃ

یاد کرنا مہربانی پروردگار تیرے کا ہے بندہ اپنے زکریا کو سمجھ لیجئے کہ زکریا
علیہ السلام انبیا بنی اسرائیل سے تھے بیٹے اولاد سلیمان علیہ السّلام کی اور بیچ
اور سلیمان ع م میں ایک لاکھ پیغمبر ہوئے اور آٹھ ہزار عالم اور داؤد ع م میں اور
انمیں چھ سو سات برس کا فرق ہے عمر انکی ایکسو پندرہ برس کی ہوئی اول نبی تھے
جب ہشتاد و چہار سالہ ہوئے رسول ہوئے اور شریعت نئی انپر آئی اور توریت پر
حکم کرتے تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ عمر انکی تین سو برس کی ہوئی انکا قصہ
حق تعالی بیان فرماتا ہے اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا یاد کر جسوقت پکارا
اسنے پروردگار اپنے کو محراب بیت المقدس میں پکارنا آہستہ کہ اخلاص سے
نزدیک ہے یا وے پکار کرکے قوم سے چھپا کر کہ ننانوے برس کی انکی عمر تھی
اور بی بی بھی بوڑھی تھیں فرزند مانگنے میں شرم آتی تھی یا بسبب بڑھاپے کے
ضعف آگیا تھا ہرچند پکار کر کہتے تھے کوئی نہیں سنتا تھا اور معجزہ دعا یہ تھی کہ کمال
نیاز مندی سے قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ کہا اے رب میرے تحقیق
سست ہوگئیں ہیں ہڈیاں میری اور جب ہڈیاں سست ہوئیں کہ سخت تر جزو
بدن کی ہیں تو تمام بدن زیادہ تر سست ہوا وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا اور
شعلہ مارا سر نے بڑھاپے کا یعنے موئے سر سفید ہوگئے پیری سے وَلَمْ

کلمات ۹۲۳ حروف ۱۷۰۲

اَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا اور نہین تھا مین ہیچ پکارنے تیرے کے اے پروردگار میرے بے نصیب اور نا امید یعنی جب دعا کی مینے تونے قبول فرمائی
مین خوگر اسکا ہون وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَاۤءِيْ اور تحقیق مین ڈرتا ہون وارثون اپنے سے کہ دین مین سستی کرین اور خلافت میری امت مین
میرے اچھی طرح بجا نلاوین پیچھے موت میری کے پس مجھے خلف چاہئے وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا اور حال یہہ ہے کہ عورت میری بانجھ کہ اٹھانون برس کی
بوڑھی ہے فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا پس بخش تو مجھکو نزدیک اپنے سے فرزند کہ متولی امور دین کا ہو اور بسبب استحقاق کے يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ
مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ وارث ہووے میری امامت اور نبوت مین اور وارث ہو آل یعقوب بن اسحاق کا یا یعقوب بن ماثان کا کہ چچا مریم
تھے وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا اور کر دے اسکو اے پروردگار میرے شائستہ اور پسندیدہ کہ تو اسکے قول فعل سے راضی ہو یہہ دعا کر سجدہ مین
گئے اور زاری جناب باری مین کرتے تھے کہ دعا قبول ہوئی اور آواز آئی يٰزَكَرِيَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ نِ اسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ
قَبْلُ سَمِيًّا اے زکریا بتحقیق ہم خوشخبری دیتے ہین تجھکو ساتھ ایک لڑکے کے نام اسکا یحیی ہے نہین کیا ہمنے واسطے اسکے پہلے اس سے ہم نام زاد المسیر مین
ہے کہ وجہ فضیلت کی اسکے یہہ نہین کہ انکا کوئی ہمنام پہلے انکے نہین ہوا کیونکہ بہت ایسے ہین جنکا نام ہمنام نہین ہوا بلکہ فضیلت اس راہ سے ہے
کہ اللہ تعالی نے انکا نام رکھا مان باپ پر نہین چھوڑا امام ثعلبی نے کہا ہے کہ ذکر قبل کا اسواسطے فرمایا کہ بعد انکے اس کیتکو ظہور مین لانا چاہا کہ ساتھ کتنے
ناموں خاص کے اسکو مختص کرے اور نام مبارک اسکے کہ اسم پاک اپنے سے مشتق فرماوے سو وہی کیا کہ اسم محمود اپنے سے اسم محمد بنایا اور اس نور
اول کو آخر ظہور مین لایا **بیت** خدائے عرش و کرسی انما محمود بے حد ہے ؛ حبیب خلق ہے وہ اور حبیب اسکا محمد ہے ؛ بعضے کہتے ہین سمی یعنی
شبیہ یعنے نہین پیدا کیا ہمنے پہلے اس کے مثل اسکے اس بات مین کہ ہرگز گناہ اور قصد گناہ کا نہ کرے گا قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ
امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا کہا زکریا نے اے پروردگار میرے کیونکر ہو گا واسطے میرے فرزند اور حال یہہ ہے کہ عورت میری
بانجھ ہے اور تحقیق پہنچا ہون مین بڑھاپے سے نہایت کو کہ بے حد ضعف اعضا اور قوی مین آگیا ہے سمجھ لیجیے کہ یہہ بات کچھ بعید سمجھ کر نہین کہی بلکہ پوچھا
کہ مجھے جوان کریگا یا اسی بڑھاپے مین اپنی قدرت سے فرزند دیگا قَالَ كَذٰلِكَ کہا فرشتے نے اللہ کے حکم سے کہ اے زکریا اسیطرح بڑھاپے مین
قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا کہا پروردگار تیرے نے یہہ بڑھاپے مین فرزند دینا اوپر قدرت میرے کے
آسان ہے اور تحقیق پیدا کیا مین نے تجھکو پہلے یحیی سے اور نہ تھا تو کچھ یعنے معدوم صرف تھا موجود کیا مین نے پس جسنے جو نیستی سے ہستی دکھائی
تجھکو تو قادر ہون لڑکا پیدا کرنے پر دو بوڑھون سے زکریا علیہ السلام اس بشارت سے خوش ہوئے لیکن نہین جانتے تھے کہ جلد اسکا ظہور ہوگا یا دیر مین
قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْ اٰيَةً کہا اے پروردگار میرے کر واسطے میرے یعنے دکھا مجھکو نشانی کہ اس سے قریب وقوع اس واقعہ کے معلوم ہو
قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا فرمایا حق تعالی نے اے زکریا نشانی تیری یہہ ہے کہ نہ بولے تو لوگون سے تین رات اور دن
فی درجی یا قدرت بات کی نہ ہو تجھکو در آن حال کہ تندرست ہو تو لکھا ہے کہ اسیوقت زبان حرکت سے بند ہوگئی انکی فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ پس نکلے
زکریا علیہ السلام اوپر قوم اپنے کے جسکی بات مین بی بی ایشاع انکی زوجہ حاملہ ہوئی مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا
مصلے اپنے سے یعنے مکان دعا سے پس اشارت کی طرف انکے یہہ کہ تسبیح کرو یا نماز پڑھو صبح کو اور شام کو سمجھ لیجیے کہ تین دن اسیطرح گذرے
پھر زبان اچھی ہوگئی اور یحیی علیہ السلام بعد گذرنے مدت حمل کے پیدا ہوئے اور بچپن مین تارک بہن نہ تھے اور احبارون کے ساتھ عبادت بطریق
ریاضت کیا کرتے تھے یہانتک کہ انپر وحی آئی اور حق تعالی نے فرمایا کہ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ اے یحیی پکڑ کتاب توراۃ کو ساتھ قوت کے
وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا اور دی ہمنے یحیی کو حکمت اور سمجھ توریت کی بچپن سے یعنے اس حالت مین کہ بچہ تھا تین برس کا یا سات برس کا

لکھا ہے کہ لڑکون نے محلہ کے ایکدن کہ وہ تین برسکے تھے کہا کہ ای یحییؑ آؤ کھیلین کہا یحییٰ نے مجھے واسطے کھیلنے کے نہین پیدا کیا سمجھہ لیجیے کہ یہہ نصیحت
بڑی واسطے بیخبرون کے ہے کہ عمر غفلت مین گماتے ہین اور لہو اور لعب مین گزارتے ہین اور دام فریب انما الحیوة الدنیا لعب ولهو مین
پھنسے رہتے ہین بیت بازی طفلانہ چھوڑ کھیلنے کا دم نہین ؛ آیا ہے عالم پیری اور رہنا یہہ عالم مین نہین وَحَنَانًا مِّن لَّدُنَّا وَزَكَوٰةً اور دی
یحییٰ علیہ السلام کو رحمت اور شفقت اوپر والدین کے اور اور لوگون کے اور نرمی دل اپنی طرف سے اور پاکیزگی گناہ سے اور برائیون خلق کے سے
وَكَانَ تَقِيًّا اور تھا پرہیزگار یا فرمان بردار پروردگار یا پرہیزگار جرائم اور اوزار سے وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ اور خوش سلوک ساتھہ مان باپ کے فرمانبرداری
اور خدمت گذاری مین وَلَمْ يَكُن جَبَّارًا عَصِيًّا اور نہ تھا سرکش یعنی ناراضی کرنیوالا اور حکم نہ ماننے والا مان باپ کا اور عصیان کرنیوالا پروردگار کا
وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا اور سلام ہے میری طرف سے اوپر یحییٰ کے جسدن پیدا ہوا اور جسدن مرا اور
جسدن اُٹھیگا زندہ ہوکر آخرت مین بعضے کہتے ہین کہ مراد سلام سے یحییٰ علیہ السلام کے ہے جسدن پیدا ہوا آسکی کرنے شیطان کے سے اور جسدن مرا عذاب
قبر سے اور جسدن اٹھیگا دہشت اور ہول قیامت کے سے وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ اور یاد کر بیچ قرآن کے قصہ مریم کو کہ عمران کی بیٹی تھین ہمیشہ
بیت المقدس مین رہتی تھی وقت عذر کے اپنے خالہ کے گھر جاتی تھین پھر آجاتی تھی ایکدن احتیاج غسل کی ہوئی مکان نہانیکا تلاش کرنے لگین سو وہ حق تعالیٰ فرماتا
ہے اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا جب دور ہوئی مریم اور کنارہ کیا لوگون اپنے سے کہ خالہ اور قوم اسکی تھی مکان شرقی مین بیت المقدس
یا خالہ کے گھر سے ایام سرما مین واسطے نہانے کے اور وہ مکان آفتاب رو تھا فَاتَّخَذَتْ مِن دُونِهِمْ حِجَابًا پس پکڑا اوری انسے پردہ کہ نگاہ
کسی کی نہ پڑے پھر جب نہا کر پوشاک پہن لی فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا پس بھیجا ہمنے طرف مریم کے روح اپنے کو کہ جبرئیل علیہ السلام ہین اضافت روح
کی طرف اپنے واسطے تشریف اور تخصیص انکی کے فرمائی فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا پس صورت پکڑی جبرئیل نے واسطے مریم کے آدمی تندرست کی
یعنی بعد نہانے اور لباس پہننے مریم کے جبرئیل کو ہمنے بھیجا جب اسنے مرد بیگانہ غسل خانہ مین دیکھا قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنكَ إِن كُنتَ
تَقِيًّا کہا مریم نے تحقیق مین پناہ پکڑتی ہون ساتھ اللہ مہربان کے شر تیرے سے اگر ہے تو پرہیزگار سمجھہ لیجیے کہ یہہ کمال مبالغہ انکے پاکی اور شرم کا ہے
یعنی اگر تو مرد متقی ہے مین تجھہ سے پرہیز کرتی ہون اور پناہ طرف حق کے پکڑتی ہون پس کیونکر نہ پرہیز کرونگی اگر ایسا نہوگا اور بعضون نے کہا ہے
کہ تقی نام ایک مرد شریر کا تھا اس زمانے مین وہ عورتون کو چھیڑتا تھا قصہ اوسکا حضرت مریم نے سنا تھا گمان کیا کہ وہی نہو اس سبب اوس سے پناہ
چاہی پھر جبرئیل علیہ السلام نے جو اضطراب حضرت مریم کا دیکھا قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ کہا سوا اسکے نہین کہ مین بھیجا ہوا پروردگار تیرے کا ہون
لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا تو کہ بخش جاؤن تجھہ کو لڑکا پاکیزہ قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا کہا مریم نے
کیونکر ہوگا واسطے میرے لڑکا اور نہین ہاتھہ لگایا مجھہ کو کسی آدمی نے اور نہین ہین بدکار قَالَ كَذَٰلِكِ کہا جبرئیل نے اسیطرح ہے کہ تو کہتی ہے کسی نے
مجھکو نہین مس کیا لیکن قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ فرمایا پروردگار تیرے نے یہہ کام یعنے بن باپ کے بیٹا دینا اوپر میرے آسان ہے مین تجھے فرزند
دونگا تو کہ ہو اوپر قدرت میری کے دلیل بڑی وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا اور تو کہ کرین ہم اسکو نشانی واسطے لوگون کے کہ اسمین فکر کرکے قدرت
ہماری پہچانین اور تو کہ کرین ہم اسکو سبب بخشش کا اپنے طرف سے واسطے ان لوگون کے جو اسپر ایمان لاوین وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا اور ہے بنا
باپ کے پیدا ہونا اسکی کام مقرر کیا گیا اور لوح محفوظ مین لکھا ہے پھر جبرئیل ع م نے پاس آکر آستین مین یا گریبان مین یا دامن مین انکے پھونکا فَحَمَلَتْهُ
فَانتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا پس حاملہ ہوگئی اسیدم ساتھہ عیسیٰ علیہ السلام کے پس دور ہوئی اور جا پڑی ساتھہ عیسیٰ کے یعنے اسدم کہ پیٹ مین
اسکے تھا مکان دور کی مین شہر ایلیا سے یعنے پہاڑ مین کہ شہر سے شرق کیطرف تھا یا جنگل مین کہ شہر سے چھہ کوس تھا اور بعد نو مہینے کے حضرت عیسیٰ

پیدا ہوئے اور بعضے کہتے ہین کہ حمل اور وضع ایکساعت مین ہوا اور مسیر مین ہے کہ نو ساعت مین ہوا مقاتل نے کہا ہے کہ ایکساعت مین خلق
ایکساعت مین تصویر ایکساعت مین وضع ہر تقدیر پر جب حضرت عیسی پیدا ہونے لگے فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ پس لے آیا مریم کو درد
زہ طرف تنہ درخت خرمے کے کہ خشک کھڑا تھا شاخین گری تھین بیٹھ اُس سے لگ کر قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَٰذَا وَكُنتُ نَسْيًا
مَّنسِيًّا کہا مریم نے ای کاشکے مین مرگئی ہوتی پہلے اس سے اور ہوتی مین بھولی بھلائی کہ مجھے کوئی نجانتا اب سب مجاور بیت المقدس کے مجھے پہچا
نین کہ انکے امام کی بیٹی ہون زکریا علیہ السلام نے مجھے پالا ہے مین باکرہ ہون ابھی بیاہ نہین ہوا اور اب جو فرزند جنتی ہون اس شرمندگی سے
کدھر جاؤن کیا کرون نظم زمین پھٹے تا کہ مین سماؤن ٭ ہوا بیے یا اوڑھ سما پہ جاؤن ٭ نہین بن آتی ہے کچھ کہون کیا ٭ کسی یہ حال بتا
بتاؤن ٭ فَنَادَاهَا مِن تَحْتِهَا أَلَّا تَحْزَنِي پس پکارا مریم کو نیچے اسکے سے عیسی نے یا فرشتہ نے درخت کے نیچے سے کہ مت غم کھا اور مرنا
اپنا مت چاہ اور من تحتہا بھی قرات ہے یعنے اس شخص نے کہا جو نیچے اسکے تھا یعنے شکم مین اسکے مراد عیسی علیہ السلام ہین انھون نے پکارا کہ مت
اندوہگین ہو قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا تحقیق کر دیا ہے پروردگار تیرے نے نیچے قدم تیرے کے چشمہ اسمین سے پانی پینا اور نہانا
وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا اور ہلا طرف اپنے تنے کھجور کے کو کہ خشک ہے ڈالے گا اوپر تیرے کھجور
تر و تازہ فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا پس کھا خرمے تر اور پی پانی تازہ اور ٹھنڈی کر آنکھ ساتھ فرزند کے یا خوش دل ہو سبز ہونے درخت
کے سے اور پھل لانے اسکے سے کہ مناسب تیرے احوال کے ہے کیونکہ جو قادر ہے سوکھے درخت کے تن سبز کرنے کا اور پھل نکالنے کا ہے اُسے قدرت
بن باپ کے بیٹا دینے کی بھی ہے پھر حق تعالی نے فرشتون کو بھیجا وہ حضرت مریم کے گرد آئے اور عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے انکو لیکر حریر بہشتی مین
لپیٹ کر حضرت مریم کے گود مین لٹا دیا اور آواز آئی فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا پس اگر دیکھے تو آدمیون سے کسی کو اور تجھ سے پوچھے کہ یہ
بیٹا کہان سے لائی فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنسِيًّا پس کہہ تحقیق مین نے نذر کیا ہے واسطے خدا کے
روزہ اور روزہ انکا ترک کلام اور طعام کا تھا پس ہرگز نہ بولونگی آج کے دن کسی آدمی سے بلکہ فرشتون سے باتین کرونگی یا اللہ سے مناجات
کرونگی سمجھ لیجے کہ اسقدر بات کہنے واسطے اخبار نذر کے تھی یا اشارہ سے لکہا ہے کہ جب مسجد والون نے حضرت مریم کو محراب مین نہ پایا
تلاش کرنے لگے کسی نے کہا کہ فلانے جنگل مین ہمنے دیکھا ہے قوم کے لوگ انکے وہان گئے حضرت مریم نے جو لوگون کو دیکھا عیسی علیہ السلام کو اٹھا کر
انکی طرف متوجہ ہوئے فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ پس آئے ساتھ عیسی کے قوم اپنے مین گود مین لئے اسکو یا لائے مریم عیسی علیہ السلام
قوم اپنے مین اٹھائے اسکو جب نظر لوگون کی اسپر پڑی قَالُوا يَا مَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا کہنے لگے ای مریم البتہ تحقیق لائے تو ایک
چیز عجب یا زشت کہ تیرے قوم مین ایسا واقعہ کسی سے نہین ہوا يَا أُخْتَ هَارُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا
ای بہن ہارون کی نہ تھا باپ تیرا عمران آدمی برائی کا اور نہ تھی مان تیری حنہ بنت فاقو بدکار اور تو با وجود ایسی مان باپ کے فرزند بن پدر کے کہان
لائی سمجھ لیجے کہ ہارون نام حضرت مریم کے بھائی کا تھا یا ہارون ایک مرد صالح تھا بنی اسرائیل مین کہ صلاحیت مین ضرب المثل تھا یا فاسق تھا اہل فسق مین
ضرب المثل تھا اور عمران نام حضرت مریم کے باپ کا تھا وہ امام مسجد اقصی کے تھے اور اشراف احبار تھے غرض جب لوگ انکو ملامت اور طعن کرنے لگے
فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ پس مریم نے اشارت کی طرف عیسی کے کہ اس سے پوچھو قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَن كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا کہا انہون نے
کیونکر کلام کرین ہم اس شخص سے کہ ہے بیچ گود کے بچہ نہ خطاب سمجھ سکتا ہے نہ جواب دے سکتا ہے لکہا ہے کہ عیسی علیہ السلام پستان
منہ مین لئے دودھ پیتے تھے یہ باتین سنکر دودھ چھوڑ کر زبان فصیح سے قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ کہا تحقیق مین بندہ اللہ کا ہون آتَانِيَ الْكِتَابَ

وَجَعَلَنِي نَبِيًّا دی ہے مجھکو کتاب یعنے حکم کیا ازل میں کہ انجیل مجھکو دی اور ثعلبی نے کہا ہے کہ تعلیم کی ہے مجھکو توریت شکم مادر میں اور کیا ہے مجھکو
پیغمبر لکھا ہے کہ اسوقت وہ پیغمبر تھے اور کلام اعجاز کی راہ سے کرتے تھے وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَمَا كُنتُ اور کیا ہے مجھکو برکت اور نفع والا جہاں
ہوں میں وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا اور حکم کیا ہے مجھکو ساتھ پڑھنے نماز کے اور دینے زکوۃ کے جبتک رہوں میں جیتا وَبَرًّا
بِوَالِدَتِي اور خوش سلوک ساتھ ماں اپنی کے وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا اور نہ کیا مجھکو سرکش بدبخت کہ خلق کو رنج دوں اور ماں کا کہنا مانوں
وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدتُّ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا اور سلام اللہ کا ہے مجھ پر جیسے یحیی علیہ السلام پر تھا جسدن پیدا ہوا میں
اور جسدن مرونگا میں اور جسدن اٹھونگا میں زندہ ہوکر یا سلامتی ہے اوپر میرے دن ولادت اور موت اور بعث کے ذَٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ
یہہ جو مذکور ہوا عیسی بیٹا مریم کا ہے نہ وہ کہ نصاری بیٹا اللہ کا کہتے ہیں قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ کہتے ہیں ہم بات حق کی وہ جو بیچ اسکے
شک کرتے ہیں یہود کہ قصہ عیسی علیہ السلام میں باتیں نالائق لگاتے ہیں یا نصاری بیٹا اللہ کا کہتے ہیں مَا كَانَ لِلَّهِ أَن يَتَّخِذَ مِن وَلَدٍ سُبْحَانَهُ
کہتے ہیں ہم بات حق کی وہ جو بیچ اسکے شک کرتے ہیں یہود کہ قصہ عیسی علیہ السلام میں باتیں نالائق لگاتے ہیں یا نصاری کہ اسمیں جھگڑتے ہیں بعضے خدا
اور بعضے خدا کا بیٹا بناتے ہیں ماکان للہ ان یتخذ من ولد سبحانہ وتعالی نہیں ہے لائق واسطے اللہ کے یہہ کہ پکڑے اولاد کیونکہ ولد جنس
والد سے چاہیئے اور وہ جنسیت سے منزہ ہے پاکی ہے اسکو اولاد پکڑنے سے إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ جب مقرر کرتا
ہے کچھ کام اور چاہتا ہے کہ کسیکو عدم سے وجود میں لاوے پس سوا اسکے نہیں کہ کہتا ہے واسطے اسکے ہو پس ہو جاتا ہے بیدرنگ وَإِنَّ اللَّهَ
رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ اور تحقیق اللہ پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا ہے پس عبادت کرو اسکو اور نہ غیر اسکے کو ست پوجو هَٰذَا
صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ یہہ ہے راہ سیدھی بہشت کو پہنچانیوالی فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِن بَيْنِهِمْ پس اختلاف کیا فرقوں نے درمیان
اپنے یعنے یہود اور نصاری نے حضرت عیسی علیہ السلام کی جناب میں یہود تفریط کرنے لگے نصاری میں فرقے ہوگئے نسطوریہ کہنے ابن اللہ
کہنے لگے اور یعقوبیہ اللہ اور ملکانیہ ثالث ثلثہ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِن مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ پس واے ہے واسطے ان لوگوں
کے کافر ہوئے حاضر ہونے دن بڑے سے کہ قیامت ہے یا مشاہدہ ہول اس دن کے سے أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ يَوْمَ يَأْتُونَنَا کیا خوب
سنتے ہونگے کافر اور کیا خوب دیکھتے ہونگے جسدن آویں گے ہمارے پاس لیکن نفع نہ کریگا انکا دیکھنا اور سننا یعنے مواعید الہی کو
دیکھینگے اور یقین کریں اوپر کچھہ فایدہ نہوگا اور بعضے کہتے ہیں کہ پس کلام تہدید تمام ہے یعنے اسدن کیا سننے والے ہونگے باتیں وحشتناک اور کیا
دیکھنے والے ہونگے وحشت اور عذاب لَٰكِنِ الظَّالِمُونَ الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ لیکن ظالم آج کے دن بیچ گمراہی ظاہر کے ہیں وَأَنذِرْهُمْ
يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ اور ڈرا کفار مکہ کو دن پچھتانے کے سے کہ بدکار پچھتاوینگے کہ کیوں گناہ کئے اور نیک کار حسرت کرینگے کہ کیوں
کار صواب بہت نہ کئے جسوقت کہ مقرر کیا جاویگا کام اور دیا جاویگا حساب اور حکم ہوگا کہ فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر یا دن آتا ہے
وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ اور وہ بیچ غفلت کے ہیں اسدن سے اور وہ نہیں ایمان لاتے اسدن پر إِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ
وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ تحقیق ہم وارث ہونگے زمین کے اور اس کسی کے کہ ہے اوپر اسکے یعنے سب فانی ہوجاوینگے ایک ہمیں
باقی رہینگے اور طرف ہمارے پھیرے جاوینگے بعد موت کے وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ اور یاد کرو واسطے قوم اپنے کے بیچ قرآن کے قصہ
ابراہیم علیہ السلام کو کہ سب ملتوں والے اسکی فضیلت کا اقرار کرتے ہیں اور مشرکان عرب اسکی اولاد ہونے سے فخر کرتے ہیں پس اسکے
توحید کی بات بیان کر إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا تحقیق وہ تھا بہت سچا پیغمبر إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا

یُبْصِرُ وَلَا یُغْنِیْ عَنْكَ شَیْـًٔا یاد کراسکو جسوقت کہا واسطے باپ اپنے آزر بن ناحور کے اے باپ میرے کیون عبادت کرتا ہی تو اسی
چیز کو کہ نہ سنے دعا تیری اور نہ دیکھے عاجزی تیری اور نہ دفع کرے تجھ سے کچھ ضرر یا نہ نفع دے تجھ کو یا دفع شر یٰۤاَبَتِ اِنِّیْ قَدْ جَآءَنِیْ
مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ یَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِیْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِیًّا اے باپ میرے تحقیق آیا ہے طریق وحی میرے پاس علم جو تجھ نہین آیا تیرے
پاس پس پیروی کر میری دکھلاؤنگا مین تجھکو راہ سیدھی کہ مقصود کو پہنچا دیگی اسکو جو اسمین چلیگا یٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّیْطٰنَ اے باپ
میرے مت عبادت کر شیطان کی اور اسکا کہا نافرمانی خدا مین مت مان اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِیًّا تحقیق شیطان
ہے واسطے اللہ کے نافرمان اور ایک نافرمانیون مین سے اسکے یہہ ہے کہ آدم کو سجدہ نہ کیا یٰۤاَبَتِ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ
فَتَكُوْنَ لِلشَّیْطٰنِ وَلِیًّا اے باپ میرے تحقیق ڈرتا ہون یہہ کہ لگ جاوے تجھکو عذاب اللہ کیطرف سے بسبب متابعت شیطان کے پس ہو
جاوے تو واسطے شیطان کے دوست یعنے ہم نشین اسکا لعنت مین اور ہم قرین اسکا عذاب مین ۵ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ
یٰۤاِبْرٰهِیْمُ کہا ابراہیم کو باپ نے ابراہیم کے کیا اعراض کرتا ہے تو عبادت معبودون میرے کے سے اے ابراہیم لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ
وَاهْجُرْنِیْ مَلِیًّا البتہ اگر نہ باز آویگا تو مخالفت سے یا عیب اور مذمت اُن کے سے البتہ سنگسار کرونگا مین تجھ کو یا دشنام دونگا مین
تجھکو اور چھوڑ جا مجھ کو مدت تک تو کہ مار دوں میرے سے بچا رہو قَالَ سَلٰمٌ عَلَیْكَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ سلام ہے اوپر تیرے مین چلا
بعضون نے کہا کہ مقابل سخت کلام کے اپنے سلام کیا کہ شاید متاثر ہو کر ایمان لاوے بعضون نے لکھا ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام چلے باپ نے اُن کے
کہا کہ سفر سے مت ڈر خدا اچھا رکھتا ہے تو وہ تجھے برباد نہین کریگا ابراہیم علیہ السلام امیدوار اسکے ایمان لانیکے ہوئے سلام کیا اور کہا
سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّیْ شتاب بخشش مانگونگا مین واسطے تیرے سے پروردگار اپنے سے یعنی یہ کہ بخشش مانگنی واسطے کفار کے توفیق چاہنی ہے
اللہ سے اسکے ایمان کی کہ سبب مغفرت کا ہے اِنَّهٗ كَانَ بِیْ حَفِیًّا تحقیق اللہ ہے ساتھ میرے مہربان اور جہد سے دعا قبول کرنیکا وعدہ کیا ہے
اس نے وَاَعْتَزِلُكُمْ اور چھوڑ دونگا مین تمکو مراد آزر اور بت پرست ہین انکو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ کنارہ کش ہونگا مین تم سب سے
وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور اس چیز سے کہ پکارتے ہو تم سوا اللہ کے کہ بت ہین وَاَدْعُوْا رَبِّیْ اور پکارونگا پروردگار اپنے کو اور اسیکی
عبادت کرونگا ساتھ یگانگی عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّیْ شَقِیًّا شتاب ہین کہ نہون مین ساتھ پکارنے پروردگار اپنے کے بے نصیب اور ناامید
بیبہرہ امیدوار ہون اسکے کرم سے مین رافت کہ جسکا عام ہے انعام اور رحمت فضل عمیم ۵ لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام بابل سے کوہستان
فارس مین اگر سات برس سیر کرتے پھرے جب باپ انکا مرا اور بتخانہ متعلق اور کے ہوا پھر بابل مین آئے اور مذمت بتونکی کی اور اسی نوبت مین بتونکو
بھی توڑا اور آتش نمرود بھی اُنپر سرد ہوئی اور بی بی سارہ اور لوط علیہ السلام کو لیکر شام کو گئے حق تعالی اس جانے کی بات بتاتا ہے کہ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ
وَمَا یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ پس جب چھوڑ دیا ابراہیم علیہ السلام نے بت پرستونکو اور اس چیز کو کہ عبادت
کرتے تھے وہ جسکی سوا اللہ کے دیا ہمنے اسکو بی بی سارہ سے فرزند کہ اسحاق نام تھا اور یعقوب کہ اسحاق کا بیٹا تھا وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِیًّا اور ہر ایک کو
کیا ہمنے پیغمبر وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِیًّا اور دیا ہمنے انکو بخشش اپنے سے بعضون نے کہا ہے کہ مراد
رحمت سے مال اور اولاد ہے کہ انکو دی اور کی ہمنے واسطے انکے زبان اسی کی بلند درمیان لوگون کے یہہ اشارہ طرف اجابت دعا ابراہیم علیہ السلام
ہے جسے کہ کہا واجعل لی لسان صدق فی الاخرین وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ مُوْسٰۤى اور یاد کر بیچ قرآن کے قصہ موسی علیہ السلام کو اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا
وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا تحقیق وہ تھا خالص کیا گیا نقصانون اور برائیون سے اور تھا بھیجا گیا اللہ کیطرف سے خبر دینے والا خلق کو اللہ کی

باتون کی رسول کو نبی پر مقدم باوجودیکہ اخص و اعلی ہے اسواسطے کیا کہ پہلے اللہ نے انکو بھیجا پھر انھون نے خلق کو آگاہ کیا وَنَادَيْنَاهُ مِنْ
جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا اور پکارا ہمنے موسی کو کنارے طور کے سے جو بہت برکت والا تھا یا داہنے طرف موسی کے سے اور
نزدیک کیا ہمنے اسکو بارگاہ قرب اپنے مین درانحال کہ باتین بھید کی کرتا تھا ہم سے بعضون نے لکھا ہے کہ موسی علیہ السلام کو آسمانون سے گذار حجابوں سے
پرے لیجا وہان پہنچایا کہ آواز قلمون کی جو توریت لکھتے تھے انھون نے سنی امام ثعلبی نے کہا ہے کہ درمیان اللہ کے اور موسی کے نہ تھا مگر ایک حجاب کشف الاسرار
والے نے کہا ہے کہ موسی علیہ السلام کو روش اور کشش دونون دین روش کا اشارہ وناداہ سے موسی لیجاتا تھا ہے اور کشش کا کنایہ وقربناہ نجیا ہے
روش پر خطر ہے کشش بیخطر روش سلوک ہے کشش جذب سلوک تفرقہ ہے جذب جمعیت سلوک آپ جاتا ہے جذب لیجانا ہے بیت وہ آپ جانے مین
کہان جو بات بلوانے مین ہے فرق زمین و آسمان جانے مین لیجانے مین ہے وَوَهَبْنَا لَهُ مِنْ رَحْمَتِنَا أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا اور دیا ہمنے موسی کو
مہربانی اپنے سے بھائی اسکا ہارون پیغمبر وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ اور یاد کر بیچ قرآن کے قصہ اسمعیل علیہ السلام کو إِنَّهُ كَانَ
صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا تحقیق وہ تھا سچا وعدہ کا اور بھیجا گیا طرف خلق کے خبر دینے والا اللہ کیطرف سے لکھا ہے کہ کسی سے
وعدہ کیا تھا کہ مین اس مکان مین ہون جب تک تو آوے تین دن تک وہ نہ آیا اور حضرت اسمعیل وہین رہے سوا چھال درخت کے کچھ
نہ کھایا وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ اور تھا اسمعیل حکم کرتا اہل اپنے کو یا سب امت اپنے کو ساتھ نماز کے کہ اشرف عبادات
بدنیہ ہے اور ساتھ زکوۃ کے کہ اعلائے عبادات مالیہ ہے وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا اور تھا نزدیک پروردگار اپنے کے پسندیدہ بسبب
استقامت اقوال اور افعال کے وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ اور یاد کر بیچ قرآن کے قصہ ادریس علیہ السلام کو کہ پردادا نوح علیہ السلام
اور پوتے چار واسطون سے شیث علیہ السلام کے تھے نام انکا اخنوخ تھا درس علم کا بہت کہتے تھے اسواسطے ملقب بادریس ہوا اول جسنے
کہ قلم سے لکھا اور نجوم بیان کیا اور سینا لباس کا نکالا وہی تھے تیس صحیفے انپر اترے تھے جامع الاصول مین ہے کہ سو برس پہلے وفات
حضرت آدم علیہ السلام کے یہ وہ پیدا ہوئے تھے إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا تحقیق وہ تھا سچا نبی وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا اور چڑھا لیا
ہمنے اسکو مکان بلند مین کہ شرف نبوت اور درجہ قرب ہے یا بہشت ہے یا آسمان چہارم ہے چنانچہ حدیث معراج مین ہے کہ ملاقات
انکی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آسمان چہارم پر یا بہشت مین شب اسری واقع ہوئی ہے کہ تفسیر سورہ بنی اسرائیل مین لکھا گیا ہے اور رفع
ادریس علیہ السلام مین طرح طرح کی خبرین ہین ابن عباس رض سے منقول ہے کہ ایکدن ادریس علیہ السلام نے آفتاب کی گرمی دیکھکر
جناب الٰہی مین دعا کی کہ خدایا اسقدر سورج مجھ سے دور ہے تسپر بھی گرمی ہے اسکے مین نزدیک جلنے کے ہون جو فرشتہ اسکو اٹھائے ہے اسکا
کیا حال ہوگا بوجہ آفتاب کا اس سے ہلکا کر اور حرارت سے اسکے اسکو بچا اللہ تعالی نے دعا انکی قبول کی اس فرشتے نے دوسرے دن اپنی
جان سبک پائی اور گرمی بھی کچھ ادراک مین نہ آئی سبب اسکا جناب الٰہی سے پوچھا خطاب ہوا کہ بندے میرے ادریس نے تیرے حق مین دعا
کی یہ اسکا اثر ہے وہ فرشتہ اجازت لیکر زیارت کو ادریس علیہ السلام کے زمین پر آیا اور انکے التماس سے اپنے پر انکو بٹھا آسمان چہارم
لیگیا اور نزدیک مطلع آفتاب کے پہنچا پھر ادریس علیہ السلام بموجب کہنے کے عزرائیل سے انکی عمر اور موت کا پوچھا عزرائیل نے کہا نزدیک
مطلع آفتاب کے وفات پاینگے اس فرشتے نے جو پھر آکر دیکھا بلبل روح انکا گلستان قدس کو پرواز کر گیا تھا اور ایک روایت مین ہے کہ
ملک الموت کثرت عبادت انکی سنکر مشتاق دیدار ہو کر جناب الٰہی اجازت لیکر زمین پر آئے اور بامر الٰہی اور التماس انکے کی سے انکی جان
قبض کی پھر حق تعالی نے انکو جلایا اور عزرائیل کو فرمایا وہ آسمان پر لے گئے دوزخ دکھا کر بہشت مین داخل کیا پھر وہان سے نہین نکلے

اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ یہ گروہ انبیا کا کہ مذکور ہوئے زکریا سے ادریس تک علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ
والسلام وہ ہین کہ انعام کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اوپر انکے ساتھ انواع انواع کے نعمتون کے دین اور دنیا مین اور ساتھ اقسام اقسام کے فضیلتون کی صورۃ
اور معنی مین مشہورون سے یعنے وہ کہ مشہور ہین اولاد آدم کے سے کہ ادریس وغیرہ ہین علیہم السلام وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ اور ان لوگون سے کہ چڑھا
تھا ہمنے کشتی مین ساتھ نوح علیہ السلام کے اور وہ غیر ادریس علیہ السلام کے ہین وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا
اور اولاد ابراہیم علیہ السلام کے سے اور یعقوب علیہ السلام کے سے اور ان لوگون سے کہ راہ دکھائی ہے ہمنے انکو طرف حق کے اور کھینچ لیا ہے
ہمنے انکو اپنی طرف اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا جب پڑھی جاتی ہین اوپر انکے آیتین اللہ کی کہ پڑھتے ہین اور حال یہ ہے
کہ سجدہ کرنیوالے ہوتے ہین اللہ کو اور رونے والے ہوتے ہین خوف اسکے سے سمجھ لیجے کہ رونے کو ساتھ سننے اور پڑھنے قرآن کے مناسبت
خاص چنانچہ حدیث مین وارد ہے کہ کلام اللہ پڑھو اور رو و اگر رونا نہ آوے بتکلف سے آنسو بہاؤ **بیت** شوق دیدار خدا مین روئے + بیکل
وبیتاب ومضطر ہوئے + اسکا جو دیدار مشکل ہے یہان + یعنے ذات ہم کہان اور وہ کہان + ہم مین سرتا پا ہے نقصان وزوال + اور وہ ہے
لایزال و باکمال + ہم ہین حادث اور ذات اسکی قدیم + ہم لئیم اور شان اسکی ہے کریم + پس کلام اسکا پڑھین زاری کے ساتھ + چارہ چاہین اپنا
ناچاری کے ساتھ + جوش مین تا بحر بخشش کا آئے + راہ سیدھی اپنے جانب کی دکھائے + ایک مرد صالح نے حضرت کو خواب مین دیکھا کہ
حضور مین قرآن پڑہتا ہون آپ نے فرمایا کہ ایہی صالح ہذہ القراءۃ فاین البکاء کلام دوست شوق انگیز ہوتا ہے اور آتش شوق جب دل مین پڑتی ہے
سینہ جل کر آنسو ٹپک پڑتے ہین ع اذا سمعوا ما انزل الی الرسول تری اعینہم تفیض من الدمع **بیت** جب ذکر تیرا آوے تو جی آہ جلاوے
جب نام تیرا لیجئے تو آنسو نکل آوے + سمجھ لیجئے کہ یہہ پانچوان سجدہ ہے محی الدین ابن عربی نے اسکو سجدہ انعام عام کہا ہے اور اسپر جو کر یہہ
متضرع ہے اسیکو کرنا فرح اور سرور بنایا ہے کیونکہ رحمان کے رحمت سبب لطف اور کرامت ہے اور موجب خوشی اور مسرت پس ثمرہ اسکا
طرب ہے نہ تعب رافنا جو رحمت رحمان ہے سو جب فرح وسرور جان ہے فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا
الشَّهَوٰتِ پس جانشین ہوئے پیچھے انکے اولاد بری کہ ضایع کیا انھون نے نماز کو یعنے ترک کیا اور پیروی کی شہوتون کی اور آرزو کی
اپنے نفس کی کہ میخواری اور زناکاری اور سوا اسکے ہے فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا پس شتاب دیکھینگے جزا گمراہی اور بدکاری کی یا ملاقات کرینگے
عذاب اور زبان سے باغی نام کوہی کا ہے دوزخ مین کہ اہل دوزخ عذاب اسکے سے بچا اپنا پکڑتے ہین یا نام مکان کا ہے کہ دوزخ والے
اسکے ڈر سے ہر دن چار سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہین یا وادی ہے جہنم مین آگ اسکی تیزتر اور عذاب اسکا سخت تر ہے جو نماز نہ پڑھیگا
اور متابعت اپنے شہوتون کی کریگا اسکو وہان لیجاوینگے اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا
يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا مگر جسنے توبہ کی گناہون سے اور ایمان لایا دل و زبان سے اور کام کئے اچھے پس یہہ لوگ تائب اور مومن داخل ہونگے
بہشت مین یا داخل کئے جاوینگے بہشت مین یدخلون بصیغہ معلوم اور مجہول دونو قرات ہین حفص کی اول ہے اور نہ ظلم کئے جاوینگے
کچھ ثواب اپنے سے یعنے جزا مین انکے نقصان نکرینگے اور جن جنتون مین وہ جاوینگے وہ کیسے ہونگے جَنّٰتِ عَدْنِ ۨالَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ
عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ بہشتین ہمیشہ رہنے کے ہین وہ جو وعدہ کیا ہے رحمن نے ساتھ انکے بندون اپنے کے ساتھ غیب کے یعنے بہشت غایب ہے
انسے یا یہ غایب ہین بہشت سے اور جو وعدہ کرلیا ہے تو غیبت کا کچھ ڈر نہین اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا تحقیق ہے وعدہ اللہ کا
آنیوالا یعنے وعدہ کئے گئے جو بہشت ہے آنیوالی ہے اور مومن سیدہے داخل ہونیوالے ہین لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا سنینگے

سجدہ

بہشتی بیچ بہشت کے بات بیہودہ لیکن سنینگے سلام اللہ تعالیٰ سے یا فرشتون سے یا آپسمین ایک دوسرے سے وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَ
عَشِيًّا اور واسطے انکے ہے رزق انکا بیچ بہشت کے صبح اور شام جیسے یہان دنیا مین دو بار کھاتے ہین یا مراد صبح و شام سے دوام ہے اور
بہشت مین اگرچہ دن رات نہین لیکن نشانیون سے مقدار دن رات کے معلوم ہوگی اور عین المعانی مین ہے کہ رات کا وقت پردے چھوٹنے سے اور دروازے
بند ہونے سے دریافت ہوگا اور دن کا زمانہ پردے اٹھنے سے اور در کھلنے سے سمجھا جاویگا اور تبیان مین ہے کہ وقت شب مین حورین خدمت کرینگے
مومنون کی اور زمانہ روز مین غلمان تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا یہہ بہشت کہ ذکر کی ہمنے وہ ہے کہ وارث کرتے
ہین ہم اسکا بندون اپنے مین سے جس شخص کو کہ ہے پرہیزگار لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جو اصحاب کہف اور ذوالقرنین اور روح کا
سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ کل کو جواب دونگا اور انشاء اللہ تعالیٰ نہ کہا چالیس دن یا پندرہ دن یا بارہ دن جبرئیل نہ آئے پھر جب آئے تو آپ نے
فرمایا کہ مین منتظر تمہارا تھا جبرئیل علیہ السلام نے جو جواب دیا وہ حکایت انکے قول کی حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ اور
نہین اترتے ہم فرشتے مگر ساتھ حکم پروردگار تیرے کے لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَٰلِكَ واسطے اسیکے ہے جو کچھ
آگے ہمارے ہے آنیوالے کامون سے اور جو کچھ درمیان اسکے ہے حال مین یا اسیکے حکم مین ہے ابتدا پیدا ہونا ہمارا اور انتہا مرنا ہمارا اور درمیان
اسکے مدت زندگانی ہمارے کی وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا اور نہین ہے پروردگار تیرا بھولنے والا تیرا حال جب چاہے تجھکو تیرے پاس بھیجے
رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وہی ہے پروردگار آسمانون کا اور زمین کا اور اس چیز کا کہ درمیان زمین اور آسمان کے ہے اور پرورش
کرنیوالے کو بھولنا نہ چاہیئے فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ پس عبادت کر اسکو اور صبر کر واسطے عبادت اسکی کے یعنے جب تو نے سمجھ لیا کہ وہ نہین
بھولتا پس عبادت پر اسکے ثابت رہ اور وحی کی دیر ہونے مین دل تنگ مت ہو هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا کیا جانتا ہے تو واسطے اللہ کے ہم نام
یعنے کوئی ایسا ہوا ہے کہ جسکا نام اللہ ہو نہین ہوا کوئی ایسا اسکے سوا اور باوجودیکہ کسی مشرک نے اپنے معبود کو اللہ نہین کہا ہان الٰہ کہا ہے غیرت حق نے
اسم مبارک کو تصرف کفار سے اور تسمیہ معبودان باطل سے محفوظ رکھا اور زبان مومنان سے اپنے ہی ذات پاک کو ساتھ اس نام کے پکڑوایا
قطعہ اللہ اللہ ہے عجب یہہ نام ؛ حسن اور خوبیان ہین جسمین تمام ؛ ایک کافی ہے یہہ پھر دوسرا ؛ جسے اللہ ہے گواہ اسکا وَيَقُولُ
الْإِنْسَانُ أَإِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيًّا اور کہتا ہے انسان جو منکر بعث کا ہے یا ابی بن خلف کیا جب مرجاؤنگا مین البتہ نکالا
جاؤنگا مین زندہ یہہ استفہام انکاری ہے وہ بعید جان کر کہتا ہے کہ کیونکر مرکر خاک سے نکلونگا زندہ سو حق تعالیٰ اسکے جواب مین فرماتا ہے
أَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا کیا نہین یاد کرتا انسان یہہ کہ ہمنے پیدا کیا تھا اسکو پہلے اس سے اور نتھا کچھ
شی بلکہ عدم تھا پس جب ہم عدم سے وجود مین لائے تو بار دگر زندہ کرنا کیا مشکل ہے فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ پس قسم ہے پروردگار
تیرے کی دن حشر کے البتہ اکٹھا کرینگے ہم انکو یعنے کافرون کو ساتھ شیطانون کے کہ دنیا مین انکے نزدیک تھے اور ہر کافر کے پاؤن مین ساتھ اس
شیطان کے کہ قرین اسکا ہے زنجیر جڑینگے ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا پھر البتہ حاضر کرینگے ہم کافرون کو اور بقول بعضے سب آدمیون کو
گرد دوزخ کے زانو پر گرے ہوئے ڈر حساب کے سے اور حاضر کرنا انکا دوزخ پر اسواسطے ہوگا تو کہ نیک بخت جان لین کہ ایسے بڑے بلا سے چھوٹے
زیادہ تر خوشی کرین اور بدبخت مکان اپنے آگ مین دیکھکر زیادہ تر غم کھینچین ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَٰنِ
عِتِيًّا پھر البتہ کھینچ لیوینگے ہم ہر ایک گروہ مین سے جو نسا انمین سے سخت تر ہے اوپر اللہ تعالیٰ کے سرکشی مین یعنے پہلے ہر امت مین سے
اسکے کافر تر سے جدا کر لیوینگے ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا پھر البتہ ہم خوب جانتے ہین ان لوگون کو کہ وہ بہت

لائق ہین ساتھ آتش دوزخ کے داخل ہونے مین وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا اور نہین کوئی تم مین سے اے آدمیون مگر گذرنے والا ہے اوپر دوزخ کے
لیکن مومن جب گذرینگے آگ افسردہ ہوجاویگی چنانچہ حدیث مین ہے بہشتی بعضون سے پوچھینگے کہ حق تعالی نے وعدہ فرمایا تھا وان منکم الا
واردها کیا حال ہے کہ ہمنے آگ نہین دیکھی فرشتے کہینگے کہ تم گذرے تھے دوزخ پر لیکن آگ اسکی بسبب نور ایمان تمھارے کے مردہ اور افسردہ ہوگئی
تھی كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ہے گذرنا دوزخ پر سے اوپر پروردگار تیرے کے لازم ادا کیا گیا اور قطعی حکم کیا گیا اسپر یعنے وعدہ ہے کہ
البتہ واقع ہوگا نہین ٹلنے کا اور بعضے کہتے ہین کہ ورود بمعنی دخول ہے کیونکہ جابر رضنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ورود
دخول ہے کوئی نیک کار اور بدکار نہین مگر اوسمین جاویگا لیکن آگ مومنون پر سرد ہوجاویگی وہ سلامت ہونگے جیسے ابراہیم علیہ السلام پر
اور موید اسے قول کا ہے جو حق تعالی فرماتا ہے کہ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا پھر نجات دینگے ہم انکو جو پرہیز
کرتے ہین شرک سے یعنے دوزخ سے نکال لینگے اور چھوڑ دینگے ہم ظالمون کو بیچ اسکے زانو پر گرے ہوئے وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ
اور جب پڑھے جاتے ہین اوپر مشرکون کے آیتین ہماری روشن اور ظاہر معانی انکی یا دلیلین انکی یا اعجاز انکا قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا کہتے ہین وہ لوگ جو کافر ہوئے سردارون مین سے قریش کے واسطے اُن لوگون کے جو ایمان لائے ہین فقیر
اُن مین کہ مومن اور کافر مین بہتر ہے مکان مین یعنے ہمارے محل ہین جن مین سب اسباب عیش کے موجود ہین اور تم بے گوشہ توشہ ہو خیریت مقام
کا حسن و جمال و وسعت معیشت ہے ہم رکھتے ہین اور تم فقر و فاقہ مین عمر گذارتے ہو مصرع ہم مین تم مین کونسا خوش حال ہے وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا
اور بہتر ہے مجلس مین کہ ہماری محفل مین سردار اور شریف عرب کے ہین اور تمھاری مجلس مین غلام اور فقیر اور ضعیف پس حق تعالی اُنکے افتخار کو برہم
درہم فرماتا ہے کہ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِئْيًا اور کتنے ہلاک کئے ہین ہمنے پہلے مشرکان عرب سے گروہ کو جمع تھے
ایک زمانے مین اور واقع مین وہ کفار عرب سے بہتر تھے اسباب مین اور پوشتون اور منظرون مین نہ اس مال نے انکو ہلاکت سے بچایا اور نہ اس
جمال نے انکو عقوبت سے چھڑایا بیت تکیہ جمال و مال پہ کرنا عبث ہے بس ٭ نہ اس سے فایدہ ہے وہان نہ ہے آس سے جس ٭ قُلْ مَنْ
كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا کہہ ان لوگون کو جو مال و جمال پر فخر کرتے ہین کہ غرہ مت کرو کیونکہ جو شخص کہ ہے بیچ گمراہی کے
پس چاہئے کہ کھینچا جاوے اسکو رحمان خوب کھینچنا یہ خبر بصورت امر ہے یعنے اللہ اسکی عمر دراز کرتا ہے اور مہلت دیتا ہے اور نعمت
مین درجے پہنچاتا ہے حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ یہان تک کہ جب دیکھین جو وعدہ دیئے جاتے ہین یا عذاب کا
دنیا مین ساتھ قتل اور قید کے اور یا قیامت کا یا موت کا فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا پس البتہ جانینگے کون شخص بدتر
ہے دونون فرقون مین سے ازروی مکان کے اور برا ہے ازروی لشکر کے کیونکہ مومن اپنے درجے بہشت مین دیکھینگے اور کافر اپنے درکات
دوزخمین اور مومنون کے یار اور مددگار خدا اور فرشتے اور انبیا ہونگے اور کافرون کا کوئی دوست نہ ہوگا نہ مددگار وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اهْتَدَوْا هُدًى اور زیادہ دیتا ہے اللہ تعالی دنیا مین ان لوگون کو راہ پائی ہے ساتھ قرآن کے راہ پانا یعنے جو قرآن پر ایمان لائے
ہین اُنکی تصدیق زیادہ کرتا ہے جون جون قرآن نازل ہوتا جاتا ہے وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ
مَّرَدًّا اور باقی رہنے والی نیکیان کہ پانچون نمازین ہین یا یہ چارون کلمے ہین سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر یا سوا انکے
ہین بہتر ہین نزدیک پروردگار تیرے کے ازروے ثواب کے اور بہتر ہین ازروے بازگشت کے نظم کافرون کو ہے یہان مال و منال ٭ اور وہان
عقبی مین ہے رنج و نکال ٭ مومنون کو یہان ہدایت اسکی ہے ٭ اور وہان بھی صد حمایت اوسکی ہے ٭ کافرون کو ہے عذاب انکو ثواب

فرق اتنا ہی بطلان وثواب ۞ لکھا ہی کہ خباب بن الارت رضی عنہ کے عاص بن وایل پر کچھ دینار قرض تھے وہ مانگنے لگے اُسنے کہا جب تک
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تو کافر نہوگا ندونگا خباب رضنے کہا قسم اللہ کی کافر نہونگا مین تیسے زندہ اور مردہ اور جسدن کہ مبعوث ہونگا
عاص نے کہا کہ جسدن تو مبعوث ہوگا مجھہ سے آکر لے لیجو اگر تیرا کہنا سچ ہی تو بھی مین تجھہ سے افضل ہونگا مال اور اولاد مین یہہ آیت اتری کہ
أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا آیا پس دیکھا تو نے اس شخص کو کہ کافر ہوا ساتھ آیتون ہمارے کے کہ قرآن ہی یا دلایل
وحدانیت اور کہا یعنے عاص نے البتہ دیا جاؤنگا مین مال اور اولاد دن قیامت کے أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا کیا جہان تک
آیا ہی غیب کو اور لوح محفوظ کا مطالع کر آیا ہی یا لیا ہی نزدیک اللہ کے سے عہد اس بات پر كَلَّا ہرگز نہین یون جو وہ کہتا ہی سَنَكْتُبُ
مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا البتہ لکھینگے ہم یعنے لکھو ہینگے ہم حفظ سے جو کچھ کہتا ہی وہ تو کہ جزا دین ہم اسکی اور لنبا کرینگے
ہم واسطے اسکے عذاب مین سے لنبا کرنا یعنے عذاب پر عذاب دینگے مدام وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا اور وارث ہونگے ہم اسکے
یعنے بعد موت کے اس سے لے لیوینگے جو کچھ کہ کہتا ہی کل مجھکو دینگے یعنے مال اور اولاد اور آویگا ہمارے پاس اکیلا وقت مرنیکے
یا دن قیامت کے نہ مال پاس ہوگا نہ اولاد ساتھ اسکے وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا اور پکڑتے ہین مشرکان
قریش سوا اللہ تعالی کے معبود بتون کو اور فرشتون کو اور جنون کو توکہ ہووین وہ معبود واسطے انکے عزت یعنے انکی شفاعت سے
معزز ہون اللہ کی درگاہ مین كَلَّا ہرگز نہین یہہ عزیز ہون سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا البتہ کفر کرینگے یعنے
انکار کرینگے معبود کافرونکے ساتھ عبادت انکی کے یعنے کافر جو ہول قیامت کا دیکھینگے منکر ہوجاوینگے بتونکی عبادت سے اور ہووینگے
اوپر بتون کے دشمن یا ہووینگے بت اوپر انکے مخالف أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ عَلَى الْكَافِرِينَ تَؤُزُّهُمْ أَزًّا کیا نہین دیکھا
تو نے اور نہین جانا یہہ کہ بھیجا ہم نے شیطانون کو اوپر کافرون کے بہکاتے ہین انکو بہکانا یعنے گناہ کرنے کی باتین دلمین پہنچواتے ہین فَلَا
تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ پس مت شتابی کر اوپر انکے عذاب آنے مین إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ۝ سوا اسکے نہین کہ گنتے جاتے ہین ہم واسطے انکے دن ہونے
انکے گنتے جانے کہ انمین غلطی نہین جب وہ دن پورے ہوجاوینگے انپر آویگا جو مقرر اور مقدر کر رکھا ہی يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَٰنِ وَفْدًا
یاد کر اسدن کو کہ جمع کرینگے ہم پرہیزگارونکو طرف بہشت خدائے مہربان کے درانحال کہ سوار ہونگے اوپر ناقہائے بہشت کے لیجاوینگے انکو جیسے
مہمانون کو بارگاہ سلطانی مین پہنچاتے ہین امام قشیری نے کہا کہ بعضے رخش طاعات اور عبادات پر ہونگے بعضے مرکب ہمم اور ہمیات پر
توسن طاعات والی جو پایۂ بہشت ہین انکو وہان لیجاوینگے اور بادپائی ہمیات والے خواہان قرب رب العزت مین انکو اس سے مشرف فرماوینگے
بیت قیمت ایک نظارہ جانان کی ہی جنت تمام ۞ بلکہ یہہ نعمت ہی ناقص اور وہ ہی نعمت تمام ۞ کشف الاسرار مین ہی کہ وقت وصال
خواجہ ممشاد دینوری کے ایک درویش نے کہا الہی اپنی رحمت فرما اسپر اور بہشت عنایت کر ممشاد نے کہا کہ ای غافل تیس برس سے بہشت
اور حور اور قصور مجھے دکھاتے رہے ہین اور مین نے گوشۂ چشم ہمت سے اسپر نگاہ کی اب جو مجھے درگاہ قرب مین لیچلے ہین دیدار جمال
باکمال اسکے کے بہشت کیا درکار ہی بیت بن دوست سگ گر لاکھ ہون تو کرون کیا ۞ دیدار نہوا اسکا تو جنت کو کرون کیا وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ
إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا اور ہانکینگے ہم گنہگارون کو یعنے کافرون کو طرف دوزخ کے پیاسے یا پیادے اکیلے رہے لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ
إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا نہ اختیار پاوینگے شفاعت کا نیک اور بد مگر جسنے کہ لیا ہوگا نزدیک اللہ تعالی کے عہد یعنے کوئی نہین شفاعت
کر سکینگے مگر جسکو اللہ کا حکم ہوگا یا نپاوینگے کوئی متقی اور نہ مجرم شفاعت کسی شفاعت کرنیوالے کی مگر جسنے لیا ہوگا نزدیک خدا کے عہد

واسطے شفاعت کے اور وہ عہد توحید ہے اور اعمال نیک وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا اور کہا کفار مکہ نے اور یہود اور نصاری نے پکڑی ہے
خدا نے اولاد یعنے فرشتے اور عزیر اور عیسی کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم انکو لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا البتہ تحقیق لائے تم ایک چیز بھاری اور زشت
یعنے بات بڑی بے ادبی کی تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا نزدیک ہے کہ آسمان پھٹ جاوے
اس بات سے اور پھٹ جاوے زمین اور گر پڑین پہاڑ کانپ کر أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا اس سے کہ دعوا کیا انھون نے واسطے اللہ کے اولاد کا
وَمَا يَنْبَغِي لِلرَّحْمٰنِ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا اور نہین لائق واسطے اللہ کے یہہ کہ پکڑے اولاد کیونکہ اولاد جنس والد کے ہوتی ہے اور وہ جنسیت سے پاک ہے
اور غنا اس کو ذاتی ہے اسکو احتیاج اولاد کی مدد کی نہین رکھتا کہ اولاد اسے درکار ہو إِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا
نہین ہے کوئی شخص کہ بیچ آسمانون کے اور زمین کے ہے مگر آتے ہین قیامت مین اللہ کے پاس اس حالت مین کہ بندے ہون لَقَدْ أَحْصٰهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا
البتہ تحقیق گھیر لیا ہے انکو اور جان لیا ہے یعنے اللہ کی قدرت اور علم سے کوئی باہر نہین بیت قدرت و علم سے اسکے نہین باہر کوئی ٭
بات باہر ہے کیا جانے ہوئے سے ہر کوئی وَكُلُّهُمْ آتِيهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا اور سب وہ آنیوالے ہین اس پاس دن قیامت کے اکیلے ہو کر
بے یار و مددگار إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے البتہ کریگا
واسطے اونکے اللہ مہربان محبت دلون مین خلق کے یعنے سبکے دلون مین انکی دوستی ڈالیگا ٭ واسطے حدیث مین ہے کہ جب اللہ تعالی بندے کو دوست
رکھتا ہے جبرئیل سے کہتا ہے کہ مین فلانے کو دوست رکھتا ہون تو بھی رکھہ جبرئیل اسکو دوست رکھتا ہے اور ندا کرتا ہے درمیان اہل آسمان کے
اللہ تعالی فلانے کو دوست رکھتا ہے تم بھی رکھو پس آسمان والے اوسکو دوست رکھتے ہین پھر زمین والون کے دلون مین اسکی محبت ڈالتا ہے
وہ بھی سب دوست رکھتے ہین فَإِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنْذِرَ بِهِ قَوْمًا لُدًّا پس سوا اسکے نہین کہ آسان کیا ہے
ہمنے قرآن کو اوپر زبان تیری کے کہ لغت عرب پر نازل کیا یا پڑھنا اسکا زبان پر تیرے سہل کیا تو کہ بشارت دے تو ساتھہ اسکے پرہیزگارون کو
کہ شرک سے بچے ہین اور ڈراوے ساتھہ اسکے قوم جھگڑنیوالون کو وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ اور بہت ہلاک کیے ہین ہمنے پہلے قوم
تیرے سے اہل قرن یعنے گروہ مشرکان کو ہر زمانے مین ہلاک کیا ہے هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا کیا دیکھتا ہے تو اُن
ہلاک ہوئیون سے ایک کو یا سنتا ہے واسطے انکے کھٹکا یعنے عذاب ہمارا جو انپر آیا سب ہلاک ہو گئے کوئی باقی نہ رہا کہ نظر آوے یا آواز سناوے
بیت دنیا سے لگا نہ دل کہ بس فانی ہے ٭ کوئی لاکھہ برس جیا پہ موت آنی ہے ٭ رات یہہ ہے بے ثبات رہنا اسمین ٭ کچکول گدا نہ تاج سلطانی
ہے ٭ سورہ طہ مکی ہے ایکسو پینتیس آیتین ہین ایک ہزار تین سو اکتالیس کلمے ہین پانچ ہزار دو سو بیالیس حرف ہین فواصل اسکے یوماہین نظم
اور تطبیق اسکی ساتھہ سورہ مریم کے یہہ ہے کہ دونون مین پیغمبرون کے قصے ہین اور یہہ بھی مناسبت ہے کہ اختتام سورہ مریم ساتھہ ذکر قرآن کے
ہے اور آغاز سورہ طہ مین بھی مذکور قرآن ہے ٭

سورۃ طٰہٰ مکیۃ وھی بسم اللہ الرحمن الرحیم مائۃ وخمس وثلثون آیۃ

طٰہٰ نام قرآن کا ہے یا اس سورہ کا یا ایک اسم ہے اسما الہیہ سے یا طا ر طاہر اور ہا ہادی ہے یا ایک نام ہے اسما جناب رسالت
پناہی سے جیسے کہ مزمل اور مدثر ہے پس یہہ منادی ہے اور حرف ندا محذوف ہے یا اشارت طرف دو نامون کے ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
کہ طالب اور ہادی ہین بیت کہ وہی طالب شفاعت ہین اور وہی ہادی شریعت ہین یا طاہر من الذنوب اور ہادی بمعرفت علام الغیوب
ہین یا طہارت دل انکے کی ہے غیر حق سے اور ہدایت انکی بضرب حق ہے یا قسم ہے حلول اور ہدایت الہی کی یا طینت پاک اور ہمت عالی

ع
النصف

حضرت رسالت پناہی کی تیسیر میں ہے کہ امام جعفر صادق نے کہا کہ طٰہٰ قسم ہے طہارت اہل بیت رسول کی کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے ویطہرکم
تطہیرا بعضوں نے کہا ہے کہ قسم ہے طوبی اور ہاویہ کی کہ بشارت طرف جنت اور نار کے ہے یا طا طیبہ مدینہ اور ہا مکہ ہے ان دونوں
جگہہ کی قسم کھائی ہے یا طا طلب غازیان اور ہا ہرب کافران ہے یا طرب اہل جنان اور ہوان اہل نیران ہے اور بعضے کہتے ہیں یہہ حروف
مقطعہ سے نہیں بلکہ موضوع ہے مقابل یا رجل کے لغتہ عکہ یا حبشہ یا سریانیہ میں اور پکارے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ عبادت بہت
کرتے تھے شب کو قیام نماز میں اسقدر کھڑے ہوتے تھے کہ قدم مبارک ورم کر جاتے تھے ایکدن ابوجہل نا اہل نے کہا کہ دین ہمارا تو ترک کر کر
رنج میں پڑا یا اسی نا اہل نے کہا کہ قرآن مجید ایسے نہیں اترا مگر یہہ کہ اسکو دکھہ دے یہہ آیت نازل ہوئی کہ طٰہٰ یعنے اے مرد کسی نے مانند تیرے قدم
میدان مردمی میں نہیں رکھا مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى نہیں اتارا ہم نے اوپر تیرے قرآن تو کہ رنج کھینچے تو اور راتوں کو نہ سووے
اور بسبب قیام نماز کے الم اور ورم پاؤے محترم تیرے کو پہنچے اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى مگر اتارا ہے قرآن کو اوپر تیرے بجہت پند دینے
واسطے اس شخص کے کہ ڈرتا ہے سمجھ لیجئے کہ قرآن نصیحت عام ہے تخصیص ڈرنیوالے کی واسطے نفع لینے اسکے کے ہے اس سبب تَنْزِيْلًا
مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى اتارا گیا اتارنا کر اس شخص کی طرف سے کہ جسنے پیدا کیا زمین کو اور آسمانوں بلند کو اَلرَّحْمٰنُ
عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى وہ رحمان ہے اوپر عرش کے قرار پکڑا اسنے یا مستولی ہوا اور اسکا اضافت استیلا کی طرف عرش کے باوجودیکہ
وہ سب موجودات پر مستولی ہے واسطے عظمت عرش کے ہے اور امام ماتریدی نے تاویلات میں عرش کو بمعنی ملک لکھا ہے یعنے وہ
ملک اپنے پر مستولی اور غالب ہے اور فتوحات میں ہے کہ شیخ ہمارے اس آیت میں عرش پر وقف کرتے تھے اور پڑھتے تھے استوی
لہ ما فی السموات ای ثبت لہ شیخ الاسلام نے کہا ہے کہ استوی اللہ تعالی کا جو بقرآن ہے ہمارا اسپر ایمان ہے تاویل کرنا اسمیں مقدمہ
طغیان ہے ظاہر میں قبول کیا ہے اور باطن میں تسلیم کہ یہی اعتقاد سنیان ہے لیکن جانتے ہیں کہ ہم کہ نہ وہ محتاج مکان ہے نہ عرش اٹھانیوالا اسکا بلکہ
اٹھانیوالا عرش کا وہی رحمان ہے بیت وہ جہان ہے وہاں جہان ہی نہیں لامکان ہے وہاں مکان ہی نہیں ہر مکان میں ہے اور
مکان سے پاک ہر زمان میں ہے اور زمان سے پاک یہہ ہے مخلوق اسکی وہ داور سب سے ہے منزہ و برتر لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى واسطے اسکے ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے اور جو کچھ کہ درمیان
ان دونوں کے ہے اور جو کچھ نیچے گیلی مٹی کے ہے سمجھ لیجئے کہ ثری طبقہ ہے نیچے سب طبقات زمین کے وہب بن منبہ سے تیسیر وغیرہ میں مروی ہے
ہے کہ سات زمینیں دوش فرشتہ پر ہیں اور قدم فرشتے کے صخرہ پر اور صخرہ شاخ گاؤ فردوسی پر اور پائے گاؤ پشت ماہی حوض کوثر پر اور
ماہی بحر پر بحر جہنم پر جہنم ریح پر ریح حجاب ظلمت پر حجاب ظلمت ثری پر اور علم اہل آسمان اور زمین کا ثری کے آگے نہیں جاتا اور جو کچھ نیچے ثری کے
ہے اسکو سوا اللہ تعالی کے کوئی نہیں جانتا وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى اور اگر پکار کر کہے تو بات پس تحقیق وہ جانتا ہے
چھپے کو اور بہت چھپے کو سمجھ لیجئے کہ سر وہ ہے کہ بندہ کرتا ہے اور جانتا ہے اور چھپاتا ہے اور اخفی وہ ہے کہ نہیں جانتا کہ اور وہ کیا کریگا
یا سر وہ ہے کہ کسی سے بات کہے اور اخفی وہ ہے جو دل میں چھپا رکھے اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اللہ ہے نہیں کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ لَهُ
الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى واسطے اسکے ہیں نام اچھے بصفات بھلے کے وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى اور کیا آئی ہے تیرے پاس بات موسی علیہ السلام
کی اِذْ رَاٰ نَارًا یاد کر جب دیکھی موسی نے آگ حدیث میں ہے کہ موسی علیہ السلام اپنی بی بی کو لیکر رخصت ہو کر شعیب علیہ السلام کہ خسر ان کے تھے
ماں اور بھائی کے ملنے کو مصر کو چلے بی بی ان کی کہ صفورا نام تھا حاملہ تھیں ایک راہی ہوا سرد تھی اور برف برستی تھی اور اندھیرا تھا راہ بھول کر تفرقہ

وادی یمن کے نکلے وضع حمل ظاہر ہوا آگ کی احتیاج پڑی چقماق سے ہتیرا آگ نکالی نہ نکلی ناگاہ دور سے آگ نظر آئی فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْا
اِنِّیْ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ پس کہا موسی عم نے واسطے اہل اور عیال اور خادمون اپنے کے ٹھہر جاؤ یہان تحقیق مین نے دیکھی
آگ شاید کہ مین لے آؤن تمھارے پاس اسمین سے انگارہ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى یا پاؤن مین اوپر آگ کے راہ بتانیوالا کہ رستہ سیدھا
بتاوے پس لوگون کو وہین چھوڑ کر اکیلا آگ کیطرف چلا فَلَمَّآ اَتٰىهَا پس جب آیا اسکے پاس آگ دیکھی سفید چمکتی درخت سبز عناب مین اور
گرد اسکے کوئی نہ تھا حیران ہوا اور روشنی آتش اور سبزی درخت پر تعجب کیا یکبارے نُوْدِیَ یٰمُوْسٰى پکارا گیا کہ اے موسی اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ
نَعْلَیْكَ تحقیق مین ہون پروردگار تیرا تکرار ضمیر متکلم کا واسطے تاکید اور تحقیق کے ہے کہ شک مت لا یقین جان مین ہون رب تیرا پس اتار ڈال دونوا
جوتیون اپنی سمجھ لیجیے کہ نعلین مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ پوست حمار غیر مدبوغ کی تہین بسبب نجاست کے حکم اتارنے کا فرمایا اور واضح یہہ ہے کہ نعلین
جلد بقر کی تھین چاہا اتارنے کا حکم اسواسطے فرمایا کہ قدم موسی عم تراب الارض مقدسہ کو مس کرے اور برکت پاوے اور محققون نے کہا ہے کہ یہہ
تعلیم ادب وادی ہے کہ بساط سلاطین پر نعلین سے نہین جاتے اسواسطے بعضے سلف والے جیسے بشر حافی رح وغیرہ برہنہ پا سیر کرتے پھرتے ہین
بیت جسکا کہ زمین و آسمان طالب ہے ٭ نہ وہ گنج برہنہ پا رکھتے ہین ٭ بعضون نے کہا ہے کہ نعلین اتار ڈال یعنے خیال اہل و ولد دل سے
نکال امام قشیری نے کہا کہ فکر دنیا اور آخرت کا دل سے دور کر بیت دل سے اپنے دو اٹھا کونین کو ٭ پاؤن سے کر دور اس نعلین کو اِنَّكَ
بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى تحقیق تو بیچ میدان پاک کے ہے کہ نام اسکا طوی ہے وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰى اور مین نے پسند کیا تجھ
واسطے نبوت کے پس سن جو کچھ وحی کیا جاتا ہے اور وہ وحی یہہ ہے کہ اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ تحقیق مین ہون اللہ نہین کوئی مستحق
عبادت کے مگر مین پس عبادت کر میری سمجھ لیجیے کہ اس وحی مین توحید بیان فرمائی کہ انتہا سے عرفان ہے اور امر بعبادت کیا کہ کمال علم ہے پھر اقسام عبادت
نماز کی تخصیص کی کہ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ اور قائم رکھ نماز کو واسطے یاد میرے کے کہ تو مجھے یاد کرے یا مین تجھے اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ اَكَادُ
اُخْفِیْهَا تحقیق قیامت آنیوالی ہے نزدیک ہے کہ چھپا ڈالون مین وقت اسکے کو کیونکہ ڈر اس عذاب کا کہ جسکا وقت معلوم نہوا شدید تر
ہوتا ہے یا اخفی بمعنی سلب خفا ہے یعنے نزدیک ہے کہ ظاہر کرون مین اسکو لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰى تو کہ بدلا دیا جاوے ہر جی ساتھ
اس چیز کے کہ کرتا ہے فَلَا یَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا یُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى پس نہ بند کرے تجھکو فکر قیامت کے سے یا ایمان
لانے اسکے سے وہ شخص کہ نہین ایمان لاتا ہے ساتھ وقوع اسکے کے اور پیروی کرتا ہے خواہش اپنے کی پس بند کرنے سے ایسے شخص کے ہو بند
کہ ہلاک ہوجاویگا تو یہہ خطاب موسی علیہ السلام کو ہے اور مراد امت انکی ہے اور علم الہدی اور فقیہ ابو اللیث نے لکھا ہے کہ وانا اخترتک سے یہان
خطاب ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اور مراد آپکی امت ہے القصہ جب موسی علیہ السلام نے نعلین اتارین اور وادی مقدس مین ٹھہرے خطاب
آیا وَمَا تِلْكَ بِیَمِیْنِكَ یٰمُوْسٰى اور کیا ہے یہہ بیچ داہنے ہاتھ تیرے کے اے موسی سمجھ لیجیے کہ واسطے رفع ہیبت کے حضرت موسی سے
کلام کیا اور یہہ استفہام متضمن تنبیہ ہے یعنے حاضر رہ تو کہ عجائب دیکھے تو قَالَ هِیَ عَصَایَ کہا موسی علیہ السلام نے جواب مین کہ یہہ ہے عصا میرا
اور بہشت کی لکڑی کا تھا دس گز کا لنبا دو شاخین تین سطرین اسمین لکھی تھین اول القدرۃ للہ دوم العظمۃ للہ سیوم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اور پوری لوہے کے نیچے لکھی تھی عایق اسکا نام تھا یا نبعہ آدم علیہ السلام سے شعیب علیہ السلام کو میراث مین پہنچا تھا انھون نے موسی علیہ السلام
دیا تھا غرض موسی علیہ السلام نے جواب دیکر واسطے تعداد نعم ربانی کے کلام زیادہ کیا اَتَوَكَّؤُا عَلَیْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِیْ وَلِیَ فِیْهَا
مَاٰرِبُ اُخْرٰى تکیہ کرتا ہون مین اوپر اسکے جب راہ مین تھک جاتا ہون یا جب بکریان چرتے ہین اور پتے جھاڑتا ہون مین ساتھ اسکے اوپر

بکریان اپنے کے اور واسطے میرے بیچ عصا کے فائدے ہین اور لکھا ہے کہ راہ مین حضرت موسی علیہ السلام سے باتین کرتا تھا اور درندان گزندون سے
بچاتا تھا اور راون کے دشمن کے ساتھ لڑتا تھا اور وقت خواب انکے کے بکریون کی نگہبانی کرتا تھا اور جب کنوے پر جاتے تھے دونون شاخین اسکی
ڈول بن جاتی تھین اور وہ رسی اور جب زمین مین گاڑ دیتے تھے درخت سایہ دار ہو جاتا تھا اور جس میوہ کو انکا جی چاہتا تھا وہی اسمین لگتا
کرتا تھا اور اندھیری راتون مین مثل شمع کے روشن ہوتا تھا **بیت** اسکا کیا کیا ہووے اے واقف بیان ۞ قدرت اللہ تھی اسمین عیان ۞ اور
جب موسی علیہ السلام نے مجمل کہا کہ مجھکو اسمین فوائد ہین قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوسٰى فرمایا اللہ تعالی نے ڈال دے اسکو اے موسی حضرت موسی نے
گمان کیا کہ نعلین کی طرح اسکو پھینکا چاہئے فَاَلْقٰهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى پس ڈال دیا اسکو پیچھے اپنے فی الحال آواز عظیم آئی مڑکر جو دیکھا
پس ناگہان وہ سانپ تھا دوڑتا لکھا ہے کہ پہلے مار زرد ہو گیا عصا کی قدر موٹا پھر شتر بختی کے برابر بڑہ گیا اور چار پاؤن پر چلنے لگا
گزیا ستر گز کا دہن اسمین دانت بڑے بڑے ہو گئے اور آنکھین برق کی مانند چمکنے لگین جس سنگ عظیم پر پہنچا تھا ایک لقمہ کرتا تھا اور درختونکو
جڑ سے اکھیڑتا تھا اور نگلتا تھا موسی علیہ السلام نے اسکو دیکھ کر دہشت کھائی اور کنارہ کش ہونے لگے قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ فرمایا حق تعالی نے
پکڑ لے اسکو اور مت ڈر اس سے سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ابھی پھیر دینگے ہم اسکو طرح پہلی مین یعنے وہی عصا جو تھا ہو جاوے گا
جب یہہ خطاب موسی علیہ السلام کو ہوا اچھل کر ہاتھ اپنا اسکے منہہ مین ڈال کر دو دو انگلیا اسکے پکڑ لیئے جیسا پہلے عصا تھا ویسا ہی ہو گیا دونو
شاخین اسکے سری کے انکے ہاتھ مین تھین پھر آواز آئی کہ وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاۗءَ مِنْ غَيْرِ سُوْۗءٍ اٰيَةً اُخْرٰى
اور ملادے ہاتھ اپنا طرف بازو اپنے کے نیچے بغل کے نکل آویگا سفید روشن بے عیب اور برص کے یعنے سفیدی برص کی نہو گی بلکہ سفیدی چمکتی شعاع
وار برق آسا ہو گی یہہ نشانی اور اوپر نبوت اپنے کے اور یہہ اسواسطے کیا ہمنے لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى تاکہ دکھا دیوین ہم تجھکو نشانیو
بڑی مین سے اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى جا یہہ دونون معجزے لیکر طرف فرعون کے اور اسکو پھیری عبادت کی طرف سے بالتحقیق اسنے سرکشی کی
کہ دعوی خدائی کا کرتا ہے جب موسی علیہ السلام مامور ہوئے دعوت فرعون پر اپنے دلمین اندیشہ کرنے لگے کہ مین اکیلا فرعون اور لشکر اسکے کا
کیونکر مقابلہ کرسکونگا پس جناب باری سے قوت مانگی اور دعا کی اور کمال نیاز مندی سے قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ کہا اے پروردگار
میرے کھولدے واسطے میرے سینہ میرا تو کہ اسمین سما دے جو کچھہ تیری طرف سے وحی آوے یا مجھکو متحمل اور بردبار کر تو کہ سہا ہی رنج اور سختی اور
دل تنگ نہون وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ اور آسان کر واسطے میرے کام میرا کہ پہنچانا تیرے احکام کا ہے وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ اور کھولدے
گرہ زبان میری سے يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ تو کہ سمجھین بات میری لکھا ہے کہ فرعون نے لڑکپن مین ایکدن موسی علیہ السلام کو گود مین لیا تھا آپ نے اسکی
ڈاڑھی کی طرف ہاتھ دوڑا کر کچھہ بال اکھیڑ لیئے اسنے غصہ ہو کر حکم قتل کا آپ کے کیا بی بی آسیہ نے سمجھایا کہ یہہ لڑکا ہے جواہر رخشان اسنے
جو تیری داڑھی مین دیکھے ہاتھ دوڑایا اگر انگارہ آگ کا دیکھے تو اسکو بھی قصد پکڑنے کا کرے اسنے انگیٹھی انگارون بھری اور تھالی یاقوت سے
بھری منگوا کر موسی علیہ السلام کے سامنے دھری آپ ہاتھ یاقوت کیطرف دوڑانے لگے جبرئیل علیہ السلام نے ہاتھ پکڑ کر انگارون کیطرف
پھیر دیا موسی علیہ السلام نے انگارہ اٹھا کر منہہ مین دہر لیا زبان آپکی جل گئی اور گرہ زبان مین رہ گئی بات جو فرماتے تھے سو اسکو چاہا کہ نہو
زبان کھل جاوے اور پھر دعا کی وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ اور کر واسطے میرے وزیر اہل میرے سے هٰرُوْنَ اَخِي اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ
ہارون بھائی میرا محکم کر ساتھ اسکے قوت میری وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ اور شریک کر اسکو بیچ کام میرے کے یعنے نبوت مین میرے اسکو
شریک کر كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا تو کہ پاکی بیان کرین ہم تیری بہت یا نماز پڑھین ہم بہت وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا اور یاد کرین ہم تجھکو بہت سا

حمد و ثنا اور دعا کے اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا تحقیق تو ہے تو ساتھ احوال ہمارے کے دیکھنے والا یا تو دانا ہے صلاح کار ہمارے کا قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ
سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى کہا اللہ نے کہ تحقیق دیا گیا تو سوال اپنا اے موسیٰ علیہ السلام یعنے جو مانگا تو نے وہ مین نے دیا وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ
مَرَّةً اُخْرٰٓى اور البتہ تحقیق احسان کیا تھا ہمنے اوپر تیرے ایک بار اور اِذْ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى جسوقت کہ وحی کی ہمنے اوطرف
ماں تیری کے وہ چیز کہ وحی کی جاتی ہے اب یا الہام کیا ہمنے اسکو جب تو پیدا ہوا تھا اور فرعون کے لوگ بیٹون کو ڈھونڈ کر مارتے تھے
اور وہ حیران تھے تیرے کام مین یا فرشتے کے زبانی نہ بطور نبوت پیغام بھیجا ہمنے اَنِ اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ یہہ کہ ڈال
دے موسیٰ کو بیچ صندوق کے پھر ڈال دے اسکو منہہ اسکا بند کرکے بیچ دریائے نیل کے فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَ
عَدُوٌّ لَّهٗ پس چاہئے کہ ڈال دیوے اسکو بہا بمعنے خبر ہے یعنے ڈال دیگا اسکو دریا کنارے پر لے لیوے اسکو دشمن میرا اور دشمن اسکا
یعنے فرعون تکرار عدو کا واسطے مبالغہ عداوت اسکی کے ہے لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے ارادہ الٰہی سے موسیٰ کو صندوق مین ڈال رود نیل
مین بہا دیا نہر اسکی باغ فرعون مین آگئے تھے اسراہ سے وہ صندوق وہان بہہ آیا فرعون اور بی بی آسیہ کنارے نہر کے سیر کرتے تھے انھون نے
نکال کر کھولا تو لڑکا ماہ رو سیاہ چشم دیکھا تھا وہ نے کہا ہے کہ آنکھون مین موسیٰ علیہ السلام کے ایسی ملاحت تھی کہ جو دیکھتا تھا دوست رکھتا تھا
آسیہ اور فرعون نے جو نگاہ آپ کے چشم پر کی دلمین محبت سما گئی چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ اور ڈال دی مین نے
اوپر تیرے محبت اپنی طرف سے تو کہ وہ دونون مہربان ہو جاوین وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ اور تو کہ پرورش کیا جاوے تو اوپر آنکھون میرے کے یعنے
بیچ محافظت میری کے حدیث مین ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو فرعون اور آسیہ نے اپنا بیٹا کیا اور جھولے مین لٹایا اور دایون کو بلایا لیکن وہ کسیکا
دودھ نہین پیتے تھے اور ماں نے موسیٰ کے اپنی مریم بیٹی کو صندوق دریا مین ڈالتے وقت کہا تھا کہ دیکھ کہان جاتا ہے وہ ساتھ ساتھ صندوق کے
چلی آئی جب صندوق باغ فرعون مین گئی وہ بھی دیوار کود کر چلی گئی اسنے چھپ کر یہہ سب ماجرا دیکھا پھر آسیہ کے سامنے چلی آئی اِذْ تَمْشِيْٓ
اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ یاد کر جسوقت کہ چلتی تھی بہن تیری وہان پس کہتی تھی کیا دلالت کرون مین تمکو اوپر حاضر
اوپر اس شخص کے کہ پالے اسکو اور دودھ پلاوے آسیہ نے کہا کہ اگر ایسا ہو تو تیرا احسان مانینگے مریم باہر نکل کر ماں کو لے آئی اور موسیٰ علیہ السلام
اسکے گود مین دیا فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ پس پھیر لائے ہم تجھکو طرف ماں تیری کے اور وعدہ پورا کیا ہمنے تو کہ ٹھنڈی
ہووین آنکھین اسکی تیرے دیدار اور نہ اندوہناک ہووے جدائی تیری سے وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ اور مارا تھا تو نے ایک جان کو کہ قبطی تھا
اور فرعون نے قصاص مین اسکے تجھے مارنے کو سوچے پس نجات دی ہمنے تجھ کو غم قتل سے اور حکم کیا کہ مدین کو ہجرت کر وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا اور آزمایا ہمنے
تجھکو آزمانا کر یعنے بلاؤن مین ڈال کر صاف نکال لیا اور تفصیل قصہ ولادت موسیٰ علیہ السلام کی اور قتل قبطی کی اور ہجرت کی طرف مدین کے سورۂ قصص مین
آویگی فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ پس رہا تو کئی برس بیچ لوگون مدین کے لکھا ہے کہ اٹھارہ برس یا اٹھائیس برس رہے تھے ثُمَّ جِئْتَ
عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى پھر آیا تو اس میدان مین اوپر اندازہ کے کہ مقدار کیا تھا ہمنے اے موسیٰ اور یہان باتین کین ہمنے تجھ سے وَاصْطَنَعْتُكَ
لِنَفْسِيْ اور پسند کیا مین نے تجھکو واسطے محبت اپنی کے یعنے اپنا دوست کیا مین نے تجھ کو اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ
اور جا تو اور بھائی تیرا ساتھ معجزون میرے کے اور مت سستی کرو بیچ پہنچانے ذکر میرے کے ساتھ توحید اور عبادت کے اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى
جاؤ تم دونو طرف فرعون کے تحقیق اسنے سرکشی کی ہے فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا پس کہو واسطے اسکے بات نرم اور بطور مشورت اسکو دعوت کرو
جیسے هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ہے ایسا نہو کہ سخت کہنے مین تم سے رنجیدہ ہوکر غصہ کرے یا یہہ کہ حق تربیت اسکا نگاہ رکھو بعضون نے کہا ہے کہ بات نرم

یہہ ہے کہ اسکے کنیت سے اسکو پکارو جیسے ابوالعباس اور ابوالولید اور ابو مرہ غرض کلام سخت مت کرو لَعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى شاید کہ وہ نصیحت
پکڑے تمھاری بات سے یا ڈرے عذاب ہمارے سے لکھا ہے کہ موسی علیہ السلام یہہ کلام سنکر اپنے لوگوں میں گھر کے گئے وہیں سے مصر کو چلے اور لوگوں نے
رات بھر انکا انتظار کیا جب وہ نہ آئے تو سارے دن حیران پریشان اسی جنگل میں رہے کسی نے بی بی صفورا کو پہچانکر انکے باپ پاس پہنچا دیا اور پیچھے
بعد غرق ہونے فرعون کے خبر موسی علیہ السلام کی انکو پہنچی القصہ موسی علیہ السلام جو مصر کو چلے تو ہارون علیہ السلام کو وحی ہوئی کہ بھائی کے استقبال
راہ مدین میں جاؤ آئے موسی علیہ السلام سے ملے حضرت موسی نے سب احوال کہا کہ چلو فرعون کو دعوت اسلام کریں ہارون نے کہا اے بھائی
شوکت اور دبدبہ فرعون کا جو تم دیکھ گئے وہ اب نہیں رہا بلکہ بہت زیادہ ہے ادنی بات میں حکم قتل اور سولی پر چڑھانیکا کرتا ہے موسی علیہ السلام نے
اندیشہ کیا اور دونوں بھائیوں نے متفق ہوکر قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى کہا اے پروردگار ہمارے تحقیق ہم ڈرتے
ہیں یہہ کہ فرعون جلدی کرے اوپر ہمارے یعنے معجزہ دکھلانیکے پہلے ہی عذاب پہنچاوے ہمیں یا یہہ کہ سرکشی کرے اور تیرے جناب پاک میں بے ادبی
کی بات بولے قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى فرمایا حق تعالی نے کہ اے موسی اور ہارون مت ڈرو جلدی اور سرکشی فرعون کے سے تحقیق
میں ہوں ساتھ تمھارے حفاظت اور مددگاری میں سنتا ہوں دعا تمھاری اور دیکھتا ہوں حال تمھارا یعنی خاطر جمع رکھو میں شنوا اور بینا ہوں
تمھیں اسکا ضرر نہیں پہنچنے دینے کا فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ پس جاؤ اسکے پاس
پس کہو تحقیق ہم دونوں بھیجے ہوئے ہیں پروردگار تیرے کے پس بھیج ساتھ ہمارے اولاد یعقوب کو طرف زمین مقدسہ کے کہ وطن ہمارا ہے اور
نہ عذاب کر انکو تکلیف و کیر مشکل کاموں کے اور اولاد کے مارنے کے قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تحقیق لائے ہیں ہم تیرے پاس معجزہ پروردگار
تیرے سے وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اور سلامتی دونوں جہان میں یا سلام فرشتوں کا کہ خزنہ بہشت ہیں اوپر اس شخص کے ہے کہ پیروی کرے
ایمان کی اور راہ راست پر چلے اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى تحقیق وحی کیا گیا ہے طرف ہمارے یعنے اللہ تعالی نے
حکم فرمایا ہے کہ یہہ عذاب دنیا اور آخرت اوپر اس شخص کے ہے کہ جھٹلاوے اس چیز کو کہ ہم لائے ہیں اور منہہ پھیرے اس سے پس موسی اور ہارون علی نبینا
وعلیہما السلام بموجب حکم الہی کے درگاہ فرعون میں آئے مدت کے بعد جو ملاقات ہوئی کہا کہ ہم رسول رب تیرے کے ہیں اور تجھے اسکی عبادت کی طرف
بلاتے ہیں اور جو باتیں اللہ تعالی نے تلقین فرمائیں تھیں وہ سب کہیں قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى کہا فرعون نے پس کون ہے رب تمھارا اے موسی
کہ مجھے اسکی عبادت کی طرف بلاتے ہو سمجھ لیجئے کہ مخاطب ہارون اور موسی علیہما السلام دونوں تھے فرعون نے تخصیص موسی علیہ السلام کی اسواسطے
کی کہ وہ جانتا تھا انکی زبان میں گرہ ہے بات اچھی طرح نہ کر سکینگے مجلس میں شرمندہ ہونگے اور گرہ دور ہونے کی اسکو خبر نہ تھی پس موسی علیہ السلام نے زبان
فصیح سے قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى کہا پروردگار ہمارا وہ شخص ہے جسنے محض رحمت سے دیئے ہر چیز کو صورت
اور شکل اسکی لائق اور موافق حال اسکے کہ یا دے ہر مخلوق کو وہ چیز جسمیں درستی وجود اور معاش کے اسکے ہے پھر راہ دکھائی طرف اسکے
یعنے سمجھ دے ساتھ ڈھب ڈول نفع لینے کے اس سے یاوے ہر حیوان کو زوجہ اسکی مثل اسکے خلقت اور صورت میں پھر راہ دکھائی ازدواج
اور امتزاج کے ساتھ اسکے فرعون نے جو یہہ بات سنی ڈرا کہ ایسا نہو قوم میری عبادت اسی خدا کی کرنے لگے عنان توسن تقریر پھیر کر لا جواب
کرنے کو موسی علیہ السلام کے قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى کہا پس کیا ہے حال قرنوں پہلوں کا جیسے قوم نوح اور عاد اور ثمود سے تھے کہ اس خدا کی
عبادت نہیں کرتے تھے اب وہ رحمت میں ہیں یا زحمت میں قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ کہا موسی نے علم حال اور مآل انکا نزدیک میرے پروردگار
میرے کے ہے بیچ لوح محفوظ کے لکھا ہوا لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى نہیں بہک جاتا پروردگار میرا اور نہ بھول جاتا ہے کسی چیز کو بلکہ علم اسکا

محیط ہے سب اشیا کو اور مین بندہ ہون جیسے تم بندے ہو نہین جانتا مین مگر کچھ کہ وہ مجھے بتا دیتا ہے بعضون نے کہا ہے کہ مراد فرعون کے استفسار
احوال قیامت کہ کہا کیا حال ہے قرنون پہلون کا انہانے نہین جانتے موسیٰ علیہ السلام نے جواب فرمایا کہ اوسکو سوا خدا کے کوئی نہین جانتا اور پھر پہلے
بات پر اپنے آکر وصف حق سبحانہ بیان کرنے لگے کہ اَلَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
پروردگار میرا وہ ہے جسنے کیا ہے واسطے تمہارے زمین کو بچھونا کہ اسپر بیٹھو گھر بناؤ اور چلائی ہین واسطے تمہارے بیچ زمین کے راہین کہ ایک
جگہہ سے دوسری جگہہ واسطے کامون اپنے کے جاؤ اور اتارا آسمان سے پانی فَاَخْرَجْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى پس نکالے ہمنے سا
اُس پانی سے طرح طرح کے روئیدگی سے کہ رنگ اور مزا ہر ایک کا جدا ہے باوجودیکہ ایک آب سے پیدا ہے سمجھ لیجیے کہ یہہ التفات غیبت سے طرف تکلم کے
تنبیہ ہے اوپر کمال قدرت اور حکمت کے یعنے کوئی سوا ہمارے نہین نکال سکتا كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ کھاؤ جو کچھ کھانے کی چیزین تمھارے پیدا کین
ہین اناج اور میوے اور چراؤ جانورون اپنے کو جو کچھ خوراک انکی ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى تحقیق بیچ اسکے البتہ نشانیان ہین
قدرت اور وحدت حق کی واسطے صاحبون عقل کے مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ زمین سے پیدا کیا ہے ہمنے تمکو یعنے اصل پیدائش باپ تمہارے آدم علیہ السلام
اور اول مادہ بدنون تمہاریکا خاک زمین ہے تبیان مین ہے کہ حق تعالیٰ فرشتون کو بھیجتا ہے تو کہ خاک اس موضع کی جہان مدفن آدمی کا ہوگا اٹھا کر نطفہ پر کہ
مادہ وجود اسکا ہے چھوڑتا ہے پھر وہ شخص منی اور نطفہ سے پیدا ہوتا ہے اور اسی خاک مین دفن ہوتا ہے چنانچہ حق سبحانہ فرماتا ہے کہ زمین سے پیدا
کیا ہے ہمنے تمکو وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى اور بیچ اسی کے پھیرلیجاوینگے ہم تمکو بعد موت کے اور اسی مین سے نکالینگے
ہم تمکو بار دیگر واسطے حساب اور جزا کے پس فرعون نے معجزہ طلب کیا موسیٰ علیہ السلام نے عصا کو ڈال دیا اژدہا بن گیا پھر اٹھا لیا وہی عصا ہوگیا اور
ید بیضا دکھایا اور نو معجزون مین سے معجزہ پر معجزہ دکھایا لیکن فرعون ایمان نہ لایا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ
وَاَبٰى اور البتہ تحقیق دکھلائین ہمنے فرعون کو نشانیان اپنی سب جو موسیٰ کو دین پس جھٹلایا موسیٰ کو اور نہ مانا اور عناد سے قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا
مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى کہا فرعون نے کیا آیا ہے تو ہمارے پاس تو کہ نکال دے تو ہمکو زمین ہماری سے کہ مصر ہے ساتھ جادو اپنے کے
اے موسیٰ یعنے تو جادوگر ہے چاہتا ہے کہ جادو سے ہمین مصر سے نکال کر بنی اسرائیل کو یہان لاکر بادشاہت کرے فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ
مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَاۤ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى پس البتہ لاوینگے ہم تیرے پاس جادو مانند
جادو تیرے کے پس مقرر کر درمیان ہمارے اور درمیان اپنے وعدہ گاہ واسطے معارضہ کے کہ نہ خلاف کرین ہم اسکا ہم اور نہ تو مکان ہموار کہ اسمین
نیچان اونچان نہو تو کہ سب لوگ دیکھین قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ کہا موسیٰ نے وعدہ گاہ تمہارا ان زینت کا ہے کہ قبطی اسدن عید کرتے
ہین اور مصر والے سب آراستہ ہو کر ایک مکان پر حاضر ہوتے ہین یا دن عاشورہ کا وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى اور یہہ کہ اکٹھے کیئے جاوین لوگ دن
چڑھے یعنے وعدہ گاہ جمع ہونیکا دن ہے لوگون کے وقت چاشت کے موسیٰ علیہ السلام نے یہہ مقرر کیا تا کہ حق اور باطل سب پر ظاہر ہو جاوے اور خبر اسکی
عالم مین پھیل جاوے فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى پس پھر گیا فرعون مجلس سے اور خلوت مین جا کر جادوگرون کے جمع کرنیکا مشورہ کیا پس
جمع کیا اس چیز کو کہ جس سے مکر کرے یعنے ساحرون کو اور آلات سحر کو پھر آیا وعدہ گاہ مین جادوگرون کو لیکر قَالَ لَهُمْ
مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا کہا موسیٰ اسنے واسطے جادوگرون کے جب انسے ملاقات کرے
کہ اے قوم وائے ہے تمکو مت باندھو اوپر اللہ کے جھوٹ کہ معجزہ اسکے کو جادو کہو اور اسی سے مقابلہ کرو یا مت باندھو اوپر اسکے جھوٹ
ساتھ شریک ٹھہرانے اسکے کے فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ پس فنا کر دیگا تمکو ساتھ عذاب نازل کر کر تمپر وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى اور تحقیق نامراد ہوا

جسنے جھوٹ باندھا اللہ پر فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى پس جھگڑنے لگے جادوگر کام اپنے مین درمیان اپنے بعد سننے کلام موسیٰ کے اور کہنے لگے کہ یہہ بات ساحرون کے بات کی طرح نہین معلوم ہوتی اور چھپایا مصلحت کو جو آپس مین کی ہمنشینون سے فرعون کے اور آپس مین یہہ بات ٹھہرائی کہ اگر یہہ غالب ہوا ہم پر تو ہم متابعت اسکی کرینگے لکھا ہے کہ فرعون نے غرفہ سے دیکھا کہ یہہ آپس مین مشورت کرتے ہین پوچھا کیا باتین کرتے ہو انہون نے مارے ڈر کے قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى کہا تحقیق یہہ دو جادوگر ہین چاہتے ہین یہہ کہ نکال دین تمکو زمین تمہاری سے ساتھ جادو اپنے کے اور ملک مصر کا اپنے تصرف مین لاوین اور لیجاوین دونو مذہب تمہارے کو کہ بہتر مذہب ہونگا ہے یا دور دین اور مذہب اپنا ظاہر کرین یا لیجاوین سردار اور اشراف تمہارے کو یعنے تمسے الگ کرلین پھر اکر اپنی طرف متوجہ کرین سمجھ لیجیے کہ علما کا لفظ ہذان مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین ہم ان کا ہے اور لغت حارث بن کعب مین تثنیہ تینون حالات مین الف کے ساتھ آتا ہے سو اسکے موافق یہان واقع ہوا ہے پھر جو کوئی اعتراض کرے کہ ورود کلام لغت بعض پر بخلاف جمہور موجب ضعف تالیف اور عدم فصاحت ہے تو اسکے جواب مین کہا جاتا ہے کہ بنا قواعد نحوی کی اکثر شد و نوادر ہے موجب ضعف تالیف اور عدم فصاحت کا تب ہو ہے تمام شعرو فصحا باندھتے ہین چنانچہ کسی شاعر نے کہا ہے بیت ان اباها وابا اباها ۔ قد بلغا في المجد غايتاها اور حدیث ہے کہ مراجب کربناہ فلا یکتب لعمل بین العصر والمغرب اور بعضے کہتے ہین ان بمعنی نعم ہے اور ہذان مبتدا ہے جیسے ان وصاحبها اور بعضے کہتے ہین کہ اسم انکا ضمیر شان محذوف ہے اور ہذان لساحران خبر ہے اور ابو عمر نے ان ہذین پڑھا ہے اور یہہ ظاہر ہے اور ابن کثیر اور حفص نے ان ہذان تخفیف پڑھا ہے اور ان نافیہ اور لام بمعنی الا کی یعنے ما ہذان الا ساحران نہین یہہ دونون مگر جادوگر القصہ جب فرعون نے جادوگرون سے سنا کہ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام چاہتے ہین کہ قبطیون کو مصر سے نکال دین غصے ہوا اور کہا فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا پس مقرر کرو مکر اپنا یا جمع کرو اسباب مکر اپنے کے پھر آو صف باندھ کر میدان مین تو کہ ہیبت تمہاری لوگون کے دلون مین پڑے اور کوشش کرو کہ تم غالب آو وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى اور تحقیق پائے خلاصی آج کے دن اس شخص نے کہ غالب آگیا جادو مین لکہا ہے ستر ہزار جادوگر تھے یا بتیس ہزار تھے سو خیر وا رچوب اور رسن لیکر صف باندھ کر مقابل موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کے کھڑے ہو کر بطریق ادب قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى کہا اے موسیٰ یا یہہ کہ تو ڈالے عصا اپنے کو اور یا یہہ کہ ہوون ہم اول ڈالنے والے سوال مقابل مین ان تلقی اولا کافی تھا اتنی عبارت اما ان نکون اول من القی کیون بڑھائے جواب ہے یہہ طوالت بد نہین بلکہ کنایت ہے اور باتفاق بلغا کنایت ابلغ ہے صریح سے قَالَ بَلْ اَلْقُوْا کہا موسیٰ علیہ السلام نے بلکہ ڈالو تم پہلے سمجھ لیجیے کہ بل عاطفہ ہے اور معطوف محذوف ہے ای لا نلقی بل القوا سوال ساحرون نے تقدیم موسیٰ علیہ السلام کی ادب سے چاہا تھا کہ کرین موسیٰ علیہ السلام نے کیون انکا ادب لحاظ رکھا کہ اپنے سے انکو اس امر مین مقدم کہا جواب اگر وہ پہلے رسن اور چوب اپنے نہ ڈالتے عصائے موسیٰ اژدہا بنکر کسے کھاتا اور عجائبات قدرت حق کیونکر دکھاتا القصہ جادوگرون نے چوب و رسن اپنے میدان مین ڈال دیے فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى پس ناگہان رسیان انکی اور لاٹھیان انکی کہ پارہ بھری تھین حرارت آفتاب سے اور گرمی آتش زیر زمین سے خیال بندھا موسیٰ کو جادو سے اور مکر انکے سے یہہ کہ وہ دوڑتے ہین فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى پس چھپایا بیچ دل اپنے کے ڈر موسیٰ نے اس بات کا کہ دیکھنے والے فرق معجزہ مین اور جادو مین نکرینگے یا یہہ کہ پہلے عصا ڈالنے کے متفرق نہو جاوین یا مقتضائے بشریت سے کچھ خوف انہین سے دل مین آگیا قُلْنَا لَا تَخَفْ کہا ہمنے مت ڈر اس چیز سے کہ جسنے تجھے ڈرایا کہ تیرا معجزہ روشن ہے کسی کو شبہہ نرہیگا اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى تحقیق تو تو ہے بلند تر اُنسے اور غالب انپر وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ اور ڈال جو بیچ ہاتھ سیدھے تیرے کے ہے یعنے عصا سمجھ لیجیے کہ لفظ عصا کا نکہا بطور کنایت ذکر کیا اس واسطے کہ ابلغ ہے تصریح سے اور اسمین تحقیر بھی نکلتی ہے

یعنے انکے رسون اور لاٹھیون سے مت ڈر اور ڈالدے جو تیرے ہاتھ ہے لکڑی ڈال دی تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سَاحِرٍ تو نگل جاوے اُس چیز کو جو بنائی

ہے انھون نے تحقیق جو صنعت کی ہے انھون نے مکر ہے جادوگر کا وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى اور نہین فلاح پاتا جادوگر جہان آتا ہے مقابل پیغمبر کے پس

موسیٰ علیہ السلام نے عصا ڈال دیا اژدہا بن گیا منہہ کھولے ہوئے اور تمام رسیان اور لاٹھیان جادوگرون کے نگل گیا لوگ اسکے خوف سے بھاگے موسیٰ علیہ السلام

پھر ہاتھ مین اٹھا لیا عصا ہوگیا جادوگرون نے جان لیا کہ یہہ سحر نہین بلکہ قدرت خدا اور معجزہ موسیٰ ہے کیونکہ سحر دوسرے سحر کو باطل نہین کرتا فَاُلْقِيَ

السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى پس ڈال گئے جادوگر درانحالیکہ سجدہ کرنیوالے تھے اللہ تعالیٰ کو صدق سے کہنے لگے ایمان لائے ہم

ساتھ رب ہارون اور موسیٰ کے تقدیم ہارون کے موسیٰ پر واسطے رعایت سجع کے ہے پس فرعون نے یہہ حال دیکھ کر قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ کہا ایمان

لائے تم واسطے اسکے پہلے اس سے کہ حکم کرون مین تمکو یہہ قرات حفص کی ہے کہ بطریق اخبار پڑھا ہے اور استفہام اوروں کی قرات ہے اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ

عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ تحقیق موسیٰ بڑا تمہارا ہے جسنے سکھایا ہے تمکو جادو یعنے استاد اور رہنما تمہارا ہے تمنے آپسمین ملاپ کر رکھا ہے کہ مجھے بادشاہت سے

معزول کرو فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ پس البتہ کاٹونگا مین ہاتھ تمہارے اور پاؤن

تمہارے مخالف طرف سے یعنے ایک دہنے ایک بائین جانب سے اور البتہ سولی پر کھینچونگا مین تمکو اوپر تنون درخت کھجور کے کہ سب درختون سے لنبا

ہوتا ہے تو کہ سب لوگ تمکو دیکھین اور عبرت پکڑین وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰى اور البتہ جانوگے تم کہ کون ہم مین سے یعنے مین یا خدا موسیٰ

جسپر تم ایمان لائے ہو سخت تر ہے عذاب مین اور پاینده تر ہے عقوبت کرنے مین ساحرون کے انکے دلمین جو ایمان سما گیا تھا فرعون کے جواب مین قَالُوْا

لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ کہا انھون نے ہرگز نہ اختیار کرینگے ہم تجھکو اوپر اس چیز کے کہ آئے ہمارے پاس معجزون سے بعضون نے

کہا ہے کہ جب وہ سجدہ مین گئے اللہ تعالیٰ نے بہشت اور نعمت وہان کی انکو دکھا دی پس کہا انھون نے ہرگز نہ قبول کرینگے ہم نعمت تیری اوپر ان چیزون کے

کہ دیکھ لین ہم نے نشانیان روشن وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ اور قسم کھاتے ہین ہم ساتھ اس خدا کے کہ پیدا کیا اسنے ہمکو پس حکم کر جو کچھ کہ تو

حکم کرنیوالا ہے یعنے جو چاہے ہم سے کہ ہمین پروا تیری نہین اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا سوا اسکے نہین کہ حکم کریگا تو بیچ اس زندگانی دنیا کے

یعنے تیرے حکم سب جہان مین جاری ہین کہ فانی ہے اور آخرت مین بہتر اور باقی ہے کچھ حکم تیرا نہین چل سکیگا بیت کٹی عمر دار فانی مین مثال ضیف الحجاز

ویلے کل دار باقی مین حساب اسکا مقرر ہے اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ تحقیق ہم ایمان لائے ساتھ

پروردگار اپنے کے تو کہ بخشے واسطے ہمارے گناہ ہمارے کفر اور معاصی سے اور بخشے وہ چیز کہ زبردستی کی ہے تونے اوپر اسکے سیکھنے جادو کے سے

لکھا ہے کہ فرعون لوگون کو زبردستی جادو سکھواتا تھا یا باکراہ جادو چلواتا تھا اور پہلے دینون مین اکراہ پر بھی مواخذہ تھا حق تعالیٰ نے اس امت

مصطفویہ سے اٹھا لیا سو اسکی بھی بخشش مانگی وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى اور اللہ تعالیٰ بہتر ہے عوض دینے مین اور پاینده تر ہے ثواب عطا

کرنے مین تو ہمین کفر پر جو کچھ دیتا ہے وہ ناپایدار ہے اور خدا جو ایمان پر ہمین عطا کریگا اسکو نہ زوال ہوا و بار ہے اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ

مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ تحقیق بات یہہ ہے کہ جو کوئی آوے پروردگار اپنے کے پاس شرک لیئے کفر پر سے پس تحقیق واسطے اسکے جہنم ہے

لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى نہ مریگا بیچ اوسکے کہ عذاب سے چھٹے اور نہ جئے گا اس زندگانی سے کہ خوش گذارے وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ

عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى اور جو کوئی آوے اوسکے پاس درانحالیکہ مومن ہو تحقیق عمل کئے ہون اچھے پس یہہ لوگ

مومن اور نیک کار واسطے انکے ہین درجے بلند اور وہ درجے کیا ہین جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بہشتین

ہمیشہ رہنے کے بیچ چلتے ہین نیچے درختون یا محلون انکے کے نہرین درانحالیکہ وہ گروہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اسکے وَذٰلِكَ جَزَآءُ مَنْ

ع ۲ الثلث

توزکیٰ

تو نکی اور یہی ہے بدلا اس شخص کا کہ پاک ہوا پلیدی کفر اور عصیان کے سے یا پاک ہوا ساتھ طاعت اور عمل نیک کے سمجھ لیجئے کہ یہان تک کلام ساحرونکا
ہے اور یہہ قصہ سورۂ اعراف میں مفصّل گذرا ہے اسواسطے یہان مختصر لکھا جاتا ہے وَلَقَدْ اَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓی اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْ فَاضْرِبْ
لَهُمْ طَرِیْقًا فِی الْبَحْرِ یَبَسًا لَّا تَخٰفُ دَرَکًا وَّلَا تَخْشٰی اور البتہ تحقیق وحی کی ہمنے طرف موسیٰ کے جب فرعون معجزے دیکھکر ایمان نہ لایا
اور بنی اسرائیل کو زیادہ عذاب دینے لگا یہہ کہ رات کو لیچل بندون میرے کو مصر سے اور جو کنارے رود نیل کے پہنچین اور لشکر فرعون کا آلیوے
پس مار واسطے انکے راہ یعنے عصا دریا میں مار تاکہ راہ واسطے انکے کر دین ہم بیچ دریا کے خشک نہ ڈریگا تو پانی فرعون کے سبب اور نہ خطر کریگا غرق
ہونے سے سلامت اتار دینگے ہم دریا سے پس موسیٰ علیہ السلام نے بموجب امر الٰہی بنی اسرائیل کو مصر سے نکالا دوسرے دن قبطیون نے خبر پاکر لشکر
جمع کیا فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ پس پیچھے ہوا بنی اسرائیل کے فرعون ساتھ لشکر اپنے کے جب کنارے پر دریا کے پہنچا موسیٰ اپنی قوم سمیت پار
اتر گئے تھے یہہ بھی لشکر سمیت دریا میں در آیا فَغَشِیَهُمْ مِّنَ الْیَمِّ مَا غَشِیَهُمْ پس ڈھانک لیا فرعون اور لشکر اسکے کو دریا میں سے اس چیز نے کہ ڈھانکا
لیا ابہام یہان واسطے بڑائی مسند الیہ کے ہے یعنے ایسی موج نے انکو ڈھانکا کہ اوسکے ماہیت کو کوئی دریافت نہیں کر سکتا توکہ لفظ واسطے اور اس
معانی کے وضع کریکے وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰی اور گمراہ کیا فرعون نے قوم اپنی کو دین میں اور نہ راہ دکھائے سمجھ لیجئے کہ نسبت ہدایت کی طرف
فرعون کے واسطے الزام کی ہے کہ وہ کہا کرتا تھا وما اهدیکم الا سبیل الرشاد یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ قَدْ اَنْجَیْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ اے اولاد یعقوب کی
تحقیق نجات دی ہمنے تمکو دشمنی تمہاری سے کہ فرعون اور لشکر اسکا تھا وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَیْمَنَ اور وعدہ کیا ہمنے تمکو یعنے پیغمبر تمہارے کو
توریت نازل کرینگے واسطے تمہارے کنارے طور برکت والے کے یا جانب راست کوہ طور کے وَنَزَّلْنَا عَلَیْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی اور اتارا
ہمنے اوپر تمہارے ترنجبین اور مرغ بریان جب تم جنگل میں سرگردان تھے اور کہا ہمنے كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِیْهِ کھاؤ
پاکیزہ اور حلالون اس چیز سے کہ دی ہے ہمنے تمکو اور مت سرکشی کرو بیچ اسکے یعنے ظلم نکرو ہر ایک اپنا حصہ کھاؤ دوسرے کا لو یا ذخیرہ دوسرے دن کے واسطے
نرکھو یا شکر مت چھوڑو کہ شکر موجب مزید نعمت ہے بیت شکر ہے قید نعمت موجود ۞ شکر ہے صید نعمت مفقود ۞ شکر منعم ضرور ہے رافت ۞
شکر سے ملتے ہیں ہزار آفت یا قوت اس نعمت کے معصیت میں صرف مت کرو کہ اگر ایسا کروگے فَیَحِلَّ عَلَیْكُمْ غَضَبِیْ پس اتریگا اوپر تمہارے غصہ
میرا وَمَنْ یَّحْلِلْ عَلَیْهِ غَضَبِیْ فَقَدْ هَوٰی اور جو کوئی کہ اترے اوپر اسکے غصہ میرا پس تحقیق گرا وہ دوزخ میں یا ہلاک ہوا وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ
وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی اور تحقیق میں البتہ بخشنے والا ہون واسطے اس شخص کے کہ توبہ کی شرک سے اور ایمان لایا اوپر وحدانیت میرے
اور عمل کئے اچھے یعنے فرائض ادا کئے پھر راہ پائی سیدہی یعنے مواظبت کی اوپر سنن کے یا ہدایت پر استقامت کی یا طریقہ اہل سنت اور جماعت کا اختیار
کیا لکھا ہے کہ بعد ہلاک فرعون کے بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ احکام شریعت ہمارے واسطے معین ہو جاوین حضرت موسیٰ نے جناب الٰہی میں
عرض کیا خطاب آیا کہ اشراف بنی اسرائیل کو لیکر کوہ طور پر آؤ تاں کتاب جامع احکام شرع دین کے موسیٰ علیہ السلام ہارون علیہ السلام کو اپنی جگہہ بٹھاکر ستر آدمیونکو
لیکر کوہ طور کو چلے اور وعدہ کیا کہ چالیس روز میں کتاب لیکر آؤنگا جب نزدیک طور کے پہنچے شوق کلام اور پیام الٰہی کا غلبہ ہوا سب کو چھوڑ کر تنہا طور پر
چڑھ گئے خطاب آیا وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ یٰمُوْسٰی اور کیا چیز جلدی لے آئی تجھکو قوم تیری سے اے موسیٰ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓی
اَثَرِیْ عرض کیا موسیٰ نے کہ قوم یہہ ہین اوپر نقش قدم میرے کے یعنے چلے آتے ہین پیچھے میرے وَعَجِلْتُ اِلَیْكَ رَبِّ لِتَرْضٰی اور جلد آیا
میں طرف تیرے اے پروردگار میرے تو کہ راضی ہو تو مجھ سے کیونکہ جلد حکم ماننا موجب رضامندی امر ہے یعنے دوڑکر آنا میرا اپنی تعظیم واسطے
نہین بلکہ تیری رضامندی ہے قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِیُّ فرمایا حق تعالیٰ نے پس تحقیق ہمنے ۞

فتنہ مین ڈالا ہے قوم تیری کو اور مبتلا کیا ساتھ عبادت کو گوسالہ کے پیچھے نکل آنے تیرے کے اور گمراہ کیا انکو سامری نے یعنے سبب گمراہی کا
سامری ہوا ہے سمجھہ لیجیئے کہ سامری ایک مرد عظماے بنی اسرائیل سے تھا منسوب طرف قبیلہ سامری کے جن دلون مین فرعون لڑکونکو بنی اسرائیل کے
قتل کرتا تھا پیدا ہوا مان نے اسکے کنارے نیل کے جزیرے مین اسکو پھینک دیا اللہ کے حکم سے جبرئیل علیہ السلام نے اسکو پالا آکر کھلا پلا جاتے تھے
اس سبب سے یہہ جبرئیل کو پہچانتا تھا جب فرعون غرق ہوا جبرئیل کے گھوڑے کے سم کے تلے کی خاک اسنے اٹھالی اور اسے محافظت سے رکھا
یہان تک کہ موسی علیہ السلام طور کو گئے ہارون علیہ السلام سے آکر کہا کہ زیور قبطیون کا جو عاریت ہمارے بھائیون کے پاس ہے وہ اسمین سے
خرچ کرتے ہین حکم کرو کہ سب ایک جگہہ جمع کرو کہین ہارون علیہ السلام نے سب کو ایک گھڑے مین بھروا دیا یہہ زرگری جانتا تھا اسنے آگ لگا کے
گلا گوسالہ کی شکل ڈھال لیا اور وہ خاک زیر سم اسپ جبرئیل کے کہ فرس الحیوۃ کہتے ہین اسکے پیٹ مین ڈال دی وہ زندہ ہوگیا گوشت پوست
درست ہوکر آواز کرنے لگا بعضون نے کہا ہے کہ زندہ نہین ہوا ویسے سونے کا رہا لیکن آواز کرنے لگا تمام بنی اسرائیل اسکو سجدہ کرنے لگے حق تعالی نے
خبر دی کہ اے موسی قوم تیری بعد نکلنے تیرے کے گوسالہ پرست ہوگئے فَرَجَعَ مُوسٰىٓ اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا پس آیا موسی بعد چالیس دن کے
تختے توراۃ کے لیکر طرف قوم اپنی کے غصے غمگین انکے عمل سے اور جب قوم مین آن پہنچا دیکھا کہ گرد اگرد گوسالہ کے دف بجاتے ہین اور ناچتے
ہین اور شور مچاتے ہین عتاب اور غصہ سے قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا کہا موسی نے اے قوم میری کیا وعدہ دیا تھا تمکو پروردگار
تمہارے نے وعدہ اچھا توراۃ دینے کا اور مین اشراف قوم تمہارے کے ساتھ اسکے طلب کو گیا تھا اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ
عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِيْ کیا پس لنبا ہوا اوپر تمہارے وقت جدائی کا اور مین نے چالیس دن کا وعدہ کیا تھا سو آیا ہی
وعدہ پر یا ارادہ کیا تمنے یہہ کہ اترے اوپر تمہارے غصہ پروردگار تمہارے کے سبب عبادت گوسالہ کے پس خلاف کیا تمنے وعدہ میرے کو یا اس وعدہ کو
جو ایمان پر ثابت رہیگا اور فرمان برداری میری کا کیا تھا قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا کہا گوسالہ پرستون نے نہین خلاف کیا ہمنے
وعدہ تیرے کو ساتھ قوت اور اختیار اپنے کے وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا اور لیکن اٹھائے گئے تھے ہم بوجھ
گناہون قوم قبطیون کے سے کہ لوٹ مین لائے تھے پس پھینک دیا ہمنے اسکو آگ مین ہارون علیہ السلام کے حکم سے اور حملنا الصیغہ معلوم بھی قرأت ہے
فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ پس اسیطرح جیسے ہمنے پھینکا تھا ڈالا سامری نے بھی آگ مین جو اسکے پاس تھا فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا
لَّهٗ خُوَارٌ پس نکالا سامری نے واسطے انکے گوسالہ ایک بدن سونیکا واسطے اوسکے آواز ہے بچھڑے کا فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ
مُوْسٰى فَنَسِيَ پس کہا سامری اور پیروی کرنیوالون اسکے نے یہہ گوسالہ معبود موسی کا ہے پس بھول گیا ہے موسی جو اسکی تلاش مین طور کو
گیا ہے یہہ قول گوسالہ پرستونکا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ فنسی قول حق تعالی کا ہے یعنے ترک کیا سامری نے ایمان اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ
اِلَيْهِمْ قَوْلًا کیا پس نہ دیکھا گوسالہ پرستون نے یہہ کہ نہین پھراتا گوسالہ طرف انکے بات کو یعنے جبکہ پکارتے ہین جواب نہین دیتا وَلَا يَمْلِكُ
لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اور نہین اختیار مین رکھتا واسطے انکے نقصان اور نہ نفع یعنے طاقت نہین اتنی کہ ضرر پہنچاوے : اور نہ قدرت
یہہ کہ بھی ہے کہ فوائد لاوے پس ایسا لائق پرستش کے کیا ہو کہ نہ جواب دے سکے نہ بلا ٹال سکے نہ نفع پہنچا سکے وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ
مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ اور تحقیق کہا تھا واسطے انکے ہارون علیہ السلام کے پہلے آنے موسی علیہ السلام سے بطریق نصیحت کہ اے
قوم میری سوا اسکے نہین کہ مبتلا ہوئے ہو تم اور آزمائے گئے ہو ساتھ گوسالہ کے یعنے اسکی پرستش کی وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ
وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ اور تحقیق پروردگار تمہارا رحمان ہے پس پیروی کرو میری اور مانو حکم میرا اور دین پر ثابت رہو قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ

ع

عاکفین

عَاكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى کہا انہون نے ہمیشہ رہینگے ہم اوپر گوسالہ پرستی کے معتکف یہان تک کہ پھر آوے طرف ہمارے
موسی علیہ السلام طور سے اور دیکھین ہم کہ وہ بھی اسکی پرستش کرتا ہے یا نہین اور سامری نے جو کہا ہے کے یہہ خدا موسی کا ہے یہہ سچ کہا ہے یا جھوٹ
پس موسی علیہ السلام جب طور سے آئے پہلے قوم کو غصہ کیا چنانچہ گذرا پھر بھائی کیطرف متوجہ ہوئے اور کمال غضب سے ایک ہاتھ مین سر کے بال اور دوسرے
مین داڑھی انکی پکڑکر اپنی طرف کھینچ کر قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا اَلَّا تَتَّبِعَنِ کہا اے ہارون کس چیز نے منع کیا تجھکو جس وقت
دیکھا تو نے انکو گمراہ ہوئے اس سے کہ پیروی کرے میری غصہ مین واسطے خدا کے اور حمایت کرنے مین دین کے یا اس سے کہ پیچھے میرے چلا آوے
اور اپنی جان کو مجھ تک پہنچاوے اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ کہا پس نافرمانی کی تو نے حکم میرے سے قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ
کہا ہارون علیہ السلام نے محبت سے اے بیٹے ماں میرے کی مت پکڑ داڑھی میری اور نہ سر میرا سمجھ لیجیے کہ باپ بھی دونون کے ایک تھے انکا ذکر نکیا ماں کا ذکر
فرمایا واسطے دل نرم کرنے موسی علیہ السلام کے اور پھر کہا اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ تحقیق مین ڈرا
کہ اگر انکو غصہ کرون یا انکو چھوڑکر تیرے پیچھے چلا آون اس سے کہ کہے تو جدائی ڈال دی تو نے درمیان بنی اسرائیل کے اور نہ انتظار کیا بات میری کا
یا نہ نگاہ رکھا قول میرا کہ کہا تھا مین نے واصلح امری سمجھ لیجیے کہ حضرت موسی علیہ السلام نے وقت جانیکے طور پر کہا تھا ہارون علیہ السلام کو کہ واخلفنی
فی قومی واصلح اور اصلاح نگاہداشت قوم اور دلاسا کرنا انسے ہے پس حضرت موسی نے عذر ہارون علیہ السلام کا قبول کیا اور سامری کی طرف متوجہ
ہوکر قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ کہا کیا حال تھا تیرا اے سامری کہ ایسا برا کام تو نے کیا قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً
مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ کہا سامری نے دیکھا مین نے اس چیز کو کہ نہ دیکھا تھا بنی اسرائیل نے اسکو یعنی جبرئیل کو دیکھا اور پہچانا پس بھر لی مین نے مٹھی خاک کی نشان
سم اسپ رسول سے یعنے جبرئیل کے گھوڑے کی سم کے تلے کی خاک اٹھالی اور جب پتلا گوسالہ کا بنا فَنَبَذْتُهَا پس ڈالا مین نے اسکو گوسالہ کے
پیٹ مین وہ زندہ ہوکر آواز کرنے لگا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ اور اسیطرح کہ کہا مین نے اچھا دکھلایا مجھکو جی میرے نے لباب مین ہے
کہ موسی علیہ السلام نے قصد قتل کا سامری کے کیا حق تعالی نے وحی بھیجی کہ اسکو مت مار کہ مرد سخی ہے لوگون کو اسکے زندگی سے نفع ہے سمجھ لیجیے کہ سر
اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض یہان ظاہر ہوتا ہے بلیت نافع خلق جو کہ ہو رافت کرے اللہ اسکی عمر دراز ہو سایہ و میوہ جیسے درختان
وہ ہر ایک کے لیئے ہے عیش کا ساز قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ کہا موسی علیہ السلام نے سامری کو کہ جو قتل سے
تیرے مجھکو منع کیا پس جا ہم مین سے پس تحقیق واسطے تیرے ہے عذاب بیچ زندگی کے یہہ کہ کہا کرے تو جو تیرے پاس آوے اسکو مت ہاتھ
لگا مجھکو سمجھ لیجیے کہ اسکا یہہ عالم ہو گیا کہ جسکو ہاتھ اسکا چھو جاتا تھا اسکو تپ چڑھ آتی تھی لوگ بیزار ہو گئے وحشیونکی طرح اکیلا جنگل جنگل پھرتا تھا
جس کسی کو دور سے دیکھ لیتا تھا لامساس لامساس کہتا تھا بعضے تفسیرون مین ہے کہ بعضی لوگ اوسکی اولاد سے تا حال یہی احوال رکھتے ہین واللہ اعلم القصہ
موسی علیہ السلام نے کہا سامری کو کہ جا اور نہ ہاتھ لگانا کہنا پھر یہہ عذاب دنیا مین ہے تجھکو وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ اور تحقیق واسطے تیرے ایک وعدہ
گاہ عذاب ہے آخرت مین کہ کسی وجہ سے نہ تجھے چھوڑا جاویگا اس سے یعنے تجھے وہان لیجا کر عذاب دینگے ہرگز نہ چھوڑینگے وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰـهِكَ
الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا اور دیکھ طرف معبود اپنے کے وہ جو ہو گیا تھا تو اوپر عبادت اسکے کے معتکف لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ
فِي الْيَمِّ نَسْفًا البتہ جلا دینگے ہم اسکو آگ مین یہہ ترجمہ موافق اسکے ہے جو گوسالہ کا گوشت پوست ٹھہراتا ہے یا سوہان سے برادہ کرینگے ہم اسکو
یہہ ترجمہ موافق اسکے ہے جو اسکا جسم زرین بے حیات بتاتا ہے پھر اڑا دینگے ہم اس خاک یا برادہ کو بیچ دریا کے اڑا دینا تو کہ جانین کہ جو جل جاوے
اور ریت جاوے اسکو خدا کہنا بڑی حماقت ہے اور عین جہالت اور محض ضلالت اِنَّمَآ اِلٰـهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سوا اسکے نہین

کہ معبود تمہارا اللہ ہے وہ جو نہیں کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا سما لیا ہے ہر چیز کو از روئے علم کے بیت ہوا یہ جہان
وہی جو خدا: علم میں ہے محیط کل اشیا: پھر موسیٰ علیہ السلام نے اس گوسالہ کو جلوا کر یار لوا کر دریا میں بہلوا دیا بیت چشم فتان جو وہ تیرے جسکے
سامنے سحر سامری نہ چلے كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْبَاۗءِ مَا قَدْ سَبَقَ جیسے یہہ قصہ موسیٰ کا بیان کیا ہم نے اسیطرح بیان کرتے ہیں ہم اوپر
تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبروں اس قصص کے سے کہ تحقیق پہلے گذری ہے یعنے زمانہ گذشتہ میں جو امتیں گذرے ہیں انکا احوال تجھہ سے بیان
کرتے ہیں ہم تو کہ معجزہ نبوت کا تیرے ہو اور راست تیری سنکر وڑے اور ویسے کار نا ہنجار نکرے وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا اور تحقیق
دیا ہمنے تجھکو اپنے پاس سے ذکر کہ موجب شرف تیرا کا ہو یعنے نبوت یا قرآن کہ قصے اور خبریں بھرا ہوا ہے مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ وِزْرًا خٰلِدِيْنَ فِيْهِ جو کوئی منہ پھیرے اس ذکر سے کہ نبوت یا قرآن ہے پس تحقیق وہ اٹھاویگا دن قیامت کے بوجھ بڑا کہ کفر ہے درحالیکہ
ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اس بوجھ کے یعنے اسکی جزا میں سمجھ لیجئے کہ جمع خالدین اور توحید اعراض حمل یعنے اور لفظ من پر ہے وَسَاۗءَ لَهُمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ حِمْلًا اور برا ہے واسطے انکے دن قیامت کے بوجہ کہ کفر اور تکذیب ہے يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىِٕذٍ زُرْقًا
اسدن کہ پھونکا جاویگا بیچ صور کے اور اکٹھا کرینگے ہم مشرکوں کو اسدن کیری آنکھوں سے حدیث میں ہے کہ نیلی آنکھیں اور کالے منہ نشانیاں
دوزخیوں کے ہونگے بعضوں نے کہا ہے کہ پیاسے محشور ہوں گے یا اندھے کیونکہ بہت پیاس سے بھی رنگت آنکھوں کی نیلی سے ہو جاتی ہے
اور غالب اندھوں میں بھی نیلاپن پایا ہے پس فرمایا ہے اللہ تعالی نے کہ جب ہم انکو ازرق چشم حشر کرینگے يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا
آہستہ کہتے ہوں گے درمیان اپنے نہ رہے تھے تم قبروں میں یا دنیا میں مگر دس دن سمجھ لیجئے کہ درازی مدت آخرت دیکھہ کر عمر دنیا کو تاہ سمجھیں گے نَحْنُ اَعْلَمُ
بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ہم خوب جانتے ہیں اس چیز کو کہ کہتے ہیں جسوقت کہیگا بہتر انکا از روئے
آزادی راہ کی یعنے عاقل تر نہ رہے تھے تم قبروں میں یا دنیا میں مگر ایکدن لکھا ہے کہ دہشت قیامت کی بھلا دیگی زمانہ قبر کا اور دنیا کا اسکے درازی
آگے بہہ کوتاہ معلوم ہو گا خصوصاً جو عمر کہ جہالت ضلالت میں صرف ہوئی ہوگی بیت عمر کو رایگان نکیجئے صرف اکہ نصیحت کا بس یہی حرف
لکھا ہے کہ مشرکان قریش نے یا بنی ثقیف میں سے کسی نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ پہاڑ بڑا ہے اور محکمی بہت رکھتے ہیں انکا حال قیامت
کیا ہو گا یہہ آیہ اتری وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا اور سوال کرتے ہیں تجھ سے احوال پہاڑوں کے سے پس کہہ جواب
انکے کہ اپنی قدرت سے آڑا دیویگا انکو پروردگار میرا چلا کر اڑا دیگا تبیان میں ہے کہ پہاڑوں کو اٹھا کر دریا میں ڈال دیگا فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا
لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا پس چھوڑ دیگا تو اس زمین کو میدان نہ دیکھیگا تو بیچ اسکے کجی اور نہ اونچا يَوْمَىِٕذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ
لَهٗ اسدن پیچھے چلینگے سب لوگ پکارنے والے کے یعنے اسرافیل کے کہ انکو محشر میں بلاویگا کجی نہ ہوگی واسطے اسکے یعنے کوئی حکم اسکا عدول
نہیں کریگا بلکہ سب اسکے آواز پر چلے جاویں گے مسلمان دوڑتے کافر آہستہ بعضوں نے کہا کہ آگ آویگی وہ مشرکوں کو ہانک کر میدان حشر میں
لیجاویگی وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا اور بند ہو جاوینگے آوازیں واسطے بات کرنے رحمن کے یعنے آواز نہ نکل سکیگی درگاہ رب
العزت میں ہیبت اور عظمت اسکے سے پس نہ سنیگا تو اسدن مگر آواز آہستہ پاؤں انکے کہ میدان حشر میں جاوینگے يَوْمَىِٕذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ
اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا اسدن نہ نفع کریگی سفارش کسیکی کسی کو مگر اسکو کہ اذن دیا ہے واسطے سفارش اسکی کے رحمان نے اور پسند کیا
واسطے اسکے کہنا سفارش کرنیوالے کا يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا جانتا ہے اللہ تعالی جو کچھ آگے آدمیوں کے
ہے امور آخرت سے اور جو کچھ پیچھے انکے ہے کاموں دنیا کے سے اور نہیں گھیر سکتے سب علما اس ذات مبارک کو از روئے علم کے یعنے اسکی ذات معلوم

نہیں ہوتی کیونکہ حقیقت علم کی احاطہ ہے اور اسکی ذات احاطہ سے باہر ہے **بیت** فہم سے دور درک سے ہے پاک جو کرسکے اسکو کیا کوئی ادراک وَعَنَتِ الْوُجُوهُ
لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ اور ذلیل ہوگئے منہہ یعنے حشر کے دن سب لوگ عاجز اور ذلیل ہونگے واسطے خدائے زندہ پائندہ کے **بیت** جو بد ستا میر ہو وین اسیر او وین
رسوا و خوار پیش خبیر ہ بعضون نے کہا ہے کہ مراد مشرک ہیں وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا اور تحقیق بے نصیب رہا اور نامراد ہوا جسنے اٹھالیا
ظلم کو یعنے بار شرک اٹھایا اور میدان حشر میں آیا وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ اور جو کوئی عمل کرے نیکیوں میں سے اور حال
انکہ وہ ایمان والا ہو کیونکہ صحت طاعت اور قبول خیرات کی شرط ہے ایمان فَلَا يَخَافُ ظُلْمًا وَلَا هَضْمًا پس نڈریگا ظلم سے کہ زیادہ گناہ کرین
اور نہ توڑنے سے کہ نیکیاں کم دین یعنے مسلمان کے نہ حسنات گھٹا وینگے نہ سیئات بڑھاوینگے وَكَذَٰلِكَ أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا وَصَرَّفْنَا فِيهِ
مِنَ الْوَعِيدِ اور جیسے یہ آیتیں اتارین وعید کے اسیطرح اتارا ہمنے قرآن عربی اور طرح طرح سے بیان کیا ہمنے بیچ اسکے ڈرانے سے جیسے خسف اور مسخ اور طوفان
اور رجفہ اور صیحہ ہے لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ تو کہ شرک بچیں اور ڈرین کہ ویسے ہی بلا ہمپر نہ آوے أَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا یا پیدا کرے قرآن واسطے
انکے نصیحت جب اسکو سنیں یا یاد کرین فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ پس بہت بلند رتبہ ہے اللہ بادشاہ برحق کا یا برتر ہے خدا صفات مخلوقات سے
یا بزرگتر ہے الحاد ملحدون کے سے یا پاک تر ہے قول مشرکون سے بادشاہ ثابت ذات اور صفات اپنے میں یا سزاوار ساتھ اوصاف کمال کے
لکھا ہے کہ جب جبریل علیہ السلام وحی لاتے تھے آپ انکے ساتھ آیتیں پڑھتے تھے کہ بھول نہ جاؤں یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْآنِ مِنْ قَبْلِ
أَنْ يُقْضَىٰ إِلَيْكَ وَحْيُهُ اور مت شتابی کر ساتھ ذات قرآن کے پہلے اس سے کہ تمام کی جاوے طرف تیرے وحی اسکی یا سوال انزال قرآن
مت کر پہلے اس سے کہ وحی آوے یا مجمل قرآن لوگون کو مت پہنچا جب تک کہ بیان اسکا نہ نازل ہو زاد المسیر میں حسن بصری سے منقول ہے کہ ایک مرد نے
اپنی زن کو طمانچہ مارا وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قصاص طلب کرنے آئی آپ نے چاہا کہ قصاص کا حکم فرماوین یہہ آیت اتری کہ مت حکم کر ساتھ
قرآن کے پہلے نازل ہونے اسکے سے پھر آپ ٹھہرے یہان تک کہ آیت الرجال قوامون علی النساء نازل ہوئی وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا اور کہہ
اے پروردگار میرے زیادہ دے مجھکو علم یعنے دے مجھکو علم بعد علم یا زیادہ کر حافظہ میرا کہ جو تونے وحی اتاری ہے نہ بھولوں یا انس ساتھ احکام شرع
یا قرآن اور معانی اسکی کی عطا کر لطائف تفسیر میں ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام نے علم زیادہ مانگا انکو خضر علیہ السلام پاس بھیجا اور ہمارے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کو بے طلب دعا زیادتی علم کی سکھائی اور بغیر اپنے کسیکو حوالہ نہ کیا تو کہ معلوم ہو کہ جس نے مکتب ادب ربی میں سبق ربانی وحی
علما پڑھا ہو البتہ مدرسہ و علمت ما لم تکن تعلم میں نکتہ فعلمت علم الاولین والاخرین گوش ہوش مستفیدان حقائق اشیا میں پہنچا سکیگا
نظم علم مصطفوی ہے وہ بحر محیط ؛ جسکی نہرین ہین علوم انبیا ؛ اس سے ہی شاداب کل عالم کے ہین ؛ عارفان واتقیا و اصفیا وَلَقَدْ
عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا اور البتہ تحقیق وحی بھیجی تھی ہمنے طرف آدم صفی علیہ السلام کے پہلے اس زمانہ سے
اور فرمایا تھا ہمنے کہ نزدیک درخت منہیہ کے نجانا اور نہ کھانا پس بھول گیا وہ حکم ہمارا اور نہ پایا ہمنے واسطے اسکے قصد خلاف کا یعنے خطا اس سے عدول
حکمی ہو نہ عمداً وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ اور یاد کر جسدم کہا ہمنے واسطے فرشتون کے کہ سجدہ کرو
واسطے آدم کے تعظیم کا نہ عبادت کا پس سجدہ کیا سب نے مگر شیطان نہ ابی نمانا حکم ہمارا اور سر پھیرا سجدہ سے فَقُلْنَا يَا آدَمُ إِنَّ هَٰذَا عَدُوٌّ لَكَ
وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَىٰ پس کہا ہمنے اے آدم تحقیق یہہ دشمن ہے واسطے تیرے اور واسطے جورو تیری کہ حوا ہے
رضی اللہ عنہا پس نہ نکال دیوے تم دونون کو بہشت سے یعنے سبب نکلنے کا تمہارے کہیں نہو جاوے جنت سے پس محنت میں جا پڑے تو یعنے بہشت
نکلکر غم کھانے پہننے کا کرے اور رنج پیاس دھوپ کا کھینچے إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَىٰ تحقیق واسطے تیرے ہے بہشت میں کہ نہ بھوکا رہے

تو بیچ اسکے کہ نعمتین تیار ہین اور نہ ننگا رہے کہ حُلّی بسیار ہین وَاَنَّكَ لَا تَظۡمَؤُا فِيۡهَا وَلَا تَضۡحٰى اور یہ کہ نہ پیاسا رہے تو بیچ اسکے کہ جا بجا جاری
چشمے اور انہار ہین اور نہ دہوپ کھاوے کہ سب چمن سایہ دار ہین اور بہشت کے بالاخانے تین میسر ہونی دشوار ہین فَوَسۡوَسَ اِلَيۡهِ الشَّيۡطٰنُ
پس وسوسہ کیا طرف آدم کے شیطان نے بہشت مین آکر اسطرح کہ حوا کو موت سے ڈرایا اُسنے آکر آدم علیہ السلام سے خوف کھا کر شیطان سے کہ پیر دہنا
بیٹھا تھا دفع اسکا پوچھنے لگے قَالَ يٰۤاٰدَمُ هَلۡ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الۡخُلۡدِ وَمُلۡكٍ لَّا يَبۡلٰى کہا شیطان نے اے آدم علاج اسکا کھانا
میوۂ درخت خلد ہے آیا دلالت کرون مین تجھکو اوپر درخت ہمیشہ رہنیکے کہ جو اسکا پھل کھاوے کبھی نہ مرے اور راہ دکھاؤن تجھکو اوپر بادشاہی کے
کہ نہ پرانی ہووے یعنے نہ زوال قبول کرے حضرت آدم علیہ السّلام نے کہا کہ ہان بتا مجھکو ابلیس نے درخت منہیہ دکھا دیا فَاَكَلَا مِنۡهَا فَبَدَتۡ لَهُمَا
سَوۡاٰتُهُمَا پس کھایا آدم اور حوا نے اس درخت مین سے پس ظاہر ہوگئے واسطے انکے شرم گاہ انکی لباس بہشتی بدنون سے گر پڑے ننگی رہ گئے
وَطَفِقَا يَخۡصِفٰنِ عَلَيۡهِمَا مِنۡ وَّرَقِ الۡجَنَّةِ اور شروع کیا دونون نے مانگتے تھے دونون اوپر اپنے پتون بہشت کے سے وَعَصٰۤى اٰدَمُ
رَبَّهٗ فَغَوٰى اور نافرمانی کی آدم نے پروردگار اپنے کی درخت کا پھل کھانے مین پس بے نصیب رہا مطلوب اپنے سے کہ عمر جاودانی تھی پیچھے اسکے
توبہ اور استغفار کیا اور کہا کہ الٰہی بحق محمد مغفرت فرما واسطے میرے ثُمَّ اجۡتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيۡهِ وَهَدٰى پھر برگزیدہ کیا اسکو پروردگار
اسکے نے پس قبول کی توبہ اسکی اور راہ دکھائی طرف ثابت رہنے کے توبہ پر قَالَ اهۡبِطَا مِنۡهَا جَمِيۡعًاۢ بَعۡضُكُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ کہا اللہ تعالیٰ نے
آدم اور حوا کو کہ اترو تم دونون بہشت سے اکٹھے بعضے اولاد تمھاری واسطے بعضے کے دشمن ہین چنانچہ اب تک لڑائی قصیہ آدمیون مین چلا جاتا ہے
اور اگر مخاطب آدم اور ابلیس ہین تو انکی اولاد کے دشمن ہین ظاہر ہے فَاِمَّا يَاۡتِيَنَّكُمۡ مِّنِّىۡ هُدًى پس اگر آوے گی تمھارے پاس جسوقت تم
زمین مین ہوگے میری طرف سے ہدایت یعنے کتاب اور رسول کہ سبب ہدایت ہین یا مصدر مبنی علی الفاعل ہے یعنے راہ دکھانیوالا فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَاىَ
فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشۡقٰى پس جسنے کہ پیروی کی ہدایت میری پس نہ گمراہ ہوا دنیا مین اور نہ رنج کھینچا آخرت مین وَمَنۡ اَعۡرَضَ عَنۡ ذِكۡرِىۡ فَاِنَّ لَهٗ
مَعِيۡشَةً ضَنۡكًا اور جسنے منہہ پھیرا یاد میرسے یعنے ہدایت میری سے کہ سبب یاد میرے کا ہے پس تحقیق واسطے اسکے معیشت ہے تنگ دنیا مین
یعنے کسب حرام مین پڑا یا بری کامون مین مبتلا ہوا یا قناعت چھوڑ کر طرف حرص کے گیا بعضون نے کہا ہے کہ معیشت تنگ عذاب قبر کا ہے یا زقوم دوزخ
کا ہے وَّنَحۡشُرُهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اَعۡمٰى اور اٹھاوینگے ہم اسکو دن قیامت کے اندھا کہ کچھ نہ دیکھے سوا دوزخ کے اور عذابون اسکی کے قَالَ رَبِّ
لِمَ حَشَرۡتَنِىۡۤ اَعۡمٰى وَقَدۡ كُنۡتُ بَصِيۡرًا کہیگا اے پروردگار میرے کیون اٹھایا مجھکو اندھا اور تحقیق تھا مین دیکھنے والا جسوقت قبر سے اٹھا تھا
قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتۡكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيۡتَهَا فرماویگا حق تعالیٰ اسیطرح ہے جو تونے کہا لیکن آئین تھین تیرے پاس نشانیان قدرت اور وحدت
ہمارے کے پس بھول گیا تو انکو اور ترک کیا وَكَذٰلِكَ الۡيَوۡمَ تُنۡسٰى اور اسیطرح جیسے تونے انکو بھلایا اور ترک کیا تھا آج بھلایا اور چھوڑا جاوےگا تو
عذاب مین وَكَذٰلِكَ نَجۡزِىۡ مَنۡ اَسۡرَفَ وَلَمۡ يُؤۡمِنۡۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ اور جیسے کہ منہہ پھیرا یاد میری سے اسیطرح جزا دیتے ہین ہم اسکو جو
حد سے نکل گیا یعنے شرک لایا اور نہ ایمان لایا ساتھ نشانیون پروردگار اپنے کے بلکہ جھٹلایا وَلَعَذَابُ الۡاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبۡقٰى اور البتہ
عذاب آخرت کا بہت سخت ہے اور بہت باقی رہنے والا کہ تمام نہین ہوویگا اَفَلَمۡ يَهۡدِ لَهُمۡ كَمۡ اَهۡلَكۡنَا قَبۡلَهُمۡ مِّنَ الۡقُرُوۡنِ يَمۡشُوۡنَ فِىۡ
مَسٰكِنِهِمۡ کیا پس نہین راہ دکھاتے مشرکان قریش کو یہ کہ کتنے ہلاک کئے ہین ہم نے پہلے انسے قرنون سے یعنے لوگون اگلے قرنون کے جیسے عاد
اور ثمود چلتے ہین سوداگری کو بیچ گھرون انکے کے یعنے انکے شہرون مین جاتے آتے ہین اور نشانیان ہلاک اور عذاب انکے کے دیکھتے ہین
اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى النُّهٰى تحقیق بیچ اس ہلاک کرنے کے البتہ نشانیان ہین واسطے صاحب عقلون کے وَلَوۡلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتۡ

مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى اور اگر نہ ہوتی ایک بات کہ پہلے ہو چکی پروردگار تیرے کی طرف سے کہ عذاب منکرون کو آخرت مین دیا
جاویگا انکی نسل سے مسلمان پیدا کیئے جاوینگے البتہ ہوتا عذاب چھٹنے والا کہ ہرگز جدا نہ ہوتا جبتک کہ ہلاک نہ کرتا اور اگر نہ ہوتا وعدہ مقرر عطف
واجل کا کلمہ پر ہے یعنے اگر وعدہ تاخیر عذاب اور حکم اجل مسمی نہوتا سب کافرون پر وہ عذاب آتا جو قوم عاد اور ثمود پر آیا تھا فَاصْبِرْ عَلٰى مَا
يَقُوْلُوْنَ پس صبر کر اے محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہین شرک یعنے تجھ کو جھٹلاتے ہین اور قرآن کو کہتے ہین کہانیان بناتا ہے ان
سمجھ لیجئے کہ حکم اس صبر کا ساتھ آیت سیف کے منسوخ ہے وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ اور تسبیح کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے یا نماز پڑھ ساتھ
حمد پروردگار اپنے کے اوپر توفیق ہدایت کے قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا پہلے نکلنے سورج کے یعنے نماز صبح اور پہلے غروب ہونے اسکے
یعنے نماز عصر وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى اور گھڑیون رات کے بیچ سے پس تسبیح کر یا نماز پڑھ یعنے مغرب اور عشا کی
اور کنارون دن کے سے یعنے نماز ظہر کی کیونکہ وقت اسکا زوال کے پاس ہے اور وہ کنارہ آخر نصف اول روز ہے اور کنارہ اول نصف آخر
سمجھ لیجئے کہ اطراف کا جمع لانا باعتبار نصفین کے ہے پس ان وقتون مین نماز پڑھ شاید کہ تو راضی ہو ساتھ ان کرامتون کے کہ اللہ تعالی عنایت
فرماوے اور وہ شفاعت ہے ولسوف يعطيك ربك فترضى منقول اسکا ہے بیت تیرے قربان اے امام الانبیا ؛ مغفرت مین سبکی
تیری ہے رضا ؛ ابو رافع رض سے منقول ہے کہ ایک مہمان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آیا کچھ حاضر نتھا کہ اسکو کھلاتے تجھے ایک یہود کے پاس
بھیجا کہ اسقدر آٹا قرض لا رجب کی چاند او اکرونگا اسنے ندیا اور کہا کہ کچھ گرو رکھدو تو دونگا مینے آکر آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا واللہ
انی لامین فی السماء وامین فی الارض اگر تجھے قرض دیتا مین ادا کرتا پھر زرہ اپنی دی کہ یہ رکھکر لے آمین لے آیا واسطے تسلی خاطر شریف آپکے کے
یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور ہرگز مت لمبے کر دونون آنکھون
اپنے کو طرف اس چیز کے کہ فائدہ دیا ہمنے ساتھ اسکے لوگون کو کافرون مین سے آرایش زندگانی دنیا کی کہ مال اور منال ہے لِنَفْتِنَهُمْ
فِيْهِ تو کہ ہم آزماوین انکو بیچ اس حال کے یا تو کہ فتنہ کرین اوسکو واسطے انکے یا تو کہ عذاب کرین ہم دن قیامت کے انکو وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ
وَّاَبْقٰى اور رزق دینا پروردگار تیرے کا تجھکو دن بدن یا روزی دینا رب تیرے کا تجھکو نبوت اور ہدایت سے بہتر ہے مالون فانی انکے سے
اور بہت باقی رہنے والا ہے کشف الاسرار مین ہے کہ زہرہ لغت مین شگوفہ کو کہتے ہین حق تعالی نے دنیا کو شگوفہ فرمایا کیونکہ تر و تازگی اسکی
دو تین دن کی ہے بعد شگفتگی کے پھر پژمردگی ہے نظم گلشن دنیا مین کیا وہ بیٹھا ہے پھول پھول ؛ غنچہ سان کچھ بھی گرہ مین اپنے جو زر پاتی ہے ؛
وائے غفلت اتنا بھی سوچ اسکو ای رافت نہین ؛ یہہ کلی وہ ہے کہ جو کھلتی ہے کھلا جاتی ہے ؛ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا
اور حکم کر لوگون اپنے کو ساتھ نماز کے اور صبر کر اوپر اوسکے یعنے مداومت کر اسپر لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نہین سوال کرتے ہم تجھکو رزق دینے کا یعنے
نہین کہتے ہم کہ تو اپنی جان کو اور اہل اپنے کو رزق دے نَحْنُ نَرْزُقُكَ ہمین روزی دیتے ہین تجھکو اور انکو اسکا کچھ فکر مت کر مشغول عبادت
و نماز رہ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى اور عاقبت اچھی واسطے صاحب تقوی کے ہے تبیان مین سلام رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب سختی کسی
اصحاب پر آتی تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم امر نماز کرتے تھے اور یہی آیت پڑھتے تھے وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ اور کہا مشرکان مکہ نے
کیون نہین لے آتا ہمکو ایک نشانی پروردگار اپنے سے یعنے جو معجزہ ہم مانگتے ہین وہ کیون نہین دکھاتا اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِى الصُّحُفِ
الْاُوْلٰى کیا نہین آئی انکے پاس دلیل روشن اس چیز کی کہ بیچ کتابون پہلے کے ہے یعنے صفت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ توریت اور انجیل مین
لکھی ہے اور انکے آنے کی بشارت اور انکے نبوت کی حقیقت مندرج ہے یا کیا نہین آئی انکے پاس خبر وہ جو بیچ کتابون پہلے کی ہے عذاب آنا . . .

جھٹلانیوالون پر انبیا کے بعد ظہور معجزہ مانگے ہوئے کے یا کیا نہین آیا انکے پاس بیان روشن مشتمل عمدہ اس چیز پر کہ کتب سماویہ مین تھا یعنے قرآن
کہ اعظم معجزات ہے اور لانیوالا اسکا نبی امی ہے صحیفے پہلے نہ پڑھے نہ سنین ہین سمجھہ لیجیے کہ جب مشرکان مکہ نے معجزہ طلب کیا حق تعالی نے الزام
انکو دیا کہ اس سے بڑا معجزہ کیا ہوگا کہ ایسا شخص جسنے کسی سے کچھہ علم نہین سیکھا یہہ کلام فصیح لایا کہ تمام فصحاء عرب اسکے ایک ٹکڑے کی مثل لانے مین
عاجز ہین پھر اور معجزہ مانگنا عین عناد اور محض انکار ہے وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا
اور اگر ہم ہلاک کرتے کفار مکہ کو ساتھہ عذاب اپنے کے بسبب کفر انکے کے پہلے بھیجنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یا پہلے اتارنے قرآن شریف کے البتہ
کہتے اے پروردگار ہمارے کیون نہ بھیجا تو نے طرف ہمارے پیغمبر تو کہ ہمکو تیری عبادت کی طرف بلاتا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ
وَنَخْزٰى پس کہ پیروی کرتے ہم آیتون تیری کی جو وہ تیری طرف سے لاتا پہلے اس سے کہ ذلیل ہوتے ہم دنیا مین ساتھہ قتل و رنبدگی اور رسوا
ہوتے آخرت مین ساتھہ آگ مین جلنے کے پس ہمنے پیغمبر اور قرآن بھیجا اور وہ ایمان نہ لائے قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا کہہ ہر ایک ہم مین
اور تم مین سے انتظار کرنیوالا ہے آخرکار ایک دوسرے کا یعنے تم ہمارے خرابی کے امیدوار ہو ہم تمہارے عذاب کے پس انتظار کرو تم فَسَتَعْلَمُوْنَ
مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى پس البتہ جانوگے تم دن قیامت کے کہ حقیقت مین کون ہین صاحب راہ سیدہی کے اور کس نے
راہ پائی طرف حق کے مراد اس سے ہمارے پیغمبر ہین صلی اللہ علیہ وسلم کہ راہ پانیوالے اور راہ بتانیوالے ہین آپ مقصود کو پہنچے ہین اوراورون کو
پہنچانیوالے ہین بیت راہ دان اور راہبر اور راہبر کون ہے رافت بحر خیر البشر سورہ انبیا مکی ہے ایک سو بارہ یا گیارہ آیتین ہین
ایک ہزار ایک سو اکسٹھہ کلمہ چار ہزار آٹھہ سو نو حرف ہین فواصل اسکے ہم ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورہ طٰہٰ کے یہہ ہے کہ ختم اسکا ساتھہ وعدہ
دریافت حال راہ راست پانیوالون کے تھا اور وہ زمانہ حساب ہے ابتدا اس سورہ انبیا کے ساتھہ اخبار قرب حساب کے ہوئی

سورۃ الانبیا مکیۃ ۲۱	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وهی مائۃ واثنا عشرۃ آیۃ

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ نزدیک آیا ہے واسطے لوگون کے حساب انکا یعنے وقت محاسبہ اعمال انکا کہ قیامت ہے بعضون نے کہا ہے کہ مراد
ناس سے کفار مکہ ہین یعنے نزدیک آیا ہے وقت سزا دینے اور مواخذہ لینے انکا کہ قتل اور قید ہے دن بدر کے وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ
اور وہ بیچ غفلت کے محاسبہ یا مواخذہ سے منہہ پھیر رہے ہین کہ فکر اسمین نہین کرتے یا توبہ نہین بجا لاتے سمجھہ لیجیے کہ وقت ورود اس آیت کے
ہمارے زمانے تک قریب بارہ سو پچاس برس کے ہوئے اور معلوم نہین کہ قیامت تک کتنے برس باقی ہین پس باوجود اس دوری کے قریب فرمایا
اسکے کئی وجہ ہین اول یہہ کہ قبل نزول اس آیت کے زمانہ بہت گذرا تھا اور بعد تا قیامت کم رہا تھا اور اس چیز کی دیر بہت جاتی تھوڑی باقی رہے
اسے نزدیک ہی کہتے ہین اگرچہ بذاتہ بہت ہو لیکن بہ نسبت گذشتہ کے اندک ہے دوسری یہہ کہ مہلت قیامت کی عنداللہ بمقدار اور متناہی ہے نسبت اور یہہ
ذات پاک اسکی کی لا متناہی ہے اسکی نہایت ہے پس اگرچہ ذات اپنے مین بہت ہے لیکن اندک ہے اور اگرچہ دور ہی لیکن نزدیک ہے مَا
يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ نہین آیا انکے پاس کچھہ ذکر پروردگار انکے سے نیا مگر سنتے ہین
اسکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حال آنکہ وہ کہیلتے ہین اس سے لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ غفلت مین ہین دل انکے نہ معانی قرآن مین ذکر کرتے ہین
نہ حقیقت مین اسکے غور حقایق سلمی مین ابوبکر وراق سے منقول ہے کہ قلب لاہی وہ ہے جو مشغول ساتھہ اموال دنیا کے اور غافل احوال
عقبی سے ہو وَاَسَرُّوا النَّجْوَى اور چھپا کر کے مصلحت الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ان لوگون نے کہ ظلم کیا اپنے جان پر ساتھہ شرک اور معصیت کے هَلْ
هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ نہین یہہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر آدمی ہین مانند تمہارے کہانے پینے اٹھنے بیٹھنے مین پس نبوت کے لائق نہین ہی چاہیے

کہ فرشتہ ہو افتاتون السحر وانتم تبصرون کیا آتے ہو تم جادو کے پاس یعنے قبول کرتے ہو سحر اسکا اور تم دیکھتے ہو کہ وہ آدمی ہے مثل ہمارا
نہ فرشتہ سمجھ لیجئے کہ کفار کا اعتقاد تھا کہ جو جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرف سے لاتے ہیں سحر ہے پس اس بات کو چھپا کر آپسمین مشورت کی
اور بعضی بعضوں کو کہنے لگے یہہ شخص جو پڑھتا ہے سحر ہے اور تم دیکھ بہال کر مانتے ہو اوسکو زیر و زبر کر دین حق تعالی نے اس مشورہ کیا اپنے
پیغمبر کو خبر دی پس پیغمبر خدا نے اون کے جواب مین قال ربی یعلم القول فی السماء والارض کہا پروردگار میرا جانتا ہے بات ہر بات
کرنیوالے کی بیچ آسمانون کے اور زمین کے پکار کر کہے یا آہستہ اور قرأت قل ربی بھی ہے یعنے کہہ اے پیغمبر انکے جواب مین کہ رب میرا جانتا ہے
وھو السمیع العلیم اور وہ ہے سننے والا بات کفار کے جاننے والا اسرار انکے بل قالوا اضغاث احلام بل افترىه بل ھو شاعر
کہا کافرون نے قرآن سحر ہے بلکہ کہا پریشان خیال ہین مثل خواب پریشان کے اور یہہ بھی نہین بلکہ باندھ لیا ہے اسکو اپنی طرف سے خدا پر
بہتان اور یہہ بھی نہین ہے بلکہ وہ شاعر ہے شعر بنا کر لوگون کو سنا کر اپنی طرف متوجہ کرتا ہے مضمون دل سے نکالین ہین حقیقت نہین
رکھتے حاصل یہہ ہے کہ معاملہ نبوی مین متحیر تھے اقوال پریشان بیان کرتے تھے کبھی ساحر بتاتے تھے کبھی شاعر کہا ہے پریشان سخن کہا ہے مفتری اور
کہتے تھے کہ اگر جیسا ہم کہتے ہین نہین ہے فلیاتنا بایۃ کما ارسل الاولون پس چاہیے کہ لے آوین ہمارے پاس نشانیان مثل ان
نشانیون کے کہ بھیجے گئے تھے ساتھ انکے پہلے پیغمبر یعنے جو معجزے انبیائے ماتقدم کے تھے وہ یہہ بھی رکھتا ہے جیسے صالح کا ناقہ تھا اور موسی کا عصا
اور ید بیضا اور عیسی کا احیائے موتی حق تعالی نے فرمایا کہ ما امنت قبلھم من قریۃ اھلکنھا نہین ایمان لائے تھے معجزون مانگنے ہوئے ان سے
پہلے کہ والون سے کوئی بستی والے کہ ہلاک کیا ہمنے انکو یعنے پہلے امتون نے معجزے چاہے جب وہ ظاہر ہوئے ایمان نہ لائے بسبب انکار اور تکذیب کے
ہلاک ہو گئے افھم یؤمنون کیا سردار مکہ کے ایمان لاوین گے اگر ہم وہ معجزے دکھاوین یعنے نہین لاوینگے ایمان اسواسطے کہ منکران گذشتہ
سے زیادہ تر ہین عناد اور انکار مین اور دل انکا سخت تر ہے انسے وما ارسلنا قبلک الا رجالا نوحی الیھم اور نہین بھیجے ہمنے پہلے
تجھ سے پیغمبر مگر مرد وحی بھیجتے تھے ہم طرف انکے اور یوحی الیھم بھی قرأت ہے یعنے وحی بھیجی گئی طرف انکے حاصل یہہ ہے کہ کوئی پیغمبر فرشتہ نہ تھا
سب آدمی تھے تاکہ راہ افادہ اور استفادہ کا بسبب جنسیت کے کھلا رکھے فسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون پس سوال کرو اہل
کتاب سے جو احوال انبیا جانتے ہین اگر ہو تم نہین جانتے کہ رسول بشر چاہیے اور اعتقاد رکھتے کہ پیغمبر کو کھانا پینا نچاہیئے وما جعلنھم
جسدا لا یاکلون الطعام وما کانوا خلدین اور نہین کیا تھا ہمنے پیغمبرونکا ایسا بدن کہ نہ کھاوین کھانا اور نہ تھے ہمیشہ رہنے والے
دنیا مین کہ نہ مرین ثم صدقنھم الوعد فانجینھم ومن نشاء واھلکنا المسرفین پھر سچا کیا ہمنے انسے وعدہ جو کیا تھا
کہ غالب ہونگے موحد اور مغلوب ہونگے مشرک پس نجات دی ہمنے انبیا کو اور جسکو چاہا ہمنے مومنون مین سے یا ان لوگون سے کہ جنکے
باقی رہنے مین حکمت تھی اور ہلاک کیا ہمنے حد سے نکل جانیوالون کو لقد انزلنا الیکم کتبا فیہ ذکرکم البتہ تحقیق اتاری ہے ہمنے
طرف تمہارے اے گروہ قریش کتاب کہ بیچ اسکے مذکور ہے شرافت اور اصالت تمہاری یا پند اور نصیحت تمہاری افلا تعقلون کیا نہین
سمجھتے کہ اسپر ایمان لاؤ لکھا ہے کہ ولایت یمن مین ایک بستی تھی حضورا یا حضر موت نام تھا اسکا اللہ تعالی نے وہان پیغمبر بھیجا لوگ وہان کے
ایمان نہ لائے اور عناد سے اسکو مار ڈالا غضب ربانی نے بخت نصر کو انپر مسلط کیا آواز آسمان سے ہوئی کہ قصاص پیغمبر کا تم سے لیا جاتا ہے وقت
ان پر وہ نادم ہوئے لیکن کچھ ندامت نے نفع نہ کیا سب ہلاک ہو گئے جیسے کہ حق تعالی ارشاد فرماتا ہے کہ وکم قصمنا من قریۃ کانت
ظالمۃ وانشانا بعدھا قوما اخرین اور کتنے ہلاک کئے ہمنے کئی قریہ سے کہ تھے ظلم کرنیوالے بسبب شرک کے اور پیدا کئے ہمنے پیچھے

ہلاک اہل اس قریہ کے قوم اور انکی جگہہ پر سمجھ لینے کہ یہہ تہدید ہے کفار عرب پر کہ جسنے پہلون کو ہلاک کیا وہ پچھلون کو بھی ہلاک کرسکتا ہے
فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ پس جب دیکھا انھون نے عذاب ہمارا یعنے اس بستی والون نے جسکا نام حصور تھا
کہ بخت نصر کا انکے گرد آن پڑا ناگہان وہ اس بستی سے دوڑتے تھے پس فرشتون نے ہنس کر کہا لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ
وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ مت دوڑو اور عذاب خدا سے مت بھاگو اور پھر جاو طرف اس جگہہ کے کہ آرام دیئے گئے تھے بیچ
اسکے اور گھرون اپنے کے تو کہ تم پوچھے جاو اپنے پیغمبر کے قتل سے جب اہل حصور انے مقدمہ عذاب کا دیکھا اور کسی طرح اپنا چھٹکارا نہ پایا
قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ کہا انھون نے وائی ہے ہمکو تحقیق ہم ہین تھے ظالم اوپر نفس اپنے کے کہ پیغمبر کو قتل کیا فَمَا زَالَتْ
تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ پس ہمیشہ رہی یہی پکارنا انکا یعنے یاویلنا کہتے تھے یہان تک کہ کردیا ہمنے
انکو جڑ سے کٹی ہوئے جیسے گھاس کو درانتی سے کاٹ لین ایسے ہی انکو تلوارون سے کٹوا دیا اور کیا ہمنے انکو بجھے ہوئے یعنے مرے ہوئے
وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ اور نہین پیدا کیا ہم نے آسمان کو اور زمین کو اور جو کچھہ
درمیان ان دونون کے ہے درآنحال کہ کھیلنے والے ہین ہم یعنے انکو واسطے بازی کے نہین بنایا بلکہ واسطے تامل اور فکر کے پیدا کیا ہے کہ
عقل والے دیکھہ کر طرح طرح کی چمکی جھلکی ہماری قدرت کے راہ عرفان پاوین اور ایمان لاوین کونسا ذرہ ہے جسمین نہین طلعت اسکی کونسا گل ہے
نہین جسمین طراوت اسکی بیشتا عرش سے فرش تک فرش سے تا عرش در لا جسطرف دیکھو نظر آتی ہے قدرت اسکی لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا
لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ اگر ارادہ کرتے ہم یہہ کہ لے لیوین مشغولا یعنے ایسی چیز جس سے مشغول ہون اور کھیلین جیسے اولاد البتہ لے لیتے ہم اسکو
اپنی قدرت سے جیسا ہماری جناب کے لائق ہوتا اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ اگر ہوتے ہم کرنیوالے یہہ کام بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ
فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ بلکہ پھینکتے ہین ہم حق کو کہ حد ہے اوپر باطل کے کہ لہو اور لعب ہے یا اسلام کو اوپر کفر کے مسلط کرتے ہین پس توڑتا ہے اسکو
پس ناگاہ وہ فنا ہوجاتا ہے وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ اور واسطے تمہارے وائی ہے یعنے افسوس ہے یا عذاب سخت اس چیز سے
کہ وصف کرتے ہو جناب پاک کبریا کا ان چیزون سے جو لائق اسکے شان کے نہین ہین یعنے زن اور فرزند اسکے ٹھہراتے ہو اور وہ انسے مقدس
اور منزہ ہے وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اسکے ہے جو کچھہ بیچ آسمانون کے اور زمین کے ہے یعنے سب اسکے مخلوق
اور مملوک ہین وَمَنْ عِنْدَهٗ اور جو نزدیک اسکے ہین یعنے فرشتے کہ مقربان درگاہ الوہیت ہین اور تم انکو پوجتے ہو لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ
نہین تکبر کرتے تخصیص ملائکہ کی باوجودیکہ اہل آسمان مین داخل تھے واسطے تعظیم کے ہے اور انکے الزام دینے کی کہ تم انکو پوجتے ہو اور وہ مطیع
اور فرمانبردار اسکے ہین اور نہین سرکشی کرتے عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ عبادت اسکی سے اور نہین تھکتے يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ
لَا يَفْتُرُوْنَ پاکی بیان کرتے ہین یا نماز پڑھتے ہین رات اور دن نہین تھکتے اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ کیا مقرر
کیا کافرون نے معبود جھوٹون کو زمین مین سے کہ وہ زندہ کرتے ہین مردون کو یعنے اجزائے زمین مین سے جو بنتے ہین جیسے سونا چاندی
لکڑی پتھر انکو خدا ٹھہراتے ہین اور خدا قادر چاہیئے اور انکو کچھہ قدرت نہین اور عجب جاہل ہین کہ باوجود اس عجز کے عبادت انکے سے نہین
پھرتے لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا اگر ہوتے بیچ آسمان اور زمین کے معبود سوا اللہ کے البتہ بگڑ جاتے آسمان اور زمین
اور انتظام نرہتا کیونکہ تعدد مستلزم ہے واسطے مغایرت کے اور مغایرت مستلزم فساد ہے پس تعدد مستلزم فساد ہے اور انتفا لازم کا مستلزم
ہے واسطے انتفا ملزومات کے اور موافق عادت کے بھی تعدد حکام کا موجب فساد مملکت ہے سبب کاروبار وہان کے نہ کیونکہ تباہ ہون جس ملک مین

مقام میں راحت و وشاہ ہوں پس ہر عالم ایک ہی ہے اور وہ سوا اللہ کے نہیں بلبث دونوں جہان میں وہی قادر ہے ایک ٭ اسکے ہی
مخلوق ہیں بد اور نیک ٭ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ پس پاکی ہے اللہ پروردگار عرش کے کو اس چیز سے کہ بیان کرتے
ہیں زن و فرزند سے لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ نہیں سوال کیا جاتا خدا اس چیز سے کہ کرتا ہے وہ واسطے عظمت اور یگانگی
کے ساتھ الوہیت کے یا بسبب اسکے کہ جو وہ کرتا ہے عین حکمت اور صواب ہے اور وہ یعنے سب بندے سوال کئے جاتے ہیں اس چیز کر کرتے ہیں
کیونکہ مملوک ہیں اور مملوک کے قول اور فعل کا حساب مالک لیتا ہے اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً کیا پکڑے ہیں سوا اللہ کے معبود قُلْ
هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ کہہ کہ لاؤ دلیل اپنے معبود پکڑنے کی سوا اللہ کے عقلی و نقلی هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ یہ ہے ذکر ان
لوگوں کا کہ ساتھ میرے ہیں امت میری سے یعنے قرآن اور ذکر ان لوگوں کا کہ پہلے مجھ سے تھے یعنے توریت اور انجیل اور زبور اور صحیفے
جو آسمان سے اترے تھے دیکھو انہیں اور انکے علما سے پوچھو کہ سب میں توحید کا امر اور شرک سے نہی بھری ہے بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ
الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ بلکہ اکثر کافر یعنے سب کافر نہیں جانتے حق کو اور سچ جھوٹ میں فرق نہیں کرتے پس وہ منہ پھیرتے ہیں اللہ پر
ایمان لانے سے اور سوال کی بات ماننے سے وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اور نہیں بھیجے ہم نے پہلے تجھ سے
پیغمبر سے مگر وحی کرتے تھے ہم طرف انکے اور یوحی بھی قرأت ہے بصیغہ مجہول یعنے وحی کی گئی ہے طرف انکے اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ
یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر میں پس عبادت کرو میری وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ اور کہا انہوں نے کہ پکڑی ہے رحمان نے اولاد
فرشتے پاک ہے وہ اس سے بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ بلکہ فرشتے بندے ہیں عزت دیے گئے لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ نہیں
آگے چلتے اللہ سے بات میں یعنے بغیر اذن اسکے کہ بات نہیں کرتے سمجھ لیجیے کہ واسطے قطع امید کافروں کے فرمایا کہ طمع فرشتوں سے شفاعت
کی مت رکھو وہ بدون حکم باری کے شفاعت نہیں کر سکتے وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ اور وہ ساتھ حکم اللہ کے عمل کرتے ہیں يَعْلَمُ مَا بَيْنَ
اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ جانتا ہے اللہ جو کچھ آگے انکے ہے اور جو کچھ پیچھے انکے ہے یعنے عمل جو کیے ہیں اور کرینگے وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا
لِمَنِ ارْتَضٰى اور نہیں شفاعت کرتے مگر واسطے اسکے جو پسند کرے اللہ شفاعت اسکی یا واسطے اسکے کہ خوش ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے
کہ شفاعت نہیں کرتے مگر اسکی جو کہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ اور فرشتے دہشت عذاب الٰہی سے
لرزاں ہیں یا دبدبۂ عظمت اسکے سے ترساں ہیں وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ اور جو کوئی کہے فرشتوں
میں سے یا سب مخلوق میں سے کہ تحقیق میں خدا ہوں سوا خدا کے پس وہ کہنے والا جزا دیتے ہیں ہم اسکو دوزخ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ
جیسے کہ خدائی کے دعوی کرنیوالے کو سزا دیتے ہیں اسیطرح جزا دیتے ہیں ہم ظالموں کو جو انکو پوجتے ہیں اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا کیا نہیں دیکھا ان لوگوں نے جو کافر ہوئے یہ کہ آسمان اور زمین تھے ملے
ہوئے پس جدا کیا ہمنے ان دونوں کو یعنے انمیں آپس میں فرق نہ تھا ہوا کو درمیان لاکر فاصلہ کر دیا ہمنے یا حقیقت میں متحد تھے اسی قسم علاحدہ
کر دیا ہم نے اسکو علاحدہ یا آسمان ایک تھا حرکت مختلف دیکر کئی آسمان کر دئے اور ایسی ہی زمین ایک تھی اسکو بھی اختلاف طبقات کئی قسم کر دیا
زاد المسیر میں ہے کہ ایک زمین میں سے چھ زمینیں اور نکالکر سات کر دیں اور ایک فلک میں سے چھ مرتبے ظاہر کر کے سات افلاک بنا دیئے اور بعضوں
نے کہا ہے کہ آسمان بستہ تھا اسکو کشادہ کر کے مینہ برسایا ہمنے اور زمین بستہ تھی اسکو کھول کر سبزہ اگایا ہمنے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اور کیا
ہمنے پانی سے ہر چیز کو زندہ کل یہاں واسطے افضلیت کے ہے نہ واسطے عموم کے اور شی سے مراد حیوانات ہیں کہ آب منی سے پیدا ہیں یا پانی سبب حیات انکا ہے

یا پانی سے مخلوق ہیں اس راہ سے کہ اعظم اسوا انکا آب ہے اور احتیاج انکی طرف پانی کے اور انتفاع انکا اس سے ظاہر و باہر ہے اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ
کیا پس نہیں ایمان لاتے مشرک باوجود ان نشانیوں روشن کے وَجَعَلْنَا فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِہِمْ اور پیدا کیے ہم نے بیچ زمین کے
پہاڑ بلند تو کہ نہ ہل جاوے زمین ساتھ انکے اور نہ گرا دے آدمیوں کو وَجَعَلْنَا فِیْہَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّہُمْ یَہْتَدُوْنَ اور کیے ہم نے بیچ زمین کے یا پہاڑ
کشادہ رستے تو کہ وہ راہ پاویں سفر میں طرف منزل مقصود کے وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا اور کیا ہم نے آسمان کو چھت محفوظ کرنے سے یا پھٹ نہ پڑے قیامت
یا محفوظ ایسی قدرت کہ بے ستون کھڑا ہے وَّہُمْ عَنْ اٰیٰتِہَا مُعْرِضُوْنَ اور کافر نشانیوں آسمان کے سے کہ دال او پر وجود صانع اور وحدت اور کمال قدرت اسکی کے ہیں منہ پھیرنے والے
وَہُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الَّیْلَ وَالنَّہَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور اللہ وہ ہے جسنے کمال قدرت اپنی سے پیدا کیا رات اور دن اور سورج اور
چاند کو کُلٌّ فِیْ فَلَکٍ یَّسْبَحُوْنَ ہر ایک بیچ آسمان کے تیرتے ہیں جیسے سطح آب پر کوئی تیراک تیرے کشف الاسرار میں ہے کہ اہل اشارت کے
نزدیک شب نشان قبض کا اور روز نشان بسط کا عارفوں کے ہے گاہے کسیکو تجلیات جلالی دکھلا کر قبضۂ قبض میں پکڑتا ہے تاکہ فنا کرے
اور گاہے کسیکو انوار جمال سے مشرف فرما کر بساط بسط پر بٹھاتا ہے تاکہ خلعت بقا عطا کرے اور قباب افشان صاحب توحید ہے
کہ شہود حضرت وجود میں بشرف منعت تمکین ہے نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا اور کشف العطار مار از دوست یقینا ماہتاب نشان اہل تلوین ہے
کہ کبھی گھٹتا ہے کبھی بڑھتا بیت گاہ جون کاہ کرے گاہ بناوے جون کوہ ؛ وصل کے دن کی خوشی ہجر کے شب کا اندوہ لکھا ہے
کہ معاندجناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات چاہتے تھے اور انتظار کرتے تھے کہ یہ اس عالم سے انتقال کریں اور مجمع مسلمانوں کا برہم درہم
ہو جاوے حق تعالی نے آپکے تسلی کو یہہ آیت اتاری کہ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِکَ الْخُلْدَ اور نہیں کیا ہم نے واسطے کسی آدمی کے پہلے تجھ سے
ہمیشہ رہنا دنیا میں اَفَاۡئِنْ مِّتَّ فَہُمُ الْخٰلِدُوْنَ کیا پس تو اگر مر جاویگا پس وہ ہمیشہ رہینگے یعنے جو تیری موت چاہتے ہیں وہ کیا مر
نے سے بچ جاوینگے ہرگز نہیں بچینگے کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ ہر جی دنیا میں چکھنے والا موت کا ہے نظم جو عدم سے وجود میں آیا ؛ شربت
نیستی وہ چکھیگا ؛ رہیگا کوئی یہاں مدام نہیں ؛ نہ بچے موت کا وہ دام نہیں ؛ سب گرفتار موت ہوویںگے ؛ قیدی غار موت ہوویںگے
وَنَبْلُوْکُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَیْرِ فِتْنَۃً اور آزماتے ہیں ہم تمکو ساتھ برائی اور بھلائی کے آزمانا یہاں مفعول مطلق ہے یعنے جیسے قدرت
جلو سالینے تمھارے ساتھ معاملہ آزمانیوالوں کا کرتے ہیں ہم نعمت اور نقمت اور رحمت اور زحمت دیکر تو کہ سب پر ظاہر ہوجاوے کہ کون نعمت پر شکر کرتا ہے
اور کون کفران اور کون نقمت پر صبر کرتا ہے اور کون فغان وَاِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ اور طرف ہمارے پھیرے جاؤگے تم اور موافق اعمال کے جزا
پاؤگے تم لکھا ہے کہ ایکدن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گروہ سرداران عرب کے طرف سے ہوکر نکلے ابوجہل نا اہل ہنسا اور بے ادبی سے کہنے لگا کہ یہہ
ہے نبی بنی عبد مناف کا یہہ آیت نازل ہوئی وَاِذَا رَاٰکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْۤا اِنْ یَّتَّخِذُوْنَکَ اِلَّا ہُزُوًا اور جسوقت دیکھتے ہیں
تجھکو وہ لوگ جو کافر ہوئے نہیں پکڑتے تجھکو مگر ٹھٹھا یعنے اگرچہ پیغمبر بھی کہتے ہیں تو ٹھٹھے کی راہ سے اور کہتے ہیں اَہٰذَا الَّذِیْ یَذْکُرُ
اٰلِہَتَکُمْ کیا یہی ہے جو مذکور کرتا ہے معبودوں تمھارے کا ساتھ مذمت اور برائی کے وَہُمْ بِذِکْرِ الرَّحْمٰنِ ہُمْ کٰفِرُوْنَ
اور حال یہہ ہے کہ کافر ساتھ ذکر خدا مہربان کے یا توحید سبحان کے یا قرآن کے یا نام رحمان کے وہی کافر ہیں لائق ٹھٹھے کے وہی ہیں خُلِقَ
الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ پیدا کیا گیا ہے آدمی جلدی سے یہہ نہایت مبالغہ ہے یعنے ہر کام میں یہہ بہت شتابی کرتا ہے گویا کہ شتابی سے
بنا ہے اور اسکی جلدیوں میں ایک یہہ جلدی ہے کہ عذاب الٰہی میں شتابی کرتا ہے جیسے نضر بن حارث کہ تعجیل عقوبت کرتا تھا حق تعالی نے
فرمایا کہ سَاُورِیْکُمْ اٰیٰتِیْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ شتاب دکھلاونگا میں تمکو نشانیاں عذاب اپنے کی دنیا میں واقعۂ بدر اور آخرت میں آتش دوزخ

پس بہت جلدی کرو تم مجھ سے عذاب مانگنے مین بعضون نے کہا ہے کہ مراد انسان سے حضرت آدم علیہ السلام ہین اور جلدی انکی یہہ تھی کہ جب جان
سر اور آنکھون مین انکے ڈالی آفتاب پر نگاہ کی غروب ہونے کے نزدیک تھا کہا یارب شتابی کر تا تمام خلق میرے بدن مین پہلے اسسے کہ آفتاب غائب ہو
وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ اور کہتے ہین کافر کب ہوگا یہہ وعدہ قیامت کا جو ہم سے کہتے ہو اگر ہو تم سچے
مخاطب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم ہین حق تعالی انکے مقابلہ مین فرماتا ہے کہ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِينَ كَفَرُوا حِينَ لَا يَكُفُّونَ عَن
وُجُوهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَن ظُهُورِهِمْ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ کاشکے جانین وہ لوگ جو کافر ہوئے اسوقت کہ نہ روک سکینگے سو نہون
اپنے سے آگ دوزخ کی اور نہ پیٹھون اپنے سے کیونکہ گھیر لیگی انکو اور نہ وہ مدد کئے جاوینگے کوئی ایسا نیاوینگے کہ انکو عذاب سے بچاوے
سمجھ لیجیے کہ جواب شرط کا محذوف ہے تقدیر کلام کی یہہ ہے کہ اگر کافر جانین ایسے عذاب کو شتابی نکرین اسکے آنے کی تو کہ سچ پیغمبر کا اور جھوٹ
اپنا جانین بَلْ تَأْتِيهِم بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ بلکہ آجاویگی ساعت قیامت انکے پاس ناگہان
پس مبہوت اور متحیر کر دیگی انکو پس نکر سکینگے پھیر دینا اسکا اور نہ وہ ڈھیل دئے جاوین گے واسطے توبہ کے اور معذرت کے یا نہ نظر کئے جاوینگے
یعنے نہ انکو دیکھینگے نہ انکی زاری کو وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ
اور البتہ تحقیق ٹھٹھا کیا تھا ساتھ پیغمبرون کے پہلے تجھ سے پس گھیر لیا ان لوگون کو کہ ٹھٹھا کرتے تھے پیغمبرون مین سے یعنے اوسقوم کو جو انبیا
ہنستے تھے جزا اس چیز کی نہ کہ تھی ساتھ اسکے ٹھٹھا کرتے سمجھ لیجیے کہ واسطے تسلی دل مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد کیا کہ پہلے پیغمبرون سے
بھی لوگ ہنستے تھے اور اوسکی سزا انکی دی تھی پس تجھ سے جو ٹھٹھے کرتے ہین یہہ بھی اپنی سزا پاوینگے قُلْ مَن يَكْلَؤُكُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ
الرَّحْمَٰنِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ٹھٹھے بازون کو کون نگہبانی کرتا ہے تمہاری رات اور دن عذاب خدا سے اگر وہ عذاب دے تمکو بَلْ هُمْ عَن ذِكْرِ
رَبِّهِم مُّعْرِضُونَ بلکہ وہ یاد پروردگار اپنے کی سے منہہ پھیرنیوالے ہین یعنے قرآن سے یا نصیحت اسکے سے پھر عذاب الہی سے کیا ڈرین اور
ڈرانیوالے کا کیا ادب کرین أَمْ لَهُمْ آلِهَةٌ تَمْنَعُهُم مِّن دُونِنَا کیا واسطے انکے معبود ہین کہ زور کے سبب منع کرتے ہین انکو سوا ہمارے سے
عذاب کو جو ہماری طرف سے آوے لکھا ہے کہ اس آیت مین تقدیم اور تاخیر ہے تقدیر اسکی یہہ ہے ام لہم الہۃ من دوننا تمنعہم یعنے کیا واسطے انکے معبود
ہین سوا ہم سے کہ منع کرتے ہین انکو عذاب ہمارے سے اور وہ معبود انکے کیسے ہین ایسے ہین کہ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَ أَنفُسِهِمْ نہین کر سکتے مدد جانون
اپنے کی یعنے بت کہ انکے زعم مین ان کے معبود ہین اگر کوئی توڑے تو اپنی جان کو نہین بچا سکتے پھر اپنے پجاریون کو کیا عذاب سے چھڑاوینگے
وَلَا هُم مِّنَّا يُصْحَبُونَ اور نہ وہ بت یا انکے پوجنے والے کسیکی مدد سے عذاب ہمارے سے نگاہ رکھے جاتے ہین بَلْ مَتَّعْنَا هَٰؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ
حَتَّىٰ طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ بلکہ فائدہ کیا ہمنے مکے والون کو ساتھ فراخی رزق و سلامتی اور بے غمی کے اور باپون انکے کو یہان تک کہ دراز ہوئی
اوپر انکے عمر اور وہ مغرور ہوگئے جانا کہ ہم یونہین ہمیشہ جیتے رہینگے یہہ نہ سمجھا کہ دمبدم بنائے زندگانی پرانی ہوتی ہے یکبارگی دست اجل سے
ڈہ جاویگی نظم مغرور نہو کہ جب اجل آویگی ٭ یکبارگی سب بنا یہہ ڈہ جاویگی ٭ کھاتا ہے تو جیسے آج اثمار زمین ٭ ویسے ہی تجھے کل یہہ
زمین کھاویگی أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا کیا پس نہین دیکھتے کافر یہہ کہ آتے ہین ہم یعنے حکم اور فرمان ہمارا زمین انکے پر گھٹاتے
ہین ہم اس زمین کو کنارون اسکے سے یعنے ان سے چھینکر مسلمانون کے تصرف مین لاتے ہین أَفَهُمُ الْغَالِبُونَ کیا پس وہ غالب ہین یا پیغمبر اور
مسلمان قُلْ إِنَّمَا أُنذِرُكُم بِالْوَحْيِ کہہ کہ سوا اسکے نہین کہ ڈراتا ہون مین تمکو ساتھ وحی کے یعنے اپنی طرف سے کچھ نہین کہتا بلکہ جو کہتا
ہون ساتھ وحی کے کہتا ہون اور تم میرے ڈرانے سے متاثر نہین ہوتے وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَاءَ إِذَا مَا يُنذَرُونَ اور نہین سنتے

بہرے پکارنے کو جب ڈرائے جاتے ہیں کافروں کو تشبیہ دی ساتھ بہروں کے کیونکہ فایدہ سننے کا جو یہہ نہیں اٹھاتے تو گویا سنتے ہی نہیں وَلَئِن
مَسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ اور اگر لگ جاوے انکو ایک بو عذاب پروردگار تیرے کی
کہ جس سے ڈرانا ہے نہایت اضطراب اور حیرت سے البتہ کہینگے اے وائے ہمکو تحقیق ہم ہیں تھے ظالم اوپر نفس اپنے کے ساتھ شرک
اور جھٹلانے کے وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ اور رکھینگے ہم ترازو ہیں عدل کے واسطے جزا کے دن قیامت کے بعضے مفسرین
کہا ہے کہ میزان عبارت عدل سے اور وضع موازین واسطے تمثیل کے ہے حاصل یہہ ہے کہ سزا اعمال کی برابر ہی ہو نہ کمی بیشی اور جمہور کا مذہب یہی ہے
کہ میزان ہے کہ اسکی ڈنڈی اور دو پلے ہیں جیسے یہاں دنیا کی ترازو ہیں اور بلفظ جمع اسکا لانا واسطے تعظیم شان اسکی کے ہے جیسے یا ایہا الرسل کلوا
کہ خطاب خاص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے یا جمعیت اسکی اسواسطے ہے کہ اضافت اوسکی طرف جمع کے ہے کیسب مکلفون کے اعمال تولینگے بعضے
کہتے ہیں کہ ہر ایک کیواسطے میزان علاحدہ ہوگی واللہ اعلم فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا پس نہ ظلم کیا جاویگا کوئی جی کچھہ اسطرح سے نظلم نیکیاں اور اعمال
سب تولینگے وہاں ؛ کچھہ ستم ہوگا نہ اسکے درمیان ؛ نیکیوں میں نہ کمی کرینگے ذرہ کم ؛ سیئات میں ہے زیادہ یا ستم ؛ عدل ہی خرکو دکھانا
ہے وہاں ؛ نہ بڑہانی گھٹانا ہے وہاں ؛ وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا اور اگر ہوگا عمل آدمی کا برابر ایک دانے رائی کے
لے آوینگے ہم اوسکو نزدیک ترازو کے وَكَفَىٰ بِنَا حَاسِبِينَ اور کفایت ہیں ہم حساب لینے والے اعمال بندگان کے بسبب علم اور عدل
میں ہو کامل جو ؛ کیوں نہ کافی حساب میں ہو وہ ؛ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ وَهَارُونَ الْفُرْقَانَ وَضِيَاءً اور البتہ تحقیق دیا ہمنے موسیٰ اور
ہارون کو معجزہ فرق کرنیوالا دریا کا یا کتاب توریت دی کہ جدا کرنیوالی تھی درمیان حق اور باطل کے اور دی روشنی یعنے کتاب روشن
کہ متابعت کرنیوالوں کو اپنے ظلمات ضلالت اور جہالت سے نکال کر شاہراہ عالم اور ہدایت دکھاوے وَذِكْرًا لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ
يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ اور نصیحت واسطے پرہیزگاروں کے وہ جو ڈرتے ہیں عذاب پروردگار اپنے سے بن دیکھے یعنے حق تعالیٰ کو
دیکھا نہیں اور ڈرتے ہیں اور عذاب مشاہدہ نہیں کیا اور خوف رکھتے ہیں یا ڈرتے ہیں جیسے دلمیں ہے ظاہر ڈرتے ہیں ابن عباس رض سے
منقول ہے کہ جو کوئی ایمان رکھتا ہے ساتھ اللہ کے اور بہشت اور دوزخ اور بعث اور حساب اور میزان پر لایا تحقیق ڈرا اللہ سے بن دیکھے وَهُم
مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُونَ اور وہ پرہیزگار قیامت سے ڈرتے ہیں وَهَٰذَا ذِكْرٌ مُّبَارَكٌ أَنزَلْنَاهُ اور یہہ قرآن ذکر اور برکت والا ہے کہ اوتارا ہمنے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر اسکو أَفَأَنتُمْ لَهُ مُنكِرُونَ کیا پس تم اسکے منکر ہو وَلَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ رُشْدَهُ مِن قَبْلُ وَكُنَّا
بِهِ عَالِمِينَ اور البتہ تحقیق دیا ہمنے ابراہیم کو راہ پانا اسکا پہلے موسیٰ اور ہارون سے یا پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یا پہلے نبوت اسکی کے
اور تھے ہم اسکو جاننیوالے یعنے لائق اسکو سمجھ کر یہہ ہدایت فرمائی إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا هَٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنتُمْ لَهَا
عَاكِفُونَ جسوقت کہا ابراہیم نے واسطے باپ اپنے کے اور قوم اپنے کے یعنے اہل بابل کے کیا ہیں یہہ صورتیں کہ ہمیشہ تم واسطے عبادت
انکے کے اعتکاف کرنیوالے ہو سمجھتے کہ وہ بہتر شکلیں تراشے ہوئے تھیں تفسیر میں ہے کہ نو تھیں بت تھے بڑا سب سے سونے کا تھا آنکھوں کی
جگہہ دو گوہر شاہوار جڑے تھے اور تبیان میں ہے کہ صورتیں درندوں کی اور پرندوں کی اور چرندوں کی اور آدمیوں کی بنی تھیں اور
بعضے کہتے ہیں کہ ستاروں کی شکلیں تراشے تھیں پھر تقدیرا ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا ہیں یہہ شکلیں کہ پوجتے ہو تم قَالُوا وَجَدْنَا آبَاءَنَا
لَهَا عَابِدِينَ کہا انھوں نے پایا ہے ہمنے باپوں اپنے کو واسطے انکے عبادت کرنیوالے ہم بھی انکی پیروی کرتے ہیں قَالَ لَقَدْ كُنتُمْ
أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ کہا ابراہیم نے البتہ تحقیق تھے تم اور باپ تمہارے بیچ گمراہی ظاہر کے قَالُوا أَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ أَمْ أَنتَ

مِنَ اللّٰعِبِيْنَ کہا انھون نے تعجب سے کیا لایا ہے تو ہمارے پاس حق بات یا ہے تو کھیلنے والونسے سمجھ لیجیے کہ اپنی ضلالت اور آبا کی جہالت سے انکو
بعید سمجھکر پوچھنے لگے کہ یہہ بات تو سچ کہتا ہے یا ہم سے ہنستا ہے قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ کہا
ابراہیم علیہ السلام نے مین نہ ہنستا ہون اور نہ جھوٹ کہتا بلکہ پروردگار تمھارا رب آسمانون کا اور زمین کا ہے جسنے پیدا کیا انکو وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ
مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ اور مین اوپر اس بات کے شاہدون سے ہون یعنے از روے تحقیق تمھارے سامنے ادائے شہادت کرتا ہون مین لکھا ہے کہ نمرودی ایکدن اپنی عید کرتے تھے اور
اُسدن صحرا کو جاکر تمام دن تماشے میں گذارتے تھے اور وہان سے پھر کر بتون کے پاس آتے تھے اور انکو آراستہ کرتے تھے اور گانے بجاتے تھے اور وہ جا پیری انکے سو انکو سجدہ کیا
کرتے تھے سو ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ کل دن ہمارے عید کا ہے تم بھی باہر شہر سے چلکر دیکھنا کہ دین اور آئین ہمارا کیا زیبا ہے ابراہیم علیہ السلام نے کچھ جواب نہ دیا صبح کو بیماری کا
بہانہ کر کر باہر نہ نکلے فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ وہ سب اپنے عیدگاہ کو گئے ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام نے اپنے جی سے کہا وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ
اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ اور قسم ہے اللہ کی البتہ تدبیر کرونگا مین توڑنے بتون تمھارے کی پیچھے اسکے کہ جاؤ تم پیٹھ پھیر کر یعنے جب تم بتونکو
چھوڑکر عیدگاہ کو جاؤگے یہہ بات ایک شخص نے سن لی لیکن کسی سے نہ کہا جب سب قوم چلی گئی حضرت ابراہیم علیہ السلام تبر لیکر بتخانے میں
آئے فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ پس کیا انکو ٹکڑے ٹکڑے مگر ایک بڑے انکے کو یعنے سب بتون کو توڑ ڈالا ایک بڑے کو نہ توڑا
اور اسکی گردن پر تبر رکھکر باہر نکل آئے لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ تو کہ نمرودی طرف اسکے پھر آوین اور پوچھین کہ بتونکا توڑنیوالا کون ہے
کیونکہ شان معبود کی یہہ ہے کہ واسطے حل مشکلات کے رجوع طرف اسکے کرتے ہین اور غرض ابراہیم کی الزام دینا قوم کا تھا یا ضمیر الیہ کی راجع طرف
ابراہیم کے ہے یعنے طرف ابراہیم کے رجوع کرین اور وہ دلیلون سے عاجزی بتون کی ثابت کردین غرض جب نمرودی آخر روز بتخانے میں آئے
بتون کو ٹوٹے دیکھکر حیران ہوئے قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ کہا انھون نے کسنے کیا یہہ کام ساتھ معبودون
ہمارے کے کہ سب کو توڑ ڈالا تحقیق وہ البتہ ظالمون سے ہے کیونکہ اسنے بتون پر ظلم کیا کہ وہ لایق تعظیم کے ہین انکی اہانت کی اسنے یا ظلم کیا
اپنی جان پر کہ ایسا کام کر کر اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا پھر نمرود اور لوگ اوسکے بت شکن کی تلاش کرنے لگے اس شخص نے جسنے زبان ابراہیم
علیہ السلام سے تاللہ لاکیدن اصنامکم سنا تھا ایک اور شخص سے کہدیا اسنے اور سے یہانتک کہ امیرون تک نمرود کے خبر پہنچ گئی قَالُوْا
سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ کہا انھون نے نمرود سے سنا ہے ہمنے ایک جوان کو ذکر کرتا تھا بتونکا کہتے ہین اسکو ابراہیم
یعنے ابراہیم نام اسکا ہے قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ کہا نمرود اور سرداروں نے لے آؤ
اسکو روبرو آنکھون لوگون کے تو کہ وہ شاید ہوین کہ یہی ہے بتون کی مذمت کرنیوالا پس ابراہیم علیہ السلام کو پکڑکر نمرود و سردار دربار کے پاس لائے
قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ کہا انھون نے کیا تو نے کیا ہے یہہ توڑ پھوڑ ساتھ معبودون ہمارے کے اے ابراہیم
قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ کہا ابراہیم نے مین نے نہین کیا ہے بلکہ کیا ہے اسکو بڑے انکے نے کہ
از روے غصہ کے کہ باوجود میرے انکو پوجتے ہو پس پوچھو انسے کہ کسنے توڑا ہے تمھین اگر ہین بولتے فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ
اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ پس پھرے طرف عقلون اپنے کے پس کہا آپس مین بعضون نے بعضون سے تحقیق تمھین ہو ظالم کہ ایسون کو پوجتے ہو جو سنتے نہین
ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ پھر الٹا کئے گئے اوپر سرون اپنے کے یعنے سر نیوڑا لئے خجالت اور حیرت سے اور کہنے لگے لَقَدْ عَلِمْتَ مَا
هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ البتہ تحقیق جانتا ہے تو اے ابراہیم کہ نہین یہہ بولتے پھر کیون کہتا ہے کہ انسے پوچھو جب انھون نے عجز اپنے
بتون کے اقرار کیا قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ کہا ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام نے کہا

پس عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے اس چیز کو کہ نہ نفع دے تمکو کچھ اگر اسکو پوجو اور نہ ضرر دے تمکو اگر ترک کرو اسکو أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِن
دُونِ اللَّهِ تف ہے تمکو اور اس چیز کو کہ عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے أَفَلَا تَعْقِلُونَ کیا پس نہین عقل پکڑتے اور قباحت عمل اپنے کے نہین
دریافت کرتے جب قوم نمرود نے یہہ بات سنی دلیل سے عاجز ہوئے ضرر دینے کے طرف متوجہ ہوئے قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِن كُنتُمْ
فَاعِلِينَ کہا انھون نے جلا دو اسکو اور مدد دو معبودون اپنے کو بدلا لیکر اگر ہو تم کرنیوالے یعنے مدد دینے والے معبودون اپنون کو پس حکم کیا
نمرود مردود نے کہ چار دیواری پہاڑ کے آگے ساٹھ گز کے بلند کا بنوا دو اور اسمین لکڑیان بصرہ و سو بنوائیے اور قریب ایک مہینے کے اسمین لکڑیان جمع
کین بہت سا روغن ڈال کر آگ دی جب تمام مقام دہک گیا ابراہیم علیہ السلام کو گوفن مین بٹھا کر طوق زنجیر کر کر اسمین پھینک دیا جبرئیل
ہوا مین انکے پاس آئے اور کہا کہ کچھ حاجت ہو تو کہو انھون نے کہا کہ حاجت ہے مگر تجھہ سے نہین کہا جس سے ہے اسکو کہو کہا کہ وہ جانتا ہے احتیاج کہنے کی
نہین جو توکل خلیل کے ہم پر ہے اور سوا ہمارے کسی سے حاجت نہ چاہیے قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ کہا ہم نے
اے آگ ہو جا تو ٹھنڈی اور سلامتی اوپر ابراہیم کے وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ اور ارادہ کیا نمرودیون نے ساتھ
ابراہیم کے مکر کا پیچ جلانے اسکے کے پس کیا ہمنے انہین کو بہت زیان پانیوالے کیونکہ انکا ڈالنا دلیل ہو گیا حقیقت قول ابراہیم کا اور بطلان فعل
انکے کا لکھا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ مین گرے طوق اور زنجیر انکی جل گئی اور انکو کچھ اثر آتش کا نہ پہنچا اس پاس انکے پھول کھل
گئے نار گلزار ہو گئی چشمہ آب شیرین پیدا ہوا سات دن وہان رہے نمرود نے محل پر سے دیکھا کہ ابراہیم باغ مین خوش بیٹھے ہین فرشتے ان سے باتین
کرتے ہین گرد اگرد انکے آگ جل رہی ہے پکارا کہ اے ابراہیم خدا تیرا اسمین یہہ بڑی قدرت ہے جو ہم دیکھتے ہین بڑا خدا ہے ہم واسطے اسکے قربانی
کرینگے ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا میرا قربانی تمہاری قبول نہین کریگا جب تک کہ تم اپنے دین پر ہو اخبار مین ہے کہ چار ہزار گائی نمرود نے
قربانی کین اور ایذا سے ابراہیم سے ہاتھ اٹھایا کشف الاسرار مین ہے کہ نزدیک محققون کے خطاب یا نار کونی طرف آتش شوق محبت کے ہے
کہ قلب خلیل مین شعلہ زن تھے خلیل نے چاہا کہ سوزش سود عشق سے آہ بھر کر آتش نمرودی بجھا دیوے ندا آئی کہ اے آتش شوق سرد ہو اوپر آتش
نمرود کے اور سلامت رہ اوپر ابراہیم کے کیونکہ ہمنے حکم کیا ہے کہ آتش نمرودی مین معجزہ خلیلی سے چمن کھلا وین اور تو اسکو سرد
کر دے گی معجزہ ظاہر نہو گا اور اگر ابراہیم پر تو سلامت نہ ہیگی شعلہ نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ الَّتِي اوسکو جلا دیگا پھر دعوت کیا کریگا یہان سے
معلوم ہوا کہ آتش عشق سب چیز پر غالب ہے کوئی اس پر غالب نہین فرد محبت کا وہ شعلہ ہے کہ رافت ؛ سوا محبوب کے سب کو جلا وے ؛
وَنَجَّيْنَاهُ اور نجات دی ہمنے ابراہیم کو عراق سے کہ مقام نمرود اور قوم اسکیکا تھا وَلُوطًا اور لوط بن ہاران کو کہ بھتیجا ابراہیم کا تھا اور
پہنچایا ہمنے انکو إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ طرف اس زمین کے کہ برکت دی تھی ہمنے بیچ اسکے عالمون کو یعنے ولایت شام
اور برکت وہانکی یہ پیغمبرونکا پیدا ہونا تھا اور میوہ اور پھل و اناج اور پانی کی کثرت تھی لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام فلسطین مین آئے اور لوط علیہ السلام
موتفکات مین اور فرق درمیان ان دونون بستیون کے ایک دن رات کی راہ تھا وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ اور دیا ہمنے ابراہیم کو اسحاق نام بیٹا
بی بی سارہ سے کہ چچا کی بیٹی تھین حضرت ابراہیم کی وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً اور دیا ہمنے اوسکو یعقوب زیادتی اوپر سوال انکے کے یعنے ہم سے انھنے
بیٹا مانگا تھا ہمنے بیٹا بھی دیا اور پوتا بھی دیا وَكُلًّا جَعَلْنَا صَالِحِينَ اور ہر ایک کو کیا ہمنے صالح یعنے چارون کو وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً
يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ اور کیا ہمنے انکو پیشوا کہ خلق کو ہدایت کرتے ساتھ
حکم ہمارے کے اور وحی کیا ہمنے طرف انکے کرنا بھلائیونکا اور برپا رکھنا نماز کا اور دینا زکوٰۃ کا تخصیص نماز اور زکواۃ کی اسواسطے ہے کہ نماز افضل عبادات

بدنی ہے اور زکوٰۃ افضل عبادات مالی وَكَانُوا لَنَا عَابِدِينَ اور تھے واسطے ہمارے عبادت کرنیوالے اخلاص سے وَلُوطًا آتَيْنَاهُ حُكْمًا
وَعِلْمًا اور لوط کو دیا ہمنے اسکو حکم اور علم وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ تَعْمَلُ الْخَبَائِثَ اور نجات دی ہم نے لوط کو اس بستی سے کہ
تھے وہ بستی کہ کرتے تھے اہل اسکے کام گندے اور اس بستی کا نام سدوم ہے مؤتفکات میں سے تھے وہاں کے لوگ اغلامی اور راہ زن تھے ہمنے انکو ہلاک
کیا إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَاسِقِينَ تحقیق وہ تھے قوم برے بدکار وَأَدْخَلْنَاهُ فِي رَحْمَتِنَا اور داخل کیا ہمنے لوط کو بیچ اہل رحمت
اپنے کے کہ نبی ہیں یا محل رحمت اپنے کے کہ بہشت ہے إِنَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ تحقیق لوط صالحون سے تھا اور قصہ لوط علی نبینا و علیہ السلام
پیچھے گذرا ہے وَنُوحًا إِذْ نَادَىٰ مِنْ قَبْلُ اور یاد کر نوح کو جسوقت کہ پکارا پروردگار اپنے کو پہلے ابراہیم اور لوط سے علی نبینا و علیہم السلام
یعنے دعائے ہلاک قوم کی فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ پس قبول کیا ہمنے واسطے دعا اسکے پس نجات دی ہمنے اسکو
اور اہل بیت اسکے کو سختی بڑی سے کہ طوفان تھا وَنَصَرْنَاهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا اور مدد دی ہمنے اسکو اوپر قوم اسکے کے
یعنے غالب کیا ہمنے اسکو منکروں پر کہ وہ جھٹلاتے تھے نشانیوں ہمارے کو إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ تحقیق وہ تھے قوم برے
یعنے کافر اور برے سے برا کفر ہے پس غرق کیا ہم نے انکو سب کو وَدَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ اور یاد کر قصہ داؤد اور سلیمان کا
جسوقت کہ حکم کرتے تھے وہ دونوں بیچ کھیتی کے لکھا ہے کہ داؤد علیہ السلام جب محکمے میں بیٹھتے تھے تو سلیمان علیہ السلام دروازے پر کھڑے ہوتے تھے
جسکا قضیہ فیصل ہو کر باہر نکلتا احوال پوچھ لیتے تھے ایک دن الیا نام دہقان اور یوحنا نام چرواہا محکمے میں آکر کہنے لگے کہ ای خلیفۃ اللہ ہمارا جھگڑا
فیصل کرو ایلیا نے کہا کہ میرے کھیت میں رات اسکی بکریاں آ پڑیں سب کھا گئیں یا یہ کہا کہ میرے باغ کے انگور کھا گئیں یوحنا نے اقرار کیا داؤد
علیہ السلام نے حکم کیا کہ اپنی بکریاں ایلیا کے حوالہ کر کہ انکی شریعت میں یوہیں تھا بعد انفصال کے جو نکلے دروازے پر سلیمان علیہ السلام نے پوچھا
کہ کیا فیصلہ ہوا انھوں نے بیان کیا سلیمان علیہ السلام کی تیرہ برس کی عمر تھی کہ انکو لیئے محکمے میں آئے اور باپ سے کہا کہ بکریوں کو ایلیا کو دو کہ
دودھ اور گھی اور بالوں انکے سے نفع لے اور کھیت یا باغ یوحنا کو دو کہ وہ تخم کھاوے اور آباد کرے یہاں تک کہ کھیت یا باغ مراد کو پہنچے
پھر یوحنا کی بکریاں اسکے حوالے کرو اور ایلیا کا کھیت یا باغ اسکو دو تو کہ کوئی دونوں میں سے بے نصیب نرہے داؤد علیہ السلام نے یوہیں حکم کیا
سو اس قصہ کی حق تعالیٰ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دیتا ہے کہ یاد کر اسکو إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ جسوقت کہ چگ گئیں رات کو بیچ کھیت یا باغ
بکریاں ایک قوم کے وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ اور تھے ہم واسطے حکم انکے کے شاہد یعنے ہم جانتے تھے جو داؤد اور سلیمان نے حکم کیا تھا
فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ پس سمجھا دیا ہمنے حکم کرنا سلیمان کو کہ گوسفند باغ والے کو دلوا دیے تو کہ اس سے فائدہ اٹھائے اور باغ گوسفندوالے کو
دیے تو کہ وہ رنج کھینچے اور تیار کرے بعد تیار ہونے کے باغ والا اپنا باغ لے لے اور گوسفندوں والا اپنے گوسفند اور حکم وہی تھا اس زمانے میں
جو پہلے حضرت داؤد نے فرمایا تھا لیکن حق تعالیٰ نے وحی کی سلیمان پر اور حکم قدیم منسوخ کر کر حکم جدید ارشاد کیا موافق اسکے سلیمان علیہ السلام نے
امر کیا اور داؤد علیہ السلام نے بھی منسوخیت پہلے حکم کے معلوم کر کر یہی نیا حکم کیا وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا اور ہر ایک کو یعنے داؤد اور
سلیمان کو دیا ہمنے حکم اور علم یا نبوت اور فہم احکام شریعت وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوُودَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ اور مسخر کیا ہمنے ساتھ داؤد کے
پہاڑوں کو تسبیح کہتے تھے اللہ کی انکے موافق لکھا ہے کہ جو ذکر حضرت داؤد کرتے تھے پہاڑ بھی وہی کرتے تھے اور یہ معجزہ انکا تھا اور مسخر کیا ہمنے ساتھ
اسکے جانوروں کو اور چرندوں کی اللہ کی یہہ بیان کرتے تھے وہی مرغ بھی کہتے ہیں وَكُنَّا فَاعِلِينَ اور تھے ہم کرنیوالے ایسی چیزیں اور ہماری قدرت
آگے کچھ عجیب نہیں اگر تمہاری نزدیک عجیب ہے صاحب انوار نے کہا ہے کہ بعضوں نے سیر کی معنوں میں تسبیح کو لکھا ہے یعنے جہاں حضرت داؤد

جانتے تھے پہاڑ بھی ساتھ جاتے تھے اور فوائد مین ہے کہ انکے ساتھ چلنا پہاڑونکا قرآن مین مذکور نہین پھر کیا ضرور ہے کہ تسبیح کو حمل سیر پر
کرین اور جو بعضے کہتے ہین کہ تسبیح کوہ اور مرغ کی زبان حال سے تھی اسمین تخصیص حضرت داؤد کی کیا ہے تحقیق یہی ہے کہ پہاڑ اور مرغ موافق داؤد علیہ السلام
تسبیح کہتے تھے اسطرح کہ کلمات اور حروف اسکے سمجھ مین سننے والون کے آتے تھے اور یہہ قدرت الہی کی آگے کچھ عجب نہین ہے وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ
لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْ بَاْسِكُمْ اور سکھائی ہمنے داؤد کو کاری گری زرہ کی واسطے تمھارے تو کہ بچاوے تمکو لڑائی تمھاری سے اور
لنحصنکم بصیغہ متکلم بھی قرأت ہے یعنے تو کہ بچاوین ہم قتل سے اور زخم سے تمکو فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ پس کیا ہو تم شکر کرنیوالے اس نعمت پر
سمجھ لیجئے کہ یہہ امر ہے استفہام کی شکل مین یعنے شکر کرو اسکا اور نعمت اس پہناوے کے وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى
الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا اور مسخر کیا ہمنے واسطے سلیمان کے باد تند کو چلتے تھے ساتھ حکم اسکے کے طرف اس زمین کے کہ برکت دی
تھی ہمنے بیچ اسکے یعنے ولایت شام اور تندی باد کی یہہ تھی کہ تخت سلیمان اٹھا کر ایک دن مین ایک مہینے کی راہ لیجاتے تھے تخمیص مین ہے کہ ولایت
شام مین تدمر نام ایک شہر جنون نے حضرت سلیمان کے واسطے بنایا تھا صبح کو وہان سے تخت آپ کا باد اڑا لیجاتی تھی اور مختار القصص مین ہے
کہ صبح کو تدمر سے نکلتے قیلولہ اصطخر فارس مین کرتے شام کو بابل مین آ ٹھہرتے پھر صبح کو بابل سے چل قیلولہ اصطخر فارس مین کر کر شام کو تدمر
مین پہنچتے تھے وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ اور ہین ہم ہر چیز کو جاننے والے وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ
ذٰلِكَ اور مسخر کئے ہمنے واسطے سلیمان کے دیوون مین سے وہ جو غوطہ مارتے تھے واسطے اسکے دریا مین جواہر اور نفیس چیزین نکالنے کو اور
کرتے تھے بہت سوا اس غواصی کے جیسے محل بنائین اور نادر نادر صنعتین ہین وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ اور تھے ہم واسطے دیوون کے نگہبان
تاکہ فرمان سلیمان سے نہ نکلین وَاَيُّوْبَ اور یاد کر ایوب بن اموص بن رازخ بن روم بن عیص بن اسحق بن ابراہیم علیہ السلام کو
کہ حق تعالی نے اسکو مال بہت دیا تھا اور نبوت دیکر زمین شام مین بیچ ولایت بثنیہ کے بھیجا دن رات عبادت کرتے تھے اور نیکیون ہی سے
سروکار تھا ابلیس نے اسپر حسد کیا اور اللہ سے مناجات کی کہ الہی بندہ تیرا فراخی رزق کی اور کثرت اولاد کی رکھتا ہے اگر اسکو تنگی اموال
و اولاد مین مبتلا کریگا تو راہ سے تیرے پھر جاویگا اور راہ کفران نعمت کا اختیار کریگا حق تعالی نے فرمایا کہ یہہ ایسا نہین یہہ بندہ پسندیدہ
میرا ہے اگر ہزار بار آزماؤنگا خالص نکلیگا بیت یہہ عشق مین ثابت ہون کہ گر سر بھی کٹیگا ، تو بھی نہ قدم شمع صفت یہان سے ہٹیگا
بعضون نے لکھا ہے کہ ابلیس نے کہا کہ مجھے اسکے مال اور تن اور فرزند پر مسلط کر کہ حقیقت حال ظاہر ہو جاوے حق تعالی نے ابلیس کو اسکے ظاہر پر
تسلط دیا اسنے شیطانون کو سپرد کر دیا وہ انکی خرابی کی طرف مشغول ہوئے لیکن حقیقت یہہ ہے کہ حق تعالی طرح طرح کے رنج انپر لایا اونٹ
صاعقہ سے ہلاک ہو گئے گوسفند پانی مین بہہ گئے کھیت ہوا گرم سے سوکھ گئے سات پسر اور تین دختر دیوار کے تلے دب گئے بدن
پک گیا متعفن ہو کر کیڑے پڑ گئے جو لوگ مومن تھے مرتد ہو گئے جسکے گھر اور گانو تھین یہہ جانتے تھے وہ اپنے وہان سے نکال دیتا تھا
بی بی انکی رحیمہ یوسف علیہ السلام کی پوتی انکی خدمت مین رہین سات برس واسطے سات مہینے سات دن سات ساعت اسی محنت مین
مبتلا رہے بعضون نے تیرہ برس بعضون نے اٹھارہ برس بھی کہے ہین حق تعالی نے واسطے تسلی خاطر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تعلیم کے
انکا صبر بیان فرمایا کہ یاد کر قصہ ایوب کا اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ جسوقت پکارا اسنے پروردگار
اپنے کو تحقیق مجھکو پہنچی ہے ایذا اور تو مہربان بڑا ہے مہربانونکا سمجھ لیجئے کہ حق تعالی نے حضرت ایوب کے حق مین فرمایا ہے اِنَّا وَجَدْنٰهُ
صابرا اور اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ منافی اسکی ہے کیونکہ شکایت رنج سے بے صبری ہے جواب اسکے بہت ہین اول تو یہی ہے کہ شکایت وہ ہے جو

غیر سے ہو محبوب سے اپنا عرض احوال رنج کرنا شکایت ہی نہیں دوسری یہہ ہے کہ شکایت اپنے رنج کی نہیں کی بلکہ شیطان نے انکو اگر کہا کہ تجھکو
سجدہ کرتا کہ یہہ بلا تجھ سے دفع کردون اس نیز گنے شیطان کے شکایت کی ہے بعضون نے کہا ہے کہ جو لوگ ایمان لائے تھے وہ کہنے لگے کہ اگر اسمین
بھلائی ہوتی اس برائی مین مبتلا نہوتا اس بات سے انھون نے غمگین ہوکر یہہ کلام کیا یا ایسے ضعیف ہوگئے تھے کہ نماز فرض کا قیام دشوار تھا
اسواسطے کہا یا کیڑے بدن کھاتے کھاتے دل اور زبان کی طرف متوجہ ہوئے اور یہی دو عضو محل توحید اور تحمید ہین انھون نے اسکے فوت ہونے سے
ڈر کر یہہ کلمہ کہا یا بی بی نے انکے ناچاری سے گیسو اپنے بیچ کر قوت انکے واسطے خریدا انھون نے اس بات سے آگاہ ہوکر انی مسنی الضر کہا حقایق
سلمی مین ہے کہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ چالیس دن تک وحی نہیں آئی تھی اسواسطے یہہ کہا بعضون نے کہا ہے کہ ان کیڑون مین سے
جو انکے بدن مین پڑے تھے ایک زمین گرم پر گرکر تڑپتا تھا انھون نے اٹھا کر پھر بدن مین رکھ لیا اسنے سمجھا کہ یہہ باختیار کتواتے ہین ایسا کاٹا کہ نہ
متحمل ہو سکے بے اختیار یہہ لفظ بول اٹھے بعضے کہتے ہین کہ ہر سحر بے واسطہ ملک و بشر جناب الہی سے یہہ خطاب ایوب مکروب کو پہنچتا تھا کہ اے بیمار
ہمارے کیسا ہے تو حضرت ایوب شوق ذوق اس پوچھنے کے سے کہ وہ بلا اپنے جان پر لیتے تھے اور خوش رہتے تھے بیت تو آئی عیادت
لو صد سال بامید: کیا عیش سے بیمار تیرا عمر گذاری ۔۔ جس صبح یہہ مرہم جراحت ایوب پر نہ لگا بے اختیار بعد اضطرار کہا انی مسنی الضر محققون
کہا ہے کہ شکایت ساتھ اسکے تھی نہ اس سے بحر الحقایق مین لکھا ہے کہ بشریت ایوب ضرر جسمانی سے نالان ہوئے لیکن روحانیت انکی مشاہدہ
جمال اسکے مین جسنے ضرر پہنچایا خوش تھے اور عین بلا مین عنایت دیکھتے تھے اسیواسطے زبان جسدی انکی انی مسنی الضر کہا اور زبان روحی نے وانت
ارحم الراحمین لطائف قشیری مین ہے کہ یہہ بات بوجہ اعتراض بحکم قضا و قدر نہین بلکہ بواسطہ ضعف اور عجز بشری ہے کیونکہ منقول ہے
کہ جبرئیل علیہ السلام حضرت ایوب پاس آئے اور کہا کہ کیون چپ بیٹھے ہو کہا تذکرونگا مین مگر صبر کہا بلا مین خزاین حق مین بہت ہین تجھ سے نہ تحمل ہو سکیگا
اللہ سے عافیت چاہ ایوب علیہ السلام نے یہہ کلمات کہے فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ وَآتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ
پس قبول کیا ہمنے واسطے دعا اسکی کے پس کھولدی یعنے دور کی ہمنے جو کچھ تھی اسکو ایذا یعنے شفا دی ہمنے اسکو مرض سے شرح اسکی سورہ ص مین آویگی
اور دی ہمنے اوسکو اولاد اوسکی اور مانند انکے ساتھ انکے یعنے اوس اولاد کو زندہ کیا اور سات بیٹے اور تین بیٹیان اور دین ہم شکل انکے اسمین
ابن عباس رض سے منقول ہے کہ اولاد اور اموال اور مواشی دو چند انکو عنایت کی اور ابر سرخ یا سفید بحکم ملخ زرین انپر برسانے لکھا ہے
کہ تین دن تک انکے حویلی کے گرد برستے رہے رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا وَذِكْرَى لِلْعَابِدِينَ یہہ ایوب سے کہا ہمنے مہربانی کر کر اپنے طرف سے اور نصیحت
واسطے عبادت کرنیوالون کے تو کہ صبر کرین جیسے ایوب نے کیا اور جزا پاوین جیسی اسنے پائی وَإِسْمَاعِيلَ وَإِدْرِيسَ وَذَا الْكِفْلِ اور یاد کر اسمعیل اور ادریس
اور صاحب نصیب کو کہ الیاس یا یوشع یا زکریا علیہم السلام تھے اور وجہ تسمیہ کی یہی ہے کہ حق تعالی کیطرف سے بہرہ مند تھے اور بعضون نے کہا ہے کہ کفل بمعنی
ضعف ہے یعنے عمل انکی برابر اعمال انبیا زمان انکی کے تھی اور کفل بمعنی ضمانت بھی ہے بعضون نے لکھا ہے کہ الیسع الیاس سے متکفل ہوکہ امر دین پر
قیام کرین بعد جانے انکے کے اسواسطے ذوالکفل لقب پایا امام محی السنہ اور صاحب تبیان نے لکھا ہے کہ ایک نبی بنی اسرائیل کے وحی آئی کہ مین چاہتا ہون
کہ روح تیری قبض کرون تو بنی اسرائیل سے کہہ کہ جو کوئی ہر رات جاگے عبادت مین بے قصور اور ہر دن روزہ رکھے بے فتور اور لوگون مین حکم کرے
بے غصہ ملک اپنا مین اسکو دیتا ہون اس پیغمبر نے یہہ بات کہی ایک شخص جوان کھڑا ہوکر کہنے لگا انا اکفل بہذا اس پیغمبر نے اسکو بادشاہت دی اسنے وعدہ
وفا کیا خلعت پیغمبری سے مشرف ہوا حق تعالی نے اوسکو ذوالکفل فرمایا كُلٌّ مِنَ الصَّابِرِينَ سب یہہ پیغمبر اسمعیل اور ادریس اور ذوالکفل تھے
صابرون سے اوپر مشقت اور تکلیف کے یا پہنچنے زمانے کے اسمعیل علیہ السلام مکہ مین رہے کہ ویران بن کہنے کا تھا اور صبر کیا اور ادریس علیہ السلام

لوگون کو دعوت کرتے رہے وہ ایمان نہ لائے انکے ایذا پر صبر کرتے رہے ذوالکفل علیہ السلام ان چیزون پر جنکے متکفل ہوئے تھے صبر کیا وَاَدْخَلْنٰهُمْ
فِیْ رَحْمَتِنَا اور داخل کیا ہمنے انکو بیچ رحمت اپنے کے کہ نبوت ہے یا نعمت آخرت ہے اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ تحقیق وہ تھے صالحون سے
وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ
مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اور یاد کر مچھلی والے کو یعنے یونس کو جسوقت گیا غصہ کہا کر اپنے قوم پر کہ دعوت اوسکی نہ مانی یا اپنی جان پر غصہ ہو کر راہ مین کہ بحکم
احد کے نکلا تھا یا وعدہ عذاب پورا اور عذاب آنے مین دیر دیکھی جانا کہ امت دروغ گو سمجھیگی انمین سے نکلا پس گمان کیا یعنے اس سے فعل اس
شخص کا صادر ہوا کہ گمان کرے یہہ کہ نہ تنگ کرینگے ہم اوپر اوسکے راہ چلنا پس ہمنے لی خبر اسکو ماہی مین قید کر دیا پس پکارا بیچ اندھیرون کے کہ اندھیرا
رات کا اور شکم ماہی کا اور دریا کا تھا یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر تو پاکی ہے تجھ کو عیب سے تحقیق مین ہی تھا ظالمون سے کہ ظلم اپنی جان پر کر کر آپ ہجرت کر آیا
حدیث مین ہے کہ کوئی دکھ والا ساتھ اس کلمہ کے نہین دعا کریگا مگر قبول ہوگی دعا اسکی فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ پس قبول کیا
ہمنے واسطے یونس کے اور نجات دی ہمنے اسکو غم سے کہ مچھلی کو حکم کیا اسنے اپنے پیٹ سے نکال کر کنارے دریا کے ڈال دیا وَكَذٰلِكَ نُـْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ
اور جیسے اسکو غم سے نجات دی اسیطرح سے نجات دیتے ہین ہم ایمان والون کو اور قصہ مچھلی و دریا کا سورہ والصافات مین آویگا وَزَكَرِیَّآ
اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ اور یاد کر زکریا کو جسوقت پکارا اسنے پروردگار اپنے کو اے رب میرے مت چھوڑ
مجھکو اکیلا بن فرزند کے کہ میراث لے میری اور تو بہتر وارثون کا ہے بیت گر نہ دیگا مجھ کو وارث تو بھی مین غمگین نہین :: کیونکہ حق یہہ ہے کہ یا رب
انت خیر الوارثین فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ یَحْیٰی وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ پس قبول کیا ہمنے واسطے اسکے دعا کو اسکے اور دیا ہمنے اسکو
یحیی نام بیٹا کہ زندہ ہوا اسسے دین اور درست کر دی ہم نے واسطے اسکے بی بی اسکی الیشاع بنت عمران واسطے ولادت کے بعد بڑھاپے کے یا بد خلق
تھی خوشخو کر دی اِنَّهُمْ كَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَیَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا تحقیق یہہ پیغمبر جو مذکور ہوئے تھے جلدی کرتے بیچ بھلا
ئیے اور پکارتے تھے ہمکو آرزو سے رغبت کیے اور ڈر کیے بیت رکھنے رغبت ثواب سے ہی میری اور ڈرنے عقاب سے تھی میری وَكَانُوْا لَنَا
خٰشِعِیْنَ اور تھے واسطے ہمارے عاجزی کرنیوالے بیت جسقدر ہو دلا نیاز تو کر :: ناز اسسے چاہیے نہ ناز تو کر :: کشف الاسرار مین ہے
کہ جو کوئی نیاز طرف اسکے لاوے وہ اسکو تونگر فرما دیے اور جو کوئی ناز ساتھ اسکے کرے وہ اسکو عزیز کرے بیان نیاز وکانوا لنا
خاشعین ہی اور نشان ناز من مثلی ورب العرش معبودی ہے بیت بسوی یار جو منسوب ہے نیاز میرا :: تو اہل چرخ و زمین
تکیون ہو ناز میرا :: وَالَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا اور یاد کر اس عورت کو کہ نگاہ رکھا اسنے شرمگاہ اپنے کو حلال و حرام سے مراد
اس سے حضرت مریم بنت عمران ہین رضی اللہ عنہا کہ کسی مرد نے انکو مس نہین کیا فَنَفَخْنَا فِیْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰیَةً
لِّلْعٰلَمِیْنَ پس پھونک دیا ہمنے بیچ پیراہن یا دامن اسکے کے روح سے جو امر ہمارے سے ہے یعنے روح مسیح اسکے اندر بھر دی و جعلنا
اور کیا ہمنے اسکے قصے کو اور بیٹے اسکے کے قصہ کو یعنے عیسی کی نشانی واسطے عالمون کے اگر سوچین تو معلوم کرین کہ بن باپ بیٹا پیدا ہونا
محض پھونک سے صانع مطلق کے کمال قدرت پر دال ہے اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً تحقیق یہہ ہے ملت توحید اور دین اسلام کہ واجب
ہے اوپر تمہارے استقامت اسپر ملت ایک یعنے اختلاف نہین ہے اسمین بلکہ سب انبیا اسی پر تھے اور اصل توحید مین متفق تھے وَّاَنَا رَبُّكُمْ
فَاعْبُدُوْنِ اور مین پروردگار تمہارا ہون پس عبادت کرو میری نہ غیر میرے کی وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ اور کاٹ لیا پہلے امتون نے
کام دین اپنے کا درمیان اپنے یعنے فرقے فرقے ہو گئے جیسے یہود اور نصاری اور ہر ایک دوسرے کی تکفیر کرنے لگا كُلٌّ اِلَیْنَا

راجعون سب یہہ فرقے طرف ہمارے پھر آنیوالے ہین اور ہم موافق اعمال انکے کے انکو جزا دینگے فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ پس جو کوئی عمل کرے بھلائی سے اور حال آنکہ وہ ایمان والا ہے پس نہین ہی قدر سے واسطے سعی اسکے کے یعنے عمل اسکے ضایع نہین
کرینگے ہم وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ اور تحقیق ہم واسطے اسکے لکھنے والے ہین نامۂ اعمال مین یعنے ہمارے فرشتے لکھتے ہین کوئی عمل نہین چھوڑتے کے بابت
نیک کارون کا عمل رافت کوئی ضایع نہین ؞ لا یضیع اللہ فی الدارین اجر المحسنین ۞ وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ اور
منع ہے اوپر اس بستی کے کہ ارادہ ہلاک کا کیا ہمنے اسکو یہہ کہ وہ پھرین طرف دین کے یعنے حرام ہے اوپر ان لوگون کے جنکے ہلاکت کر چاہی ہمنے یہہ کہ دین
طرف رجوع کرین واسطے تلافی اعمال اور تدارک احوال کے سمجھیے کہ لا یہان زاید ہے اور بعضون نے اصلی کہا ہے اور یہہ معنی ٹھہرائے ہین کہ منع
ہے اوپر مالکون کے یہہ کہ نہ رجوع کرین طرف حشر کے واسطے حساب کے بلکہ آوینگے اور حساب دینگے یا حرام کی معنی لازم کی ہین یعنے لازم ہے ہلاک ہونا
پر یہہ کہ وہ نہین پھرینگے طرف اس عالم کے بلکہ عذاب گور پاوینگے حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ
یہان تک کہ جب کھولے جاوین یاجوج اور ماجوج یعنی قیامت تک کہ کھلنا سد یاجوج اور ماجوج کا علامت قیامت ہے اور وہ یاجوج اور ماجوج
ہر ایک اوچان سے دوڑتے ہوینگے تو کہ سب عالم کو گھیر لین اور قصہ انکا سورۂ کہف مین گذرا وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ
اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور نزدیک آوے وعدہ سچا کہ قیامت آنیکا ہے پس ناگہان قصہ یہہ ہے کہ چڑھ رہے ہین آنکھین اُن لوگون کی کہ کافر
ہوئے یعنی قیامت سے اور کہتے ہین يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ اے واے ہمکو تحقیق تھے دنیا مین بیچ
غفلت کے اس دن اور اس حال سے بلکہ تھے ہم ظالم اوپر جانون اپنے کے کہ باتین پیغمبرون کی نہ مانین اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ
جَهَنَّمَ تحقیق تم اے مشرکو اور وہ جسکی عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے ایندھن ہو دوزخ کے اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ تم بتون سمیت واسطے دوزخ
آنیوالے ہو سمجھیے کہ بتون کے جلانے مین حکمت یہہ ہے کہ عذاب بت پرستون کو زیادہ ہوگا کیونکہ انکے ڈالنے سے آگ اور دہکیگی اور زیادہ جلاویگی
اور دوسری ذلت بت پرستون کی یہہ ہوگی کہ جنکو وہ پوجتے تھے وہ پڑے جلتے ہونگے لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا اگر ہوتے یہہ
بت معبود جیسے مشرک گمان کرتے ہین نہ آتے دوزخ کے پاس کیونکہ خدا عذاب دینے والا ہے عذاب دیا گیا نہین وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور
سب بت اور بت پرست بیچ دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہین لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ واسطے انکے بیچ دوزخ کے چلانا ہے
اور وہ بیچ اسکے نہ سنینگے بات خوشی کی لکھا ہے کہ جب آیت وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم نازل ہوئی آتش غضب مشرکان عرب
بڑی ابن زبعری نے کہا کہ غم مت کھاؤ مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مباحثہ کرتا ہون پس حضرت سے کہا کہ تم کہتے ہو کہ جسکو سوا اللہ کے پوجتے ہو وہ
دوزخ مین جاویگا عزیر کو یہود اور عیسیٰ کو نصاریٰ اور فرشتون کو بنی ملیح پوجتے ہین وہ دوزخ مین جاوینگے تو ہمارے بت بھی جاوین یہہ آیت
اتری کہ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى تحقیق وہ لوگ کہ پہلے ہو چکا واسطے انکے ہماری طرف سے وعدہ نیک کہ توفیق طاعت یا بشارت
جنت ہے اور وہ عیسیٰ اور عزیر اور ملائکہ ہین علیہم السلام روایت ہے حضرت علی رض سے کہ خطبہ مین یہہ آیت پڑہی اور کہا کہ اسی مین ہون اور ابوبکر و عمر
عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن وقاص اور عبیدہ بن جراح اور عبدالرحمن بن عوف اور سعید پھر نماز پڑھی چنانچہ بیضاوی مین لکھا ہے اُولٰٓئِكَ
عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ یہہ لوگ اس سے دور کیے گئے ہین یعنے دوزخ مین نہین جائینگے بحر الحقایق مین ہے کہ سبق عنایت بدایت مین ہے جب ولا
ہے نہایت مین بہشت جو ازل مین نیک ہے وہ یہان ہے نیک ؞ اول و آخر ہے رافت آخر ایک سا لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا نہ سنینگے وہ دور کیے
گئے دوزخ سے آواز دوزخ کا کیونکہ وہ اعلا سے علیین مین ہونگے اور دوزخ اسفل السافلین ہے وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ

اور وہ بیچ اسکے کہ چاہینگے جی انکے ہمیشہ رہنے والے ہین لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ نہ غمگین کریگا انکو ڈر بڑا یعنے فرشتونکا قول لا بشری
کہ وہ یہہ کلمہ سنین ہین یا جب کہینگے وامتازوا الیوم یہہ غمگین نہونگے کیونکہ طرف راست کے متوجہ بہشت ہونگے بعضون نے کہا ہے کہ ڈر
بڑا اسوقت ہوگا کہ موت کو کبش املح کی شکل بلندی پر کھڑا کر کر ذبح کرینگے اور ندا ہوگی کہ ای دوزخیو ہمیشہ رہو دوزخمین نہین ہے موت
اور ای بہشتیو رہو بہشت مین اور نہین ہے موت دوزخی غم کرینگے بہشتی خوشی ؛ وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اور لینے آوینگے انکو فرشتے اسدم
کہ قبرون سے نکلینگے اور کہینگے هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ یہہ ہے دن تمہارا وہ جو تھے تم وعدہ دئے جاتے دنیا مین یعنے ای
عابدو یہہ روز ثواب اور کرامت تمہاری کا ہے اور ای عارفو یہہ دن تماشے اور فرحت تمہاری کا ہے قطعہ عابدون کو وہان ہے
گلگشت جنان ؛ عاشقون کو ہے تماشای لقا ؛ دید حور العین ہے انکو نصیب ؛ انکو دیدار جمال کبریا يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ
لِلْكُتُبِ یاد کر اسدن کو کہ لپیٹ لیوینگے ہم آسمان کو جیسا لپیٹا ہے طومار رقعونکو یا سجل نام کاتب کا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یا نام فرشتہ کا
ہے کہ کرام الکاتبین نامہ اعمال لکھ کر اسکے حوالے کرتے ہین وہ لپیٹتا ہے كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ جیسے شروع کی تھی ہمنے پہلے پیدایش
دوبارا کرینگے ہم اسکو اور ہماری قدرت کے آگے وہ بہی آسان تھا یہہ بہی سہل ہے وَعْدًا عَلَيْنَا وعدہ کیا ہمنے ساتھ اعادہ کے وعدہ
کرنا اوپر ہمارے ہے وفا کرنا اسکا اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ تحقیق ہم ہین کرنیوالے اسکے یعنے جیسے پہلے وجود میں لائے ہم واسطے معرفت کے دوبارا موجود
کرینگے ہم واسطے مکافات کے وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ اور البتہ تحقیق لکھ دیا
ہمنے بیچ زبور کے کہ داؤد علیہ السلام پر اتاری پیچھے توریت کے یا بعد اوسکے کہ توریت مین لکھا تھا زبور مین لکھ دیا ہمنے یہہ کہ زمین بہشت کی میراث
پکڑینگے اسکو بندے میرے نیک یعنے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عام ایمان والے اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ تحقیق بیچ اسکے
جو بیان کین ہمنے خبرین اور نصیحتین اور وعدے البتہ مطلب کو پہنچا دینا ہے واسطے قوم عبادت کرنیوالون کے مراد امت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہے کہ اخبار اور مواعظ قرآن کفایت کرتے ہین اسکو بیچ پہنچا دینے کے منزل مقصود کو وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اور نہین
بہیجا ہمنے تجھکو ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر رحمت واسطے عالمون کے سمجھ لیجئے کہ واسطے مومنون کے یہہ رحمت ہین کہ انکو ہدایت کی اور واسطے کافرونکے
یہہ رحمت ہین کہ عذاب استیصال سے بچایا کشف الاسرار مین ہے کہ رحمت آپکے سے ہے کہ امت کو کسی مقام پر نہین بہولے نہ مکہ معظمہ مین نہ مدینہ منورہ
نہ مسجد حرام مین نہ ہجرت کے مقام مین بلکہ بالائے عرش مقام قاب قوسین مین یاد فرمایا کہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اور بوقت فاوحی
الی عبدہ ما اوحی مغفرت گنہگاران امت کی طلب کی نظم طلب بخشش امت وہان کی ؛ ہم گنہگارونپہ رافت وہان کی ؛ بہ تضرع پینے
رحمت وہان کی کہ سب امت کی کرامت وہان کی واہ وہان بہی بنا خیال امت کا بہولے اوسجا بہی نہ حال امت کا کہ نبی ہو دین تو ہوویں
ایسے ؛ یہہ ہمارے ہین پیغمبر جیسے ؛ مست تھے وصل کے جو دم حق سے ؛ تب بہی غافل نہ ہوئے اس حق سے ؛ یعنے کہتے تھے ہی یا اللہ ؛
بخش دے میری سب امت کی گناہ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافرون کو سوا اسکے نہین کہ وحی
کیا جاتا ہے طرف میری یہہ کہ معبود اکیلا ہے یعنے نہین وحی کیجاتی طرف میرے بیچ امر الٰہی کے مگر وحدانیت اسکی فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ پس
کیا ہو تم اطاعت کرنیوالے موافق وحی کے جو مجہہ پر آئی ہے وحدانیت اللہ سے سمجھ لیجئے کہ یہان استفہام بمعنی امر ہے فَاِنْ تَوَلَّوْا
فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ پس اگر پھر جاوین توحید سے پس کہہ خبردار کر دیا مین نے تمکو اوپر برابری کے یعنے مین اور تم علم مین سبابر ہے
جو کچہہ تمکو برابر ہین سو صحیح مین ہے کہ خبردار کردیا مین نے تجھکو اس خبر سے جو تجھپر وحی ہوئی اور تمپر ظاہر ہوا اور مومن اور کافر مساوی ہو گئے

وَإِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ أَمْ بَعِيدٌ مَّا تُوعَدُونَ اور نہین جانتا مین کہ نزدیک ہے یا دور ہے جو وعدہ دیئے جاتے ہو تم ساتھ اسکے یعنے
قیامت یا غلبہ مسلمانون کا إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُونَ تحقیق اللہ تعالی جانتا ہے پکار نیکو بات سے کافرون کے طعن سے اسلام مین
اور جانتا ہے جو چھپاتے ہو تم حسد سے پیغمبر کے اور کینہ سے مسلمانون کے وَإِنْ أَدْرِي لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ اور نہین
جانتا مین شاید کہ تاخیر موعود مین یا دیر سزا اعمال تمھارے کے پہنچنے مین آزمائش ہے واسطے تمھارے اور فائدہ ایک مدت تک کہ اجل مقدر پہنچے
قَالَ رَبِّ احْكُم بِالْحَقِّ کہا پیغمبر نے اور قل بصیغۂ امر بھی قرات ہے یعنے کہا ای پروردگار میرے حکم کر ساتھ حق کے درمیان میرے اور اہل مکہ کے
وَرَبُّنَا الرَّحْمَٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ اور پروردگار ہمارا مہربان ہے اوپر مخلوق اپنے کے مدد مانگا گیا ہے یعنے اس سے مدد مانگیے
ہین اوپر اس چیز کے کہ بیان کرتے ہو تم جھوٹ اللہ پر کہ اسکی اولاد ٹھہراتے ہو اور مجھکو ساحر بناتے ہو اور قرآن کو شعر یا اوپر اس چیز کے جو کہتے ہو کہ
عذاب موعود اگر حق ہے کیون نہین آتا یا پھر اسلام کا اٹھہ جانا چاہتے ہو تم حاصل یہہ ہے کہ تمھارے بیہودہ کلام پر اللہ سے مدد چاہتے ہین ہم
اور اسکے رد ہونے کو اعانت طلب کرتے ہین ہم **بیت** وہی ہے مستعان اپنا وہی ناصر ہمارا ہے ٭ ہمین کچھ ڈر نہین دشمن اگر کافر ہمارا ہے ٭
سورۂ حج مکی ہے مگر چھہ آیتین ہٰذان خصمان سے تا الی صراط الحمید مدنی ہین بعضون نے دو آیتین مدنی کہی ہین ومن الناس من یعبد اللہ علی
حرف اور اذن للذین اٹھتر آیتین ہین یا چہتر آیتین ہین یا چہتر یا زیادہ چوہتر یا پچہتر ایک ہزار دو سو اکیانوے کلمے ہین پانچ ہزار دو سو نو حرف
ہین فواصل اسکی طرق نظم رسہ جد بین نظم اور تطبیق اسکی ساتھ سورۂ انبیا کے یہہ ہے کہ مقطع مین سورۂ انبیا کے حد فائدہ اٹھانا کفار کا تا بہ
اجل مقدر بیان کیا کہ انتہائے دنیا ہے اور مطلع مین اس سورہ حج کے ذکر زلزلۃ قیامت فرمایا کہ منتہائے دنیا ہے اور یہہ بھی ربط ہے کہ سورۂ انبیا مین
توحید خدا کی اور نبوت اور معجزے انبیا کے اور خبر پہلون کے اور تنبیہ حاضرون کے اور ہلاکت کافرون کا اور نجات مومنون کی مذکور تھی اس
سورۂ حج مین بھی یہی بیان ہے اور زیادہ اسکے حج اور عبادات اور امر معروف اور نہی منکر مذکور ہوا ہے واللہ اعلم

سورۃ الحج مکیۃ وھی بسم اللہ الرحمن الرحیم ثمان وسبعون آیۃ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ ای لوگو ڈرو عذاب پروردگار اپنے سے خطاب عام ہے سب مکلفون کو اور وہ جو یہان خدشہ کرتے
ہین کہ خطاب تقوی کا کہ خطاب شرایع ہے متوجہ طرف کافرون کے نہین ہوتا اسکا جواب یہہ ہے کہ خطاب شرایع علاحدہ ایمان سے نہین ہوتا
اور ایمان کے ساتھ ملا ہوا ہوتا ہے چنانچہ یا بنی اسرائیل اذکروا اور آمنوا بما انزلت اور اقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وارکعوا مع الراکعین ہے
کفار کو امر شرایع بانضمام امر ایمان آیا ہے إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ تحقیق زلزلہ قیامت کا چیز ہے بڑی یعنے ہلا دینا قیامت کا
زمین کو بڑی ڈر کی بات ہے اسناد تحریک کی طرف قیامت کے مجازی ہے اور زلزلہ علامات قیامت سے ہے کہ پہلے نکلنے شمس کے مغرب سے
واقع ہوگا زاد المسیر مین ہے کہ پہلے نفخۂ اولی سے زمین ہلیگی اور آواز آسمان سے آویگی کہ یا ایہا الناس اتی امر اللہ ای لوگو آیا حکم ربانی
پس خوف عظیم خلائق مین پیدا ہوگا **بیت** کیون نہ ہو لوگون کو بڑا خوف و بیم ٭ زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم ٭ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ
مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ جسدن دیکھینگے زلزلہ کو بھول جاویگی ہیبت سے ہر دودھ پلانے والی جسکو دودھ پلایا تھا باوجود اس مہربانی کے
کہ دائی کو بلائے پر ہوتی ہے وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا اور ڈال دے گی ہر حمل والی حمل اپنا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ اور دیکھیگا
تو لوگون کو مست یعنے ہیبت سے اسدن کے مستون کی طرح لوگون کی عقل اور تمیز جاتی رہیگی وَمَا هُم بِسُكَارَىٰ اور نہ ہون گے وہ مست

حقیقت مین کیونکہ زوال عقل وہشت اور حیرت سے ہے مستی سے نہین ہوتی اگرچہ نظرون مین لوگون کے مستی دکھاتی ہے پس حقیقت مین وہ مست نہونگے
وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيدٌ اور لیکن عذاب اللہ کا سخت ہے اسکے ڈر سے مدہوش معلوم ہونگے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ
فِي اللّٰهِ اور بعضے لوگ وہ شخص ہین کہ جھگڑتے ہین بیچ کتاب خدا کے جیسے نضر بن حارث کہ کہتا تھا اِنْ هٰذَا اِلَّا اَسَاطِيرُ الْاَوَّلِين یا بحث
کرتے ہین بیچ قدرت حق کے جیسے ابی بن خلف کہ حشر کا منکر تھا بِغَيْرِ عِلْمٍ بغیر جاننے اور پہچاننے کے اور بن حجت اور دلیل کے وَيَتَّبِعُ
كُلَّ شَيْطَانٍ مَّرِيدٍ اور پیروی کرتا ہے جھگڑنے مین یا سب حال مین ہر شیطان سرکش گمراہ کی کہ ازل مین كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهُ
مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهُ يُضِلُّهُ وَيَهْدِيهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيرِ لکھا گیا ہے اوپر اس شیطان کے لوح محفوظ مین یہہ کہ شیطان جو کوئی دوست
رکھے اسکو اور پیروی اوسکی کرے پس تحقیق شیطان گمراہ کرتا ہے اسکو اور راہ دکھاتا ہے اسکو طرف عذاب آگ کے یعنے اپنے دوست کو ایسے
کام سکھاتا ہے جسکے عوض مین دوزخ مین پڑے بعضون نے کہا ہے کہ ضمیر علیہ کی راجع طرف مجادل کے یعنے حکم کیا ہے اللہ نے اوپر جھگڑنے
والے کے یہہ کہ جو کوئی پیروی کرے دوزخ مین جاوے يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ
ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ اے لوگو یہہ خطاب کافرون کو ہے جو منکر حشر کے ہین
اگر ہو تم بیچ شک کے پھر جی اٹھنے سے تو اپنے پہلے حال پر نظر کرو پس تحقیق ہم نے پیدا کیا ہے تمکو یعنے پدر تمہارے کو مٹی سے اور تم فرزند اسکی ہو
پھر تمکو نطفہ سے پھر لوہو جمے ہوئے سے پھر بوٹی صورت بنی ہوئی اور بن بنی ہوئی سے سمجھ لیجئے کہ مخلقہ وہ ہے جو تمام خلقت ہوا
اور غیر مخلقہ وہ ہے جو ناتمام ہوا اور بعضے اجزا مین اسکے نقصان ہو یا مصور اور غیر مصور ہو چنانچہ ترجمہ مین گذرا اور ایک حال سے دوسرے
حال پر پیدا کیا ہم نے تمکو اسواسطے لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ تو کہ بیان کرین ہم واسطے تمہارے ابتداے خلقت تمہاری تو کہ استدلال کرو تم مبدا سے
اوپر معاد کے یعنے جانو کہ جسنے بے مادہ پیدا کیا وہ پھر باردگر پیدا کرنے مین عاجز نہوگا وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَاءُ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى اور
ٹہراتے ہین ہم اسکو بیچ رحم کے جسنا چاہین ایک وقت مقرر تک کہ زمانہ اسکے پیدا ہونے کا ہے ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا
اَشُدَّكُمْ پھر نکالتے ہین ہم تمکو ماؤن کے پیٹون سے بچے ناتوان پھر تربیت کرتے ہین ہم تمکو تو کہ پہنچو جوانیون اپنے کو کہ تیس سے چالیس
برس ہین وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا اور بعضا تم مین سے
وہ شخص ہے کہ قبض کیا جاتا ہے جوانی کو پہنچ کر یا پہلے جوانی سے اور بعضا تم مین سے وہ شخص ہے کہ پھیرا جاتا ہے طرف ناکارہ عمر کے
تو کہ نجانے پیچھے جاننے کے کچھ یعنے حالت بچپن کی پھر آوے جو کچھ یاد کیا ہے سب بھول جاوے اور پھرنا آدمی کا نہایت سے طرف بدایت کے
دلیل اعادہ حیات کی ہے بعد ممات کے کہ جسکو یہہ قدرت ہے اسکو وہ بھی ہے اور پھر دوسری بار واسطے دلیل پکڑنے کے اوپر بعثت کے فرماتا ہے
وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَا اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ اور دیکھتا ہے تو اے
آدمی زمین خشک اور بے رونق مانند مردہ کے پس جسوقت اتارتے ہین ہم پانی اوپر اسکے ہلتی ہے گیاہ سے اور پھولتی ہے اور اگاتی ہے
ہر قسم روئیدگی سے تر و تازہ بہجت افزا پس جو قادر زمین مردہ کو پانی سے زندہ کرے توانا ہے کہ اجزاے مردہ جمع کر کر جیسا تھا ویسا بنا دے
نظم اسکی قدرت سے کچھ نہین ہے دور :: ایک کیا لاکہہ بار بعث و نشور :: آب سے جو کرے ہے زندہ زمین :: اسکو مشکل حیات خلق
نہین :: حکم مین اسکے جان عود حیات :: جو کہ پانی سے ہے اگانے نبات ذٰلِكَ یہہ جو مذکور ہوا انسان کا پیدا ہونا اور احوال بدلنا اور
زمین کا بعد موت کے جینا بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهُ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ یہہ سبب اسکے ہے کہ تحقیق اللہ

وہ ہی مستحق صفات کمال اور ثابت اپنی ذات میں اور واسطے اسکے ہی کہ وہی جلاتا ہی مردون کو اور ثابت اسکے ہی کہ وہ اوپر ہر چیز کے
قادر ہی کیونکہ قدرت صفت ذاتی ہی اسکی یہہ نسبت سب مقدورات کے ہی جب بعضے مردونکو زندہ کیا ویساہی سب مردون کے جلانے پر
قدرت رکھتا ہی وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا اور واسطے اسکے ہی لوگ جانین کہ قیامت آنیوالی ہے نہین شک بیچ آنے اسکے کے
وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ اور جانین کہ اللہ اٹھاویگا ان لوگون کو کہ بیچ قبرون کے ہین موافق وعدہ اپنے کے تو کہ حساب انسے لے
اور جزا انکو دے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ اور بعضا لوگون مین سے وہ شخص ہی
کہ عناد سے جھگڑتا ہی بیچ کلام خدا کے یا قدرت اسکے کے بغیر علم کے اور بغیر دلیل کے کہ راہ دکھاوے طرف مقصد کے اور بغیر کتاب روشن کے
کہ اس سے صواب اور خطا مین فرق معلوم ہو مجھہ لیجیے کہ تکرار واسطے تاکید کے ہی یا مراد مجادل اول سے رؤسا کفار ہین جیسے نضر اور ابی اور ثانی
مقلد انکے اور مجادلہ کرتا ہی بے سند دلیل کے یا وحی کے ساتھ محض تقلید کے اور تقلید کے محض ثَانِيَ عِطْفِهٖ درانحالیکہ موڑنے والا ہے
شانے اپنے کو اور یہ کنایہ تکبر سے ہی یعنے یہہ مقلد تکبر جھگڑا کرتا ہی لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تو کہ گمراہ کرے لوگون کو راہ اللہ کے سے یعنے
فرمانبرداری حق سے لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ واسطے اسکے بیچ دنیا کے رسوائی ہے ساتھ قتل کے
جیسے دن بدر کے ہوئی اور چکھاوینگے ہم اسکو دن قیامت کے عذاب جلنے کے اور کہینگے ہم ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ
بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ یہہ رسوائی اور عذاب بسبب اسکے ہی کہ آگے بھیجا دونون ہاتھہ تیرے نے یعنے کمایا تونے کفر اور گناہ سے اور بسبب اسکے
ہی کہ اللہ نہین ظلم کرنیوالا واسطے بندون اپنے کے صیغہ مبالغہ کا واسطے کثرت بندون کے ہی لکھا ہی کہ گروہ اعراب مدینہ مین آکر ایمان لائے جسکو
کچھہ مرض نہوا اور بیٹا پیدا ہوا اور مواشی اسکے بڑھے کہنے لگا کہ اسلام اچھا دین ہے ہمپر مبارک ہوا بسبب قبول اسکے کے ہمپر کیا کیا بھلائیان
آئین دل اسکا اسلام سے خوش ہوا اور جو معاملہ برعکس ہوا تو وہ ناخوش ہوا اسلام سے پھر گیا اور کہنے لگا کہ ہمپر نامبارک ہوا یہہ آیت اتری وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ اور بعضا لوگون مین سے وہ شخص ہی کہ عبادت کرتا ہی اللہ کی اوپر انحراف اور اضطراب کے یا اوپر کنارے کے کھڑا اول بجلانے
ہوئے فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ٱطْمَاَنَّ بِهٖ پس اگر پہنچے اسکو بھلائی مثل صحت اور غنا کے آرام پکڑے ساتھہ عبادت کے اور ثابت رہے دین پر وَاِنْ
اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ٱنْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ اور اگر پہنچے اسکو فتنہ مانند مرض اور فقر کے پلٹ جاوے اوپر منہہ اپنے کے یعنے جسطرف سے آیا اسطرف
پھر جاوے اور مرتد ہوکر دین اسلام سے ہاتھہ کھینچ لے بعضون نے اسباب نزول مین اس آیت کے لکھا ہی کہ ایک یہودی ایمان لایا وہ اندھا ہوگیا
اور مصیبت اسپر بہت آئی حضور نبوی مین حاضر ہوکر کہنے لگا کہ اسلام مجھہ پر نامبارک ہوا مجھسے پھیر لو آپ نے فرمایا کہ اسلام نہین پھیر لیا جاتا وہ مرتد
ہوگیا یہہ آیت اتری کہ جو کوئی دین سے پھر گیا ہی خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ٹوٹے مین دیا دنیا کو کہ مراد کو نہ پہنچا اور آخرت کو کہ عمل
ضایع ہوئے ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ یہہ زیان دو جہان کا وہ ہی ٹوٹا پایا ظاہر کیونکہ سب عقلمندون پر روشن ہے کہ اس سے زیان عظیم تر
نہین بیت نی بالہ اعمال نہ دنیا ہی نہ دین ہی نہ روشنی صدق ہی نہ نور یقین ہے دو جگ مین بجز خواری و ذلت کے نہین پایا ہے
سمجھہ اسکو بھی خسران مبین ہے يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ پکارتا ہی اور عبادت کرتا ہی مرتد یا مشرک سوا اللہ کے
اس چیز کو کہ نہ ضرر دے اسکو اگر نہ عبادت کرے اسکی اور نہ نفع دے اسکو اگر عبادت کرے اسکی ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ یہہ عبادت وہی ہی گمراہی دور
مقصود سے يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ عبادت کرتا ہی اس شخص کی کہ ضرر اسکا کہ قتل دنیا اور عذاب آخرت ہی نزدیک تر ہے نفع اسکے سے کہ توقع شفاعت
کی اور توسل بدرگاہ کبریا ہی لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ البتہ برا ہی دوست بت اور برا ہی مصاحب اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ

امنوا وعملوا الصالحات جنات تجری من تحتها الانهار تحقیق اللہ داخل کریگا ان لوگون کو کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے
بہشتون مین کہ چلتے ہین نیچے درختون انکے کے نہرین ان اللہ یفعل ما یرید تحقیق اللہ کرتا ہے جو ارادہ کرتا ہے جزا ہے موحد اور مشرک سے
لکھا ہے کہ ایک گروہ غطفان نے قبول اسلام و ایمان مین توقف کیا کہ شاید کام محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا چل بچل ہو جاوے اور یہود کے ہمارے دوستی
نہ رہے اور انکی مدد بھی نہ پہنچے یہہ آیت اتری کہ من کان یظن ان لن ینصرہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ جو شخص گمان کرتا ہے یہہ کہ نہ مدد دیگا
خدا پیغمبر اپنے کو بیچ دنیا کے ساتھ رواج اسلام کے اور غلبہ اعدا کے اور بیچ آخرت کے ساتھ علو درجات کے اور شفاعت کے فلیمدد
بسبب الی السماء ثم لیقطع پس چاہیے کہ کھینچ لیجاوے ایک رسی طرف آسمان کے اور اسمین اپنے آپکو باندھ دے پھر چاہیے کہ کاٹ
ڈالے اس رسی کو اور گرکر مرجاوے یا رسی اپنے گلے مین ڈال لے کہ گلا گھوٹ جاوے یا چاہیے کہ لٹکا دے رسی آسمان سے پھر ہاتھ مارکر کاٹ جاوے
راہ تو کہ آسمان کو پہنچ کر دفع نصرت مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوشش کرے فلینظر ھل یذھبن کیدہ ما یغیظ پس دیکھے غور سے
کر با وجود اس مشقت کے آیا لیجاویگا مکر اسکا اس چیز کو کہ غصہ مین لاتی ہے اسی پیغمبر کے کام سے اور اس گمان سے کہ شاید درد دفع ہو جاوین وہ
وکذلک انزلناہ آیات بینات وان اللہ یھدی من یرید اور جیسے یہہ کلام بیان کیا ہمنے اسیطرح اتارا ہے ہمنے قرآن کو آیتین
روشن احکام اور اخبار مین اور تحقیق اللہ راہ دکھاتا ہے ساتھ ان آیتون کے یا ثابت رکھتا ہے ہدایت پر اس شخص کو کہ ارادہ کرتا ہے ان الذین
امنوا والذین ھادوا والصابئین والنصاری والمجوس والذین اشرکوا تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ کہ یہودی ہوئے
اور ستارہ پرست اور نصاری اور گبر اور جو لوگ کہ شرک کرتے ہین یعنے بت پرست ان اللہ یفصل بینھم یوم القیمۃ تحقیق اللہ فیصل
کریگا درمیان اونکے دن قیامت کے ساتھ حکم محکم کے تو کہ سچا جھوٹا ظاہر ہو جاوے ان اللہ علی کل شیء شہید تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے گواہ ہے
اور سب احوال سے آگاہ ہے الم تر ان اللہ یسجد لہ من فی السموات ومن فی الارض کیا نہین دیکھا تونے یہہ کہ اللہ کو سجدہ کرتے ہین
واسطے اسکے جو کوئی بیچ آسمانون کے ہین فرشتے سجدہ طوع اور باقی سجدہ تسخیر اور جو کوئی بیچ زمین کے ہین مسلمان سجدہ طاعت اور سجدہ تسخیر اور
ذلت والشمس والقمر والنجوم والجبال والشجر والدواب وکثیر من الناس اور سجدہ کرتا ہے سورج ساتھ طلوع اور غروب کے
اور چاند ساتھ گھٹنے بڑھنے کے اور تارے ساتھ آنے جانے اور پہاڑ ساتھ جاری کرنے چشمون کے اور درخت ساتھ سایہ کے اور چارپائے
ساتھ عجائب ترکیب کے اور بہت لوگون مین سے سجدہ کرتے ہین سجدہ طاعت کا وکثیر حق علیہ العذاب اور بہت لوگون مین سے کہ نہین کرتے
سجدہ ثابت ہوا اوپر اونکے عذاب سمجھ لیجیے کہ حقیقت مین سر رکھنا زمین پر سجدہ نہین کیونکہ اگر کوئی استہزا سے پیشانی زمین پر دھرے حساب
سجدہ مین نہ گنا جاوے بلکہ سجدہ نشان نیاز دل اور عجز بدن اور کمال تعظیم مسجود الیہ ہے پس ہر ذرہ عالم بذات کبریا خاشع اور خاضع ہے بدلالت
حال کہ افصح ہے دلالت مقال سے بیت دیکھ چشم دل سے ذرات جہان ہر سجدہ مین اللہ کے ہین ہر زمان ومن یھن اللہ فما لہ
من مکرم اور جسکو ذلیل کرے اللہ ساتھ شقاوت کے یا ضلالت کے یا خذلان کے یا دخول نیران کے پس نہین واسطے اوسکے کوئی عزت دینے والا
ساتھ سعادت کے یا ہدایت کی یا توفیق کے یا دخول جنت کے ان اللہ یفعل ما یشاء تحقیق اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے عزت اور ذلت سمجھ لیجیے کہ
یہہ چوتھا سجدہ ہے قرآن کا فتوحات مین اسکو سجدہ مشاہدہ اور اعتبار کہا ہے آدمی کو چاہیے کہ بہ نیاز تمام سجدہ بجا لاوے تو کہ اول کثیر مین داخل
ہو کہ اہل سجود اور اقتراب ہین نہ دوسرے کثیر مین کہ مستحق عذاب اور عقاب ہین بیت الٰہی جان میری بندگی سا زمین جاکے بدن سے جائے
تو بس سجدہ نیاز مین جائے ،، لکھا ہے کہ اہل کتاب گروہ اصحاب سے جھگڑتے تھے کہ پیغمبر ہمارے مقدم ہین اور دین ہمارا قدیم ہے ہم اچھے ہین

تم سے اصحاب نے جواب دیا کہ ہم اپنے پیغمبر کی اور تمہارے پیغمبر کی تصدیق کرتے ہیں اور تمہاری کتاب پر ایمان رکھتے ہیں اور تم باوجود اسکے
کہ پیغمبر اور کتاب ہمارے کو پہچانتے ہو حسد سے نہیں مانتے ہو پس حق پر ہم ہیں یا تم یہہ آیت اتری کہ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ
یہہ دو گروہ مومنوں اور دشمنوں کے جھگڑتے ہیں بیچ دین پروردگار اپنے کے ابو ذر غفاری رضؓ سے منقول ہے کہ قسم کھاتا ہوں میں
کہ یہہ آیت بیچ شان چھہ آدمیوں کے ہے کہ روز بدر سبقت کی تھی جانب کفار سے عتبہ اور شیبہ اور ولید لعنہم اللہ اور طرف مومنوں کے
حمزہ اور علی اور عبیدہ رضی اللہ عنہم اور تبیان میں علی مرتضیٰ سے منقول ہے کہ نازل ہوئی یہہ آیت بیچ برائی ہمارے کے جو کفار سے کرتے تھے دن بدر اور
وسیط میں ہے کہ پانچوں فرقے یہود اور صابئین اور نصاری اور مجوس اور مشرک ایک خصم ہیں اور مومن ایک خصم پس یہہ دونوں خصم ہمیشہ جھگڑتے
ہیں بیچ ذات اور صفات رب اپنے کے فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّن نَّارٍ پس وہ لوگ کہ کافر ہوئے بنوائے جاوینگے واسطے
اُنکے کپڑے آگ سے کہ بدن اُنکو گھیر لین جیسے کپڑے بدن کو لپیٹتے ہیں يُصَبُّ مِن فَوْقِ رُءُوسِهِمُ
الْحَمِيمُ ڈالا جاویگا اوپر سروں اُنکے کے پانی کھولتا يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ گلایا جاویگا ساتھہ اُن پانی کے جو کچھہ بیچ پیٹوں
اُنکے کے ہے دل جگر گردا انتیں اور گلایا جاویگا چمڑا اُنکا یعنی بیت بیرون و درون اپنی پاوینگے حرارت وہ لائق تھے شریک حق بالا کہ [illegible]
وَلَهُم مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ اور واسطے عذاب اُنکے کے ہتھوڑے ہیں لوہے سے كُلَّمَا أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا
فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ جس وقت کہ ارادہ کرینگے کفار یہہ کہ نکلیں دوزخ سے غم کے سبب سے جو انکو ہوگا پھیرے جاوینگے بیچ اوسکے یعنی نکلنے ع
جو کنارے تک آوینگے فرشتے ہتھوڑے مارکر پھر اندر دوزخ کے لیجاوینگے اور کہینگے چکھو عذاب آتش سوزندہ کا إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ تحقیق اللہ داخل کرتا ہے اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے
بہشتوں میں کہ چلتے ہیں نیچے محلوں اُنکے کے نہریں يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا پہنائے جاوینگے بیچ بہشت کے کنگنے
سونے کے اور موتی کے وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ اور لباس اُنکا بیچ بہشت کے ریشمی دارائی خالص ہے حدیث میں ہے کہ جو کوئی دنیا میں حریر
پہنیگا آخرت میں اس سے بے نصیب رہیگا مراد اس سے مرد ہیں کہ لبس حریر حرام ہے انپر وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ اور راہ دکھائے گئے
مسلمان طرف پاکیزہ کے بات سے یعنے کلام پاکیزہ انکو تلقین کیا جاویگا کہ جب بہشت کو دیکھینگے الحمد للہ الذی ھدانا لھذا اور جب بہشت میں
داخل ہونگے کہینگے الحمد للہ الذی اذھب عنا الحزن اور جب مکانوں میں اترینگے کہینگے الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ یا قول پاکیزہ
یہہ ہے کہ بہشت میں لغو اور فحش اور باطل نہ کہینگے اور نہ سنینگے لا یسمعون فیھا لغوا ولا تاثیما اور اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ راہ دکھائے گئے
مسلمان طرف قول طیب کے دنیا میں کہ کلمۂ شہادت ہے یا قرآن ہے یا استغفار ہے سلمی نے کہا ہے کہ قول طیب ذکر اللہ کا ہے یا نصیحت مسلمانوں کو
کرنا ہے بعضوں نے کہا ہے کہ ارشاد مریدان کا یا دعائے مومنان یا امر معروف اور نہی منکر لطائف قشیری میں ہے کہ قول طیب وہ ہے کہ صادر ہو
دل خالص اور سر صافی سے موافق رضائے الٰہی کے کشف الاسرار میں ہے کلام پاکیزہ وہ ہے کہ دعوے سے پاک ہوا اور عجب سے دور اور نیاز سے
نزدیک سہل تستری رح نے کہا کہ اس کلام میں نظر کی میں نے کوئی راہ نزدیکتر طرف حق کے نیاز سے نہ دیکھا میں نے اور کوئی حجاب سخت تر دعوی سے
نہ پایا میں نے نظم رافتیا ہاں کفر سے کبر اور ناز ؎ چاہیئے تجکو تضرع اور نیاز ؎ ترک دعوے کرکے کر دعوت بجا ؎ ترک ہے اس علم کا اول
سبق وَهُدُوا إِلَىٰ صِرَاطِ الْحَمِيدِ اور راہ دکھائے گئے اہل ایمان طرف راہ تعریف کیے گئے کہ دین اسلام ہے إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ
عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے اور

بند کرتے ہین لوگون کو راہ اللہ کے سے اور طواف مسجد حرام کے سے وہ مسجد کہ مقرر کیا ہمنے اوسکو واسطے سب لوگون کے نہ یہہ کہ بعضون کے واسطے ہے
اور بعضون کے نہین برابر ہے رہنے والا بیچ اسکے اور باہر سے آنیوالا یعنے مقیم اور مسافر یکسان ہے قضائے مناسک حج مین اور ادائے لوازم
تعظیم کعبہ مین یا قبلہ مین سب برابر ہین یا امین سکونت کے ہین بیچ اسکے اور مراد مسجد حرام سے بقول امام اعظم اور احمد تمام حرم ہے اور بقول شافعی نفس مسجد ہے
اور مسافر اور مجاور یکسان ہین مسافر جہان چاہین اترین اور موسم حج مین اگر رہین اور گھروالون کو نہ نکالین امیرالمومنین عمر رضی اللہ عنہ سے منقول
ہے کہ موسم حج مین پکار کر کہتے تھے کہ دروازے مکہ کے آنیوالون کے مت بند کرو تاکہ آنیوالے جہان چاہین اترین وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ
بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ اور جو کوئی ارادہ کرے بیچ حرم کے گمراہی کا ساتھ ظلم کے چکھاوینگے ہم اسکو عذاب دردناک ایک قول ہے
کہ الحاد حرم مین حلال ٹھہرانا حرام کا ہے بعضون نے کہا ہے کہ کرنا منع چیزون کا ہے یہان تک کہ خادم کو دینا دشنام کا ہے تیسیر مین ہے کہ بند کرنا
طعام کا ہے اور اکثر علما کہتے ہین کہ ارادہ گناہ کا حرم مین موجب استحقاق عذاب کا ہے اور جگہہ جب تک فعل مین نہ آوے گناہ نہین لکھا جاتا اور
وہان فقط قصد خطیہ خطیات مین لکھا جاتا ہے ابن مسعود رض نے کہا کہ اگر عدن مین ہو اور کسی کے قتل کا ارادہ مکہ مین رکھے عذاب دردناک
چکھیگا سمجھ لیجیے کہ مکہ محترمہ جیسا کہ مخصوص ہے تضاعف حسنات مین ایسا ہی زیادہ تر ہے جزائے سیئات مین اور مقامون سے اور خبر ان
ان الذين كفروا ويصدون عن سبيله مين محذوف ہے تقدیر اسکی یہہ ہے کہ وہ لوگ ہلاک ہوئے یا زیان کار ہوئے وَإِذْ بَوَّأْنَا
لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اور یاد کر جسوقت معین اور مبین کر دیا ہمنے واسطے ابراہیم ع کے مکان خانۂ کعبہ کا وقت بنانے کے کہ ابر کا اونسے ہی جگہہ پر
سایہ ڈال دیا یا ہوا سے اسقدر زمین جھاڑ دی اسنے خانہ بنا لیا اور ہمنے وحی کی طرف اوسکے أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ
لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ یہہ کہ نہ شریک لا ساتھ میرے کسی چیز کو کہ مین شریک سے منزہ ہون اور پاک رکھ
میرے گھر کو بتون سے اور نالایق چیزون سے واسطے گرد پھرنیوالون کے اور کھڑے رہنے والون کے اور رکوع اور سجدہ کرنے والون کے
طائفین مسافر اور قائمین مکہ کے رہنے والے یا قائمین نماز گذار ہین یعنے خانۂ کعبہ کو پاک کر تا کہ طواف کرین اور نماز پڑھین اور صوفیہ کہتے ہین
کہ دل اپنے کو کہ تخت گاہ کبریائے میرے کا ہے سب چیز سے پاک کر اور غیر کو دخل نہ دے کہ وہ بادۂ محبت میرے کا پیمانہ ہے اسمین
سوا میرے کسی کا نہین ٹھکانا ہے **نظم** دل ہے بنائے محب عشق خدا، شوق و کیفیت و اذواق بھرا، دیکھ اسمین گذر
خطرۂ غیر نہ کہین پڑ جائے ہا، اے عالی سیر صاف رکھ اسکو کدورات سے تو، تاکہ ہو مست اسکے ظہورات سے تو، داؤد
علی نبینا و علیہ السلام پر وحی آئی کہ واسطے میرے گھر پاک کر کہ نظر عظمت میرے کی وہان پڑے داؤد نے کہا کونسا گھر صاف کرون
بیت کدام خانہ ہے جسمین کہ جلوہ گر ہو تو، کدام آئینہ ہے جسمین تو دکھاوے رو، فرمایا دل بندۂ مومن سے داؤد علیہ السلام نے
کہا کہ اسکو کیونکر پاک کرون فرمایا کہ آتش محبت لگا تو کہ جو غیر میرے ہے سب جل جاوے **نظم** آتش عشق خدا دل مین لگا
ماسوا اسکے جو کچھ ہے سب جلا، غیر کا باقی نہ رکھہ نام و نشان، بلکہ خود بھی رہ نہ زانفت درمیان، بیخودانہ وہ ملکا جاتا ہے سو جا
با خدا ہو با خدا ہو با خدا، حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام نے جو خانہ کعبہ تیار کیا وحی ہوئی کہ لوگونکو واسطے زیارت کے
پکارو انھون نے کہا کہ میری آواز کہان تک پہنچیگی خطاب آیا کہ آواز کرنا تجھ سے ہے اور پہنچانا ہم سے پس ابراہیم علیہ السلام نے
وہین سے تا کوہ ابو قبیس پر چڑھکر ندا کی کہ اے لوگو اللہ تعالی نے حج خانہ اپنے کا تمپر فرض کیا اور تمکو بلاتا ہے قبول کرو حق سبحانہ
آواز اونکی تمام ذرات و ذریات کو پہنچا دی جسکا حج کرنا علم الہی مین تھا اسنے لبیک اللّٰهم لبیک کہا سو وہ قصہ یہہ ہے کہ حق تعالی

فرماتا ہے وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ اور پکار دے اے ابراہیم درمیان لوگون کے ساتھ حج خانہ کعبہ کے معانی البیان مین ہے کہ پہلا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے کہ خبر دے لوگون کو وجوب حج سے يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ
آوینگے تیرے پاس پیادے اور اوپر ہر ایک اونٹ دُبلے کے کہ مارے دُبلاہٹ کے بڑی کوشش سے آوینگے وہ اونٹ ہر ایک
راہ دور سے یعنے تو دعوت کر کہ لوگ سوار اور پیادہ حج کو آوینگے لِيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ تو کہ حاضر ہون واسطے فائدون اپنے
وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ اور یاد کرین نام اللہ کا یعنے لبیک کہین بیچ کئی دن معلوم کے کہ عشرہ ذی الحجہ ہے یا ایام
اللہ کالین ایام نحر اور تشریق ہین عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ اوپر اُس ذبیحہ کے کہ دیا ہے ہمنے انکو چارپایون پالے ہوئون
کہ اونٹ اور گائی اور گوسفند ہے مراد اس سے یہہ ہے کہ بنام خدا کرین کافر بتون کے نام پر کرتے تھے اور اُسکا گوشت نہین کھاتے
تھے حق تعالی نے مسلمانون کو کہا کہ میرے نام پر ذبح کرو فَكُلُوْا مِنْهَا پس کھاؤ گوشت اسکے بیچ سے یہہ امر واسطے اباحت کے ہے
اور قربانی تطوع مین واقع ہوا ہے کیونکہ قربانی کفارہ مین صاحب قربانی کو کھانا اسکا جایز نہین وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ
اور کھلاؤ اس قربانی مین سے بھوکے فقیر کو ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ پھر چاہیئے کہ دور کرین میل اپنے کو عطف اسکا اوپر یذکروا کے ہے
یعنے حج کو آوین اور اللہ کو یاد کرین پھر چاہیئے کہ دور کرین میل اپنے اور ناخن ترشین لب اور بغلون کے بال لین یا قصر کرین حلق کرین
اپنی یا بجالاوین مناسک حج کے وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ اور پوری کرین نذرین اپنی نیک وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ اور
طواف زیارت کرین کہ رکن ہے یا طواف وداع کرین ساتھ گھر قدیم کے کہ خانہ کعبہ ہے عبادت خانہ پہلا ہے ذٰلِكَ یہہ جو کہا گیا اعمال
اور احکام حج کے سے دین خدا ہے وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اور جو کوئی تعظیم کرے احکامون کے
اللہ کے کہ بے حرمتی اسکی روا نہین پس وہ بہتر ہے واسطے اسکے نزدیک پروردگار اسکے کے جزا مین وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا يُتْلٰى
عَلَيْكُمْ اور حلال کئے گئے واسطے تمہارے پالے ہوئے جانور مگر جو پڑھا جاتا ہے اوپر تمہارے حرام ہونا اُسکا کہ مردار اور گوشت خوک
وغیرہ ہے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ پس بچتے رہو ناپاکی بتون کے سے یعنے بتون سے
کہ عین پلید ہین اور بچتے رہو سخن دروغ سے کہ شریک خدا ٹھہراتا ہے یا گواہی جھوٹی دیتا ہے یا وہ بات کہتا ہے کہ زبان سے نکلے
نہو حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ درانحال کہ خالص ہو واسطے اللہ کے یا توحید کرنیوالے ہو واسطے اللہ کے اور مائل طرف دین
حق کے کہ اسلام ہے نہ شریک لانیوالے ساتھ اسکے وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اور
جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس گویا کہ گر پڑا آسمان سے زمین پر اور ہلاک ہوگیا پس اچک لیجاتے ہین اسکو جانور پرند مردار
خوار زمین سے اور بوٹی بوٹی اسکی جدا کر لیتے ہین اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ یا پھینک دیتے ہین اسکو باد سموم
سے بیچ مکان دور کے کہ وہان نہ فریاد سننے والا ہو نہ ہاتھ پکڑنیوالا سمجھئے کہ یہہ تشبیہ ہے یعنے جو کوئی اوج ایمان سے پستی کفر مین
گر پڑے ہوائے نفس اسکو پریشان اور پامال کردے یا باد وسوسہ شیطان اسکو وادی ضلالت مین ڈالے اور ہلاک کردے حاصل
کلام کا ہلاک ہونا مشرک کا ہے ذٰلِكَ یہہ حق بات کہ بتون کے پوجنے اور جھوٹھ بولنے سے اجتناب کرین وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ
فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ اور جو کوئی تعظیم کرے نشانیون خدا کی کو کہ مناسک حج ہین یا قربانیان ہین اور تعظیم قربانی کی یہہ
ہے کہ فربہ ہو اور بے عیب اور بیش قیمت پس تعظیم کرنی اسکے پرہیزگاری دلون کے سے ہے یعنے یہہ فعل تقوی قلوب والون کے ہین اور

ع

تقوے دل ڈرنا موجبات خشم خدا سے ہے لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ واسطے تمہارے
بیچ جانورون کے فائدے ہین دودھ دوہی کے اور پشم اور بال کے اور سواری اور لادنے کے ایک وقت مقرر تک کہ دم قربانی ہے
پھر جگہہ ذبح ہونے انکے کی طرف گھر آزادگی سے کہ کعبہ ہے جو غرق ہونے سے طوفان مین آزاد رہا یا خانۂ بزرگوار کے ہے وَلِكُلِّ أُمَّةٍ
جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ اور واسطے ہر امت کے جو اہل دین پہلے تم سے گذرے
ہین مقرر کی ہے ہمنے طرح عبادت کی یا قربانی کی تو کہ یاد کرین وہ نام اللہ کا اوپر ذبح اس چیز کے کہ دی ہے ہمنے انکو چارپایون پالے ہوئے
یعنے ہر قوم پر مقرر کیا تھا ہمنے کہ قربانی ہماری نام پر کرین فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا پس معبود تمہارا معبود ایک ہے پس
واسطے اسی کے مطیع ہوا ور قربانی مین شریک اسکے مت لاؤ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ اور خوشخبری دے عاجزی کرنیوالون کو ساتھ بزرگی
اس جہان کے یا بشارت دے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ڈرنے والون کو ساتھ رحمت یزدان کے سلمی نے کہا کہ مژدہ دے مشتاقون کو
ساتھ سعادت لقا کے کہ کوئی بشارت اس سے زیادہ تر فرحت افزا نہین اور وہ کیسے ہین الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ
وہ ہین کہ جسوقت یاد کیا جاتا ہے اللہ نزدیک انکے ڈر جاتے ہین دل انکے ہیبت انوار جلال ربانی سے اور چاہتے ہین کہ اپنی جان
پروانہ وار اس شعلہ جمال پر جلاوین اور نگاہ طرف غیر اسکے نہ اٹھاوین اور کان بات سننے کو کسیکے سوا اسکے نہ لگاوین فہر دیکھنے
سننے کو تیرے ہین فقط یہہ آنکھ کان تو ورنہ کیا ہے سمع درکار اور بصر کیا چاہئے وَالصَّابِرِينَ عَلَىٰ مَا أَصَابَهُمْ اور صبر کرنیوالون کو
اوپر اس چیز کے کہ پہنچی ہے انکو تکلیف اور محنت سے وَالْمُقِيمِي الصَّلَاةِ اور قائم رکھنے والون کو نماز کے کہ ادا کرتے ہین وقتون مین وَمِمَّا
رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ اور اس چیز سے کہ دی ہے ہمنے انکو خرچ کرتے ہین نیک جگہہ وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُم مِّن شَعَائِرِ اللَّهِ
لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ اور اونٹ کہ واسطے قربانی کے چلاتے ہو کیا ہے ہمنے انکو یعنے ذبح انکے کو واسطے تمہارے نشانہای دین خدا سے
واسطے تمہارے بیچ انکے خوبی ہے اور نفع دین و دنیا کا فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ پس یاد کرو نام خدا کا اوپر ذبح انکے کے
دراںحال کہ پاؤن باندھے ہون یا پاؤن پر کھڑے ہون کہ شتر کو کھڑا کر کر ذبح کرنا سنت ہے اور بعضے بوقت نحر کے کہتے ہین الله اکبر
الله اکبر لا اله الا الله والله اکبر اللهم منك والیك فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ
وَالْمُعْتَرَّ پس جب گر پڑین زمین پر کروٹین انکی اور جان نکل جاوے پس کھاؤ گوشت انکے مین سے یہہ کھانا مسنون ہے اور کھلاؤ
فقیر بے سوال کو اور سوال کرنے والے کو یا قانع فقیر اس ملک کا ہے اور معتر پردیسی ہے كَذَٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ
جیسا کہ بیان کی کیفیت نحر ان کی کی اسیطرح مسخر کیا ہمنے انکو باوجود قوت اور بڑے ڈیل کے واسطے تمہارے کہ کھولتے باندھتے ہو اور
چڑھتے لادتے ہو تو کہ تم شکر کرو اللہ کا اس نعمت پر لکھا ہے کہ اہل جاہلیت خون قربانی کا دیوار کعبہ پر ملتے تھے اور اسکو سبب تقرب
سمجھ جانتے تھے زمان اسلام مین مومن بھی وہی کرنے لگے حق تعالی نے اس سے نہی کی اور فرمایا کہ لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا
دِمَاؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ ہرگز نہ پہنچیگا اللہ کو گوشت قربانی کا کہ صدقہ دیتے ہو اور نہ لوہو انکے کہ دم ذبح بہتے ہین
ولیکن پہنچتی ہے محل قبول تک بیچ پرہیزگاری تمہاری کہ تعظیم امر الہی ہے اور تقرب سمجھنا ہے ساتھ قربانی پسندیدہ کے كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا
لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ جیسا کہ مذکور ہوا اسیطرح مسخر کیا چارپایون کو واسطے تمہارے تو کہ تم تکبیر کہو دم ذبح یا
بڑائی کرو اللہ کی اوپر اسکے کہ راہ دکھائی تمکو طرف نحر کرنے صحیح کے اور کیفیت تقرب کے ساتھ اسکے وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ اور بشارت

دے نیکی کرنیوالونکو ساتھ جنت کے یا قبول طاعت کے اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق اللہ دفع کرتا ہے مشرکون کے غلبہ کو
اور فتنہ انکے کو اور ظلم اور ایذا سے کافرون کو اُن لوگون سے کہ ایمان لائے یعنے دوستون کو فتح دیتا ہے دشمنون پر اِنَّ اللّٰهَ لَا
يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا ہے خیانت کرنیوالون کو کہ امانت دین مین خاین ہے ناشکر و نعمت
اسکے سے کہ محض انعام سے انعام انکو دیتا ہے اور وہ بتون کے نام پر قربانی کرتے ہین اسباب نزول مین ہے کہ کفار مکہ کے مسلمانونکو
ایذا دیتے تھے اور وہ اکثر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے تھے آپ فرماتے تھے کہ صبر کرو ابھی انکے قتل کا امر نہین ہوا مجھکو
جب ہجرت طرف مدینہ کے واقع ہوئی حکم قتل کا اترا اور پہلے آیت اس حق مین یہہ آئی کہ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ
ظُلِمُوْا اذن دیا گیا جنگ کا واسطے اُن لوگون کے کہ لڑائی کئے جاتے ہین یعنے کافر انسے مقاتلہ کرتے ہین اور بکسر تا بھی قرات
ہے یعنے ان لوگون کو کہ چاہین لڑنا کافرون سے بسبب اسکے کہ وہ ظلم کئے گئے ہین اور ستائے گئے ہین بسبب دشمنون کے یقین ہین
وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۨالَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ اور تحقیق اللہ اوپر
مدد مظلومون کے کہ اصحاب پیغمبر ہین البتہ قادر ہے وہ اصحاب کہ نکالے گئے گھرون اپنے سے کہ مکہ مین رکھتے تھے ناحق یعنے حقیقت
مین کچھ انسے ایسی خطا نہین ہوئی تھی کہ اخراج کے باعث ٹھہراتے مگر یہہ کہ کہا انھون نے پروردگار ہمارا اللہ ہے اور اسکی یگانگی کا اقرار کیا وَلَوْلَا
دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ اور اگر نہ ہوتا دفع کرنا اللہ کا لوگون کو بعضون کو بعضون
یعنے غلبہ مومنون کا اوپر کافرون کے البتہ ڈھائے جاتے بسبب غلبہ کافرون کے اہل ملل پر بدر کے دن خلوت خانے درویشون کے اور عبادت
خانے نصاری کے جنہین کلیسا کہتے ہین اور عبادت خانے یہود کے جنہین کنشت کہتے ہین وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا
اور مسجدین مسلمانون کی کہ ہمیشہ ذکر کیا جاتا ہے بیچ انکے نام اللہ کا بہت وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ اور البتہ مدد دیگا اللہ
اسکو کہ مدد دیتا ہے دین اسکے کو اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ تحقیق اللہ زور آور ہے مدد دینے مسلمانون کے غالب ہے سب پر
جسکو چاہے غلبہ دے اس آیت مین حق تعالی نے وعدہ نصرت دیا مسلمون مظلومون کو اور وہ پورا کیا اور پھر اذن دے کیونکہ فنا
کہ صفت مین فرماتا ہے کہ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ
وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وہ لوگ ہین کہ ساتھ رحمت اپنے کے اگر قدرت دین ہم انکو بیچ زمین کے قایم رکھین نماز کو واسطے تعظیم
ہمارے کے اور دین زکوۃ کو واسطے رفع احتیاج بندون ہمارے کے اور حکم کرین ساتھ بھلائی کے یعنے ساتھ اس بات کے جو شرع
اور عرف مین اچھے ہو اور منع کرین نامعقول سے یعنے اس چیز سے کہ اہل علم اور عقل کے نزدیک برے ہو وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ
اور واسطے اللہ کے ہے آخر سب کامونکا قطعہ کوئی دنیا مین دولت چاہتا ہے کوئی عقبی مین جنت چاہتا ہے ولے ہونا وہی
ہے آخر کار میرا مولے جو رافت چاہتا ہے وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ وَقَوْمُ
اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ اور اگر جھٹلاوین تجھکو مشرکان قریش غم مت کھا کہ تکذیب قوم مخصوص ساتھ تیرے
نہین پس تحقیق جھٹلایا پہلے ان سے قوم نوح کے نے نوح کو اور گروہ عاد نے ہود کو اور قوم ثمود نے صالح کو اور قوم ابراہیم نے ابراہیم کو
اور قوم لوط نے لوط کو اور رہنے والے مدین کے نے شعیب کو علیہم السلام وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ
جھٹلایا گیا موسی پس ڈھیل دی مین نے واسطے کافرون کے یہانتک کہ اجلین انکی آئین پھر پکڑا مین نے انکو ساتھ عذاب طوفان کے

اور آندھی کے اور آواز تند کے اور چہرون کے اور زمین مین دھنسانے کے اور شکلین بدل ڈالنے کے اور پتھر برسانے کے اور پہنچنے
ابر سیاہ شکل سائبان کے اور ڈھانے کے فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ٥ پس کیونکر ہوا انکار میرا اوپر انکے یعنے انکار کیا مین نے اوپر کام
انکے کے اور نعمت کو بدل ڈالا مین نے ساتھ محنت کے اور زندگی ساتھ ہلاکت کے اور عمارت کو ساتھ خرابی کے استفہام یہان
واسطے تقریر کی ہے سمجھ لیجئے کہ کذب سو سی بصیغہ مجہول بخلاف عبارت سابق لائے اسواسطے کہ تکذیب اور پیغمبرون کی انکے قوم نے
کی اور انکی تکذیب انکے قوم سے کہ بنی اسرائیل تھے واقع نہین ہوئی بلکہ قوم فرعون سے واقع ہوئی فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ
اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ٥ پس بہت بستیان ہین کہ ہلاک
کیا ہمنے انکو یعنے اہل انکے کو اور حال آنکہ وہ ظالم تھے یعنے اہل اسکے مشرک تھے پس وہ بستی گری ہوئی ہے اوپر چھتون اپنے کے
کہ پہلے چھتین گری ہین پھر دیوارین اور بہت کنوئے ناکارہ پڑے ہوئے ہین اور محل بلند کئے ہوئے گچکاری ہین کہ رہنے والون سے خالی
کردے ہمنے اکثر مفسرون نے لکھا ہے کہ وہ کنوان پہاڑ کی جڑ مین تھا موضع حضر موت مین اور قلعہ پہاڑ کے اوپر لیکن یہ ہے کہ بانی اسکا
پسر عاد ثانی تھا منذر نام اور اصح یہہ ہے کہ بعد ہلاک قوم ثمود کے صالح علیہ السلام چار ہزار مسلمانون سے دیار یمن مین آئے حضر موت مین
آکر انکا وصال ہوا لوگون نے جلاس بن سویہ کو امیر کیا اور سخاریب بن سوادہ کو وزیر بیر معطلہ کے پہاڑ پر وہ رہے وہان قلعہ بنایا بعد مدت
اولاد انکی نے بت پرستی اختیار کی دین آبا سے پھر گئے حنظلہ بن صفوان کو کہ پیغمبر ہوکر آئے تھے قتل کیا اللہ تعالی نے انکو ہلاک کیا کنوا انکا
معطل رہ گیا اور قلعہ انکا کہ قصر مشید ہے خالی رہ گیا تیسیر مین ہے کہ بادشاہ کافر وزیر مسلمان پر غصہ ہوا اور چاہا کہ قتل کرے وزیر چار
ہزار اہل ایمان سے بھاگ کر نیچے پہاڑ حضر موت کے کہ جائے خوشی تھی آاترا وہان بہتر کنوئے کھودتے تھے پانی شیرین نہین نکلتا تھا ایک رجل غیب نے
آکر مکان بتادیا وہان جو کھودا آب شیرین صاف نکلا اس کنوئے کو تیار کیا اور اینٹین چاندی اور سونے کے لگائین وہان عبادت خدا مین
مشغول رہنے لگے مدت کے بعد شیطان عجوزہ صالح کی شکل بنکر آیا اور عورتون کو دلالت کی کہ غیبت مین شوہرون کے شغل سحق کرین پھر
مرد بزرگ کی شکل بنکر آیا اور مردون کو وقت دوری عورات سے بہایم کی طرف آنے کی ترغیب دی جب یہہ دو کام برے وہ کرنے لگے
اللہ تعالی نے حنظلہ یا قحافہ بن صفوان کو انپر ساتھ پیغمبری کے بھیجا وہ ایمان نہ لائے پانی اس کنوے کا سوکھ گیا کہنے لگے ہم ایمان لاوینگے
پانی پھر جاری ہوگیا پھر ایمان نہ لائے حق تعالی نے فرمایا کہ بعد سات برس سات دن سات ساعت کے عذاب انپر بھیجینگے ہم انھون نے قصر
مشید زر اور نقرہ کا یواقیت وجواہر سے مرصع بنایا جب وہ مدت پوری ہوئی اس قلعہ مین دربند کر بیٹھ گئے جبرئیل نے آکر انکو قلعہ سمیت زمین مین
دھنسا دیا کنوا انکا رہ گیا ہے وہان سیاہ بدبو دھواں نکلتی ہے اور اس نواحی مین نالہ ان ہلاک ہوؤنکا سنا جاتا ہے اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا
فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ کیا پس نہین سیر کی قوم تیرے نے بیچ زمین یمن اور شام کے تو کہ نشانیان عذاب ہماری
منکرون کے مقام پر دیکھتے اور عبرت پکڑتے پس ہوتے واسطے انکے دل کہ سمجھتے ساتھ اسکے اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا یا کان کہ سنتے ساتھ
اسکے خبر پہلے استون کی اور قصے انکے فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ پس تحقیق نہین قصہ یہہ ہے
کہ نہین اندھے ہوجاتین آنکھین ولیکن اندھے ہوجاتے ہین دل وہ جو بیچ سینون کے ہین یعنے دل کے آنکھین انکے احوال گذرے ہوؤنکا دیکھنے
سے بند ہین اسواسطے عبرت نہین پکڑتے وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ اور جلدی مانگتے ہین تجھسے کفار مکہ جیسے
نضر بن حارث وغیرہ عذاب یعنے شتاب کرتے ہین نزول عذاب موعود مین اور ہرگز نہ خلاف کریگا اللہ وعدے اپنے کو جو نزول عذاب انکے مین

فرمایا ہے وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ اور تحقیق ایکدن نزدیک پروردگار تیرے کے مانند ہزار
برس کے ہے اُن دنون سے کہ گنتے ہو تم کیونکہ حکم زمانے کا اسپر جاری نہین پس وجود عدم اور قلّت اور کثرت نزدیک اُسکے یکسان ہے
جب چاہے عذاب بھیجدے اور جلد مانگنے مین زمانۂ عذاب کے کچھ اثر مترتب نہین فــــــ جب تلک آئے نہ ہر کام کا وقت لاکھ کوشش
کرو بیفائدہ ہے وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا اور بہت بستیان ہین کہ ڈھیل دی ہمنے یعنے اہل اُنکے کو
ساتھ تاخیر عذاب کے اور حال اُنکہ وہ قریہ یعنے اہل اُسکے ظلم کرنیوالے تھے اور مہلت اسواسطے دی کہ توبہ کرین پھر پکڑا ہمنے انکو جب انھون نے
توبہ نکی ساتھ عذاب سخت کے دنیا مین وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ اور طرف میرے ہے پھرنا آخرت مین اور وہان بھی جزا دینگے قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ٤
اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ کہہ اے لوگو سوا اسکے نہین کہ مین واسطے تمہارے ڈرانے والا ہون ظاہر فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ پس وہ لوگ کہ ایمان لائے جن چیزون پر کہ ایمان لانا فرض ہے اور عمل کئے اچھے واسطے اُنکے بخشش ہے
پچھلے گناہونکی اور رزق ہے حرمت کا حال مین یعنے روزی بے رنج ومنت ہے یا آخرت مین جنت ہے وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ اور جن لوگون نے سعی کی بیچ جھٹلانے آیتون ہمارے کے کہ قرآن ہے درانحال کہ عاجز کرنیوالے ہین ہمکو اپنے
گمان مین یہہ لوگ رہنے والے ہین دوزخ کے لکھا ہے کہ سورۂ نجم جب نازل ہوئی حضرتؐ نے مسجد حرام مین صحابہ کے اوپر پڑھی تھی اور درمیان
آیتون کے توقف کرتے تھے تا لوگ یاد کرلین اور وہان مجمع قریش کا تھا شیطان نے وقت پاکر حالت وقفہ مین بعد تلاوت آیت افرایتم اللات
والعزی ومنوۃ الثالثۃ الاخری کے مشرکونکے کان مین یہہ الفاظ ڈال دیئے کہ تلك الغرانیق العلی وان شفاعتهم لترتجی
یعنے یہہ بزرگان قوم ہین یا مرغان بلند پرواز ہین اور تحقیق شفاعت اُنکی البتہ امید رکھی گئی ہے کفار نے سُنکر سمجھا کہ حضرت نے یہہ الفاظ پڑھے ہے
اور ہمارے بتون کی تعریف کی خوش ہوئے اور آخر سورہ مین جب حضرت نے مع مسلمانون سجدہ کیا وہ بھی سجدہ مین گئے جبرئیل علیہ السلام نے
اگر یہہ احوال حضرت سے کہا آپ کا دل بہت اندوہناک ہوا حق تعالی نے واسطے تسلی حضرت کے یہہ آیت اتاری کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ
قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اور نہین بھیجے ہمنے پہلے تجھ سے کوئی رسول اور نہ نبی سمجھ لیجئے کہ فرق درمیان رسول اور نبی کے
یہہ ہے کہ رسول صاحب شریعت ہے اور نبی تابع اسکے جیسے لوطؑ کہ بشریعت ابراہیمؑ دعوت کرتے تھے یا رسول دعوت کرنیوالا اوپر شریعت
خاص کے ہے اور نبی عام ہے اسپر اور غیر اسکے پر کہ شرع سابق ہے پس نبی عام ہے رسول سے اور بعضے کہتے ہین کہ رسول وہ ہے جو صاحب
معجزات اور کتاب ہو اور نبی غیر رسول وہ ہے کہ کتاب اسپر اتری ہے اور بعضے کہتے ہین کہ رسول وہ ہے کہ فرشتہ اسپر وحی لاوے اور نبی وہ ہے کہ آواز
سنے یا حُلم ہو یا خواب دیکھے پھر تقدیر حق تعالی فرماتا ہے کہ کسی نبی اور رسول کو نہین بھیجا ہمنے اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ
مگر جسوقت تلاوت کرتا تھا ڈالدیتا تھا شیطان بیچ تلاوت اسکے کے جو چاہتا تھا جیسے ہمارے پیغمبر کے تلاوت کے وقت شیطان کہ ابلیس
اُسے کہتے ہین کلمات ملا دئے اور بعضون کو گمان ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھے ہے فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ
اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ پس موقوف کردیتا ہے اللہ جو ڈالدیتا ہے شیطان کلمات کفر سے پھر محکم کرتا ہے اللہ آیتون اپنی کو جو پیغمبر پڑھتا ہے
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہے احوال لوگون کے حکم کرنیوالا ہے اُنپر ساتھ حق کے اور ڈالدیتا ہے شیطان وقت تلاوت
انبیا کے لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ تو کہ کردیوے اللہ اُس چیز کو
کہ ڈالتا ہے شیطان آزمایش واسطے اُن لوگون کے کہ بیچ دلون اُنکے کے بیماری شک اور نفاق کی ہے یعنے منافق اور واسطے اُن لوگون کے

کہ سخت ہین دل انکے یعنے کافر مراد یہہ ہے کہ منافق اور مشرک القای شیطانی سے شک اور حیرت مین پڑے ہین وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍ
بَعِيْدٍ ۙ اور تحقیق ظالم یعنے یہہ دونون گروہ منافق اور مشرک البتہ بیچ خلاف دور و دراز کے ہین سمجھ لیجئے کہ وضع مظہر مضمر مین واسطے اظہار ظلم
انکے کے ہے وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ اور تو کہ جانین وہ لوگ کہ دئے
گئے ہین علم یہہ کہ قرآن سچ ہے نازل پروردگار تیرے کی طرف سے اور شیطان کو اسمین تصرف کرنے کی طاقت نہین پس ایمان لاوین ساتھ اسکے
پس نرم ہوون واسطے قرآن کے دل انکے اور احکام اسکے قبول کرین وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور تحقیق
اللہ البتہ راہ دکھانیوالا ہے ان لوگون کو کہ ایمان لائے طرف راہ سیدہی کے یعنے مسلمانون کو جو مشکل پڑتی ہے اللہ تعالیٰ انکو ایسی راہ دکھا دیتا ہے
کہ جلد مقصود کو پہنچین وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ اور ہمیشہ رہینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے بیچ شک کے قرآن سے
یا رسول سے یا القاے شیطانی سے کیونکہ کفار کہتے تھے کہ کیا ہوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تعریف سے ہمارے بتون کے پشیمان ہوا پس ہمیشہ
شک مین رہینگے حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ یہان تک کہ آوے انکے پاس قیامت ناگہان یا موت
کہ قیامت صغری ہے یا نشانیان قیامت کی یا آوے انکے پاس عذاب اسدن کا کہ نسل اسکی کھودے مانند روز بدر کے یا روز عقیم روز قیامت
ہے کہ اسکے بعد اور دن نہین اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ بادشاہی اسدن واسطے اللہ کے ہے بغیر دعوی اور جھگڑے غیر کے نظم دعوے شاہی
ہے سلطانون کو آج ؛؛ کل نہ ہوویگا کسیکا تخت و تاج ؛؛ جز خدا کے کوئی ہوویگا نہ شاہ ؛؛ ہوگی اسکے ہی طرف سب کی پناہ ؛؛ عاجز و بیمار اور خوار
ذلیل ؛؛ ہونگے سب شاہان بدرگاہ جلیل ؛؛ بے حکومت ہونگے حکام جہان ؛؛ ایک رہیگا حکم اللہ ہی وہان يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ حکم کریگا اکیلا
بے شرکت غیر درمیان سب بندون کے مومن ہوون یا کافر فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ پس وہ لوگ
کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے بیچ بہشتون کے ہین کہ با ناز و نعمت اور بے رنج و زحمت ہے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا ہماری آیتون کو پس یہہ لوگ واسطے انکے ہے عذاب ذلیل کرنیوالا
وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْۤا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا اور جن لوگون نے وطن چھوڑا بیچ
راہ اللہ کے اور واسطے طلب رضا اسکی کے پھر مارے گئے جہاد کفار مین یا مر گئے بن شہادت کے البتہ رزق دیویگا انکو اللہ رزق اچھا
کہ نعمتین بہشت کی ہین نظم نہ انکی طلب مین تعب ہوگا کچھ ؛؛ نہ کھانے مین زاید کرب ہوگا کچھ ؛؛ نہ خوف تلف ہوگا نہ انقطاع ؛؛ ہمیشہ
رہینگے بدون وداع ؛؛ لکھا ہے کہ بعضے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم جہاد کو جاتے ہین جو ہم مین سے شہید
ہوتے ہین وہ اختصاص بعطیات الہیہ پاتے ہین ہم باقی رہونکا کیا حال ہے یہہ آیت نازل ہوئی کہ جو تم سب نیت جہاد مین متفق ہو سب کو
ہم رزق حسن دینگے وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ اور تحقیق اللہ البتہ وہ ہے بہتر رزق دینے والونکا کہ بے حساب دیتا ہے
لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ البتہ داخل کریگا انکو اس جگہہ کہ پسند کرین اسکو یعنے فرشتون کو انکے استقبال کو بھیجیگا اور وہ تعظیم
تمام بہشت مین لیجاینگے اور دیگا وہ جو نہ آنکھون نے دیکھا نہ کانون نے سنا اور نہ خیال گذرا دل مین کسی بشر کے وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ
اور تحقیق اللہ البتہ جاننے والا ہے احوال انکا اور دشمنون انکے کا تحمل والا ہے بیچ عذاب دینے دشمنون کے شتابی نہین کرتا بتیان مین
ہے کہ ایک گروہ مشرکون نے آخر ماہ محرم چاہا کہ مسلمانون سے قتال کرین اہل اسلام قتال سے ماہ حرام مین بچ کر کہنے لگے کہ صبر کرو اتنا کہ محرم
نکل جائے کافرون نے نہ مانا آخر لڑائی ہوئی مسلمانون نے فتح پائی اس آیت مین وہ حق تعالیٰ بیان فرماتا ہے ذٰلِكَ یہہ ہے حکم اللہ کا کہ مذکور ہوا

ہوا مسلمان اور کافر کے حق میں وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ اور جو کوئی بدلا لیوے اور عقوبت کرے یعنے مشرکوں سے لڑے
برابر اسکے کہ زیادتی کی گئی تھی اوپر اسکے ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ پھر تعدی اور ستم کیا جاوے اوپر اسکے البتہ مدد دیگا اسکو اللہ
اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ تحقیق اللہ البتہ معاف کرنیوالا بخشنے والا ہے بدلا لینے والے کو سمجھ لیجیے کہ اس آیت میں تنبیہ ہے اسپر کہ معاف
کرنا بہتر ہے بدلا لینے سے ولمن صبر وغفر ان ذلك لمن عزم الامور صاحب موضح نے کہا ہے کہ حکم اس آیت کا بیان میں زخموں کے ہے یعنے
جو کوئی زخمی ہوا اور بدلا لیوے اپنے زخموں کا برابر اسکے کہ زخم دیا گیا تھا پھر ستم کیا جاوے اوپر اسکے یعنے وہ زخم دینے والا پہلا اور اسکو زخم دے
البتہ اللہ یاری دیگا اسکو ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ یہہ مدد دینا مظلوم کو بسبب اسکے ہے
کہ اللہ قادر ہے جسکو چاہے غالب کرے داخل کرتا ہے رات کو بیچ دن کے اور داخل کرتا ہے دن کو بیچ رات کے وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ
اور بسبب اسکے ہے کہ اللہ سننے والا ہے قول ظالم کا دیکھنے والا ہے حال مظلوم کا ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ یہہ جو صنعت اللہ کی ساتھ
کمال قدرت کے بیان ہوئی بسبب اسکے ہے کہ اللہ وہی ہے ثابت اپنی ذات میں واجب الوجود وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ
اور بسبب اسکے ہے کہ جو کچھ کہ پکارتے ہیں اور عبادت کرتے ہیں کافر سوا اسکے وہ ہے باطل اور معدوم اپنی ذات میں اور تدعون ساتھ فوقانیہ کے
بھی قرات ہے یعنے جسکی عبادت کرتے ہو تم سوا اللہ کے وہ باطل ہے سمجھ لیجیے کہ اللہ تعالی موجود بذات خود ہے اور ماسوا اسکے موجود ساتھ
اسکے ہیں پس اپنے نفس میں باطل ہیں اور باطل وہی ہے جو موجود نہو آپ اسیواسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قول لبید کو سچا
کہا ہے کہ یہہ ہے الا کل شیء ما خلا اللہ باطل نظم اول و آخر وہی ہے راقتا :: کوئی دو جگ میں نہیں اسکے سوا :: ہے وہی ظاہر وہی باطن
ہے :: وہ نہیں کہیں پیتا اور کہیں ہے :: سب وہی ہے اور کومت دیکھہ تو :: کل شیء ما خلا اللہ باطل :: ماسوا فانی وہ ہے باقی قدیم :: کل شیء
ہالک الا الرحیم وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ اور بسبب اسکے کہ اللہ وہی ہے برتر سب اشیا سے بزرگتر شریک اور ہمتا سے اَلَمْ تَرَ
اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً کیا نہیں دیکھا تونے اور نہیں جانا یہہ استفہام تقریری ہے یعنے جانا ہے
تونے کہ اللہ نے اتارا جانب آسمان سے پانی پس ہو گئی زمین سبز ساتھ روئیدگی کے بعد خشکی کے اور پژمردگی کے سمجھ لیجیے کہ تصبح صیغہ ماضی
مضارع بمقام ماضی میں ہے اسواسطے کہ ایراد ماضی بلفظ مضارع افادہ بقا سطر کرتا ہے مدت دراز تک یعنے ہمیشہ ہے زمین بسبب اس پانی کے
سبز اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ تحقیق اللہ باریک بین ہے یا لطف کرنیوالا ہے بندوں پر ساتھ اگانے گیاہ کے تو کہ انکو روزی دیوے
اسکے دانا ہے ساتھ احوال رزق اور مرزوق کے لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ واسطے اسکے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ
بیچ زمین کے ہے خالق اور مالک سب کا وہی ہے وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ اور تحقیق اللہ البتہ وہی ہے بے پروا اپنی ذات میں سب اشیا سے
تعریف کیا گیا اور سزاوار تعریف کے ذات اور صفات اپنے میں اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ کیا نہیں دیکھا یعنے دیکھا تونے ٤
یہہ کہ اللہ نے مسخر کیا واسطے تمہارے جو کچھ بیچ زمین کے ہے حیوانات وغیرہ سے یعنے وہ چیزیں جو فائدہ دیں انسان کو وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ
فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ اور مسخر کیا کشتیوں کو کہ چلتے ہیں بیچ دریا کے ساتھ حکم اسکے کے وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اور
تھام رکھتا ہے اللہ آسمان اس سے کہ گر پڑے اوپر زمین کے مگر ساتھ حکم اسکے کے یعنے جب وہ گرنا اسکا چاہیگا گر پڑیگا اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ
لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ ساتھ لوگوں کے البتہ شفقت کرنیوالا مہربان ہے کہ کھولتا ہے ابواب منافع اور بند کرتا ہے دروازے
ضرر کے وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ اور وہ وہ ہے جسنے زندہ کیا تمکو نطفہ مردہ سے ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ پھر ماریگا تمکو جب اجل آویگی

پھر زندہ کریگا قیامت مین اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ تحقیق آدمی البتہ ناشکر ہے کہ باوجود اتنی نعمتون کے عبادت منعم کی ترک کرتا ہے ؀
لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ واسطے ہر ایک امت کے امتون مین سے کیا ہے ہمنے دین اور
شرع کہ اُمر ہمارے سے وہ قبول کرتے اس دین کو ہین بس چاہئے کہ نہ جھگڑین سب دینون والے تجھ سے بیچ امر دین کے کیونکہ اس دین مین
کوئی بات لائق رد و بدل کرنیکی نہین ہے بیت لمعۂ دین ترا فائق ہے جو ہر کوکب پر ؀ نور خورشید کے مانند ہے روشن سب پر وَادْعُ
اِلٰى رَبِّكَ اور پکار لوگون کو طرف توحید اور عبادت رب اپنے کے اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ تحقیق تو البتہ اوپر راہ سیدہی کے
ہے وَاِنْ جَادَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اگر جھگڑین تجھ سے بعد ظاہر ہونے حق کے پس کہہ اللہ خوب جانتا ہے ساتھ
اس چیز کے کہ کرتے ہو تم عناد اور جدال سے اور اسکی جزا تمکو دیگا زاد المسیر مین ہے کہ یہہ آیت منسوخ ہے ساتھ آیت سیف کے اَللّٰهُ يَحْكُمُ
بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ اللہ حکم کریگا درمیان تمہارے اے مومنو اور کافرو دن قیامت کے
بیچ اس چیز کے کہ ہو تم بیچ اسکے اختلاف کرتے امر دین مین اور حکم یہہ کریگا کہ مومنون کو درجات ثواب دیگا اور کافرون کو درکات عذاب مین
ڈالیگا اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ کیا نہین جانتا تو یعنے جانتا ہے یہہ کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ بیچ آسمان کے
اور زمین کے ہے اور اوس سے کوئی چیز چھپی نہین اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ تحقیق یہہ جو آسمان و زمین مین ہے لکھا ہے بیچ لوح محفوظ
اور وہ اسکے پاس ہے اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ تحقیق یہہ جاننا سب چیزونکا اوپر اللہ کے آسان ہے کیونکہ تعلق علم کا اسکے سب
معلومات پر یکسان ہے وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ اور عبادت کرتے
ہین کفار مکہ کے سوا اللہ کے اس چیز کی کہ نہین اتاری ساتھ عبادت اسکے کے کوئی دلیل اور عبادت کرتے ہین اس چیز کی کہ نہین واسطے انکے
ساتھ اس چیز کے علم یعنے علم اور دلیل نہین رکھتے بلکہ محض جہل اور تقلید سے عبادت کرتے ہین وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ
اور نہین واسطے ظالمون کے یعنے مشرکون کے مدد دینے والے کہ عذاب انکا دفع کرین وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ
فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ اور جسوقت کہ پڑھی جاتی ہین اوپر کافرون کے آیتین ہماری یعنے قرآن در انحالیکہ روشن
ہین پہچانتا ہے تو بیچ منہون ان لوگون کے جو کافر ہوئے انکار یَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا نزدیک
ہین کہ حملہ کرین مارنے کو ساتھ ان لوگون کے کہ پڑھتے ہین اوپر انکے آیتین ہماری قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ کہہ کیا خبر کرون مین
تمکو ساتھ بدتر کے اس سے کہ تم قرآن خوانون کے ساتھ کیا چاہتے ہو اَلنَّارُ آگ ہے دوزخ کی کہ سخت تر ہے تمہارے غصہ سے
وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وعدہ کیا ہے اس آگ کا اللہ نے ان لوگون کو کہ کافر ہوئے اور وعدہ یہہ کہ انکو اس آگ مین ڈالیے
وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اور بری جگہہ پھر جانے کی ہے آتش دوزخ يٰاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ اے لوگو بیان کی گئی ہے مثال عبادت
اصنام کی کہ کفار کرتے ہین سورہ عنکبوت مین کہ مثل الذین اتخذوا من دون اللہ اولیاء کمثل العنکبوت اتخذت بیتا ہے ؀
فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ پس سنو اسکو گوش ہوش سے اور سوچو اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا
لَهٗ تحقیق جن بتون کو کہ پکارتے ہو تم سوا اللہ کے وہ تین سو سات بت تھے کہ گرد کعبہ شریف کے رکھے تھے ہرگز نہ پیدا کرینگے ایک مکھی اور
اگرچہ اکٹھے ہون واسطے پیدا کرنے اسکے کے وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ اور اگر چھین لے انسے مکھی
کچھ عطر اور شہد سے کہ انپر ملا ہے نہین چھڑا سکینگے اسکو مکھی سے لکھا ہے کہ کافر بتون کو طیب اور شہد لیپ دیتے تھے اور دروازے

بتخانہ کے بند کر دیتے تھے مکھیان دڑاڑون مین سے جا کر چاٹ جاتی تھین پھر جو در کھولکر دیکھتے تھے صاف خوش ہوتے تھے کہ ہمارے
معبودون نے کھالیا حق تعالی اسنے ضعف اور عجز بتون کا بیان کیا کہ نہ وہ مکھی پیدا کر سکتے ہین با وجود اس جثہ حقیر کے اور نہ اپنے سے اسکو دفع
کر سکتے ہین ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ بودا ہے مانگنے والا یعنے بت کہ مکھیون سے نہین لے سکتا اور مانگا گیا یعنے مکھی کہ نہین دے سکتے
یا عاجز ہے پوجنے والا کہ مشرک ہے اور پوجا گیا کہ بت ہے لکھا ہے کہ مالک بن ضیف اور کعب بن اشرف نے ساتھ گروہ یہود کے کہا
خدا نے عالم کو چھ دن مین پیدا کیا پھر تھک کر روز شنبہ تکیہ لگا لیا اللہ تعالی نے یہہ آیت اتاری مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ نہ قدر
جانی اللہ کی یہود نے حق قدر اسکے کی اور نہ تعظیم کی حق تعظیم اسکی کہ رنج اور تھکنے کی اسکے طرف نسبت کی اور ایک قول ہے کہ یہہ آیت مشرکون کی
شان مین ہے یعنے نہ جانا مشرکون نے اللہ کو حق جاننے اسکے کا کہ اسکا شریک ٹھہرایا اور پتھرون کو معبود بنایا محققون کہتے ہین کہ جیسے اہل
شرک نے حق پہچاننے کا اسکے نہین پہچانا ایسے ہی اہل علم نے بھی کنہ حقیقت معرفت اسکے کو نہین جانا شیخ ابو بکر واسطی نے کہا کہ لا یعرف
حق قدرہ الا ہو بیت شناور ہو گیا بندہ لجہ عرفان ہو کا کہ عارف نہ یہان خود معترف ہے ماعرفناکا ما للتراب ورب الارباب
اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ تحقیق اللہ البتہ توانا ہے اوپر پیدا کرنے اشیا کے غالب ہے سب چیز پر اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ
رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ اللہ پسند کر لیتا ہے فرشتون مین سے پیغام پہچانے والے کہ واسطے ہون درمیان اسکے اور پیغمبرون کے ساتھ لانے
وحی کے اور پسند کر لیتا ہے وہ آدمیون سے پیغمبر کہ خلق کو طرف اسکے دعوت کرین اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ تحقیق اللہ سننے والا دیکھنے والا
ہے پیغمبر کا احکام پہچانا سنتا ہے امت کا رد اور قبول دعوت دیکھتا ہے يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ جانتا ہے جو کچھ آگے
آدمیون کے ہے عملون سے جو کئے ہین اور جو کچھ پیچھے انکے ہے کامون سے جو کرینگے وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور طرف اللہ کے پھیرے
جاتے ہین سب کام يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا اے لوگو جو ایمان لائے ہو رکوع کرو اور سجدہ کرو نماز مین پہلے قیام
اور قعود تھا اس آیت سے رکوع اور سجدہ داخل ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ معنی یہہ ہین کہ نماز پڑھو تعبیر نماز کو ساتھ رکوع اور سجود کے اسواسطے
کیا کہ یہہ دونو رکن اعظم ہین اسمین اور اسیواسطے نزدیک امام اعظم اور امام مالک کے اس آیت مین سجدہ نہین کرتے اور امام شافعی اور امام
احمد سجدہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ظاہر حکم سجدہ کا ہے اور حدیث مین بھی آیا ہے کہ سورہ حج مین دو سجدے ہین جو کوئی نکرے دونو پر
اسکو اور محیی الدین ابن العربی رح نے اسکو سجدۃ الفلاح لکھا ہے اور فعل خیر کو کہ بعد اسکے مذکور ہے حمل کیا ہے اوپر جلدی کرنے اس سجدہ کے
وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اور عبادت کرو پروردگار اپنے کی اور کرو بھلائی یعنے وہ فعل جو شرع مین
نیک ہے تو کہ تم خلاصی پاؤ یا مقصود کو پہنچو وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ اور سخت کرو بیچ راہ اللہ کے حق محنت اسکی کا یا لڑو
کفار سے اور باغیون سے کہ دشمنان ظاہر ہین اور جہاد کرو نفس اور ہوا اپنے سے کہ اعدائے باطن ہین جیسا کہ حق ہے جہاد اسکی کا رجعنا
من الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر حدیث پیغمبر ہے صلی اللہ علیہ وسلم امام قشیری رح نے کہا کہ حق جہاد کا یہہ ہے کہ ایک پل مجاہدہ نفس سے باز
نرہے کہ اس سے ایمن نہ ہونا اور اسپر اعتماد نہ چاہئے کیا سخت تر دشمن ہے بیت ہے نفس دشمن یک نفس اس سے غافل
رہ تو ہی رافت نہ بس هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ اس نے کہ اللہ ہے برگزیدہ کیا تمکو واسطے اقامت
دین اپنے کے اور نہین کی اوپر تمھارے بیچ دین کے کچھ تنگی یعنے احکام دین کے تمپر سخت نہین فرمائے اور تکلیف جو تم سے نہ اٹھ
ہین واسطے ضرورت کے وقت رخصت کی جیسے سفر مین ہو تو قصر کرو نماز مین اور افطار کرو روزہ ایسے ہی مرض مین افطار اور تیمم پس

پیروی کرو مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ دین باپ اپنے ابراہیم کے سمجھ لیجیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پدر امت ہیں اور ابراہیم علیہ السلام
پدر آپکے ہیں پس پدر سب امت کے ہوئے اسواسطے ملت ابیکم فرمایا واسطے تغلیب کے کہ اکثر عرب اولاد ابراہیم علیہ السلام تھے هُوَ
سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ خداہی نے نام رکھا تمہارا مسلمان مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا پہلے قرآن سے بیچ کتابوں منزل کے اور بیچ قرآن
ہے یا ابراہیم علیہ السلام نے نام رکھا تمہارا مسلمان اور بیچ اس زمانے کے بھی تمھیں باسلام یاد کیا چنانچہ قرآن شریف میں ہے ومن ذریتنا
امۃ مسلمۃ لک پس اسکے دین کی پیروی کرو لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ تو کہ ہو پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم گواہ اوپر تمہارے دن قیامت کے ساتھ قبول دعوت اور متابعت دین ابراہیم کے اور ہو تم گواہ اوپر لوگوں کے ساتھ پہنچانے
انبیا کے دعوت حق کو فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ پس قائم رکھو نماز کو واسطے تعظیم امر خدا کے اور دو زکوٰۃ
واسطے نفع خلق کے یا بکے اور محکم پکڑو فضل خدا کو یعنے سب کاموں میں اعتماد اسی پر رکھو اور مدد اسی سے مانگو یا محکم پکڑو کتاب خدا کو اور شان مصطفےٰ
سلمی نے کہا کہ اعتصام بحبل اللہ امر عوام ہے اور باللہ کا رخواص اول بجالانا او امر نواہی کا دوسرا بھلانا ماسوا حضرت الٰہی کا ہے هُوَ مَوْلٰىكُمْ
فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ وہی ہے دوست تمہارا پس بہتر دوست ہے اور بہتر مددگار یاری سے عیب چھپاتا ہے مددگار رحمت سے گناہ
بخشتا ہے بیت اس سے ہی جو چاہے چاہ اے نعم اسیر وہ ہے نعم المولی اور نعم النصیر سورۃ مؤمنین مکی ہے ایکسو اٹھارہ آیتیں
ہیں ایکہزار آٹھ سو تیس کلمے ہیں چار ہزار آٹھ سو دو حرف ہیں فواصل اسکی نم ہیں اور ربط اسکا ساتھ سورہ حج کے یہہ ہے کہ آخر سورہ حج میں بیچ
جملہ لعلکم تفلحون میں کے مذکور رہا ہے اور فلاح کا تھا اول اس سورت کے تیقن فلاح ارشاد کیا اور یہہ بھی تطبیق ہے کہ آخر سورت حج میں
امر باقامت صلوٰۃ تھا اول اس سورہ مومنین کے بھی اقامت صلوٰۃ متضمن امتثال امر مذکور ہے اور یہہ بھی مناسبت ہے کہ خاتمہ اسکا بذکر
مولای مہربان تھا آغاز اسکا بذکر فلاح بندگان ہوا کہ بندے ایسے خدا کے رستگار ہیں اور فلاح اور نجاح کے سزاوار

سورۃ المؤمنون مکیۃ وھی مائۃ وثمان عشرۃ اٰیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ تحقیق فلاح پائی ایمان والوں نے اور مقصود کو اپنے پہنچے الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ
وہ جو بیچ نماز اپنی کے زاری کرنیوالے ہیں نگاہ سجدہ گاہ پر رکھے دلکو درگاہ باری میں حاضر کئے لکھا ہے کہ اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
نماز میں آسمان کیطرف دیکھا کرتے تھے جب یہہ آیت نازل ہوئی نظر موضع سجود میں رکھنے لگے لباب میں ہے کہ نماز میں سجدہ گاہ پر نگاہ رکھے
مگر کعبہ شریف میں اسکو دیکھے بعضے کہتے ہیں کہ خشوع یہہ ہے کہ مصلی نجانے کہ چپ و راست اسکے کون ہے واسطی نے کہا ہے کہ خشوع ادا
صلوٰۃ ہے فی اللہ بے ملاحظہ اعتراض اور عوارض کے بحر الحقایق میں ہے کہ خشوع ظاہر میں یہہ ہے کہ سر جھکا کر آنکھوں کو ادھر ادھر
دیکھنے سے بچا کر دست راست چپ پر دھر کر قرأت بآواز و حضور پڑھے اور خشوع باطن میں یہہ ہے کہ خطرے اور وسوسے دور کر کر
متوجہ بحق ہو کہ بحیرت ہو میں ڈوب کر شعلہ آثار ظہور انوار جمال و جلال میں گداختہ ہو جاوے بیت ڈوب جا بحر شہود یار میں
یار پاتا ہے یہہ اس دربار میں وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ اور وہ لوگ کہ بیفائدہ بات اور کام سے منہہ پھیرنے والے
ہیں امام قشیری نے کہا ہے کہ جو چیز خدا کے واسطے ہو وہ خشوع ہے اور جو خدا سے باز رکھے وہ سہو ہے اور جس سے بندہ کو حظ ہو وہ لہو ہے
اور جو یاد خدا سے نہو وہ لغو ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ اور وہ لوگ کہ زکوٰۃ واجب کو ادا کرنے والے ہیں یا صدقہ فطر کو
یا اور صدقات تطوع کو وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ اور وہ لوگ جو شرم گاہ اپنے کو حرام سے محافظت کرنیوالے ہیں

الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین ہ مگر جورون اپنے کے یا جنکے کہ مالک ہین ہاتھ انکے یعنے
لونڈیان پس تحقیق وہ محافظت کرنیوالے شرمگاہون اپنے کے نہین ملامت کی گئی فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ہم العادون
پس جو کوئی چاہے سوا اسکے یعنے مباشرت کرے غیر جورون اور لونڈیون اپنے کے پس یہہ لوگ وہ ہین ہان حلال حد سے گذرنے والے
طرف حرام کے یا کامل ہین ستمگاری مین اور ہاتھ سے ملنے والا بھی اسی گروہ سے ہے چنانچہ حسینی مین لکھا ہے والذین ہم لاماناتہم
وعہدہم راعون اور وہ لوگ جو واسطے امانتون اپنے کے یعنے لوگون نے جو امانتین اسپاس رکھوائے ہین یا اللہ تعالی کی امانتین
جو اسپر ہین جیسے نماز اور روزہ اور غسل جنابت اور عہدون اپنے کے کہ ساتھ خلق اور حق کے باندہے ہین رعایت کرنیوالے ہین والذین ہم
علی صلواتہم یحافظون اور وہ لوگ جو اوپر نمازون اپنے کے محافظت کرنیوالے ہین یعنے مداومت کرنیوالے ہین ساتھ شرائطا اور آداب
اسکے کے اور وقتون مین ادا کرتے ہین سمجھ لیجئے کہ ذکر نماز کا ابتدا اور انتہا مین اوصاف کے کہ موجب فلاح مومنان ہین اشارہ ہے طرف تعظیم شان
نماز کے اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس یہہ لوگ مسلمان جنمین یہہ چھ صفتین ہین وہ ہی ہین وارث جو ورثہ لیوینگے
فردوس کو بلند ترین درجات بہشت سے لکھا ہے کہ منازل کفار بہشت مین ہین کہ اگر ایمان لاتے تو وہان جاتے وہ انکو دکھاوینگے تاکہ حسرت
انکی زیادہ ہو پھر داخل دوزخ کرینگے اور وہ مقام مومنون کو دینگے پس میراث کفار مسلمان لینگے ہم فیہا خالدون وہ مومن
بیچ فردوس کے ہمیشہ رہنے والے ہین ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے آدمی کو خلاصہ سے مٹی
یا پیدا کیا آدم کو اس مٹی سے جو باہر آئی گل آدم علیہ السلام سے ثم جعلناہ نطفۃ فی قرار مکین پھر پیدا کیا ہمنے اسکو ایک قطرہ منی سے بیچ جگہہ مضبوط کے
کہ رحم مادر ہے اور چالیس روز اسکو سفید رکھا سمجھ لیجئے کہ اگر انسان سے مراد آدم علیہ السلام ہین تو یہہ معنی ہین کہ کیا ہمنے نسل اسکی ایک قطرہ منی سے اور جو سب آدمی مراد ہین تو
ظاہر ہین ثم خلقنا النطفۃ علقۃ فخلقنا العلقۃ مضغۃ فخلقنا المضغۃ عظاما فکسونا العظام لحما پھر پیدا کیا ہمنے منی
سفید کو لوہو سرخ جما ہوا چالیس دن پس پیدا کیا ہمنے لوہو جمے کو بوٹی گوشت کی بیچ ہی چالیس دن پس پیدا کیا بوٹی کو ہڈیان بعد تین چلون کے پس پہنادیا
ہمنے ہڈیون کو گوشت بعد رگ پٹھے درست کرنے کے ثم انشأناہ خلقا آخر پھر پیدا کیا ہمنے اسکو پیدایش اور شکم مادر مین یعنے روح
اسمین ڈال کر زندہ کر دیا پہلے مردہ تھا یا بعد نکلنے کے شکم مادر سے دانت اور بال دئے اور بڑھایا اور شیر خوارگی سے کھانے پر لگایا
پھر غذائے رنگا رنگ سے تربیت فرمایا اور حد بلوغ کو پہنچا کر قلم تکلیف اسپر پھرایا اور جوانی اور بڑھاپے کو پہنچایا فتبارک اللہ
احسن الخالقین پس بہت برکت والا ہے خدا بہتر پیدا کرنے والونکا سمجھ لیجئے کہ حق تعالی اسنے عرش اور کرسی اور لوح اور قلم اور فرشتے
اور آسمان اور ستارے اور زمین پیدا کی اور اپنی تعریف اسطرح کہین نہین کی جیسے بعد پیدا کرنے انسان کے فرمائے یہہ دلیل بزرگی اور بڑائی
آدمی کی ہے بیت کوئی مثل انسان بنایا نہین دلیل اسکی ہے احسن الخالقین ۔ بعضون نے لکھا ہے کہ اس آیت مین جو احوال خلقت بنی آدم کا
اور ترقی اسکا ایک مقام سے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا جاتا کہ جو میرے بارگاہ مقدس کے لایق ہے تعریف ویسی نکر سکیگا خود بنانے والا اسکی
کر کر ثنا اپنی ذات پاک کی آپ فرمائیے کہ فتبارک اللہ احسن الخالقین بیت بنایا ہمین جسنے ماء و طین بڑا ہے خدا احسن الخالقین ثم
انکم بعد ذلک لمیتون پھر تحقیق تم پیچھے اسکے کہ ذکر کیا ہمنے پیدایش تمہاری کا البتہ مرجانیوالے ہو بیت جہان فانی مین یہان
مستعار جینا ہے اجل کا جام ہمین بالضرور پینا ہے ثم انکم یوم القیامۃ تبعثون پھر تحقیق تم دن قیامت کے اٹھائے جاوگے
واسطے حساب اور جزا کے ولقد خلقنا فوقکم سبع طرائق اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے اوپر تمہارے سات طبقون کو آسمانون کے

کہ راہ والے ہین فرشتے انہین آتے جاتے ہین وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غَافِلِينَ اور نہین ہم اس مخلوق سے کہ آسمانونکا ہے غافل کہ مہمل چھوڑ دین بلکہ
تا وقت معلوم خلل سے بچاوینگے یا نہین ہم سب مخلوق سے بیخبر خیر اور شر اور کفر اور شرک انکے سے آگاہ ہین ہم وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّاهُ فِي الْأَرْضِ اور اُتارا ہم نے آسمان کیطرف سے پانی ساتھ اندازے کے جسمین صلاح بندونکی سمجھی ہمنے پس رکھا اسکو ہمنے
بیچ زمین کے ابن عباس رض سے تبیان مین منقول ہے کہ حق تعالی نے چشمہ بہشت سے پانچ نہرین بال جبرئیل علیہ السلام پر رکھکر آسمان سے زمین پر
اتارین سیحون کہ نہر بلخ ہے اور فرات اور دجلہ کہ عراق مین ہین اور نیل کہ مصر مین ہے اور انکو امانت پہاڑون مین رکھکر بقدر مصلحت واسطے
نفع خلق کے جاری کرتا ہے یہی معنی ہین کہ فرماتا ہے کہ پانی کو بیچ زمین کے رکھا ہمنے وَإِنَّا عَلَى ذَهَابٍ بِهِ لَقَادِرُونَ اور تحقیق ہم اوپر لیجانے
اسکے کے البتہ قادر ہین جیسے کہ اتارنے پر اسکے قادر تھے لکھا ہے کہ بعد خروج یاجوج اور ماجوج کے زمین پر جبرئیل علیہ السلام آکر قرآن شریف کو
اور حجر اسود کو اور مقام ابراہیم کو اور تابوت سکینہ کو اور انہار خمسہ کو آسمان کو اٹھا لیجاوینگے پھر زمین پر کچھ خیر و برکت نہ رہیگی فَأَنْشَأْنَا لَكُمْ
بِهِ جَنَّاتٍ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ پس نکالے ہمنے واسطے تمہارے بسبب اُس پانی کے باغ کھجورون کے اور انگورون کے تخصیص ان
دو میوون کی واسطے اختصاص اہل مدینہ کے ہے ساتھ کھجورون کے اور اہل طائف کے ہے ساتھ انگورون کے اور کھجور اور انگور زمین حجاز مین
زیادہ تمام دیار عرب سے ہے لَكُمْ فِيهَا فَوَاكِهُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ واسطے تمہارے بیچ ان باغون کے میوے بہت ہین سوا کھجور
اور انگور کے اور بعضے اسمین سے کھاتے ہو یا معاش ضروری اس سے حاصل کرتے ہو وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُورِ سَيْنَاءَ تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ
وَصِبْغٍ لِلْآكِلِينَ اور پیدا کیا درخت واسطے تمہارے کہ نکلتا ہے پہاڑون سرسبز سے یا جبل موسی علیہ السلام کو کہتے ہین پہلے درخت
زیتون بعد طوفان کے وہین ہوا ہے کہ اگتا ہے ساتھ روغن کے اور سالن ہے واسطے کھانیوالون کے یعنے درخت زیتونکا جامع ہے جو
پھل اسکا کچا ہوتا ہے اُسکا تیل نکالکر کشتی مین لگاتے ہین اور جلاتے ہین اور جو پکتا ہے اسکو روٹی کے ساتھ کھاتے ہین وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ
لَعِبْرَةً اور تحقیق واسطے تمہارے بیچ چارپایون کے وہ چیز ہے جس سے عبرت پکڑو اور قدرت حق پر استدلال کرو نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي
بُطُونِهَا پلاتے ہین ہم تمکو بعضے اس چیز سے کہ بیچ پیٹون انکے کے ہے یعنے دودھ خالص وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا
تَأْكُلُونَ اور واسطے تمہارے بیچ اسکے نفع ہین بہت کہ بعضون پر سوار ہوتے ہو اور بعضون پر لادتے ہو اور بعضون کے بال اور پشم
فائدے لیتے ہو وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ اور اوپر انکے خشکی مین اور اوپر کشتیون کے دریا مین سوار کئے جاتے ہو یعنے
وہ تمکو ایک مکان سے دوسرے مکان پر لیجاتے ہین وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ
مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے پہلے تجھ سے نوح کو طرف قوم اسکے کے پس کہا نوح نے اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی
نہین واسطے تمہارے کوئی معبود کہ مستحق عبادت کے ہو سوا اسکے أَفَلَا تَتَّقُونَ کیا پس نہین ڈرتے ہو تم عذاب اسکے سے بپیش ڈرو
اور اسی کی پرستش کرو پرستش مین اسکے جیوا ور سر فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ پس کہا سرداروں نے وہ جو کافر ہوئے
قوم اسکے سے عوام اور درویشون کو جب دیکھا کہ دعوت نوح علیہ السلام پر مائل ہین مَا هَٰذَا إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُرِيدُ أَنْ يَتَفَضَّلَ
عَلَيْكُمْ نہین یہہ شخص جو بلاتا ہے تمکو طرف توحید کے مگر آدمی مانند تمہارے کھانے پینے مین اور سب کامون مین چاہتا ہے یہہ کہ بڑائی کرے
اوپر تمہارے اور تمہارا سردار بنے تمکو اپنا تابعدار کرے وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَنْزَلَ مَلَائِكَةً اور اگر چاہتا اللہ کہ رسول اوپر خلق
بھیجے البتہ اتارتا فرشتے کہ پیغمبر ہین اور لوگون مین تمیز ہوتی مَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ نہین سنا ہمنے اسکو کہ کوئی

رسول خدا کہ ہوں طرف خلق کے بیچ باپوں اپنے پہلوں کے سمجھ لیجئے کہ یہہ بات عناد سے کہتے تھے یا ور میان ادریس علی نبینا وعلیہ السلام
اور انکے مدت مدید گذری تھی اور انھوں نے نہیں سنا تھا کہ آدمی کوئی پیغمبر ہوا اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ
نہیں نوح مگر ایک مرد کہ اسکو جنون ہے اگر دیوانہ نہ ہوتا جانتا کہ بشر لائق پیغمبری کے نہیں ہوتا پس انتظار کرو ساتھ اسکے ایک مدت تک
یعنے صبر کرو تھوڑے دنوں میں مرجاویگا اس سے چھٹ جاؤگے یا جنون سے ہوش میں آجاویگا اور یہہ باتیں چھوڑ دیگا قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ
بِمَا كَذَّبُوْنِ کہا نوح علیہ السلام نے جب ناامید ہوئے ایمان انکے سے اے پروردگار میرے مدد دے مجھکو اور بدلا لے میرا انسے بسبب
اسکے کہ جھٹلاتے ہیں مجھکو فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا پس وحی بھیجی ہمنے طرف نوح کے بنا کشتی کو ساتھ
نگاہداشت ہمارے کے کہ بگڑنے نہ دینگے ہم اور وحی ہمارے کی کہ اسکے بنانے میں تجھے کی ہے یا ساتھ حکم اور تعلیم ہمارے کے کہ تجھے سکھا وینگے
بنانا اسکا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ پس جسوقت آوے حکم ہمارا سوار ہونیکا کشتی میں یا جسوقت آوے عذاب ہمارا اور جوش مارے
تنور یعنے بی بی تیری روٹیاں لگاتی ہو اور آگ میں بیچ پانی جوش ہو فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ پس بٹھا لے بیچ کشتی کے
ہر قسم سے جوڑا دو دو یعنے نر اور مادہ تیسیر میں ہے کہ کشتی میں مینڈھا تھا مگر انکو جو جنتے ہیں بچہ یا دیتے ہیں انڈا وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ
عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ اور بٹھالے گھر والونکو اپنے اور مومنوں کو مگر اس شخص کو کہ گذرا ہے اوپر اوسکے قول ازلی یعنے ہلاکت اسکی
لوح محفوظ میں لکھی ہے گھر والوں میں سے تیرے سمجھ لیجئے کہ مراد اس سے ایک بیٹا اور ایک زن نوح علیہ السلام کی ہے
وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اور مت کہہ مجھ سے بیچ مقدمے نجات ان لوگوں کے کہ ظلم کرتے ہیں اوپر اپنے ساتھ شرک لانیکے
اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ تحقیق غرق کئے جاوینگے بے شک فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ
نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ پس جسوقت سوار ہو تو اور وہ جو کہ ساتھ تیرے ہے اوپر کشتی کے پس کہہ چڑھتے ہی سب تعریف
واسطے خدا کے ہے جسنے نجات دی ہمکو ظالم قوم کافروں کے سے وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ
اور کہہ وقت بیٹھنے کشتی کے اے پروردگار میرے اتار مجھکو اتارنا مبارک اور تو بہتر اتارنیوالوں کا ہے منازل مبارکہ میں تفسیر لکھی ہے
کہ منزلا بضم میم اور فتح زا قرات حفص کی ہے کہ تحریر ہوئی اور یہہ مصدر میمی ہے اور اوروں کی قرات منزلا ہے بصیغہ اسم ظرف یعنے اتار مجھکو
منزل با برکت میں کہ سبب سلامت اور نجات مومنوں کا ہے اور امر اس دعا کا بعضے کہتے ہیں کہ وقت خروج کشتی کے ہوا اور مشہور یہہ ہے کہ وقت
دخول کے ہے سلمی نے ابن عطا سے نقل کیا ہے کہ منزل مبارک وہ ہے جہاں ہوا جس نفسانی اور وسواس شیطانی نہوں اور آثار قرب الہی
وہاں نازل ہوں جس جگہہ پر انوار جمال بیشتر ہے برکت اس منزل کی تمام منازل سے فزوں تر ہے **بیت** ہے عجب منزل مبارک و خوش
جلوہ فرما جہاں ہے وہ مہوش اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ تحقیق بیچ قصہ نوح علیہ السلام کے اور اس چیز کے جو ساتھ قوم اسکے کے کی گئی
البتہ نشانیاں ہیں عبرت والوں کو وَاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ اور تحقیق ہیں ہم البتہ آزمائش کرنیوالے بندوں کے ساتھ ان نشانیوں
تاکہ سچے اور جھوٹے ظاہر ہو جاویں یا ہیں ہم امتحان کرنیوالے قوم نوح کے اور مبتلا کرنیوالے انکو بلائے عظیم میں ثُمَّ اَنْشَاْنَا
مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ پھر پیدا کیا ہمنے بعد قوم نوح کے گروہ دوسرا کہ قوم عاد تھے یا ثمود فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ
اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ پس بھیجا ہمنے بیچ انکے پیغمبر انہیں میں سے کہ ہود یا صالح علیہما السلام تھے اور کہا ہمنے زبان
پیغمبر سے انکو یہہ کہ عبادت کرو اللہ کی نہیں واسطے تمہارے کوئی لائق عبادت کے سوا اسکے اَفَلَا تَتَّقُوْنَ کیا پس نہیں ڈرتے ہو تم

عذاب اسکے سے یعنے ڈرو عذاب سے اسکے اور غیر اسکے کی عبادت مت کرو وقال الملأ من قومه الذين كفروا وكذبوا بلقاء
الآخرة وأترفناهم في الحياة الدنيا اور کہا سرداروں نے قوم اسکے سے جو کافر ہوئے تھے اور جھٹلاتے تھے ملاقات آخرت کو
یعنے بعث اور حشر پر ایمان نہیں لاتے تھے اور دولت دی تھی ہمنے انکو بیچ زندگانی دنیا کے اور لوگوں کو کہ ما هذا إلا بشر مثلكم
يأكل مما تأكلون منه ويشرب مما تشربون نہیں یہہ مگر آدمی مثل تمہارے سب حالات بشریت میں کھاتا ہے اس چیز سے کہ
کھاتے ہو تم اور پیتا ہے اس چیز سے کہ پیتے ہو تم اگر یہہ نبی ہوتا تمہاری صفتیں نہ رکھتا بلکہ فرشتوں کیطرح ہوتا نہ کھاتا نہ پیتا ولئن
أطعتم بشرا مثلكم إنكم إذا لخاسرون اور اگر اطاعت کروگے تم اوامر اور نواہی میں ایک آدمی مانند اپنے کی تحقیق تم
اسوقت زیان پانیوالے ہو کہ اپنے مثل کی پیروی کرتے ہو أيعدكم أنكم إذا متم وكنتم ترابا وعظاما أنكم مخرجون
کیا وعدہ دیتا ہے تمکو یہہ پیغمبر یہہ کہ تم جسوقت مرجاؤگے اور کہنہ ہوجاؤگے اور ہوگے تم مٹی اور ہڈیاں بن گوشت اور پوست اور رگ اور
پے کے تحقیق تم نکالے جاؤگے قبروں سے هيهات هيهات لما توعدون دور ہے دور ہے جو کچھہ وعدہ دیئے جاتے ہو تم —
بعث اور جزا سے یعنے ہرگز نہوگا إن هي إلا حياتنا الدنيا نموت ونحيا وما نحن بمبعوثين نہیں زندگانی مگر زندگی ہماری
دنیا کی مرتے ہیں ہم اور جیتے ہیں ہم کہ کوئی مرتا ہے ہم میں سے کوئی پیدا ہوتا ہے اور نہیں ہم اٹھائے جاوینگے بعد موت کے إن هو
إلا رجل افترى على الله كذبا وما نحن له بمؤمنين نہیں ہود یا صالح علی نبینا وعلیہما السلام مگر ایک مرد کہ باندھہ لیا ہے
اسنے اوپر اللہ کے جھوٹ کہ کہتا ہے میں اللہ کا رسول ہوں اور تم بعد موت کے اٹھوگے اور نہیں ہم واسطے اسکے ایمان لانیوالے قال
رب انصرني بما كذبون کہا پیغمبر نے بعد سننے اس بات کے اور نا امید ہونے کے انکے ایمان سے اے پروردگار میرے مدد دے مجھکو
کہ میں غالب ہوں اور وہ مغلوب ہوں ساتھہ عذاب کے بسبب اسکے کہ جھٹلاتے ہیں مجھکو قال عما قليل ليصبحن نادمين فرمایا
حق تعالی نے تھوڑی دیر میں البتہ ہوجاوینگے کافر اور مکذب پشیمان جھٹلانے سے فأخذتهم الصيحة بالحق فجعلناهم غثاء پس
پکڑا انکو آواز تند جبرئیل نے یعنے چیخ ماری جبرئیل علیہ السلام نے انکے دل پھٹ گئے ساتھہ حکم قضا کے یا وعدہ صادق کے یا ساتھہ استحقاق انکے کے
عذاب کو پس کردیا ہمنے انکو ریزہ ریزہ یعنے ہلاک اور نابود ہوگئے سمجھہ لیجئے کہ جو یہہ قصہ حضرت صالح علیہ السلام کا کہتے ہیں وہ اس قوم کو قوم
ثمود کہتے ہیں اور دلیل انکی یہہ ہے کہ عذاب صیحہ سے قوم ثمود ہلاک ہوئی ہے اور جو قصہ ہود علیہ السلام کا کہتے ہیں وہ اس قوم کو قوم
عاد کہتے ہیں اور دلیل انکی یہہ ہے کہ سورۂ اعراف اور سورۂ ہود اور سورۂ شعرا میں بعد قصۂ نوح علیہ السلام کے قصۂ عاد مذکور ہے یہاں بھی
اسی قرینہ سے مراد قوم عاد ہے اور اس قول پر صیحہ سے مراد عذاب ہلاکت ہے جسطرح پر کہ واقع ہوا ہو فبعدا للقوم الظالمين
پس لعنت ہے حق تعالی کی اوپر قوم ظالموں کے ثم أنشأنا من بعدهم قرونا آخرين پھر پیدا کیا ہمنے بعد انکے قرنوں اور کو
یعنے اہل قرنوں کو جیسے قوم لوط اور قوم شعیب علی نبینا وعلیہما السلام ما تسبق من أمة أجلها وما يستأخرون نہ آگے گذری
کوئی امت وقت اپنے سے جو انکے عذاب کا مقرر کیا ہمنے اور نہ پیچھے رہ جاتے ہیں اس سے ثم أرسلنا رسلنا تترا پھر بھیجے
ہمنے پیغمبر اپنے پے در پے كلما جاء أمة رسولها كذبوه جب آتا تھا کسی امت کے پاس پیغمبر اسکا جھٹلاتے تھے اسکو اور جو
وہ کہتا تھا توحید اور نبوت اور بعث اور حشر کی بات دروغ ٹھہراتے تھے باپوں کی پیروی کے سبب ایمان نہ لاتے تھے فأتبعنا بعضهم
بعضا وجعلناهم أحاديث فبعدا لقوم لا يؤمنون پس پہنچے گئے ہم بعضوں کو بعضوں پر یعنے ایک گروہ کو ہلاک کیا پھر

اور لائیے اُسے ہلاک کیا پھر اور کیا ہمنے اُنکو باتین عبرت خلق کی یعنے عذاب اُنکا یاد کر کر ڈرین اور ضرب المثل کرین پس لعنت ہے واسطے اُس قوم کے
کہ نہین ایمان لاتے سمجھہ لیجئے کہ ہر شخص کی حکایت باقی رہ جاتی ہے اگر نیک ہے تو نیک اور بد ہے تو بد پس چاہئے کہ بھلائی کرے تاکہ فسانہ نیک
یادگار زمانہ رہے بیت کام ایسا تو نکر اے راونت کر کرے خلق شکایت تیری * تو ہوگا تیرا نام و نشان مگر ایک ہوگی حکایت تیری ٭
ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَائِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا
عَالِيْنَ پھر بھیجا ہمنے موسی کو اور بھائی اُسکے ہارون کو ساتھ نشانیون اپنیون کے اور معجزے ظاہر کے یعنے عصا کے تخصیص عصا کی اسواسطے
کی کہ اول معجزہ تھا اور کتنے ہی معجزے اُس سے ہوتے تھے طرف فرعون کے اور سرداروں اُسکے کے پس تکبر کیا انھون نے ایمان لانے سے اور
تھی وہ قوم قبطی سرکش فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ پس کہا انھون نے کیا ایمان لاوینگے ہم
واسطے دو آدمی کے کہ مانند ہمارے ہین صفات بشریت مین اور حال آنکہ قوم اُن دونون کی واسطے ہمارے بندگی کرنیوالی ہے یعنے ہمارے
حکم مین ہے جیسے اور غلام ہمارے بعضون نے لکھا ہے کہ بنی اسرائیل فرعون کو پوجتے تھے اور فرعون بت کو یا گوسالہ کو پوجتا تھا
فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ پس جھٹلایا فرعون اور قوم اُسکے نے موسی اور ہارون کو پس ہوئے جھٹلانے والے ہلاک کئے گئون سے
یعنے ڈوب گئے رود نیل مین ٭ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسی کو کتاب
توریت بعد ڈوبنے فرعون اور قوم اُسکے کے تو کہ بنی اسرائیل برکت اُسکے سے ہدایت پاوین ساتھہ احکام شریعت کے وَجَعَلْنَا ابْنَ
مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً اور کیا ہمنے قصہ عیسی کو اور قصہ مان اُسکے کو نشانی اپنی قدرت کی سمجھہ لیجئے کہ دلیل قدرت کاملہ حق تعالی عیسی
علیہ السلام مین یہہ ہے کہ جھولے مین باتین کین اور مریم رضی اللہ عنہا مین یہہ ہے کہ بن مساس بشر کے ایسا پسر لائین وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ
ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ اور جگہہ دی ہمنے عیسی اور مریم کو جب یہود سے بھاگے اور پھیر لائے ہم اُن دونون کو طرف زمین بلند کے جگہہ
رہنے کے اور پانی جاری کے سمجھہ لیجئے کہ ملک مصر مین جلیل اور ناصرہ دو شہر ہین درمیان مین اُن دونون کے اردل دریا ہے شیرین حضرت
عیسی علیہ السلام جب پیدا ہوئے اسوقت کے بادشاہ نے نجومیون سے سنا کہ بنی اسرائیل کا بادشاہ پیدا ہوا وہ ایذا دینے کو تلاش کرنے لگا
آپ حکم الہی سے اُن شہرون مین چلے گئے کبھی جلیل مین رہتے تھے کبھی ناصرہ مین بعضے کہتے ہین ایک زمیندار نے حضرت مریم کو اپنی بیٹی کر کہا
جب حضرت عیسی جوان ہوئے وہ بادشاہ مرچکا تھا اپنے وطن کو چلے آئے لکھا ہے کہ بارہ برس اس جگہہ رہے حضرت مریم رسیان بٹ کر
بیچتی تھین وہی قوت دونون کا ہوتا تھا يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اے پیغمبرو کھاؤ پاکیزہ چیزون سے اور
عمل کرو اچھے یہہ خطاب حضرت عیسی علیہ السلام کو ہے بطریق تعظیم یا سب انبیا کو ہے لیکن ایک دفعہ نہین بلکہ زمانون مختلف مین ہے کہ اپنے اپنے
وقت مین مخاطب ہین یا خطاب ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اور آپ کو بنام تمام انبیا پکارا اسواسطے کہ سید سبکے ہین اور فضائل و کمالات
تمام پیغمبرون کے اکیلے آپ مین موجود ہین اور موضح مین ہے کہ خطاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے کہ کہو امت اپنی کو کہ حلال کھاؤ اور عمل نیک
بجا لاؤ سمجھہ لیجئے کہ اکل حلال کو عمل صالح پر مقدم کیا اسواسطے کہ تخم حلال ثمر کمال ہے ٭ بیت رافتا تخم صاف و پاک تو بوئے ثمر پاک تاکہ
لاوے وہ ٭ لقمہ حلال بدن مین سرایت کر کر طرف عبادات کے رغبت دلاتا ہے اور لقمہ حرام رگ و ریشہ مین جاکر طرف منہیات کے
بلاتا ہے ان اللہ طیب لا یقبل الا طیبا بیت قطرہ باران نیز اگر صاف ہوئے گو ہر دریا تیز شفاف ہو اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ
تحقیق مین ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم جاننے والا ہون وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ اور تحقیق

یہہ ہے امت تمہاری ای پیغمبروامت ایک توحید اور عقائد اور اصول شرایع مین یا است تمہاری ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم امت ایک ہے
متفق ایمان اور توحید مین اور مین ہون پروردگار تمہارا پس ڈرو مجھہ سے مخالفت کلمہ مین فَتَقَطَّعُوا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا پس کاٹ لیا
اہل کتاب نے کام دین اپنے کا درمیان اپنے ٹکڑے ٹکڑے یعنے اختلاف کرکر گروہ گروہ ہوگئے كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ہر گروہ
ساتھہ اس چیز کے کہ نزدیک انکے ہے دین سے خوش ہین اور جانتے ہین کہ حق یہی ہے فَذَرْهُمْ فِي غَمْرَتِهِمْ حَتَّىٰ حِينٍ پس
چھوڑ دے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافرون مکے کے کو بیچ غفلت اور ضلالت اونکی کے اس مدت تک کہ مارے جاوین یا مرجاوین اَيَحْسَبُونَ
أَنَّمَا نُمِدُّهُم بِهِ مِن مَّالٍ وَبَنِينَ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ کیا گمان کرتے ہین مشرکان مکہ یہہ کہ جو کچھہ مدد دیتے ہین ہم انکو ساتھہ
اس چیز کے مال سے اور بیٹون سے شتابی کرتے ہین ہم واسطے انکے ساتھہ اس چیز کے بیچ بھلائیون کے یعنے مشرک گمان کرتے ہین کہ امداد
ہماری ساتھہ انکے مال اور اولاد دینے مین شتابی کرنا ہے واسطے انکے بھلائی مین اور وہ لائق اسکے ہین کہ انسے عوض اعمال انکے کے نیکی کرین
سچ ہم ہین ایسے جو وہ جانتے ہین بَل لَّا يَشْعُرُونَ بلکہ نہین سمجھتے کہ یہہ امداد استدراج ہے نہ شتابی کرنا بیچ بھلائی کے إِنَّ الَّذِينَ هُم
مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ تحقیق جو لوگ کہ وہ بہت عذاب پروردگار اپنے کے سے ڈرتے ہین وَالَّذِينَ هُم بِآيَاتِ رَبِّهِمْ
يُؤْمِنُونَ اور جو لوگ کہ وہ ساتھہ آیتون آفریدہ گار اپنے کے کہ قرآن ہے یا نشانیان قدرت اسکے کے ہین ایمان لاتے ہین وَالَّذِينَ هُم
بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ اور جو لوگ کہ وہ ساتھہ خداوند اپنے کے نہین شریک لاتے نہ شرک ظاہر نہ شرک
چھپا وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ اور وہ لوگ
کہ دیتے ہین جو کچھہ کہ دیتے ہین صدقہ اور زکوٰۃ واسطے اللہ کے اور دل انکے ڈرتے ہین کہ خیرات انکی مردود نہو
اور جانتے ہین یہہ کہ وہ طرف پروردگار اپنے کے پھر جانیوالے ہین یا دل انکے ڈرتے ہین اس سبب سے کہ وہ طرف رب اپنے کے رجوع کرنیوالے ہین
أُولَٰئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ یہہ لوگ جو ساتھہ ان صفتون کے موصوف ہین شتابی یا جلدی کرتے ہین بیچ بھلائیون کے وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ اور وہ طرف بھلائیون
آگے نکل جانیوالے ہین یا سب لوگون پر سابق ہین ساتھہ زیادتی طاعت کے یا ساتھہ حصول ثواب کے یا ساتھہ دخول جنات کے وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا
وُسْعَهَا اور نہین تکلیف دیتے ہم کسی شخص کو مگر موافق طاقت اسکی کے وَلَدَيْنَا كِتَابٌ يَنطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ اور نزدیک ہمارے
کتاب ہے یعنے لوح محفوظ کہ بولتی ہے ساتھہ حق کے یعنے مخالف واقع کے اسمین نہین لکھا یا نزدیک ہمارے نامۂ اعمال ہے ہر ایک کا کہ بھلے برے
کام اسمین سب لکھے ہین اور وہ کام کرنیوالے نہ ظلم کئے جاوینگے ساتھہ زیادتی عقاب کے اور کمتی ثواب کے بَلْ قُلُوبُهُمْ فِي غَمْرَةٍ مِّنْ هَٰذَا بلکہ دل
کافرون کے بیچ غفلت کے ہین اس سے جو مذکور ہوا یا اعمال ناموں سے یا قرآن سے وَلَهُمْ أَعْمَالٌ مِّن دُونِ ذَٰلِكَ اور واسطے انکے عمل ہین
ناپاک اور خطائے عظیم سے کہ شرک ہے یعنے اور گناہ بہت ہین سوا شرک کے هُمْ لَهَا عَامِلُونَ وہ اسکو کرنیوالے ہین موافق حکم قضا کے
اور وہ بیچ غفلت اور معصیت کے ہونگے حَتَّىٰ إِذَا أَخَذْنَا مُتْرَفِيهِم بِالْعَذَابِ إِذَا هُمْ يَجْأَرُونَ یہان تک کہ جب پکڑا ہمنے دولتمندان
انکے کو ساتھہ عذاب قحط کے یا قتل کے ناگہان وہ فریاد اور زاری کرینگے اور ہم کہینگے لَا تَجْأَرُوا الْيَوْمَ مت زاری کرو آج اور امید فریاد رسی کی
مت رکھو إِنَّكُم مِّنَّا لَا تُنصَرُونَ تحقیق تم ہماری طرف سے نہ مدد دیئے جاؤگے یا ہمارے عذاب سے نہ منع کئے جاؤگے قَدْ كَانَتْ آيَاتِي تُتْلَىٰ
عَلَيْكُمْ فَكُنتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ تَنكِصُونَ تحقیق تھین آیتین میری یعنے قرآن کہ ہر وقت پڑھا جاتا تھا اوپر تمہارے پس تھے تم سنے اسکے سے
اوپر ایڑیون اپنے کے پھر جاتے اور نہ سنتے تم کلام میرا مُسْتَكْبِرِينَ بِهِ سَامِرًا تَهْجُرُونَ درانحالیکہ تکبر کرتے تھے ساتھہ اسکے اور افسانہ گوئی

کرسی ۵۸

کرتے بیہودہ بکتے تھے یا اپنی بڑائی کرتے تھے ساتھ حرم مکہ کے کہ ہم اہل حرم ہیں یا چھوڑ دیتے سنتے تھے قرآن کو یا پیغمبر کو یا خانہ کعبہ کو کہ طواف نہیں کرتے تھے
گرد اسکے قصہ خوانی کرتے تھے اور اسپر نازاں تھے اَفَلَمۡ يَدَّبَّرُوا الۡقَوۡلَ اَمۡ جَآءَهُمۡ مَّا لَمۡ يَاۡتِ اٰبَآءَهُمُ الۡاَوَّلِيۡنَ کیا پس
نہیں فکر کی انہوں نے قرآن میں کہ اعجاز فصاحت الفاظ اور فصاحت معنی سے جانیں کہ کلام حق ہے یا آیا ہے انکے پاس کتاب اور پیغمبر جو
کچھ نہ آیا تھا باپوں انکے پہلوں کے پاس تو کہ عذر کریں کہ ہم کتاب اور پیغمبر سے واقف نہیں یعنی جیسے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو انکے باپوں کے
پاس بھیجا تھا یعنی ایسی ہی محمد کو صلی اللہ علیہ وعلیہما وسلم اوپر انکے بھیجا تو کہ عذر نہ لاویں چنانچہ سورہ یٰسٓ میں فرمایا ہے لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا
مَّاۤ اُنۡذِرَ اٰبَآؤُهُمۡ اَمۡ لَمۡ يَعۡرِفُوۡا رَسُوۡلَهُمۡ فَهُمۡ لَهٗ مُنۡكِرُوۡنَ یا نہ پہچانا انہوں نے پیغمبر اپنے کو ساتھ امانت اور راستی اور
حلم اور وقار اور کرم اور مروت اور نیک خوئے اور کمال علم کے باوجود امی ہونے کے پس وہ واسطے اسکے انکار کرنیوالے ہیں یعنی نہیں
کہ نہیں پہچانتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تو کہ انکار کریں اور کہینگے ہم حقیقت انکی نہیں جانتے اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ بِهٖ جِنَّةٌ یا کہتے ہیں کہ اسکو
جنون ہے اعتبار دیوانے کے باتوں کا نہیں ہے ایسا کہ وہ بکتے ہیں بَلۡ جَآءَهُمۡ بِالۡحَـقِّ وَاَكۡثَرُهُمۡ لِلۡحَـقِّ كٰرِهُوۡنَ بلکہ لایا ہے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس حق کہ قرآن ہے یا دین اسلام اور اکثر انکے حق کو ناخوش رکھنے والے ہیں قید اکثر کے اسواسطے ہے کہ بعضے کفار لوگوں کے
طعنہ کرنے سے ایمان نہیں لاتے تھے نہ کراہت حق سے وَلَوِ اتَّبَعَ الۡحَـقُّ اَهۡوَآءَهُمۡ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ وَمَنۡ فِيۡهِنَّ اور اگر
پیروی کرے حق تعالی خواہشوں کافروں کی بیچ وجود خداؤں بہت کے یعنی بالفرض اگر بہت خدا ہوویں البتہ بگڑ جاویں آسمان اور زمین اور
جو کوئی بیچ انکے ہیں فرشتے اور آدمی اور جن اور جانور اور سوا انکے چنانچہ آیت لو کان فیہما آلھۃ الا اللہ لفسدتا میں گذرا ہے اور بعضوں نے
کہا ہے کہ مراد حق سے دین اسلام ہے کہ اگر متابعت کرتا کافروں کی یعنی شرک کیطرف پھرتا اللہ تعالی قیامت لاتا آسمان و زمین کو تباہ فرماتا —
بَلۡ اَتَيۡنٰهُمۡ بِذِكۡرِهِمۡ فَهُمۡ عَنۡ ذِكۡرِهِمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ بلکہ لاتے ہیں ہم انکے پاس کتاب کہ اسمیں ذکر شرف اور دبدبہ عزت انکے کا ہے
یا نصیحت انکی ہے پس وہ نصیحت اپنے سے یا اس چیز سے جو سبب شرف انکے کا ہے یا نصیحت انکی ہے دنیا اور آخرت میں منہ پھیرنے والے
ہیں اَمۡ تَسۡـئَلُهُمۡ خَرۡجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيۡرٌ یا مانگتا ہے تو انسے واسطے رسالت اپنے کے خرچ اور مال تو کہ طامع جانکر تجھے تہمت تیری
رسالت پر کریں پس خرچ اور مال پروردگار تیرے کا کہ رزق دنیا کا اور ثواب آخرت کا ہے واسطے تیرے بہتر ہے مال اور دولت انکے سے وَّهُوَ
خَيۡرُ الرّٰزِقِيۡنَ اور وہ بہتر رزق دینے والوں کا ہے وَاِنَّكَ لَتَدۡعُوۡهُمۡ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ اور تحقیق تو البتہ بلاتا ہے انکو بغیر
خرچ اور مزدوری مانگنے کے طرف راہ سیدھی کے کہ دین اسلام ہے وَاِنَّ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوۡنَ ؏
اور تحقیق وہ لوگ کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے راہ سیدھی سے البتہ مڑ جانیوالے ہیں طرف گمراہی کے وَلَوۡ رَحِمۡنٰهُمۡ وَكَشَفۡنَا مَا بِهِمۡ
مِّنۡ ضُرٍّ لَّـلَجُّوۡا فِىۡ طُغۡيَانِهِمۡ يَعۡمَهُوۡنَ اور اگر مہربانی کریں ہم اوپر انکے اور کھول دیویں ہم جو کچھ ہے انکو سختی سے یعنی قحط جو انپر آیا ہے
البتہ لگے جاویں بیچ سرکشی اپنے کے سرگرداں یعنی اگر انسے بلا دور کریں ہم تب بھی بسبب عناد کے کفر پر اور تکذیب پر اسیطرح قائم رہیں گے
بیت انکے دل کو رابطہ ہے سوئے بد ؏ جا ئیگی انسے نہ ہرگز خوئے بد ؛ لکھا ہے کہ جب کال کمال پڑا مکے والے مردے اور مردار کھانے
لگے ابو سفیان نے مدینہ میں آکر حضرت سے کہا کہ تم گمان کرتے ہو کہ میں رحمت عالمین ہوں اور اہل مکہ زحمت میں مبتلا ہیں باپوں کو انکے تلواروں سے
مارا اور اب بیٹوں کو قحط سے دعائے بد کر کر ہلاک کرتے ہو حق تعالی نے یہہ آیت اتاری کہ وَلَـقَدۡ اَخَذۡنٰهُمۡ بِالۡعَذَابِ فَمَا اسۡتَكَانُوۡا
لِرَبِّهِمۡ وَمَا يَتَضَرَّعُوۡنَ اور البتہ تحقیق پکڑا تھا ہمنے انکو ساتھ عذاب قتل کے دن بدر کے پس نہ گڑگڑائے وہ طرف پروردگار اپنے کے

اور نہ عاجزی کی بلکہ ویسے ہی سرکشی اور نافرمانی میں لگے رہے حَتّٰٓى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ
مُبْلِسُوْنَ یہان تک کہ جب کھول دیا ہمنے اوپر انکے دروازہ عذاب سخت والا کہ بھوک ہے اور اوسکی شدت نا قتل اور قید سے زیادہ
ہے ناگہان وہ بیچ اوس عذاب کے ناامید ہین اور عاجز اور غمگین اور سرگردان اس حد تک ہین کہ سردار انکے تجھ سے رحمت مانگتے ہین وَهُوَ
الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ اور خدا وہ ہے جسنے پیدا کیا واسطے تمہارے سننے کو اور دیکھنے کو اور دلونکو کہ
سننے کی چیزین سنو اور دیکھنے کی دیکھو پھر دل سے سوچو کمال قدرت کو اس خالق یکتا کے اور تم قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ تھوڑا سا شکر کرتے ہو
کیونکہ عمدہ شکرگذاری یہہ ہے کہ کان اور آنکھ اور دل کو طرف اسکے پہچاننے میں صرف کرو بیت معرفت کو نہیں یہہ چاہتا ہین ؛ ورنہ گوش
چشم و دل بیکار ہین وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ اور اللہ وہ ہے جسنے پھیلا دیا تمکو بیچ زمین کے اور طرف
اسیکے جمع کئے جاؤگے دن قیامت کے وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اور اللہ وہ ہے جو جلاتا ہے اور مارتا
ہے اور واسطے اسیکے ہے پھر آنا رات کا اور دن کا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے تم کہ تمام جہان اسنے نیست سے ہست کیا اسیطرح
وہ پھر مار کر بھی جلا دیگا پس کیون انکار کرتے ہو سمجھ لیجئے کہ کفار مکہ نے باوجود ان دلیلون کے کچھ نہ سوچا بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ
بلکہ کہا انھون نے جیسا کہ کہا تھا پہلون نے قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ کہا کہ کیا جب مرجاوینگے
ہم اور ہوجاوینگے مٹی اور ہڈیان پرانی کیا ہم اٹھائے جاوینگے بیان استفہام انکاری ہے اور تکرار واسطے تاکید کے ہے یعنے بعد خاک ہونے کے کیونکر
مبعوث ہونگے لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَاۗؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ البتہ تحقیق وعدہ دئے گئے ہین ہم اور باپ ہمارے اسبات کا پہلے اسکے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنے ہمین اور باپون ہمارے کو وعدہ حشر اور نشر سے ڈرایا تھا لیکن وہ وعدہ سچ
نہوا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ نہین یہہ بات مگر کہانیان پہلون کی کہ جھوٹے قصے لکھ کر مرگئے قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان منکرون کو واسطے کس کے ہے زمین اور جو کوئی بیچ اسکے ہے یعنے مالک اور خالق زمین اور
اہل زمین کا کون ہے جواب دو مجھکو اگر ہو تم جانتے سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ البتہ کہینگے جواب مین تیرے کہ زمین اور جو زمین مین ہے واسطے اللہ کے
ہے مشرکان مکہ قائل تھے کہ خالق زمین اور اہل زمین کا اللہ ہے پس جب تجھکو یہہ جواب دین قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کہہ کیا پس نصیحت نہین پکڑتے تم اور
نہین سوچتے جو اول پیدا کرنے پر قادر ہے وہ اعادہ پر کیون عاجز ہوگا قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ کہہ دوسری بار
کون ہے آفریدگار آسمان سا تون کا اور پروردگار عرش بڑے کا کہ سب مخلوقات سے عظیم ہے سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ البتہ کہینگے کہ آسمان اور
عرش واسطے اللہ کے ہے اور سب کا پیدا کرنیوالا وہی ہے قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ کہہ کیا پس نہین ڈرتے تم یا نہین بچتے شرک سے کہ ایسے خالق کا
اسیکے مخلوق مین سے شریک ٹھہراتے ہو قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ
کہہ کون شخص ہے کہ بیچ ہاتھ قدرت اسکے کے ہے بادشاہی سب چیز کی اور نفع اور ضرر سب کا اور وہی پناہ دیتا ہے اور فریاد کو پہنچتا ہے اور چھڑاتا
عذاب اپنے سے جسے چاہتا ہے اور نہین پناہ دیا جاتا برخلاف اسکے جواب اسکا دو اگر ہو تم جانتے سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ البتہ کہینگے کہ یہہ باتین
جو تونے کہین واسطے خدا کے ہین کہ بادشاہ سب کا اور فریادرس ہندو نکا ہے قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ کہہ پس کہان سے سحر کئے جاتے ہو اور فریب
کھاتے ہو اور راہ حق سے پلٹتے ہو بیت باوجود ظہور نور یقین ؛ شک تمہارے کو کیون زوال نہین بیت کہان جاتے ہو چھوڑ کر
راہ صواب ؛ بخطا چلتے ہو شتاب شتاب ؛ راہ جو تمنے لی ہے عین خطا ؛ راہ ممنوع ہے یہ راہ عطا ؛ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ

بلکہ لائے ہم انکے پاس حق کہ توحید ہے اور وعدہ حشر اور نشر کا ہے اور تحقیق وہ البتہ جھوٹ بولنے والے ہین کہ اسبات کو جھٹلاتے ہین یا اولاد کو
شریک باری ٹھہراتے ہین مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۢ بِمَا خَلَقَ نہین پکڑے اللہ سبحانہ نے
اولاد اور نہین ہے ساتھ اسکے کوئی خدا کہ الوہیت مین اسکے شریک ہو کیونکہ اگر کوئی اسکا خدائی مین شریک ہوتا تو جتنے خدا ہوتے سب کی مخلوق
ہوتی اس وقت لیجاتا ہر ایک خدا اس چیز کو کہ پیدا کیا ہوتا اور اپنے بندون مین نشانیان کر دیتا کہ دوسرے کے بندون مین مل نجاوین اور کچھ نشانی
ظاہر نہین اس سے معلوم ہوا کہ ایک ہی خدا ہے اور دوسرے یہہ ہے کہ اگر کئی ہوتے تو اپنے اپنے مخلوق کو جدا کرتے اور ملک اپنا اپنا علاحدہ
بساتے پھر آپس مین لڑائی ہوتی جیسے بادشاہون مین دنیا کے ہوتی ہے وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اور البتہ بڑائی چاہتے اور چڑہائی کرتے
بعضے انکے اوپر بعضون کے اور یہہ نہین اس سے معلوم ہوا کہ کوئی اسکا شریک نہین سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ پاک ہے اللہ اس چیز سے کہ بیان
کرتے ہین یعنی بیٹا نہ ہے فرزند اسکا اور نہ ہے شریک واحد اسکی ذات ہے اور بے شریک عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى
عَمَّا يُشْرِكُوْنَ جاننے والا غائب کا اور حاضر کا پس برتر ہے اس چیز سے کہ شریک لاتے ہین واسطے اسکے سمجھ لیجئے کہ واسطے خوشی خاطر
خاطر جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مشرکون پر عذاب آنیکی خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بطریق دعا رَّبِّ اِمَّا
تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ اے پروردگار میرے اگر دکھلائے تو مجھکو جو وعدہ دئے جاتے ہین کافر عذاب کا دنیا اور آخرت مین رَبِّ فَلَا
تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ اے پروردگار میرے پس مت کیجو مجھکو بیچ قوم ظالمون کے یعنی عذاب مین انکے ساتھ مت کیجو سمجھ لیجیے
کہ یہہ بات واسطے کسر نفس اپنے کے فرمائی یا لوگون کو خبردار کیا کہ ظلم کی شامت بے گناہون پر پڑ جاتی ہے اور مراد یہان ظلم سے شرک ہے
وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ اور تحقیق ہم اوپر اسکے کہ دکھلاوین تجھکو جو وعدہ دیتے ہین ہم کافرون کو عذاب کا
البتہ قادر ہین لیکن ڈھیل اسواسطے ہے کہ بعضے انمین سے یا اولاد انکے بعد سے ایمان لاوینگے اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ دور کر
ساتھ اس خصلت کے کہ ہر ایک حال مین وہ بہتر ہے برائیون کو سمجھ لیجیے کہ یہہ خطاب حضرت کو ساتھ اخلاق نیک کے ہے یعنی اے حبیب ساتھ عفو
اور مرحمت کے معاف کر گنہگارون کے گناہون کو اسطرح کہ اہانت ان کی نہو یا دور کر کمینون کی جہل کو ساتھ حلم اپنے کے یا بچا لوگون کو معاصی سے
حکم طاعت کا کرکے یا دفع کر شرک کو مشرکون کے ساتھ کلمہ توحید کے یا محو کر منکر کو ساتھ امر معروف کے یا دفع کر جفا کو ساتھ وفا کے یا اشارہ نفس کو
ساتھ بشارت ذات کے یا ظلمت خلایق کو ساتھ نور حقائق کے یا حظوظ نفس کو ساتھ حقوق حق کے یا جلی کر وادی حوادث کو ساتھ قدم سلوک کے
اور عرفان قدم مین ثابت چھوڑ کے سب کو سوائے اللہ جا :: یہہ رہ غفلت نہین آگاہ جا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ہم خوب جانتے ہین ساتھ
اس چیز کے کہ بیان کرتے ہین وہ تیری صفت کہ شاعر اور ساحر بتاتے ہین یا میری صفت کہ اولاد اور شریک ٹھہراتے ہین وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ اور کہہ اے پروردگار میرے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے وسوسے ڈالنے شیطانون کے سے کہ ضلالت
اور معصیت کی طرف بلاتے ہین یا ڈالنے انکے سے لوگون کو ساتھ فریب اور غرور کے بیچ ہلاکت کے وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ
اور پناہ مانگتا ہون مین تجھ سے اے پروردگار میرے اس سے کہ حاضر ہووین میرے پاس شیطان وقت صلوٰۃ کے یا تلاوت کے یا ہر حال مین
یا اس سے کہ ایذا دین اور کفار ہمیشہ تجھے اور مجھے ساتھ صفات بد کے یاد کرتے ہین حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ
یہان تک کہ جب آوے ایک کو انمین سے موت کہتا ہے حسرت سے اے پروردگار میرے پھیر دو مجھکو طرف دنیا کے سمجھ لیجئے کہ حتی متعلق ساتھ
یصفون کے ہے اور ارجعون صیغہ جمع واسطے تعظیم مخاطب کے اور بعضے مفسرین کہتے ہین کہ خطاب طرف ملک الموت اور مددگارون

اسکے کے جو پہلے ساتھ کلا رب کے فرمایا اللہ تعالی سیے کرتا ہے پھر ساتھ کلمہ ارجعون کے رجوع طرف فرشتون کے لاتا ہے کہ پھیر دو مجھہ کو
دنیا مین لعلی اعمل صالحا فیما ترکت کلا شاید کہ مین عمل کرون نیک بیچ اُس جگہہ کے کہ چھوڑ آیا ہون یا اس چیز کے کہ چھوڑ آیا ہون کہ
ایمان ہے لاؤن اور نیک کام کرون ہرگز نہین یعنی کہ اسکو پھیراوین طرف دنیا کے انها کلمة هو قائلها تحقیق وہ چاہنا اُسکا ایک بات
ہے کہ غلبہ حسرت سے وہ کہنے والا ہے اسکا ومن ورائهم برزخ الی یوم یبعثون اور ورے اُنکے پردا ہے درمیان جنت کے اور
انکے یعنی قبر کہ اسمین رہینگے اسدن تک کہ اٹھائے جاوین گے اس سے فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینهم یومئذ ولا
یتساءلون پس جب پھونکا جاویگا بیچ صور کے دوسری بار یا تیسری بار واسطے جلانے مردون کے اور قیامت قائم ہوگی پس نہو گی
نسب درمیان انکے اسدن یعنے اسطرح زمین سے نہین اٹھنے کے جیسے نطفہ سے یا مان کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہین اور نہ ایک دوسر کو
پوچھیگا ہر ایک اپنے اپنے حال مین گرفتار ہوگا اور یہہ پہلے محاسبہ سے حالت ہوگی بعد محاسبہ کے تو احوال پرسی آپسمین کرینگے چنانچہ حق تعالی اسنے
فرمایا ہے واقبل بعضهم علی بعض یتساءلون اور دوسری معنی اس آیت کی یہہ ہین کہ نہوگی نسب درمیان انکے اُسدن یعنے علاقہ
اور نسب ٹوٹ جاویگی کسی ذی رحم کو اپنون پر رحم نہ ہیگا یوم یفر المرء من اخیه وامه وابیه اور بڑائی کرنی یہان اپنے نسب پر وہان
کچھہ کام نہ آویگی ان اکرمکم عند الله اتقاکم اور نہ ایک دوسرے کو پوچھیگا نسب سے بلکہ پرسش وہان اعمال نیک سے ہوگی بیت
فخر کیا رافت نسب پر چاہیئے ؛ نیکیہ ہان افضال رب پر چاہیئے ؛ قطع ہووینگے وہان انساب سب ؛ نی حسب پوچھینگے وہان ورنی نسبت
جسکو نسبت ہوگی کچھہ اللہ سے ؛ فرق ہوگا یہان کے وہ ہر شاہ سے ؛ جسکے ہونگے کام یہان بہر خدا ؛ اسپر وہان ہوویگا فضل کبریا ؛
فمن ثقلت موازینه فاولئك هم المفلحون پس جو شخص کہ بھاری ہوا پلہ اُسکا ساتھہ اعمال نیک کے جیسے مسلمان پس یہہ لوگ
وہ ہین فلاح پانیوالے کہ دوزخ سے بچکے بہشت مین جاوینگے ومن خفت موازینه فاولئك الذین خسروا انفسهم فی
جهنم خالدون اور جو شخص کہ ہلکا ہوا پلہ اسکا اس سے کہ اعمال نیک نہین کئے جیسے مشرک اور منافق پس یہہ لوگ وہ ہین جنہون نے
دیا جانون اپنے کو کہ عمر غفلت مین گنوائے اور استعداد کمال کو طلب مین آرزوے نفس اور متابعت شہوتکے مین ضایع کیا وہ بیچ دوزخ کے
ہمیشہ رہینگے تلفح وجوههم النار وهم فیها کالحون جھلس دیوے گی منہون انکے کو آگ اور وہ بیچ اسکے بتوڑی چڑھائے ہین
یا ارسے جلن کے منہون کو برا بنائے ہین ابو سعید خدری نے کہا کہ تفسیر مین اس آیت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھلس دیگی کا فرون کے
منہہ کو آگ نیچے کے ہونٹھہ انکے ناف سے لٹکینگے اور اوپر کے سر تک چڑھ جاوینگے موضح مین ہے کہ مسافت دونو لب مین چالیس گز کی ہوگی ؛
پس اللہ تعالی فرمادیگا اونکو الم تکن آیاتی تتلی علیکم فکنتم بها تکذبون کیا نہ تھین آیتین میری یعنے قرآن کہ دنیا مین پڑھی
جاتی تھین اوپر تمہارے پس تھے تم انکو جھٹلاتے تو کہ لائق اس عذاب کے ہوئے قالوا ربنا غلبت علینا شقوتنا وکنا قوما ضالین
کہینگے اے پروردگار ہمارے غالب آئی اوپر ہمارے بدبختی ہماری جو لوح محفوظ مین لکھی تھی ہمارے حق مین یا غالب ہوئے گناہ ہمارے
کہ موجب بدبختی ہمارے کے ہین اور ہوئے ہم قوم گمراہ طریقہ حق سے ربنا اخرجنا منها فان عدنا فانا ظالمون اے پروردگار ہمارے
نکال ہمکو آتش دوزخ سے کہ تدارک اپنا کرین ہم پس اگر پھر کرین ہم کفر اور تکذیب پس تحقیق ہم ظالم ہین اوپر اپنے کے سمجھئے کہ آخر کلام
دوزخیونکا یہی ہوگا قال اخسئوا فیها ولا تکلمون فرماویگا اللہ تعالی دور رہو بیچ دوزخ کے اور نہ کلام کرو مجھہ سے نکلنے کا نہ عذاب
ٹلنے کا کہ نہ تمکو نکالونگا نہ تم سے عذاب ٹالونگا انه کان فریق من عبادی یقولون ربنا امنا فاغفر لنا وارحمنا وانت

خیر الراحمین تحقیق تھا ایک فرقہ بندون میرے سے یعنے درویش صحابہ جیسے عمار اور بلال اور خباب اور مانند انکے رضی اللہ عنہم کہ ہمیشہ
کہتے تھے اے پروردگار ہمارے ایمان لائے ہم ساتھ تیرے پس بخش ہمکو اور رحمت کر ہمکو اور تو بہتر رحم کرنے والونکا ہے فاتخذتموھم
سخریا حتی انسوکم ذکری وکنتم منھم تضحکون پس پکڑا تھا تمنے انکو مسخرا یعنے ان درویشون سے تم ٹھٹھا کرتے تھے یہانتک
کہ بھلادی تمکو انھون نے یاد میری یعنے ایسے تم اسقدر ٹھٹھے بازی مین مشغول ہوئے کہ مجھکو بھی بھول گئے اور رہتے تم انسے ہنستے از روے تکبر اور تعظیم اپنے
اور حقارت اور ذلت انکے کے انی جزیتھم الیوم بما صبروا انھم ھم الفائزون تحقیق مین نے جزا دی انکو آج بسبب اسکے کہ صبر کرتے تھے وہ
اس ایذا اور ٹھٹھے تمہارے پر یہہ کہ وہ ہین مراد پانیوالے جزاے صبر انھونکی یہی ہے پس دیکھو کہ پہنچے ہین اپنے مقصود اور مراد کو وہ قال کم لبثتم
فی الارض عدد سنین فرمایگا حق تعالی یا فرشتہ ساتھ حکم اسکے کے کافرون کو کہ کتنا رہے تم بیچ زمین کے گنتے برسونکے کافر بسبب غفلت کے
جانتے ہین کہ ہم ہمیشہ دنیا مین رہینگے سو انسے بطریق عذاب پوچھا جاویگا کہ کتنے برس دنیا مین تم زندہ رہے زمین پر اور مردہ رہے قبر مین
قالوا لبثنا یوما او بعض یوم فسئل العادین کہینگے رہے تھے ہم ایکدن یا ٹکڑا دن کا پس پوچھہ لے گننے والون سے شمار زندگانی
ہمارے کا یعنے فرشتون سے کہ ہمارے عمرون اور روسون پر نگہبان تھے سمجھہ لیجئے کہ مدت زندگی کی دہشت سے آتش دوزخ کی بھول جاوینگے
یا دنیا کا رہنا خلود دوزخ کے آگے بہت کم معلوم ہوگا قال ان لبثتم الا قلیلا لو انکم کنتم تعلمون فرمایگا اللہ تعالی
نہین رہے تھے تم مگر تھوڑے بہ نسبت ایام آخرت اگر ہوتے تم جانتے کہ تمام دنیا مقابل آخرت کے اندک ہے افحسبتم انما خلقناکم عبثا
وانکم الینا لا ترجعون کیا پس گمان کیا تمنے علیہ غفلت سے یہہ کہ پیدا کیا ہے ہمنے تمکو بے فائدہ اور کھیل یا واسطے کھیل کے اور گمان کیا تمنے
یہہ کہ تم طرف ہمارے نہ پھرائے جاؤگے واسطے جزاے اعمال کے یعنے تمکو عبث نہین بنایا بلکہ واسطے عبادت کے بنایا ہے اور جزا دینا تمہارے کامون کا
مقرر ٹھہرایا ہے لطائف قشیری مین ہے کہ عبث مشغول ہونا ہے ساتھ اس چیز کے جو حق سے باز رکھے اور اللہ نے ہمکو اسواسطے نہین پیدا کیا اور ساتھ
اسکے امر نہین فرمایا شیخ ابوبکر واسطی نے ایکدن یہہ آیت پڑھہ کہا کہ فی نفی خلق کو عبث نہین پیدا کیا بلکہ چاہا کہ ہستی اسکی آشکارا ہو اور مصنوعات
سے طرف صفات کمالیہ اسکے کے راہ پاوین اور بعضون نے یہہ معنے کہے ہین کہ تمکو واسطے کھیل کے نہین پیدا کیا مینے بلکہ واسطے ظہور نور محمدی کے
پیدا کیا ہے کیونکہ ازل مین مقید کیا تھا کہ وہ گوہر پاک صدف خاک سے ظاہر ہو پس وہ اصل ہے اور تم سب فرع **بیت** شعر ہے وہ انسان جمیل
اسکے ہین سب :: اصل وہ ہے اور طفیل اسکے ہین سب :: **بیت** الحق وہ اگر نہ ہوتا نہ عدم سے کوئی آتا بوجود :: ہوتے وحدت سے نہ کثرت کے
نمود :: بحر الحقائق مین ہے کہ تمکو اسواسطے پیدا کیا ہے کہ اوپر میرے سود کرو نہ اسواسطے کہ مین اوپر تمہارے سود کرون بعضون کہا ہے کہ فرشتون کو اسواسطے
پیدا کیا کہ مظہر قدرت ہون اور آدمیون کو اسواسطے وجود دیا کہ مخزن جوہر محبت ہون بعضے کتب سماوی مین آیا ہے کہ ای بنی آدم سب اشیا کو واسطے
تمہارے پیدا کیا ہے مینے اور تمکو واسطے اپنے سبحان اللہ یہان سے شرافت بشر کے دیکھہ لو کہ سبب ظہور کنت کنزا مخفیا یہی ہے **نظم**
فی الحقیقت مین یہہ سر تا پا ہے نور :: گو بصورت نور سے ہے دور دور :: اسکے باعث ہے ظہور دو جہان :: ہے اسی سے غلغلہ یہان اور وہان ::
گنج مخفی کا ظہور اس سے ہوا :: آشکارا سر نور اس سے ہوا :: رافت انسان ہے عجب در نفیس :: بارگاہ قدس حق کا ہے جلیس :: جب تلک
شیطان کے تابع نہین :: اور کلام نفس کا سامع نہین :: شہوت و حرص و ہوا سے ہے بچا :: جو شرافت یہہ رکھے سب سے بچا :: اور جب ابلیس کے تابع ہوا ::
دولت دنیا کا یہہ طامع ہوا :: بارگاہ قدس سے ہے دور دور :: نے شرافت نے کرامت نے ہے نور :: پاک ہے اللہ سلطان
جہان :: پائیگا ناپاک کیونکر بار وہان :: فتعالی اللہ الملک الحق پس بہت بلند اور برتر ہے اللہ عبث پیدا کرنے سے اور اس چیز سے

کہ نہ لائق اسکے ہی بادشاہ حق لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ نہین کوئی معبود مستحق عبادت کے مگر وہ پروردگار عرش کرامت والیکا
کہ وہان برکات اور خیرات اترتے ہین یا پروردگار کریم وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اور جو
کوئی عبادت کرے ساتھ خدا کے برحق کے خدا اور کہ نہین دلیل اسکے پاس ساتھ عبادت اسکے کے پس سوا اسکے نہین کہ حساب عمل اسکا اور جزا ایسے
کردار اسکے نزدیک پروردگار اسکے کے ہے موافق کامون کے سزا دیگا اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ تحقیق نہین فلاح پاتے کافر وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ
وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ اور کہہ اے پروردگار میرے بخش اور رحم کر مومنون پر اور تو بہتر رحم کرنیوالون کا ہے حدیث میں ہے
کہ اول سورہ قد افلح کا اور آخر اسکا ایک گنج ہے گنجہا ے عرش خدا سے سمجھ لیجئے کہ مطلع اس سورت کا مشتمل اثبات افلاح مومنان ہے اور
مقطع متضمن نفی فلاح کافران اور خاتمہ اسکا کہ باب حسن انتہا سے ہے عجب معظمات دعا سے ہے اور یہہ دعا بڑی جامع اور کامل ہے کہ تعمیم بحذف
مفعول اسمین تمام اشخاص کو شامل ہے پس چاہئے ہر مومن کو کہ یہہ دعا پڑھا کرے اور جناب ارحم الراحمین مین اپنا عرض حصول مطلب کیا کرے
بیت ہم گنہگارون کا کوئی دین و دنیا مین نہین ؛ بخش اور کر رحم یارب انت خیر الراحمین ؛ سورۂ نور مدنی ہے چونسٹھ ۶۴ آیتین ہین ایک ہزار
تین سو سولہ کلمے ہین پانچ ہزار چھہ سو اسی حرف ہین فواصل اسکی لم ترب ہین اور تطبیق اسکی ساتھ سورت مومن کے یہہ ہے کہ آغاز مین اسکے ذکر مثوبت
اہل فلاح تھا ابتدا مین اسکے مذکور عقوبت اہل جناح ہوا

سورة النور مدنية بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وهي اربع وستون اٰية

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ یہہ سورت ہے کہ عالم قدس سے اتارا ہے ہمنے
اسکو بواسطہ جبرئیل اور فرض کئے ہین ہمنے تمیل احکام جو اسمین ہین اور اتارے ہین ہمنے اسکی آیتین بیان کرنیوالے حدود اور احکام کو تو کہ تم نصیحت پکڑو
اور حرام سے بچو اور ان حکمون مین یہہ ہے اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ جو زنا کرنیوالی اور زنا کرنیوالا غیر
محصن ہو پس مار واے اماموا ور حاکمو ہر ایک کو ان دونون مین سے سو درّے کہ پوست کو درد پہنچاوین اور گوشت کو نہ اوڑاوین اور چاہیئے
کہ تازیانے متفرق اعضا پر لگاوین نہ ایک عضو پہ توکہ توالی ضربات سے عضو مجروح نہوا ور سر مین نہ مارو تا ہلاک نہو جاوے اور منہہ کو بچاؤ کہ شکل
نہ بدل جاوے سمجھ لیجئے کہ یہہ حکم خاص ہے غیر محصن کے حق مین اور حد محصن کے رجم ہے اور شرح طحاوی مین ہے کہ شرط احصان کی حریت ہے اور بلوغ اور عقل
اور اسلام اور تزوج ساتھ دخول کے اور کنز مین ہے کہ دونو صفت احصان پر ہون اسوقت تک کہ زنا صادر ہوا نور جم ہے والا درے ہین اور عبد کے
حق مین پچاس درے ہین اور امام شافعی کے نزدیک باوجود درون کے ایکسال وطن سے نکال دینا ہے چنانچہ حدیث مین مائة جلدة اور تغریب
عام واقع ہے اور صاحب کشاف نے کہا ہے کہ تغریب عام نزدیک امام اعظم کے ساتھ اسی آیت کے منسوخ ہے اور مسائل اسکی کتب فقہہ مین
مفصل مذکور ہین ہے وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور نہ پکڑے تمکو بیچ حق ان دونو
زنا کرنیوالون کے مہربانی بیچ دین اللہ کے یعنے انکو مہربانی سے مت بخشو اور حد لینے مین اور درّے لگانے مین سستی مت کرو اگر ہو تم ایمان
لائے ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور چاہیئے کہ حاضر ہو عذاب کرنے پر ان دونون کے ایک
جماعت مسلمانون سے توکہ تشہیر انکی ہو اور فضیحتی انکی اور دن کو ایسے کامون سے بچاوے اور چاہیئے حاکم کو کہ حد میدان مین لیجاکر لگاوے
تا سب لوگون کو خوب نظر آوے اور ہر ایک خوف کھاوے اور آدمی امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک چار سے کہ تعداد شہود
زنا ہین کم نہون اور اوروں کے نزدیک ایک بھی کفایت ہے اور دس تک بھی کہا ہے واللہ اعلم بحر مواج مین ہے کہ مدینہ مین بعضے عورتین بدکار تہین لیکن مالدار تہین

اصحاب صفہ نے چاہا کہ انسے نکاح کرلین کہ ہم آرام تمام سیتے طعام کھاوین اور انکو زنا سیتے بچاوین حق تعالی نے واسطے اسکے کہ نقد اسلام بر بتہ
نہ لگے اور مسلمان بدنام نہ ہوون یہہ آیت نازل کی کہ اَلزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِکَةً بدکار مرد نہین بیاہ تا مگر بدکار عورت کو یا بت
پوجنے والی کو وَّالزَّانِیَةُ لَا یَنْکِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ اور عورت بدکار کو نہین بیاہ لیتا اسکو مگر مرد بدکار یا بت پوجنے والا
کیونکہ جنسیت موجب الفت کے اور مشاکلت سبب محبت کے ہوتی ہے **بیت** ہر ایک نے اپنے طبع کے لائق ہمکان لیا ؎ بلبل نے باغ زاغ نے
صحرا کو خوش کیا وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اور حرام کیا گیا ہے یہہ بیاہ کرنا بدکار عورت کا اور بت پرست سیتے اوپر مسلمانون کے
بحر مواج مین ہے کہ بعضے مفسرین نے اوکو دونون جگہہ بمعنے واو کہا ہے اور تقدیر کلام کی یہہ ہے کہ الزانی والمشرک ماینکح الا زانیۃ
اور مشرکۃ والزانیۃ لاینکحھا الا زان و مشرک اور بیاہ بدکار عورت سے منع اسواسطے ہے کہ غیر کفو ہے اور مشرک سے اس جہت سے
کہ خلاف دین ہے پس مرد بدکار عورت پارسا کو نہ بیاہ لاوے اور نیک مرد زن بدکار نکرے دو جہت سے ایک تو عدم کفائت کہ مذکور ہوا دوسرے
ایک کے صحبت سے دوسرا بگڑ جاوے اور ایک قول یہہ ہے کہ یہہ حکم اول اسلام مین تھا پیچھے ساتھ آیۃ وانکحوا الایامی کے منسوخ ہوگیا اب اگر مرد
بدکار عورت پارسا کو نکاح مین لاوے تو درست ہے مگر مرد پارسا کو عورت بدکار نہین روا جب تک کہ بدکاری کرتی رہے اور اگر توبہ کرے تو
درست ہے وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ اور جو لوگ کہ تہمت زنا کی دیتے ہین عورتون پاک دامنون کو اور مرد بھی اسمین داخل
ہین اور پاک دامن یہان وہ ہے جسمین یہہ پانچ صفتین ہوون حریت اور بلوغ اور عقل اور اسلام اور پارسائی کہ زنا سے بچا ہے ثُمَّ لَمْ
یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ پھر نہین لاتے چار شاہد کہ مرد آزاد بالغ مسلمان ہوون واسطے ثابت کرنے اس تہمت کے جو انپر زنا کی کی ہے
فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً پس مارو انکو اسی درّے وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا اور مت قبول کرو ان تہمت کرنیوالون کے
کہ شاہد نہ لائے اور درّے کھائے شاہدی کسی حکم مین کبھی دم مرگ تک یا بوقت توبہ تک وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا
مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا اور یہہ لوگ تہمت کرنیوالے وہ ہین فاسق مگر جنہون نے توبہ کی پیچھے اس تہمت اور گالی کے اور پھر کبھو تہمت
نلگاوے گالی دیوے اور سنوارا نیت اپنے کو مسلمانون کو تہمت نہ لگانے مین اور اپنے سے نام فسق کا اٹھانے مین لیکن شاہدی انکی مقبول
نہین امام اعظمؒ اور امام مالکؒ کے مذہب مین ہمیشہ اور امام شافعیؒ اور امام احمد حنبلؒ کے نزدیک شاہدی انکی مقبول ہوگی اور فسق انکا دور ہوگا فَاِنَّ
اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ پس تحقیق اللہ تعالی بخشنے والا ہے گناہ بندون کے مہربان ہے اوپر توبہ کرنیوالون کے سمجھنا چاہئے کہ جو شخص تہمت
زنا کی لگاوے محصن کو اور شاہد نہ لاوے اسکے واسطے اوسکے اسی درّے ہین جو مذکور ہوئے اور جو غیر محصن کو تہمت زنا کی لگاوے اور یہہ گالی دیوے اور گالی بغیر
زنا کے دیوے اسکی حد نہین تعزیر ہے لکھا ہے کہ بعد نزول اس آیت کے عاصم بن عدی رض نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاید کہ ہم مین سے
کوئی مرد بیگانہ کو اپنی عورت پاس دیکھے پھر وہ شاہدون کو جمع کرنے بین لگے اور وہ شخص اپنا کام کرکے چلا جاوے اور جو بے شاہد کے یہہ بات کہے تو اسکو
درّے لگین اور فاسق اور مردود الشہادت ٹھہرے یہہ بات کیونکر ہو آپنے فرمایا اے عاصم حکم اللہ کا یہی ہے عاصم مجلس شریف سے اٹھکر باہر نکلے
عویمر بھائی اچھے زاد انکا ملا کہنے لگا کہ اے عاصم شریک بن سحما کو شکم پر اپنے زن خولہ کے دیکھا مین نے عاصم نے کہا واویلا وہ بلا آئی جسسے ڈرتے
تھے ہم پھر حضرت سے جا کے عرض کیا حضرت نے خولہ کو بلا کر پوچھا اسنے انکار کیا یہہ آیت لعان کی نازل ہوئی کہ وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ
یَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ اور جو لوگ کہ تہمت لگاتے
ہین زنا کی جورون اپنے کو اور نہین ہین واسطے انکے شاہد مگر جانین انکے پس واجب ہے گواہی دینا ایک کا انمین سے چار بار گواہیان ساتھ

قسم اللہ کی یہہ کہ وہ شخص یعنے شوہر البتہ سچون سے ہے اس بات مین کہ نسبت زنا کی اپنے جورو کو کرتا ہے اور پہر گواہی قسم کہا کر دینا قائم مقام ایک
شاہد کے ہے وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ اور پانچوین بار گواہی دینا یہہ کہ لعنت خدا کی ہے اوپر اوسکے
اگر ہو جہوٹون سے اس تہمت لگانے مین سمجھ لیجیے کہ لعان مرد کی اسطرح ہے کہ چار بار قسم کہا کر کہے کہ مین سچا ہون جو اس زن کو نسبت زنا کی
کرتا ہون اور پانچوین بار کہے کہ لعنت اللہ کی ہو مجھ پر جو مین جہوٹا ہون اس بات کہنے مین اور ہر بار اشارہ طرف اس زن کے کرے اور حکم اسکا
یہہ ہے کہ حد تہمت زنا کی کہ اسی ۸۰ تازیانے ہین مرد سے ساقط ہو جاتی ہے اور واجب ہوتی ہے عورت پر لعان اور اگر عورت نکرے لعان تو قید کی جاے
یہان تک کہ لعان کہے یا سچا کرے اپنے شوہر کو پھر اگر سچا کرے تو حد زنا لازم آویگی اور لعان عورت کی یہہ ہے کہ فرماتا ہے وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ
أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ اور دفع کرتا ہے اس عورت سے عذاب کو جو قید ہے یا حد ہے یہہ کہ گواہی دیوے
چار گواہیان ساتھ قسم خدا کے یہہ کہ شوہر میرا جہوٹون سے ہے اس بات مین کہ مجھے تہمت لگاتا ہے وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ
كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ اور پانچوین بار گواہی دے یہہ کہ غضب خدا کا ہے اوپر اس عورت کے اگر ہو یہہ شخص سچون سے اس تہمت لگانے مین
زنا کے لکھا ہے کہ بعد نماز عصر کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عویمر اور خولہ کو بلا کر پوچھا دونون نے اسطرح لعان کیا اور وقت کہنے لعنت اور
غضب کے آپ آمین کہتے تھے اور اہل مجلس آپ کی موافقت کرتے تھے اور بعضے مفسرین کہتے ہین کہ یہہ قصہ عویمر کا نہین ہے بلکہ ابن امیہ کا ہے
واللہ اعلم ۞ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ حَكِيمٌ اور اگر نہوتا فضل اللہ کا اوپر تمہارے اور رحمت اسکی اور یہہ
کہ اللہ توبہ قبول کرنیوالا ہے حکم کرنیوالا حدونکا اوپر تمہارے البتہ فضیحت کرتا تم کو اور جہوٹے کو بڑے عذاب مین مبتلا کرتا یا اگر نہ فضل خدا کا
ہوتا اور رحمت اسکی ساتھ تاخیر عذاب تمہارے بیچ البتہ ہلاک ہو جاتے تم یا اگر نہ فضل فرماتا اللہ تعالی ساتھ مقرر کرنے حدون کے اور منع کرنے
یہہ فعلون کے البتہ نسل تمہاری منقطع ہو جاتی اور لوگ آپسمین ایک دوسرے کو ہلاک کرتے یا اگر نہ بخشتا حق تعالی اوپر تمہارے ساتھ قبول
توبہ کے البتہ صحراے ناامیدی مین سرگردان پھرتے پس تمکو توفیق توبہ عنایت کر کر مقام امید مین پہنچایا ۞ بیت ۞ نہ توفیق اپنی گر ہوتی رفیق
افضال رحمان سے ۔ نہ توبہ کرنے کی پاتے رہائی دشت حرمان سے ۔ لکھا ہے کہ پانچوین سال ہجرت کے غزوہ مریسیع کو حضرت چلے ام المومنین
عائشہ رضی اللہ عنہا ساتھ تھین ایک مقام پر قضاے حاجت کو گئین ہار انکا گم گیا اسکو وہان ڈھونڈھنے لگین اسمین دیر ہو گئی لشکر کا کوچ ہو گیا
خادمون نے جانا کہ آپ کجاوے مین بیٹھی ہین اونٹ کو لے گئے جب انھون نے آکر منزل خالی دیکھی وہین بیٹھ گئین صفوان بن معطل حضرت کے حکم سے
سب لشکر کے پیچھے رہا کرتا تھا اسنے آکر اپنے اونٹ پر آپ کو سوار کر کر اسیدن لشکر ظفر پیکر مین پہنچا دیا ابن ابی نے جو انکو شتر صفوان پر دیکھا الٹی سیدھی
باتین کرنے لگا مدینہ منورہ مین پہنچ کر یہہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی اور ام المومنین بیمار ہو گئین تہین کچھ انکو اس بات کی خبر نہ تھی لیکن حضرت کے
کم التفاتی دیکھ کر اجازت لیکر اپنے باپ کے گھر آئین وہان اس ماجرے سے آگاہ ہوئین دن رات روتی تہین مرض اور زیادہ ہو گیا حضرت نے
ازواج اور اصحاب سے حال انکا پوچھا سب نے طہارت پر انکے گواہی دی پھر حضرت گھر مین ابوبکر صدیق رض کے تشریف لائے عائشہ رضی اللہ
عنہا کو گریان اور نالان دیکھ کر کہا کہ اے عائشہ اگر گناہ ہوا تو توبہ کر اور اللہ سے بخشش مانگ انھون نے کہا کہ دشمنون نے یہہ بات اڑائی
ہے اور مین جو کچھ کہونگی کوئی باور نہین کریگا پس مین وہی کہتی ہون جو پدر یوسف نے کہا تھا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ پس اسیدم
اثر وحی کا حضرت پر ظاہر ہوا اور یہہ آیتین طہارت عائشہ مین نازل ہوئین إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ تحقیق جو لوگ کہ لائے ہین
طوفان بڑا بیچ شان حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی جماعت ہین تم مین سے سمجھ لیجیے کہ وہ پانچ شخص تھے عبداللہ بن ابی اور زید بن

رفاعہ اور حسان بن ثابت شاعر اور مسطح بن اثاثہ پسر خالہ حضرت صدیق رض اور حمنہ بنت جحش خواہر ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا
لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم مت گمان کرو اس جھوٹ کو برا واسطے اپنے مخاطب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین
عائشہ رض اور صفوان ہیں بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ بلکہ وہ بہتر ہے واسطے تمہارے اسواسطے کہ ثواب عظیم پایا اور پاکدامنی میں تمہارے
آیتیں اتریں اور کرامت اور تعظیم تمہاری سب پر ظاہر ہوئی اور وعید شدید طوفان اٹھانیوالوں کے حق میں آئی لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُم
مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ واسطے ہر شخص کے ہے انہیں سے جزا اسکی کہ کمایا ہے گناہ سے موافق اسکے سمجھ لیجئے کہ بعضے ہنستے تھے بعضے نالا
باتیں کہنے لگے بعضے چپ تھے اور منع نہیں کرتے تھے وَالَّذِي تَوَلَّىٰ كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ اور جو شخص کہ متولی
ہوا ہے بڑی بات کا اس جماعت میں سے مراد اس سے ابن ابی ہے لعنہ اللہ واسطے اسکے ہے عذاب بڑا آخرت میں یا دنیا میں کہ حد قذف کھایا
یا آخر عمر میں جاتی رہی اسکی بینائی یا ہاتھوں نے اسکے ہماری شکل کی پائی لَّوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنفُسِهِمْ
خَيْرًا کیوں نہ جسوقت سنا تمنے اسبات کا گمان کیا مسلمان مردوں نے اور مسلمان عورتوں نے ساتھ ہم دینوں اپنے کے اچھا جیسے
اپنے جانوں پر گمان کرتے ہیں سمجھ لیجئے کہ عدول خطاب سے طرف غیبت کے اور مضمر سے طرف مظہر کے مبالغہ ہے توبیخ میں اور آگاہ کرنا
کہ ایمان مقتضی گمان نیک ہے ساتھ مومنوں کے یعنے چاہیئے تھا کہ مسلمان سنکر یہہ طوفان نیک کرتے گمان عائشہ اور صفوان پر
وَقَالُوا هَٰذَا إِفْكٌ مُّبِينٌ اور کہتے یہہ طوفان ہے ظاہر حق تعالی ازواج پیغمبروں کو ایسے کاموں سے بچاتا ہے بسبب تعظیم اور تکریم انکے
لَّوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ کیوں نہ لائے اوپر اسبات کے چار شاہد کہ شاہدی بھرتے فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَٰئِكَ
عِندَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ پس جسوقت نہ لائے شاہدوں کو پس یہہ لوگ نزدیک اللہ کے وہی ہیں جھوٹے ظاہر اور باطن میں کیونکہ
اگر گواہ لاتے ظاہر میں سچے ہوجاتے لیکن باطن میں جھوٹے رہتے اسواسطے کہ ایسا فعل ازواج انبیا سے ممتنع ہے اور اب جو شاہد نہ
لائے ظاہر میں بھی جھوٹے رہے وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ
اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا اوپر تمہارے اور مہربانی اسکی بیچ دنیا اور آخرت کے ساتھ توفیق توبہ اور مغفرت کے البتہ لگتا تمکو بیچ اس چیز
کہ شروع کیا تھا تمنے بیچ اسکے جھوٹ اوپر صدیقہ رضی اللہ عنہا کے عذاب بڑا قذف اور ملامت مردم اسکے سامنے جھوٹے ہوتے اور
تمکو وہ عذاب پہنچتا إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُم مَّا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ جسوقت لیتے تھے تم اس بات کو ساتھ زبانوں اپنے کے اور کہتے تھے
ساتھ مونہوں اپنے کے وہ چیز کہ نہیں واسطے تمہارے ساتھ اسکے علم یعنے جہل کہتے تھے وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمٌ اور گمان کرتے ہو تم اس چیز کو کہ ہلکی ہے
آسان اور سہل کہ اسکے سبب کچھ عقوبت نہوگی اور حال یہہ ہے کہ وہ بات نزدیک اللہ تعالی کے بڑی ہے اور عذاب بہت ہے اسپر کیونکہ الحاق عار اہل بیت نبوت پر اور تکذیب
قرآن کی اور استخفاف منصب رسالت پر لکھا ہے کہ ام ایوب زوجہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہما ابو ایوب انصاری سے کہا کہ سنی ہے تونے جو بات عائشہ
رضی اللہ عنہا کے حق میں کہتے ہیں اسنے کہا کہ سنی ہے میں نے وہ جھوٹ ہے کیونکہ تو یہ نسبت اپنے یہہ کام روا رکھتی ہے ام ایوب نے کہا لا واللہ ابو ایوب نے کہا کہ واللہ ایسا
عائشہ بہتر ہے تیرے سے ہے پس یہ نسبت زوجہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے یہہ کام کب روا رکھتا ہے جو نسبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھتی ہے وہ
کام کب کریگی یہہ بہتان عظیم ہے حق تعالی نے فرمایا وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم مَّا يَكُونُ لَنَا أَن نَّتَكَلَّمَ بِهَٰذَا اور کیوں نہ جسوقت سنا
تمنے اسبات کو کہا مثل ابو ایوب انصاری کے تم نے نہیں لائق ہمکو یہہ کہ بولیں ہم یہہ بات سُبْحَانَكَ هَٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ پاک ہے اللہ
اس سے کہ حرم محترم پیغمبر میں خلل ڈالے یہہ بات بہتان ہے بڑا بار دل ہوا اسنا فقوت يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَن تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا إِن كُنتُم

مؤمنین نصیحت کرتا ہے تمکو اللہ اس سے کہ پھر کرو تم ایسا کام کبھی تا دم مرگ اگر ہو تم ایمان والے کیونکہ ایمان مانع طعن ہر مسلمان ہے
خصوصاً طعن امہات مومنات کہ عصمت انکی خصلت ہے اور طہارت طینت **بیت** وہ پاک دامنان ہین کہ دامن جو انکا پائین ہے محراب
سجدہ نماز کی اسکے طاق بنا ہین ﴿وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ﴾ اور بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمھارے آیتین کہ دلالت کرتے ہین اوپر نیک
اداب کے تو کہ نصیحت پکڑو اور راہ ادب نہ چھوڑو ﴿وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾ اور اللہ جاننے والا ہے پاک دامنی عائشہ صدیقہ کے حکم کرنیوالا ہے
ساتھ عصمت اور طہارت اسکے کے **بیت** لوث خطا سے دامن صاف اسکا پاک ہے ؛ گرد اسکی بھی نہ گرد کا ڈر ہے نہ باک ہے ﴿اِنَّ
الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ﴾ تحقیق وہ لوگ کہ دوست رکھتے
ہین یہہ کہ پھیلے بیحیائی بیچ ان لوگون کے جو ایمان لائے ہین واسطے انکے عذاب دردناک ہے بیچ دنیا کے ساتھ حد قذف اور بدنامی کے اور بیچ آخرت
کے ساتھ آتش دوزخ کے ﴿وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ اور اللہ جانتا ہے غرض انکی اور تم نہین جانتے ہو ﴿وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ اور اگر نہوتا فضل اللہ کا اوپر تمھارے اوپر توفیق توبہ کے اور رحمت اسکی اور یہہ کہ اللہ تعالی شفقت کرنیوالا
مہربان ہے البتہ عذاب کلی پہونچتا ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ﴾ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت پیروی کرو
قدمون شیطان کے یعنی راہون اسکے کی معصیت مین وسوسون اسکے کی بدگمانی عائشہ صدیقہ مین ﴿وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ
يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ اور جو کوئی پیروی کرے قدمون شیطان کی پس تحقیق وہ شیطان حکم کرتا ہے ساتھ بیحیائیون کے اور نامعقول کے
﴿وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ﴾ اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا اوپر
تمھارے ساتھ توفیق توبہ کے یا تعیین حد کے کہ کفارت گناہ ہے اور رحمت اسکی ساتھ پاکی تمھارے کے نہ پاک ہوتا تم مین سے کوئی کبھی قیامت تک
پلیدی سے اس عیب جوئی اور بدگوئی کے اور لیکن اللہ تعالی پاک کرتا ہے ساتھ قبول توبہ کے جسے چاہے ﴿وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ اور اللہ
سننے والا ہے باتین لوگون کے جاننے والا ہے نیتین انکی لکھا ہے کہ امیر المومنین ابوبکر رضہ نے قسم کھائی تھی کہ مسطح پسر خالہ اپنے سے
کہ ایک طوفان اٹھانیوالون مین وہ بھی تھا سلوک نہ کرونگا حق تعالی نے یہہ آیت اتاری کہ ﴿وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ
اَنْ يُّؤْتُوْۤا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ﴾ اور نہ قسم کھاوین صاحب بزرگی کے دین مین تم مین سے
اور صاحب کشایش مال کے مراد اس سے ابوبکر رض ہین یعنے ایسے لوگ چاہیئے کہ نہ قسم کھاوین یہہ کہ نہ دین قرابت والون کو اور فقیرون کو اور وطن
چھوڑنے والون کو بیچ راہ خدا کے اور مسطح قرابت والا بھی ہے اور مسکین اور مہاجر بھی ہے ﴿وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا﴾ اور چاہیئے کہ معاف
کرین خطا انکی اور درگذرین بدلا لینے سے ﴿اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ﴾ آیا نہین دوست رکھتے تم یہہ کہ بخش دے تمکو پس تم بھی اورون کو
بخشو ﴿وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ اور اللہ بخشنے والا ہے باوجود اسکے کہ قادر ہے بدلا لینے پر مہربان ہے گنہگارون پر تم بھی اسکی باتین سیکھو اور
متخلق ساتھ اخلاق اسکی کے ہو سمجھ لیجیئے کہ علما نے اس آیت سے فضل صدیق پر استدلال کیا ہے اور کہا ہے وہ بیچ ان الفضل المطلق لیبیت
الوالفضل ذوالفضل جسکو کہے ؛ بزرگی مین کیا اسکے پھر شک رہے ؛ نہین منکر اسکا مگر بے بصر ؛ کہ اسکو نہین آتی آیت نظر ؛ دل اسکا سیہ
اور درون تیرہ ہے ؛ نہین دین سے کام اسکو کون کیرہ ہے ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ﴾ تحقیق وہ لوگ کہ تہمت لگاتے ہین پاک دامنون بیخبر ایمان والیون کو لعنت کئے گئے وہ بیچ دنیا اور آخرت کے ؛ **بیت** نہ یہان
انکا باقی رہا نیک نام ؛ نہ وہان رحمت حق کا پاوینگے جام ؛ بہ دنیا وہ ملعون و مردود ہین ؛ بعقبی وہ مبغوض و مطرود ہین ؛ سمجھ لیجئے

کہ مراد اس سے ازواج پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین یا خاص حضرت عائشہ ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ مہاجرات کے شان مین ہے اور بعضون نے
عام کہا ہے بہر تقدیر جو ایسے پاک دامنون پر تہمت لگاتے ہین وہ ملعون دوسرا ہین وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ اور واسطے انکے عذاب ہے بڑا
کہ انکے گناہ بڑا ہوا اور وہ عذاب ہوگا يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ اُسدن گواہی
دیوینگے اوپر انکے زبانین انکی ساتھ بہتان اٹھانیکے اور ہاتھ انکے اور پانون اُنکے ساتھ اُس چیز کے کہ تھے کرتے گناہون اور خطاؤن سے
يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ اُسدن کہ پورا دیگا انکو خدا جزا انکی حقیقی اور جان لینگے
اُسدن یہہ کہ اللہ وہی ہے حق کہ ظاہر کرنیوالا بیان کرنیوالا الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ باتین نالائق اور ناپاک واسطے
ناپاک لوگون کے ہین کہ وہ آپ پلید ہین پلید باتین کرتے ہین اور ناپاک لوگ واسطے ناپاک باتون کے ہین کہ خود خبیث ہین خبیث کلام کرتے
ہین وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ اور پاکیزہ باتین واسطے پاکیزہ لوگون کے ہین اور پاکیزہ لوگ واسطے پاکیزہ باتون کے
ہین کہ وہ آپ اچھے ہین اچھا کلام کرتے ہین بیت پانی ہو تو پانی اور مے ہو تو مے: نکلے وہی جام سے کہ جو اسمین ہے ؛ دوسرے معنی اس آیت کی یہہ
ہین کہ عورتین خبیث واسطے خبیث مردون کے ہین کہ وہ انکی طرف رغبت کرتے ہین اور مرد خبیث واسطے عورتون خبیث کے ہین کہ وہ انکے
جانب مائل ہین اور پاک دامنی بیبیان واسطے پاکیزہ مردون کے ہین اور پاکیزہ مرد واسطے پاک دامنون بی بیون کے ہین کہ انکے مناسبت طبیعت کے
انہین سے ہے اور انکی مشابہت انہین سے ہے بیت آپ جیسا ہو ویسے ویسا ہی الفت چاہیئے ؛ پاک پاکون کو خبیثون کو خباثت چاہیئے
حاصل کلام کا یہہ ہے کہ حرم محترم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ پاکتر تمام موجودات کے ہین بی بی پاکیزہ مثل عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا چاہیئے
کیونکہ جنسیت سبب الفت اور صحبت ہے بیت جو ہے سچا اسکو سچون سے ہے میل ؛ اور جھوٹے کرتے ہین جھوٹون سے کھیل ؛ طیبین کے
واسطے ہین طیبات ؛ نص قرآنی سے ثابت ہے یہہ بات ؛ للخبیثین ہین خبیثات ایسے ہی ؛ مرد بد کے واسطے زن ہے بری ؛ أُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ
مِمَّا يَقُولُونَ یہہ لوگ پاک ہین اور بری یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا اور صفوان رضی اللہ عنہ اس چیز سے
کہ کہتے ہین بہتان اٹھانیوالے منصب نبوت عالی تر ہے اس سے کہ دامن عصمت زوجہ طاہرہ اسکیکا گرد ایسے شبہ کے سے آلودہ ہوا اور صفوان
بھی مرد پاک اور اولیائے صحابہ سے ہے ہرگز لائق اس تہمت کے نہین لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ واسطے انکے مغفرت ہے اللہ سے
اور روزی نیک بے رنج اور بہت یا رزق کریم نعیم بہشت ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ اے لوگو جو ایمان
لائے ہو خدا اور رسول پر مت داخل ہو گھرون مین سوا گھرون اپنے کے کہ جہان رہتے ہو یعنی بیگانہ گھرون مین مت جاؤ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا
وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا یہانتک کہ اذن لے لو اور سلام بھیجو اوپر رہنے والون اسکے کے لکھا ہے کہ ایک زن انصاریہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو عرض کیا کہ مین اپنے گھر مین ننگی کھلی بیٹھی رہتی ہون نہین چاہیئے کہ کوئی مجھے اسحال مین دیکھے ناگہان کوئی قرابت والا میرا ان نکلتا ہے اور
اسی حالت مین دیکھ لیتا ہے یہہ آیت نازل ہوئی اور حکم ہوا کہ بے اجازت کسی کے گھر مین نجاؤ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ یہہ خبر
کرنی اور اجازت چاہنی بہتر ہے تمھاری اس سے کہ بے اجازت چلے جاؤ اور یہہ حکم کیا ہمنے تو کہ تم نصیحت پکڑو سمجھ لیجیے کہ اپنے گھر مین بھی اگر جاؤ
تو کھانس کھنکار کر آواز سنا کر جاؤ تو کہ گھر والیان جو بے تکان بیٹھے ہین سنبھل جاوین اور اوڑھنا پہنا جو ہو سو اوڑھ پہن لین فَإِن لَّمْ تَجِدُوا
فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ پس اگر نہ پاؤ تم بیچ گھر غیر کے کسی کو کہ جس سے اجازت لو پس مت داخل ہو اسمین یہانتک
تک کہ اذن دیا جاوے واسطے تمھارے یعنی کوئی پیدا ہو اور اذن دے کیونکہ خالی گھر مین بے اجازت جانا محل تہمت سرقہ ہے وَإِن قِيلَ

لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا اور اگر کہا جاوے واسطے تمہارے بعد اذن مانگنے کے کہ پھر جاؤ پس پھر جاؤ بے توقف اور اسکے دروازے پر ڈٹے مت
رہو کہ گھر والے کا ضرر ہے هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ وہ پھر جانا پاکیزہ اور پسندیدہ ہے واسطے تمہارے وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ اور اللہ ساتھ
اس چیز کے کہ کرتے ہو تم جاننے والا ہے اور اسکی جزا دیگا بعد نزول اس آیت کے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
راہ مین شام اور عراق کے تجارت والے جاتے ہین وہان سرائین اترنے کے اور مکان اتارے کی بنے ہین شام کو جا اترتے ہین صبح کو کوچ کر
جاتے ہین ان مقامون مین کوئی مقیم نہین کہ کسی سے اجازت چاہین یہہ آیت اتری کہ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا
غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَكُمْ نہین اوپر تمہارے گناہ یہہ کہ داخل ہو تم بے اذن گھرون مین کہ کوئی نہین رہتا انمین بلکہ آتے
ہین اور جاتے ہین جیسے مہمان سرائین اور مکان اتارے کی بیچ ان گھرون کے دھرا ہے اسباب تمہارا یا فایدہ اور نفع ہے واسطے تمہارے
سردی گرمی مین کہ انمین آرام پاتے ہو اور اسباب اور جانور تمہارے محفوظ رہتے ہین وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا
تَكْتُمُونَ اور اللہ جانتا ہے جو کچھ ظاہر کرتے ہو اذن مانگنے مین اور جو کچھ چھپاتے ہو نیتون مین بیچ دخول خانہ کے فساد ؛
قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے مسلمان مردون کے کہ بند
کرین آنکھین اپنی دیکھنے نامحرم کے سے کہ نظر سبب فتنہ کا ہے اور محافظت کرین شرمگاہون اپنے کے حرام سے یا چھپا دین عورت اپنی ناف سے
زانون تک ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ یہہ بند کرنا آنکھ کا اور محافظت کرنے شرمگاہ کے پاکیزہ تر اور سودمند تر ہے واسطے انکے دنیا اور دین مین
إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ تحقیق اللہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہین وہ نظر اوپر حلال اور حرام کے اور استعمال جوارح کے
ساتھ طاعات اور آثام کے سمجھ لیجیے کہ نظر انگیز رہ پیک شیطان کا کہ وجود انسان مین ہے آنکھ ہے کیونکہ اور حواس جبتک کہ اپنے کوئی
چیز مس نکرے نہین ادراک کر سکتی اور چشم وہ حاسہ ہے کہ دور اور نزدیک سے اپنا کام کر لیتی ہے بیت نہین کچھ قریب پر ہے سو توقف آہ
دور سے دور جا لڑتی ہے نگاہ ؛ آفتین لائی ہے بدن پر چشم ؛ چشم ہے باعث بلا و خشم ؛ نفحات مین شبلی رحمۃ اللہ سے منقول ہے کہ چھپاؤ
دیدہ سر کو محارم سے اور چشم دلکو ماسوے اللہ سے بیت چشم نامحرم سوتکو مس نکرے ؛ اور دل غیر کی ہوس نکرے ؛ وَقُلْ
لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا اور کہہ واسطے
مسلمان عورتون کے کہ بند کرین آنکھین اپنی مردون نامحرمون سے اور محافظت کرین شرمگاہون اپنے کی بدکاری سے اور نہ ظاہر کرین
بناؤ اپنا زیور اور پوشاک اور رنگتون سے مگر جو ظاہر ہو اسمین سے وقت کاروبار کے جیسے چھلے انگوٹھی سرمہ کاجل مسی پان مہندی
بعضون نے کہا ہے کہ مراد بناؤ سے مواضع اسکے ہین پس منہہ اور دونون ہاتھ مستثنی ہین وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ
اور چاہیے کہ ڈال لیوین اوڑھنی اپنی اوپر گریبانون اپنے کے یعنے سر پر اوڑھ لین کہ بال اور بناگوش اور گردن اور چھاتی چھپی رہے وَلَا
يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ اور نہ ظاہر کرین مواضع بناؤ اپنے کی جیسے سر اور کلائی اور سینہ اور پنڈلی ہے کہ مقام
تعویذ و ٹیکا اور چوڑیون اور کڑون اور بنا نونگا اور جگنون اور چمپاکلی اور دگہد گی اور کڑے اور جھڑے اور پازیب کا ہے مگر واسطے
خاوندون اپنے کے کہ زینت زیب بناؤ پہننا انہین کے واسطے ہے أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ یا باپون اپنے کے اور دادا
پردادا بھی حکم رکھتے ہین یا باپون خاوندون اپنے کے کہ وہ بھی حکم باپون کا رکھتے ہین أَوْ أَبْنَائِهِنَّ یا بیٹون اپنے کے اور پوتا پرپوتا نانا
آخر یہی حکم رکھتا ہے أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ یا بیٹون خاوندون اپنے کے کہ وہ بھی حکم بیٹے بیٹون کا رکھتے ہین أَوْ إِخْوَانِهِنَّ یا بھائیون

اپنے کے اَوْ بَنِیْٓ اِخْوَانِهِنَّ یا بیٹون بھائیون اپنے کے کہ حکم بھائیون کا رکھتے ہین اَوْ بَنِیْٓ اَخَوٰتِهِنَّ یا بیٹون بہنون اپنے کے اور
یہ وہ جماعت سے ہین جنسے نکاح روا نہین اور دو دوسرے شریک بھی یہی حکم رکھتے ہین اور چچون اور ماموون کو ذکر نہ کیا کیونکہ بھائیون کے
حکم مین ہین انوار مین ہے کہ احتیاط یہہ ہے کہ چچا اور ماموون کو بھی بناؤ اپنا نہ دکھاوے کہ شاید وہ اپنے بیٹون کے آگے تعریف کرین اور
سبب فتنہ کا ہو اَوْ نِسَآئِهِنَّ یا بی بیون اہل دین اپنے کے یعنے ایسے بھی بناؤ نہ چھپاوین اور تبیان مین ہے کہ زن یہود یہ اور
نصرانیہ اور مجوسیہ اور بت پرست حکم مرد بیگانہ کا رکھتی ہے زن مسلمہ کو اظہار زینت خفیہ اپنے روا نہین اسکے آگے کیونکہ حکم دین نے درمیان
سے اہل کفر او راسلام رسم آشنائی کی اٹھالی ہے اور بی بیون پاک دامنون کو ملاقات سے عورتون بدکارون کے پرہیز چاہیے
اور بعضے کہتے ہین سب بی بیون کو انسے اجتناب چاہیے اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ یا وہ کہ مالک ہوین ہاتھ انکے یعنے لونڈیون سے
بھی نہ پرہیز کرین خواہ مومنہ ہون خواہ کافرہ اور باوجودیکہ نسائہن مین یہہ داخل نہین یہان ذکر کیا تو معلوم ہو کہ لونڈی کافرہ سے بھی پرہیز
لازم نہین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اس سے غلام اور لونڈیان سب ہین اور ایک قول ہے کہ غلام اگر پارسا ہو تو نظر بی بی پر کرے اور نہین تو نکرے
اور اکثر حفاف مین ہے کہ ابن المسیب رض نے کہا کہ مغرور نہو لفظون پر اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ کے کہ یہہ لونڈیون کے حق مین ہے نہ غلامون کے
کہ غلام عورت کا حکم مرد اجنبی کا رکھتا ہے جائز نہین دیکھنا اسکو طرف بالون کے اور منہ اور عضو کے مواضع زینت اسکے سے
اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ یا جو ساتھ رہنے والے ہین غیر حاجت والے مردون سے کہ کھانے کے واسطے گھرون مین
آتے ہین اور کچھ عورتون سے غرض نہین رکھتے اور شہوت انکو نہین جیسے بہت بوڑھے اور نامرد یا ایسے بے عقل کہ مطلق مباشرت سے
آگاہ نہین اور رسوائی کھانے کے کچھ نہین جانتے اور اکثر ائمہ حنفی کہتے ہین کہ خوجے اور لوگ خصی جس بات نظر مین حکم اجانب کا رکھتے ہین کیونکہ خواہش مباشرت کی
رکھتے ہین گو کہ طاقت نہین رکھتے اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ یا آگے لڑکون کے کہ جو نہین واقف اوپر
چھپے عورتون کے یعنے تمیز نہین رکھتے اور مباشرت سے بے خبر ہین یا قدرت نہین رکھتے زنا کی کہ نابالغ ہین وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ
لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ اور نہ مارین عورتین پاؤن کو نگھرون اور کڑے پہنے ہوئی اپنے زمین پر وقت چلنے کے تو کہ جانا
جاوے جو کچھ کہ چھپاتے ہین بناؤ اپنے سے اور زیور اپنے سے کہ کڑے اور چھڑے اور پازیب اور گھونگرو ہین حاصل یہہ ہے کہ آواز خلخال
کو شش رجال مین پہنچاوین تا کہ موجب شہوت مرد و نکا نہو وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اور
توبہ کرو طرف اللہ کے اے مسلمانون تو کہ تم فلاح پاؤ سمجھ لیجیے کہ سبکو توبہ فرمائی کیونکہ کوئی بشر خالی خطا اور جرم سے نہین امام قشیری نے
کہا ہے کہ محتاج نہ توبہ کا وہ شخص ہے کہ اپنی جان کو محتاج توبہ کا نجانے کشف الاسرار مین ہے کہ سب مطیعون اور عاصیون کو ساتھ توبہ کرنے کے
فرمایا تو کہ عاصی خجل نہوین کیون کہ اگر فرماتا اے گنہگارو توبہ کرو رسوائی انکی ہوتی پس جب دنیا مین رسوا نکیا امید ہے کہ عقبی مین بھی رسوا
نکریگا بیت جسنے رسوا نکیا یہان ہمکو کب کریگا وہ خجل وہان ہمکو وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ
وَاِمَآئِكُمْ اور نکاح کرو رانڈون کو اپنے مین سے یعنے جس عورت کا خاوند مرجاوے اسکا نکاح کسی مرد سے کر دو اور جس مرد کی جورو
یعنے بیوہ ۱۲
مرجاوے اسکا نکاح کسی عورت سے کر دو اور نکاح کرو صلاحیت اور لیاقت والون کو غلامون اپنے سے اور لونڈیون اپنے سے تخصیص
صالحون کے واسطے اہتمام انکی کی ہے اور اسکی کہ بسبب بیاہ کے پاک دامن ہین اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ اور
ہووین رانڈ اور صالح لونڈی غلام فقیر محتاج حاجت روائی کریگا انکی اللہ فضل اپنے سے ساتھ قناعت کے یا ساتھ جمع کرنے کے دو

رزق ایک جگہہ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ کشایش والا ہے رزق انہیں دیگا جاننے والا ہے مستحقوں فقیروں کو فراخ روزی انکی
کریگا وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ اور چاہیے کہ حرام سے بچیں اور پاک دامن رہیں
وہ لوگ کہ نہیں پاتے اسباب نکاح کا کہ مہر اور نفقہ ہے یہان تک کہ تونگر کرے انکو اللہ فضل اپنے سے اور اسقدر مقدور ہو جاوے کہ بیاہ کر لیں وَالَّذِيْنَ
يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اور وہ لوگ کہ چاہتے ہین لکہت آزادگی کے کچھہ دیکر ان لوگون مین سے
کہ مالک ہوے ہین سیدھے ہاتھہ تمھارے یعنے جو غلام تمھارے خط آزادی مانگتے ہین پس لکھہ دو انکو سمجھہ لیجئے کہ یہہ امر استحبابی ہے اور مکاتب وہ ہے
کہ میان اپنے غلام کو کہے کہ اتنا مال دے اور تو آزاد ہے پھر وہ غلام اسقدر مال دے کر آزاد ہو جاوے لکہا ہے کہ صبیح غلام خویطب بن
عبد العزی نے لکہت آزادگی کی مانگی خویطب نے کہا مال رکھتا ہے کہا نہین قوت کسب کی ہے کہا نہین کہا تو مین نہین مکاتب کرتا تجھکو یہہ آیت
نازل ہوئی کہ اگر غلام اور لونڈی مکاتبہ طلب کرین تو انکو مکاتب کرو اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا اگر جانو تم بیچ انکے بھلائی اور صلاحیت اور
امانت یا قوت کمانے کی اور قدرت ادائے مال کی اور مکروہ ہے کہ غلام بھیک مانگ کر مال کتابت ادا کرے سلمان رض سے غلام نے خط آزادی
مانگا کہا مال رکھتا ہے کہا نہین کہا قوت کما دینے کی ہے کہا نہین کہا مین ہرگز تجھے لکہت آزادگی کی نہ دونگا تو چاہتا ہے کہ مجھے میل اور چرک
لوگون کی کھلاوے وَاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ اور دو انکو یعنے بندگان مکاتب کو بعضے مال خدا کے مین سے جو دیا ہے تمکو خویطب نے
صبیح کو کہ سو دینار پر خط آزادی لکہہ دیا تھا یہہ آیت سنکر بیس دینار دیے امام شافعی اور امام احمد رح کہتے ہین کہ و اٰتُوْهُمْ خطاب مولی کو ہے واجب ہے
مال کتابت سے کچھہ مکاتب کو بخشنا امام احمد نے ربع مال مقرر کیا ہے اور امام شافعی نے خواجہ کے رائے پر رکھا ہے اور امام اعظم اور امام مالک رح مولی کو
مال دینا واجب نہین جانتے وہ کہتے ہین کہ و اٰتُوْهُمْ خطاب طرف عام مسلمانون کے ہے کہ اعانت کرین مکاتب کے اور زکوٰۃ اسکو دین تو کہ وہ مال
کتابت ادا کر کے طوق بندگی سے مخلوق کے آزاد ہو اسی واسطے اس خرچ کو فک رقبہ کہتے ہین بیت گردن آزاد ہو کسیکی گر ز راہ تا خیر ہے
پہہ بس اہنون نے لکہا ہے کہ عبد اللہ بن ابی منافق کے چھہ لونڈیان تھین خوب صورت جبرا انکو بدکاری پر جبر کرتا تھا اور مال لیتا تھا معاذہ اور مسیکہ دو انہین سے تھین
وہ اپس مین کہنے لگین کہ اگر یہہ کام جو ہم کرتے ہین نیک ہے تو بہت ہمنے کیا ہے اور جو بد ہے تو چھوڑتے ہین ہم پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت مین حاضر ہو کر عرض حال کیا یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَي الْبِغَاۗءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا اور مت جبر کرو تم لونڈیون
اپنے کو اوپر بدکاری کے اگر چاہین بچے رہنا زنا سے یا نچاہین سمجھہ لیجئے کہ ذکر بچے رہنیکا بمقتضاے حال ہے ورنہ اکراہ ممنوع ہے ہر حال ہے
پس حق تعالی فرماتا ہے کہ تم جبر کرتے ہو لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا تو کہ طلب کرو تم مال اسباب زندگانی دنیا کا انکے کسب سے اور انکی
اولاد بکنے سے وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور جو کوئی جبر کریگا لونڈیون کو اوپر بدکاری کے
پس تحقیق اللہ تعالی پیچھے جبر کرنے کے بخشنے والا ہے گناہ لونڈیون کو مہربان ہے اوپر انکے اور وبال اسی بدکاری کا جبر کرنیوالے کی گردن پر ہے
نہ لونڈیون پر کہ مجبور ہین وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ اور البتہ تحقیق اتاری
ہین ہمنے طرف تمھارے آیتین روشن اور بیان کرنیوالے حلال اور حرام اور حدین اور احکام اتارے ہین اور مثالین ان لوگون کے کہ گذرے
ہین پہلے تم سے یعنے قصے نادر مانند قصہ انکے کے سمجھہ لیجئے کہ وہ قصہ ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہے کہ مشابہہ ہے ساتھہ قصہ مریم رض کے
وقوع تہمت مین اور ساتھہ قصہ یوسف علیہ السلام کے براءۃ ذمت مین وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ اور اتاری ہے ہمنے ان آیتون مین نصیحت واسطے
پرہیزگارون کے تخصیص پرہیزگارونکی واسطے انتفاع انکے کے ہے ساتھہ مواعظ قرآنی کے اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور اللہ نور آسمانونکا

ع

اور زمین کا ہے نور نام ہے اللہ تعالیٰ کا امام زاہدی نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ کو نور کہئے اور ترجمہ اسکا فارسی میں جو روشنی ہے نہ کہئے کہ
روشن ضد تاریکی کی ہے اور وہ آفریدگار دونوں ضدونکا ہے سمجھ لیجئے کہ نور متعارف ایک کیفیت ہے کہ باصرہ پہلے اُس کیفیت سے ادراک کرتی ہے
پھر تمام مبصرات کا ادراک کرتا ہے مثل اس کیفیت کے کہ فایض ہوتی ہے مثلاً آفتاب سے اجرام کثیفہ پر جو مقابل اسکے ہوتے ہیں ان معنوں میں
اطلاق نور کا حق تعالیٰ پر روا نہیں اور جو اسنے اپنے آپ کو بنام نور فرمایا ہے بدون تقدیر مضاف کے چارہ نہیں اسواسطے صاحب کشاف نے
کہا ہے کہ ذو نور السموات والارض وہی ہے خداوند نور آسمانوں کا اور زمین کا ساتھ انوار اہل انکے کہ جو عالم ہستی میں بمقام بلندی اور
پستی میں نور رکھتا ہے ذاتی یا عرضی سب اسیکے فیض کی بخشش اور عطا ہے بیت تھے ظلمت عدم میں پڑے ہم کہ ناگہاں نور
وجود دیکے تو لایا ہمیں یہاں یا نور مصدر بمعنی فاعل ہے اے منور السموات والارض وہی ہے روشن کرنیوالا آسمانوں کا
ساتھ فرشتوں کے اور نور دینے والا زمین کا ساتھ پیغمبروں کے یا روشنی بخشنیوالا قلوب ساکنان ارض و سما ہے ساتھ نور معرفت
و توحید کے تیسیر میں ہے کہ آراستہ کرنیوالا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور مؤید اسی قول کے ہیں وہ معنی جو حضرت مولانا
یعقوب چرخی نے شرح اسماء اللہ میں معنی نور کی لکھیں ہیں کہ جہان آرائے و دلکشاے اور امام نسفی نے یہاں آرایش ارض و سما میں
کیا ہے کہ آراستہ کیا آسمان کو ساتھ صوامع قدس کے کہ اماکن طاعات ملئکہ کرام ہے اور زمین کو ساتھ مساجد الانس کے کہ مواضع عبادات
اہل اسلام ہے یا سما کو ساتھ مہر اور ماہ اور ستاروں کے اور زمین کو ساتھ انبیا اور علما اور مومنوں کے یا آسمان کو ساتھ تسبیح سبحان
اور تقدیس مقدسان کے اور زمین ساتھ تلبیہ حاجیان اور تکبیر غازیان کے یا افلاک کو ساتھ بیت المعمور کے اور زمین کو ساتھ کعبہ و اقرا السرور کے
بعضوں نے کہا ہے کہ مدبر السموات والارض تدبیر کرنیوالا امور اہل آسمان و زمین کا حسبطرح کہ چاہیئے وہی ہے مدبر امور قوم و ملک کو نور القوم
اور نور البلد اہل عرب کہتے ہیں چنانچہ شاعر نے کہا ہے : مصرعہ نور القبائل ساکب بن مجلم پس وہی ہے کہ کام سب اہل آسمان و زمین کے
کرتا ہے اور ہر ایک کو ساتھ عطیہ کل حزب بما لدیہم فرحون کے بہرور فرماتا ہے بیت خوان احسان تیرے ارض و سما میں ہیں کریم :
کل حزب فرحون واہ ہے کیا لطف عمیم تبیان میں ہے کہ مدلول السموات والارض کیونکہ جو دلیل و دلائل قدرت اور بدائع حکمت سے
ہیچ دوایر سپہر میں اور مرکز زمین کے واقع ہے دلالت کرتے ہیں او پر وجود قدرت اور علم اور حکمت اسکے کے مہ ففی کل شیٔ لہ آیۃ
تدل علی انہ واحد بیت دلیل قدرت مولیٰ وجود جملہ اشیا ہے : ہر ایک مصنوع میں پیدا ظہور صنعت اسکا ہے : ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
منقول ہے کہ ہادی اہل السموات واہل الارض بیت رہنمائے اہل ارض و آسمان : ہے وہی مولائے کل کون و مکان بعضوں نے
کہا ہے کہ سرور اہل السموات والارض تاریکی موجب ملال اور غم کے اور ظلمت سبب خوف اور وحشت کے ہے جو کوئی محنت تاریکی سے
راحت روشنائی میں آئے مسرت اور نشاط پائے یہاں بھی آثار انوار تجلیات جمال الٰہی بسبب سرور تمنا ہی کیا ہے بیت تو جو ظاہر
ہو تو سو نور و مسرت آوے : اور جو چھپ جاوے تو صد وحشت و ظلمت آوے : بعضے علما نے کہا ہے کہ نور وہ ہے کہ روشن کرے
چیزوں کو تا کہ باصرہ ادراک کرے اور بسبب اسکے راہ پاوے پس حق تعالیٰ نے بیان کیا ہے واسطے ہمارے جو کچھ معاد اور معاش ہمارے
میں کام آوے اور ہم نے بسبب اسکے راہ پائی ہے پس اسکو نور کہئے صاحب احقاف نے کہا ہے کہ ظلمت کے وقت نہ ساکن اور متحرک میں
فرق معلوم ہوتا ہے نہ علو اور سفل میں تمیز اور قبیح اور فصیح میں جدائی اور جب نور ظہور کرتا ہے سب کیفیات کھل جاتی ہیں صفا اور کدر صاف
نظر آجاتا ہے عرض اور جوہر متمیز ہو جاتا ہے اور مدرکہ انسانیہ استفادہ اس اشیا اور تمیز کا بسبب نور کے کرتا ہے لیکن ادراک نور میں

حیران ہے کیونکہ جانتا ہے کہ عالم نور سے بھرا ہے اور نور چھپا ہے ظاہر ہے بدلالت اور باطن ہے بالذات پس حق تعالی کہ ہم نے اسکے سبب سے
ادراک پایا اور اسی نے ہمکو مرتبہ تمیز اشیا کو پہنچایا لائق ہے کہ اسکو نور کہیں مثنوی کہ دلالت سے وہ ہے پیدا اور بالذات درک سے
ہے ورا دولت فہم اسکے اعطا ہے لیک وہ فہم سے مبرا ہے اور نزدیک محققون کے نور حقیقی ہستی حضرت حق ہے کہ تمام موجودات
اسکے سبب سے ظاہر ہین اور وہ سب سے مخفی ہے شرح رباعیات مولانا جامی مین ہے کہ جو کچھ ادراک کریگا تو اول ہستی مدرک ہوگی اگرچہ ادراک
سے اس ادراک کے غافل ہوگا اور غایت ظہور سے مخفی رہیگا جیسے کہ ادراک الوان و اشکال کا بواسطہ ضیا کے ہے کہ محیط ہے اُن پر اور شرط
ہے رویت کی اور باوجود اسکے دیکھنے والا بیچ ادراک انکے کے ادراک اسکے سے غافل ہے اور غلبت ضیا مین معلوم ہوا ہے کہ ورا انکے ایک امر تھا
اور مدرک کہ ضیا ہے اسیطرح اور ہستی حقیقی ہے کہ محیط ہے ساتھ ضیا اور الوان اور اشکال کے اور دیکھنے والے کے اور جمیع موجودات کے
ذہنی ہون یا خارجی اور قیوم سب کا ہے اور ادراک شی کا بدون ادراک اسکے کے محال ہے اگرچہ ادراک اسکے سے غافل ہو تو اور وہ غفلت
بواسطہ دوام ظہور اسکے کے ہے کہ اگر وہ نور بھی مانند ضیا کے غایب ہوتا ظاہر ہو جاتا کہ بیچ وقت ادراک موجودات کے دوسرا امر اور بھی کہ نور وجود
حضرت حق ہے مدرک تھا بیت وہ ہستی کبریا کا رافت ہے نور ہر ذرہ خلق جسنے پایا ہے ظہور جو شمع کہ بڑی فروغ سے اسکے دور
ظلمت نیستی مین عدم کے وہ رہے مستور رسالہ حق الیقین مین ہے کہ ہستی حق سبحانہ پیدا تر سب ہستیون سے ہے کیونکہ وہ آپ پیدا ہے
اور پیدا ہونا تمام ہستیون کا اسی سے ہے اللہ نور السموات والارض سب اشیا بے ہستی اسکے کی عدم محض ہے اور پیدا ادراک سب کا ہستی
اسکی ہے کیونکہ جسکو ادراک کریگا اول وہی ہستی مدرک ہوگی اگرچہ ادراک اس ادراک کے سے غافل ہو تو اور شدت ظہور سے مخفی رہے بیت
سب اشیا نور سے اسکے ہے پیدا کہان ہو وہ عالم سے ہویدا ہین اسکے درک ہو کب درک اشیا نہین اس درک مین ہر درک کی جا
کرے ادراک ایسے کیا مانہ ہے ادراک کہ وہ ہے درک سے ادراک کے پاک مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ صفت اس
نور کی کہ منسوب طرف اسکے ہے مانند طاق کے ہے کہ بیچ اسکے چراغ ہے روشن بعضے کہتے ہین مشکوۃ فتیل لور قندیل کے درمیان کا ہے اور مصباح
بتی روشن اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ وہ چراغ روشن بیچ شیشے کے قندیل کے ہے اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ
شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ وہ قندیل شیشے کے کمال شفافی اور لطائف کے سبب گویا کہ ستارا ہے چمکتا مانند زہرہ و مشتری روشن
کیا جاتا ہے وہ چراغ روغن درخت مبارک زیتون سے کہ زمین مقدس مین اوگا ہے اور ستر پیغمبرون نے اسپر دعائے برکت کی ہے انمین سے
ایک ابراہیم خلیل اللہ ہین علی نبینا وعلیہ السلام لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ نہ مشرق کیطرف ہے اور نہ مغرب کی طرف یعنے معمور ہے
جانب مشرق اور مغرب نہین بلکہ بمقام اوگنے اسکے کا زمین اور پہاڑ ملک شام کے ہین پایہ ہمیشہ دھوپ کھاتا ہے تاکہ جل جاوے
اور نہ مدام سایہ مین رہتا ہے تو کہ میوہ اسکا خام رہے بلکہ تاب آفتاب سے بہرہ اٹھاتا ہے اور حمایت سایہ سے فیض پاتا ہے حسن بصری
رح نے کہا ہے کہ اصل اس درخت کی بہشت سے ہے کہ دنیا مین لائے ہین پس اس عالم کے درختون مین نہین کہ اطلاق شرقی غربی کا اسپر کیا جاوے
يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نزدیک ہے کہ روغن اس درخت کا روشن ہو جاوے آپ اور اگرچہ نلگی اسکو آگ یعنے
چمکاہٹ اسکی اسطرح کی ہے کہ بن آگ روشنائی بخشے نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ روشنی ہے اوپر روشنی کے یعنے چمکاہٹ روغن کی ساتھ
روشنی چراغ کے اور شفافی قندیل شیشہ کی فتیل سوز مین کہ جامع انوار ہی نور ہے اوپر نور کے يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ راہ دکھاتا ہے
اللہ طرف نور معرفت اپنے کے جسکو چاہتا ہے وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ اور بیان کرتا ہے اللہ مثالین معقولات کی صور

تحویل
۶۲

محسوسات مین واسطے لوگون کے تو کہ سمجھ جاوین اور مقصود بات کا پالین ۚ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اور اللہ ساتھہ ہر چیز کے دانا ہے
معقولات اور محسوسات سے اور حقایق جلیات اور خفیات سے جاننے والا ہے سمجھیے کہ اس تمثیل مین علما کے بہت اقوال ہین امام فخر الدین
رازی نے اسرار التنزیل مین کہا ہے کہ مراد نور ایمان ہے کہ حق تعالی نے مثال دی ہے سینۂ مومن کو ساتھہ مشکوۃ کے اور دل صاف کو کہ سینہ مین
ہے ساتھہ قندیل شیشہ کے بیچ مشکوۃ کے اور ایمان کو ساتھہ چراغ روشن کے بیچ قندیل کے اور قندیل کو ساتھہ ستارہ درخشان کے اور کلمۂ
اخلاص کو ساتھہ شجرۂ مبارک کے کہ تاب آفتاب خوف سے اور سایہ فیض پایہ رجا سے نصیب رکھتا ہے اور نزدیک ہے کہ فیض کلمہ کا اس کے
کہ زبان پر سوسن کے گذرے جہان کو روشن کرے اور جب اقرار اسکا ساتھہ زبان کے اور تصدیق اسکے ساتھہ دل کے مل جاوے نور اوپر نور کے
ظاہر ہوا اور یہہ بھی انھون نے کہا ہے کہ نور ایمان کو ساتھہ چراغ کے تشبیہ دی اسواسطے کہ جس گھر مین چراغ روشن ہو چور نہین آتا اسیطرح جس دل مین
ایمان ہو شیطان دخل نہین پاتا جس مکان مین چراغ روشن ہوتا ہے روزنون سے اس گھر کے شعاع باہر نکل کر روشن کرتی ہے ایسے ہی نور ایمان
دل کو روشن کر کر شعاع معرفت روزنون مین حواس کے ڈال کر انوار طاعات اعضا اور جوارح پر پہنچاتا ہے سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم من اثر
بیت ۔ جنون کے دل مین ایمان ہے انہونکا چہرہ روشن ہے ٭ کہ بیت القلب اعضا ہے پر نور اور یہان اسکا روزن ہے ٭ اور تشبیہ فرمائے دل مومن کو
ساتھہ شیشہ کے تو کہ اسکو سنگ ظلم اور جفا سے نہ توڑین کہ شیشہ شکستہ جس جگہہ لگے زخمی کرے اور جو زخم کہ دل شکستہ سے پہنچے اچھا نہووے
بیت ۔ شیشۂ دلکو شکستہ نکرا ہے جان ٭ کہ اگر یہہ شکستہ ہوا تو جرح رسان ہووےگا ٭ اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ نور نور معرفت اسرار الٰہی ہے
یعنے چراغ معرفت قندیل دل عارف مین بیچ مشکوۃ سینہ اسکے کے روشن ہے برکت روغن تلقین شجرۂ وجود مبارک محمدی سے کہ نہ شرقی ہے
نہ غربی بلکہ مکی ہے اور مکہ ناف عالم ہے اور عارف ان اسرار کو تعلیم سے ابرار کے پاکر سر نور علی نور معلوم کرتا ہے اور ایک قول یہہ ہے کہ وہ نور
قرآن ہے اور دل مومن زجاجہ ہے اور زبان اسکی مشکوۃ ہے اور قرآن مصباح اور شجرہ وحی الٰہی کہ نہ مخلوق ہے اور نہ مختلف نزدیک ہے کہ قرآن ابھی
نہ پڑھا ہوا اور دلائل اسکی ظاہر ہون پھر جو قرات کریے نور علی نور ہوا اور روح الارواح مین ہے کہ وہ نور محمدی ہے اور مشکوۃ آدم علیہ السلام ہین اور زجاجہ
نوح علیہ السلام اور زیتون ابراہیم علیہ السلام کہ نہ طرف یہود کے مائل ہین کیونکہ یہود نے غرب کو قبلہ کیا ہے اور نہ طرف نصرانیت کے کہ نصاری نے
جانب شرق کے قبلہ ٹھہرایا ہے اور مصباح شمع جمع نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ہین یا مشکوۃ ابراہیم ہین اور زجاجہ اسمعیل اور مصباح خاتم النبیین اور شجرہ
شجرۂ نبوت کہ نہ کذب ہے نہ ہزل یا مشکوۃ سینہ منشرح جناب سید البشر ہے اور زجاجہ دل صاف و مطہر انکا اور دل مصباح علم کامل اور شجرۂ خلق
شامل انکا کہ نہ طرف افراط کے ہے نہ تفریط کے اور نہ جانب غلو کے نہ تقصیر کے بلکہ بطریق اعتدال کہ خیر الامور اوسطہا ہے واقع ہے اور راہ میانہ
عبارت اسی سے ہے صراط سویا اور عین المعانی مین ہے کہ نور محمد محبت حبیب ساتھہ نور خلت خلیل کے نور علی نور ہے بیت ۔ پدر نور و پسر ہے
نور مشہور ٭ یہہ ہے راز سمجھہ نور علی نور ٭ فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَنْ تُرْفَعَ تسبیح کہتے ہین اللہ کی بیچ گھرون کے کہ حکم کیا اللہ نے یہہ کہ بلند
کی جاوے قدر ان گھرون کی ساتھہ تعظیم کے یعنے انکو بلند مرتبہ اور عالی قدر جانین یا بلند کئے جاوین انمین آوازین یا مانگے جاوین اللہ تعالی سے ان
گھرون مین مرادین وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ اور یاد کیا جاوے بیچ ان گھرون کے نام اسکا مراد گھرون سے مسجدین ہین کہ تمام مکانون سے اشرف
اور بہتر ہین وہان نماز اور ذکر کیجیے اور کلام بیہودہ اور باتین دنیا کے سے بچیئے یا گھر پیغمبرون کے ہین یا مکان مدینہ منورہ کے یا حجرے پاکیزہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعضے رفع کو حمل اوپر انکا بنا کے کرتے ہین جیسے وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مین اور کہتے ہین کہ گھر وہ مکانات ہین جنکو
پیغمبرون نے اللہ کے حکم سے بنائے ہین جیسے کعبہ معظمہ کہ سعی خلیل اور مدد اسمعیل سے بنا اور بیت المقدس کہ بنا اسکے خلافت داؤد مین ہوئی اور سلیمان

کے ہاتھ سے تمام ہوا اور مسجد مدینہ اور مسجد قبا کہ دونوں کی عمارت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارت سے بنین یُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ
تسبیح کہتے ہین واسطے خدا کے یا نماز پڑھتے ہین واسطے اسکے بیچ اُن گھرون کے صبح کو اور شام کو رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ
ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ تسبیح کہنے والے یا نماز پڑھنے والے وہ مرد ہین کہ نہایت استغراق مقام شہود اور حضور سے
نہین غافل کرتی انکو سوداگری یعنے خرید اُس جنس کی جس مین امید نفع ہوا اور نہ بیچنا اسکا یاد اللہ کے سے اور نہ قائم رکھنے نماز کے سے اور دینے زکوٰۃ
کے سے سمجھ لیجئے کہ بیع اور شرا کہ بڑی شغل دنیاوی ہین اللہ تعالی کے ذکر سے نہ باز رکھینگے تو اور کام بطریق اولی مانع نہونگے کشف الاسرار مین ہے
کہ ظاہر انکا ساتھ خلق کے اور باطن ساتھ شہود اسما و صفات حق کے ہے اور حقیقت مین یہہ روش خواجگان نقشبندی کی ہے لکھا ہے کہ ملک حسین والی
ہرات نے خواجۂ خواجگان امام الطریقہ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندی رح سے پوچھا کہ تمہارے طریقہ مین ذکر جہر اور خلوت اور سماع ہے فرمایا
نہین کہا بنا طریقہ کی تمہاری کس چیز پر ہے فرمایا خلوت در انجمن پر کہ ظاہر بخلق اور باطن بخالق رہنا مثنوی گرچہ ہے ظاہر میرا بازار مین ؎
محو پر باطن ہے وصل یار مین ؎ صورتاً بیگانہ معناً آشنا ؎ یہہ الفت مین طریقہ ہے میرا ؎ لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ اشارت ہے طرف اسی
مقام کے مولوی جامی کی رباعی بیان مین اسی طریقہ کی ہے کہ قطعہ سر رشتۂ دولت ای برادر بکف آر ؎ وین عمر گرامی بخسارت مگذار ؎ دایم ہمہ جا
با ہمہ کس در ہمہ کار ؎ میدار نہفتہ چشم دل جانب یار يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ڈرتے ہین یہہ لوگ باوجود اس توجہ
اور استغراق کے اُسدن سے کہ پھر جاوینگے بیچ اسکے دل اور آنکھین یعنے دل ہشت سے اُسدن کے کل سے بیکل ہونگے اور آنکھین ہر طرف نگاہ دوڑا کے دیکھیے
کہ عمل نامہ کس طرف سے آوے اور ڈرتے اسواسطے ہین لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ تو کہ جزا دیوین انکو اللہ تعالی
بسبب خوف کے بہتر جزا اسکے کہ کیا ہے انھون نے اور زیادہ دیگا انکو فضل اپنے سے یعنے انکی جزائے اعمال نیک مین بہشت موعود دیگا اور اُنکو کرامتون سے
مکرم فرماویگا کہ ہرگز انکے خیال مین نگذرا ہوگا وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ؞ اور اللہ رزق دیتا ہے دنیا مین جسے چاہے بغیر گنتی کے یعنے
اسکو روز شمار مین نہ لاویگا یا عقبی مین دیتا ہے بے حساب کہ اسکا گننا محال ہے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ اور جو لوگ
کہ کافر ہوئے عمل انکے کہ ظاہر مین اچھے ہین جیسے صلہ رحمی کرنا اور غلام آزاد کرنا اور کھانا فقرا کو کھلانا مانند ریت کے چمکنے کی ہین بیچ میدان کے سمجھ لیجئے
کہ سراب وہ ہے کہ میدان مین ریت تاب آفتاب سے چمک کر پانی لہراتا معلوم ہوتا ہے يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً گمان کرتا ہے اسکو پیاسا
پانی صاف اور اُدہر آتا ہے حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا یہانتک کہ جب آیا اسکے پاس نہ پایا اسکو کچھ کہ وہ ہوکا تھا پانی کہان تھا ؞
وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ اور پایا عقاب اللہ کا نزدیک اعمال اپنے کے یا پایا خدا کو حساب کرنیوالا اپنا پس پورا دیا
اللہ نے اسکو حساب اسکا یعنے جزا اعمال کے اسکے موافق حساب کے دی وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۙ اور اللہ جلد لینے والا ہے حساب سمجھ لیجئے
کہ مثال دی اعمال کافر کی ساتھ سراب کے اور اسکو پیاسا ٹھہرایا یعنے جیسے کہ پیاسا سراب سے ناامید ہوکر تشنہ تر ہوتا ہے ایسے ہی کافر جزا
اعمال اپنے سے مایوس ہوکر زیادہ تر حسرت کھاوینگے اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ
فَوْقِهٖ سَحَابٌ یا اعمال کفار کے مانند اندھیرون کے ہین بیچ دریا عمیق کے کہ دم بدم ڈھانکتی ہے اُس دریا کو موج اوپر اس موج کے اور
موج ہے اوپر اس موج دوسری کے بادل کہ ستارون کی روشنی کو ڈھانکتا ہے ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ یہہ اندھیرے ہین بعضے اونکے اوپر
بعض کے کہ اندھیرا دریا کا اور ایک موج کا دوسرے ابر کا اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا جسوقت نکالے کوئی ہاتھ اپنا کہ نظر آنیوالے اعضا
آنکھ سے قریب تر ہے نہین نزدیک کہ دیکھے اسکو یہہ بیان اندھیرون کی شدت کا ہے کہ ہاتھ نہ نظر آوے وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ

نُورًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ اور جو کوئی کہ نہ مقرر کرے اللہ واسطے اسکے روشنی قسمت ازلی کی وقت پس نہین واسطے اسکے کچھ نور سمجھ
لیجئے کہ یہہ تمثیل دوسری ہے اعمال کفار کے اندھیری اعمال سیاہ انکے ہین اور دریائے عمیق دل انکے اور موجین جہل و شرک کہ اُن کے
دلون مین دلونکو چھپاتے ہین اور بادل مہر خذلان ہے اسپر پس کردار اور گفتار انکی ظلمت ہے اور مدخل اور مخرج اونکا ظلمت اور رجوع اونکی
بھی قیامت مین طرف ظلمت کے ہے بخلاف مومنون کے کہ انکو نور اوپر نور کے ہے اور انکو ظلمت اوپر ظلمت کے قطعہ نہین ہے نور
نور اور انہین ظلمت پر ظلمت ہے۔ سراپا وہان ہدایت ہے یہان بالکل ضلالت ہے۔ گروہ مومنان و کافران یکسان ہوں کیونکر
کہ وہ اہل سعادت اور یہہ اہل شقاوت ہے۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ کیا نہین دیکھا
تو نے یہہ کہ اللہ تسبیح کہتا ہے واسطے اسکے جو کوئی بیچ آسمانون کے اور زمین کے اور پرندے بھی تسبیح کہتے ہین اس حالت مین کہ پر گھیرے ہوتے
ہین ہوا پر اور صف باندھے ہوتے ہین جو سماپر تخصیص پرندون کے واسطے اسکے ہے درمیان زمین و آسمان کے ہین یا دلیل صفت ایکی
ظاہر تر ہے کیونکہ جسم ثقیل کا ہوا پر اور نا برہان قاطع ہے کمال قدرت صانع پر كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ہر ایک اہل آسمان
اور زمین سے یا مرغون سے یا مجموع تحقیق جانتا ہے دعا اپنی اور تسبیح اپنی یا دعا اور تسبیح اللہ کی یا اللہ جانتا ہے نماز اور نیاز سب کا وَاللّٰهُ
عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ اور اللہ جانتا ہے جو کچھ کہ کرتے ہین طاعت اور عبادت وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہے
بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی کہ پیدا کرنیوالا انکا وہی ہے وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ اور طرف اللہ کے ہے بازگشت سب کی اَلَمْ تَرَ
اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ کیا نہین دیکھا تو نے
یہہ کہ اللہ چلاتا ہے بادلون کو ٹکڑے ٹکڑے پھر ملاپ ڈالتا ہے درمیان انکے یعنے ملا دیتا ہے انکو آپس مین پھر کر دیتا ہے انکو تہ بتہ پھر دیکھتا
ہے تو مینہہ کو نکالتا ہے درمیان اسکے سے وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْۢ بَرَدٍ اور اتارتا ہے آسمانون کیطرف سے پہاڑون
کو بیچ اسکے ہین اولون سے یعنے ٹکڑے بادل کے بڑے کہ مثل پہاڑون کے ہین انسے اولے برساتا ہے یا مراد آسمان ہے نہ ابر کیونکہ بقول بعضے
آسمان مین پہاڑ ہین اولون کے جیسے زمین مین پہاڑ ہین پتھرون کے حق تعالی اُن سے اولے اتارتا ہے فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ
عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ پس پہنچاتا ہے اُن اولون کو کھیتی اور باغ کو کہ چاہتا ہے اور پھیر دیتا ہے ان اولون کو جسکے باغ اور کھیتی سے کہ چاہتا
يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ نزدیک ہے کہ چمک بجلی کی اس ابر کے لیجاوے آنکھونکو اور یہہ قوی تر دلیل ہے اوپر کمال قدرت
اسکے کہ شعلۂ آتش ابر آبدار مین سے نکلتا ہے يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ پھیرتا ہے اللہ رات کو اور دن کو آنے جانے مین پیچھے ایک
دوسرے کے یا نقصان مین ایک کے اور زیادتی مین دوسرے کے یا متغیر کرتا ہے احوال انکا ساتھہ گرمی اور سردی کے یا اندھیری اور اُجالے کے
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ تحقیق بیچ ان چیزون کے کہ مذکور ہوئین البتہ سمجھنے کی جگہہ ہے واسطے بوجھ والون کے وَاللّٰهُ خَلَقَ
كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ اور اللہ نے پیدا کیا ہر جانور کو کہ زمین مین ہے پانی سے کہ اسکا جزو مادہ ہے یا پانی خاص نطفہ کے سے اور یہہ بطریق تغلیب
ہے کیونکہ بعضے حیوان نطفہ سے نہین پیدا ہوتے تبیان مین روایت ہے کہ حق تعالی نے ایک جوہر پیدا کیا اور نظر ہیبت اسپر کی وہ گل کر پانی ہو گیا اس مین
کچھہ آگ سے بدلکر جن پیدا کیئے اور کچھہ باد سے بدل کر فرشتے بنائے اور کچھہ خاک سے بدل کر آدمی اور تمام حیوانات خلق کیئے پس اصل سب کی پانی
ہے فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ پس بعضا انمین سے وہ ہے کہ چلتا ہے اوپر پیٹ اپنے کے جیسے سانپ اور مچھلی وَمِنْهُمْ مَّنْ
يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ اور بعضا انمین سے وہ ہے کہ چلتا ہے اوپر دو پانو کے جیسے آدمی اور مرغ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ اور بعضا

انمین سے وہ ہے کہ چلتا ہے اوپر چار پاؤن کے جیسے اونٹ اور بیل سمجھ لیجئے کہ پہلے ان جانورون کو لائے جو بن پاؤن کے چلتے ہین
کہ انمین اظہار قدرت زیادہ ہے پھر انکو بیان کیا جو دو پاؤن سے چلتے ہین پھر وہ کہ چار پاؤن سے چلتے ہین اور جو جانور کہ چار سے زیادہ
پاؤن رکھتے ہین انکو ذکر نہ کیا کہ اعتماد انکا پاؤن پر کم ہے یَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَاۤءُ پیدا کرتا ہے اللہ جو کچھ چاہتا ہے ان چیزون سے کہ مسطور
ہوئین اور ان چیزون سے کہ نہین مذکور ہوئین طرح طرح کی صورتین اور اعضا اور حرکتین اور قوی عطا کر کر باوجود اتحاد عنصر کے نو بنو شکل
اور قوی اونکو دی ۔ بیت ۔ خالق جملہ کائنات ہے وہ ۔ کامل احسن الصفات ہے وہ ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تحقیق اللہ اوپر ہر
پیدا کرنے چیز کے قادر ہے ۔ بیت ۔ جو چاہے وہ پیدا کرے ہر شے پہ ہے قادر ۔ ہے اول و آخر وہی اور باطن و ظاہر ۔ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اٰيٰتٍ
مُّبَيِّنٰتٍ البتہ تحقیق اتارین ہمنے نشانیان روشن اور بیان کرنے والین وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۤءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور اللہ راہ
دکھاتا ہے جسے چاہے بسبب غور کرنے کے اون نشانیون مین طرف راہ سیدھی کے کہ راہ جنت کی ہے لکھا ہے کہ درمیان بشیر منافق کے اور
یہودی کے جھگڑا پڑا یہودی نے کہا کہ چل محکمہ محمدی مین معاملہ طے کرین منافق نے کہا کعب بن اشرف پاس چل اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل کی وَيَقُوْلُوْنَ
اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ اور کہتے ہین منافق ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور ساتھ
رسول اللہ کے اور فرمان برداری کی ہمنے اللہ اور رسول کے پھر پھر جاتا ہے ایک فرقہ انمین سے قبول حکم سے پیچھے اقرار سے ساتھ ایمان اور
طاعت کے وَمَاۤ اُولٰۤئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ اور نہین یہہ لوگ ایمان والے اخلاص دل سے یا ثابت ایمان پر بعضے کہتے ہین کہ درمیان امیر المومنین
علی مرتضی رض کے اور مغیرہ بن وایل کے مخاصمہ ہوا پانی اور زمین کے بابت حضرت امیر نے چاہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلیے وہ کہا کہ
پیغمبر بھائی چچا زاد تمھارے ہین وہ تمھاری طرف داری کرینگے حق تعالی نے یہہ آیت اتاری کہ اقرار ایمان اور فرمانبرداری پر کرتے ہین اور حکم خدا
و رسول کے سے منہہ پھیرتے ہین وَاِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ اور جب بلائے جاتے
ہین طرف کتاب اللہ کے اور رسول اسکے کے تو کہ حکم کرے پیغمبر ساتھ راستی کے درمیان انکے ناگہان ایک فرقہ انمین سے کہ بشر ہے یا مغیرہ
منہہ پھیرنے والے ہین حکم علیہ نبوت سے وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْۤا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ اور اگر ہووے واسطے ان کے حق آتے ہین طرف پیغمبر کے
مطیع ہو کر یعنے اگر جانتے ہین کہ حق ہمارا ہے ہم جیتینگے تو فرمان برداری کرتے ہین اور جو جانتے ہین کہ ہم ناحق پر ہین ہار جاوینگے تو بیزاری
کرتے ہین اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْۤا کیا بیچ دلون انکے کے بیماری ہے یعنے کفر اور میل طرف ظلم کے یا شک کرتے ہین پیغمبر کی جناب
مین اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ یا ڈرتے ہین یہہ کہ ظلم کرے گا ہے اور نا انصافی کرے اللہ حکم مین اوپر انکے اور رسول اسکا
بَلْ اُولٰۤئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ نہین ہے ایسا بلکہ یہہ لوگ وہی ہین ظالم اوپر جانون اپنے کے ساتھ نہ ماننے حکم خدا و رسول کے اِنَّمَا كَانَ
قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا سوا اسکے نہین کہ ہے بات مسلمانون کی
جس وقت کہ بلائے جاتے ہین طرف کتاب خدا کے اور رسول اسکے کے تو کہ حکم کرے درمیان انکے وقت جھگڑے کے یہہ کہ کہین سنا ہمنے فرمانا انکا
اور فرمانبرداری کی ہمنے حکم آپ کے کے وَاُولٰۤئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور یہہ لوگ جواب کرتے ہین وہی ہے فلاح پانیوالے چھٹتے ہوئے قہر
خدا سے فیضیاب ہوئے مولا وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰۤئِكَ هُمُ الْفَاۤئِزُوْنَ اور جو کوئی فرمان
برداری کرے اللہ کی اور رسول اسکے کی اوامر اور نواہی مین اور ڈرے عذاب خدا سے اوپر گناہون گذرے ہوون کے اور پرہیز کرے
غصہ اسکے سے اور گناہ نکرے زمانے آیندہ مین پس یہہ لوگ وہی ہین کامیاب بہشت کی نعمتون سے کشاف مین ہے کہ ایک بادشاہ

ایسی آیت چاہی کہ عمل اوپر اسکے کفایت کرے اور آیتوں کی احتیاج نرہے علماء زمانہ نے اس آیت پر اتفاق کیا کیونکہ حصول فوز اور فلاح سوا
فرمانبرداری اور خشیت اور تقوی کے منصور نہیں قطعیہ یہہ راہ ہے کہ مقصد اقصی چاہیے یہہ کام ہے جو جنت ماوی چاہیے کہ خشیت و تقوی کے
ہمیشہ پیشہ رافت تو اگر مرضی مولا چاہیے وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ اور قسم کھائی منافقون نے
ساتھ اللہ کے سخت قسم اپنی کہ فرمانبرداری میں ایسے ہیں کہ بے شبہہ اگر حکم کریگا تو انکو کہ باہر آؤ گھروں اور مالوں اپنے سے البتہ نکل جاوینگے اور
دم بھر توقف نکرینگے قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا کہہ مت کھاؤ قسم جھوٹے طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ مطلوب ہمارا تم سے فرمانبرداری ہے معقول کہ اخلاص
دل سے اور صدق نیت سے ہو نہ قسم جھوٹی اطاعت پر نفاق کے اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ تحقیق اللہ خبردار ہے ساتھ اسچیز کہ
کہ کرتے ہو تم نفاق اور اخلاص سے قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ کہہ فرمانبرداری کرو اللہ کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی
فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ پس اگر پھر جاؤ تم اے لوگو پس سوا اسکے نہیں کہ اوپر ذمہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
ہے جو کچھ اٹھایا گیا پہنچانے احکام کے سے اور اوپر ذمہ تمہارے کے ہے جو کچھ اٹھائے گئے تم قبول کرنے اور ماننے اسکے سے وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ
تَهْتَدُوْا اور اگر فرمانبرداری کروگے رسول کی اسکے حکم میں راہ پاؤگے سیدھی وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ اور نہیں
اوپر رسول کے مگر پہنچا دینا ظاہر اور ہمارے پیغمبر پر جو تھا سو بجا لائے اور جو تم پر تھا سو کرو وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ وعدہ کیا ہے اللہ نے ان لوگوں سے کہ ایمان لائے ہیں تم میں سے اور کام کئے ہیں اچھے مراد ان سے بقول اشہر فقراء مہاجرین
ہیں کہ وطن چھوڑ کر مدینہ میں انصار کے گھروں میں آ رہے اور قریش اور اکثر قبائل عرب انکو پیغام فتنے اور فساد اور جنگ اور عناد کے پہنچاتے تھے اور
یہہ اکثر اوقات انکی ڈر سے مسلح رہتے تھے ایکدن انہوں نے آپس میں کہا کہ وہ زمانہ بھی آویگا کہ ہم بے غم فراغ خاطر سے بیٹھینگے یہہ آیت نازل ہوئی
اور اللہ تعالی نے وعدہ کیا اور قسم کھائی لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ البتہ خلیفہ کریگا انکو بیچ
زمین کفار عرب اور عجم کے جیسا خلیفہ کیا تھا ان لوگوں کو کہ پہلے ان سے تھے یعنے بنی اسرائیل کو کہ زمین مصر اور شام کی انکو دی تھی اور آپ میں
وہ متصرف ہوئے تھے جیسے بادشاہ اپنے ملک پر ہوتے ہیں اور چند روز میں وعدہ مسلمانوں کا بھی پورا کیا جزائر عرب اور دیار کسرا اور بلاد
روم انکو عنایت کئے اور امید ہے کہ تمام ملک مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک موافق حکم لیظہرہ علی الدین کلہ کے تصرف اہل اسلام
میں آوے بیت امید قوی خدا سے ہے یہہ سب پائیں گی دعوت پیغمبر نے شرق سے غرب تک بجیگا نقارہ دولت پیغمبر کا دل کی نزدیک ہے اور
امت عالم میں جز امت پیغمبر اکناف جہان میں ہوگا رائج یہہ دین یہہ ملت پیغمبر سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت دلیل اعجاز قرآن اور برہان صحت نبوت اور حقیت
خلافت خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین ہے وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ اور البتہ ثابت کردیگا واسطے انکے
دین انکا جو پسند کیا ہے واسطے انکے یعنے دین اسلام مراد یہہ ہے کہ دین اسلام کو غالب کردیگا سب ادیان پر وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
خَوْفِهِمْ اَمْنًا اور البتہ بدل دیگا انکو پیچھے ڈر انکے کہ دشمنوں سے امن اور چین انکے يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا عبادت
کرینگے میری زمانہ خلافت اپنے میں نہ شریک لاوینگے ساتھ میرے کچھ یعنے جاہ اور دولت اور اختیار اور حکومت انکو غافل نکریگی توحید
اور عبادت میری سے وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ اور جو کوئی کفر کرے اس نعمت میں پیچھے پورے ہونے
وعدہ کے پس یہہ لوگ وہی ہیں فاسق کامل فسق میں امام ثعلبی رح نے کہا ہے کہ شہید کرنیوالے حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کے گروہ اول
تھے ان لوگوں میں سے کہ کفران اس نعمت کا کیا وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اور

قائم رکہو نماز فرض کو اور دو زکوۃ واجب کو اور فرمان برداری کرو پیغمبر کی جو فرماوے کہ تم رحم کئے جاؤ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا
مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ ست گمان کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگون کو جو کافر ہین عاجز کرنیوالے اللہ تعالیٰ کو عذاب کرنے سے بیچ زمین کے وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ اور جگہہ رہنے انکے کی آگ دوزخ کی ہے وَلَبِئْسَ الْمَصِيرُ اور البتہ بری جگہہ پھر جانے کی ہے اسباب نزول مین ہے کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری کے غلام کو کہ مدلج بن عمرو نام تھا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بلانے کو وقت دوپہر کے بھیجا وہ بے اذن گھر مین
چلا گیا حضرت عمر بے تکلف کچھ بدن کھلا کچھ ڈھکا سوتے تھے یا جاگتے تھے لیکن اپنی بی بی ساتھ لیٹے تھے انکو برا لگا کہنے لگے کہ کیا خوب ہو جو
اللہ تعالیٰ نہی فرماوے کہ باپ اور بیٹی اور غلام اور خادم ہمارے ایسے خلوت کے وقت بے اجازت گھر مین نہ چلے آوین تو کہ جیسی باتون پر ہمارے
آگاہ ہووین پہلے ہی آنے سے حضرت عمر کی خدمت نبویہ مین یہہ آیت اتر آئی کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ
أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اے لوگو جو ایمان لائے ہو چاہئے کہ اذن مانگین گھر مین سے تم
وہ لوگ کہ مالک ہوئے ہین تمہارے ہاتھ تمہارے یعنے غلام اور لونڈیان اور جو لوگ کہ نہین پہنچے بلوغ کو قوم تمہاری مین سے تین بار یعنے غلام
اور لڑکی نابالغ بے اذن تمہارے گھرون مین نہ آوین تین بار دن رات مین اجازت مانگین مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ
ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ پہلے نماز فجر کے سے کہ آدمی نیند سے اٹھتا ہے اور خلوت کے کپڑے اتار کر جلوت کے
پہنتا ہے اور جسوقت اتار رکھتے ہو کپڑے اپنے دوپہر کو اور پیچھے نماز عشا کے سے کہ وقت لباس اتارنیکا اور سونیکا ہے ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ
لَكُمْ تین وقت پردے کے ہین واسطے تمہارے لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ نہین اوپر تمہارے اور نہ اوپر
غلامون اور لوگون نابالغ کے گناہ اجازت نہ مانگنے مین پیچھے ان تین وقتون کے طَوَّافُونَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ غلام پھرنے والے
ہین اوپر تمہارے واسطے خدمت کے پس نہین ہو سکتا کہ ہر وقت اذن مانگین آتے ہین بعضے تمہارے کہ غلام ہین اوپر بعض کے کہ مالک ہو
كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ اسیطرح بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے دلیلین حق کی اور حکم شرع کے وَاللَّهُ عَلِيمٌ
حَكِيمٌ اور اللہ جاننے والا ہے مصلحت اور بھلائی بندون کی حکم کرنیوالا ہے اوپر رعایت کرنے طریق ادب کے بعضے علما حکم
اس آیت کا منسوخ کہتے ہین اور بقول بعضی محکم ہے ابن جبیر سے پوچھا کہ بعضے لوگ نسخ مین اس آیت کے کلام کرتے ہین کہا واللہ منسوخ نہین
لیکن لوگ سستی کرتے ہین وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور جسوقت کہ
پہنچین لڑکے تم مین سے بلوغ کو پس چاہئے کہ اذن مانگین ہر وقت جیسا کہ اذن مانگتے ہین وہ لوگ جو بالغ ہوئے ہین پہلے ان سے یعنے
حکم اور مردون کا رکھتے ہین اجازت چاہتے ہین كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ جیسے یہہ حکم بیان کیا اسیطرح بیان کرتا ہے اللہ واسطے
تمہارے نشانیان اپنی وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ اور اللہ دانا حکمت والا ہے تکرار ان دونامون کا آخر دونون آیتون کے بیچ درپے واسطے مبالغہ اور
تاکید کے ہے وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ
بِزِينَةٍ اور گھر بیٹھ رہنے والین عورتون مین سے وہ جو نہین امید رکھتین نکاح کی بڑہاپے کے سبب پس نہین اوپر انکے گناہ یہہ کہ اتار رکھین کپڑے اپنے
کہ اوپر اوڑہنے کے ہین جیسے چادر وغیرہ در انحال کہ نہ ظاہر کرنیوالین ہون مواضع بناؤ اپنے کے یعنے انکے غرض چادر اتارنے سے سر اور گردن
اور کان اور بال اور سوا انکے دکھانے نہون وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ اور جو بچین اس سے اور چھپا وین اپنی جان کو بہتر ہے واسطے انکے
اور دور تر ہے تہمت سے وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ اور اللہ سننے والا ہے باتین انکی مردون سے جاننے والا ہے مقصود انکا جو باتون سے لکھا ہے

[illegible]

کہ تندرست صحابہ ساتھ بیماروں اور اندھوں کے نہیں کھاتے تھے یا انکو پاس نہیں بٹھاتے تھے اسقدر ڈر سے کہ مبادا طبع سلیم نفرت کرے یا اپنے
کہ بعضے صحابہ سفر کو جاتے ہوئے کنجیاں اسباب کی اور مکانوں کی انکو دے جاتے تھے اور کہہ جاتے کہ بوقت احتیاج کھولکر کھاویں اور وہ بیمار نہیں کھاتے تھے
کہ مبادا وہ ناخوش ہوں یا جو کوئی کہ گھر میں باپ کے یا ماں کے یا اور اپنی قرابت والوں کے کھانا پکاتا تھا اور انکو بلاتا تھا تو وہ نہ آتے تھے حق تعالی
یہہ آیت اتاری کہ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَلَا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَن تَأْكُلُوا مِن بُيُوتِكُمْ نہیں
ہے اوپر اندھے کے تنگی اور جرم اور نہ اوپر لنگڑے کے وبال اور نہ اوپر بیمار کے گناہ اور نہ اوپر آپس تمہارے کچھ بوجھ یہہ کہ کھاؤ تم اور اہل ابتلا
کھانا گھروں اپنوں سے کہ جنمیں اہل وعیال تمھارے ہیں یا اور گھر بیٹوں کے بھی اسمیں داخل ہیں بموجب حکم اس حدیث کے کہ انت ومالك
لابیك اور حدیث صحیح ہے کہ پاکیزہ چیز کہ کھاوے آدمی کسب اپنے کے سے ہے وان ولدہ من کسبہ أَوْ بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ
إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكْتُم مَّفَاتِحَهُ أَوْ
صَدِيقِكُمْ یا گھروں باپوں اپنے کے سے یا گھروں ماؤں اپنی کے سے یا گھروں بھائیوں اپنے کے سے یا گھروں بہنوں اپنی کے سے یا گھروں چچوں اپنے کے سے یا گھروں پھپھیوں اپنی کے سے
یا گھروں ماموں اپنے کے سے یا گھروں خالاؤں اپنی کے سے یا گھروں اسکے سے کہ مالک ہوئے تم کنجیوں انکے کی مراد اس سے وکیل اور نائب ہیں یا غلام اور سوا گھروں
اولاد اور غلاموں کے رضا گھر والوں کی شرط ہے کھانے میں یا گھروں آشناؤں اپنے کے سے اسمیں بھی رضا سے آشنا چاہیئے اور حقیقت
یہہ ہے کہ اگر حقیقی یاری ہے تو کچھ اجازت نہیں درکار ہے کہ اسمیں وہ شاد ہے اور یہہ اسکی عین مراد ہے مصراع ہے کام کا وہ مال کہ جو دوست
کے کام آوے فتح موصلی رحمہ کے گھر ایک دوست آیا یہہ گھر میں نہ تھے لونڈی سے انکے کیسہ لیکر دو درم اسمیں سے نکال لئے باقی حوالہ کی
لونڈی کو کئے فتح نے آکر سنکر اسقدر خوشی کی لونڈی کو شکرانے میں اسکے آزاد کیا عوارف میں ہے کہ جو کوئی اپنے یار کو کہے کہ مجھے اپنے مال سا
سے کچھ دے اور وہ پوچھے کہ کسقدر وہ لائق دوستی کے نہیں کیونکہ استفسار کیا چاہیے جو رکھتا ہو حوالے کرے دوست جانے مال فانی سے بہتر
ہے بیت مال کیا چیز ہے جی حاضر ہے گر وہ مانگے تو ابھی حاضر ہے سمجھ لیجیے کہ موافق قول پہلے کے کہ سبب نزول آیت کا تنفر
صحابہ تھا ساتھ کھانے سے اہل علل کے علی بمعنی فی ہے یعنے نہیں ساتھ کھانے میں ہر ایک کے انمیں سے حرج لکھا ہے کہ بنی لیث تنہا کھانا حرام
جانتے تھے صبح سے شام تک خوان دہرا رہتا تھا اور مہمان کو ڈہونڈتے تھے جب تہائی رات جاتی اور کوئی مہمان نہ ملتا تو کچھ کھاتے تھے یا انصار
میں کچھ لوگ تھے کہ شفقت اپنے پر کرتے تھے اور مہمان کے ساتھ کے سوا نہ کھاتے تھے انکے شان میں یہہ آیت اتری یا جو لوگ جمع ہو کر کھانا نہ کھاتے
انکے حق میں یہہ آیت آئی کہ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا نہیں اوپر تمہارے گناہ یہہ کہ کھاؤ تم اکٹھے یا متفرق فَإِذَا
دَخَلْتُم بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً پس جسوقت داخل ہو تم گھروں میں جو مذکور ہوئے یا اپنے یا غیر
گھروں میں یا خالی مکانوں میں یا مسجدوں میں پس سلام بھیجو اوپر ہم دینوں اپنے کے کہ مسلمان سب مثل نفس واحد ہیں یا اپنے گھر کے
اپنے اہل پر سلام بھیجو اور مسجدوں میں مومنوں پر سلام بھیجو یا خالی مکانوں میں اور مسجدوں میں کہو السلام علینا من ربنا وعلی عباد اللہ الصالحین
اور بہر تقدیر سلام بھیجو دعا مقرر کی ہوئی اللہ کی طرف سے برکت والی پاکیزہ کہ جی سننے والے کا خوش ہو جاوے كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ
لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ جیسے کہ بیان سلام کیا اسیطرح بیان کرتا ہے اللہ تعالی واسطے تمہارے نشانیاں حکمت اپنے کی تو کہ تم سمجھو اور حق صواب کو پاؤ
إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَىٰ أَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ سوا اسکے نہیں
کہ مسلمان کامل وہ لوگ ہیں کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے اخلاص سے اور جسوقت کہ ہوویں وہ ساتھ پیغمبر اسکے کے اوپر کام

جمع کرنیوالے کے جیسے جمعہ اور عیدین اور لڑائی اور مشورے اور نماز استسقا ہے نہ جاوین نزدیک اسکے سے یہانتک کے اذن لے لیوین پیغمبر سے
اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ تحقیق وہ لوگ کہ اذن مانگتے ہین تجھ سے یہہ لوگ وہی ہین
کہ صدق دلسے ایمان لاتے ہین ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے سمجھ لیجیے کہ یہہ تعریض منافقون کی ہے کہ غزوہ تبوک مین جہاد سے بچنے کے واسطے
اذن مانگتے تھے انکے حق مین آیت آئی تھی انما یستاذنك الذین لا یؤمنون تا آخر آیت فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ
فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ پس جب اذن مانگین تجھ سے یہہ مسلمان خالص واسطے بعضے کام اپنے کے پس حکم دے
واسطے جس شخص کے کہ چاہے تو ان مین سے کہ عذر اسکا سچا ہو اور بخشش مانگ واسطے انکے اللہ سے کیونکہ تقدیم امور دنیا کے اوپر دین کے اگرچہ ساتھ عذر کے
ہو خالی خلل سے نہین اور گویا کہ خروج جماعت سے گناہ ہے پس انکے واسطے طلب مغفرت کر اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہے
تقصیرین بندونکی مہربان ہے اوپر تخفیف انکے کے لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا مت کرو پکارنا پیغمبر کا درمیان
اپنے جیسے پکارنا بعضے تمہارا پکارتا ہے بعضون کو یعنے قیاس مت کرو پیغمبر کے بلانے کو آپسمین ایک دوسرے کے بلانے پر کہ انکا بلانا ٹال جاؤ تو ٹال
جاؤ اور جواب جلد نہ دو اور پیغمبر کے پکارنے کو ماننا اور قبول کرنا واجب اور لازم ہے اور پھرنا بے اذن انکے کے حرام اور ناروا ہے یا دعا پیغمبر کو
مانند دعاؤن آپسمین ایک دوسرے کے بناؤ کہ دعا آپ کی بیشک مستجاب ہے اور مقبول رب الارباب بیت پڑھ کے لا تجعلوا دعاء رسول جان کی
ولا دعا مقبول یا مت پکارو پیغمبر کو نام لیکر جیسے اورون کو پکارتے ہو بلکہ ادب اور تعظیم سے کہو یا رسول اللہ اور یا نبی اللہ کیونکہ حق تعالی نے
سب انبیا کو نام لیکر خطاب ارشاد کیا ہے اور آپ کو ساتھ وصف کے یاد کیا ہے یا آدم آیا دیکھ خطاب ابو البشر یا ایہا النبی ہے خطاب
محمدی لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے منافق تنگدل ہو کر آنکھ بچا کر مسجد سے باہر نکل آئے یہہ آیت اتری کہ قَدْ يَعْلَمُ
اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا تحقیق جانتا ہے اللہ ان لوگون کو کہ کراہت سے چھپ کر نکل جاتے ہین تم مین سے نظر بچا کر فَلْيَحْذَرِ
الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ پس چاہیے کہ ڈرین وہ لوگ جو مخالفت کرتے ہین حکم اللہ کے سے اس سبب سے کہ پہنچ جاوے
انکو فتنہ کہ گمراہی ہے یا نقصان جان اور مال اور اولاد کا ہے یا غلبہ بادشاہ جابر کا ہے یا مہر غفلت ہے انکے دل پر یا رد توبہ ہے حضرت
جنید بغدادی رح نے کہا ہے کہ فتنہ سختی دل ہے انکی اور متاثر نہونا ہے معرفت حق سے اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ یا پہنچ جاوے انکو
عذاب دردناک آخرت مین اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ خبردار ہو تحقیق واسطے اللہ کے ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانون کے ہے اور زمین کے
ہے یعنے سب اسی کی ملک ہے وہ مالک سبکا ہے کیونکہ خالق سبکا ہے قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ تحقیق جانتا ہے جو کچھ کہ ہو تم اوپر مکلفو اور
اسکے موافقت اور مخالفت اور نفاق اور اخلاص اور طاعت اور معصیت سے وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا اور جسدن
کہ پھیرے جاوینگے منافق طرف جزا اسکے کے پس خبر دیگا انکو ساتھ اس چیز کے کہ کیا ہے اعمال بد سے اور اسکی سزا دیگا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ
اور اللہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے کوئی چیز اس سے چھپی نہین بیت کیا پیدا جہان ہے اسنے سارا نہ کیون جانے نہان و آشکارا
سورہ فرقان مکی ہے ستہتر آیتین ہین آٹھ سو بیانوے کلمے ہین تین ہزار سات سو اسی حرف ہین فواصل اسکی لا ہین اور تطبیق اسکی ساتھ سورۂ نور کے
یہہ ہے کہ اختتام اسکا ساتھ آیت الا ان لله ما فی السموات والارض کے تھا آغاز اسکا ساتھ ذکر الذی له ملك السموات والارض

ہوا

سورة الفرقان مكية وهي بسم الله الرحمن الرحيم سبع وسبعون آية

تبارک

تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا بہت برکت والا اور بزرگوار ہے اور ثابت اپنی ذات مین جسنے
کہ اوتارا ہے قرآن کو کہ جدا کرنیوالا ہے حق اور باطل کو اور فرق کرنیوالا ہے حرام اور حلال مین اوپر بندہ اپنے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہین تو کہ ہووے وہ بندہ اسکا واسطے آدمیون اور جنون کے ڈرانے والا عذاب الہی سے یا ہو قرآن ہر قرن والے کو ہر زمانے مین ڈرانیوالا عذاب
حق سے سمجھ لیجئے کہ تبارک کی تین معنی مذکور ہوئی ایک برکت کی یہہ اشارہ طرف کارسازی اور بندہ نوازی اسکے کی
ہے دوسری بزرگواری اور برتری کی یہہ بیان صفت سرمدی اور نشان عزت ازلی اور ابدی اسکے کی ہے تیسری ثابت کی یہہ عبارت
دوام ذات اسکے سے ہے .: بیت: نہ فنا ہے نہ ہے زوال اُسے :: سب صفاتون مین ہے کمال اُسے الذی
له ملك السموات والارض وہ جو واسطے اسکے ہے بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی کیونکہ وہ یکہ ہے انکے پیدا کرنے مین پس اسکو لائق ہے
تصرف کرنا انہین ولم یتخذ ولدا ولم یکن له شریک فی الملک اور نہ پکڑے اللہ نے اولاد جیسا کہ زعم یہود اور نصاری کا ہے اور
نہ ہے واسطے اسکے شریک بیچ بادشاہی کے جیسا کہ ثنویہ اور وثنیہ کہتے ہین بیت نہ فرزند اسکا ہے جو ہووے مالک اسکی خلقت کا ایسا ہی
مقابل جسکو دعوی ہووے شرکت کا وخلق کل شیء فقدره تقدیرا اور پیدا کیا سب چیز کو خاص خاص مادہ سے رنگ رنگ کی
شکلون مین پس اندازہ کیا اس چیز کو اندازہ کرنا یعنے مقدر کی زندگی اسکی وقت مقرر تک یا ٹہرائے قول اور فعل انکے جو انسے چاہیے
واتخذوا من دونه آلهة لا یخلقون شیئا وهم یخلقون اور پکڑے ہین کافرون نے سوا اس خدا کے آفریدگار کے معبود کہ نہین
پیدا کرتے کچھ اور قدرت ہے نہین رکھتے پیدا کرنے پر کسی چیز کے اور حال آنکہ وہ پیدا کئے جاتے ہین اور جو مخلوق ہے محتاج ہے خالق کا وجود مین
اور محتاج لائق خدائی کے نہین پس بت کہ پجاری ان کے اپنے ہاتھ سے انہین جیسا چاہتے ہین بناتے ہین کسطرح لائق پوجنے کے ہون ولا
یملکون لانفسهم ضرا ولا نفعا اور باوجود مخلوقیت کے نہین مالک ہین واسطے جانون اپنے کے دور کرنے ضرر کے اور لینے نفع کے
یعنے نہ اپنا ضرر کہو سکتے ہین اور نہ نفع لے سکتے ہین اور حال یہہ ہے کہ اللہ ضار اور نافع چاہیئے ولا یملکون موتا ولا حیوة ولا نشورا اور
نہین اختیار مین رکھتے موت کو کسی کے اور نہ زندگی کو کسی کے اول بار اور نہ بعث اور حشر کو کسی کے دوسری بار اور خدا زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور اٹھاتا ہے
بعد موت کے پس خدا کے لائق وہی ہے کہ محیی اور ممیت اور باعث ہے وقال الذین کفروا ان هذا الا افک افتراه واعانه
علیه قوم آخرون اور کہا ان لوگون نے جو کافر ہوئے نہین یہہ قرآن جو محمد ہمپر لاتے ہین مگر طوفان کہ باندھ لیا ہے اسکو اپنے دل سے
اور مدد کی ہے اسکے اوپر طوفان باندھنے کے قوم دوسرون نے مانند جبر اور یسار کے یا عداس یا فکیہ رومی کے کہ انھون نے قصے پہلے سنا ہے اور اپنے
عربی عبارت بناکر ہمپر پڑہتے ہے فقد جاءو ظلما وزورا پس تحقیق لائے کفار ظلم اور جھوٹ کہ کہتے ہین قرآن دل کے بندش ہے اور مدد قوم
طوفان باندھ لیا ہے اللہ پر سمجھ لیجئے کہ یہہ کلام اللہ تعالی کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ کلام کفار ہی اور یہہ معنی ہین کہ تحقیق آئی ہے یہہ قوم
مددگار ساتھ ظلم اور جھوٹ کے وقالوا اساطیر الاولین اکتتبها فهی تملی علیه بکرة واصیلا اور کہا انھون نے
یہہ کلام کہانیان ہین پہلون کی کہ لکھ لیا ہے انکو پس وہی پڑھے جاتے ہین اوپر اسکے صبح اور شام کیونکہ آپ پڑھنا نہین جانتا سنکر یاد کر لیتا اور
ہمین سناکر کہتا ہے کہ یہہ وحی ہے قل انزله الذی یعلم السر فی السموات والارض انکے رد کلام مین کہا اتارا ہے اسکو اسنے کہ بے شبہ
جانتا ہے بھید بیچ آسمانون کے اور زمین کے کیونکہ قرآن مین خبرین غیب کی ہین اور علم غیب کا اللہ ہی کو ہے اور دوسرے تمام فصحا شعرا تمھارے
مثل اسکے بنانے مین عاجز ہین پس ایسا کلام سوا مالک علام کے کسکا ہو انه کان غفورا رحیما تحقیق وہی ہے کہ پردہ کرم گناہون پر بندون کے

چھپاتا ہے مہربان ہے کہ عقوبت مین مجرمونکی جلدی نہین فرماتا ہے وَقَالُوا مَالِ هٰذَا الرَّسُولِ اور کہا ابوجہل اور امیہ اور عاص اور سوا انکے
سردارون نے قریش کے کیا ہے اس پیغمبر کو کہ دعوے پیغمبری کا کرتا ہے اور مثل اور لوگون کے يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ کھاتا ہے
کھانا اور چلتا پھرتا ہے واسطے طلب معاش کے مانند اور لوگون کے بیچ بازارون کے اگر دعوی اسکا سچا ہے تو چاہئے کہ احوال اسکا مخالف اور لوگون کے
سمجھ لیجئے کہ وہ جاہل حال پیغمبرون سے غافل تھے فرق رسول اور غیر رسول مین امور جسمانی پر ٹہراتے تھے سمجھے تھے کہ نبوت منافی بشریت کے نہین بلکہ
مناسب ضرور تر ہے کہ فائدہ اور استفادہ موقوف اسی پر ہے بیت انس رافت رکھی ہے جنس بجنس ؛ بھاگی ہے جن کو جن او رانس کو انس ؛
الغرض کافرون نے کہا کہ پیغمبر فرشتہ ہوتا اور اگر فرشتہ نہین لَوْلَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونَ مَعَهُ نَذِيرًا کیون نہ اتارا گیا طرف اسکے
فرشتہ پس ہوتا ساتھ اسکے ڈرانیوالا اور مددگار ڈراتے ہین أَوْ يُلْقَىٰ إِلَيْهِ كَنزٌ یا ڈالا جاوے طرف اسکے خزانہ آسمان سے تو کہ غنی ہو کر
بیٹھ رہے تردد معاش کا نکرے أَوْ تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ يَأْكُلُ مِنْهَا یا ہووے واسطے اسکے باغ کہ کھاوے اسمین سے میوہ اور محصول اسکا لے
اور گذران اپنی کرے وَقَالَ الظَّالِمُونَ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا اور کہا ظالمون نے نہین پیروی کرتے تم مگر مرد جادو کئے گئے
کی مسلوب العقل ہے سمجھ لیجئے کہ یہان وضع مظہر موضع ضمیر مین واسطے حکم انکے کے ہے یعنے ستمگاری ہے اس بات مین جو مومنون سے کہتے
ہین اور بعضون نے مسحور کو بمعنی ساحر کہا ہے یعنے جادوگر کی متابعت کرتے ہو کہ تم کو جادو سے فریفتہ کرے انظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ
الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا دیکھ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر بیان کین انھون نے واسطے تیرے مثالین یعنے باتین
نالایق کبھی جادو کیا گیا کہا اور طوفان اٹھانیوالا ٹہرایا اور ناخواندہ اور دوسرونکا کلام سیکھکر پڑھنے والا بتایا پس گمراہ ہوئے راہ شناخت
انبیا سے اور تمیز کرنے انکے سے ماسوی سے پس نہین پاسکتے راہ اور پیر دلیل کے اس چیز کی کہ کہتے ہین تَبَارَكَ الَّذِي إِن شَاءَ جَعَلَ لَكَ
خَيْرًا مِّن ذَٰلِكَ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَيَجْعَل لَّكَ قُصُورًا بہت برکت والا اور بزرگوار ہے وہ شخص کہ اگر چاہے کر
واسطے تیرے دنیا مین بہتر اس سے اور باغ سے کہ وہ کہتے ہین بہشتین کہ چلتے ہون نیچے درختون انکے کے نہرین اور کرے واسطے تیرے
ان بہشتون مین محل شاہان اسباب نزول مین ہے کہ قریش نے جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فقر اور فاقہ پر طعن کیا رضوان خازن جنان
اس آیت کے ساتھ نازل ہوا اور صندوقچہ نور کا آپکے آگے رکھا کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ کنجیان خزانون کی تمام دنیا کے اسمین ہین اسے لو اور
اپنے تصرف مین لاؤ اور جو تمکو کرامت اور نبوت کر دی ہے اور نعمت اور عظمت کہ تمہارے نام کی ہے سے آخرت مین بمقدار پر پشہ کے کم نہوگی
حضرت نے فرمایا اے رضوان مجھے دنیا کی حاجت نہین فقر کو دوست تر رکھتا ہون مین اور چاہتا ہون کہ بندہ شکر کرنیوالا اور صبر کرنیوالا ہون مین
رضوان نے کہا اصبت اصاب اللہ بک سمجھ لیجئے کہ نشانی علو ہمت آپکے کی یہہ ہے کہ باوجود فقر اور احتیاج کے خزائن دنیا پر التفات نکیا
بلکہ اس پر لحاظ کرو کہ شب معراج مین عجایب ملکوت اور غرایب جبروت پر نگاہ نہ ڈالے اور مطلقا ماسوی اللہ پر نظر نکی اگرچہ ہزارون صنایع بدایع
وہان تھے متجلی لیکن مازاغ البصر وما طغی بیت دالہ وہ کیونکہ رافت ماسوا اللہ پر نظر ؛ چشم سیاہ جسکے ہے روشن کحل مازاغ البصر
پس فرمایا حق تعالی نے کہ فقر اور احتیاج تیری کفار کو ایمان سے نہین بازرکھتے بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ بلکہ جھٹلاتے ہین قیامت کو اور غرض
انکی انکار نبوت سے انکار ساعت ہے وَأَعْتَدْنَا لِمَن كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا اور تیار کیا ہے ہمنے واسطے اس شخص کے کہ جھٹلایا
قیامت کو دوزخ کہ سعیر نام دوزخ کا ہے إِذَا رَأَتْهُم مِّن مَّكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظًا وَزَفِيرًا جب دیکھے گی آگ دوزخ
کی منکران قیامت کو مکان دور سے کہ سو برس کی راہ ہوگی یا پانچ سو برس کی راہ سینگے واسطے آتش دوزخ کے غصہ اور چلانا بعضے کہتے ہین دیکھنا

اور غصہ کھانا ان فرشتوں کا ہوگا جو دوزخ کے نگہبان ہین اور صاحب انوار نے لکھا ہے کہ آگ کو حق تعالی زندگی دیگا وہ دیکھے گی اور غصہ
کریگی دشمنون پر وَإِذَآ أُلْقُوا۟ مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِينَ دَعَوْا۟ هُنَالِكَ ثُبُورًا اور جب ڈالے جاوینگے مشرک دوزخ مین بیچ مکان
تنگ مین کہ بے چین زیادہ ہون جکڑ کر ہاتھ انکے گردنون سے یا بند بند انکا زنجیرون آگ کے بیچ پکارین گے او پر اپنے اس جگہہ ہلاک کو یعنے اپنے
لعنت کرینگے ساتھ ہلاک کے یا پکارینگے یا ثبوراہ اور یہہ کلمہ وہ کہتا ہے جو اپنے ہلاکت کی آرزو کرتا ہے تفسیر مکانا ضیقا مین تیسیر مین ہے
کہ کافرون پر دوزخ تنگ ہوجاویگا کہ گرز پر گرز لگینگے لوہے کے زاد المسیر اور بعضے تفاسیر مین ہے کہ پہلے دوزخیون کو حلے آگ کے شیطان پہناویگا
اور وہ آگے ہوگا اور یہہ سب ذریت اسکے پیچھے ثبورا کہتے جاوینگے حق تعالی فرماویگا لَّا تَدْعُوا۟ ٱلْيَوْمَ ثُبُورًا وَٰحِدًا وَٱدْعُوا۟ ثُبُورًا
كَثِيرًا مت پکارو آج ہلاک ایک کو اور پکارو ہلاک بہت کو کہ انواع انواع کے عذاب ہونگے اور ہر نوع کو شدت کے سبب ایک ہلاکت ہوگی۔
قُلْ أَذَٰلِكَ خَيْرٌ أَمْ جَنَّةُ ٱلْخُلْدِ ٱلَّتِى وُعِدَ ٱلْمُتَّقُونَ کہہ انکو جو فقیری پر تجکو طعن کرتے ہین کیا یہہ گنج اور باغ دنیا بہتر ہے یا جنت ہمیشہ رہنے
کی کہ وعدہ دئے گئے ہین پرہیزگار ساتھ داخل ہونے اسکے کہ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَمَصِيرًا ہے واسطے انکے بدلا اور جگہہ پھر جانے کی یعنے واسطے
متقیون کے بہشت مین جزاے اعمال انکی ہے اور بازگشت کہ رجوع کرینگے ساتھ اسکے بیچ آخرت کے لَّهُمْ فِيهَا مَا يَشَآءُونَ خَٰلِدِينَ واسطے
انکے ہے بیچ بہشت کے جو کچھ چاہین نعمتون بہشت کے سبب منا سب اپنے درانحال کہ ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ بہشت ہین كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ وَعْدًا
مَّسْـُٔولًا ہے داخل ہونا اور ہمیشہ رہنا انکا بہشت مین او پر پروردگار تیرے کے وعدہ سوال کیا گیا اور اللہ تعالی سے دعا کرتے ہین ربنا آتنا ما وعدتنا
یا فرشتے واسطے انکے چاہتے ہین کہ ربنا وادخلہم جنات عدن التی وعدتہم وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ
اور یاد کر جس دن کہ اکٹھا کرے گا اللہ مشرکون کو اور نحشر بصیغہ متکلم بھی قرات ہے یعنے اکٹھا کرینگے ہم مشرکون کو اور اس چیز کو کہ پوجتے ہین سوا
اللہ کے عام ہے سب معبودون کو ذوی العقول ہون یا غیر اسکے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد بت ہین کہ خدا انکو زبان دیگا اور خطاب کریگا
فَيَقُولُ ءَأَنتُمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادِى هَٰٓؤُلَآءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا۟ ٱلسَّبِيلَ پس فرماویگا کیا تمنے گمراہ کیا بندون میرون کو جو یہہ ہین یا وہ بہکے
بہک گئے راہ سے قَالُوا۟ سُبْحَٰنَكَ مَا كَانَ يَنۢبَغِى لَنَآ أَن نَّتَّخِذَ مِن دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَآءَ کہینگے بت پاکی ہے تجھکو اور ہم تجھکو ساتھ
پاکی کے یاد کرتے ہین اور منزہ جانتے ہین شریک اور مثل سے نہ تھا لائق ہمکو یہہ کہ پکڑین ہم اسکو کہ ہمکو عبادت کرے سوا تیرے یعنے تجھکو نہ عبادت
کرے دوستون سے حاصل یہہ ہے کہ جو تیری عبادت نکرے اور ہمین پوجے نہین لائق ہمکو کہ ہم اوسکو دوست رکھین وَلَٰكِن مَّتَّعْتَهُمْ وَءَابَآءَهُمْ
حَتَّىٰ نَسُوا۟ ٱلذِّكْرَ اور لیکن فائدہ دیا تو نے انکو اور باپون انکے کو ساتھ مال و اولاد اور طول عمر اور صحت بدن اور تمام نعمتون کے یہانتک
کہ بھول گئے یاد تیری اور تلقین انبیا کی وَكَانُوا۟ قَوْمًۢا بُورًا اور ہوئی قوم ہلاک ہونیوالی یا تھے حکم ازلی مین گروہ ہلاک ہونے والی پس اللہ تعالی
بت پرستون کو کہیگا فَقَدْ كَذَّبُوكُم بِمَا تَقُولُونَ پس تحقیق جھٹلایا خداؤن تمہارون نے تمکو بیچ اس چیز کے کہ کہتے تھے تم کہ یہہ شریک ہیں خدا کے
ہین اور انہون نے مجھکو شرکت سے منزہ رکھا فَمَا تَسْتَطِيعُونَ صَرْفًا وَلَا نَصْرًا پس نہین کرسکتے تم پھیرنا اور مدد دینا یعنے تم مشرک ہو
عذاب میرے کو نہین پھیر سکتے اور ایک دوسرے کو نہین مدد دے سکتے رفع عقوبت مین اور یستطیعون ساتھ یاے تحتانیہ کے بھی قرات ہے
یعنے نہین کر سکتے معبود تمہارے پھیرنا عذاب تم سے اور مدد دینا تمہارا ساتھ نجات کے وَمَن يَظْلِم مِّنكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيرًا
اور جو شرک لاویگا تم مین سے اے مکلفو چکھاوینگے ہم اوسکو عذاب بڑا کہ آتش دوزخ ہے اور ہمیشگی اسمین وَمَآ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ
ٱلْمُرْسَلِينَ إِلَّآ إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ ٱلطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِى ٱلْأَسْوَاقِ اور نہین بھیجا ہم نے پہلے تجھ سے کسیکو پیغمبرون مین سے مگر تحقیق وہ البتہ

کھاتے تھے کھانا اور چلتے تھے بیچ بازاروں کے واسطے اپنے کاروبار کے وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً اور کیا ہمنے بعضوں تمھاروں کو
واسطے بعضوں کے آزمایش جیسے فقیروں کو ساتھ اغنیا کے اور پیغمبروں کو ساتھ امتوں انکے کے یا مریض کو ساتھ صحیح کے اور اندھے کو ساتھ
بینا کے حاصل یہہ ہے کہ دنیا گھر ابتلا اور امتحان کا ہے پس احوال مختلف یہاں رکھا ہے کوئی بھوکا کوئی سیر شکم ہے کوئی شاد کوئی پر غم ہے کوئی
صحیح کوئی بیمار ہے کوئی فقیر کوئی مالدار ہے اور یہہ سب آزمایش خدا کی ہے کہ احوال ہر ایک کا مختلف اور جدا ہے تاکہ شاکر والا کفران والے سے تمیز پاوے
اور اہل صبر ارباب جزع سے علاحدہ ہو جاوے لکھا ہے کہ ابو جہل نا اہل اور ولید پلید اور ہم مشرب انکے جب بلال پر کمال اور عمار پر انوار صہیب
بے شکیب کو اور سوا انکے اور فقیر اصحابوں کو دیکھتے تھے آپس میں کہتے تھے کہ کیا ہم ایمان لاکر ان کی طرح خوار و بے اعتبار ہوں حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی اور درویشان
صفا کیشان صحابہ سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کر کر فرمایا کہ ہم آزماتے ہیں شریف اور مالدار کو ساتھ کم حسب اور خوار کے
اور کم حسب اور خوار کو ساتھ شریف اور مالدار کے اَتَصْبِرُوْنَ ۱۲ آیا صبر کرتے ہو تم اوپر ایذا کے یا جزع فزع کرتے ہو وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا اور ہے پروردگار
تیرا دیکھنے والا صبر کرنے والے کو اور جزع کرنے والے کو وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا
اور کہا ان لوگوں نے کہ نہیں امید رکھتے ملاقات ہماری کی یعنے منکر حشر اور بعث کے ہیں نہیں ڈرتے دیکھنے عذاب ہمارے سے یا مراد کے واسطے
ہیں کہتے تھے کیوں نہ اتارے گئے اوپر ہمارے فرشتے ساتھ پیغمبری کے یا واسطے بھیجا کرنے اخبار محمد کے صلی اللہ علیہ وسلم یا کیوں نہیں دیکھتے ہم
پروردگار اپنے کو تو کہ ہم سے کلام کرے اور پیروی کرنے کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماوے لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا
كَبِيْرًا البتہ تحقیق تکبر کیا ہے انہوں نے بیچ جیوں اپنے کے اور سرکشی کی سرکشی بڑے کہ بعد معجزے دیکھنے کے ملاقات فرشتوں کی اور لقا پروردگار
کی مانگتے ہیں اور وہ غمگین ہونگے يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ جس دن دیکھینگے فرشتوں کو اور وہ دن موت کا
ہوگا یا قیامت کا نہیں خوشی اسدن گنہگاروں کو یعنے کافروں کو سمجھ لیجئے کہ مکے والوں نے دو چیزیں مانگیں رویت ملائکہ اور دیدار حق تعالے
غرض یہ کہ فرشتوں کو دیکھینگے تو کچھ خوشی نہو گی وَيَقُوْلُوْنَ اور کہینگے فرشتے کافروں کو کہ دیدار اللہ کا تمپر حِجْرًا مَّحْجُوْرًا حرام اور بند کیا گیا ہے
بند کیا جانا اور بعضے کہتے ہیں کہ یہہ قول کفار کا ہے جب فرشتے انکو نظر آوینگے ساتھ اس کلمہ کے پناہ پکڑیں گے طرف پروردگار کی کہ دیدار انکے
لکھا ہے کہ شہر حرام میں کفار جب کسی ایسے کو دیکھتے تھے کہ اس سے ڈرتے تھے کہتے تھے حجرا محجورا پھر اسکے شر سے بچ جاتے تھے یہاں بھی وہی خیال کر
یہہ کلمہ کہکر شدت مرگ یا ہول قیامت سے چھٹکارا چاہینگے وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا اور قصد کیا ہمنے
طرف اس چیز کے کہ کیا تھا کافروں نے کاموں سے کہ صورت میں اچھے تھے جیسے صلہ رحمی اور مہمانداری اور کھلانا بھوکوں کا اور فریادرسی مظلوموں
کی اور خوش کرنا یتیموں کا اور مثل انکے پس کیا ہمنے اسکو مثل ذرہ اور پہنک کے پراگندہ ہوا میں یعنے عمل انکے ناچیز کر دیئے کیونکہ شرط قبول عمل کے ایمان ہے
سو وہ انمیں نہ تھا اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا رہنے والے بہشت کے اسدن قیامت کے بہتر ہیں
از روے ٹھکانے کے کہ مکان انکے وہاں کافروں کے یہاں کے گھروں سے اچھے ہونگے اور نیک تر ہے از روے مقام قیلولہ کے یعنے جگہ دوپہر
کاٹنے کی اور راحت پانے کی کیونکہ بہشت میں خواب نہیں ہے وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا اور اسدن
کہ پھٹ جاویگا آسمان بسبب ابر سفید کے کہ ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے اور سب آسمانوں کے برابر موٹا ہے اور سب سے بھاری ہے حقتعالی نے
اب اسے نگاہ رکھا ہے دن قیامت کو آسمانوں پر گراویگا جس آسمان پر پہنچیگا وہ ٹکڑے ہو جاویگا اور اتارے جاوینگے فرشتے وہاں سے
زمین پر اتارے جانا کہ اسقدر کہ زمین بھر جاویگی موضع میں سے کہ فرشتے ہفت طبق کے گرد عالم کے آجاوینگے بعضے کہتے ہیں با بمعنی عن ہے یعنے

الرحمن
۲۶

آسمان پھٹ جاویگا ابر سے اور ابر اتر آویگا اور یہ وہ ابر ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ اور بعض المعانی میں ہے کہ یہ وہ ابر ہے
جسکا بنی اسرائیل پر جنگل میں سایہ کیا تھا اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ۣ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ بادشاہی اسدن ثابت ہے واسطے رحمان کے کیونکہ دعوی مالکیت
سے سب مدعیوں کے قفل لگا ہوگا اوپر زبان کے وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا اور ہوگا وہ دن اوپر کافروں کے سخت شدت
سے ہولونکے وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ اور یاد کر اسدن کہ لاکھ ارمان سے کاٹ کھاویگا ظالم اوپر دونوں ہاتھوں اپنے کے
جیسے حسرت زدہ کاٹتے ہیں مراد اس سے جنس ظالم ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ عقبہ بن ابی معیط نے سفر سے آکر لوگوں کی ضیافت کی اور
اور حضرت کو بھی بسبب ہمسایہ گی کے بلایا آپ نے فرمایا جبتک کلمہ شہادت نکہیگا تو کھانا نہ کھاونگا میں عقبہ نے کلمہ پڑھا ابی بن خلف نے کہ اسکا دوست تھا
عقبہ سے کہا کہ تو اپنے دین سے پھر گیا جو بات محمدؐ کی مانے اسنے کہا نہیں مگر غیرت آئی مجھے کہ مہمان میرے گھر سے بھوکا جاوے ابی نے کہا کہ میں راضی
نہیں تجھ سے جبتک کہ تو انکے منھ پر نہ تھوکے عقبہ گیا حضرت دار الندوہ میں سجدہ کرتے تھے آب دہن اپنے ڈالا وہ آپ کے چہرہ مبارک تک
نہ پہنچا وہ شعلۂ آتش ہو کر اسی ملعون کے منھ کو دونو طرف سے جلایا چنانچہ جب تک زندہ رہا وہ داغ رہ گئے پھر حضرت نے فرمایا اے عقبہ مکے کے
باہر دیکھونگا میں تجھکو مگر کہ سر تیرا تلوار سے اڑاونگا پس بدر میں حکم اسکے قتل کا کیا علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے مارا گیا یہ آیت اسکی شان میں
اتری کہ ظالم دن قیامت کے کاٹ کاٹ کھاویگا ہاتھ اپنے ساتھ لاکھ لاکھ ندامت کی صاحب اختلاف نے لکھا ہے کہ چار ہزار بار انگلیوں سے
کہنیوں تک ہاتھوں کو کھاویگا اور پھر بار اللہ تعالی درست کر دیگا اور حسرت سے کہیگا يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا
کہیگا اے کاش کہ پکڑتا میں ساتھ پیغمبر کے راہ جو اسنے پکڑی تھی کہ راہ نجات وہی ہے يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا اے وائے
ہے مجھکو کاش کہ میں نہ پکڑتا ابی بن خلف کو دوست لَقَدْ اَضَلَّنِىْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِىْ البتہ تحقیق گمراہ کیا مجھکو قرآن سے یا کلمہ
شہادت سے یا نصیحت پیغمبر سے پیچھے اسکے کہ آیا میرے پاس وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا اور ہے شیطان آدمی کو بلا میں
سونپنے والا وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِى اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں یا کہینگے
آخرت میں اے پروردگار میرے تحقیق قوم میری نے پکڑا ہے اس قرآن کو دور چھوڑا ہوا کہ ایمان اسپر نہیں لاتے اور اسکے سننے سے منع ہیں
پھر اسنے وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِىٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ اور جیسے کہ ان کافروں کو دشمن تیرا کیا ہے ہمنے واسطے ہر ایک نبی کے دشمن
کافروں میں سے جیسے نمرود ابراہیم کا تھا اور فرعون موسیٰ کا اور انہوں نے صبر کیا تو بھی صبر کر وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا اور کفایت ہے پروردگار
تیرا راہ دکھانیوالا طرف صبر کے اور مدد دینے والا دشمنوں پر وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً
اور کہا ان لوگوں نے جو کافر ہوئے یہود اور نصاری سے یا مشرکان عرب سے کیوں نہ اتارا گیا اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن اکٹھا ایکبار مانند
توریت اور انجیل کے كَذٰلِكَ اسیطرح اتارا ہم نے متفرق لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا تو کہ ثابت کریں ہم اور قوت
دیں ساتھ اتارنے وحی کے ہر وقت میں دل تیرے کو تاکہ یاد رہے تجھکو اور تھم تھم کر پڑھا ہے ہمنے قرآن کو تھم تھم کر پڑھنا سمجھنا چاہیئے کہ یہ اعتراض
مشرکوں کا بے حاصل ہے کیونکہ معجزہ قرآن کا یکبار اترنے سے یا تھم تھم کر نازل ہو نہیں جاتا اور تھم تھم کر اترنے میں بہت فائدے ہیں اول یہ ہے
کہ یاد کرنا سہل ہوا کیونکہ موسیٰ اور داؤد اور عیسیٰ علی نبینا وعلیہم السلام پڑھے لکھے تھے انپر ایکبارگی کتاب اتاری اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم
امی تھے اگر ایکبارگی قرآن نازل ہوتا تو حفظ اسکا مشکل ہوتا دوسری یہ ہے کہ موافق واقع کے نزول قرآن کا موجب مزید بصیرت کا اور سبب
زیادتی خوض کا ہے معنوں میں اسکے تیسری ہر بار کہ آیت اتری اعجاز قرآن اور عجز منکران ظاہر ہوا چوتھے آنا جبرئیل علیہ السلام کا بار بار موجب

تسلی خاطر عاطر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا پانچوین قرآن شریف مین ناسخ اور منسوخ ہے اور آیت ناسخ پیچھے آیت منسوخ کے چاہیئے
جمع ہونا دونون کا آن واحد مین نہ چاہیئے چوتھے قرآن شریف مشتمل ہے سوال اور جواب کو اور جواب پیچھے سوال کے آتا ہے وَلَا یَاْتُوْنَکَ
بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰکَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِیْرًا اور نہین لاتے مشرک تیرے پاس کوئی مثال بیان قدح نبوت اور طعن کتاب تیرے مین
مگر لاتے ہین ہم تیرے پاس جواب راست اور درست رد قول انکے مین اور نیک تر چیز از روے بیان کے اَلَّذِیْنَ یُحْشَرُوْنَ عَلٰی وُجُوْ
هِهِمْ اِلٰی جَهَنَّمَ اُولٰٓئِکَ شَرٌّ مَّکَانًا وَّاَضَلُّ سَبِیْلًا مشرک وہ لوگ ہین کہ اکٹھے کئے جاوینگے اوپر موہنون اپنے کے یعنے اوندھے
منہ چلینگے طرف دوزخ کے یہ لوگ بدتر ہین مکان مین اور بہت بہکے ہوئے ہین راہ مین یعنے مومنون کے مکانون سے دنیا کے انکے مکان بہت
برے ہین اور حالانکہ وہ طعن کرتے تھے کہ ای الفریقین خیر مقاما واحسن ندیا اور راہ انکی بہت کج ہے صواب کے سیدھے دوزخکو گئی ہے وَلَقَدْ
اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِیْرًا اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسیٰ کو توریت بعد ڈوبنے فرعون کے اور کیا ہمنے
ساتھ اسکے بھائی اسکے ہرون کو وزیر کہ دعوت ایمان اور رواج دین مین اسکا مددگار تھا فَقُلْنَا اذْهَبَاۤ اِلَی الْقَوْمِ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا
بِاٰیٰتِنَا پس کہا ہمنے جاؤ دونو طرف اس قوم کے کہ جھٹلایا انہون نے نشانیون ہمارے کو وہ قوم قبطی تھی فرعون اور اہل اسکے وہان گئے
یہہ دونون اور دعوت کی انہون نے نہ مانا اور تکبر کیا فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِیْرًا پس ہلاک کیا ہمنے انکو ہلاک کرنا یعنے ڈبو
دیا دریاے نیل مین وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا کَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰیَةً اور قوم نوح کے کو جس وقت جھٹلا
انہون نے پیغمبرون کو یعنے نوح اور شیث اور ادریس علیہم السلام کو یا نوح علیہ السلام کو جھٹلایا اور ایک پیغمبر کا جھٹلانا موجب جھٹلانے سب
پیغمبرونکا ہے یا مطلق رسولون کے آنیکا انکار کیا غرق کیا ہم نے ان کو طوفان عذاب مین اور کیا ہم نے قصے انکے کو واسطے لوگون
کے نشان تو کہ ڈرین وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا اور تیار کیا ہمنے واسطے کافرون کے عذاب دردناک وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَاَصْحٰبَ
الرَّسِّ وَقُرُوْنًۢا بَیْنَ ذٰلِکَ کَثِیْرًا اور ہلاک کیا ہمنے قوم عاد کو بسبب تکذیب ہود علیہ السلام کے اور گروہ ثمود کو بسبب جھٹلانے
صالح علیہ السلام کے اور کنوئے والون کو بسبب نماننے حنظلہ بن صفوان یا شعیب یا اور نبی علی نبینا وعلیہم السلام اور اہل قرنون کو کہ تھے
درمیان اس قوم عاد اور ثمود اور اصحاب رس کے بہت کہ سوا خدا کے انکو کوئی نہین جانتا سمجھہ لیجے کہ رس نام کنوئے کا ہے یا نہر مین
یا اور مقام مین کہ حبیب نجار کو اسمین مار ڈالا تھا یا چشمہ اور نخلستان بنی اسد کا تھا اور وہی اخدود ہے جو سورہ بروج مین آویگا یا قریہ تھا
ولایت یمن مین اور اصحاب رس کچھہ لوگ سے تھے باقی رہے ہوئے قوم ثمود کے انپر پیغمبر آیا یا بت پرست تھے کہ شعیب علیہ السلام انپر
آئے انہون نے نمانا ایک دن گرد کنوئے کے جمع تھے ایذا دینے کو شعیب علیہ السلام کے کہ ناگاہ وہ کنوا ایسا گرا کہ انکو محلون اور مواشی
سمیت زمین مین دھسا لے گیا یا ایک گروہ تھا کہ درخت صنوبر کو پوجتا تھا اور سلطان الشجر اسکا نام رکھا تھا ایک پیغمبر یہودا بن یعقوب کے
نسل سے انپر مبعوث ہوا اسکو نمانا اور مارکر کنوے ڈال دیا ابر سیاہ اس قوم پر آیا اور بجلی اسکے نے سب کو جلا دیا یا اہل رس معطلہ تھے کہ قصہ
انکا گذرا ہے اور اصح یہہ ہے کہ حنظلہ بن صفوان کی امت تھی جب اپنے نبی کو نمانا حق تعالیٰ نے انپر مرغ دراز گردن کہ رنگ کے بہ
اسکے تھے مسلط کیا اور بسبب طول عنق کے اسکو عنقا کہتے تھے وہ کوہ دمخ یا فتخ پر رہتا تھا اکثر انکے بچون کو اور جانورون کو اٹھا کر لیجا
تا اسیواسطے اسکا مغرب لقب کیا تھا ایکدن ایک لڑکے کو کہ نزدیک بلوغ کے پہنچے تھے انمین سے اٹھا کر لیگیا انہون نے شکایت پیغمبر
اگر کی اور شرط ٹھہرائی کہ اگر اس سے ہم نجات پاوین تو تمپر ایمان لاوین پیغمبر نے دعا کی کہ الٰہی اس مرغ کو پکڑ اور نسل اسکی کاٹ دعا انکی قبول

ہوئی

ہوئی وہ مرغ غائب ہوگیا ایسا کہ پھر اسکا کچھ پتا نہ لگا اور سوا نام کے کچھ نشان باقی نہ رہا اب جو چیز نایاب ہوتی ہے اسکو مثل دیتے ہین
اُس سے چنانچہ یہہ مطلع ہے بیت و فا و مہر کی امید رکھتے اُس سے ہیں یہ ہما ہے کہ مثل کیمیا ہے ایک اور ایک مثل عنقا ہے پھر اس قوم نے بعد
غائب ہونے عنقا کے اور کفر او رعناد زیادہ کیا حنظلہ علیہ السلام کو شہید کیا حق تعالیٰ اسنے سزا کو پہنچایا وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ اور ہر ایک کے
واسطے ان استون ہین سے بیان کی ہمنے واسطے اُسکے مثالین او رظاہر کئے قصے پہلے اور حجت پکڑی اوپر انکے پیغمبرون کو بھیج کر سُنکر سمجھ کر
انکار ہی کرتے گئے تو عذاب اُتارا ہمنے اُنپر وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا اور ہر ایک کو ہلاک کیا ہمنے ہلاک کرنا وَلَقَدْ أَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ
الَّتِي أُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ اور البتہ تحقیق آئے ہین یعنی گذرے ہین قریش اوپر اس بستی کے برسایا گیا اونپر برا پتھر ونکا مراد اس بستی سے
سدوم ہے کہ بڑا شہر تھا موتفکات سے لوط علیہ السلام وہان رہتے تھے اسکو الٹ دیا اور پتھر برسائے وہان کے لوگون پر کفار قریش اسطرف
گذر کرتے تھے أَفَلَمْ يَكُونُوا يَرَوْنَهَا کیا پس نہ تھے کہ گذرنے میں اپنے دیکھتے اسکو اپنی آنکھون سے اور آثار سے وہان کے عذاب کے عبرت
پکڑنے بَلْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ نُشُورًا نہ وہ ہے کہ نہین دیکھتے بلکہ یہہ ہے کہ کفر کے سبب نہین امید رکھتے جی اٹھنے کی یعنی حشر پر ایمان نہین رکھتے
وَإِذَا رَأَوْكَ إِنْ يَتَّخِذُونَكَ إِلَّا هُزُوًا اور جسوقت دیکھتے ہین تجھکو نہین پکڑتے تجھکو مگر ٹھٹھا اور کہتے ہین أَهَٰذَا الَّذِي بَعَثَ
اللَّهُ رَسُولًا کیا یہی ہے جسکو بھیجا ہے اللہ نے رسول کرکر إِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ آلِهَتِنَا لَوْلَا أَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا تحقیق نزدیک تھا کہ یہہ باتین
دلفریب کرکر اور دلیلین اپنی مدعا پر لاکر گمراہ کر دیتے ہمکو معبودون ہمارے سے اگر نہ صبر کرتے ہم اوپر عبادت اونکے حق تعالیٰ انکو جواب دیتا
فرماتا ہے وَسَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ أَضَلُّ سَبِيلًا اور شتاب جانینگے جب دیکھینگے عذاب کو کہ سو ان ہین
سے اور اونمین سے کون شخص گمراہ ہوا ہے راہ سے لکھا ہے کہ مشرک پتھر اور ڈھیلا اور لکڑی کو پوجتے تھے اور جو اُس سے کوئی خوب
صورت زیادہ دیکھ لیتے تو اُس معبود کو چھوڑ کر اُسے پوجنے لگتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ کیا دیکھا تو نے
اُس شخص کو کہ پکڑا ہے اپنے معبود اپنا خواہش اپنے کو یعنی اپنی آرزو کو پوجتا ہے صاحب تاویلات نے کہا ہے کہ جو کوئی غیر خدا کو دوست
رکھتا ہے اور اسکی عبادت کرتا ہے حقیقت مین اپنی خواہش کو پوجتا ہے کیونکہ اسکو محبت غیر کے اسکی خواہش لائی ہے المربا لمجالس مین
سید حسین نے لکھا ہے کہ جب حضرت آدم کا حوا سے نکاح ہوا ابلیس او ر دنیا بھی آپس مین ملے اُنسے آدمی بھی پیدا ہوئے اور انسے ہوا متولد ہوئی
اور عہد طبیعت مین جوشش اخلاط اربعہ سے تربیت پائی تمام اوصاف بُرے کہ بازار دنیا کا جنسے گرم ہے ہوا کے مددگار ہین اور رسوم اور عادات
مردودہ اور ادیان مختلفہ سب اسکی تاثیر سے ظہور مین آئے ہین بیت جو غبار اٹھتا ہے اُسکی راہ سے خالی نہین ❊ کوئی یوسف ای عزیز
اس چاہ سے خالی نہین ❊ قوت اور غلبہ اسکا یہانتک ہے کہ الہوا اول الہ عبد فی الارض کی شان مین آیا اور زبان قرآن نے اسکی بیان مین
افرایت من اتخذ الٰہہ ہواہ فرمایا نکتہ اسمین یہ ہے کہ ہوا اصل ہے اور سب آلہہ باطلہ فرع اُسکے ہین یہہ واسطے ہے کہ مخالفت ہوا سبب حصول
الہادی ہے بیت چھوڑ ہوا کو نہ ہو برباد ہو اسکو تو کر ترک کہ ناشاد ہو أَفَأَنْتَ تَكُونُ عَلَيْهِ
وَكِيلًا کیا پس ہوتا ہے تو اوپر اسکے جسنے ہوا کو اپنا خدا کیا ہے داروغہ کہ اسکو اس سے منع کرے یہہ کلمہ منسوخ ہے
ساتھ آیت قتال کے أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ کیا گمان کرتا ہے تو یہہ کہ اکثر مشرکون
سنتے ہین یا سمجھتے ہین گوش ہوش اور دل بے خلل سے دلائل توحید کو إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا نہین ہین وہ مگر مانند
ہین چارپایون کے نہ سنتے کلام مین اور نہ فکر کرتے دلائل قدرت ملک علام مین بلکہ وہ بہت گمراہ ہوئے ہین چارپایون سے بھی راہ کیونکہ وہ اپنے

کھلانے پلانے والے کے تابع رہتے ہیں اور یہہ عبادت پروردگار اپنے کے سے منہہ پھرتے ہیں اور دوسرے چار پائے طالب اس چیز کے ہیں جو انکو نفع
دے اور بچتے اس سے ہیں جو انکو ضرر پہنچاوے اور مشرک ثواب سے کہ بڑا نفع والا ہے پھرتے ہیں اور گناہ میں کہ سخت ضرر والا ہے گرتے ہیں
اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ ج کیا نہیں دیکھا تو نے طرف صنع پروردگار اپنے کے کہ محض قدرت سے کیونکر پھیلایا ہے سایہ کو دم
صبح سے طلوع آفتاب تک اور زمانہ اس سایہ کا بہتر اور خوشتر سب زمانوں کا ہے کیونکہ خالص اندھیرے سے طبیعت نفرت پکڑتی ہے اور
نور باصرہ رکہتا ہی اور شعاع شمس سخن ہوا اور معز نور باصرہ ہے اور اسوقت یہہ دونوں نہیں ہوتے اور اسیواسطے ظل ممدود ایک نعمت ہے نعیم
بہشت سے وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ اور اگر چاہتا اللہ البتہ کر دیتا اس سایہ کو ٹھیرا ہوا ایک حال پر ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَیْهِ دَلِیْلًا ۙ
پھر کیا ہمنے سورج کو اوپر پہچاننے سایہ کے نشانی کیونکہ سایہ سورج ہی سے پہچانا جاتا ہے ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَیْنَا قَبْضًا یَّسِیْرًا پھر
کھینچ لیا ہمنے سایہ کو طرف اپنے کھینچنا آہستہ آہستہ یعنی تھوڑی تھوڑی شعاع مہر کے موافق چڑھنے اسکے کے سایہ پر ڈال کر کھینچ
لیا کیونکہ اگر یکبارگی سب سایہ کو کھینچ لیتے لوگوں کو خرج ہوتا جو کام سایہ پر موقوف تھے بند رہ جاتے اور نزدیک بعضوں کے مراد ظل زمین ہے
یعنے اندھیرا رات کا اور ضمیر قبضنا کے راجع ہے طرف دلیل کے اور معنی اسکی یہہ ہیں کہ اللہ تعالی نے بچھایا سایہ زمین اور عالم کو تاریک کیا اور اسکو
دوام نہ دیا بلکہ سورج کو نکالا اور نشانی پہچاننے اسکے کی کہ تعرف الاشیاء باضدادہا اور زمانے کو دونکے بھی ہمیشہ نہ رکھا بلکہ اس نشانی کو کہ سورج
ہے کھینچ لیا غروب کر کر کہ پھر رات ہو جاوے اور ان دونوں زمانوں کو واسطے آرام اور آرایش لوگونکی مقرر فرمایا عین المعانی میں ہے کہ مد ظل
اشارت طرف زمانہ فترت کے ہے کہ لوگ ظلمت حیرت میں تھے اور شمس نور اسلام ہے کہ بواسطہ جمال سید انام کے افق اکرام سے طلوع
ہوا اور اگر وہ سایہ ہمیشہ رہتا تمام عالم ظلمت غفلت میں سے نہ نکلتا اور روشنی آگاہی کو نہ پہنچتا بیت برقعہ تیری گر رخ سے پیارے
نہ الٹ جاتا :: گھبر اسکے اندھیرے سے دل خلق کا پھٹ جاتا :: کشف الاسرار میں ہے کہ یہہ آیت ظاہر میں معجزہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور حقیقت میں
اشارت طرف قرب اور کرامت انکے کے ہے بیان معجزہ کا یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں وقت قیلولہ کے درخت کے تلے اترے لوگ
بہت تھے اور سایہ تھوڑا حق تعالی نے سایہ اسکا بڑھا دیا یہاں تک کہ تمام لشکر نے نیچے اسکے آرام کیا اور یہہ آیت نازل کی اور نشان قرب
اور کرامت یہہ ہے کہ فرمایا الم تر الی ربک موسی علی نبینا علیہ السلام نے جب ارنی کہا اور لن ترانی کہا یا اور اللہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ آیا نہیں دیکھا تو نے طرف رب کے اور کیا چاہتا ہے بیت بڑا ہے فرق جو ایک وصل میں نظارہ کرتا ہے :: اور ایک بیٹھا ہوا فرقت
میں دل صد پارہ کرتا ہے :: حقایق سلمی میں ہے کہ مد ظل بسط ظلال نوال عصمت ہے اوپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور شمس معرفت
ہے کہ مطلع دل منور آپ کے سے طالع ہوا دلیل اسکی اور قبض اشارت طرف سقوط رسوم اور وسایط کے ہے وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ
لَكُمُ الَّیْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا اور اللہ وہ ہے جسنے کیا واسطے تمہارے رات کو پردہ اوڑہ کہ اسمیں
آرام کرو اور نیند کو راحت تو کہ آسایش پاؤ اور کیا دن کو وقت پراگندہ ہونیکا تو کہ واسطے معاش کے پھرو چلو لکھا ہے کہ خواب مشابہ موت کے
ہے اور نشور کہ اٹھنا خواب سے ہے مثل بعث کے ہے بعد موت کے بیت سخت نہ غافل ہیں وہ جو کرتے ہیں انکار حشر :: نوم
و یقظہ جیسی ہے ایسی ہی ہے موت اور نشرہ وَهُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ بُشْرًۢا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ۚ اور اللہ وہ ہے جسنے
بھیجا باؤن کو خوشخبری دینے والیاں آگے نازل ہونے رحمت اپنے کے کہ باران ہے کہ اکثر باؤ کا چلنا برسات میں دلالت
کرتا ہے اوپر مینہہ برسنے کے وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ۙ اور اتارا ہمنے آسمان سے یا ابر سے پانی پاک کرنیوالا ::

لنحیی به بلدة میتا ونسقیه مما خلقنا انعاما واناسی کثیرا تو کہ زندہ کرین ہم ساتھ اسکے شہر مردہ کو یعنے اس
موضع کو کہ جسمین خشک سالی پڑی ہو یا اس مکان کو جو سوکھا بے رونق ہو اور پلاوین ہم وہ پانی ان چیزون مین سے کہ پیدا کیا ہمنے جانورون کو
اور آدمیون کو بہت کو جو وادی مین بستے ہین دور آبادی سے کیونکہ بستی والے کنوون اور نہرون کے سبب مینہہ کے پانی کے بہت محتاج
نہین رکھتے ولقد صرفناه بینهم لیذکروا اور البتہ تحقیق طرح طرح برسایا ہمنے مینہہ کو درمیان لوگون کے بستیون مختلف مین اور
وقتون متغایر مین یا ساتھ صفتون متفاوت کے کہ کبھی موسل دھار برسایا کبھی پھوار یا طرح طرح بیان کیا ہمنے ابر اور باران کو قرآن مین تو کہ نصیحت
پکڑین اور یاد کر کر اس نعمت کو شکر بجالاوین فابی اکثر الناس الا کفورا پس انکار کیا اکثر لوگون نے اور قبول نہ کیا مگر ناشکری
اور کفران نعمت کو ولو شئنا لبعثنا فی کل قریة نذیرا اور اگر چاہتے ہم البتہ بھیجتے ہم بیچ ہر بستی کے پیغمبر ڈرانیوالا لیکن واسطے تعظیم شان
اور علو مکان تیرے کے نبوت کو تجھ پر ختم کیا اور تجھے تمام لوگون پر تا روز قیامت مبعوث کیا فلا تطع الکافرین وجاهدهم به جهادا
کبیرا پس مت کہا مان کافرون کا کہ تجھکو دین آبائی کی طرف بلاتے ہین اور جہاد کر انسے ساتھ قرآن کے یا اسلام کے یا تلوار کے یا ترک اطاعت انکے کے
جہاد کرنا بڑا یعنے سخت اور بہت وهو الذی مرج البحرین اور اللہ وہ ہے جسنے ملائے دو دریا اور اکٹھے بہائے بغیر اسکے کہ پانی آپسمین خلط ہو
هذا عذب فرات وهذا ملح اجاج یہہ ایک پانی میٹھا ہے پیاس بجھانیوالا اور یہہ دوسرا کھارا ہے چھاتی جلانیوالا یعنے دریاے فارس
اور روم کے وجعل بینهما برزخا وحجرا محجورا اور کیا درمیان ان دونون دریا کے پردا اور سد اپنی قدرت سے باندھا ہوا کہ آپسمین
علاحدہ رہین اور ایک دوسرے پر غلبہ نکرسکے لباب مین ہے کہ عذب فرات بڑے بڑے دریا ہین جیسے نیل اور جیحون اور سیحون اور دجلہ اور ملح
اجاج اور چھوٹے چھوٹے دریا ہین اور برزخ درمیان انکے بیابان اور شہر ہین جو واقع ہین اور محقق کہتے ہین کہ بحرین خوف ورجا ہین کہ دل مومن
مین کوئی ایک دوسرے پر غلبہ نہین کرتا کہ لو وزن خوف المومن ورجاءه لاعتدلا اگر تولا جاوے خوف مومن کا اور امید اسکی البتہ برابر اترے اور
برزخ حمایت الہی اور عنایت نامتناہی ہے وهو الذی خلق من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا اور اللہ وہ ہے جسنے پیدا کیا پانی سے
آدم کو کہ جزو ہی خمیر طینت اسکے کا پانی پیدا کیا آدمی کو آب منی سے پس کیا واسطے اسکے ناتا اور سسرال یعنے دو قسم پیدا کیا کہ مرد کہ نسبت نسب کی
اس سے ہو اور زن کہ رشتہ سسرال کا اس سے ہو یا نسب وہ ہے کہ نکاح ساتھ اسکے ناروا ہو اور صہر وہ ہے کہ نکاح ساتھ اسکے حلال ہو
وکان ربک قدیرا اور ہے پروردگار تیرا قادر اوپر پیدا کرنے لڑکے اور لڑکیون کے ویعبدون من دون الله ما لا ینفعهم
ولا یضرهم اور عبادت کرتے ہین مشرک سوا خدا کے اس چیز کو کہ نہ نفع دے انکو اگر اسکی عبادت کرین اور نہ ضرر دے انکو اگر اوسکی عبادت
نکرین مراد اس سے بت ہین یا جو معبود سوا اللہ تعالی کے ہو وکان الکافر علی ربه ظهیرا اور ہے کافر اوپر نافرمانی پروردگار اپنے کے
ہم پشت شیطان کا اور مددگار اسکا وما ارسلناک الا مبشرا ونذیرا اور نہین بھیجا ہمنے تجھکو اوپر تمام خلق کے مگر خوشخبری دینے والا
مومنون کو ساتھ عنایت الہی کے اور ڈرانیوالا کافرون کو ساتھ عقوبت نامتناہی کے قل ما اسئلکم علیه من اجر الا
من شاء ان یتخذ الی ربه سبیلا کہہ نہین سوال کرتا مین تمکو اوپر اس قرآن کے یا تبلیغ رسالت کے کچھ بدلا مگر ایمان جو کوئی
چاہے یہہ کہ پکڑلیوے طرف رضا اور قرب پروردگار اپنے کے راہ یعنے بدلا میرا ایمان اور طاعت مومنون کا ہے کیونکہ اسمین واسطے میرے
اجر اللہ کے نزدیک مقرر ہے اور ثابت ہے کہ ہر پیغمبر کو برابر عباد اور صلحاے امت کے ثواب ملیگا وتوکل علی الحی الذی لا یموت وسبح
بحمده اور توکل کر بیچ اجر لینے کے اوپر اس زندہ کے کہ وہ ہرگز نہین مرتا کہ توکل کرنیوالا اوپر زندون کے بعد موت انکے کے بے نصیب

رہتا ہے اور پاکی بیان کر اللہ کی ساتھ تعریف اسکے کے وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا اور کفایت ہے اللہ ساتھ گناہوں چھپے
اور ظاہر بندوں اپنے کے خبردار الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ جسنے
پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ کہ درمیان انکے ہے بیچ مقدار چھ دن کے ایام دنیا سے پھر مستولی ہوا امر اسکا اوپر عرش مجید کے کہ اعظم
مخلوقات ہے اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا وہ مہربان ہے پس پوچھ ذات اور صفات اسکی کسی خبردار سے یا سوال کر خلق اور استوی کو دانا سے
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اور جب کہا جاتا ہے واسطے مشرکوں کے کہ سجدہ کرو واسطے رحمان کے کہتے ہیں کیا ہے
رحمان یعنے یہہ نام ہے مسمی اسکے کو نہیں جانتے ہم کیونکہ کفار قریش اسم رحمان کو اللہ تعالی پر نہیں اطلاق کرتے تھے پس جب مامور بسجدہ ہوئے کہنے لگے
ہم رحمان کو نہیں جانتے اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا کیا سجدہ کریں ہم واسطے اس چیز کے کہ حکم کرے تو ہمکو ساتھ سجدہ اسکے کے
اور زیادہ کرتا ہے ذکر رحمان کا اور امر سجدہ کا کافروں کو بھاگنا ایمان سے اور دور ہونا راہ حق سے سمجھ لیجئے کہ یہہ سجدہ ساتواں ہے بقول
امام اعظم اور آٹھواں ہے بقول امام شافعی اور فتوحات میں اس سجدہ کو سجدہ نفور اور انکار کہا ہے اور کہا ہے کہ جو مسلمان یہہ آیت پڑھکر
سجدہ کرے ممتاز ہوا اہل انکار اور نفور سے پس اسکو سجدہ امتیاز بھی کہا جاتا ہے تَبٰرَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرَاجًا
وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا بہت برکت والا ہے اللہ جسنے کمال قدرت سے پیدا کئے بیچ آسمان کے برج بارہ یا قصر کہ حقیقت انکی سوا اسکے کوئی نہیں جانتا
اور پیدا کیا بیچ آسمان کے یا برجوں کے چراغ آفتاب اور ماہ روشن یا روشنی بخشنے والا وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ
اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا اور اللہ وہ ہے جسنے حکمت کاملہ اپنے سے کیا رات کو اور دن کو اختلاف والے یعنے مخالف ایک دوسرے کے
صفات اور احوال میں یا پیچھے آنیوالے ایک دوسرے کے اور یہہ اختلاف یا خلف دلیل ہے واسطے اسکے ارادہ کرتا ہے یہہ کہ نصیحت پکڑے یا ارادہ
کرتا ہے شکر گذاری کا نعماے باری پر کہ آگے پیچھے آنا جانا دن رات کا انہیں سے ہے وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ اور بندے رحمان کے یا عبادت کرنیوالے
رحمان کی اضافت طرف رحمان کے واسطے تخصیص کے ہے اور تفضیل کے اور جیسا کہ اسم رحمن خاص ہے واسطے خدا کے ایسی ہی یہہ بندے خواص ہیں
بارگاہ قرب اسکے کے اور یہہ بندے الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وہ لوگ ہیں کہ چلتے ہیں اوپر زمین کے آہستہ ساتھ سکینت اور وقار کے
یا از روے تواضع کے وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا اور جسوقت بات کرتے ہیں انسے جاہل بے ادبی کی کہتے ہیں جواب میں
انکے کہ سلام ہے یا ایسی بات کہتے ہیں جسمیں سالم رہیں گناہ سے غرض یہہ ہے جاہلوں سے جھگڑتے نہیں ساتھ نرمی کے پیش آتے ہیں سمجھ لیجئے کہ معاملہ
انکا ساتھ خلق کے جلوت میں یہہ اور خلوت میں ساتھ حق کے یہہ ہے کہ فرمایا وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا اور وہ لوگ ہیں
کہ رات کاٹتے ہیں واسطے پروردگار اپنے کے سجدہ کرتے اور کھڑے نماز میں نیاز سے وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ
جَهَنَّمَ اور وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں زاری جناب باری میں سے کہ اے پروردگار ہمارے پھیر دے ہم سے عذاب دوزخ کا اِنَّ
عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا تحقیق عذاب اسکا ہے دائم اور لازم ہو جانے والا اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا تحقیق دوزخ بری ہے جگہ
قرار کی اور رہنے کی وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا اور وہ لوگ ہیں کہ جسوقت خرچ
کرتے ہیں نہیں بے جا خرچ کرتے کہ معاصی میں دیں اور نہیں تنگی کرتے کہ حق اللہ تعالی کا اور حقدار کا نہ دیں اور ہوتا ہے درمیان اسراف اور بخل کے
معتدل یعنے میانہ روی اختیار کئے ہے اور طرفین سے کہ مذموم ہیں بچتے ہیں بیت وسط کو اختیار کر تو دلا :. کہ ہے خیر الامور اوسطہا
لکھا ہے کہ بعضے مشرک حضرت پاس آکر کہنے لگے کہ ہمنے شرک کیا ہے اور خون ناحق اور زنا اور فجور بہت صادر ہوئے ہیں اگر وہ اللہ کہ تو جسکی عبادت

سجدہ

کی طرف

کی طرف ہمین دعوت کرتا ہے یہہ ہماری گناہ سب معاف کرے تو ہم ایمان لاوین یہہ آیت اتری کہ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا
اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ اور بندے اللہ کے وہ لوگ ہین کہ نہین پکارتے اور نہین عبادت کرتے
ساتھ اللہ کے معبود اور کو اور نہین مار ڈالتے اوس جان کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے مار ڈالنا اسکا مگر ساتھ حق کے اور نہین زنا کرتے ہین
کبیرے صحیحین مین ہے روایت ابن مسعود سے آئی ہے کہ حضرت سے پوچھا مین نے کون سا گناہ بڑا ہے فرمایا شریک ٹھہرانا ساتھ اللہ کے پھر قتل فرزند
اسکا خوف سے کہ ساتھ تیرے کھاوے پھر زنا زن ہمسایہ سے حق تعالی نے تصدیق قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مین یہہ آیت نازل کی کہ بندے میرے
خاص شرک نہین لاتے اور خون ناحق اور زنا نہین کرتے وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا اور جو کوئی کرے یہہ کام جو مذکور ہوئے ملیگا بڑی
بڑی وبال سے یا دیکھیگا جزا گناہ اپنے کی بعضون نے کہا ہے کہ اثام وادی ہے دوزخ مین زناکار وہان معذب ہونگے یا پیپ اور لہو
دوزخیون کا ہے کہ اسمین پڑینگے یا اثام اور غی دو کنوے ہین دوزخ مین واسطے عذاب کے جماعت منکر کی واللہ اعلم يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا دوگنا کیا جاویگا واسطے کرنیوالے ان کامون کے عذاب دن قیامت کے اور پڑا رہیگا ہمیشہ
بیچ عذاب کے در انحال کہ رسوا ہوگا اور خوار اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ
مگر جسنے کہ توبہ کی شرک سے اور ایمان لایا ساتھ خدا اور رسول کے اور کام کیئے عمل اچھے پس یہہ لوگ ہین کہ بدل ڈالتا ہے اللہ برائیان
انکی بھلائیون سے کہ گناہان گذشتہ توبہ سے محو کرتا ہے اور آیندہ طاعت اوسکی جگہہ پر لکھتا ہے یا بدل ڈالتا ہے بلکہ معصیت کو انکے
دلمین بلکہ طاعت سے یا توفیق دیتا ہے انکو اوپر اضداد اعمال سابق کے یا دنیا مین بدل ڈالتا ہے کفر کو انکے ایمان سے اور آخرت مین
گناہون کو انکی نیکیون سے وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور ہے اللہ بخشنے والا گناہون کا ساتھ توبہ کے مہربان انپر ساتھ ٹھہرانے کے
توبہ کو انکے دلون مین وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا اور جو کوئی توبہ کرے اور گناہون سے سوا شرک
اور قتل اور زنا کے اور عمل کرے نیک پس تحقیق وہ رجوع کرتا ہے طرف اللہ کے رجوع کرنا وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ اور بندے اللہ کے
وہ لوگ ہین کہ نہین شاہدی دیتے جھوٹ یا نہین حاضر ہوتے عید مین مشرکون کے اور یہود اور نصاری کے یا انکے بازیگاہ مین یا مجالس غنا
بیچ صحبت بدعتی والون کے وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا اور جس وقت گذرتے ہین ساتھ بیہودہ کے گذرتے ہین بزرگانہ اور پرہیزگارانہ
یا گذرتے ہین منع کرنیوالے اس سے وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا اور وہ لوگ ہین کہ جس وقت
نصیحت دیے جاتے ہین ساتھ آیتون پروردگار اپنے کے یعنے مواعظ قرآن کے نہین گر پڑتے اوپر انکے بہرے اور اندھے ہوکر یعنے نہین
گر پڑتے ہوتے اسکے سننے کو بہرے کہ سنین ہمراہ اسکے اور اندھے کہ نہ دیکھین انوار اسکے بلکہ گوش ہوش سے سنتے ہین اور چشم دل سے
اسکی دیکھتے ہین وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ اور وہ لوگ ہین کہ کہتے ہین اے پروردگار
ہمارے بخش ہمکو جوروں ہمارے سے اور اولاد ہمارے سے ٹھنڈک آنکھون کی مراد اس سے اہل اور اولاد صالح ہے کہ دیکھنے سے آنکھین ٹھنڈی
ہوتی ہین اور دل خوش وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا اور کر ہمکو واسطے پرہیزگارون کے پیشوا یعنے ایسی پرہیزگاری عنایت کر کہ لائق امامت
متقیون کے ہون ہم اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا یہہ لوگ کہ مذکور ہوئے بدلا دیے جاوینگے ساتھ بالاخانہ بہشت کے یا غرفہ نام
ایک بہشت کے نام سے یا محل ہے چار ستون کا سونے اور چاندی اور موتی اور مونگے کے اور یہہ مکان انکو ملیگا بسبب اسکے کہ صبر کیا انہون نے
اوپر مشقت دنیا کے اور ایذا سے کفار کے اور ترک لذات کے یا صبر کیا فقر اور احتیاج پر یا ادا سے فرایض پر وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا

اور پہنچائے جاوینگے بیچ بہشت کے زندگانی باقی اور سلامتی آفتوں سے اور ڈروں سے یا دعا ہے زندگی کے اور سلامتی کے یا فرشتے اُن کو
تحیت اور سلام کہینگے یا تحیت فرشتوں سے اور سلام اللہ سے سنینگے خالدین فیہا درانحال کہ ہمیشہ رہینگے بیچ غرفے کے یا بہشت کے
حسنت مستقرا ومقاما اچھی جگہہ قرار کی ہے بہشت اور جگہہ رہنے کی قل ما یعبؤ بکم ربی لولا دعاؤکم کہہ ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے والوں کو کہ نہیں اعتبار رکھتا تمکو پروردگار میرا اگر نہوتا التجا تمہاری کیونکہ شرف انسان کا ساتھ التجا اور دعا کے ہے جناب خدا میں فقد
کذبتم فسوف یکون لزاما پس تحقیق جھٹلایا تمنے مجھکو اور تقصیر کی عبادت حق میں پس البتہ ہوگا وبال اسکا لازم تمہارا یہاں تک کہ دوزخ کو
پہنچاویگا اور وہاں بھی لگا رہیگا یا ہوگی تکذیب تمہاری ملازم تمہارے کہ ترک نکروگے یا عقوبت تکذیب کی لگ جانیوالی ہوگی قتل روز بدر میں
واللہ اعلم سورہ شعرا مکی ہے مگر آیت والشعراء یتبعہم الغاوون مدنی ہے دو سو ستائیس آیتیں ہیں ایک ہزار دو سو نو اور آٹھہ کلمے ہیں
پانچ ہزار پانچ سو بیالیس حرف ہیں فواصل اسکی ملن ہیں ربط اسکا یہی ساتھہ سورت فرقان کے کہ ابتدا دونوں کی ہے ساتھہ ذکر قرآن کے
اور یہہ بھی ہے کہ سورہ فرقان میں ذکر طاعت اور عبادت اور کفر اور کافر کا تھا اسمیں بھی وہی معانی ہیں اور یہہ بھی ہے کہ ختم سورہ فرقان کا ساتھہ
ذکر کافروں کے اور وعید انکے کے تھا کہ فقد کذبتم فسوف یکون لزاما آغاز میں اسکے یہی لعلک باخع نفسک الا یکونوا مؤمنین
شان کفار میں آیا

سورة الشعراء مكية وهي مائتان بسم الله الرحمن الرحيم وسبع وعشرون آية

طسم معالم میں قتادہ سے منقول ہے کہ حروف مقطعہ نام قرآن کے ہیں اسیواسطے اغلب بعد ان حروف کے ذکر قرآن کا آتا ہے اور بعضے
کہتے ہیں اسم ہیں اسماء الہی سے یا ہر حرف اشارہ ہے طرف ایک نام کے چنانچہ یہاں اشارہ ہے طرف طاہر اور سامع اور مجید کے بعضوں نے کہا ہے
کہ اشارہ طرف طوبی اور سدرہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے بحر الحقائق میں ہے کہ طا اشارت طرف طیران مرغان ہواے وحدت کے ہے کہ طائر
باللہ ہیں اور سین عبارت سیر روندگان طریق معرفت سے ہے کہ سائر الی اللہ ہیں اور میم ایما ساتھہ مشی سالکان سبیل عبودیت کے ہے کہ ماشی
للہ اور فی اللہ ہیں یا طا اشارت بطلب مبتدیان اور سین بسیر متوسطان اور میم بمشاہدہ منتہیان ہے اور کشف الاسرار میں ہے کہ حق تعالی
قسم کھاتا ہے ساتھہ طہارت عز ازلی کے اور سنا جبروت ابدی کے اور مجد جمال سرمدی کے اور جواب قسم کا یہہ ہے تلک آیات الکتاب
المبین یہہ سورہ آیتیں ہیں کتاب بیان کرنیوالے کے یا کتاب روشن کے کہ قرآن ہے احکام حلال اور حرام کے اسمیں روشن اور بین ہیں اور مبین
یعنے پیدا کرنیوالے کے بھی ہیں یعنے قرآن حق اور باطل کو ظاہر کرتا ہے اور ہدایت اور ضلالت کو آشکارا اور جب قریش نے ایسے کتاب کے تکذیب کی
اور ایمان نلائے خاطر شریف پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ انکے ایمان لانے پر کمال حریص تھے شاق گذرا واسطے تسلی مزاج اقدس آپکے یہہ آیت
اتری کہ لعلک باخع نفسک الا یکونوا مؤمنین شاید کہ تو ہلاک کرنیوالا ہے جان اپنی کو اسواسطے کہ نہیں ہوتے وہ ایمان لانیوالے قرآن پر
ان نشأ ننزل علیہم من السماء آیۃ فظلت اعناقہم لہا خاضعین اگر چاہیں ہم اتاریں اوپر انکے آسمان سے نشانی
نشانیوں قیامت سے یا بلا بلاؤں قاہرہ سے پس ہوجاویں گردنیں انکے واسطے اُس آیت کے نیچے یعنے گردنیں گردن کشوں کے ہوویں پست
وما یأتیہم من ذکر من الرحمن محدث الا کانوا عنہ معرضین اور نہیں آتا انکے پاس کچھہ مذکور اللہ مہربان کی طرف سے
نیا بھیجا ہوا ساتھہ وحی کے یعنے کوئی سورہ قرآن کے نہیں نازل ہوتی مگر ہوتے ہیں اُس سے منہہ پھیرنیوالے فقد کذبوا فسیأتیہم
انبؤا ما کانوا بہ یستہزؤن پس تحقیق جھٹلایا قرآن کو انہوں نے اور جھٹلا رہے ہیں پس شتاب آوینگی انکو بد مرگ یا وقت بعث

یا روز بدر خبرین اس چیز کے کہ تھے ساتھ اسکے ٹھٹھا کرتے اور باور نہ رکھتے اور پیچھے آتے ان خبرون کے کیے پشیمانی کچھ فائدہ نہ دیگی بیت
جو کرنی بھلائی ہو سو کر آج ہے راحت کچھ سو نہ دیگی تجھے فردا کی ندامت أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الْأَرْضِ كَمْ أَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ
کیا نہیں دیکھا جھٹلانیوالون نے طرف زمین کے کہ محض قدرت سے کتنا اگایا ہمنے بیچ اسکے بعد مردگی اور افسردگی اسکے کے ہر قسم روئیدگی نفیس سے
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً تحقیق بیچ اس اگانے کے البتہ نشانی ہے اوپر کمال قدرت اور حکمت اگانے والے کے وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ
اور نہیں ہیں بہت انکے علم ازلی ہمارے مین ایمان لانیوالے باوجود دیکھنے ایسے نشانیون کے وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ اور تحقیق
پروردگار تیرا البتہ وہی ہے غالب اور توانا اوپر کافرون کے بلا اتارنے پر مہربان ہے اوپر مومنون کے راحت لانے پر وَإِذْ نَادَىٰ رَبُّكَ
مُوسَىٰ أَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ قَوْمَ فِرْعَوْنَ اور یاد کر اسکو جس وقت پکارا پروردگار تیرے نے موسی کو یہہ کہ جا قوم ظالمون کے پاس
قوم فرعون کے اور کہہ انکو أَلَا يَتَّقُونَ کیا نہیں ڈرتے وہ یعنے چاہیئے کہ ڈرین عذاب خدا سے اور شرک سے بچین اور بنی اسرئیل کو چھوڑ دین
قَالَ رَبِّ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُكَذِّبُونِ کہا موسی نے اے پروردگار میرے تحقیق مین ڈرتا ہون اس سے کہ جھٹلاوین مجھکو اور رسالت میری
نمانین وَيَضِيقُ صَدْرِي وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِي اور تنگی کرتا ہے سینہ میرا شرمندگی سے جھٹلانیکے اور نہیں چلتی زبان میری کہ سمجھ لیجئے یہہ بات
پہلی زبان اچھی ہونے کی کہی تھی فَأَرْسِلْ إِلَىٰ هَارُونَ پس وحی بھیج طرف ہارون بھائی میرے کے ہی اور اسکو شریک رسالت مین میری کر کہ ہم دونون
فرعونیون کی طرف جاوین وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ فَأَخَافُ أَنْ يَقْتُلُونِ اور واسطے انکے اوپر میرے دعوی گناہ کا ہے کہ قبطی کو مارا تھا اسکو
وہ اپنی زعم مین گناہ جانتے ہین پس ڈرتا ہون مین اس سے کہ مار ڈالین مجھکو عوض قبطی کے پہلے ہی ادا سے رسالت کے قَالَ كَلَّا فرمایا حق تعالی نے ہرگز
نہ مارینگے فَاذْهَبَا بِآيَاتِنَا إِنَّا مَعَكُمْ مُسْتَمِعُونَ پس جاؤ تم دونون ساتھ معجزون ہمارے کے کہ دلیل ہماری قدرت کی اور حجت نبوت تمہاری کے
ہین تحقیق ہم ساتھ تمہارے ہین سننے والے ان باتون کے جو درمیان تمہارے اور فرعونیون کے ہونگے یعنے جو تم اور وہ کروگے اور کہوگے ہم پر کچھ
چھپا نہین فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُولَا إِنَّا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَنْ أَرْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ پس جاؤ فرعون کے پاس پس کہو تحقیق ہم
بھیجے ہوئے پروردگار عالمون کے ہین اور بات یہہ ہے کہ بھیج دے ساتھ ہمارے بنی اسرائیل کو یعنے انکو چھوڑ دے کہ ہمارے ساتھ زمین شام کو
چلے جاوین کہ وطن آبا انکے کا ہے پس موسی علیہ السلام اپنے بھائی کو لیکر فرعون کی طرف گئے برس بھر ملاقات نہوئی بعد سال کے فرعون سے ملے
اسنے پہچان کر بطریق امتحان قَالَ أَلَمْ نُرَبِّكَ فِينَا وَلِيدًا وَلَبِثْتَ فِينَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِينَ کہا اے موسی کیا نہین پالا تھا ہمنے تجھکو درمیان
اپنے اسحالت مین کہ بچا تھا اور رہا ہی تو درمیان ہمارے عمر اپنی سے برسون یعنے تیس برس وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِي فَعَلْتَ وَأَنْتَ مِنَ
الْكَافِرِينَ اور کیا تونے وہ کام اپنا جو کیا تونے یعنے فاتون قبطی کو کہ نان پز میرا تھا مار ڈالا اور تو ناشکرون سے ہے واسطے نعمت میری کے کہ
خواص میرے کو مارا قَالَ فَعَلْتُهَا إِذًا وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ کہا موسی نے کہ کیا تھا مین نے وہ کام اسوقت اور مین غافلون سے تھا یعنے مین
نہین جانتا تھا کہ میرے گھونسا مارنے سے مر جاویگا فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ
پس بھاگ گیا تھا مین تم سے مدین کو جب ڈرتا تھا تم سے کہ مجھے نہ مار ڈالو پس دیا مجھکو پروردگار میرے نے چلتے ہوئے مدین سے علم اور فہم اور
کیا مجھکو پیغمبرون سے وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدْتَ بَنِي إِسْرَائِيلَ اور یہہ کیا نعمت ہے کہ احسان رکھتا ہے تو اسکا
اوپر میرے یہہ کہ غلام کر رکھا ہے تونے بنی اسرائیل کو یعنے تو اگر غلام نکرتا بنی اسرائیل کو تا میری ماں مجھے دریا مین نہ ڈالتی اور قوم میری مجھے تربیت کر
لیتی تیرے پالنے کا محتاج نہوتا مین سمجھ یہہ لیجیے کہ ہمزہ استفہام کا یہان مقدر ہے اور جو ہمزہ استفہام کا نہین ٹھہراتے وہ یہہ معنے کہتے ہین کہ اور وہ نعمت

کہ تو احسان کہتا ہے اسکا اور مرے یہہ ہے کہ غلام کر رکھا ہے تونے بنی اسرائیل کو اور بیٹا کر کر پالا ہے مجھکو اور جو فرعون نے حضرت موسیٰ سے انا
رسول رب العالمین سنا تھا بات ٹالکر واسطے آزمائش کے قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ کہا فرعون نے اور کیا ہے پروردگار عالمون کا
اور کیا چیز ہے کیا ماہیت رکھتا ہے موسیٰ علیہ السلام نے اعراض کر کر جواب ماہیت سے تعریف کے اللہ کی ساتھ ظاہرترین دلائل حکمت اور آثار
قدرت کے اور جواب مین اسکے قَالَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ مُوقِنِينَ کہا پروردگار ہے آسمانونکا اور
زمین کا اور جو کچھ کہ درمیان ان دونون کے ہے اگر ہو تم یقین لانے والے صفات پر اسکے قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ أَلَا تَسْتَمِعُونَ کہا فرعون نے واسطے
ان لوگون کے کہ گرد اسکے تھے پانچ سو امیر قبطی زیور پہنے کرسیون پر بیٹھے کیا نہین سنتے تم جواب اس شخص کا کہ مین حقیقت اسکے سے پوچھتا ہون
اور یہہ افعال سے خبر دیتا ہے قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ کہا موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام نے دوسری بار اللہ میرا
آفریدگار تمہارا ہے اور آفریدگار بابون تمہارے پہلونکا عدول کیا اور طرف ظاہرتر آیات کے اور واضح تر اسکے کے اوپر مثال کے قَالَ
إِنَّ رَسُولَكُمُ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ کہا فرعون نے اپنی قوم کو تھٹھے سے انکو رسول ٹھہرا کر کہ تحقیق رسول تمہارا جو بھیجا گیا ہے
طرف تمہارے البتہ دیوانہ ہے کہ جواب مطابق سوال کے نہین دیتا قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ
کہا موسیٰ نے وہ پروردگار مشرق کا اور مغرب کا ہے اور جو کچھ درمیان انکے ہے اگر ہو تم سمجھتے کہ جواب تمہارے سوال کا سوا اسطرح کے نہین
نہین ہو سکتا کیونکہ کوئی حقیقت سے اسکے آگاہ نہین جو عقل اور فہم اور قیاس اور وہم مین آوے اُس سے وہ منزہ ہے اور یہہ سب حادث
ہین اور وہ قدیم حادث ادراک قدیم کا کیونکر کرے بیت فہم سے اسکے حقیقت پاک ہے ؛ وہم کا بھی وہان نہین ادراک ہے قَالَ لَئِنِ
اتَّخَذْتَ إِلَٰهًا غَيْرِي لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُونِينَ کہا فرعون نے مناظرہ سے تھک کر اگر پکڑیگا تو اے موسیٰ معبود سوا میرے
البتہ کرونگا مین تجھکو قیدیون مین سے لکھا ہے کہ قید فرعون کے قتل سے بدتر تھی ایک گڑھے مین اوندھے ڈلوا دیتا تھا نہ وہان کسی کی بات
سنتے تھے نہ کسیکو دیکھتے تھے اور باہر وہان سے نہین نکلتے تھے مگر مرے ہوئے موسیٰ علیہ السلام نے جب مذکور قید کا سنا قَالَ أَوَلَوْ
جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُبِينٍ کہا کیا قید کریگا تو مجھکو اور اگرچہ لاؤن مین تیرے پاس ایک چیز ظاہر یعنی معجزہ روشن قَالَ فَأْتِ بِهِ إِنْ
كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ کہا فرعون نے پس لا اسکو اگر ہے تو سچون سے اپنے دعوی مین فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ
مُبِينٌ پس ڈالدیا موسیٰ نے عصا اپنا پس ناگہان وہ تھا اژدہا ظاہر فرعون دیکھکر ڈرا اور لوگ جو حاضر تھے بھاگے ایسے کہ پچیس ہزار آدمی
دب کر مر گئے وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ اور بغل مین کھینچ لیا ہاتھ اپنا فرعون کو گندم گون دکھا کر پس ناگہان وہ سفید
تھا چمکتا ہوا واسطے دیکھنے والون کے لکھا ہے کہ شعاع ہاتھ کی موسیٰ علیہ السلام کے مانند سورج کے چمکتے تھے کہ نگاہ نہین ٹھہر سکتی تھی قَالَ لِلْمَلَإِ
حَوْلَهُ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ کہا فرعون نے واسطے سردارون کے کہ گرداگرد اسکے تھے تحقیق یہہ شخص البتہ جادوگر ہے دانا سمجھ لیجیے کہ فرعون
ڈرا کہ کوئی اسکے قوم مین سے ایمان نہ لے آوے حیلہ اٹھایا اور کہا کہ یہہ فن سحر مین بڑی مہارت رکھتا ہے يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ
بِسِحْرِهِ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ چاہتا ہے یہہ کہ نکال دیوے تمکو زمین تمہاری سے یعنی دیار مصر سے ساتھ جادو اپنے کے پس کیا حکم کرتے ہو مجھکو تم
کام مین اسکے سمجھ لیجیے کہ یا دعوی انا ربکم الاعلی کا کرتا تھا یا معاملہ مین موسیٰ علیہ السلام کے اپنے بچارون سے مدد چاہنے لگا قَالُوا أَرْجِهْ
وَأَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ کہا انھون نے قید کر اسکو اور بھائی اسکے کو یا ڈھیل دے اسکو اور بھائی اسکے کو اور قتل مین اسکے
جلدی مت کر جھوٹ انکا ظاہر ہونے دے تو کہ لوگ شک مین نہ پڑین اور بھیج بیچ شہرون مملکت اپنے کے جمع کرنیوالون کو یعنی قاصدون کو روانہ

کرو

کر طرف ہر شہر کے يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيمٍ تو کہ لے آویں تیرے پاس ہر جادوگر دانا کو فرعون نے یہہ بات سنکر ایلچی روانہ کیے فَجُمِعَ السَّحَرَةُ
لِمِيقَاتِ يَوْمٍ مَعْلُومٍ پس جمع کئے گئے جادوگر واسطے وقت دن معلوم کے اور وعدہ دئے گئے تھے کہ یوم الزینۃ تھا وَقِيلَ لِلنَّاسِ هَلْ أَنْتُمْ
مُجْتَمِعُونَ اور کہا گیا یعنے فرعون نے کہا واسطے لوگون مصر والون کے کیا ہو تم اکٹھا ہونے والے یعنے جمع ہو لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ إِنْ كَانُوا
هُمُ الْغَالِبِينَ شاید کہ پیروی کریں ہم جادوگرون کی موسیٰ کو دفع کرلے ہین اگر ہو وین وہی غالب موسیٰ اور ہارون پر فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالُوا
لِفِرْعَوْنَ أَئِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ پس جب آئے جادوگر کہنے لگے واسطے فرعون کے کیا مقرر ہوگا واسطے ہمارے بدلا تیری
سرکار سے اگر ہوئے ہم غالب جادو مین موسیٰ اور ہارون پر قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ إِذًا لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ کہا ہان فرعون نے بدلا ہوگا واسطے تمھارے
اور تحقیق تم اسوقت البتہ مقربون سے ہوگے میرے جادوگر فرعون کا یہہ وعدہ سنکر خوش ہوئے اور میدان معین مین آئے اور وقت معلوم مین موسیٰ
علیہ السلام کے مقابل ہوئے اور صف باندھ کر کہنے لگے کہ اول تم اپنا جادو ڈالتے ہو یا ہم ڈالین قَالَ لَهُمْ مُوسَىٰ أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ مُلْقُونَ کہا واسطے
انکے موسیٰ نے ڈالو جو کچھ کہ ہو تم ڈالنے والے فَأَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ پس ڈالین انھون نے رسیان اور لاٹھیان اپنی پارہ بھری ہوئین کہ
ستر ہزار رسیان اور ستر ہزار لاٹھیان تھین وَقَالُوا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ الْغَالِبُونَ اور کہا انہون نے جب رسیان اور لاٹھیان سورج کے
گرمی سے حرکت مین آئین اور لوگ چلائے ساتھ اقبال فرعون کے تحقیق ہم ہین غالب موسیٰ اور ہارون پر فَأَلْقَىٰ مُوسَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ
تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ پس ڈالا موسیٰ نے خدا کے حکم سے عصا اپنا وہ اسیدم اژدہا ہوگیا پس ناگہان وہ نگل جاتا ہے جو کچھ جھوٹ باندھتے
تھے اور سانپون کی صورت دکھاتے تھے فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ پس ڈالے گئے جادوگر سجدہ کرتے ہوئے کیونکہ سمجھ گئے کہ عصا کا اژدہا بنا
جانا جادو نہین اور صدق دل سے قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ کہا جادوگرون نے ایمان لائے ہم ساتھ پروردگار
عالمون کے پھر توضیح کی کہ پروردگار موسیٰ اور ہارون کا تو کہ دفع تو ہم ربوبیت فرعون کر ہین اور جب فرعون کو جادوگرون کے ایمان لانے کی خبر
ہوئی بلا کر قَالَ آمَنْتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ کہا ایمان لائے تم واسطے موسیٰ کے پہلے اس سے کہ پروانگی دون مین تمکو اسپر ایمان لانے کی
اور آمنتم کے پہلے ہمزہ استفہام کا ہی اور ورش نے سوا حفص کے پڑھا ہے إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ تحقیق وہ بڑا تمھارا ہے جسنے
سکھایا تمکو جادو اور تمنے اور اسنے متفق ہوکر قصد کیا ہے میرے بربادی کا اور ملک کے خرابی کا فَلَسَوْفَ تَعْلَمُونَ پس البتہ شتاب جانوگے
جو کچھ ایمان لانے پر ساتھ خدا کے موسیٰ کے عذاب دونگا مین تمکو لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِنْ خِلَافٍ البتہ کاٹونگا مین ہاتھ
تمھارا اور پاؤن تمھارے مخالف طرف سے کہ ایک طرف کا ہاتھ کاٹونگا اور دوسری طرف کا پاؤن یا ہاتھ کاٹونگا تمھارے سبب خلاف کے کہ تمنے مجھسے کیا وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ
أَجْمَعِينَ اور البتہ سولی پر کھینچونگا مین تم سب کو کہ تم مرجاؤ اور مخالف ڈر جاوین قَالُوا لَا ضَيْرَ کہا جادوگرون نے کہ ایمان لائے تھے
نہین ضرر ہمکو تیرے ڈرانے سے اور ہم موت سے نہین ڈرتے إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنْقَلِبُونَ تحقیق ہم طرف ثواب پروردگار اپنے کے پھرجانے
ہین إِنَّا نَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطَايَانَا أَنْ كُنَّا أَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ تحقیق ہم امید رکھتے ہین یہہ کہ بخشے واسطے ہمارے پروردگار
ہمارا گناہ ہمارے اسواسطے کہ ہین ہم اول ایمان لانیوالے اس محفل مین خدا پر لکھا ہے کہ فرعون نے داہنے ہاتھ اور بائین پاؤن انکے کٹوا کر
سولی پر کھچوا دیا موسیٰ علیہ السلام انکا حال دیکھکر روئے حق تعالیٰ نے حجاب اٹھا کر مقام قرب انکا دکھا کر دل کلیم اپنے کو تسلی بخشی بیت
قطع کر کر دست و پا کو کھینچ لوین دار پر جان سے منظور ہے ہووے میسر دیدار پر پس موسیٰ علی نبینا و علیہ السلام بعد اس واقعہ کے کئی برس تک
رہے اور دعوت کرتے رہے اور معجزہ دکھاتے رہے لیکن وہ ایمان نہ لائے دن بدن فساد اور عناد زیادہ کرنے لگے یہان تک کہ زمانہ ہلاک کا

انکے نزدیک آیا حق تعالی نے موسی علیہ السلام کو فرمایا کہ اپنی قوم کو لیکر مصر سے باہر جا چنانچہ فرماتا ہے وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ
اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ اور وحی کی ہمنے طرف موسی کے یہہ کہ رات کو لیچل بندون میرون کو یعنے بنی اسرائیل کو کہ نجات
تمہاری اور ہلاک کافرون کی ہے تحقیق تم پیچھا کئے جاؤگے یعنے فرعون اور لشکر اسکا تمہارے پیچھے آویگا تمہیں دریا سے اتار دینگے
ہم اور انہین ڈبو دینگے لکھا ہے کہ موسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو کہا کہ زیور قبطیون کا اس بہانے سے لو کہ ہماری عید نزدیک
آئی ہے ہمین دو کہ ہم اپنا بناؤ کرین انہون نے عاریۃ لیا موسی علیہ السلام رات کو قوم سمیت مصر سے نکلنے کو تیار ہوئے راہ بھول گئے آخر
معلوم ہوا کہ یوسف علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ بنی اسرائیل جب تک میرا تابوت ہمراہ نہ لینگے مصر سے نہ نکل سکینگے اور مدفن یوسف علیہ السلام
انمین کسیکو معلوم نہ تھا حضرت موسی نے پکار کر کہا کہ جو کوئی صندوق یوسف علیہ السلام کا بتا دیگا جو چاہیگا وہ دونگا ایک بوڑھی عورت نے
اسشرط پر کہ بہشت مین ازواج موسی علیہ السلام سے ہو مکان بتا دیا دریائے نیل مین تھا پھر اسکو وہان سے نکال کر اسوقت کہ چاند وسط
آسمان پر آیا چلے آخر روز قبطیون کو خبر انکے نکلنے کی ہوئی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ عید کی تیاری مین اپنے گھرون مین مشغول ہین جو دوسرے دن
جا کر پیچھا کرین ہر قبطی کے گھر ایک عزیز قوم مرگیا اسکے تعزیت مین لگے اور اسدن فرعون نے لشکر جمع ہونیکا حکم کیا فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ
فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ پس بھیجے لوگ فرعون نے بیچ شہرون کے جو پایہ تخت سے نزدیک تھے جمع کرنیوالے لشکر کے اور کہا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ
لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ تحقیق یہہ گروہ بنی اسرائیل کا ایک جماعت ہے تھوڑی اور حال آنکہ جوان بنی اسرائیل کے کہ بیس برس کی عمر سے ساٹھ برس تک
کے تھے چھ سو ستر ہزار تھے اور تمام عورتین اور لڑکے اور بوڑھے اور جوان ملکر دو لاکھ ایک ہزار کم و زیادہ تھے لیکن فرعون نے بسبب اپنے لشکر
کے انکو کہا کہ بہت کم ہین وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ اور تحقیق وہ ہمکو غصے مین لانیوالے ہین کیونکہ ہم سے بھاگے ہین یا زیور ہمارا لے گئے ہین
وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ اور تحقیق ہم سب یعنے لشکر ہمارا سلاح رکھنے ولے ہین اور لڑائی کا ڈھب جاننے والے ہین یہہ تعریض کی قوم موسی پر
کہ انکے پاس نہ ہتیار ہین اور نہ وہ جنگ آزمودہ ہین فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ كَذٰلِكَ پس نکالا
ہمنے فرعونیون کو باغون سے اور چشمون سے اور خزانون سے سونے چاندی کے اور مکانون اچھے سے اسیطرح کیا ہمنے ساتھ انکے وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ
اور وارث کر دیا ہمنے انکا یعنے باغ اور چشمے اور خزانے اور مکان انکے دئے بنی اسرائیل کو کیونکہ ایک قول یہہ ہے کہ بنی اسرائیل بعد ہلاک فرعونیون کے مصر سے آکر اموال پر قبطیون کے
متصرف ہوئے اور اصح یہہ ہے کہ بعد اسکے زمانے کے سلیمان علیہ السلام کے وقت مین مصر پر غلبہ کرکر متصرف ہوئے القصہ فرعون نے چھ لاکھ سوار آگے اور چھ لاکھ دست راست اور
چھ لاکھ دست چپ اور چھ لاکھ پس پشت رکھکر درمیان مین آپ بہت لوگون سے چلا فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ پس پیچھے لگے بنی اسرائیل کے
قصد کرتے ہوئے طرف مشرق کے کہ لشکر بنی اسرائیل کا ادھر گیا تھا یا سورج نکلتے ہوئے یعنے صبح کو بنی اسرائیل کو جا لیا موسی علیہ السلام دریائے
نیل پر پہنچ کر تدبیر اترنے کی کرتے تھے کہ آثار لشکر فرعونیون کا ظاہر ہوا فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ پس
جسوقت کہ دیکھا دونون گروہون نے ایک دوسرے کو کہا یارون موسی کے نے تحقیق ہم پائے گئے ہین یعنے لشکر فرعون کا ہمین پاویگا اور ہم انکے ہاتھون
مین گرفتار ہونگے قَالَ كَلَّا کہا موسی نے ہرگز نہین کہ تمکو وہ پاوین اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ تحقیق ساتھ میرے پروردگار میرا ہے
یاری اور مددگاری مین شتاب راہ دکھاویگا مجھکو طرف نجات کے محققون نے کہا ہے کہ موسی علیہ السلام نے اپنے کلام مین معیت کو مقدم
کیا کہ ان معی ربی اور حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم مین کہا ان اللہ معنا ہے معیت کو موخر کیا تو کہ عارفون پر روشن ہو کہ کلیم اللہ
اپنے سے طرف حق کے نگاہ کی اور حبیب اللہ نے اللہ سے طرف اپنے نظر کی یہہ مرتبہ مراد کا ہے اور وہ مرید کا تھا مرید کو جو کہین وہ کرتا ہے اور مراد

جو کچھ وہ کرتے ہین راہ کلیم راہ انابت تھا اور راہ حبیب راہ اجتبا ہے مصرع ہے اسمین اسمین فرق زمین آسمان کا بیت ایک
اپنے پاؤن سیتی چلتا ہے راہ ٭ ایک کو کھینچ لیئے جاتے ہین راہ ٭ رفتن و بردن نہین ہے ایک سا ٭ فرق اسمین سمجھ ہے نا فہم را
وہ سلوک اور یہہ ہے جذب کبریا ٭ وہ انابت یہہ سبیل اجتبا ٭ وہ مریدون سیتی ہے اور یہہ ہے مراد ٭ وہ نگین ہر طرح یہہ ہر طرح شاد
وہان رضائے حق ہے ہین سب کاروبار ٭ یہان ہے کامون پر رضائے کردگار ٭ وہ محب ہے اور یہہ محبوب ہے ٭ وہ ہے طالب اور یہہ
مطلوب ہے ٭ عاشق و معشوق کو یکسان نہ جان ٭ ہین یہان فرق زمین و آسمان ٭ لکھا ہے کہ لشکر فرعون کا جب نزدیک بنی اسرائیل
کے پہنچا حق تعالی نے بخار کو حجاب درمیان دونون لشکرون کے کر دیا چنانچہ ایک لشکر دوسرے کو نہین دیکھتا تھا فرعون نے کہا کہ اتر بیٹھو تو کہ
آفتاب بلند ہو وے اور ہوا ان سے جاوے پھر ہم انکو مارینگے کہ ہم سے چھٹ سکتے نہین آگے دریا ہے پیچھے لشکر ہمارا کہان بھاگ کر جاوینگے اور بنی
اسرائیل اسقدر گھبرائے کہ موسی علیہ السلام نالان ہوئے وحی آئی کہ ہمنے دریا کو تیرے حکم مین کیا اسکو کنیت سے پکار کر جو چاہے کہہ چنانچہ حق تعالی
فرماتا ہے فَأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى أَنِ اضْرِب بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ پس وحی بھیجی ہمنے طرف موسی کی یہہ کہ مار ساتھ عصا اپنے کے دریا کو موسی
علیہ السلام نے کنارے پر جاکے عصا پانی پر مارا اور کہا کہ اے ابا خالد ہمین راہ دیے فَانفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ پس
پھٹ گیا دریا اور بارہ رستے ہو گئے پس ہو گیا ہر ٹکڑا مانند پہاڑ بڑے کے اور اسیدم ہوا چلی کیچڑ تلیکا سوکھ گیا ہر فرقہ جاری راہ مین چلا وَأَزْ
لَفْنَا ثَمَّ الْآخَرِينَ اور نزدیک کر دیا ہمنے اس جگہہ دوسرون کو کہ قوم فرعون تھی یعنے کنارے پر دریائے قلزم کے پہنچا دیا اور جو فرعون نے
دیکھا کہ درمیان دریا کے راہ ہو گئی بنی اسرائیل اترے جاتے ہین فریب دینے کو سفہائے قوم سے کہا کہ دیکھو دریا ہیبت میری سے پھٹ گیا
ہامان نے مشورہ کی راہ سیتی کہا کہ تو جانتا ہے کہ یہہ ماجرا دعائے موسی سے واقع ہوا ہے ہرگز دریا مین نجانیو کہ غرق ہو جاویگا فرعون نے
باگ گھوڑے کی کھینچی جبرئیل علیہ السلام چھیرے پر سوار ہوکر فرعون کے سامنے سیتی دریا مین گئے گھوڑا فرعون کا نیمرا اور سمند تھا نر کا دریا مین
چلا گیا تمام فوج ہر راہ سیتی اسکے پیچھے چلی میکائیل نے سب کو پیچھے سے ہانک کر دریا کی راہون مین ڈال دیا حق تعالی نے بنی اسرائیل کو پار کر دیا
اور دریا کو حکم کیا کہ مل جاو مل گیا فرعون تمام لشکر سمیت ڈوب گیا سو وہ احوال حق تعالی فرماتا ہے کہ وَأَنجَيْنَا مُوسَى وَمَن مَّعَهُ
أَجْمَعِينَ اور بچا دیا ہم نے موسی کو اور ان لوگون کو جو ساتھ اسکے تھے سبکو ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ پھر ڈبو دیا ہم نے دوسرون کو
کہ فرعون اور لشکر اسکا تھا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً تحقیق بیچ اس بچانے موسی اور قوم اسکی کے اور ڈبونے فرعون اور لشکر اسکے کے البتہ
نشانی ہے ظاہر اوپر قدرت کاملہ ہمارے کے وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ اور نہ تھے اکثر قوم فرعون کے ایمان لانیوالے کیونکہ
تمام قبطیون مین سے سوا حزبیل کے کہ مومن آل فرعون تھا کوئی ایمان نہین لایا تھا لیکن موسی علیہ السلام کے ساتھ مصر سیتی باہر نکلے تھے وَإِنَّ
رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ اور تحقیق پروردگار تیرا وہی غالب ہے کسیکو طاقت غلبہ کی اسپر نہین مہربان ہے عقوبت نہین کرتا مگر بعد الزام
حجت کے وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ إِبْرَاهِيمَ اور پڑھ اوپر مشرکان عرب کے قصہ ابراہیم علیہ السلام کا کہ وہ اسکی طرف اپنی نسبت درست کرتے ہین
اور اسکی اولاد ہونے پر فخر کرتے ہین إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ یاد کر اوسکو کہ جب کہا ابراہیم نے واسطے باپ اپنے کے اور قوم
اپنے کے کہ اہل بابل تھے کس چیز کو عبادت کرتے ہو قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِينَ کہا انھون نے کہ عبادت کرتے ہین ہم
بتون کی پس رہتے ہین ہم واسطے انکے بیٹھے بندگی مین قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ کہا ابراہیم نے کہ بت تمھارے کیا سنتے ہین
بلانا تمھارا جس وقت کہ پکارتے ہو تم أَوْ يَنفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ یا نفع دیتے ہین تمکو جب تم انکو عبادت کرتے ہو یا ضرر دیتے ہین جب تم

انکی عبادت نہین کرتے قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُونَ کہا انھون نے یہہ کچھہ نہین جو تونے کہا بلکہ پایا ہے ہمنے باپون اپنون کو
اسیطرح جیسے کرتے قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ کہا ابراہیم نے کہ کیا پس دیکھا ہے تم نے اس چیز کو کہ ہو تم عبادت کرتے أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمُ
الْأَقْدَمُونَ تم اور باپ تمہارے پہلے فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِي پس تحقیق بت دشمن ہین واسطے میرے یعنے واسطے تمہارے کہ تم انکو پوجتے ہو
انکی بات اپنے جان پر ڈال کر کہے واسطے تعریض انکے کے اور یہہ نصیحت مین انفع ہے تصریح سے اور دشمنی بتون کی اپنے پوجنے والون سے ظاہر
ہے کہ ضرر انکے پوجنے سے ایسا انکو پہنچتا ہے کہ کسی اور دشمن سے نہ پہنچیگا یا یہہ معنی ہین کہ مین دشمن ہون بتونکا اور جو کوئی کسیکا دشمن ہوتا ہے
وہ بھی اسکا ہوتا ہے پس اپنی دشمنی انکی دشمنی بیان کر کے ظاہر کی یعنے مین دشمن ہون انکا إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ مگر دوست میرا ہے پروردگار عالمونکا الَّذِي
خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ وہ کہ جسنے پیدا کیا مجھکو پھر وہی راہ دکھاتا ہے مجھکو طرف راستی کے قول اور فعل مین یا پیدا کیا مجھکو واسطے اقامت
حق کے راہ دکھاتا ہے طرف دعوت خلق کے وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ اور وہ ہے کہ وہ کہلاتا ہے مجھکو اور پلاتا ہے مجھکو علی المعانی
مین ہے کہ مراد طعام الفت اور شراب زلفت ہے بحر الحقایق مین ہے کہ طعام عبودیت ہے کہ دل جس سے زندہ ہین اور شراب طہور تجلی صفت ربوبیت
ہے کہ روحین جس سے تازہ ہین کشف الاسرار مین ہے کہ ذو النون مصری نے کہا کہ یہہ طعام معرفت ہے اور یہہ شراب شراب محبت اور شعر عربی اس
مضمونکا پڑہا بیت سب سے بہتر ہے محبت کی شراب ۰ جو شراب اسکے سوا ہی ہے سراب ۰ اسرار ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی کا بھی بیان ظاہر ہوتا ہے وَإِذَا مَرِضْتُ
فَهُوَ يَشْفِينِ اور جب بیمار ہوتا ہون مین پس وہی شفا دیتا ہے مجھکو امام جعفر صادق رض نے فرمایا کہ جب بیمار ہوتا ہون مین ساتھہ گناہ کے شفا دیتا ساتھہ توبہ کے سلمی نے
کہا کہ مرض دیکھنے بروئیت اغیار ہے اور شفا بمشاہدہ انوار واحد قہار بحر الحقایق مین ہے کہ بیماری تعلقات کونین ہے اور شفا قطع تعلق بیت
اے دل بیمار گر چاہے شفا ۰ شکل از افت دو جہان جی اٹھا وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ اور وہ ہے جو مار ڈالیگا مجھکو دنیا مین وقت
اجل آنے کے پھر جلا دیگا مجھکو آخرت مین واسطے حساب لینے اور اجر دینے کے امام ثعلبی نے کہا کہ ماریگا ساتھہ عدل کے اور جلاویگا ساتھہ
فضل کے بعضون نے کہا کہ موت ساتھہ معصیت کے ہے اور زندگی ساتھہ طاعت کے یا موت ساتھہ جہل کے ہے اور حیات ساتھہ علم کے
یا اماتت بطمع ہے اور احیا بورع یا اماتت بفراق ہے اور احیا بتلاق حقایق سلمی مین ہے کہ مارتا ہے مجھکو مجھہ سے اور نفس میرے سے اور جلاتا
ہے ساتھہ اپنے اور روح میری سے بعضی محققون نے کہا ہے اماتت اور احیا ساتھہ خوف اور رجا کے ہے یا ساتھہ غفلت اور ذکر کے ہے
یا ساتھہ استتار اور تجلی کے بحر الحقایق مین ہے کہ مارتا ہے مجھکو اوصاف بشریت سے اور جلاتا ہے ساتھہ اخلاق روحانیت کے اور پھر مارتا ہے
صفات روحانیت سے اور زندہ کرتا ہے ساتھہ صفات ربانیت کے اور حقیقت یہہ ہے کہ مارتا ہے مجھکو ربانیت سے اور زندہ کرتا ہے ساتھہ
ہویت اپنے کے کہ حیات طیبہ عبارت اسی سے ہے ۰ بیت ۰ کیا کرونگا مین تیرے ہجر مین جیکر ای جان ۰ جان تو ہے میری سو جان ہین تجھہ پر
صدقے وَالَّذِي أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ اور وہ کہ امید رکھتا ہون مین یہہ کہ بخشے واسطے میرے خطا میری دن قیامت کے
سمجھہ لیجیے کہ گناہ کی نسبت طرف اپنے باوجود عصمت نبوت کے واسطے کسر نفسی کے اور تعلیم امت کی ہے اور تخلیص مین ہے کہ مراد گناہ امت محمدیہ
علیہ افضل الصلوۃ والتحیۃ ہین کہ حضرت خلیل نے خداوند جلیل سے دعا مغفرت انکی کر کر کہا رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ۰ اے
پروردگار میرے بخش واسطے میرے کمال علم تو کہ لائق خلافت حق کا اور ریاست خلق کا ہوون مین اور ملا دے مجھکو بسبب کمال علم کے ساتھہ صالحون کے
وَاجْعَل لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ۰ اور کر واسطے میرے زبان راستی کی بیچ پچھلون کے یعنے جو پیچھے آوین وہ میری تعریف اور نیک
نامی بیان کرتے جاوین سمجھہ لیجیے کہ یہہ دعا انکی قبول ہوئی تمام امتین مجوس اور یہود اور نصاری اور اہل اسلام تعریف انکی کرتے ہین اور بعضون نے

کہا ہے

کہا ہے کہ مراد لسان صدق سے مرد صادق ہے اور بعضی آیت کی یہ ہین کہ ظاہر کر واسطے میرے تجدید اصل دین ابراہیم کی راست گو بیچ پچھلے امتون کے
اور مراد ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین وَاجْعَلْنِي مِن وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ۝ اور کر مجھکو وارثون بہشت نعمت کے سے یعنے مجھے انمین سے کر
جو بہشتی ہین وَاغْفِرْ لِأَبِي إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ ۝ اور بخش واسطے باپ میرے کے یعنے ایمان دے اُسے تو کہ وہ بخشا جاوے تحقیق وہ ہے گمراہون
سے وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ۝ اور مت رسوا کیجو مجھکو جسدن لوگ اٹھائے جاوین قبرون سے یہہ بھی دعا واسطے تعلیم امت کے ہے کیونکہ انبیا
خوار اور رسوا نہین ہوتے يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ۝ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۝ جسدن کہ نہ کام آویگا مال اور نہ اولاد مگر جو لاوے
اللہ کے پاس دل سلامت خالی کفر اور معصیت سے کیونکہ اسنے مال براہ خدا دیا ہوگا اور فرزندون کو براہ حق ارشاد کیا ہوگا پس وہ مال
اور اولاد البتہ کام آوینگے بعضون نے کہا ہے سلامت قلب اخلاص ہے شہادت لا الہ الا اللہ مین یا دل سلیم وہ ہے جو سلامت ہو حب دنیا
یا حسد اور خباثت سے یا خالی ہو غیر حضرت رب العزت سے سلمی نے کہا کہ نہ اسمین طلب دنیا کی سماوے نہ طمع عقبیٰ کی یا خالی ہو بدعت سے اور اطمینان
پاوے ساتھ سنت کے سید الطائفہ جنید بغدادی رح نے کہا کہ سلیم مار گزیدہ ہے اور مار گزیدہ مدام قلق اور اضطراب رکھتا ہے پس دل سلیم
وہ دل کہ ہمیشہ تضرع اور زاری خوف باری سے کرتا ہے یا شوق لقاے جانفزاے کبریا سے آہین بھرتا ہے نظم وہی قلب سلیم
ایجان ہے آہ ؞ جیسے مار محبت نے ڈسا ہو ؞ نہ چین اسکو ہو بیٹھے اور نہ لیٹے ؞ رگ و ریشہ سے زہر اسکا بھرا ہو ؞ وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ
لِلْمُتَّقِينَ ۝ اور جسدن نزدیک کی جاویگی بہشت واسطے پرہیزگارون کے تو کہ موقف سے اسکو دیکھینگے اور اپنی منزلون کو مشاہدہ کر کر خوش ہون
وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ ۝ اور ظاہر کیا جاوے دوزخ واسطے گمراہون کے تو کہ اوسکو دیکھین اور اپنے مقام معلوم کر کر غم الم کھینچین
وَقِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ ۝ مِن دُونِ اللَّهِ اور کہا جاوے یعنے فرشتے امر الہی سے کہین واسطے انکے کہان ہین جو کچھ کہ تم تھے
عبادت کرتے سوا اللہ کے یعنے کہان ہین تمہارے معبود جھوٹے جنسے تم امید رکھتے تھے هَلْ يَنصُرُونَكُمْ أَوْ يَنتَصِرُونَ ۝ کیا مدد کرتے
ہین تمہاری عذاب ٹالنے مین یا بدلا لیتے ہین فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ ۝ پس لڑھکائے ڈالے جاوینگے بیچ دوزخ کے معبود
اور سب گمراہ انکے پوجنے والے وَجُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ ۝ اور دوزخ مین ڈالے جاوینگے لشکر ابلیس کے سب یعنے جو پیروی کرنیوالے ہین
اسکے آدمی اور جن قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ ۝ کہینگے کافر اور حال انکہ وہ بیچ دوزخ کے جھگڑتے ہونگے آپسمین ایک دوسرے سے یعنے بت
اور انکے پوجنے والے بت پرست بتون کو کہینگے تَاللَّهِ إِن كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ قسم ہے اللہ کی تحقیق تھے ہم البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے إِذْ
نُسَوِّيكُم بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ جسوقت کہ برابر کرتے تھے ہم تمکو استحقاق عبادت مین ساتھ پروردگار عالمون کے وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا الْمُجْرِمُونَ ۝
اور نہ گمراہ کیا تھا ہمکو مگر گنہگارون نے کہ سردار ہمارے تھے یا دیو تھے فَمَا لَنَا مِن شَافِعِينَ ۝ پس نہین واسطے ہمارے ایسا کوئی شفاعت
کرنیوالون سے جیسے مسلمانون کے واسطے ہین وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ۝ اور نہ آشنا ہی جلانیوالے اور دوست غم کھانیوالا قوۃ القلوب
کہ حمیم اصل مین ہمیم تھا ہی کو حی سے بدل ڈالا واسطے قرب مخرج کے اور ہمیم ماخوذ اہتمام سے ہے یعنے نہ دو یار ہوگا کہ اسکا اہتمام کرے
بیچ مہم کافرون کے اور شرط دوستی کی بجا لاوے الاخلاء یومئذ بعضہم لبعض عدو الا المتقین پھر کافر حسرت سے کہینگے فَلَوْ أَنَّ
لَنَا كَرَّةً فَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ پس کاشکے ہوتا واسطے ہمارے پھر جانا دنیا مین پس ہوتے ہم ایمان لانیوالون سے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
لَآيَةً تحقیق اس بیچ قصہ ابراہیم کے اور جھگڑنے اسکے کے ساتھ قوم کے البتہ نشانی ہے کہ عقلا اسکے ساتھ عبرت پکڑین وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم
مُّؤْمِنِينَ ۝ اور نہین تھے اکثر قوم ابراہیم کی ایمان لانے والے کیونکہ بابل والون مین سوا نمرود کی دختر کے کوئی ایمان نہین لایا تھا وَإِنَّ

وَرَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ وہ غالب ہے مشرکوں پر مہربان ہے کہ توبہ بندوں کی قبول کرتا ہے اور بے حجت
عذاب نہیں دیتا كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ ۝ جھٹلایا پہلے انبیے قوم نوح کے نے پیغمبروں کو إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا
تَتَّقُونَ یاد کر جسوقت کہا واسطے انکے بھائی انکے نوح علیہ السلام نے کیا نہیں ڈرتے تم اللہ سے جو اسکی عبادت نہیں کرتے سمجھ لیجیے کہ حضرت
نوح کو بھائی انکا فرمایا ہے نسب کی راہ سے إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ تحقیق میں واسطے تمہارے پیغمبر ہوں یا امانت فَاتَّقُوا اللَّهَ وَ
أَطِيعُونِ پس ڈرو اللہ سے اور بتوں کو مت پوجو اور اطاعت کرو میری ایمان لانے میں وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ اور نہیں سوال
کرتا میں تم سے اوپر ادائے رسالت کے کچھ بدلا إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ نہیں بدلا میرا مگر اوپر رب عالموں کے کہ اجر رسالت اسی سے
چاہتا ہوں میں فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ پس ڈرو عذاب اللہ کے سے اور کہا مانو میرا تکرار امر تقوی کا اور اطاعت کا واسطے تاکید کے
کیونکہ قوم نوح علیہ السلام کی بہت سخت دل تھے قَالُوا أَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ کہا انھوں نے جواب میں نوح علیہ السلام کے کیا مان لیویں ہم تجھکو اور حال یہ ہے
کہ پیروی کی تیری اراذلوں نے اور ظاہر میں تیرے موافق ہیں اور باطن میں مخالف قَالَ وَمَا عِلْمِي بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ کہا نوح علیہ السلام نے اور نہیں ہے علم میرا پہنچنے والا
اس چیز تک کہ ہیں وہ کرتے یعنے حکم میرا ظاہر پر ہے سو وہ عمل ہو سو کیا کرتے ہیں لیکن نہیں جانتا میں کہ اخلاص سے کرتے ہیں یا نفاق سے إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي لَوْ
تَشْعُرُونَ نہیں حساب باطنوں انکا مگر اوپر پروردگار میرے کے کہ وہ مطلع ہے اس پر اگر سمجھو تم کہ غیب کا جاننے والا وہی ہے اور میں
سمجھے ہوں پھر قوم نے کہا کہ ان رذالوں کو اپنی مجلس سے اٹھا دے تو ہم اگر تیری باتیں سنیں نوح علیہ السلام نے کہا وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ
اور نہیں میں نکال دینے والا ایمان والوں کو إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُبِينٌ ۝ نہیں ہوں میں مگر ڈرانے والا ظاہر یعنے آیا ہوں دعوت کرنے کو
مکلفوں کے خواہ غنی ہوں خواہ فقیر قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ کہا کافروں نے اگر نہ باز رہیگا تو
اے نوح دعوت سے اور ڈرانے سے البتہ ہوگا تو سنگسار کئے گیوں سے یا رانده ہووے سے قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ کہا نوح علیہ السلام
یہہ بات سنکر اور ایمان قوم سے مایوس ہو کر اے پروردگار میرے تحقیق قوم میری نے جھٹلایا مجھکو فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي
وَمَنْ مَعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ پس حکم کر درمیان میرے اور درمیان انکے حکم کرنے کا اور نجات دے ہمکو ان کے شر سے اور ان لوگوں
کو جو ساتھ میرے ہیں ایمان والوں سے فَأَنْجَيْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ پس نجات دی ہم نے اسکو اور انکو جو ساتھ اسکے
تھے بیچ کشتی بھری ہوئی کے آدمیوں سے اور حیوانوں سے اور اسباب اور خوراک سے ثُمَّ أَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبَاقِينَ پھر ڈبو دیا ہم نے
پیچھے نجات دینے انکے کے اوروں کو قوم اسکے سے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً تحقیق بیچ صبر کرنے کے ایذائے قوم پر البتہ دلالت ہے اس بات پر
کہ صبر سبب ظفر ہے مصلح صبر کرتا کہ تو مظفر ہو وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ اور نہ تھے اکثر قوم انکی ایمان لانے والے پیغمبر پر بلکہ ہفتاد و دو شخص
ایمان لائے تھے جو انکے ساتھ کشتی میں بیٹھے تھے وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ وہ ہے غالب عقوبت
کفار پر مہربان ہے ساتھ تاخیر عذاب کے ان پر كَذَّبَتْ عَادٌ الْمُرْسَلِينَ جھٹلایا قوم عاد نے پیغمبروں کو کہ ایک پیغمبر کا جھٹلانا سب پیغمبروں کا
جھٹلانا ہے إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۝ یاد کر جسوقت کہ کہا واسطے انکے بھائی النسبی انکے ہود نے کیا نہیں ڈرتے تم عذاب
عقاب خدا سے اور نہیں پرہیز کرتے تم شرک سے إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ تحقیق میں واسطے تمہارے پیغمبر یا امانت ہوں بیچ وحی اور رسالت کے
فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝ پس ڈرو خدا سے اور خلاف امر اسکے مت کرو اور کہنا مانو میرا وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ اور نہیں سوال
کرتا میں تم سے اوپر ادائے رسالت کے بدلا مال اور متاع دنیا سے إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ نہیں بدلا میرا مگر اوپر پروردگار عالموں کے

اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ کیا بنا لیتے ہو تم بیچ ہر زمین بلند کے ایک نشانی واسطے تماشے آنے جانیوالون کے کھیلتے ہو ساتھ اسکے
یعنے وہان رہتے نہین عبث بناتے ہو بعضے کہتے ہین سر راہ مکان بناتے تھے اور وہان بیٹھ کر گذرنے والون سے بازی کرتے تھے یا مراد کبوتر
خانے ہین واللہ اعلم وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ۝ اور بنا لیتے ہو تم مکان کاریگری کے قلعہ محکم یا محل بلند یا حوض پانی کے
توکہ تم ہمیشہ رہو تم انھون مین وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ اور جسوقت پکڑتے ہو تم درانحال کہ سرکش ہوتے ہو یعنے بے شفقت
اور نامہربان یا جب عوض لیتے ہو عوض لیتے ہو ستمگارانہ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ پس ڈرو اللہ سے اور سرکشی چھوڑو اور کہا مانو میرا جو مین
کہتا ہون کہ نفع تمھارا اسی مین ہے وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ اور ڈرو اللہ سے کہ مدد دیے تمکو ساتھ اس چیز کے کہ جانتے ہو تم طرح
طرح کے نعمتون سے اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ مدد کی تمہارے ساتھ چارپایون کی جیسا اونٹ گائی بکریان کہ انسے فائدے اٹھاتے ہو اور
بیٹیون کی کہ وہ ہر حال مین یار اور مددگار تمہارے رہتے ہین وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ اور باغون کے کہ انکے میوون سے بارور ہوتے ہو اور چشمون کے
کہ انسے شاداب رہتے ہو اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تمہارے اگر شرک پر ثابت رہے تم عذاب دن
بڑے کے کہ دن باد صرصر کا ہے یا روز حشر کا ہے قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ کہا عادیون نے جواب
مین ہود علیہ السلام کے برابر ہے اوپر ہمارے یا نصیحت کرے تو ہمکو یا نہ ہو تو نصیحت کرنیوالون سے کہ ہم اپنا طریقہ چھوڑینگے اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ
الْاَوَّلِيْنَ نہین یہ کام ہمارے کہ بت پوجنا ہے اور تکبر کرنا اور عمارتین بنانی بلند شان دار مگر عادت پہلونکی ہمارے وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ
اور نہین ہم عذاب کئے گئے اس عادت پر فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ پس جھٹلایا انھون نے ہود علی نبینا و علیہ السلام کو اور ان کی رسالت نہ مانی
پس ہلاک کیا ہم نے انکو باد صرصر سے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً تحقیق بیچ ہلاک کرنے قوم عاد کے البتہ نشانی ہے دلالت کرنیوالے اسپر کہ آخر جھٹلانیوالے
پیغمبر کے سزا کو پہنچتے ہین وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور نہ تھے اکثر قوم عاد کی ایمان والے کیونکہ تھوڑے انہین سے ہود علیہ السلام کے
ساتھ محفوظ رہے باقی غضب مین آئے وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ وہ ہے غالب کہ تعذیب کفار سے
باک نہین رکھتا مہربان ہے کہ مومنون کو اس عذاب مین نہین ڈالا كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ جھٹلایا قبیلہ ثمود نے پیغمبرون کو یعنے حضرت صالح
اور پہلے پیغمبرون کو علی نبینا و علیہم السلام اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ یاد کر جسوقت کہ کہا واسطے انکے بھائی نسبی انکے صالح
علیہ السلام نے کیا نہین ڈرتے تم عذاب الہی سے کہ اسکا شریک ٹھہراتے ہو اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ تحقیق
مین واسطے تمہارے پیغمبر ہون مشہور ساتھ امانت اور راستی کے پس ڈرو عذاب خدا سے اور اطاعت کرو میرے امر اور نہی مین وَمَآ
اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اور نہین سوال کرتا مین تم سے اوپر اس نصیحت کے کچھ بدلا اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ نہین بدلا میرا
مگر اوپر پروردگار عالمون کے اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ۝ کیا چھوٹ جاؤگے تم بیچ اس چیز کے کہ یہان ہو یعنے دنیا کے ان قلعون مین
اور محلون مین بے غم امن سے فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ بیچ باغون کے اور چشمون کے اور کھیتیون کے
اور کھجورون کے کہ خوشہ انکا ٹوٹا پڑتا ہے قوم ثمود کے باغات اور نہرین بہت تھین وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ اور
تراش لیتے ہو واسطے رہنے اپنے کے پہاڑون سے گھر درانحال کہ ماہر ہو تراشنے مین پتھر کے فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ پس ڈرو خدا
اور اسقدر امید زندگی کی مت رکھو اور کہا مانو میرا کہ جو کہتا ہون تمہارے حق مین بہتر کہتا ہون وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ الَّذِيْنَ
يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ۝ اور مت کہا مانو حکم کافرون کا کہ حد سے نکل جانے والے ہین بیچ کفر کے وہ کافر کہ فساد کرتے ہین

بیچ زمین کے اپنے ملک کے اور نہیں صلاح کرتے اپنے کام کی مراد اس سے نو آدمی ہیں کہ قصد ہلاک کرنیکا صالح علیہ السلام کے کیا تھا قصد انکا سورت
نمل میں آویگا قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِیْنَ کہا قوم ثمود نے جواب میں صالح علی نبینا وعلیہ السلام کے سوا اسکے نہیں کہ تو جادو کئے گیون سے
ہے عقل تیری جاتی رہی ہے مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا فَاْتِ بِاٰیَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ نہیں تو مگر آدمی مانند ہمارے پس کس طرح کے
رسالت کا کس بات پر کرتا ہے اور جو تو اس دعوی کو نہیں چھوڑتا پس لے آ کچھ نشانی اگر ہے تو سچوں سے صالح علیہ السلام نے کہا کیا چاہتے ہو انہوں نے کہا کہ اس پتھر سے ایسی
صورۃ کا ناقہ نکال صالح علیہ السلام ناقہ نکال کر قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ کہا یہ اونٹنی ہے جو تمنے طلب کی تھی واسطے اوسکے پانی پینا ہے
ایکدن کا اور واسطے تمھارے پانی پینا اور دن معلوم کا یعنے ایک دن اسکی باری ہے پانی پینے کی اور ایکدن تمھاری اسکے باری میں تم مزاحم مت ہو جو وَلَا
تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابُ یَوْمٍ عَظِیْمٍ اور مت ہاتھ لگاؤ اسکو ساتھ برائی کے یعنے قصد مارنے اور قتل کرنیکا اسکے مت کرو
اور اگر کروگے پس پکڑیگا تمکو عذاب دن بڑے کا دن کو بڑا سو اسطے کہا کہ عذاب اسمین بڑا ہوگا فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِیْنَ
پس پاؤن کاٹے اونٹنی کے پس ہوگئے پشیمان نزدیک نازل ہونے بلا کے فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ پس پکڑا انکو عذاب موعود نے
کہ صیحہ تھا اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً تحقیق بیچ اس عذاب اتارنے کے قوم ثمود پر البتہ نشانی ہے کہ بعد ظہور معجزہ مانگے ہوئے کے کفر کرنا سبب
نزول عذاب کا ہے وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ اور نتھے اکثر انکے ایمان والے لکھا ہے کہ تمام قوم ثمود میں چار ہزار آدمی ایمان لائے
تھے وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ وہ غالب ہے کسی سے مغلوب نہیں ہوتا مہربان ہے بے استحقاق
عذاب نہیں کرتا كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلِیْنَ جھٹلایا قوم لوط علیہ السلام کے نے یعنے موتفکات والون نے پیغمبرون کو کہ ابراہیم اور لوط
علیہم السلام تھے اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ جسوقت کہا واسطے انکے بھائی انکے لوط علی نبینا وعلیہ السلام نے کہا مراد اخوت
شفقت ہے کیا نہیں ڈرتے تم گناہ کرنے میں خدا سے اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ پس ڈرو اللہ سے اور
فرمانبرداری کرو میری وَمَآ اَسْــَٔـلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اور نہیں سوال کرتا میں تم سے اوپر اس نصیحت کے کہ تمکو کرتا ہون کچھ بدلا تو کہ تمپر
گران ہووے اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ نہیں بدلا ثواب میرے کا مگر اوپر پالنے والے عالمون کے اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِیْنَ
کیا آتے ہو تم مردون کے پاس عالمون میں سے جو سوا تمھارے ہیں مراد اس سے غربا ہیں کہ لواطت کرتے تھے ان سے وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ
لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اور چھوڑ دیتے ہو تم اس چیز کو کہ پیدا کی ہے واسطے تمھارے پروردگار تمھارے نے جوروون
تمھارے سے بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ بلکہ تم ایک قوم ہو حد سے نکل جانیوالے کہ باوجود جوروون کے مردون سے بدفعل کرتے ہو
قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ یٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِیْنَ کہا قوم نے جواب میں لوط علیہ السلام کے اگر نہ باز رہیگا تو اے لوط ہمارے
اس فعل کو بد کہنے سے اور منع کرنے سے ہمیں اس سے البتہ ہوگا تو نکالے گیون سے یعنے ہم تجھکو اپنے میں سے اور شہر موتفکات سے نکال دینگے
اور وہ بہت بری طرح سے نکالا کرتے تھے قَالَ اِنِّیْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِیْنَ کہا لوط علی نبینا وعلیہ السلام نے تحقیق میں واسطے عمل تمھارے کے
ناخوش رکھنے والون سے ہون اور دشمنون سے سخت تر دشمن ہون پھر قوم سے منہ پھیر کر جناب الہی میں مناجات کی کہ رَبِّ نَجِّنِیْ وَاَهْلِیْ
مِمَّا یَعْمَلُوْنَ اے پروردگار میرے نجات دے مجھکو اور اہل میرے کو وبال اس چیز کے سے کہ کرتے ہیں فَنَجَّیْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِیْنَ پس
نجات دی ہمنے اوسکو اور اہل بیت اسکے کو سب کو کہ ایک جورو اور دو بیٹیان اور دو داماد اسکے تھے اِلَّا عَجُوْزًا فِی الْغٰبِرِیْنَ مگر ایک
بوڑھیا یعنے جورو لوط علیہ السلام کی کہ داخل تھی پیچھے رہ جانے والون میں سے لکھا ہے کہ وہ لوط علیہ السلام کے ہمراہ نہیں تھی یہہ کہکر رہ

گئی تھی کہ ہیں راضی ہون مجھ پر جو سب قوم پر ہو ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ پس ہلاک کیا ہمنے اورون کو وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا اور برسایا
ہمنے اوپر انکے مینہہ پتھر ونکا یا گندک اور آگ کا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنذَرِينَ پس برا ہوا مینہہ ڈرائے گیون کا کہ ایمان نہین لائے تھے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
لَآيَةً تحقیق بیچ عذاب اہل موتفکہ کے البتہ نشانی ہے اوپر عقوبت نافرمانون کے وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ اور نہ تھے اکثر اس قوم
ایمان والے سوا دو بیٹیون حضرت لوط کے بقول اصح اور دو داماد و نکے بقول بعضی کوئی ایمان نہین لایا تھا حضرت لوط پر وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ
اور تحقیق پروردگار تیرا وہ ہے غالب کہ ہرگز کسی سے نہین ڈرتا مہربان ہے کہ پہلی تنبیہ اور ارشاد کے عذاب نہین کرتا كَذَّبَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ
الْمُرْسَلِينَ جھٹلایا رہنے والون بن کے نے پیغمبرون کو سمجھ لیجئے کہ ایک جنگل نزدیک مدین کے تھا وہان درخت اور میوے بہت تھے حق تعالی نے
شعیب علیہ السلام کو وہان بھیجا جیسے کہ مدین بھیجا تھا إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ یاد کر جس وقت کہا واسطے انکے شعیب علی نبینا
وعلیہ السلام نے کیا نہین ڈرتے تم عذاب خدا سے کہ اسکا شریک پیدا کرتے ہو إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ تحقیق
مین واسطے تمھارے پیغمبر ہون با امانت سوا بھلائی تمھارے کے نہین چاہتا پس بیچ کفر اور تکذیب سے اور ڈر و عذاب الٰہی سے اور کہا مانو میرا
بیچ ترک مناہی کے وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ اور نہین سوال کرتا مین تم سے اوپر پہنچانے وحی کے کچھ بدلا إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ
رَبِّ الْعَالَمِينَ نہین بدلا میرا مگر اوپر پروردگار عالمون کے أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ پورا کرو ماپ کو اور مت ہو نقصان
دینے والون سے اور کم کرنیوالون سے بیچ حقون لوگون کے وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ اور تولو ساتھ ترازو سیدھی کے وَلَا
تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ اور مت کم دو لوگون کو چیزین انکی اور مت پھرو بیچ زمین کے لوٹنے اور
مارنے در انحال کہ قصد فساد کرنیوالے ہو وَاتَّقُوا الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْأَوَّلِينَ اور ڈرو عذاب اسکے سے کہ اپنی قدرت سے پیدا
کیا اسنے تمکو اور خلقت پہلی کو قَالُوا إِنَّمَا أَنتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ کہا اہل ایکہ نے سوا اسکے نہین کہ تو جادو کئے گیون سے ہے یعنے ان لوگون مین سے ہے کہ جنکو
بار بار جادو کیا ہو اور ہوش انکا اڑا ہوا ہو وَمَا أَنتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَإِن نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ اور نہین تو مگر آدمی مانند ہمارے صفات
بشریت مین پس کس چیز سے اپنی فضیلت ہم پر ٹہراتا ہے اور دعوی رسالت کرتا ہے اور البتہ گمان کرتے ہین ہم تمکو جھوٹون سے دعوی بیچ این
فَأَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَاءِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ پس ڈال دے اوپر ہمارے اپنے خدا سے کہہ کہ ڈالدے ہم پر ایک ٹکڑا آسمان
سے اگر ہے تو سچون سے اس بات مین کہ ہم پر عذاب آویگا قَالَ رَبِّي أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ کہا شعیب علی نبینا وعلیہ السلام نے پروردگار میرا خوب
جانتا ہے جو کچھ کہ کرتے ہو تم بتونکا پوجنا اور طعام بند کرنا اور کم بیچنا اور سوا اسکے طرح طرح کی گناہ کرنا اور ان اعمالون کا بدلا تمھین دیگا پیشتہ
مہلت تمھین دی ہے تاکہ عیش اور ناز پھر آخر کار تمکو ہے سوز و گداز لکھا ہے کہ جب قوم شعیب علی نبینا وعلیہ السلام کا انکار اور استکبار
حد سے زیادہ ہوا حق تعالی نے ایک ہفتہ گرمی سخت انپر بھیجی وہ گھبرا اسکے نہ گھر مین آرام تھا نہ باہر چین آخر صحرا کو نکل گئے درختون کے تلے بیٹھے
وہان بھی مارے گرمی کے جلے جاتے تھے ناگاہ ابر سیاہ آیا اور ہوا ٹھنڈی چلنے لگی خوش ہو کر آپس مین ایک دوسرے کو پکارنے لگے کہ آؤ اس
ابر کے نیچے بیٹھ کر راحت اٹھاوین جب سب کے سب اس ابر مین جمع ہوگئے آسمان سے آگ آئی اور سب کو جلا گئی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے فَكَذَّبُوهُ
فَأَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ پس جھٹلایا شعیب علی نبینا وعلیہ السلام کو پس پکڑا انکو عذاب دن سائبان کی نے سمجھ لیجئے کہ ظلہ سائبان کو
کہتے ہین اور وہ ابر سیاہ تھا سائبان کی شکل انکے سر پر کھڑا اور بعضون نے کہا ہے کہ جب گرمی بہت ہوئی حقتعالی نے پہاڑ کو سائبان
کی طرح ہوا پر کھڑا کر دیا اور اسکے تلے ٹھنڈا پانی ظاہر کیا وہ سب اسکے نیچے جمع ہوگئے پھر اس پہاڑ کو گرا کر سب کو ہلاک کر دیا إِنَّهُ كَانَ عَذَابَ

يَوْمٍ عَظِيمٍ ٥ تحقیق وہ تھا عذاب دن بڑے کا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً تحقیق بیچ اس عذاب کے کہ ابر آیا برسے آتش سے شرارے نکلی البتہ نشانی ہے
اوپر کمال قدرت حق کے وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ اور نہ تھے اکثر صحاب ایکہ کے ایمان والے مراد اکثر سے سب ہیں کیونکہ کوئی
شعیب علیہ السلام پر ایمان نہیں لایا تھا بخلاف اصحاب مدین کے کہ انہیں لوگ ایمان لائے تھے وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ اور تحقیق
پروردگار تیرا وہ ہے غالب کہ ہلاک کرنیوالا ہے پیغمبروں کو انکے دشمنوں پر مہربان ہے انبیا اور متابعت کرنیوالوں انکے پر سمجھ لیجئے کہ یہہ سات پیغمبروں کے
قصے اس سورت میں بطور اختصار بیان فرمائے قصہ موسیٰ اور قصہ ابراہیم اور قصہ نوح اور قصہ ہود اور قصہ صالح اور قصہ لوط اور قصہ شعیب
علی نبینا وعلیہم السلام واسطے تسلی خاطر عاطر جناب سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ڈرانا قریش جھٹلانے والوں کا ہی ہے کہ معلوم کریں کہ جسنے تکذیب
پیغمبر کی کی اس فرقہ پر عذاب اترا اور یہہ بھی تکذیب کرتے ہیں انپر بھی عذاب آویگا وَإِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ اور تحقیق قرآن
البتہ اتارا گیا ہے پروردگار عالموں کا ہے نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ بِلِسَانٍ
عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ اتارا ہے ساتھ قرآن کے جبرئیل علیہ السلام کو اوپر دل تیرے کے تو کہ ہو تو ڈرانے والوں سے لوگوں کو ساتھ زبان عربی
بیان کرنیوالے کے اور نزل ساتھ تشدید کے اور روح ساتھ نصب کے بھی قرات ہے اور عربی زبان والے پیغمبروں میں ہود اور صالح اور شعیب
اور اسمٰعیل علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والتسلیمات ہوئے ہیں وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ اور تحقیق یہہ قرآن یا نعت پیغمبر آخر الزمان علیہ الصلوۃ
اعد الملک المنان البتہ مذکور ہے بیچ کتابوں پہلوں کے لکھا ہے کہ مشرکان عرب بعضے مشکل کام اپنے علماء بنی اسرائیل سے پوچھتے تھے اور انکے
کہے پر عمل کرتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ أَوَلَمْ يَكُن لَّهُمْ آيَةً أَن يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ کیا نہیں مشرکان واسطے قریش کے نشانی
اوپر صحت قرآن کے یا نبوت پیغمبر آخر زمان کے یہہ کہ جانتے ہیں قرآن کو ساتھ صفت اسکے کے یا پیغمبر کو ساتھ نعت اسکے کے عالم بنی اسرائیل کے اور علما کی
شہادت موجب یقین کے ہے وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَىٰ بَعْضِ الْأَعْجَمِينَ اور اگر اتارتے ہم قرآن کو اوپر بعضے عجمیوں کے زبان عربی میں فَقَرَأَهُ عَلَيْهِم
پس پڑھتا وہ عجمی قرآن کو اوپر انکے انکی زبان میں اور یہہ دلیل زیادتی اعجاز قرآن کی ہوتی کہ عجمی کلام عربی ایسا فصاحت اور بلاغت کا پڑھے مَّا
كَانُوا بِهِ مُؤْمِنِينَ نہ ہوتے وہ ساتھ اس قرآن اتارے ہوئے ایمان لانے والے کیونکہ کہتے کہ عرب کو متابعت عجم سے عار ہے یا اگر قرآن کو
عجمی پر اور زبان میں سوا عربی کے اتارتے کافر ایمان نہ لاتے کہ ہم سمجھتے نہیں اور معنی اسکی ہمارے فہم میں نہیں آتے كَذَٰلِكَ سَلَكْنَاهُ فِي قُلُوبِ
الْمُجْرِمِينَ اسیطرح چلاتے ہیں ہم اس انکار اور عناد کو بیچ دلوں مشرکوں کے کہ مکہ میں ہیں لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ٥
نہیں ایمان لاتے ساتھ قرآن کے یہانتک کہ دیکھیں وہ عذاب دردناک کو دنیا میں جیسے پہلے امتوں نے دیکھا تھا یا قیامت میں فَيَأْتِيَهُم بَغْتَةً
وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ پس آوے انکو عذاب ناگہان اور وہ نہ سمجھتے ہوں وقت آنے اسکے کا فَيَقُولُوا هَلْ نَحْنُ مُنظَرُونَ پس کہینگے کیا ہم ہیں
ڈھیل دئے گئے یعنے آیا ہمکو مہلت دیں تو کہ ہم ایمان لاویں أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ کیا پس عذاب ہمارے کو جلدی کرتے ہیں اور کہتے ہیں بر
ہم پتھر اور لا ہم پر عذاب اور حالانکہ وقت دیکھنے عذاب کے تعجیل مانگینگے أَفَرَأَيْتَ إِن مَّتَّعْنَاهُمْ سِنِينَ کیا پس دیکھا تو نے اگر فایدہ دیں ہم
انکو کتنے برس اور جلاتے رکھیں ثُمَّ جَاءَهُم مَّا كَانُوا يُوعَدُونَ پھر آوے انکے پاس جو کچھہ کہ تھے وعدہ دئے جاتے عذاب سے مَا أَغْنَىٰ
عَنْهُم مَّا كَانُوا يُمَتَّعُونَ نہ کفایت کریگا اور نہ دفع کریگا انسے عذاب وہ جو تھے اس سے فائدہ دئے جاتے یعنے فائدہ مند چیزیں اور نعمتیں
دنیا کی عذاب الہی کو دور نکرینگے کشاف میں ہے کہ میمون بن مہران حسن بصری رح کے دیدار کا مشتاق تھا ایکدن طواف کعبہ میں پاکر کہا کہ ای شیخ
کچھہ مجھکو پند دے شیخ نے یہہ آیت پڑہی کہ ما اغنی عنہم ما کانوا یمتعون میمون نے کہا نصیحت دے اور بات تمام کی

جہان فانی سے مت لگا دل : کہ ہے یہہ آفت سراب و باطل : فقط ہے دہوکا نہ کچہ حقیقت : نہ کچہ ثبات اور نہ کچہ بقا ہے : وَمَا
أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنذِرُونَ ذِكْرَىٰ اور نہیں ہلاک کی ہمنے کوئی بستی مگر واسطے اس کے تھے ڈرانیوالے واسطے پند
دینے کے یعنے پہلے پیغمبر بھیجے تو کہ انکو دعوت طرف حق کے کریں اور عذاب سے ڈراویں اور جب انھون نے ایمان قبول کیا اور انکار او رعنا
و عدول کیا سزاوار عذاب کے ہوے وَمَا كُنَّا ظَالِمِينَ اور نہیں ہم ظلم کرنے والے کہ پہلے ڈرانے سے کسیکو ہلاک کرین سو صح میں ہے
کہ قریش کہتے تھے دیو رکی نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا ہے اور قرآن پڑھتا ہے انکے رد کلام میں حق تعالی نے فرمایا کہ وَمَا تَنَزَّلَتْ
بِهِ الشَّيَاطِينُ اور نہیں اترے ساتھ قرآن کے شیطان وَمَا يَنبَغِي لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ اور نہیں لائق واسطے انکے اتارنا
قرآن کا اور نہیں قدرت رکھتے اتارنے کی کیونکہ فرشتے انکو آسمان پر جانے کب دیتے ہیں تیر شہاب برساتے ہیں إِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُولُونَ
تحقیق وہ سننے کلام ملایکہ کے سے باز رکھے گئے ہیں فَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتَكُونَ مِنَ الْمُعَذَّبِينَ پس مت پکار ساتھ
اللہ کے معبود اور کو پس ہو جاویگا تو عذاب کیے گیون سے یہہ خطاب صورت میں حضرت کو ہے اور حقیقت میں ہر ایک کو امت والون میں سے
حضرت کے ہے وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ اور ڈرا عذاب خدا سے قبیلے اپنے نزدیک والون کو یہہ خطاب خاص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
ہے بعد نزول اس آیت کے آپ نے کوہ صفا پر چڑھکر پکارا ایک ایک قرابتی اپنے کو جب سب جمع ہوے فرمایا کہ اگر کہون میں کہ اس پہاڑ کے پرے
سوار ہیں تو تم مانو سب نے کہا آرے فرمایا کہ میں ڈرانیوالا ہون تمکو عذاب سخت سے کہ در پیش ہے سب قوم والے یہہ بات سنکر متغیر
اور متفرق ہوے اور ابولہب واسطے ایذا دینے آپ کے اٹہا وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اور بچھا کر بازو اپنے
یعنے مہربانی کر اور کرم فرما واسطے اس شخص کے کہ پیروی کرتا ہے تیری ایمان والون میں سے فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ
پس اگر نافرمانی کرین تیرے قرابت والے تیرے پس کہہ تحقیق میں بیزار ہون اس چیز سے کہ کرتے ہو تم جیسے ساتھ اسکے مواخذہ نکرینگے وَتَوَكَّلْ
عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ اور توکل کر اپنی حل مشکلات میں اوپر غالب مہربان کے کہ قادر
اوپر قہر اعدا اور نصرت اولیا کے وہ جو دیکھتا ہے تجھکو جسوقت اٹھتا ہے تو واسطے نماز تہجد کے اور اکیلا پڑھتا ہے اور دیکھتا ہے پھرنا
تیرا بیچ سجدہ کرنیوالون کے یا نماز پڑھنے والون کے جب امامت کرتا ہے تو إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ تحقیق وہ ہے سننے والا باتین تیری جاننے
والا نیتین تیری هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ کیا بتاؤن میں تمکو اوپر کسکے اترتے ہیں شیطان سمجھے کہ پہلے اس سے
فرمایا تھا کہ روا نہیں اترنا شیطانون کا اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کیونکہ مناسبت نہیں اب یہان جنسے مناسبت ہے انکا بیان کرتا ہے کہ
تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ اترتے ہیں شیطان اوپر ہر جہوٹ باندہنے والے گنہگار کے مانند کاہنون کے کہ وہ يُلْقُونَ السَّمْعَ رکتے ہیں
وہ جہوٹ باندہنے والے کان طرف شیطانون کے اور انسے چیزین جہوٹی سیکہتے ہیں اور اسمین جہوٹ میں اور جہوٹ اپنی طرف سے بہی
ملا لیتے ہیں کیونکہ وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ اور اکثر انکے جہوٹے ہیں انوار میں ہے کہ بعضون نے اکثر کو ساتھ کل کے تفسیر کیا ہے یعنے
وہ سبکے سب جہوٹے ہیں وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ اور شاعر مشرک مانند ابن زبعری اور ہبیرہ اور مسافع اور امیہ ثقفی کے پیروی
کرتے ہیں انکی گمراہ بیوقوف عرب کے یعنے انکے شعر بنائے ہوئے یاد کر کر پڑھتے پہرتے ہیں بعضے کہتے ہیں کہ وہ شاعر تھے انھون نے ہجو میں
جناب سید انام علیہ الصلوۃ والسلام کے اور مذمت میں اسلام کے اشعار کہے تھے انکو مشرک یاد کر کر پڑھتے تھے یہہ آیت انکی شان میں
نازل ہوئی اور يَتَّبِعُهُم صیغہ مضارع معروف باب افتعال سے اور سمع سے دونو قرأتین ہیں أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ -

یَہِیْمُوْنَ کیا نہین دیکھا تو نے یہہ کہ وہ بیچ ہر دشت مضمون شعر کے سرگردان ہوتے ہین اور اوقات اپنی بیہودہ پن مین کھوتے ہین
کہین تشبیہین ڈھونڈھتے ہین راہین کہین مناسبتین تلاش کرتے بطرز گمراہی کسیکی مدح کہتے ہین اور حال آنکہ وہ مستحق ذم کے ہوتا ہے
اور کسیکی ذم کرتے ہین اور وہ لائق مدح کے ہوتا ہے اور وادی تباہی پڑے بکتے ہین وَاَنَّھُمْ یَقُوْلُوْنَ مَالَا یَفْعَلُوْنَ اور یہہ
کہ وہ کہتے ہین جو کچھہ کہ نہین کرتے یعنے عشق نہین کیا اور اپنے پر گواہی آپ دیتے ہین اور پیغام سلام کسی کو نہین پہنچاتے اور اقرار کرتے
ہین بیت کبھی کہتے ہین اسکے وصل مین ہم محو رہتے ہین کھوئے ہجر کا غم کبھی کہتے ہین بیا اسکے پیغام دیتا وہ بدزبان ہے صد
دشنام ۞ اسیطرح کے ہزارون مضمون جو واقع مین نہین ہین باندھہ دیتے ہین لکھا ہے کہ بعد نزول اس آیت کے حسان ابن رواحہ
اور شعرا صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت کی خدمت شریف مین حاضر ہو کر کہنے لگے کہ حق تعالی جانتا ہے کہ ہم شاعر ہین ابن رواحہ نے کہا کہ مین
ڈرتا ہون کہ اس وصف پر مرون آپ نے فرمایا کہ مومن جہاد کرتا ہے تلوار سے اور زبان سے جو شعر کہ تم ہجو کفار مین کہتے ہو وہ تیر اور نیزہ سے
بھی سخت تر لگتا ہے اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ شاعر پیروی کئیے گئے سفہا کے ہین اور دشت
گمراہی اور تباہی مین سرگردان ہین مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل کئیے اچھے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نعت کہے اور کفار کی مذمت
وَذَکَرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا اور یاد کیا اللہ تعالی کو اپنے شعرون مین بہت یعنے اکثر تحمید اور توحید نظم کی اور مضمون طاعت کرنے کی
اور غفلت سے نکلنے کی باندھے وَانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا اور بدلا لیا پیچھے اس سے کہ ظلم کئیے گئے تھے ساتھہ ہجو کے یعنے کفار کے
بنائے ہوئے ہجو کفار سے بہتر ڈال دے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حسان مشرکون سے مت اندیشہ کر تحقیق جبرئیل ساتھہ تیرے
ہے سمجھہ لیجیے کہ کفار پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کاہن بناتے تھے اور شعرا وہان کے شاعر ٹھہراتے تھے آیت سابق مین مذمت کاہنون کی بیان
کی اور ان آیتون مین مذمت شاعرون کے ارشاد کئیے اور جو کاہن سب کافر تھے اسیواسطے کسیکو مستثنی نکیا اور شاعرون مین مسلمان تھے پس
انکو بواسطہ صلاح اور عمل اور صدق ایمان کے بحر والشعراء یتبعہم الغاوون سے نکال کر ساحل ان الا الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات
پہنچا کر تخت ذکروا اللہ کثیرا پر بٹھایا بیت شاعرون کو گرچہ غاوی حق نے قرآن مین کہا لیک ظاہر منفصل اسکے ہے استثنا پڑھا
وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ اور شتاب جانینگے وہ لوگ جو ظلم کرتے ہین ساتھہ کفر اور افترا اور نسبت شعر کی طرف
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ بعد مرنیکے کون سے پھرنے کے جگہہ پھر جاوینگے یعنے مکان بازگشت انکا دوزخ ہوگا سمجھہ لیجیے کہ بعد ذکر کفار اور فساق
جزا اور سزا انکی بیان کی کہ جگہہ جانے انکے کی آتش جہنم ہے بحر سواج مین ہے کہ اس آیت مین تہدید جامع ہے کیونکہ جو گناہ ہے اپنے نفس پر
ظلم ہے اور جرم یہہ ستم ہے بیت وعید ظالمان اسمین بیان ہے مآل کافران اس سے عیان ہے کوئی چیز اس باب مین نہین مگر
اس آیت مین موجود ہے اسیواسطے امیر المومنین ابوبکر صدیق رضہ نے وقت معاہدہ خلافت کے ساتھہ امیر المومنین عمر فاروق رضہ کے یہی
آیت پڑھی اور سب نصیحت اپنی اسی پر ختم کی سورہ نمل مکی ہے ترانوے ۹۳ آیتین ہین ایکہزار ایکسو انچاس کلمے ہین چار ہزار سات سو
ننانوے ۹۹ حرف ہین فواصل اسکی من یا اور ربط اسکا سورہ شعرا سے یہہ ہے کہ اختتام اسکا ساتھہ ذکر مومنون اور کافرون کے تھا افتتاح
اسکا بھی ساتھہ ذکر مومنون اور کافرون کے ہوا ۞

ع ۱۱

سورۃ النمل مکیۃ وھی بسم اللہ الرحمن الرحیم ثلاث وتسعون آیۃ

۲۷ س

طٰسٓ لباب التفسیر مین اخفش سے منقول ہے کہ حروف مقطعہ واسطے ابتداء کلام اور انتہاء کلام کے آتے ہین اسی دلالت انکی اوپر

شروع ہونے سخن کے اور تمام ہونیکے ہوتی ہے جیسے یہاں طس ہے کہ شعرا تمام ہوئے اور نمل شروع یا طا اشارت ہے طرف طہارت
قدس الہی کے اور سین کنایت ہے طرف سناے غیر متناہی کے یا طا اشارہ ساتھ طلب سالکان راہ کے ہے اور سین ساتھ سلامت قلوب
انکے کے ماسوی اللہ سے تِلْكَ اٰيَاتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ یہہ سورہ آیتیں قرآن کی ہیں اور آیتیں کتاب روشن کرنیوالے کی ہیں
کہ احکام حلال اور حرام اسنے ظاہر ہوتے ہیں اور عطف کتاب کا قرآن پر عطف ایک دو صفتوں کا ہے اوپر دوسرے کے قرآن اسواسطے کہا کہ
پڑہتے ہیں اور کتاب اس جہت سے کہا کہ لکھتے ہیں هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ
بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ یہہ کتاب راہ دکھانیوالی اور مژدہ دینے والی ہے واسطے مومنوں کے وہ مومن جو قائم رکھتے ہیں نماز کو اور دیتے
ہیں زکوۃ کو اور حال یہہ ہے کہ وہ ساتھ آخرت کے وہ یقین رکھتے ہیں تکرار ضمیر کا واسطے اختصاص انکے کے ہے بیچ تصدیق آخرت کے اِنَّ الَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ تحقیق جو لوگ کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ دن قیامت کے زینت دی ہمنے
واسطے انکے عملوں بروں انکے کو یعنے خواہش طبع انکے کو محبوب انکے نفس کا کیا ہمنے پس وہ بہکتے ہیں اپنے گمراہی میں اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ
سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ یہہ لوگ وہ ہیں کہ واسطے انکے برا عذاب ہے دنیا میں مانند قتل اور اسیری کی دن بدر کے اور وہ
بیچ آخرت کے وہی نقصان پانیوالے ہیں کہ ثواب گم جاویگا اور عذاب کے لائق ہونگے وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ
اور تحقیق تو البتہ سکھلایا جاتا ہے قرآن یعنے جبرئیل آکر سکھلاتا ہے تجھکو نزدیک خدا حکمت والے دانا کے سے اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ
اٰنَسْتُ نَارًا یاد کر جسوقت کہا موسیٰ نے واسطے بی بی اپنے کے مدین سے مصر کو جاتے ہوئے کہ راہ بھول گئے تھے اور اونکو درد زہ تھا اور سردی
سخت پڑی تھی تحقیق میں نے دیکھی ہے آگ روشن سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ شتاب
لاؤنگا میں تمہارے پاس اس آگ میں سے کچھ خبر یعنے جو کوئی اس آگ پر ہوگا اس سے خبر راہ کی پوچھونگا یا لاؤنگا واسطے تمہارے شعلہ دہکتے
انگارے تو کہ تم تاپنیکو فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا پس جب آیا موسیٰ نزدیک آگ کے دیکھا کہ درخت سبز سے
آتش رخشندہ ہے پکارا گیا یہہ کہ برکت دیا گیا ہے جو کوئی بیچ آگ کے ہے یعنے فرشتے اس بقعہ مبارک کے یا جو کوئی بیچ طلب آتش کے ہے یعنے
موسیٰ علیہ السلام اور جو کوئی گرد اس آتش کے ہے یعنے ملائکہ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور کہہ کہ پاک ہے اللہ پروردگار عالموں کا
لکھا ہے کہ موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام نے یہہ آواز سنی کہا کہ پکارنے والا کون ہے پھر آواز آئی کہ يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اے
موسیٰ تحقیق پکارنیوالا میں ہوں اللہ غالب حکم کرنیوالا ساتھ صواب کے وَاَلْقِ عَصَاكَ اور ڈال دے عصا اپنا موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام نے
عصا ڈال دیا اسیدم سانپ بنکر ہر طرف دوڑنے لگا فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ پس جسوقت دیکھا موسیٰ نے عصا کو کہ حرکت کرتا ہے
باضطراب اور ادہر اودہر دوڑتا ہے شتاب گویا کہ وہ سانپ ہے باریک سبز و سمجھہ لیجئے کہ اول سانپ پتلا تھا آخر اژدہا سا بزرگ ہوگیا
تفسیر ابو اللیث میں ہے کہ وہاں وادی مقدس میں مار باریک تھا فرعون کے یہاں اژدہے سے بزرگ ہوگیا غرض ہر شکل کہ موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام
جو یہہ حال دیکھا وَلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ پھر گیا درانحال کہ پیٹھ پھیرنے والا تھا اور بھاگنے والا اسکے ڈر سے اور نہ پیچھے پھرا پھر آواز آئی کہ
يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ اے موسیٰ مت ڈر سوا مجھ سے اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ تحقیق میں ہوں نہیں ڈرتے میرے پاس پیغمبر یعنے انکو
نزدیک میرے بدی کچھ نہیں ہے ڈر نہیں ڈرنا گنہگاروں کو چاہیئے اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ مگر جو
کوئی ظلم کرے پھر بدل ڈالے اور اسکی جگہہ بجا لاوے نیکی پیچھے برائی کے یعنے توبہ کرے پیچھے گناہ کے پس تحقیق میں بخشنے والا توبہ کرنیوالوں کو ہوں

مہربان ہون اسپر وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوءٍ اور داخل کر ہاتھ اپنا بیچ گریبان پیراہن اپنے کے تو کہ نکلے سفید
چمکتا بغیر برائی سے یعنے مرض برص سے پس موسی علی نبینا وعلیہ السلام نے ہاتھ گریبان میں ڈالکر نورانی چمکتا نکالا آواز آئی کہ یہہ دو معجزے
ظاہر کر فِي تِسْعِ آيَاتٍ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهِ بیچ نو معجزون کے جو تیرے واسطے ہین اور جا رسول ہو کر طرف فرعون اور قوم اسکے کے اِنَّهُمْ
كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ تحقیق وہ ہین قوم باہر نکلے ہوئے حکم ہمارے سے فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ آيَاتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ مُبِينٌ
پس جب آئین فرعون اور قوم اسکے کے پاس نشانیان قدرت ہمارے کی اور دلیلین رسالت موسی کی دکھلانے والین اور روشن اور ہویدا
کہنے لگے یہہ جادو ہے ظاہر یعنے جانتے ہین کہ یہہ سحر ہے وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا اور انکار کیا ساتھ
ان معجزون کے اور یقین جان لیا تھا انکو جیون انکے نے کہ یہہ معجزے اللہ کی طرف سے ہین جادو نہین ہین اور انکار کیا از روے ظلم و تکبر کے
٤ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ پس دیکھہ کیونکر ہوا آخر کام فساد کرنیوالونکا کہ دنیا مین پانی مین غرق ہوئے اور عقبی مین
آگ مین جلینگے بیت فسادون کے جانب جسے لاگ ہے ٭ سر انجام کار اسکا بس آگ ہے ٭ وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ
عِلْمًا اور البتہ تحقیق دیا ہمنے داؤد ابن ایشا او سلیمان بن داود کو علم احکام شرایع کا یا علم کیمیا کا وَقَالَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَنَا عَلَىٰ
كَثِيرٍ مِنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ اور کہا ان دونون نے بعد علم دینے کے سب ثنا واسطے اللہ کے ہے جسنے بسبب علم کے بزرگی دی ہمکو اوپر
بہت بندون اپنے ایمان والون کے وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُودَ اور قایم مقام ہوا سلیمان داؤد کا نبوت مین یا علم مین بعضون نے کہا ہے
ملک مین کہ انیس بیٹے داؤد علیہ السلام کے تھے ہر ایک ارادہ بادشاہت کا رکہتا تھا حق تعالی نے نامہ مہر کیا ہوا آسمان سے اتارا اسمین کئی
مسئلہ لکھے تھے اور فرمایا کہ جو کوئی اولاد تیرے سے جواب ان مسئلونکا دے وارث ملک تیرے کا وہی ہے داؤد علیہ السلام نے بیٹون کو
جمع کیا اور امیرون و وزیرون کو حاضر کر کر مسئلے بیان کیئے اور جواب پوچھے کہ بتاؤ بہت نزدیک کون سی چیز ہے اور بہت دور کون سی
ہے اور کس سے آتش زیادہ ہے اور کس سے وحشت زیادہ اور دو قایم اور دو مختلف اور دو دشمن کیا ہین اور کس کام کا آخر محمود ہے اور کسکا
انجام مذموم سب اور بیٹے حضرت داؤد کے لا جواب رہے اور سلیمان علیہ السلام نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو مین جواب دون داؤد علیہ السلام نے
اجازت دی سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ نزدیک تر اشیا کے ساتھ آدمی کے آخرت ہے اور دور تر وہ چیز ہے کہ دنیا سے گذرتی ہے اور انس
زیادہ بدن کو ہے آدمی کے ساتھ روح کے اور وحشت زیادہ بدن بے روح کا اور دو قایم زمین و آسمان مین اور دو مختلف دن رات اور
دو دشمن آپس مین موت اور حیات ہین اور وہ کام جسکا آخر محمود ہے حلم ہے وقت غضب کے اور وہ چیز کہ مال جسکا مذموم ہے تیزی ہے
وقت غصہ کے جب سلیمان نے یہہ جواب موافق کتاب منزل کے دئیے سب امیر وزیر رئیس بنی اسرائیل کے انکے فضل اور کمال کے قایل ہوئے
اور داؤد علیہ السلام نے ملک اپنا انکو دیا اور وہ دوسرے دن اس عالم سے انتقال کیا سلیمان علیہ السلام تخت پر بیٹھے وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ
الطَّيْرِ اور کہا اے لوگو سکھلائے گئے ہین ہم بولی پرندون کی ہر نوع کی جدی آواز ہے اسی نوع والے سمجھتے ہین اور سلیمان علیہ السلام کو وہ بولی سکھادی تھی
حق تعالی نے جو آپسمین بولتے ہین پرندے ایک دوسرے کی سمجھتے ہین لکھا ہے کہ ایکدن بلبل دم ہلا ہلا کر شاخ پر بیٹھے چہچہے کرتے تھے حضرت سلیمان ع نے کہا اصحاب سے کہا کیا جانتے ہو یہہ کیا کہتے
ہین کہا انھون نے اللہ و رسول ہے عالم سلیمان ع نے کہا کہ کہتی ہے آج آدھا خرمہ کھایا ہے مین نے خاک اوپر سر دنیا کے پھر فاختہ بولے فرمایا
یہہ کہتی ہے کاشکے یہہ خلایق مخلوق نہوتی اور سلیمان ع سے منقول ہے کہ مرغ الہی کہ کبوتر صحرائی طوقدار ہے کہتا ہے پیدا ہو واسطے
مرنے کے اور بناکرو واسطے خراب ہونے کے اور طاؤس کہتا ہے جو کچھہ کریگا اسکا بدلا پاویگا اور ہدہد کہتا ہے جو رحم نہین کرتا وہ ہین

رحم کیا جاتا اور ابابیل کہتی ہی نیکی آگے بھیج تو نزدیک خدا کے پاوے تو کبوتر کہتا ہی سبحان ربی الاعلی ملا سمایہ وارضہ سنگ خوار کہتا
خطاوار ہی بیابان بے آب میں ہوتا ہی کہتا ہی جو فنا ہوئے شر ہو سلامت رہے طوطی کہتی ہی واے ہی اسپر کہ مطلوب اور مقصود
جسکا دنیا ہو باز کہتا ہی سبحان ربی العظیم وبحمدہ لتورا کہتا ہی استغفار کرو اے گنہگارو چیل کہتی ہی کل شی ھالک الا وجہہ ہزار داستان
کہتا ہی سبحان اللہ الباقی الدایم کتر کہتا ہی لعنت ہی عشار پر اور وسیط میں باسناد منقول ہی ابن عمر رض سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا کہ خروس کیا آواز کرتا ہی فرمایا کہتا ہی اذکروا اللہ یا اھل الغافلون اور یہہ بھی اسمعیل ابن رض سے منقول ہی کہ چکاوک اپنے صفیر میں
کہتا ہی بار خدایا لعنت کر اوپر دشمن محمد کے اور دشمن آل محمد کے اور تیتر کہتا ہی الرحمن علی العرش استوی اور مینا کہتی ہی بار خدایا تجھسے قوت
روز بروز چاہتی ہوں میں یا رازق الغرض جاننا زبان مرغوں کی معجزہ سلیمان علیہ السلام کا تھا اس سبب سے فرمایا کہ سکھائے گئے ہیں ہم بولی
طیور کی وَأُوتِينَا مِن كُلِّ شَيْءٍ اور دئے گئے ہیں ہم ہر چیز سے کہ جسکی احتیاج ہی ہمکو إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ تحقیق یہہ البتہ
وہی ہی بزرگی ظاہر کسی پر چھپی نہیں لکھا ہی کہ سلیمان علیہ السلام کا ایسا تخت تھا کہ کسی بادشاہ کا نتھا موضح میں ہی کہ داہنی طرف تخت کے دو لاکھ
کرسیاں بچھی رہتی تھیں اونپر امرا آدمیوں کے بیٹھتے تھے اور بائیں طرف دو لاکھ کرسیاں بچھی رہتی تھیں اونپر اشرفا جنوں کے بیٹھتے تھے اور جانب
دست راست سلیمان علیہ السلام کے پینتیس منبر رکھے ہوئے تھے اونپر علماء انس بیٹھتے تھے اور جانب دست چپ انکے پینتیس منبر رکھے رہتے تھے
اونپر فضلا جن بیٹھتے تھے اور یہہ تمام علما فضلا سخن جو کہتے تھے اور سب جن اور انس کرسیوں پر بیٹھے سنتے تھے اور سلیمان تخت پر ہوتے تھے اور طیور ہوا
پر کھولے برابر برابر سایہ کرتے تھے وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ اور اکٹھے کئے گئے واسطے سلیمان کے
لشکر اسکے جنوں سے اور آدمیوں سے اور پرند جانوروں سے پس وہ لشکر چلائے جاتے تھے وقت سیر آنکے یا تھل تھل کھڑے کئے جاتے تھے
ضبط ربط انکا ایسا تھا کہ کوئی اپنے مقام سے چل بچل نہیں ہوتا تھا اور باوجود اس کثرت کے لشکر برہم درہم نہیں ہوتا تھا کشاف میں ہی
کہ لشکرگاہ انکا سو فرسنگ لنبا سو فرسنگ چکلا تھا پچیس فرسنگ میں لشکر آدمیوں کا پچیس میں جنوں کا پچیس میں طیور پچیس میں وحوش اور آپکے واسطے بساط رکھے
ہوئے تھے ایک فرسنگ کا طول ایک فرسنگ کا عرض تھا ریشم کے تخت انکا درمیان میں اسکے رکھا ہوتا تھا اور اکابر اور اشراف کرسیوں پر گرد تخت کے
بیٹھے ہوتے تھے اور باد اسکو اوڑا کر ایک مہینے کا راہ ایک دن میں پہنچاتے تھے ایک دن ولایت شام سے یمن کی طرف جاتے تھے حَتَّىٰ إِذَا
أَتَوْا عَلَىٰ وَادِ النَّمْلِ یہاں تک کہ جب آئے اوپر میدان چیونٹیوں کے قَالَتْ نَمْلَةٌ کہا ایک چیونٹی لنگڑی نے کہ اسکا نام منذرہ تھا یا طاخیا
یا ملا حتیہ یا خرمی اور دو بازو تھے اسکے اور برابر بھیڑیے کے تھی یا مکھی کے یا بھیڑیے کے اور اس میدان کے سب چیونٹیوں کی سردار تھی سلیمان علیہ السلام کے
لشکر کو دیکھ کر بلندی پر چڑھ کر کہا يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ اے چیونٹیوں داخل ہو گھروں اپنے میں لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ
وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ نہ کچل ڈالے تمکو سلیمان اور لشکر اسکے اور حال آنکہ وہ نجانتے ہوں کہ تم کچل گئے سوال ادخلوا مساکنکم خطاب عقلا
چیونٹیوں کے کیونکر ہوگا جواب لشکر سے بچنا اور خوف سے سوراخ میں جانا کام عقل کا ہی پس اسواسطے اسناد فعل عقل کے سے اور اس خطاب کے ہوا
سوال مورچہ کا کلام کرنا اور اوسکا سمجھنا کیونکر ہو کہ زبان قال نہیں رکھتا جواب مورچہ گیاہ اور سنگ سے کم نہیں اور وہ تسبیح کہتے ہیں اور
انکے ہم جنس سنتے ہیں پس اسکا کہنا اور اوسکے ہم جنسوں کا سننا سمجھنا کیا بعید ہی لکھا ہی کہ باوے یہہ بات تین کوس سے سلیمان علیہ السلام کے کان میں
پہنچا دی فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّن قَوْلِهَا پس مسکرایا وہ اس حال کہ ہنستا تھا بات چیونٹیوں کے سے یا تعجب کرتا تھا لکھا ہی کہ سلیمان علیہ
السلام نے اسکو بلا کر کہا کہ تو نہیں جانتے کہ لشکر میرا کسی پر ستم نہیں کرتا کہا جانتی ہوں لیکن میں سردار اپنی قوم کی ہوں مجھے نصیحت کرنی ضرور تھی

کہان لشکر میرا ہوا ہے وہ کیونکر کچل تا اسنے کہا غرض میری یہہ نہین تھی کہ زمین پر کچلے جاوین بلکہ مراد میری یہہ تھی کہ مبادا نظر دبدبہ اور شوکت
تیری پر کرین اور نظارہ لشکر مین مشغول ہوکر ذکر خدا سے باز رہین اور میدان غفلت مین پامال خذلان ہون یا پادشاہت تیری دیکھکر تمنا
دنیا انکے دل مین نہ بھر جاوے اور دنیا مبغوضہ حق ہے کشف الاسرار مین ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے اس سے پوچھا کہ لشکر تیرا کتنا ہے کہا چالیس ہزار
سرہنگ مین زیردست ہر سرہنگ کے چالیس ہزار نقیب ہین زیردست ہر نقیب کے چالیس ہزار چیونٹیان ہین کہا کیون اپنے لشکر باہر نہین نکالتے
کہا اے نبی اللہ مجھے روے زمین دیتے تھے اختیار نکیا مین نے اور زیر زمین مکان لیا تو کہ سوا خدا کے کوئی مطلع میرے احوال سے نہو پھر اس چیونٹی
کہا کہ تم اپنی نعمتون سے جو اللہ تعالی نے تمھین عطا کین بیان کرو انھون نے کہا کہ باد کو مرکب میرا کیا ہے غدوها شہر و رواحها شہر کہا
جانتے ہو تم کہ یہہ کیا معنی رکھتا ہے مراد اس سے یہہ ہے کہ جو کچھ تجھے دیا ہے مملکت دنیا سے مانند باد کے ہے کہ آئی نہ آئی ٭ قطعہ چلے باو پر سے جو
ہر صبح و شام ٭ بساط سلیمان علیہ السلام ٭ تو معنی تھی اسکے یہہ اے رازدان ٭ کہ ہے باد ہی کرو فر جہان ٭ ثبات و قرار اسکو مطلق نہین ٭ کسی کو
بقا الا حیّ حق نہین ٭ اسیکو ہے رہنا اسیکو قیام ٭ اسیکو بقا اور اسیکو دوام ٭ سلیمان علیہ السلام سنکر یہہ کلام متوجہ بطرف مناجات ملک علام
لائے وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ اور کہا اے پروردگار میرے توفیق دے مجھکو یہہ کہ
شکر کرون مین نعمت تیری کہ محض کرم سے انعام کیا ہے تو نے اوپر میرے اور اوپر ماں باپ میرے کے کیونکہ ماں باپ کے نعمتون کا بھی فائدہ انکو ملتا
تھا وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ اور یہہ کہ عمل کرون نیک جو پسند کرے تو اوسکو اور داخل کر
مجھکو ساتھ مہربانی اپنے کے بیچ بندون اپنے صالحون کے بہشت مین بحر الحقائق مین تشبیہ دی ہے وادی نمل کو ساتھ ہوا کے نفس حریص دنیا کے
اور نملہ منذرہ کو ساتھ نفس لوامہ کے اور سلیمان کو ساتھ قلب کے اور مساکن کو ساتھ حواس خمسہ کے اور باقی قصہ سالک راہ اسرار دان پر کہ زبان
مرغان ہوا عشق جانتا ہے ادنی تامل سے ظاہر ہے **بیت** جسنے دیکھا نہین سلیمان کو ٭ سمجھے کیا وہ زبان مرغان کو ٭ لکھا ہے کہ اسی سفر مین
میدان بے آب مین پہنچے وقت نماز کا آیا سلیمان علیہ السلام نے چاہا کہ وضو کرین پانی نہ ملا اور پانی بتانیوالا لشکر کا ہدہد تھا اسکو بلایا نہ پایا بعضون نے
کہا ہے کہ سلیمان علیہ السلام تخت پر تھے اور پرندے اوپر سے سایہ کئے کہ ناگاہ روزن ہوگیا آفتاب آپ پر چمک گیا نظر اٹھا کر دیکھا تو مقام ہدہد کا
خالی تھا تلاش کرنے لگے وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ اور خبر لے پرندون جانورون کے ہدہد ان مین نہ تھا پس کہا کیا ہے
مجھکو کہ جمگھٹ مین مرغون کے نہین دیکھتا مین ہدہد کو کیا میری نگاہ نہین پڑتی اسپر أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ یا ہے وہی غائبون سے جمگھٹ مین
لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ البتہ عذاب کرونگا مین اوسکو واسطے ادب دینے کے اور مصلحت کے
عذاب سخت کہ پر اکھیڑ ڈالونگا یا دھوپ مین کھڑا کرونگا یا اسمین اور جنس اسکے مین جدائی کا حکم کرونگا یا پنجرے مین ساتھ ضد اسکے کے قید کرونگا
یا اپنی خدمت سے دور کرونگا یا ذبح کرونگا مین اوسکو کہ اور مرغ ڈر جاوین یا لاویگا میرے پاس دلیل ظاہر اور عذر معقول کہ کس واسطے چلا گیا ہے سمجھ
لیجیئے کہ یہان کئی خدشے ہین اول یہہ ہے کہ لام قسمیہ ہے اور لانا ہدہد کا حجت یقینی نہ تھا پھر قسم کسطرح کھائے جواب اسکا یہہ ہے کہ او واسطے ایک کے ان ہو
ثلثہ سے ہے نہ ہر واحد کے اور خدشہ دوسرا یہہ ہے کہ پرندہ غیر مکلف ہے وعید اسکی کیا معنی رکھتا ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ تعذیب بہائم اور طیور کے
واسطے مصلحت انکے کے آئی ہے چنانچہ کتنے کو مارنا واسطے تعلیم شکار کے اور گھوڑے کو کوڑا لگانا وقت شرارت کے اور آنکھیں باندھنی اور بھوکھا رکھنا
باز کا بجہت شکار درست ہے فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ پس دیر کی ہدہد نے تھوڑی سی اور پھر آیا سلیمان علیہ السلام غصہ کرنے لگے فَقَالَ أَحَطتُ
بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِن سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ پس کہا ہدہد نے کہ احاطہ کیا مین نے اور دیکھا اس جگہ کو کہ نہین احاطہ کیا اور دیکھا تمنے

اسکو

اسکو اور لایا ہون مین تمہارے پاس شہر سبا کی خبر تحقیق اور وہ یہہ ہے کہ ایک ہدہد اس ولایت کا ہوا پر محلہ سے ملا اُسنے اپنے وہان کے بادشاہ
کی عظمت اور خوبی بیان کی مین مشتاق اسکے دیکھنے کا ہوا پس گیا اور دیکھ آیا سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ بادشاہ وہانکا کون ہے اور دین اسکا
اور اسکی رعیت کا کیا ہے ہدہد نے کہا اِنِّیْ وَجَدْتُّ امْرَاَۃً تَمْلِکُهُمْ وَاُوْتِیَتْ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِیْمٌ تحقیق پائی
مین نے ایک عورت کہ پادشاہی کرتی ہے انکی جو ملک سبا مین رہتے ہین نام اسکا بلقیس ہے ماں اسکی پری باپ آدمی ہے اور دی گئی ہے اسکو ہر چیز سے
کہ بادشاہون کو درکار ہے اور واسطے اسکے ایک تخت ہے بڑا بہ نسبت اسکی اور اور بادشاہون کی لکھا ہے کہ تیس گز عرض اور تیس گز طول
مین تھا یا اسی گز عرض اور اسی گز طول رکھتا تھا سونے چاندی کا بنا ہوا جواہر جڑا ہوا وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا یَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ پایا مین نے اسکو اور قوم اسکے کو کہ جہل سے سجدہ کرتے ہین واسطے سورج کے سوا اللہ کے وَزَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ اور زینت
دی ہے واسطے انکے شیطان نے اعمال انکے کو فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِیْلِ فَهُمْ لَا یَهْتَدُوْنَ پس بند کیا ہے شیطان نے انکو راہ راست سے
پس وہ نہین راہ پاتے سیدہی اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یہہ کہ سجدہ کرین واسطے اللہ کے جو نکالتا ہے چھپی
چیزون کو بیچ آسمانون اور زمین کے یعنے قطرات آسمان سے برساتا ہے نباتات زمین سے اگاتا ہے وَیَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ اور جانتا
جو چھپاتے ہو تم دلون مین اور جو ظاہر کرتے ہو زبانون سے اور مایخفون و یعلنون ساتھ صیغہ غائب کے بھی قراءت ہے یعنے جو چھپاتے ہین بندے
اور ظاہر کرتے ہین اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اللہ نہین کوئی معبود بحق مگر وہ پروردگار عرش بڑے کا وہ عرش جو محیط ہے کرسی کو اور کرسی
محیط ہے تمام آسمانون اور زمینون کو پس بڑائی کو عرش خدا کے عرش بلقیس کب پہنچتا ہے مصرعہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۔ سجدہ [illegible]
اٹھوان ہے بقول امام اعظم رح اور نوان ہے بقول امام شافعی رح فتوحات مین اسکو سجدہ سر حنفی کہا ہے اور موضع سجود مین اختلاف ہے یعنے وما
تعلنون پر سجدہ کرتے ہین یا رب العرش العظیم پر لکھا ہے کہ جب ہدہد نے یہہ احوال بیان کیا قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ کُنْتَ مِنَ الْکٰذِبِیْنَ کہا
سلیمان علی نبینا و علیہ السلام نے شتاب ہے کہ دیکھینگے ہم آیا سچ کہا تو نے یا ہے تو جھوٹون سے سوال ام کذبت اخصر تھا بڑہ کر ام کنت من الکاذبین [illegible]
کیون فرمایا جواب بطریق کنایت کذب اسکا بیان کیا کہ ابلغ ہے تصریح سے پس نامہ لکھا اور کہا اِذْهَبْ بِّکِتٰبِیْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَیْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ
عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا یَرْجِعُوْنَ لیجا مکتوب میرا یہہ پس ڈال دے اسکو طرف انکے پھر منہہ پھرا لینے اور ایک گوشہ مین بیٹھ کر تجسس کر پس دیکھ کیا
کس چیز کے رجوع کرتے ہین یعنے آپسمین ایک دوسرے سے مشورہ کرکر کیا جواب دیتے ہین سمجھنا چاہیئے کہ بلقیس شراحیل بن مالک کی بیٹی تھی پری سے کہ بادشاہ
یمن کا تھا بعد باپ کے تخت نشین ہوئی اسکے ننہیال والی جنون نے مدد کرکر تخت عظیم بنا دیا وہ اور قوم اسکی آفتاب پرست تھی جب ہدہد نے اسکی خبر آکر
سلیمان علیہ السلام کو سنائی اور نامہ انکا لیکر منقار مین گیا بلقیس تخت پر بیٹھی تھی اور ارکان دولت حاضر تھے زیر تخت سے پرواز کرکر بلندی پر جا نامہ
تخت پر گرا دیا لوگون نے اسکا پرواز کرنا اور نامہ گرانا دیکھا اور اشہر یہہ ہے کہ بلقیس خلوت گاہ مین تکیہ لگا کے دروازے بند کئے لیٹی تھی ہدہد نے
روزن در سے جا کر نامہ اسکے سینہ پر ڈال دیا اُسنے چونک کر نامہ اٹھا کر پڑھا پھر نامہ ہاتھ مین لئے باہر نکل آئی اور ارکان دولت کو بلا کر انکی طرف متوجہ ہوکر
قَالَتْ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّیْۤ اُلْقِیَ اِلَیَّ کِتٰبٌ کَرِیْمٌ کہا اے سردارو تحقیق ڈالا گیا ہے طرف میرے مکتوب بزرگ سمجھ لیجئے کہ نامہ کو بزرگ
واسطے بھیجنے والے کے کہا کہ پیغمبر بزرگ تھے یا بسبب لانے والے کے کہا کہ ہدہد تھا اور یہہ معاملہ غریب الشان ہے یا واسطے اسکے کہا کہ مہر لگی تھی تمام [illegible]
کہا ہے کہ بزرگ اس سبب کہا کہ اسمین طمع ملک کی نہ تھی بلکہ دعوت طرف مالک الملک کے تھی بیت پسند جو بے لگاؤ ہوتی ہے + تخم دلمین
اثر کا بوتی ہے ۞ بعضون نے کہا ہے کہ مضمون نامہ شروع بنام خدا تھا اسواسطے بزرگترین نامہ سمجھا ہوا بیت آغاز مین جسکے تیرا ہو نام ۞ نامہ ہے وہی

السجدة

بزرگ انجام ۞ القصہ بلقیس نے کہا کہ ایک نامہ میرے پاس آیا ہے ارکان دولت نے پوچھا کہ کس کے طرف سے آیا ہے کہا کہ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ
تحقیق وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور تحقیق مضمون اسکا یہہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ
شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ مہربان بخشنے والے کے یہہ کہ مت سرکشی کرو اوپر میرے اور چلے آؤ میرے پاس مسلمان ہو کر جب اہل قوم نے مضمون نامہ کا معلوم کیا
اور دیکھا کہ باوجود قلت الفاظ کے کثرت معانی پر دال ہے سراسیمہ اور پریشان حال ہوئے قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْۤ اَمْرِيْ ۚ کہا
بلقیس نے اے سردارو جواب دو مجھکو بیچ اس کام میرے کے اور جو میرے حق میں صلاح اور صواب ہو بتاؤ لکھا ہے کہ وہ ارکان مملکت تین سو تیرہ تھے
کہ ہر ایک دس ہزار سپاہ کا سردار تھا مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ نہیں ہوں میں قطع کرنے اور فیصل کرنے کسی کام کو یہانتک کہ حاضر
ہو تم میرے پاس یعنے بے مشورہ تمہارے کوئی کام نہیں کیا ہے میں قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ کہا انہوں نے ہم صاحب قوت کے ہیں
اور صاحب جنگ سخت کے ہیں یعنے بہادر بھی ہیں اور لشکر بھی رکھتے ہیں وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ اور حکم طرف تیرے یا کام حوالہ
تیرے ہے اور عقل عمل تیری پس دیکھ تو کیا حکم کرتی ہے مقاتلہ سے اور مصالحہ سے **بیت** جنگ کر یا صلح ہم ہمراہ ہیں ۞ تیرے تابع ہر طرح
اے ماہ ہیں ۞ جب بلقیس نے سمجھا کہ یہہ میل طرف جنگ کے رکھتے ہیں پسند نہ کیا اور کہا کہ لڑنا صلاح نہیں کیونکہ لڑائی میں اگر وہ غالب آئے مال اور ملک
ہمارا تلف ہو جاویگا چنانچہ حق تعالی اخبار فرماتا ہے کہ قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْۤا اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ اَذِلَّةً ۚ کہا بلقیس نے تحقیق
بادشاہ جسوقت کہ داخل ہوتے ہیں کسی شہر میں کہ اسکو ساتھ قہر کے تصرف میں لاویں خراب کرتے ہیں اسکو اور کرتے ہیں عزت والوں اسکے کو ذلیل لوٹ کر اور
قید کر کر وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ اور اسیطرح یہہ بھی کرینگے یا اسیطرح کرتے ہیں کام انکا یہی ہے عادت انکی ایسی ہی ہے اور یہہ بھی تاکید ہے قول اول کے
اور ہو سکتا ہے کہ کلام حق ہو واسطے تصدیق کلام سابق کے وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ اور تحقیق میں
بھیجنے والی ہوں طرف سلیمان اور قوم اسکے کے تحفہ کہ مقدمہ صلح ہے پس دیکھتی ہوں کہ وہاں سے ساتھ کس چیز کے پھر آوینگے بھیجے ہوئے اگر تحفہ
میرا قبول کیا تو بادشاہ ہے اور نہیں تو پیغمبر کشاف میں ہے کہ پانچسو غلاموں کو لباس لونڈیوں کا پہنا کر اور پانچسو لونڈیوں پر پوشاک غلاموں کے
سج کر اور ہزار خشت زرین اور تاج درّ یاقوت جڑا اور مشک اور عنبر اور صندوق دُر ناسفتہ سے اور مہرہ کج سفتہ سے بھرا تیار کر کر منذر بن
عمرو کو دیکر اور اشراف قوم اسکے ہمراہ کر کر روانہ کیا اور کہہ دیا کہ اے منذر اگر وہ چشم غضب سے تجھے دیکھے تو سمجھ جائیو کہ وہ بادشاہ ہے اسکی ہمت
ڈریو اور اگر نرمی اور خوش خوئی اور شگفتہ روئی سے کلام فرماوے تو جانیو کہ پیغمبر ہے اور دلیل اسکی پیغمبری کی اور یہہ ہے کہ غلاموں اور لونڈیوں میں
فرق کرے اور گوہر ناسفتہ میں سوراخ کرے اور مہرہ کج سفتہ کو پرووے منذر رخصت ہو کر چلا اور ہدہد نے یہہ سب باتیں سنکر وہاں سے پرواز کر کر حضرت
سلیمان کے پاس آکر عرض کر دی سلیمان علیہ السلام نے جنوں کو فرمایا کہ خشت زرین تیار کرو اور میدان میں کہ سات فرسنگ کا طول رکھتا ہو بچھاوو
انہوں نے موافق حکم کے فرش کر دیا پھر منذر کے آنے کے دن سواریاں بحری اور بری گرد میدان میں کھڑی کیں اور آدمیوں کے اور پریوں کے اور دیووں کے اور سباع
اور وحوش کے اور ہوام کے جدے جدے پرے باندھے اور مرغوں کو ہوا پر سے پر ملائے کھڑا کیا **بیت** یہہ ہے آراستگی دید و شنید خلق سے باہر
جو مجلس ہے تو ایسی ہو جو محفل ہو تو ایسی ہو ۞ منذر کنارے میدان کے پہنچ کر وہ فرش اور آرائش دیکھ کر اپنے تحفوں سے شرمندہ ہوا جب
تخت کے پاس پہنچا آپ نے دیکھ کر شگفتہ روئی سے تبسم کیا اور احوال پوچھ کر حکم فرمایا کہ صندوق لاؤ جسمیں گوہر ناسفتہ اور مہرہ کج سفتہ بھرے
ہیں پھر دیمک کو کہا کہ گوہر ناسفتہ میں سوراخ کر دے اور کیڑے کو کہا کہ دھاگا منہہ میں لیکر سوراخ مہرہ کج سفتہ میں سے نکل جاوے وہ تو حکم بجا لائے
پھر پانی منگوایا اور لونڈیوں اور غلاموں کو فرمایا کہ منہہ دھو کر غبار راہ سے پاک ہو غلاموں نے منہہ دھویا اور لونڈیوں نے پانی ایک ہاتھ سے دوسرے

ڈالا اس نکتہ سے درمیان انکے امتیاز فرمایا اور تحفہ اسکا رد کیا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمَانَ قَالَ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ پس جب آیا
ایلچی بلقیس کا سلیمان کے پاس اور تحفے لایا کہا سلیمان نے کیا تم مدد دیتے ہو مجھکو ساتھ مال کے اور حال انکہ میرے پاس تم سے زیادہ ہے فَمَا آتَانِيَ
اللَّهُ خَيْرٌ مِمَّا آتَاكُمْ پس جو کچھ کہ دیا ہے مجھکو اللہ نے ملک اور نبوت اور علم سے بہتر ہے اس چیز سے کہ دیا ہے تمکو مال اسباب دنیا کے سے
بَلْ أَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ بلکہ تمہیں ساتھ تحفہ اپنے کے خوشی ہوتی ہوا ور ناز کرتے ہو کیونکہ سوا زندگانی دنیا کے گذرگاہ نگاہ ہمت تمہاری
نہیں ہے دنیا ہے جیفہ طلب اسکی سگان کو چاہیے اور بہروسا زندگی پر غافلان کو چاہیے ارْجِعْ إِلَيْهِمْ فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ بِجُنُودٍ لَا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا
وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ صَاغِرُونَ ۝ اے ایلچی پھر جا طرف بلقیس اور قوم اسکے کے اور کہہ کہ آؤ اور اگر نہ آؤ گے پس البتہ آوینگے ہم انپر ساتھ
ایسے لشکروں کے کہ نہ مقابلہ کی طاقت ہوسکے واسطے انکے ساتھ ان لشکروں کے اور البتہ نکال دیوینگے ہم انکو شہر سبا سے در انحال کہ بے عزت
بے حرمت ہونگے اور وہ رسوا ہونگے اور رفید منذر گیا اور سب احوال کہا بلقیس تیاری کر کر تخت اپنا مکان مضبوط میں کہہ قفل لگا کنجی ساتھ لیے
جو کید اٹھا مع لشکر پایہ تخت سلیمان علیہ السلام کی طرف چلے دیوؤں نے اندیشہ کیا کہ سلیمان علیہ السلام اسکا حسن و جمال دیکھ کر اگر اس سے بیاہ کرینگے تو وہ
پوشیدہ باتیں ہماری بتا ویگی اور ہمیں مشکل بنے گی اسکے آنے سے پہلے ہے جو کچھ عیوب ہے اسکے بیان کر دیں کہ دل آپکا مکدر ہو جاوے پس اشراف جن نے
تخت پاس کھڑے ہو کر عرض کیا کہ بلقیس کے عقل میں قصور ہے اور باتیں جہوٹی ہیں اور پاؤں اسکے مثل سم گدھے کے ہیں انگلیاں نہیں ہیں سلیمان
علیہ السلام سنکر متفکر ہوئے پہلے چاہا کہ اسکی عقل کو آزماویں قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَنْ يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ
کہا حضرت سلیمان نے اے سردارو کونسا تم میں سے لاتا ہے میرے پاس تخت اسکے کو پہلے اس سے کہ آویں میرے پاس مسلمان ہو کر کیونکہ جب مسلمان ہو کر وہ
لے آویگی تو اسکا تخت لینا روا نہیں بے اجازت اسکے اور غرض اسکی یہہ تھی کہ تغیر دیکر پوچھیں کہ یہہ تخت تیرا ہے یا نہیں اور اسکے جواب میں اسکی عقل آزما
قَالَ عِفْرِيتٌ مِنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَقَامِكَ کہا ایک دیو پلید ناخوش نے جنوں میں سے کہ ذکوان یا صخر نام اسکا تھا میں
لے آؤنگا تمہارے پاس اسکو پہلے اس سے کہ اٹھو تم جگہہ اپنی سے یعنی مجلس حکومت سے اور آپ دوپہر کو اٹھتے تھے وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ
اور تحقیق میں اوپر اٹھانے اس تخت کے البتہ زور آور ہوں یا امانت دار یعنی جواہر دن میں اسکی خیانت نہ کرونگا یا با امانت تمہارے پاس پہنچا دونگا سلیمان
علیہ السلام نے کہا کہ اس سے جلد تر میں چاہتا ہوں کہ آجاوے قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ
کہا اس شخص نے کہ نزدیک اسکے علم تھا کتاب کا میں لے آؤنگا تمہارے پاس تخت بلقیس کو پہلے اس سے کہ پھر آوے طرف تمہارے نظر تمہاری یعنی تم کسی چیز
دیکھو اس سے نظر نہیں پلٹاؤگے کہ حاضر کر دونگا سمجھہ لیجئے کہ وہ شخص خضر علیہ السلام تھے یا فرشتہ جو مؤید سلیمان کا تھا یا جبرئیل علیہ السلام یا ملک کفل دفتر
مقا و یا ایک مرد کہ مستجاب الدعوات تھا نام اسکا ملیخا یا ذوالنون یا اسطوع تھا یا صبیہ تھا کہ ابو القبیلہ ہے تیسیر میں ہے کہ بنو جنیہ دعا کرتے ہیں کہ علم
کتاب ہمارے باپ کو تھا عندہ علم الکتاب اسکے حق میں ہے اور اشہر یہہ ہے کہ آصف بن برخیا وزیر سلیمان علیہ السلام کا تھا اسم اعظم اسکو یاد تھا سلیمان
علیہ السلام نے اجازت دی وہ سجدہ میں گیا اور کہا یا حی یا قیوم کہ زبان عبری میں اہیا شراہیا ہے اور بعضے کہتے ہیں یا ذوالجلال والاکرام کہا
پھر بقدر ہر جو دعا کی تخت بلقیس کا زمین کے اندر اگر آگے تخت سلیمان کے نکل آیا وسیط میں ہے کہ حق تعالیٰ نے وہاں اسکو معدوم کیا یہاں ایجاد فرمایا فَلَمَّا
رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهُ قَالَ هَذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ پس جس وقت دیکھا سلیمان علی نبینا و علیہ السلام نے تخت کو
ٹھہرا ہوا نزدیک اپنے کہا یہہ کرامت فضل پروردگار میرے کے سے ہے تو کہ آزماوے مجھکو بیچ مثل انکا ہوں کے آیا شکر کرتا ہوں میں یا ناشکری کرتا ہوں
میں وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ اور جو کوئی شکر کرے نعمت خدا کا سوا اسکے نہیں کہ شکر کرتا ہے واسطے جان اپنے کے کیونکہ شکر سے

نعمت ہمیشہ رہتی ہے اور زیادہ ہوتی ہے وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ اور جو ناشکری کرے پس تحقیق پروردگار میرا بے پرواہ ہے
شکر گذاری سے اور ناشکری سے لوگوں کے کرم کرنیوالا ہے ساتھ انعام کے اوپر مستحقوں کے قَالَ نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا کہا سلیمان علی نبینا و
علیہ السلام نے پہچان کرو واسطے بلقیس کے تخت اسکا یعنی شکل اسکی بدل ڈالو اسطرح کہ بالاخانے کا تہ خانہ کردو اور تہ خانہ کا بالاخانہ بنادو اور جواہر اور
روشن پر لگادو **بیت** اخضر کو رکھو بجائے احمر احمر کو رکھو بجائے اخضر ابیض کو اصفر کے جا لگادو بالعکس سب معاملہ بنادو
نَنْظُرْ أَتَهْتَدِي أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ کہ دیکھیں ہم بعد سوال کے وہ آیا راہ پاتی ہے اور پہچانتی ہے اپنے تخت کو یا ہوتی ہے ان لوگوں سے کہ نہیں راہ
پاتے اور نہیں پہچانتے سوال ام لم تهتد مختصر کیوں نہ کہا کہ بڑا کر ام تکون من الذین لا یھتدون کہا جواب یہہ بطریق کنایت فرمایا اور کنایت
ابلغ ہے تصریح سے سوال الذین لا یھتدون صفت جماعت ذکور ہے اور بلقیس انثی تھے جواب بطریق و کانت
من القانتین باب تغلیب ہے فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهَكَذَا عَرْشُكِ پس جب آئی بلقیس نزدیک حضرت سلیمان کے اور تخت اسکا
سامنے رکھا تھا کہا گیا اسکو کیا اسیطرح کا ہے تخت تیرا قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ کہا اسنے گویا کہ یہہ وہی ہے یقینی نکہا کہ یہہ وہی ہے سو واسطے احتمال
تھا کہ مثل اسکے اور ہوا اور یہہ کمال عقل اسکی تھی پھر کہا وَأُوتِينَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ اور دی گئی تھی ہم علم اوپر کمال قدرت
ایزد منان کے اور حقیقت نبوت سلیمان کے پہلے اس معجزہ سے اور ہوی تھی ہم مسلمان اور گردن رکھنے والے حکم اسکے پر وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ
تَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ اور بند کیا اللہ نے بلقیس کو توفیق دیکر اس چیز سے کہ عبادت کرتے تھے سوا اللہ کے یعنی آفتاب پرستی سے
إِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كَافِرِينَ تحقیق بلقیس تھی قوم کافروں سے لکھا ہے کہ حضرت سلیمان نے واسطے امتحان اسکے کہ ایک محل بنوایا
تھا زمین اسکی سفید شفاف شیشہ کی تھی اور نیچے اسکے نہر لائی تھی اور مچھلیاں اسمیں تیرتی تھیں صحن خانہ میں تمام پانی ہے پانی نظر آتا تھا اور
تخت اپنا رکھکر بلقیس کو بلایا جب بلقیس دروازے پر اسکے پہنچی قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ کہا گیا واسطے اوسکے کہ داخل ہو محل میں فَلَمَّا رَأَتْهُ
حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا پس جسوقت کہ دیکھا صحن محل کو گمان کیا اسکو گہرا پانی اور کھول دیا اور کھینچ لیا دامن جامہ
دونوں پنڈلیوں اپنے سے تو کہ قدم پانی میں رکھے سلیمان علیہ السلام نے دیکھا کہ پاؤں اسکے آدمیوں کے ہیں قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُمَرَّدٌ مِنْ قَوَارِيرَ
کہا حضرت سلیمان نے اے بلقیس مرا من ست اتھا تحقیق یہہ جو تو پانی جانتی ہے صحن محل ہے بنا ہوا شیشے سے قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ
مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ کہا بلقیس نے اے آفریدگار میرے تحقیق میں نے ظلم کیا اوپر جان اپنے کے آفتاب پوجکر اور اسلام لائی میں ساتھ
سلیمان کے یعنی انکے ہاتھ پر مسلمان ہوئے واسطے اللہ پروردگار عالموں کے روایت ہے کہ جب بلقیس مشرف باسلام ہوئی حضرت سلیمان نے
اس سے نکاح کیا اور ملک اسکا اسی کو دیا اور بکمال محبت اور الفت اس سے رکھی تھی ہر مہینے میں آکر تین روز وہاں رہتے تھے ایک بیٹا آپ کا
اس سے پیدا ہوا اور تین بیٹیاں وجود میں آئیں اور انتقال اسکا پہلے حضرت سلیمان سے ہوا اہل تاویل کہتے ہیں کہ تشبیہ ہے ہدہد قوت متفکرہ کی اور سبا
مدینہ جسد کے اور سلیمان دل کے اور بلقیس نفس کے اور من عندہ علم الکتاب عقل فعال کے اور عرش بلقیس طبیعت مدینہ کے اسیطرح سب حکایت کی تطبیق
سمجھنے والے سمجھتے ہیں **بیت** اشارے کنایہ سمجھتے ہیں وہ جنہیں عشق کے لاگ ہے دوستو وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ
صَالِحًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے طرف قبیلہ ثمود کے بھائی انکے صالح علیہ السلام کو
ساتھ اسکے کہ عبادت کرو اللہ کی پس ناگہاں وہ دو فرقے ہوئے مومن اور کافر جھگڑنے لگے آپس میں اور انکا جھگڑنا سورہ اعراف میں لکھا گیا ہے
اور جب کافروں نے جھگڑے میں الزام کھایا کہا اے صالح جس عذاب کا وعدہ کرتا ہے ہم سے تو وہ دکھا قَالَ يَا قَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُونَ

بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ کہا حضرت صالح نے اے گروہ میری کیوں جلدی کرتے ہو تم ساتھ نزول عذاب کے پہلے توبہ سے تاخیر کر کے اسمین
لکھا ہے کہ قوم ثمود کہتے تھے کہ جب عذاب دیکھ لینگے ہم تب توبہ کرینگے حضرت صالح نے فرمایا کہ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ
کیوں نہیں بخشش مانگتے ایمان لاکر اور توبہ کر کر اللہ تعالی سے کہ تم رحم کیے جاؤ اور عذاب سے بچو قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَعَكَ کہا
انھوں نے شگون بد لیا ہمنے ساتھ تیرے اور ساتھ ان لوگوں کے کہ ساتھ تیرے ہیں ایمان والے کہ جیسے تونے دعوت ہمیں کی ہے ہم
رنج آیا اور جدائی درمیان ہمارے پڑی قَالَ طَائِرُكُمْ عِنْدَ اللَّهِ کہا حضرت صالح نے کہ شگون بد تمہارا نیک اور بد نزدیک اللہ کے ہے
جو حکم ازلی میں لکھ گیا وہ نہیں ٹلتا **بیت** لکھا ہے جو ازل میں نیک و بد ہونا ہے وہ رافتا ؛ نہ دخل اسمیں تغیر کا نہ نوبت اسمیں
تبدل کا بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُونَ بلکہ تم ایک قوم ہو کہ گرفتار کیے جاتے ہو اور آزمائے جاتے ہو ساتھ غنا اور فقر کے اور سختی اور آسانی کے
وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ اور تھے بیچ اس شہر کے کہ جہاں صالح علیہ السلام تھے زمین حجر سے
نو شخص **سردار قوم** کے بیچ انہیں مقدار بن سالف اور مصدع بن دہر تھے کہ اونٹنی کے پاؤں کاٹنے میں شریک تھے فساد کرتے تھے بیچ زمین
حجر کے ساتھ کفر اور عصیان کے اور نہ اصلاح کرتے تھے اپنے کام میں جب انھوں نے بعد پاؤں کاٹنے اونٹنی کے وعید عذاب سنا قَالُوا تَقَاسَمُوا
بِاللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُ وَأَهْلَهُ کہا انہوں نے کہ قسم کھاؤ آپس میں ساتھ اللہ کے البتہ شبخون مارینگے ہم صالح کو اور گھر والوں اسکے کو یعنے پہلے قسم
کھالی پھر یہ بات ٹھرائی ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ أَهْلِهِ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ پھر البتہ کہینگے ہم واسطے وارثوں اسکے
یعنے اگر ہم سے پوچھینگے کہ صالح کو کس نے مارا کہینگے ہم کہ نہیں حاضر تھے ہم وقت ہلاک اسکے اور اہل اسکے کے یا یہ موضع ہلاک اسکے اور اہل اسکے
کے پس ہمکو کیا خبر ہے اور تحقیق ہم البتہ سچے ہیں وَمَكَرُوا مَكْرًا وَمَكَرْنَا مَكْرًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ اور مکر کیا انھوں نے ایک مکر کہ صالح کو
ماریں اور وارثوں کو اسکے کہیں کہ ہمنے نہ مارا ہے نہ خبردار ہیں اور مکر کیا ہمنے بھی ایک مکر کہ جزا مکر کی انکے دی کہ انکے مکر کو سبب ہلاک کا انہیں کے کیا
اور وہ نہیں جانتے تھے اصحاب کو لکھا ہے کہ صالح علیہ السلام کی ایک مسجد تھی غار میں رات کو وہاں جاکر نماز پڑھا کرتے تھے ان نو آدمیوں نے
کہا کہ وعدہ عذاب ہمارے میں تین دن باقی ہیں آؤ پہلے ہی عذاب سے صالح کو مار ڈالیں پس اول شب اس غار میں آکر گھات لگا بیٹھے کہ صالح آوے
تو اسکو قتل کریں ناگہاں ایک سیل اوپر سے گری سب دب گئے اور دروازہ غار کا بند ہو گیا وہیں ہلاک ہو گئے اور باقی کفار چیخ سے جبرئیل علیہ السلام
مر گئے فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ أَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ وَقَوْمَهُمْ أَجْمَعِينَ پس دیکھو کیونکر ہوا آخر کام مکر انکے کا یہ کہ ہمنے ہلاک کیا ان
نو آدمیوں کو غار میں اور باقی قوم انکے کو سب کو چیخ سے جبرئیل کے فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوا پس یہ ہیں گھر انکے زمین حجر میں دیکھ لو انکو
درانحالیکہ خالی پڑے ہیں اور خراب ہیں یہ بسبب اسکے کہ ظلم کیا تھا انھوں نے یعنے شرک لائے تھے إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ تحقیق بیچ
اسکے جو قوم ثمود سے کیا البتہ عبرت ہے واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہیں وَأَنْجَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ اور نجات دی ہمنے ان لوگوں کو
جو ایمان لائے حضرت صالح پر اور تھے وہ پرہیزگاری کرتے وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ اور بھیجا ہمنے لوط
علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو یاد کر جسوقت کہا لوط نے واسطے قوم اپنے کے آیا کرتے ہو تم بے حیائی اور حال آنکہ تم دیکھتے ہو اور جانتے ہو اسکی برائی
أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ کیا آتے ہو تم مردوں کے پاس شہوت سے سوا عورتوں کے کہ واسطے شہوت کے مخلوق
ہیں بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ۵ بلکہ تم ایک قوم ہو کہ جہل کرتے ہو اور نہیں جانتے سرانجام اس کام کا فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا
أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِنْ قَرْيَتِكُمْ پس نتھا جواب قوم لوط کا مگر یہ کہ کہا انہوں نے آپس میں نکال دو لوگوں کو لوط کے یعنے لوط کو بستی اپنی سے کہ سدوم

ہے اِنَّھُمْ اُنَاسٌ یَّتَطَھَّرُوْنَ تحقیق وہ ایک لوگ ہین کہ ستہرائے کرتے ہین اپنی آپ کو پاک جانتے ہین ہمین پلید فَاَنْجَیْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا
امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِیْنَ پس نجات دی ہمنے لوط کو اور اہل اسکے کو یعنے بیٹیون اسکے کو مگر عورت اسکے کو کہ مقرر کیا تھا ہمنے اسکو پیچھے
رہنے والون سے واسطے عذاب کے وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَّطَرًا اور برسایا ہمنے اوپر انکے بعد الٹ دینے مؤتفکات کے ایک مینہہ پتھرونکا فَسَآءَ
مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ پس برا تھا مینہہ ڈرائے گیونکا کہ ڈرانیوالون پر ایمان نہ لائے قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰى کہا ہمنے
لوط کو کہ کہہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے اوپر ہلاک کرنے کافرون کے اور سلام ہے اوپر بندون اسکے کے وہ جو برگزیدہ کیا انکو ساتھ عصمت کے
اور نگاہ رکھا بچایا اُسنے اور نجات دی عذاب سے یا ہے امر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے کہ جب اللہ تعالی نے قصہ موسی اور سلیمان اور صالح
اور لوط علیہم السلام کا سنایا کہ کیا کیا قدرتین انمین ہین اور کیسے کیسے معجزہ اور کس کس طرح سے ہلاکت اعدا بیان ہے اور اسکا علم بڑی نعمت ہے پس
امر کیا کہ حمد الہی کرو اور سلام بندگان برگزیدہ پر بھیجو کہ انبیا ہین یا صحابہ کبار آپکے ہین رضی اللہ عنہم اجمعین یا اہل قرآن یا عام مسلمان ہین محقق
کہتے ہین کہ اسلام ان لوگونکا ہے جنکے دل سالم ہین تعلقات ماسوی اللہ سے اور سر انکے خالی ہین خیالات دوسرے سے جو ہو سالم خیال غیر سے
دل اہل سلام اسکو کہتے ہین انپر آج بواسطہ سلام ہے اور کل بیواسطہ ہوگا سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ بیت جسکو نہ بن تیرے کچھ دوجگ
کام ہووے اسپر کیونکر تیرا یہان وہان سلام ہووے آٰللّٰهُ خَیْرٌ اَمَّا یُشْرِكُوْنَ کیا اللہ تعالی بہتر ہے یا وہ چیز کہ شریک لاتے ہین کافر یا شریک عاجز بہتر ہین اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً یا جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو اور اتارا واسطے تمہارے آسمان سے یا ابر سے پانی فَاَنْۢبَتْنَا
بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ پس اگایا ہمنے ساتھ اس پانی کے سمجھ لیجئے کہ یہان عدول غیبت سے طرف تکلم کے واسطے تاکید اختصاص فعل کے
ساتھ ذات مبارک اسکے کے یعنے ہمین قدرت رکھتے ہین اسکی اور ہمنے اگائے آب باران سے باغ رونق والے یا باغ کہ دیوارین انکی صاحب خوبی
اور خرمی مین آراستہ اور زیبا مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا نہ قدرت تھی تمکو یہہ کہ اگا دو درختون انکے کو ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ایا ہے
یعنے نہین کوئی معبود ساتھ اللہ کے کہ مدد کرے انکامون مین اسکے کیونکہ وہ خلق و تکوین مین اکیلا ہے منفرد ہے اور یکتا ہے بَلْ هُمْ قَوْمٌ
یَّعْدِلُوْنَ بلکہ مشرک ایک قوم ہین کہ پھر جاتے ہین راہ راست سے کہ راہ توحید ہے یا شریک لاتے ہین اور عدیل اسکا ٹہراتے ہین پس وہ
عدیل بہتر ہے اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَاۤ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِیَ وَجَعَلَ بَیْنَ الْبَحْرَیْنِ حَاجِزًا یا جسنے کیا ہے
زمین کو ٹھکانا آدمیونکا اور جانورونکا اور کئین درمیان زمین کے نہرین اور رکہے واسطے استحکام زمین کے پہاڑ کہ انمین معادن ہین اور چشمے جاری
اور کیا درمیان دو دریا شور و شیرین کے پردا کہ آپس مین نمل جاوین ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ آیا ہے کوئی معبود یعنے نہین ساتھ اللہ کے کہ پیدائش مین
ان چیزون کے اسکی مدد کرے بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ بلکہ اکثر مشرک نہین جانتے یگانگی اسکی لازم پیدا کرنے مین اشیا کے اور شریک اسکا بنانے
ایا وہ شریک ضعیف انکا بہتر ہے اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ یا وہ کوئی کہ قبول کرتا ہے دعا مضطر کی جسوقت کہ پکارتا ہے اسکو مضطر
بیچاری کو کہتے ہین جسکا کوئی حیلہ وسیلہ نہو سوا حق کے بعضون نے کہا کہ مضطر وہ ہے جسنے دل اپنی اپنے سے اٹھایا ہو جیسے دریا مین ڈوبتا ہو
یا صحرا نے لق و دق مین کہا ہو یا بیمار کہ ناامید اپنی صحت سے ہوا ہو شیخ داؤد یمانی ایک شخص کی عیادت کو گئے اسنے کہا اے شیخ دعا کر کہ مین شفا پاؤن
شیخ نے کہا کہ تو دعا کر کہ مضطر ہے دعا ئے مضطر قبول ہے کیونکہ نیاز تیرا زیادہ ہے اور اللہ تعالی نیاز بیچارونکا دوست رکھتا ہے قطعہ
چھوڑ اسے رافت تکبر اور ناز بارگاہ حق مین آیا صد نیاز زاری و عجز اس جگہہ درکار ہے چشم دریا بار کو وہان بار ہے صرف گر عمر پڑھہ
پڑھہ کر نماز فائدہ کیا گر نہین سوز و گداز چاہئے سوز و گداز عاشقی زاری و عجز و نیاز و عاشقی درد اگر تجھہ مین ہے تو درمان ہے وہ جان

٤

الجزو ٢٠

وے اسکو کہ جان جہان ہے وہ ؛ چارہ سازی چاہے تو بیچارہ ہو ؛ اُس سے ملنا چاہے تو آوارہ ہو ؛ ہوگا مضطر تو تو وہ آویگا پاس ؛
پاس اپنے ہوگا تیرا مت ہو اداس ؛ کیونکہ جو مضطر ہو اور ہو وے ملول ؛ کرتا ہے اسکی دعا اللہ قبول ؛ وَيَكْشِفُ السُّوءَ اور کھو
دیتا ہے برائی اور دفع کرتا ہے اسکے رنج وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ آیا بت بہتر ہے یا وہ خدا کہ کرتا ہے تمکو جانشین زمین کے یعنے مالک اور
وارث پہلے لوگوں کے اور زمین پر انکے تمہیں تصرف دیتا ہے أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ آیا ہے کوئی معبود ساتھ اللہ کے کہ ان کاموں میں اسکی اعانت کرے
یعنے نہیں ہے قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ تھوڑا سا نصیحت پکڑتے ہو یا کم اللہ کو یاد کرتے ہو لکھا ہے کہ مراد قلت سے عدم ہے یعنے پند پذیر نہیں ہوتے
اور پوجنا بتوں کا نہیں چھوڑتے کیا بت بہتر ہے أَمَّنْ يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ
رَحْمَتِهِ وہ کہ کوئی کو راہ دکھاتا ہے تمکو بیچ اندھیروں جنگل کے اور دریا کے اور وہ کہ بھیجتا ہے باوٗں کو جو خوشخبری دینے والے آگے رحمت اسکے کے
کہ باران ہے أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ کیا ہے کوئی معبود ساتھ اللہ کے یعنے نہیں ہے تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ بہت بلند ہے اللہ اس چیز سے کہ شریک
لاتے ہیں کافر کیونکہ قادر خالق پاک ہوتا ہے شرکت عاجز مخلوق کے سے اور آیا ایسا شریک بہتر ہے أَمَّنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَ
مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ یا وہ کہ پہلے بار کرتا ہے پیدایش اور عدم سے وجود میں لاتا ہے پھر دوبارا کریگا اسکو بعد مرنے کے
یعنے اٹھاویگا قیامت کے دن اور وہ کہ رزق دیتا ہے تمکو آسمان سے مینہ برساکر اور زمین سے اناج اگاکر یا ساتھ اسباب آسمانی اور زمینی کے
روزی بخشتا ہے أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ کیا ہے کوئی معبود شریک ساتھ اللہ کے کہ یہہ کام کرے قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ کہہ
کہ لاؤ دلیل اپنی اوپر اسکے کہ سوا اللہ کے ایسی قدرت رکھتا ہو اگر تم سچے ہو اس بات میں کہ الہ دوسرا ہے کیونکہ کمال قدرت لوازم الوہیت سے
ہے اور وہ سوا اللہ کے اور کو ثابت نہیں قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں جانتا جو
کوئی بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہے غیب کو مگر اللہ یعنی جیسے کہ قدرت اسکی کامل ہے ویسا ہی علم اسکا بھی شامل ہے ✱ بیت ✱ نہ یہہ قدرت
کسیکو ہے نہ یہہ دانش کسیکو ہے ✱ یہہ اسکا خاصہ ہے نہ نبی کو نہ ولی کو ہے ✱ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ اور نہیں جانتے مشرک
کہ کس وقت اٹھائے جاوینگے بَلِ ادَّارَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْآخِرَةِ بل کے معنی بل کی ہیں اور لباب میں ام کے ہیں اور ہر طرح استفہام بمعنی نفی ہے اور ادارک
بہ تشدید دال ہے اصل اسکی تدارک تھی تے کو دال سے بدل کر دال میں ادغام کیا اور ہمزہ وصلی ورلے آئے اور ادرک بوزن اکرم بھی قرات ہے چنانچہ جلالین
میں ہے یعنے نہ پہنچا اور نہ کامل ہوا علم انکا بیچ آخرت کے یعنے وقوع آخرت میں خوب نہ سمجھے بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِنْهَا بلکہ وہ بیچ شک کے ہیں وقوع
اسکے سے بَلْ هُمْ مِنْهَا عَمُونَ بلکہ وہ آخرت سے اندھے ہیں یعنے دیدہ دل انکی دلیلیں بعث اور حشر کی نہیں دیکھتے وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَإِذَا
كُنَّا تُرَابًا وَآبَاؤُنَا أَئِنَّا لَمُخْرَجُونَ اور کہا ان لوگوں نے جو کافر ہوئے کہا جسوقت ہو جاوینگے ہم مٹی اور باپ ہمارے بھی خاک ہو جاوینگے
کیا ہم البتہ نکالے جاوینگے قبروں سے یا لائے جاوینگے تنگی فنا سے فراخی حیات میں لَقَدْ وُعِدْنَا هَٰذَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ إِنْ هَٰذَا
إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ البتہ تحقیق وعدہ دئے گئے ہیں اس حشر ونشر کا ہم اور باپ ہمارے پہلے وعدہ محمد سے یعنے سب پیغمبروں نے وعدہ دیا تھا
اور وقوع میں نہ آیا نہیں یہہ وعدہ مگر کہانیاں پہلوں کی یعنے مانند قصوں کے کہ بے حقیقت ہوتے ہیں قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ کہہ سیر کرو بیچ زمین جھٹلانے والوں کے جیسے دیار حجر اور احقاف اور موتفکات ہیں پس دیکھو کہ کیونکر ہوا
آخر کام گنہگاروں کا وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِي ضَيْقٍ مِمَّا يَمْكُرُونَ اور مت غمگین ہو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوپر چھپانے
اور منہہ پھرانے مشرکوں کے اور مت ہو بیچ تنگی کے اس سے کہ مکر کرتے ہیں وہ کہ تو میری پناہ میں ہے اور میں تیرا نگہبان ہوں ✱ بیت ✱

رانا جسکا نگہبان ہو حبیب خوف اغیار اسکو نے ہم رقیب غم اسیے کیا جسکا وہ غمخوار ہو کسکا ڈر یاری پہ گروہ یار ہو وَيَقُولُونَ
مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ اور کہتے ہین کافر کہان ہے اور کب ہوگا یہہ وعدہ موعود اگر ہو تم سچے مخاطب پیغمبر صلی اللہ
علیہ و الہ وسلم ہین اور اصحاب آپکے رضی اللہ عنہم اجمعین ہیشہ کافرون کو ڈراتے رہتے تھے قُلْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ رَدِفَ لَكُم بَعْضُ الَّذِي
تَسْتَعْجِلُونَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کافرون کو شتاب ہے یہہ کہ لگے ہو پیچھے تمہارے بعض وہ چیز کہ جلدی کرتے ہو بیچ نزول اسکے پس حاصل
ہوا انکو قتل دن بدر کا اور باقی عذاب پائینگے بعد موت کے وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ
اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ صاحب فضل کا ہے اوپر لوگون کے کہ بسبب گناہون کے عذاب شتاب نہین بھیجتا ولیکن اکثر انکے نہین شکر کرتے اور
حق نعمت تاخیر عذاب کا نہین پہچانتے وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ٥ اور تحقیق پروردگار تیرا البتہ جانتا ہے جو کچھ
پوشیدہ کرتے ہین سینے انکے حسد اور کینہ تیرے سے اور جو کچھ کہ ظاہر کرتے ہین تکذیب اور عداوت تیرے سے وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ٥ اور نہین کوئی چیز پوشیدہ حوادث اور نوازل سے بیچ آسمان اور زمین کے مگر لکھی ہے بیچ کتاب روشن کے کہ لوح محفوظ
ہے إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَقُصُّ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَكْثَرَ الَّذِي هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ تحقیق یہہ قرآن بیان کرتا ہے اوپر بنی اسرائیل کے اکثر
اس چیز کا کہ وہ جہالت سے بیچ اسکے اختلاف کرتے ہین جیسے یہود کی تشبیہ اور نصاریٰ کی تنزیہ اور معاد کا احوال اور دوزخ اور بہشت کا حال اور عزیر اور
عیسیٰ علی نبینا و علیہما السلام کا قصہ وَإِنَّهُ لَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ٥ اور تحقیق یہہ قرآن البتہ ہدایت ہے اور رحمت واسطے ایمان والون کے
کہ نفع لیتے ہین اس سے إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُم بِحُكْمِهِ تحقیق پروردگار تیرا فیصل کریگا درمیان اختلاف والون بنی اسرائیل کے ساتھ حکم راست
اور درست اپنے کے وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ٥ اور وہ ہے غالب کہ حکم اسکا نہین ٹلتا جاننے والا حقیقت کو اس چیز کے کہ حکم کرتا ہے فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ
پس توکل کر اوپر اللہ کے اور دشمنون سے مت ڈر إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ تحقیق تو اوپر حق ظاہر کے ہے کہ راہ تیری راست اور کام تیرا درست ہے
إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ تحقیق تو نہین سنا سکتا مردون کو اور نہین سنا سکتا بہرونکو پکارنا
جسوقت پھر جاوین پیٹھ موڑکر یعنے کافر مردہ دل ہین بات تیری نہین سمجھ سکتے اور گوش دل انکے بہرے ہین اور استماع قرآن سے منہہ پھراتے
ہین پس جو کوئی بہرا ہو وہ کیا سنے خصوصاً جسوقت کہ پیٹھ پھیرلے سنا کیا اشارے کو بھی نہین دیکھتا کہ سمجھ جاوے وَمَا أَنتَ بِهَادِي الْعُمْيِ عَن
ضَلَالَتِهِمْ اور نہین تو راہ دکھانیوالا اندھون کو گمراہی انکی سے کیونکہ راہ وہ پاتا ہے جسکی آنکھین ہون یا دل روشن سوانہین دونون نہین إِن
تُسْمِعُ إِلَّا مَن يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُم مُّسْلِمُونَ نہین سناتا مگر اس شخص کو کہ ایمان لاتا ہے ساتھ نشانیون ہماری کے یعنے تیری باتون کو نہین
سمجھے مگر مومن پس وہ فرمان برداری کرنیوالے ہین وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا
لَا يُوقِنُونَ اور جسوقت کہ آن پڑیگی بات اور لازم ہو جاویگا عذاب اوپر آدمیون کے اس زمان کہ تھا امر معروف اور نہین منکر سے اٹھا لینگے نکالینگے
ہم واسطے انکے ایک جانور زمین سے بولیگا انسے جو موجود ہونگے وقت خروج اسکے کے زبان عربی مین البتہ یہہ لوگ کفار مکہ کے تھے ساتھ نشانیون
قدرت ہمارے کی نہین یقین لاتے یا ساتھ قرآن کے نہین ایمان لاتے کہ مشتمل ہے اوپر بعث اور حساب کے حاصل یہہ ہے کہ ساتھ خروج دابہ کے
امر معروف اور نہی منکر اٹھ جاویگی اور نہین ایمان لاویگا پھر کوئی کافر جیسے کہ وحی کی اللہ تعالیٰ نے طرف نوح علیہ السلام کے ان لن یومن من
قومک الا من قد امن سمجھ لیجئے کہ نکلنا دابۃ الارض کا ایک نشانی نشانیون قیامت کے سے ہے اور وہ ایک جانور ہوگا کوہ صفا پھٹ کر نکلیگا
یا وادی تہامہ مین سے خروج کریگا یا مسجد حرام سے باہر آویگا ساٹھ گز کا لمبا ہوگا منہہ اسکا آدمی کا پاؤن اونٹ کی گردن اور بال گھوڑے کا اور آنکھ

سور کی کان ہاتھی کے سینگ بارہ سنگے کی رنگ چیتے کا سینہ شیر کا دم گائی کے ہاتھ بندر کے ہونگے صاف باتین کریگا ایک ہاتھ مین اسکے عصا موسی کا
دوسرے مین انگھوٹھی سلیمان کی ہوگی تمام شہرون مین سیر کریگا ایسی جلدی کہ کوئی ڈھونڈھنے والا نہ پاویگا اور کوئی بھاگنے والا اس سے نہ بچیگا اور
ہر شخص پریشان کرجاویگا مسلمان کے پیشانی پر عصائے موسی سے خط کھینچیگا چہرہ اسکا چمک جاویگا اور کافر کے ناک پر یا گردن پر مہر سلیمان لگاویگا
منہہ اسکا کالا ہوجاویگا پھر کوئی نہ رہیگا دنیا مین مگر سفید رو اور سیاہ رو اور لوگ پھر سیاہ کو نام لیکر نہ پکارین بلکہ سفید رو کو بہشتی کہکر بلاوینگے اور سیاہ
رو کو دوزخی ایمان اور کفر ہر ایک کا ہر ایک پر روشن ہوجاویگا وہ معنی آیت کی جو بعضون نے کہے ہین یہان خوب چسپیدہ ہوتے ہین کہ جب واقع
ہوگا قول ہمارا اوپر تمیز مومن اور کافر کے نکالینگے ہم دابۃ الارض کو زمین سے وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِمَّنْ يُكَذِّبُ بِآيَاتِنَا
فَهُمْ يُوزَعُونَ اور یاد کر جس دن کہ اٹھاوینگے ہم ہر ایک امت مین سے گروہ کہ سردار اور اشراف ہونگے ان لوگون سے کہ جھٹلاتے ہین آیتون
کلام ہمارے کو یا نشانیون قدرت ہمارے کو پس وہ فرقے فرقے الگ کئے جاوینگے حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوا قَالَ أَكَذَّبْتُمْ بِآيَاتِي وَلَمْ تُحِيطُوا بِهَا
عِلْمًا أَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ یہان تک کہ جب آوینگے حشرگاہ مین کہیگا حق تعالی کیا جھٹلاتے تھے تم نشانیون میرے کو پہلے اور نہین گھیرا تھا
تمنے انکو از روے علم کے یعنے ان مین تمنے تامل نہین کیا اور کنہہ کو انکے نہین پہنچے یا وہ کیا چیز تھی کہ تم کرتے تھے یعنے کیا کام کرتے تھے پیچھے اسکے کہ خدا
و رسول پر ایمان نہین لائے تھے وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوا فَهُمْ لَا يَنْطِقُونَ اور آن پڑیگی بات یعنے اتراویگا عذاب اوپر انکے بسبب اسکے
کہ ظلم کیا انھون نے یعنے جھٹلایا پس وہ نہ بول سکینگے عذرخواہی مین کیونکہ پھنسے ہونگے عقوبت نامتناہی مین أَلَمْ يَرَوْا أَنَّا جَعَلْنَا اللَّيْلَ لِيَسْكُنُوا
فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا کیا نہین دیکھا اور نہین جانا منکران حشر نے یہہ کہ کیا ہمنے رات کو اندھیری تو کہ آرام پکڑین بیچ اسکے خواب راحت سے اور دن کو
دکھانیوالا روشن تو کہ بیٹھہ رہین طلب معیشت سے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ تحقیق بیچ اس اندھیری اور اجالے لانے کے آگے پیچھے
بوجہ مخصوص البتہ نشانیان ہین اوپر بعث اور نشر کے واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین کہ جو قدرت رکھتا ہے بدلنے کے دن کو ساتھہ رات کے
اور رات کو ساتھہ دن کے وہ قادر ہے بدلنے پر موت کے ساتھہ حیات کے قیامت کو بیچ بدلون مردون کے اور جاگنا اور سونا کہ دنیا مین ہے
دلیل واضح ہے مرنے اور جینے پر وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ اور یاد کر جس دن کہ
پھونکا جاویگا بیچ صور کے پس ڈرجاویگا جو کوئی بیچ آسمانون کے ہے اور جو کوئی بیچ زمین کے ہے مگر جسکو چاہا ہے اللہ نے یعنے فرشتے جو نگہبان
ہین بہشت اور دوزخ کے یا شہدا یا اسرافیل علیہ السلام کہ پھونکنے والے ہین یا چارون فرشتے مقرب جبریل میکائیل اسرافیل عزرائیل علیہم السلام
یا موسی علیہ السلام کہ طور پر صعقہ سن چکے ہین تفسیر مین ہے کہ ادریس علیہ السلام ہین واللہ اعلم اور فزع کو بصیغہ ماضی واسطے تحقیق وقوع کے لائے
ہین کہ دم نفخ صور البتہ سب ڈرجاوینگے وَكُلٌّ أَتَوْهُ دَاخِرِينَ اور سب آوینگے عرصہ گاہ مین ذلیل اور خوار وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً
وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ اور دیکھتا ہے تو پہاڑون کو گمان کرتا ہے تو انکو جمی ہوئی اور حال انکہ وہ پہاڑ چلے جاتے ہین مانند گذرنے
بادل کے اور وہ حرکت انکی نظر مین نہین آتی کیونکہ بڑے جسم کی حرکت خوب ظاہر نہین ہوتی ایک محقق نے کہا کہ اولیا بھی خلق مین ہوتے ہین
قائم رسم اور حد پر اور خلق حرکت باطن انکے سے کہ دم مین ہزار عالم طے کرتے ہین خبر نہین رکھتے مثنوی پاؤن سے کرتے نہین ہین طے
وہ راہ سر سے جاتے ہین بدرگاہ اللہ ظاہرا تم مین ہین گو بیٹھے ہوئے لیک باطن مین ہین جنتی ہوے اکا جانا اپنا سا جانا
نہ جان :: بے نشان ہین گرچہ ظاہر ہے نشان یہہ سفر باہر ہے عقل و ہوش سے جذب حق یہہ عشق کی ہے جوشش سے صُنْعَ اللَّهِ الَّذِي
أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ کاریگری اللہ کی ہے جسنے کہ محکم کیا ہر چیز کو جیسا کہ چاہیے إِنَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَفْعَلُونَ تحقیق وہ خبردار ہے ساتھہ اس چیز کے

کہ کرتے ہو تم مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا جو کوئی لاوے نیکی پس واسطے اسکے جزا ہے بہتر اس سے کیونکہ فانی دیکر باقی لیگا
اور ایک کے عوض سات سو پاویگا اور اگر حسنہ کو کلمہ شہادت کہیے تو یہہ معنی ہوی کہ جو کوئی لاوے کلمہ پس واسطے اسکے صرحا صل ہے اس کلمہ سے
وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ اور وہ نیکی کرنیوالے ڈر اور ہول سے اس دن قیامت کے امن میں ہیں وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ
وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ اور جو کوئی لاوے برائی یعنے شرک پس اوندھے کئے جاوینگے منہہ انکے بیچ آگ کے یعنے اوندھے منہہ دوزخ میں ڈالینگے
هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اور کہینگے فرشتے نہ جزا دئے جاوگے تم مگر جو کچھ کہ تھے تم دنیا میں کرتے اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ
هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ سوا اسکے نہیں کہ حکم کیا گیا ہوں میں یہہ کہ عبادت کروں میں پروردگار اس شہر کے کو کہ مکہ ہے
جسنے حرمت دی اسکو یعنے حرم امن والا کیا خون ریزی سے ظلم سے شکار سے اور یہہ نعم الہی سے اوپر اہل اس شہر کے ہے کہ جو عذاب اور فتنے اور
بلا دعرب پر ہیں وہ وہاں سے اٹھا لئے ہیں اور واسطے صاحب اس شہر کے ہر چیز ہے یعنے سب مخلوق اور مملوک اوسکے ہیں وَّاُمِرْتُ اَنْ
اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اور حکم کیا گیا ہوں میں یہہ کہ ہوؤں میں مسلمانوں سے وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ اور یہہ کہ پڑہوں میں قرآن اور تلاوت اور
اسکے مواظبت کروں تو کہ حقایق اسکے مجھپر کھل جاویں فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ پس جسنے راہ پائی بسبب متابعت کرنیکے ان
حکموں پر پس سوا اسکے نہیں کہ راہ پائی واسطے جان اپنی کے کیونکہ فوائد اسکے وہی پاویگا وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ
اور جو کوئی گمراہ ہوا پس کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سوا اسکے نہیں کہ میں ڈرانیوالوں سے ہوں مجھپر بلاغ ہے نہ وبال ضلال اور رونکا وَقُلِ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا اور کہہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے اوپر نعمت نبوت کے یا اس چیز کے جو مجھے عطا کی ہے
علم نافع اور عمل صالح سے البتہ دکھاویگا تمکو اللہ نشانیاں قدرت اپنے کی مانند خروج دابۃ الارض کے یا آیات قاہرہ دنیا میں کہ واقع بدر ہے
قتل اور اسیر ہوگے اسدن اور فرشتے مارینگے سونٹوں اور پیٹھوں تمھارے پر اور آخرت میں کہ عذاب ابدی ہے ہمیشہ تڑپوگے جلوگے ونگا
آتش دوزخ میں وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۞ اور نہیں پروردگار تیرا غافل اس چیز سے کہ کرتے ہو تم یا کرتے ہیں کافر تاوریا سے دو لو
قرآنین ہیں لیکن تاسے حصص کے ہے پس تاخیر عذاب کے کافروں کے واسطے حکمت کی ہے بیت کام صانع کے بھرے سب کے ہیں بصنعت
فعل اسکا نہیں خالی ہے کوئی حکمت سے سورہ قصص مکی ہے مگر آیۃ ان الذی فرض علیک القرآن تا آخر نازل ہوئی یعنے حجفہ میں اور آیۃ الذین
آتیناہم الکتاب تا لانبتغی الجاہلین اٹھاسی آیتیں ہیں ایک ہزار چار سو اکتالیس کلمہ ہیں پانچ ہزار آٹھ سو حرف ہیں فواصل اسکی لم تر ہیں نظم
اور تطبیق اسکی سورہ نمل سے یہہ ہے کہ اسکے آغاز میں قصہ موسی علیہ السلام تھا
اسکے بھی ابتدا میں وہی ہے

سورة القصص مكية وهي بسم الله الرحمن الرحيم ثمان وثمانون اٰية

طٰسٓمٓ امام یافعی رح نے کہا ہے کہ ان حروف کو واسطے محافظت قرآن کے لائے کہ کم بیشی راہ نہ پاوے اور آیتہ وانا
لحافظون میں جسکی طرف اشارہ ہے سر اسکا یہہ حروف ہیں امام قشیری رح نے کہا کہ طا اشارت طہارت نفوس عابدان کے ہے
عبادت اغیار سے اور طہارت قلوب عارفان کے ہے تعظیم غیر جبار سے اور طہارت ارواح محبان کے ہے محبت ماسوا کو وہ وغفار سے
اور طہارت اسرار موحدان کے ہے شہود غیر پروردگار سے اور سلمی نے کہا کہ سین رمز ہے سر الہی سے کہ ساتھ عاصیوں کے نجات ہے اور
ساتھ مطیعوں کے درجات ہے اور ساتھ محبوں کے دوام مناجات ہے اور بحر الحقایق میں ہے کہ میم ایا ہے ساتھ منت خالق کے اوپر

تمام خلایق کے کہ سب کی مرادین برلاتا ہے اور حاجتین پوری کرتا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہہ تینون حرف قسم ہین یعنے اللہ تعالی نے قسم کہائی
ہے طا کی کہ کنایت طور سینا سے ہے اور سین کے کہ اشارت طرف اسکندریہ کے ہے اور میم کے کہ عبارت مکہ سے ہے اور جواب قسم کا یہہ ہے کہ تلک
آیَاتُ الْکِتَابِ الْمُبِیْنِ ۝ یہہ سورۃ یا یہہ آیتین آیتین ہین کتاب روشن کی یا روشن کرنیوالے کی نَتْلُوا عَلَیْکَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰی وَفِرْعَوْنَ
بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ پڑہتے ہین ہم یعنے ہمارے حکم سے جبرئیل پڑہتا ہے اوپر تیرے بعضے خبر موسی اور فرعون کے ساتھ راستی کے واسطے
اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ تحقیق فرعون نے تکبر کیا تہا بیچ زمین مصر کے وَجَعَلَ اَھْلَھَا شِیَعًا یَّسْتَضْعِفُ
طَآئِفَۃً مِّنْھُمْ یُذَبِّحُ اَبْنَآءَھُمْ اور کیا تہا اہل مصر کو فرقے مختلف ضعیف چاہتا ایک فرقے کو انہین سے یعنے بنی اسرائیل کو ذبح کرتا تہا
بیٹون انکے کو کہ کاہنون نے کہہ دیا تہا بنی اسرائیل مین ایک لڑکا ہوگا اسکے سبب تیری سلطنت برباد ہوگی کشاف مین ہے کہ نو ہزار لڑکے بنی اسرائیل کے
قتل کئے وَیَسْتَحْیٖ نِسَآءَھُمْ اور زندہ رہنے دیتا تہا عورتون انکے کو واسطے خدمت سردارون قبطیون کے اِنَّہٗ کَانَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ
تحقیق فرعون تہا مفسدون سے کہ اولاد کو پیغمبرون کے مارتا تہا اور آزادون کو غلام بناتا تہا وَنُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَی الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا
فِی الْاَرْضِ اور ارادہ کرتے ہین ہم یہہ کہ احسان کرین اوپر ان لوگون کے کہ ناتوان کئے گئے تہے بیچ زمین مصر کے یعنے بنی اسرائیل ساتھ اسکے کہ چہڑادے
ہمنے بلا اور سختی فرعون کے سے وَنَجْعَلَھُمْ اَئِمَّۃً وَّنَجْعَلَھُمُ الْوٰرِثِیْنَ اور کرین ہم انکو پیشوا دین یا امر دین ہین اور کرین ہم انکو وارث
ملک کے اور مال و متاع فرعونیون کے وَنُمَکِّنَ لَھُمْ فِی الْاَرْضِ وَنُرِیَ فِرْعَوْنَ وَھَامٰنَ وَجُنُوْدَھُمَا مِنْھُمْ مَّا کَانُوْا یَحْذَرُوْنَ ۝
اور قدرت دیوین ہم انکو بیچ زمین شام اور مصر کے اور دکہاوین ہم فرعون کو اور ہامان کو کہ وزیر اسکا ہے اور لشکرون انکے کو بنی اسرائیل کے ہاتھ سے
وہ چیز کہ تہے ڈرتے اس سے جیسے ملک جانا اور ہلاکت پانا دست بسر بنی اسرائیل سے ہے اور یہہ ہوا بات دیکہا اور جب غرق ہونے لگے بنی اسرائیل
کہڑے تہے کنارہ دریا پر خوش ہو رہا تاکہ بسبب ظالم کے ہے ڈوبے اور مظلوم ساحل مراد پر پہنچے سر یوم المظلوم علی الظالم اشد من یوم الظالم
علی المظلوم کہل گیا پس ہے ظلم ست کرو مجھ صحت مین یہہ اسکا انجام غرق ہوتا ہے : حال مظلوم و ظالم آخر کار : دیکہ ہنستا ہے اور روتا
لکہا ہے کہ فرعون نے لوگ مقرر کئے تہے کہ جو لڑکا بنی اسرائیل کا پیدا ہوا سوقت مار ڈالین جب حضرت موسی پیدا ہوئے ایک شخص مارنے کو
آیا وہ آپکے کا جمال دیکہتے ہی شیدا ہوگیا انکے ماں سے کہا کہ تو چہپا رکہ اور کسی کو خبر مت کیجیو مین کہہ دونگا مار آیا اور ایک قول ہے کہ لوگ گہر مین
دوڑ آئے مارنے کو انکے ماں نے تنور گرم مین آپکو ڈال کر منہہ بند کر دیا جب وہ ڈہونڈہکر چلے گئے ماں نے تنور کہولکر دیکہا وہان انگارون کی
جگہہ کہول تہے اور حضرت موسی انمین کہیلتے تہے نکال کر چہپا رکہا اور پالنے لگے لیکن بہت ڈرتے تہے کہ مبادا کوئی دیکہکر مار ڈالے اسوقت
الہام ہوا اسکو چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وَاَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اُمِّ مُوْسٰٓی اَنْ اَرْضِعِیْہِ اور وحی کی ہمنے یعنے الہام اور علم الہی نے کہا ہے کہ شاید
کوئی رسول بہیجا ہو فرشتے وغیرہ سے طرف ماں موسی کی یہہ کہ دودہہ پلا اور پال اسکو سمجہئے کہ نام مادر موسی کا توخا بذ ساتہ نون کے شروع ہے
اور یوخا بذ عین المعانی مین ساتہ یا کے مثناۃ تحتانیہ کے ہے اور اولاد لاوی ابن یعقوب علیہ السلام کے سے تہی فَاِذَا خِفْتِ عَلَیْہِ فَاَلْقِیْہِ
فِی الْیَمِّ پس جب ڈرے تو اوپر موسی کے کہ لوگون نے جان لیا مار لینگے پس ڈالدے اسکو بیچ دریا کے یعنے صندوق مین رکہکر رود نیل مین بہادے
وَلَا تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنِیْ اور مت ڈر کہ وہ ضایع ہوگا اور مت غم کہا تو جدائی اسکی اِنَّا رَآدُّوْہُ اِلَیْکِ وَجَاعِلُوْہُ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ
تحقیق ہم پہیرنے والے ہین اسکو طرف تیرے تہوڑے زمانے مین اسطرح کہ تو خوش ہو جاوے اور کرنیوالے ہین اسکو پیغمبرون سے جب ماں نے حضرت
موسی کے دریافت کیا کہ فرعون بہت تلاش مین ہے پسران بنی اسرائیل کے نجار کو بلا کر کہا کہ خرنبیل بن صبورا نام تہا فرعون کے چچا کا بیٹا اور اس سے

اور عمران سے آشنائی تھی صندوق پانچ بالشت کا لنبا پانچ بالشت کا چوڑا بنوایا اسکے خاطر میں آیا کہ اسکے لڑکا ہوگا اسکے واسطے بنوایا ہے
کہ فرعون کے لوگون سے چھپا کر کہین رکھیگا وے فرعون کے پاس جاکر چاہا کہ یہہ احوال کہون زبان اسکی بند ہوگئی گھبرایا پھر چاہا کہ فرعون کے
پاس جاکر بیان کرون اندھا ہوگیا سمجھا کہ یہہ وہی لڑکا ہے کہ کاہنون نے جسکا نشان دیا ہے اسیدم بن دیکھے ایمان لایا مومن آل فرعون وہی
ہے اور مان نے موسی علیہ السلام کے صندوق سیاہ روغن کرکر موسی علیہ السلام کو اسمین لٹاکر منھہ بند کرکر رود نیل مین بہادیا فرعون کی ایک
بیٹی تھی اسکو بیماری برص کی تھی کاہنون نے کہا تھا کہ فلانے دن ایک انسان خوردسال رود نیل مین پاؤگے اسکا برص اسکے آب دہن سے جاویگا
اسدن فرعون اور بی بی اسکی اور لڑکی اور اور محرم اسکے کنارے نیل کے منتظر تھے کہ ناگاہ یہہ صندوق نمود ہوا فرعون نے لوگون سے کہا کہ لے آؤ اسکو
فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِیَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا پس اٹھالیا اسکو لوگون فرعون کے نے تو کہ ہو واسطے فرعونیون کے دشمن مردونکا
کہ بسبب اسکے غرق ہون اور غم عورتونکا کہ انکو لونڈیان کرے اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕیْنَ تحقیق فرعون اور
وزیر اسکا ہامان اور لشکران دونون کے تھے خطاکر نیوالے سب چیزون مین لکھا ہے کہ جب صندوق کھولا حضرت موسی کو دیکھتے ہی دلون مین
سب حاضرون اور ناظرون کے محبت آپ کی آگئی فرعون کو اندیشہ ہوا کہ مبادا یہہ وہی لڑکا ہو جوکا ہنون نے کہا ہے زن فرعون نے کہا کہ مین نے
منجمون سے سنا ہے کہ فلانی شب جس ہواوہ کا ہم اندیشہ کرتے تھے فرعون پر اس سے خاطر جمع ہوگئی تو اسکو چھوڑ کہ لڑکی کا علاج کرون پھر آب
دہن حضرت موسی کا لیکر مقام برص پر اسکے لگایا اسیدم دور رہوا بلیت ورد اپنا کیون نہ جاویے کہ وہ طبیب آوے :: گروہ طبیب آوے
درد اپنا کیون نہ جاوے وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَیْنٍ لِّیْ وَلَكَ کہا زن فرعون آسیہ بنت مزاحم نے کہ قوم بنی اسرائیل سے
تھی بعین المعانی مین ہے کہ پھپھی حضرت موسی کی تھی ایے فرعون ٹھنڈک آنکھون کی ہے یہہ لڑکا واسطے میرے اور واسطے تیرے کیونکہ ہمارا فرزند
اسکے سبب سے شفا پائی لَا تَقْتُلُوْهُ مت مارو اسکو لفظ جمع کا واسطے تعظیم کے کہا عَسٰۤى اَنْ یَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ
شاید کہ نفع دیوے ہمکو کہ آثار برکت اور اطوار امارت کے اسکے ماتھے سے چمکتے ہین یا کر لینگے ہم اوسکو بیٹا کہ اہلیت اس بات کی رکھتا ہے
فرعون نے آسیہ کو بخش دیا آسیہ حضرت موسی کو پالنے لگین اور حالانکہ فرعون اور قوم اسکی نہ جانتی تھی کہ ہلاکت انکی اسیکے ہاتھہ سے ہے وَاَصْبَحَ
فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا اور ہوگیا دل مادر موسی کا خالی صبر اور قرار سے یعنے جب سنا کہ صندوق فرعون نے نکلوالیا بے صبر اور بیقرار
ہوئے اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِیْ بِهٖ لَوْلَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ تحقیق نزدیک تھی کہ اضطراب سے البتہ ظاہر
کردیوے موسی کو کہ فرزند میرا ہے یا جب سنا کہ فرعون نے بیٹا کر لیا دل اسکا فارغ ہوا غم سے اور نزدیک تھے کہ کمال خوشی سے ظاہر کردیوے
اسکو کہ میرا بیٹا ہے اگر نہ باندھہ رکھتے ہم بندا اوپر دل اسکے کے تو کہ ہووے مادر موسی یاد رکھنے والون سے وعدہ ہمارے کو البتہ ظاہر کردیتے
بھید پسر اپنے کا وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ اور کہا مادر موسی نے واسطے بہن موسی کے کہ مریم نام تھا یا کلثم اور شوہر کا نام اسکے غالب بن یوشا تھا ::
قُصِّیْهِ پیچھے پیچھے چلے جا موسی کے اور خبر لے کلثم دروازے پر بارگاہ فرعون کے آئے فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ
پس دیکھتے رہی اپنے بھائی موسی کو دور سے گود مین آسیہ کے اور وہ نہ جانتی تھی کہ یہہ بہن اسکی ہے وَحَرَّمْنَا عَلَیْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ
اور حرام کردیا ہمنے اوپر موسی کے دودھہ دائیونکا پہلے آنے سے بہن اسکے کے لکھا ہے کہ آٹھہ دن تک حضرت موسی نے کسیکا دودھہ نہ پیا
آسیہ اور قوم والے اسکے تدبیر کرتے کرتے تھک گئے اور حضرت موسی انگشت شہادت اپنی چوستے تھے شیر پاک اس سے نکلتا تھا وہی پیکر
رہتے تھے جب کلثم نے جانا کہ آسیہ دائی کے تلاش مین ہے فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَیْتٍ یَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ::

پس کہا کیا دلالت کرون مین تمکو اوپر ایک گھر والون کے کہ کمال شفقت سے پالین اس لڑکے کو واسطے تمہارے اور وہ گھر والے واسطے
اسکے خیر خواہ ہون اور دودھ پلانے مین اور پالنے مین قصور نکرین لکہا ہے کہ جب ہامان نے یہہ بات سنی کہا کہ اس عورت کو پکڑلو
یہہ جانتی ہے اس لڑکے کو کہ کس خاندان کا ہے کلثم نے معلوم کرکر کہا میں کہ اس راہ سے کہتی ہون کہ وہ گھر والی واسطے بادشاہ کے کہ فرعون
ہے خیر خواہ ہون نہ لڑکے کے سبب سے پھر کلثم کو ولاسا دیکر کہا کہ جا اور جسکو تو کہتی ہے لے آ کلثم جاکر اپنی ماں کو لے آئی اسوقت حضرت موسی
فرعون کے گود مین تھے اور جو دائی آتی تھی اسکی طرف نہ دیکھتے تھے اور نہ دودھ پیتے تھے جب ماں نے آکر آغوش مین لیا اسکی طرف متوجہ
ہوئے اور دودھ پینے لگے فرعون نے کہا تو کون ہے کہ تیرے پستان سے یہہ لڑکا دودھ پیتا ہے اور اوروں کا نہیں پیتا کہا مین زن خوشبو
پاکیزہ تن ہون شیر میرا نہایت پاک اور شیرین ہے کوئی لڑکا میرے پاس نہین لاؤگے مگر وہ دودھ میرا قبول کریگا فرعون نے اجرت
مقرر کرکر حضرت موسی کو اسکے سپرد کیا اور کہا کہ اپنے گھر لیجا ہفتہ مین ایک روز یہان لے آیا کریان حضرت موسی کی موسی کو لیکر شاد
شاد اپنے گھر آئی اور وعدہ الہی ظہور مین آیا چنانچہ فرمایا فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ
وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ پس پھیر لائے ہم موسی کو طرف ماں اسکے کے تو کہ ٹھنڈی رہین آنکھین اسکی اور نہ
غم کہاوے بیچ فراق اسکے کے اور تو کہ جانے بعلم مشاہدہ یہہ کہ وعدہ اللہ کا حق ہے اور لیکن اکثر قبطی نہین جانتے وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ اور جب
پہنچا موسی نہایت قوت اور کمال جوانی اپنے کو کہ تیس برس سے چالیس برس تک ساہے وَاسْتَوَىٰ اور پورا ہوا کمال عقل میں یعنے چالیس
برس کا ہوا آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا دیا ہمنے اسکو نبوت اور علم دین وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ اور اسیطرح کہ موسی اور ماں
اسکے پر کیا ہمنے فضل اور کرم اپنے سے جزا دیتے ہین ہم نیک کارون کو ذکر نبوت دینے کا اس قصہ مین واسطے صدق وعدہ کے ہے کہ پہلے
اسکی ماں پاس بہیجا یا ایسی نبوت بھی اسکو دی وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينِ غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا اور داخل ہوا موسی شہر
مصر مین اوپر وقت غفلت کے کہ واقع تھے اہل مصر سے وہ وقت شام اور عشا کے درمیان تھا ہر ایک اپنے اپنے کاروبار مین مشغول تھا
یا وقت قیلولہ کا تھا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ ۝ پس پایا بیچ اسکے دو مرد کہ لڑتے تھے هَٰذَا مِن شِيعَتِهِ وَهَٰذَا مِنْ
عَدُوِّهِ یہہ ایک قوم موسی کے سے تھا بنی اسرائیل سامری نام یا ہیجان اور دوسرا دشمن اسکے سے قبطی تالوت یا فلیتون نام نان پز
فرعون کا اور لڑائی یہہ تھی کہ لکڑیان بنی اسرائیل سے وہ قبطی اٹھواتا تھا جب حضرت موسی وہان پہنچے فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِن
شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ پس فریاد کی موسی سے اس شخص نے کہ قوم اسکے تھا اوپر اس شخص کے کہ دشمن اسکے سے تھا یعنے مدد چاہی
حضرت موسی سے سبطی نے اوپر دفع قبطی کے حضرت موسی نے قبطی کو کہا کہ اسے چھوڑ دے قبطی نے نہ مانا فَوَكَزَهُ مُوسَىٰ فَقَضَىٰ عَلَيْهِ
پس گھونسا مارا اسکو موسی نے پس تمام کی زندگی اوپر اسکے یا حکم کیا اللہ نے اوپر اسکے موت کا پس مر گیا حضرت موسی نے بعد مرنے اسکے
قَالَ هَٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ ۝ کہا یہہ کام عمل اس شخص کے سے ہے یعنے شیطان جسکو بہکایا یہ عمل مجھسے لوگونکا إِنَّهُ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ
مُّبِينٌ تحقیق شیطان دشمن ہے گمراہ کرنیوالا ظاہر ہے عداوت اسکی سمجھنا چاہیے کہ انبیا نافرمانی خدا سے بقصد معصوم ہین پس نہین
واقع ہوتے ان سے مگر سہوا اور یہہ بھی رتبہ انکا نہ تھا کہ سہو ہو پس حضرت موسی نے بطریق مناجات قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي
فَاغْفِرْ لِي کہا اے پروردگار میرے تحقیق مین نے ظلم کیا جان اپنے پر ساتھ قتل قبطی کے پہلے اس سے کہ امر تیرا ہو پس بخش واسطے میرے
فَغَفَرَ لَهُ پس بخش دیا اللہ نے اسکو بسبب استغفار اسکے کہ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ تحقیق اللہ بخشنے والا ہے بندون کو مہربان ہے

اسپر قَالَ رَبِّ بِمَا اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَکُوْنَ ظَهِیْرًا لِّلْمُجْرِمِیْنَ کہا موسی علیہ السلام نے اے پروردگار میرے قسم کھاتا ہون مین ساتھ
اس چیز کے کہ انعام کی تونے اوپر میرے مغفرت سے کہ توبہ کرتا ہون مین پس ہرگز نہو نگا مین اشتیابان گنہگارون کا یعنے مدد اسیے کی نکرونگا جو
گناہ کی طرف لیجائے جیسے مددگاری سبطی سے واقع ہوا قتل قبطی فَاَصْبَحَ فِی الْمَدِیْنَةِ خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ پس صبح کو اٹھا موسی بیچ اس شہر کے
ڈرتا ہوا خبر لیتا کہ معلوم کرکر ڈھونڈھ کر کوئی قصاص نہ لے اس سے فَاِذَا الَّذِی اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ یَسْتَصْرِخُهٗ پس ناگہان وہ شخص
کہ جسنے مدد مانگی تھی موسی سے کل پھر پکارتا ہے اسکو اور مانگتا ہے او پر اور قبطی کے قَالَ لَهٗ مُوْسٰۤی اِنَّكَ لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ کہا واسطے اسکے
موسی نے تحقیق تو البتہ گمراہ ہے ظاہر یعنے کل سبب قتل کا ایک شخص کے ہوا تھا فَلَمَّاۤ اَنْ اَرَادَ اَنْ یَّبْطِشَ بِالَّذِیْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا پس جب قصد
کیا موسی نے یہہ کہ پکڑے اس شخص کو کہ وہ دشمن تھا موسی اور اسرائیلی کا انکے شر سے بچاوے اسرائیلی نے سمجھا کہ غصہ زبانی مجھہ پر کیا ہے شاید مجھکو
پکڑکر مارینگے کل کا خون چھپا ہوا ظاہر کردیا کہ قَالَ یٰمُوْسٰۤی اَتُرِیْدُ اَنْ تَقْتُلَنِیْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ کہا اے موسی کیا چاہتا ہے تو
یہہ کہ مارڈالے مجھکو جیسا مارڈالا تھا تونے ایک جی کو کل اِنْ تُرِیْدُ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِی الْاَرْضِ وَمَا تُرِیْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِیْنَ
نہیں ارادہ کرتا تو مگر یہہ کہ ہو تو سرکش خونریز نامہربان بیچ زمین مصر کے اور نہیں ارادہ کرتا تو یہہ کہ ہو تو صلح کرنیوالون سے درمیان لوگون کے قبطی نے
یہہ بات سنکر معلوم کرلیا کہ کل فلانے جبار کو موسی نے مارا تھا فرعون کو خبر پہنچا دی اسنے اپنے ارکان دولت سے مشورہ کیا یہہ ٹھہرا کہ موسی کو اسکے عوض
مار ڈالو جبرئیل کہ مومن آل فرعون تھا اسبات سے آگاہ ہوکر موسی علیہ السلام کی طرف چلا وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ یَسْعٰی اور آیا ایک
مرد یعنے جبرئیل پرلے طرف شہر کے سے یعنے بارگاہ فرعون سے کہ کنارے شہر کے تھے دوڑتا یہانتک کہ حضرت موسی کے پاس آن پہنچا قَالَ یٰمُوْسٰۤی
اِنَّ الْمَلَاَ یَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِیَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّیْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِیْنَ کہا اے موسی تحقیق سردار مشورت کرتے ہین بیچ حق تیرے کے
توکہ مارڈالین تجھکو عوض مین قبطی مقتول کے پس نکل شہر سے تحقیق مین واسطے تیرے خیرخواہون سے ہون فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ
پس نکلا موسی اسیدم بن سواری اور خرچ اور رفیق کے اس شہر سے ڈرتا ہو اپنی جان پر خبر لیتا ہوا کہ کوئی پیچھے نہ آوے قَالَ رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ
الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ کہا اے پروردگار میرے نجات دے مجھکو قوم ظالمون کے سے یعنے فرعون اور لوگون اسکے سے موضع مین ہے کہ جبرئیل علیہ السلام
آکر مدین کی راہ پر لگا گئے کہ ادھر چلا جا وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْیَنَ اور جب متوجہ ہوا موسی طرف مدین کے اور وہ شہر تھا بانی اسکا مدین
بن ابراہیم علیہ السلام تھا اپنے نام پر اسکا نام رکھا تھا مصر سے آٹھ منزل موسی علیہ السلام راہ نہین جانتے تھے قَالَ عَسٰی رَبِّیْۤ اَنْ یَّهْدِیَنِیْ
سَوَآءَ السَّبِیْلِ ۝ کہا نزدیک ہے کہ پروردگار میرا یہہ کہ دکھاوے مجھکو راہ سیدھی مدین تک پس حضرت موسی آٹھ دن تک چلے گئے گھاس
سو کچھہ کھانا نہ تھا سلمی نے کہا ہے کہ منہہ طرف مدین کے تھا اور دل متوجہ بذوالمنن راہ مدین بشوق لقائے ذوالمنن طے کرتے تھے بیت خیال
کا کل شبرنگ جانان گرہو ساتھ اپنے ۔۔ تو طے کرتی ہے کیا مشکل درازی کالے کوسونکی وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْیَنَ وَجَدَ عَلَیْهِ اُمَّةً
مِّنَ النَّاسِ یَسْقُوْنَ اور جب آیا اوپر پانی مدین کے کہ کوا تھا کنارے شہر کے پائے اوپر اسکے ایک جماعت لوگون سے کہ پلاتے تھے پانی اپنے
جانورون کو وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَیْنِ تَذُوْدٰنِ اور پائین ورے ان سے دو عورتین کہ ہٹاتی تھین بکریون اپنے کو کہ اور کی بکریون
نہ مل جاوین پیغمبرون کی ذات مین شفقت اور مہربانی بڑی ہوتی ہے سو اس راہ سے حضرت موسی نے بطریق مہربانی قَالَ مَا خَطْبُكُمَا کہا کیا حال
ہے تمہارا کہ بکریون کو پانی نہین پینے دیتیں اور اور بکریون سے ملنے کو نہین چھوڑتین قَالَتَا لَا نَسْقِیْ حَتّٰی یُصْدِرَ الرِّعَآءُ کہا ان دونون نے
کہ نہین پلاتے ہین ہم بکریون اپنے کو اپنی کو یہانتک کہ پھر جاوین چرواہے یعنے اپنی بکریون کو پانی پلاکر چرواہے چلے جاوین پھر ہم اپنی بکریون کو پلاوینگے

بچا ہوا کیونکہ ہم بے مددگار ہین وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ اور باپ ہمارے بوڑھے بزرگ ہین نہین آسکتے کہ مدد ہماری کرین لکھا ہے کہ وہ دونون
بیٹیان شعیب علیہ السلام کی تھین بڑی کا نام صفرا تھا چھوٹی کا نام صفیرا یا صفورا اور یا حضرت شعیب کے بھائی کی بیٹیان تھین جب حضرت موسی نے
انکا احوال معلوم کیا چروا ہونکے پاس جا کر کہا کہ ان بیچاریون کو کیون منتظر رکھتے ہو پہلے انکے بکریون کو پانی پلا دو کہ یہہ اپنے گھر جاوین چروا ہون نے
کہا نہین دیتے ہم پانی اگر تم طاقت رکھتے ہو تو آؤ موسی علیہ السلام آگے بڑہے وہ سب آپکے پیشانی پر نگاہ کر کر ڈر گئے ایک کنارے کھڑے
ہو گئے حضرت موسی نے اکر ڈول جو دس آدمیون سے کھینچتا تھا اکیلے کھینچا باوجود اسکے کہ آٹھ دن کے فاقہ سے تھے اور انکے بکریون کو سیرا
کیا اور بعضون نے کہا ہے کہ اور کوئی پتھر کنوئی اسکے منہہ پر رکھا تھا کہ چالیس آدمیون سے وہ سرکتی تھی اکیلے اسکو اٹھا لیا اور ڈول چالیس آدمیون کے
کھینچنے کا تھا آپ نے کھینچا فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ پس پانی پلا دیا واسطے بکریون
ان دونون کے اور وہ چلے گئے پھر پھرا موسی طرف سایہ دیوار کے یا درخت کے پس کہا ای پروردگار میرے تحقیق مین واسطے اس چیز کے کہ اتاری تو نے طرف میرے بھلائی سے یعنے کھانا کم اور زیادہ
جو ہو محتاج ہون یا مین واسطے اس چیز کے کہ بھیجی تو طرف میرے نیکی سے کہ دین کا کمال ہے محتاج ہوا دنیا مین وسعت عیش اور تونگری جو فرعون کے پاس رکھتا تھا چھوڑا یا
نہ تخت سلطنت درکار نہ اکلیل پر زر ہے ✻ اگر تو بیجا ہے سلطان ہون کلاہ فقر افسر ہے ✻ القصہ دختران شعیب علیہ السلام جو اسدن جلد تر گھر آئین
باپ نے پوچھا کہ سبب شتاب آنیکا کیا ہے انہون نے سب قصہ بیان کیا حضرت شعیب نے بیٹی کو کہا کہ جا جلد اسکو لا فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ
عَلَى اسْتِحْيَآءٍ پس آئی موسی کے پاس ایک ان دونون مین سے اور وہ صفورا تھی چلتے تھی شرماتے یعنے اوپر طریقہ شرم کے جیسی کوار یان چلتی
ہے قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا کہا تحقیق باپ میرا بلاتا ہے تجھکو تو کہ دیوے تجھکو مزدوری اسکی کہ پانی
پلایا تو نے بکریون ہمارے کو واسطے ہمارے حضرت موسی واسطے زیارت حضرت شعیب کے اور ساتھ تقریب آشنائی کے چلے نہ واسطے طمع دنیا کے
راہ مین بسبب رفتار کے جامہ بعضے اعضا سے صفورا کے سرک جاتا تھا حضرت موسی نے اسکو کہا تو پیچھے پیچھے میرے چل اور زبان سے راہ بتاتی آ
فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ پس جب آیا موسی نزدیک شعیب کے اور بیان کیا اوپر اسکے قصہ اپنا شعیب علیہ السلام نے
جانا کہ یہہ اہل بیت نبوت سے ہے کہا مت ڈر نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ نجات پائی تو نے قوم ظالمون کے سے یعنے فرعون اور لشکر اسکے سے
کیونکہ انکا اس ولایت مین اختیار نہین پھر کھانا منگوا کر فرمایا کہ کھاؤ حضرت موسی نے کہا کہ مین نہین کھاتا اور دنیا کیواسطے ثواب آخرت نہین
گنواتا یعنے پانی پلایا ہے مین نے واسطے خدا کے حضرت شعیب نے فرمایا کہ یہہ کھانا نہ مزدوری تمہاری ہے بلکہ عادت ہماری ہے کہ جو ہمارے گھر آتا ہے
اسکی خدمت بطریق ضیافت کرتے ہین اب تم مہمان ہمارے ہو جو موجود تھا حاضر کیا ہمنے مروت سے دور ہے کہ تم رد کرو حضرت موسی نے کچھ کھایا اس
وقت قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ کہا ایک عورت نے ان دونون مین سے کہ صفورا تھی ای باپ ہمارے نوکر رکھ لے موسی کو
واسطے چرانے بکریون کے اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ تحقیق بہتر ہے اس سے جو نوکر رکھے تو کہ زور آور بامانت ہے حضرت شعیب نے
اس سے پوچھا کہ تو نے امانت اور قوت اسکی کہان سے معلوم کی صفورا نے کہا کہ ڈول چالیس شخص کے کھینچنے کا اس اکیلے نے کھینچ لیا اور راہ مین آتے ہوئے
مجھے پیچھے اپنے کیا حضرت شعیب نے سنکر قَالَ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰٓى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ کہا ای
موسی تحقیق مین چاہتا ہون یہہ کہ نکاح کر دون تجھسے ایک کو دو بیٹیون اپنے سے جو یہہ ان جسکو تو چاہے اوپر اس بات کے کہ نوکری کرے تو میری آٹھ برس
عین المعانی مین ہے کہ پہلے شریعتون مین مہر بیٹیون کا باپ لیتے تھے ہمارے شریعت مین وہ منسوخ ہو گیا اس حکم سے کہ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ
نِحْلَةً اور بعضون نے یہہ معنی آیت کی کہی ہین کہ مزدوری اس بات کی کہ بیاہ کرتا ہون مین بیٹی اپنے کا تجھ سے یہہ ہے کہ آٹھ برس میری بکریان

چرائے یہہ کہ مہر بیٹی میرے کا یہی ہے فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ پس اگر پورا کردے تو دس برس پس وہ نزدیک تیرے سے ہے
یعنے تیری خوبی ہے وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ اور نہیں ارادہ کرتا مین یہہ کہ محنت ڈالون مین اوپر تیرے کہ دس برس پورے ہی کر
یا ایسا کچھ کام کہون کہ جسمین تجھے رنج نہ پہنچے بلکہ کار سہل اور آسان کہونگا سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ شتاب پاویگا تو
مجھکو اگر چاہا ہے اللہ نے صالحون سے جس معاملہ مین اور ایفائے عہد مین اور التزام اداب صحبت مین قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ کہا
موسی علیہ السلام نے یہہ ہے قرار درمیان میرے اور درمیان تیرے کہ اسپر ہم دونون قایم رہین اور خلاف نکرین اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ
فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ جونسی مدت دونون مین سے کہ آٹھ برس اور دس برس مین پورے کر دون مین پس نہین زیادتی اوپر میرے یعنے میری بی
مجھسے نہ باز رکھو وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ اور اللہ اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہین ہم اور شرط کرتے ہین گواہ ہے یا اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہین ہم
کارساز ہے یعنے کام اپنا اسکے سپرد کیا ہے ہمنے وہی توفیق دیگا تو عہدہ سے اس عہد کے نکلین ہم بیت نہ توفیق یاری اگر ہو درست :: تو تو
قرار و پیمان ہو سست فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ پس جب تمام کی موسی نے مدت اپنی حدیث مین ہے کہ وہ مدتین تمام کین یعنے دس برس بکریان
چرائین اور دو برس اور مصاحب شعیب علیہ السلام کے رہے چالیس برس کی عمر مین اجازت حضرت شعیب سے لیکر مصر کو چلے وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اور لیچلے
بی بی اپنے کو رات اندھیری تھی اور سردی پڑتی تھی راہ بھول گئے اور بی بی حاملہ تھی وضع حمل کے نزدیک ہوئی بکریان مارے برف کے اور ہوا
سرد کے گھبرا کر متفرق ہوئین آگ کے کمال احتیاج ہوئی تلاش کرنے لگے اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا دیکھے طرف کوہ طور کے سے آتش قَالَ
لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ کہا موسی نے واسطے بی بی
اپنے کے تم جاؤ تم یہین تحقیق مین نے دیکھی ہے آگ شاید کہ لے آؤن مین واسطے تمہارے اس آگ مین سے یعنے ان لوگون سے جو آگ کے پاس ہین خبر راہ
کی کہ کسطرف ہے یا انگارہ آگ کا تو کہ تم سینکو اور گرم ہو فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ پس جب آیا موسی اس آگ کے پاس پکارا
گیا کنارے میدان برکت والے کے سے یا اس کنارے سے کہ جانب راست موسی کی تھا فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ
رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ بیچ زمین مبارک کے طرف درخت عناب کے سے یہہ کہ اے موسی تحقیق مین ہون اللہ پروردگار عالمونکا موسی علیہ السلام نے درخت کیطرف
دیکھا آتش سفید پیدا و نظر آئی دیکھے جانب لحاظ کیا شعلہ شوق لقائے جان فزائے کبریا مشاہدہ کیا **نظم** دیکھہ وہ شعلون کو یک شعلہ بنا جسم
پاک موسوی سرتا بپا :: جان و تن سر و چراغان بن گیا :: ظاہر و باطن زبس روشن ہوا :: شعلۂ سینا نے تن مین آگ دی :: شعلۂ سینا نے دل مین
لاگ کی :: جب انا اللہ کی ندا آئی ایکو بس :: اور گیا موسی کا آرام اور ہوش :: بیقرارانہ قدم آگے دھرا :: و صدم صد چند تھا شوق لقا وَاَنْ اَلْقِ
عَصَاكَ اور پکارا گیا یہہ کہ ڈال دے عصا اپنا موسی نے عصا ڈال دیا سانپ بن گیا فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ
يُعَقِّبْ پس جب دیکھا عصا کو ہلتا ہے گویا کہ وہ سانپ ہے پھر چلا پیٹھ پھیر کر خوف سے اور نہ پیچھے پھر کر دیکھا آواز ہوئی يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ وَلَا
تَخَفْ رہی موسی آگے آ اور مت ڈر اس سانپ سے اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ تحقیق تو امن والون سے ہے اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ
بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ یا اسلک یدک لا ہاتھ اپنا بیچ گریبان پیراہن اپنے کے نکل آویگا سفید چمکتا بے عیب یعنے سفیدی اسکی بد نہ معلوم
ہوگی جیسی مرض برص کی بری لگتی ہے وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ اور ملا لے طرف اپنے بازو اپنی یعنے ہاتھ اپنے سینہ پر رکھہ ڈر سے
تو کہ تسکین پاوے تو دست راست بغل چپ کے نیچے لا جیسا کہ ترسناک لاتے ہین فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ پس
یہہ دو یعنے عصا اور ید بیضا دو دلیلین ہین پروردگار تیرے سے اوپر رسالت تیرے کے جا ساتھ ان دو معجزون کے طرف فرعون کے اور سردارون

اسیے کہ اِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ تحقیق وہ ہین قوم فاسق قَالَ رَبِّ إِنِّي قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَأَخَافُ أَنْ يَقْتُلُونِ کہا موسی نے
کہ اے پروردگار میرے تحقیق مین نے مار ڈالا ہے انہین سے ایک شخص پس ڈرتا ہون مین یہہ کہ مار ڈالین مجھکو اسکے عوض مین وَأَخِي هَارُونُ هُوَ أَفْصَحُ
مِنِّي لِسَانًا فَأَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْءًا يُصَدِّقُنِي اور بھائی میرا جو ہارون ہے وہ بہت فصیح ہے مجھ سے زبان مین پس بھیج اسکو ساتھ میرے مدد دینے
والا کہ تصدیق کرے بات میری کی یا تعبیر کرے تقریر میری کی إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُكَذِّبُونِ تحقیق مین ڈرتا ہون یہہ کہ جھٹلاوین مجھکو فرعون اور زبان
میری وقت مناظرہ کے یاری نہ دے قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطَانًا فَلَا يَصِلُونَ إِلَيْكُمَا فرمایا حق تعالی نے
البتہ محکم کرینگے ہم بازو تیرا یعنے زور دینگے تجھکو ساتھ بھائی تیرے کے اور کرینگے ہم واسطے تمہارے غلبہ اور ہر اعدا کے پس نہ پہنچ سکینگے لوگ طرف تمہارے
یعنے تم پر غلبہ نہ پاوینگے دشمن تمہارے جاؤ تم دونو بِآيَاتِنَا ساتھ نشانیون ہمارے کے یا بسبب آیتون ہمارے کے أَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغَالِبُونَ
تم دونو اور جو پیروی کرے تمہارے غالب ہے فَلَمَّا جَاءَهُمْ مُوسَى بِآيَاتِنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُفْتَرًى پس جب آیا انکے
پاس موسی ساتھ معجزون ہمارے روشن کے کہا فرعونیون نے نہین یہہ مگر جادو باندھ لیا ہوا کہ اور نے نہین کیا اور ہتے نہین کیا وَمَا سَمِعْنَا بِهَذَا
فِي آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ اور نہین سنا مثل اس جادو کے کہ ہوا ہو بیچ زمانے باپون اپنے پہلون کے اور یہہ بات اسواسطے کہی کہ انکے زمانے مین اور انکے آبا
جادو گر بہت تھے وَقَالَ مُوسَى رَبِّي أَعْلَمُ بِمَنْ جَاءَ بِالْهُدَى مِنْ عِنْدِهِ وَمَنْ تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ اور کہا موسی نے پروردگار میرا خوب
جانتا ہے اس شخص کو کہ لایا ہے ہدایت نزدیک اسکے سے اور اس شخص کو کہ ہوگی واسطے اسکے عاقبت اچھی اس گھر دنیا کی یعنے خاتمہ ایمان پر یا اسکا انجام نیک
اس گھر آخرت کا یعنے نجات دوزخ سے اور دخول جنت کا إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ تحقیق شان یہہ ہے کہ نہین فلاح پاتے ظالم اسکا انجام نیک اور حسن
خاتمہ کے وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرِي اور کہا فرعون نے اے سردارو نہین جانتا مین واسطے تمہارے کوئی خدا
کہ اسکو پوجو اور تعظیم کرو سوا اپنے اور موسی کہتا ہے خدا اور ہے کہ پیدا کرنیوالا آسمان کا ہے فَأَوْقِدْ لِي يَا هَامَانُ عَلَى الطِّينِ پس آگ
جلا واسطے اے ہامان اوپر مٹی کے کہ پختہ ہو لکھا ہے کہ اینٹین پکوانین شروع فرعون سے ہی ہوئے ہین کہا اپنے وزیر کو کہ اینٹ واسطے میرے پکا
فَاجْعَلْ لِي صَرْحًا لَعَلِّي أَطَّلِعُ إِلَى إِلَهِ مُوسَى پس بناکر واسطے میرے ایک محل بلند اور اوسکی سیڑھیان رکھ تو کہ اسکے چھت پر چڑھ جاؤن شاید
مین آگاہی پاؤن طرف خدا کے موسی کے یعنے اسے دیکھون کہ کیسا ہے وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ مِنَ الْكَاذِبِينَ اور تحقیق مین گمان کرتا ہون موسی کو
جھوٹون سے فرعون نے تصور کیا تھا کہ خدا تعالی جل شانہ جسمانی ہے اور آسمان پر مکان رکھتا ہے اور وہان تک چڑھ جانا ہو سکتا ہے اور اس سے خبر نہ تھا
کہ قطعہ وہ جہان ہے وہان مکان ہی نہین :: وقت ہے وہان نہین زمان ہی نہین :: وہ کہان ہے کہ ہر جگہ کیسا ہے :: کیا کہون اسکا کچھ بیان ہی
نہین کشاف مین ہے کہ ہامان نے پچاس ہزار استاد جمع کیئے سوا مزدورون کے اور حکم کیا کہ اینٹین بناؤ اور لکڑیان تراشو اور گچ وغیرہ تیار کرو اور
محل اٹھاؤ اونہون نے محل ایسا بلند محکم اٹھایا کہ پہلے اس سے کسی نے نہ بنایا تھا زاد المسیر مین ہے کہ جب تیار ہوا فرعون اوپر چڑھا وہ جانتا تھا کہ
آسمان سے نزدیک ہوا ہوگا دیکھا تو آسمان ویسا ہی دور نظر آیا جیسا زمین سے تھا شرمندہ ہوا کہا کہ تیر طرف آسمان کے پھینکو تیر پھینکا
خون آلودہ گرا کہنے لگا کہ مین نے خدائے موسی کو مارا حق تعالی نے جبرئیل کو فرمایا کہ پر اپنا اس محل کو مار کر تین ٹکڑے کر دے جبرئیل علیہ السلام
پر مارا سہ پارہ ہوگیا ایک ٹکڑا لشکر فرعون پر گرا دس ہزار قبطی دب کر مر گیا اور ایک ٹکڑا دریا مین گرا اور ایک طرف مغرب کے اور کوئی اسکا نشان
اور مزدور وغیرہ سے جیتا نہ بچا اور فرعون باوجود اس حال کے کچھ نہ ڈرا اور غرور زیادہ تر کرنے لگا وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُودُهُ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ
وَظَنُّوا أَنَّهُمْ إِلَيْنَا لَا يُرْجَعُونَ اور تکبر کیا اسنے اور لشکرون اسکے نے بیچ زمین مصر کے ناحق اور گمان کیا اونہون نے یہہ کہ وہ طرف ہمارا

ہمارے کے نہ پھیرے جاوینگے ساتھ بعث اور نشر کے فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ پس پکڑا ہمنے اسکو اور لشکروں اسکے کو
پس ڈال دیا ہمنے انکو بیچ دریا کے اور ڈبو دیا فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِیْنَ پس دیکھ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیونکر ہوا آخر کام ظالموں کا
یعنے مشرکوں کا اور قوم اپنے کو مثل ان واقعوں کے سنا کر ڈرا وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً یَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ اور کیا ہمنے انکو بیچ جہان کے پیشوا
گمراہوں کا کہ اپنے گمراہی سے لوگوں کو بلاتے تھے طرف آگ کے یعنے طرف ان عملوں کے کہ سبب دوزخ میں جانے کے ہوں جیسے کفر و معصیت
وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَا یُنْصَرُوْنَ اور دن قیامت کے نہ مدد دئے جاوینگے یعنے کوئی یار عذاب انسے دور نکر سکیگا وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا
لَعْنَةً اور پیچھے لائے ہم انکے بیچ اس دنیا کے لعنت کہ فرشتے اور مسلمان انپر لعن کرتے ہیں وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِیْنَ اور دن قیامت
وہ برے کئے گیوں سے ہیں وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسی کو توریت
پیچھے اسکے ہلاک کئے ہمنے لوگ قرنوں پہلے کے مانند قوم نوح اور ہود اور صالح اور لوط علی نبینا و علیہم السلام کے بَصَآىِٕرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً
لَّعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ اور حال کہ وہ کتاب حکم اور پیغام روشن تھے یا نور کہ آنکھیں دل کی کھل جاویں واسطے بنی اسرائیل کے اور راہ دکھانیوالی ہے
طرف احکام کے اور رحمت واسطے متابعت کرنیوالوں اور عمل کرنیوالوں اپنے کے توکہ وہ نصیحت پکڑیں وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِیِّ اِذْ قَضَیْنَاۤ
اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ۝ اور نہ تھا تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم طرف میدان غربی طور کے مقام موسی سے یعنے کوہ
طور پر تو حاضر تھا جسوقت کہ فیصل کیا ہمنے طرف موسی کے وحی کو اور نتھا تو گواہوں سے اوپر امر رسالت اسکے کے طرف فرعونیوں کے وَلٰكِنَّاۤ
اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَیْهِمُ الْعُمُرُ اور لیکن وحی کیا ہمنے اس قصہ کو تجھ پر اسواسطے کہ پیدا کیا ہمنے بعد موسی کے قرنوں مختلف کو ایک
گروہ کو بعد دوسرے گروہ کے پس دراز ہوئیں اوپر انکے عمریں انکے اور مدتیں انکو گذریں خبروں میں اسوقت کے شک پڑگیا قصے صحیح کسیکو یاد نرہے
پس تجھکو ہم نے واسطے تجدید ان اخبار کے بھیجا اور اہل عقل جانتے ہیں کہ خبر دینے ایسے قصوں کی سوا وحی کسی سے نہیں ہوسکتی وَمَا كُنْتَ ثَاوِیًا
فِیْۤ اَهْلِ مَدْیَنَ تَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِنَا اور نہ تھا تو رہنے والوں مدین کے سے کہ ہمیشہ واسطے سیکھنے کے پڑھا کرتا اوپر انکے آیتیں ہماری
بیچ قصہ موسی اور شعیب کے جیسے شاگرد استادوں پر پڑھتے ہیں یعنے تو مدین میں نتھا کہ یہہ قصہ سیکھ رکھتا وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِیْنَ ۝ اور لیکن
ہم ہیں بھیجنے والے تیرے اور خبر کرنیوالے تجھکو ان قصونکو وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَیْنَا اور نتھا تو حاضر بیچ کنارے طور سینا کے
جسوقت کہ پکارا ہمنے موسی کو اور توریت عنایت کی زاد المسیر میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ پکارا امت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وسلم کو اور مہربانی فرمائی کشف الاسرار میں ہے کہ موسی علیہ السلام نے کہا الہی توریت میں صفت اور سیرت ایک امت کی پڑھتا ہوں میں کہ اسمیں
بھلائیاں اور نیکیاں بھری ہیں وہ کس پیغمبر کی امت ہے خطاب ہوا کہ وہ امت احمد ہے کہ حبیب میرا ہے موسی نے آرزو کی کہ میں انکو دیکھوں حق تعالی نے
فرمایا ابھی زمانہ ظہور اسکے کا نہیں اگر چاہے تو آواز انکی سنا دوں پس پکارا یا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب نے پشت پدران سے لبیک اللھم لبیک
جواب دیا جب موسی علی نبینا و علیہ السلام کو آواز سنوایا تھا کہ یہ تحفہ پھراؤں فرمایا کہ عطا کیا میں نے تمکو پہلے اس سے مانگو اور بخشا میں نے
تمکو پہلے اس سے مغفرت طلب کرو **نظم** عجب رتبہ ہے اس امت کا عالی ؛ کہ بن مانگے ہوئی بخشش ہے پائی ؛ نبی جنکے امام الانبیا ہیں ؛
انھوں کی فضل پھر کیا کہنے کیا ہیں ؛ کتاب انکی ہے قرآن معلا ؛ کہ جو ناسخ ہے سبکے سب کتب کا ؛ رسول ایسا کتاب ایسی ہو جسکی ؛ برابر
اسکے ہو طاقت ہے کسکی ؛ اور جب ایسے شرافت حق تعالی نے اس امت کو بواسطہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشرف کیا پس فرماتا ہے
کہ اے حبیب میرے تو طور پر نتھا جسدم کہ امت تیرے کو پکارا ہم نے وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِیْرٍ مِّنْ

قَبْلِكَ

نصف

قبلك لعلهم يتذكرون ولیکن خبر کی ہمنے تجھکو بسبب رحمت کے کہ واقع ہے تجھپر پروردگار تیرے سے اور یہہ قصے سکہا دئے تو کہ تو ڈراوے
اس قوم کو کہ نہین آیا انکے پاس کوئی ڈرانیوالا پہلے تجھ سے یعنے ایام فترت مین کہ درمیان عیسی علیہ السلام کے اور سید انام علیہ الصلوۃ والسلام کے تھا اور
نہین تو اسمعیل علیہ السلام کو عرب پر بہیجا تھا پھر جیسی کہ مدت دراز گذری آپ کو بہیجا تو کہ وہ نصیحت پکڑین ولولا ان تصيبهم مصيبة بما
قدمت ايديهم اور اگر نہوتا یہہ کہ پہنچے انکو مصیبت بسبب اس چیز کے کہ آگے بہیجا ہاتھون انکے نے شرک اور ظلم اور گناہون سے فيقولوا ربنا
لولا ارسلت الينا رسولا فنتبع اياتك ونكون من المؤمنين پس کہتے وہ وقت آنے عذاب کے ای پروردگار ہمارے کیون نہ بہیجا
تو نے طرف ہمارے پیغمبر کہ تیرے حکم ہمارے پاس لاتا پس پیروی کرتے ہم آیتون تیری کی اور تصدیق کرتے رسول تیرے کی اور ہوتے ہم ایمان والون سے جواب لولا
پہلے کا محذوف ہے یعنے اگر نہوتا یہہ کہ وقت نزول عذاب کے حجت لاتے کہ پیغمبر ہمارے پاس نہین آیا اور ہمکو طرف حق کے نہین بلایا البتہ عذاب نہ بہیجتے ہم
تفسیر لکھا ہے کہ مشرکان قریش نے یہود سے احوال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پوچھا انھون نے اقرار آپکے نبوت کا کیا اور صفت آپکی توریت مین پڑھی
مشرک توریت کا بھی انکار کرنے لگے اور بولے کہ اگر یہہ پیغمبر ہین تو جو معجزے موسی علیہ السلام رکھتے تھے وہ یہہ کیون نہین رکھتے یہہ آیت نازل ہوئی
فلما جاءهم الحق من عندنا قالوا لولا اوتي مثل ما اوتي موسى پس جب آیا کفار عرب پاس پیغمبر ہمارا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ پیغام حق کے کہ قرآن
ہے ہمارے پاس سے کہا انھون نے کیون نہین دیا گیا یہہ پیغمبر جیسا دیا گیا تھا موسی معجزہ ید بیضا اور عصا اولم يكفروا بما اوتي موسى من قبل
کیا کفر نہ کرتے تھے ابنائے جنس انکے مشرکان قبطی ساتھ اس چیز کے کہ دیا گیا تھا موسی پہلے اس سے قالوا سحران تظاهرا کہتے تھے قبطی دو جادوگر
ہین یعنے موسی اور ہارون ایک دوسرے کا مددگار ہے اظہار خوارق عادات مین یا کہتے تھے مشرک عرب کہ دو سحر مددگار ایک دوسرے کے ہین یعنے توریت
اور قرآن وقالوا انا بكل كافرون اور کہتے تھے قبطی یا مشرکان مکہ تحقیق ہم ساتھ ہر ایک کے ان دو جادوون سے یا ساتھ سب پیغمبرون اور کتابون
انکے کے کافر ہین قل فأتوا بكتاب من عند الله هو اهدى منهما اتبعه ان كنتم صادقين کہہ پس لے آؤ تم ایک کتاب نزدیک
اللہ کے سے کہ وہ بہت راہ دکھانے والی ہو ان دونون کتابون سے کہ مجھ پر اور موسی پر اتری ہین تو کہ مین پیروی کرون اسکی اگر ہو تم سچے کہ توریت
اور قرآن سحر ہے فان لم يستجيبوا لك فاعلم انما يتبعون اهواءهم پس اگر نہ قبول کرین وہ واسطے تیرے اور کتاب نلاوین تو
جان تو کہ سوا اسکے نہین کہ پیروی کرتے ہین خواہشون اپنے کی بے دلیل ومن اضل ممن اتبع هواه بغير هدى من الله اور کون بہت گمراہ
ہے اس سے کہ پیروی کرتا ہے خواہش اپنے کی بغیر ہدایت کے خدا کی طرف سے ان الله لا يهدي القوم الظالمين تحقیق اللہ نہین راہ دکھاتا ع
اور نہین پہنچاتا مقصود کو پہنچایا قوم ظالمون کو کہ پیروی اپنے ہواے نفس کی کرتے ہین ولقد وصلنا لهم القول لعلهم يتذكرون
اور البتہ تحقیق پے درپے کہا ہم نے انسے بات یعنے پے درپے آیتین قرآن کی اتارین تو کہ وہ نصیحت پکڑین اور انمین تامل کر کر ایمان لاوین الذين
آتيناهم الكتاب من قبله هم به يؤمنون وہ لوگ کہ دی ہے ہمنے انکو توریت پہلے اس قرآن سے وہ ساتھ قرآن کے ایمان لاتے ہین
مراد ایمان لانیوالے یہود ہین مانند ابن سلام اور اصحاب انکے رضی اللہ عنہم اور اشہر یہہ ہے کہ کتاب سے مراد انجیل ہے اور مراد چالیس آدمی نصاری سے
ہین شام اور حبشہ کے جو مکہ معظمہ مین حضرت کی خدمت مین آکر ایمان لائے تھے کیونکہ یہہ سورہ مکی ہے اور عبد اللہ بن سلام اور اصحاب انکے
مدینہ منورہ مین مشرف باسلام ہوئے تھے مگر کہا جاوے کہ یہہ آیت مدنی ہے واللہ اعلم واذا يتلى عليهم قالوا آمنا به انه الحق من ربنا
انا كنا من قبله مسلمين اور جب پڑھا جاتا ہے قرآن اوپر انکے کہتے ہین ایمان لائے ہم ساتھ اسکے تحقیق یہہ حق ہے نازل ہوا پروردگار ہمارے
کی طرف سے تحقیق تھے ہم پہلے نزول اسکے سے اسلام لانیوالے کیونکہ پہلے کتابون مین ذکر اسکا دیکھا تھا ہم نے اور حقیقت اسکے کی جانی تھی اولئك يؤتون

أَجْرَهُم مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا یہہ لوگ دو کتاب والے دیئے جاوینگے ثواب اپنا دو بار بسبب اسکے کہ صبر کیا انھون نے اور ثابت تھے ایمان توریت یا انجیل پر اور ایمان قرآن پر وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اور ٹالتے ہین ساتھ نیک بات کے بری بات کو موضح مین ہے کہ بعد ایمان لانے ترسایون کے ابوجہل وغیرہ انکو گالیان دیتے تھے اور وہ جواب مین کہتے تھے کہ خدا تم کو توفیق نیک دیوے اور راہ دکھاوے یا منافق اور یہود عبداللہ بن سلام پر طعن کرتے تھے اور وہ انکو یہی جواب دیتے تھے پس حق تعالی تعریف انکی کرتا ہے کہ دفع کرتے ہین ساتھ بھلائی کے برائی کو وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ اور اس چیز سے کہ دی ہے ہمنے انکو خرچ کرتے ہین بیچ راہ ہماری کے وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ اور جب سنتے ہین بات بیہودہ منافقون سے اور کافرون سے اعراض کرتے ہین اس سے اور کہتے ہین اُن بیہودہ گویون کو واسطے ہمارے عمل ہمارے ہین اور واسطے تمہارے عمل تمہارے سَلَامٌ عَلَيْكُمْ سلامتی ہے اوپر تمہارے ہم سے یعنے ہم بیہودہ کلام تمہارے سے مقابلہ مین نہین کہتے یا سلام رخصت کا ہے اوپر تمہارے کہ تم سے ہمنے اب چھوڑا لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ نہین ڈھونڈھتے ہم صحبت جاہلون کی کہ ایسی صحبت سے دنیا اور آخرت خراب ہوتی ہے **نظم** یار بد سے یار بد بدتر ہے جان یار بد سے مار بد بہتر ہے جان مار بد کا نیش ہے جان پر لگے نیش یار بد ہے ایمان پر لگے مار بد کے سم کا تو آوے دوا یار بد کے سم کب پاوے شفا مار بد دشمن ہے راحت جان کا یار بد ہے خصم دین ایمان کا مار بد کی تو عداوت ہے عیان دشمنی یار بد کی ہے نہان دشمن باطن برا ہے اس سے ڈر پرحذر ہو پرحذر ہو پرحذر شکل مین وہ یار ہے معنون مین مار گل ہے صورت مین حقیقت مین ہے خار ظاہر اً حلوا ہے وہ باطن مین زہر لطف پر اسکے بچا ہے سخت قہر اسکی صحبت ترک کر اس سے فرار مجلس اسکی ہے بلائے جان و دل پاس بیٹھا اسکے جو ہو وے یار نیک تجھکو وہ نیکی کہیگا ایک ایک صحبت نیکان صفائی دل ہے جان زنگ غفلت کا نہین رہتا نشان لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال خوشی تھی کہ ابوطالب چچا انکا ایمان لاوے جب تمام عمر ایمان نہ لایا اور دم مرگ کے پہنچا تو آپنے اکر فرمایا کہ اے چچا کلمہ پڑھ کر مجھے یاری دے تو کہ ایمان پر شہر یہ نزدیک اللہ کے حجت لاؤن مین ابوطالب نے کہا اے بھتیجے میرے مین جانتا ہون کہ تو سچ کہتا ہے مگر اندیشہ طعن قریش کا نہ ہوتا کہ کہینگے ابوطالب موت سے ڈر کر ایمان لے آیا تو البتہ مین کلمہ پڑھکر دل تیرا خوش کر دیتا یہہ آیت نازل ہوئی کہ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ تحقیق تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین ہدایت کرتا جسکو چاہے ولیکن اللہ ہدایت کرتا ہے جسکو چاہے وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ اور وہ جانتا ہے ہدایت پانیوالون کو یعنے انکو جو ہدایت کی لیاقت رکھتے ہین یا انکو جنکی ہدایت کا ازل مین حکم ہو چکا ہے **قطعہ** ہدایت میں جسکی ہے حکم ازل فی وہی راہ ایمان مین ہے بے خلل ازل مین نہین جسکو کہلائے راہ ابد تک وہ گمراہ ہے اور تباہ ٭ لکھا ہے کہ حارث بن عثمان بن نوفل حضرت کے پاس اکر کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم جانتے ہین کہ تمہارا قول حق ہے اور بات سچی اور تم کہتے ہو سبب دولت ہماری کا ہے حیات مین اور وسیلہ سعادت ہماری کا ہے بعد وفات لیکن متابعت تمہاری موجب مخالفت تمام عرب کی ہے ڈرتے ہین ہم کہ اگر تمہاری پیروی کرینگے عرب والے زمین حرم سے نکال دینگے ہمین پھر انکے مقابلہ کی ہمین طاقت نہین یہہ آیت نازل ہوئی وَقَالُوا إِن نَّتَّبِعِ الْهُدَى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَا اور کہا یعنے کافرون نے اگر پیروی کرین ہم ہدایت کی ساتھ تیرے یعنے ایمان لاوین تجھ پر اوچکی جاوینگے ہم زمین ہماری سے یعنے عرب ہمکو نکال دینگے ہمارے گھرون سے أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَىٰ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ کیا نہین جگہہ دی ہمنے واسطے ان کے حرم امن والا کہ کوئی اُن پر غلبہ نکرے کھینچے جاتے

بلکہ

ہین طرف اسکے میوہ ہر چیز کے یعنے منافع ہر نوع کے اور عجائب ہر جگہہ کے وہان جاتے ہین اور رزق دیا ہمنے انکو اس میدان بن کھیتی کے مین رِّزْقًا
مِّن لَّدُنَّا رزق دینا کر نزدیک ہمارے سے ہمت غیر کے پس باوجود بت پرستی کے انکو امن اور چین اور رزق دیا ہمنے اگر ایمان لاوینگے تو کیون نہ انکو
خوف اور خطر اور جلا ہونے وطن سے بچاوینگے وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ اور لیکن اکثر انکے نہین جانتے اس نکتہ کو وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ
بَطِرَتْ مَعِيشَتَهَا اور بہت ہلاک کین ہمنے بستیان یعنے لوگ ان بستیون کے کہ اتراتے تھے بیچ معیشت اپنے کے جیسے مکہ والے اتراتے ہین
فَتِلْكَ مَسَاكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَن مِّن بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلًا پس یہہ ہین گھر انکے خالی اور خراب کہ نہین کوئی انمین بیچھے ہلاک انکے کے مگر تھوڑے
رستہ چلنے والے کہ وہان جا اترے اور پھر اپنے رستہ پر لگے خالی مکان چھوڑ گئے بیت دنیا سے دل نہ باندھ کہ جہان سرا ہے ایکسا
اسمین راہی آفت آئے ہی اور ایک جائے ہے وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ اور ہین ہم ہین وارث ان گھرون کے بعد ہلاک رہنے والون انکے کے یعنے ہم
باقی ہین بیچھے فنا ہونے سب کے وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمِّهَا رَسُولًا يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِنَا اور نہین تھا پروردگار
تیرا ہلاک کرنیوالا بستیونکا یہان تک کہ بھیجے بیچ بڑے شہر انکے کے پیغمبر کہ پڑھے اوپر انکے آیتین ہماری واسطے رفع حجت اور قطع معذرت امت کے وَمَا
كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ اور نہ تھے ہم ہلاک کرنیوالے یعنے خراب کرنیوالے بستیون کے مگر جب رہنے والے اسکے ظالم تھے کہ رسولونکو
جھٹلاتے تھے اور حق کو نہین مانتے تھے وَمَا أُوتِيتُم مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا اور جو کچھ کہ دئے گئے ہو تم کسی چیز سے کہ اسباب
دنیوی ہے پس فایدہ زندگانی اس جہان کا ہے اور آرائش اس سرا کی کہ مدت تھوڑی بے اعتبار اور زندگانی ناپایدار ہین پھر اتراؤ وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ
وَأَبْقَىٰ اور جو کچھ کہ نزدیک اللہ کے ہے ثواب اس جہان کے سے وہ بہتر ہے نفس الامر مین کیونکہ لذت اسکی خالص ہے کدورات محنت اور مشقت سے اور
باقی تر ہے رہنے والا أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۔ آیا پس نہین سمجھتے کہ بدلتے ہو باقی کو فانی سے اور بہتر ب کو معیوب سے بیت لعل کے بدلے ستہ خزف
لیجئے پھینک کر در کو ست صدف لیجئے حدیث مین ہے کہ حضرت علی مرتضی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہما کا ابوجہل سے معارضہ ہوا وے یہین
یا حضرت عمار یاسر کا ولید بن مغیرہ سے پہ آیت اتری أَفَمَن وَعَدْنَاهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيهِ آیا وہ شخص کہ وعدہ کیا ہے ہمنے اسکو جنت کا
عقبی مین اور نصرت کا دنیا مین وعدہ نیک کہ اسمین خلاف متصور نہین پس وہ ملنے والا ہے اس سے بے شبہہ یعنے علی اور حمزہ یا عمار رضی اللہ عنہم
جو کوئی ہو كَمَن مَّتَّعْنَاهُ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مانند اس شخص کے کہ فائدہ دیا ہمنے اسکو فائدہ زندگانی دنیا کا کہ دولت اسکی پھری ہے نکبت سے
نعمت اسکی ملی ہے نقمت سے بیت مال کو اسکے چہٹ زوال ہے بس جاہ کو اسکے انتقال ہے بس ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْمُحْضَرِينَ
پھر وہ شخص دن قیامت کے حاضر کئے گیون سے ہے واسطے عذاب کے یا حساب کے مراد اس سے ابوجہل ہے یا ولید پلید ہے وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ
فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ اور یاد کر جس دن کہ پکاریگا اللہ تعالی کافرون کو پس فرماویگا کہان ہین شریک میرے جو تھے
تم دعوی کرتے کہ شریک ہین قَالَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَغْوَيْنَا کہینگے وہ لوگ کہ ثابت ہوا اوپر اسکے بات اللہ کی
وعید کی یا قول لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ کا اور وہ رئیس گمراہون کے یا شیاطین کہ کہینگے ای پروردگار ہمارے یہہ ضعیف اور متابعت کرنیوالے ہمارے
وہ لوگ ہین کہ جنکو گمراہ کیا تھا ہمنے اور شرک کی طرف بلایا تھا اور یہہ شرک لائے تھے أَغْوَيْنَاهُمْ كَمَا غَوَيْنَا گمراہ کیا انکو ہمنے جیسا کہ گمراہ ہوئے
تھے ہم تَبَرَّأْنَا إِلَيْكَ اب بیزاری کی ہمنے ان سے اور کفر سے متوجہ ہوئے طرف تیرے مَا كَانُوا إِيَّانَا يَعْبُدُونَ نہ تھے یہہ واقع مین ہمکو
عبادت کرتے بلکہ اپنی خواہش نفس کی عبادت کرتے تھے وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ اور کہا جاویگا کافرونکو
بلاؤ شریکون اپنے کو یعنے ان بتونکو کہ تم شریک اللہ کا ٹہراتے تھے تو کہ تم سے عذاب دفع کرین پس پکارینگے انکو اس امید پر کہ ہماری مدد کرینگا

پس جواب دینگے انکو کیونکہ عاجز ہونگے نہ جواب دے سکینگے نہ مدد کر سکینگے وَرَأَوُا الْعَذَابَ اور دیکھینگے عذاب کو تابع اور متبوع لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا
يَهْتَدُونَ اور آرزو کرینگے کہ کاشکے وہ ہوتے راہ پانیوالے طرف کسی حیلہ کے کہ عذاب انسے دور کرتا یا راہ پانیوالے ہوتے طرف حق کے کہ عذاب سے
نڈر ہوتے وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ اور یاد کر جس دن کہ پکاریگا اللہ تعالیٰ پانیوالوں کو پس فرمائیگا کیا جواب دیا تھا
تمنے پیغمبروں کو جب انھوں نے تمکو حق کی طرف بلایا تھا فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنْبَاءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَاءَلُونَ پس اندھی و دھندھی ہوجاوینگی
اوپر انکے خبریں جو پیغمبروں سے کہے ہونگے یا بھول جاوینگے حجتوں کو اسدن کچھ بنا نسکینگے کہ کیا کہیں پس وہ لوگ دوسرے سے نہ پوچھینگے کہ کیا جواب
دیں کیونکہ سائل اور مسئول سب عاجز ہونگے اور نہایت دہشت اور حیرت سے بھی پوچھ نہ سکینگے فَأَمَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا
فَعَسَىٰ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ پس جس شخص نے کہ توبہ کی شرک سے اور ایمان لایا خدا اور رسول پر اور عمل کیے اچھے پس امید ہے یہہ کہ ہو فلاح
پانیوالوں سے اور وقت سوال کے عاجز نہ ہوگا جواب سے اور فلاح وابستہ رضا سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے **بیت** دفع چاہنا
گر عذاب باری ہے   راہ شرع پیغمبر راہ رستگاری ہے   لکھا ہے کہ سرداران عرب کے طعن کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے واسطے نبوت کے محمد کو کیوں
اختیار کیا چاہئے تھا کہ یہہ منصب عالی کسی بزرگ اہل مکہ اور طائف کو دیتا لولا انزل هذا القرآن على رجل من القريتين عظيم حق تعالیٰ نے انکے جواب میں
فرمایا وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ اور پروردگار تیرا پیدا کرتا ہے جو کچھ کہ چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے جسکو کہ چاہتا ہے واسطے نبوت کے
جیسا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند کیا مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ نہیں ہے اور نہ ہوگا واسطے کافروں کے مثل ولید بن مغیرہ وغیرہ کے اختیار اسمیں کہ جسے
چاہیں پیغمبر بنالیں کیونکہ یہہ اختیار میں اللہ کے ہے **قطعہ** سب یہہ ہے اختیار میں اوسکے   قبضہ اقتدار میں اسکے   جسکو چاہے کرے رسول
اپنا   دخل کسکو ہے کار میں اسکے سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ پاکی ہے اللہ کو اس سے کہ اسکے اختیار پر کسیکا اختیار چل سکے اور برتر ہے
اس چیز سے کہ شریک لاتے ہیں وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ اور پروردگار تیرا جانتا ہے جو کچھ چھپاتے ہیں
سینے انکے   عداوت پیغمبر اور کینے مومنوں کے سے اور جو کچھ کہ ظاہر کرتے ہیں طعن نبوت کے اور تکذیب قرآنکی وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ
اور وہ اللہ ہے مستحق عبادت کہ نہیں کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ واسطے اسکے ہے تعریف بیچ دنیا اور آخرت
کے کیونکہ دینے والا نعمتوں دنیا اور آخرت کا وہی ہے وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ اور واسطے اسیکے حکم ہے اور طرف اسیکے پھیر
جاؤگے قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِضِيَاءٍ کہہ اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا دیکھا تم نے اگر کردیوے اللہ تعالیٰ اوپر تمہارے رات کو ہمیشہ تا روز قیامت کہ سورج کو زمین کے تلے سے نہ نکالے کون ہے خدا
سوا اللہ کے کہ اپنی قدرت سے لے آوے تمہارے پاس روشنی یعنے دن روشن کہ تم طلب معاش میں اپنے مشغول ہوا أَفَلَا تَسْمَعُونَ کیا
نہیں سنتے تم نصیحت کان فکر کے سے قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ
بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ کہہ کیا دیکھا تمنے اگر کردیوے اللہ اوپر تمہارے دن ہمیشہ روز قیامت تک کہ آفتاب کو آسمان پر ٹھہرا دے یا آہستہ
حرکت دے کون ہے خدا سوا اللہ کے کہ اپنی رحمت سے لے آوے تمہارے پاس رات کو کہ آرام پکڑو تم بیچ اسکے اور رنج کاموں کے سے راحت
پاؤ أَفَلَا تُبْصِرُونَ کیا پس نہیں دیکھتے تم آثار قدرت کو آنکھ سمجھ کے سے وَمِنْ رَحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا
فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ اور مہربانی اپنے سے پیدا کیا واسطے تمہارے رات اور دن کو تو کہ آرام
پکڑو تم بیچ رات کے اور تو کہ ڈھونڈو آثار قدرت کے بیچ دن کے رزق اللہ کے سے کہ فضل اپنے کے سے مقرر کیا اور تو کہ تم شکر کرو اللہ کا اور

نعمت دن رات کے وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ اور یاد کر جسدن کہ پکاریگا اللہ بت پرستوں کو تکرار
اس ندا کا تفریع بعد تفریع ہے پس فرماویگا کہاں ہیں شریک میرے جو تھے تم دعوا کرتے کہ یہہ شریک حق ہیں اور جھوٹ بکتے تھے وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ
أُمَّةٍ شَهِيدًا فَقُلْنَا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ اور کھینچ لیوینگے ہم ہر ایک امت میں سے گواہ اوپر قول اور فعل انکے کے یعنی پیغمبر
اوپر گواہی کے لاوینگے ہم پس کہینگے ہم امتوں کو کہ لاؤ تم دلیلیں اپنی جو رکھتے ہو اور شرک اور تکذیب کے پس جان لیوینگے کہ اسدم تحقیق حق یعنی
با توحید یا حجت واسطے اللہ کے ہے وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ اور کھویا جاویگا انسے جو کچھ باندھ لیتے تھے باتیں یا امید شفاعت کی ع ٤
کہ بتوں سے رکھتے تھے إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَى تحقیق قارون تھا قوم موسی علیہ السلام کے سے لکھا ہے کہ بیٹا حضرت موسی کے
چچا کا تھا کہ اسکے باپ کا نام سہر یا اور دادا کا نام قاہت اور حضرت موسی کے باپ عمران تھے اور دادا قاہت اولاد لاوی بن یعقوب علیہ السلام کی [illegible]
میں ہے کہ قارون بہت خوبصورت اور مرد زاہد تھا خلوت نشین بعد چند روز کے کھانا کھاتا تھا اور قرات توریت میں اقرا بنی اسرائیل اور متواضع اور خلیق
شیطان نے اکر اغوا کیا کہ اسکی خلوت گاہ میں مرد بزرگ بنکر آیا اور سات دن تک اسکے ساتھ بیٹھا کچھ نہ کھایا نہ پیا قارون جانا کہ مجھ سے
بھی زیادہ عابد ہے اسکا معتقد ہوا شیطان نے پھر نصیحت کرنی شروع کی ایک دن قارون کو سمجھایا کہ ہفتہ میں ایکدن کسب معاش بھی کیا کر اپنی محنت سے
پیدا کرکے کھانا اور کھلانا بہتر اجر رکھتا ہے قارون کسب میں مشغول ہوا مالدار ہو گیا اور بعضے کہتے ہیں کہ فرعون حضرت موسی پر طعن فقر کا کرتا تھا
اللہ تعالی نے موسی کو کیمیا سکھا دی انہوں نے حضرت ہارون اور حضرت یوشع علیہما السلام کو اور اپنی بہن کو بتا دی قارون نے انکی بہن سے سیکھی
پھر تقدیر جب تونگر ہو گیا تو حال اسکا بدل گیا بیت فقر کے بعد غنا کیا آیا ہا وہی ایمان پہ آفت لایا فَبَغَى عَلَيْهِمْ پس سرکشی کی اوپر قوم موسی کے
اور چاہا کہ سبکو زیر حکم لاوں وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ اور دیا تھا ہم نے اسکو خزانوں سے اسقدر
کہ کنجیاں اسکی یعنی اٹھانا انکا البتہ بھاری تھا ایک جماعت قوت والے پر عصبہ دس سے چالیس تک کی جماعت کو کہتے ہیں اور یہاں مراد چالیس آدمی ہیں
کہ کنجیاں اسکی اٹھاتے تھے کشاف میں ہے کہ ساٹھ آدمی کا بوجھ بردار خزانوں اسکے کے تھے ہر خزانے کی ایک کنجی تھی اور کوئی کنجی زیادہ انگلی سے نہ تھی اور چمڑے
کی بنی تھیں تا کہ ہلکی ہوں اور امام ثعلبی نے کہا ہے کہ مراد مفاتیح سے ظروف مال ہیں اور وہ چار لاکھ چالیس ہزار انبار تھے سونے اور چاندی کے إِذْ قَالَ
لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ یاد کر جس وقت کہ کہا واسطے قارون کے قوم اسکے نے یعنی مومنوں نے بطریق نصیحت کہ اے قارون
مت خوش ہو مال دنیا پر تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا ہے خوش ہونیوالوں کو اوپر دنیا کے مضمون خوب ہے نظم کیا ہے دنیا گھر ستم کا ہے ملامت خانہ ہے○ وحشت ہے
صحرا ہے بن ہے فقر ہے ویرانہ ہے○ نی رفیق اور نی شفیق و نی مددگار اور نہ یار○ آشنا جسکو سمجھتے یہاں ہو وہ بیگانہ ہے○ کب یہہ مال و دولت و جاہ و جلال دنیوی
لایق دلبستگی عاقل و فرزانہ ہے○ جسنے دل اس سے لگایا عقل سے باہر ہے وہ○ ابلہ ہے نادان ہے مجنوں ہے دیوانہ ہے○ جسنے اس غم خانہ دنیا کے ساغر سے پیا○ ہوش اور عقل سے اسکے بیں وہ
ہے مستانہ○ گر ہے تو دانا تو ڈر روز حساب آتا ہے آہ○ خرمن دنیا کا وہاں جو سو یک یک دانہ ہے○ بہول پیالہ خدا کو مت محو عشق سکی پی○ رافنا غفلت کا کیا تو پیا پیمانہ ہے
وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ اور طلب کر بیچ اس چیز کے کہ دی ہے تجھکو اللہ گھر آخرت کا یہہ تتمہ ہے کلام ناصحوں کا یعنی صرف کر مال اپنے کو راہ خدا میں اور وسیلہ کر
ثواب آخرت کا وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا اور مت بھول حصہ اپنے کو دنیا سے کہ نصیب تیرا مال و بیوی ہیں دنیا وقت نزع کے سوا کفن کے نہ ہوگا پس یہہ سوچ کہ مال دنیا
غرور ہے بیت تصرف میں تیرے گر ملک چین تا یمن ہوگا○ دم رحلت تیرے ہمراہ نہ کچھ غیر کفن ہوگا○ اور بعضوں نے یہہ معنے کہے ہیں کہ فراموش مت کر حصہ اپنے کو یعنی
بقدر احتیاج ضروری کے مال پر کفایت کر اور بیشی باقی ہو سو آگے بھیج بیت چھوڑ اسکو کہ جو ہوس ہو و اسقدر لے کہ تجھکو بس ہو وَأَحْسِنْ كَمَا
أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ اور احسان کر طرف بندگان خدا کے جیسا کہ احسان کیا اللہ نے طرف تیرے اور مت

چاہ فساد بیچ زمین کے ساتھ تکبر اور ظلم کے اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا ہے فساد کرنیوالوں کو کہ ساتھ
دنیا کے اپنی بڑائی کریں اور اتراویں قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ کہا قارون نے جواب میں انکے سوا اسکے نہیں کہ میں دیا گیا ہوں
مال بسبب علم کے کہ نزدیک میرے ہے یعنے علم توریت کا کیونکہ وہ اعلم بنی اسرائیل تھا یا دانا تھا خزائن یوسف علیہ السلام کا وہ تصرف میں لایا
تھا یا علم کیمیا یاد رکھتا تھا کہ اپنی بہن سے سیکھا تھا اَوَلَمْ یَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ
قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا کیا نجانا قارون نے توریت میں پڑھکر اور تاریخ والوں سے سنکر یہہ کہ اللہ نے تحقیق ہلاک کئے ہیں پہلے قارون سے اہل
قرنوں سے ان لوگونکو کہ وہ بہت زور اور تھے اس سے قوت میں اور بہت تھے جماعت والے یا زیادہ تھے جمع مال میں وَلَا یُسْئَلُ عَنْ
ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ اور نہیں پوچھے جاتے گناہوں اپنے سے گنہگار وقت آنے عذاب کے یعنے مشرکوں کے چہروں سے معلوم کر لیتے ہیں
یعرف المجرمون بسیماهم یا نسے سوال استعلام نہوگا کیونکہ حق تعالی دانا ہے یا سوال عتاب نہوگا کیونکہ بے حساب دوزخ میں جاوینگے فَخَرَجَ
عَلٰی قَوْمِهٖ فِیْ زِیْنَتِهٖ پس نکلا قارون شنبہ کے دن اوپر قوم اپنے کے بیچ آرائش اپنے کے اشتر سفید پر سوار زین زرین کسا جامہ ارغوانی
پہنے چار ہزار سوار اسیطرح کے سجے ہوئے ساتھ لئے کشاف میں ہے کہ انیس ہزار سوار سرخ جوڑے شہابی پہنے ہوئے ساتھ تھے اور پہنے
پہلے اس سے رنگ معصفر دیکھا تھا موضح میں ہے کہ ہزار لونڈیاں سفید خچروں پر سوار زین زرین کسے اور لباس معصفر اور ہور سفید پہنے ہمراہ
تھیں القصہ جب اسی وجہ با اور شوکت سے قوم میں آیا قَالَ الَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا یٰلَیْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ قَارُوْنُ اِنَّهٗ لَذُوْ
حَظٍّ عَظِیْمٍ کہا ان لوگوں نے کہ چاہتے تھے زندگانی دنیا کی اے کاشکے ہووے واسطے ہمارے مال مانند اسکے کہ دیا گیا ہے قارون تحقیق وہ بڑے
نصیب والا ہے دنیا سے وَقَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَیْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا اور کہا ان لوگوں نے کہ دیئے
گئے تھے علم احوال آخرت کا یا جو جانتے تھے برکت قناعت کے اور فضل توکل کا مانند حضرت یوشع اور اصحاب انکے کہ وائے ہے واسطے تمہارے
اے طالبو دنیا کے ثواب اللہ کا آخرت میں بہتر ہے مال دنیا سے واسطے اس شخص کے کہ ایمان لاتا ہے خدا و پیغمبر پر اور کام کرتا ہے اچھے وَلَا یُلَقّٰهَآ
اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ اور نہیں سمجھائے جاتے یہہ بات جو علما نے کہی مگر صبر کرنیوالے اوپر طاعت کے باز رہنے والے معصیت سے لکھا ہے کہ قارون کو
حضرت موسی اور حضرت ہارون پر حسد آیا ایکدن حضرت موسی سے کہنے لگا کہ تم پیغمبر ہوئے اور مجھکو کچھ بہرہ نہ پہنچا میں اپنی بے منصبی پر کب تک صبر کروں
پھر ہر روز انکے درپے رہتا تھا یہاں تک کہ حکم زکوۃ نازل ہوا کہ عشر یا ربع مال دیا چاہئے حضرت موسی نے جناب الہی سے اسکا ہزار دینار سے ایک
ٹھہرایا قارون نے جو حساب کیا مبلغ کثیر ہوئے پھر گیا اور بنی اسرائیل کو بلا کر کہا کہ جو موسی کہتے تھے ہم قبول کرتے اب مال تمہارا چھینتے ہیں کیا علاج کریں
سب نے کہا کہ تو مہتر ہمارا ہے جو کہے کہا میں چاہتا ہوں کہ انکو قوم میں رسوا کروں تاکہ کوئی انکی بات پھر نہ سنے پس ایک زن فاجرہ ستیزا نام کو بلا
دو ہمیانیاں زر کی دیں اور کہا کہ مجلس عام میں اقرار کیجو کہ موسی نے مجھ سے زنا کیا ہے دوسرے دن موسی ع لوگوں میں بیٹھے امر و نہی
بیان کرتے تھے کہ چور کے ہاتھ کاٹونگا اور جو کوئی زنا کریگا اگر غیر محصن ہے تازیانے مارونگا اور جو محصن ہے سنگسار کرونگا قارون نے اٹھکر کہا کہ اگرچہ
تم ہی ہو کہا اگرچہ میں ہوں قارون نے کہا کہ بنی اسرائیل گمان کرتے ہیں کہ فلانی عورت سے تمنے زنا کیا حضرت موسی نے فرمایا معاذ اللہ اسے بلاؤ
ستیزا حاضر ہوئی موسی علیہ السلام نے کہا اے زن تجھے قسم دیتا ہوں اس خدا کی جسنے دریا شگافتہ کیا اور توریت نازل کی سچ کہہ ستیزا ہیبت الہی سے
ڈرے کہنے لگی اے کلیم اللہ قارون نے دو ہمیانیاں زر کی رشوت میں مجھے دی ہیں کہ تجھ پر بہتان اٹھاؤں اور میں باوجود گنہگاری اپنے کے تجھ پر افترا
نہیں کرتی اور یہہ ہمیانیاں ہیں وہ مہر لگی قارون کے سب بنی اسرائیل نے مہر قارون کی دیکھ لی اور مکر اوسکا ظاہر ہو گیا حضرت موسی نے منہہ خاک پر رکھا

اور اللہ سے قارون کی شکایت کی خطاب ہوا کہ زمین کو تیرے حکم میں کیا جو کہے کہ موسی علیہ السلام نے کہا اے قوم قارون پر مبعوث ہوا ہوں میں
جیسا کہ فرعون پر تھا جو قارون کے ساتھ ہے وہ ٹھہرا رہے اور جو میرے ساتھ ہے یہاں سے ہٹ جاوے سب بنی اسرائیل اس مجلس سے
کنارہ کش ہوئے مگر دو آدمی اسکے ساتھ رہ گئے حضرت موسی نے زمین کو کہا کہ پکڑ اسکو اور اسکے ساتھیوں کو زمین پاؤں انکے ٹخنوں
تک نگل گئی عجز اور زاری کرنے لگے کچھ فائدہ نہوا حضرت موسی علیہ السلام نے کہا خذیہم تا زانو دھس گئے ہرچند فریاد اور فغان
کرتے تھے حضرت موسی کو کچھ ترس نہ آیا یہاں تک زمین میں تا بسر دھس گئے بعضے مفسروں نے لکھا ہے حق تعالی نے حضرت موسی کو خطاب
کیا کہ اگر ستر بار قارون اور یار اسکے فریاد کرتے نہ رحم کرتا تو اور فریاد کو انکے نہ پہنچتا اور قسم ہے عزت اور جلال اپنی کی مجھکو اگر یکبار مجھے
پکارتے قبول کرتا میں القصہ بعد خسف ہونے قارون کے بعضے بیوقوف بنی اسرائیل آپس میں کہنے لگے کہ موسی اپنے دعا سے قارون کو زمین
میں دھسایا تاکہ خزانوں پر اسکے آپ تصرف کرے حضرت موسی نے دعا کی کہ الہی اسکا مال بھی اسکے ساتھ زمین میں دھسا دے چنانچہ
حق تعالی فرماتا ہے فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ پس دھسا دیا ہمنے ساتھ قارون کے اور گھر اسکے کے زمین کو لباب میں لکھا ہے
کہ ہر روز قارون مقدار قامت اپنے کے گھر اور مال سمیت زمین میں دھستا ہے نفخ صور کو ارض سفلی تک پہنچیگا **بیت**
ہر آن خدا کا جسپہ قہر آئے :: قارون کی طرح زمین میں دھس جائے فَمَا كَانَ لَهُ مِنْ فِئَةٍ يَنْصُرُونَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ پس
نہوے واسطے قارون کے کوئی جماعت یاروں اسکے سے اسدم کہ مدد دیتے اسکو سوا اللہ کے وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِينَ اور
نہوا بدلا لینے والوں سے یا منع کرنے والوں سے عذاب اپنی جان سے یعنے کسی نے عذاب اس سے دفع کیا نہ وہ آپ اپنا عذاب
دور کر سکا وَأَصْبَحَ الَّذِينَ تَمَنَّوْا مَكَانَهُ بِالْأَمْسِ اور صبح اٹھے وہ لوگ کہ آرزو کرتے تھے مرتبہ اور جاہ اسکے کل کو یعنے
مایوس اٹھے بعد خسف اسکے يَقُولُونَ وَيْكَأَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ کہنے لگے آپس میں
ایک دوسرے سے واہی ہے اور تیرے جان تو کہ اللہ کھول دیتا ہے رزق واسطے جسکے کہ چاہتا ہے بندوں اپنے سے اور
تنگ کر لیتا ہے اوپر جسکے کہ چاہتا ہے **بیت** بسط عزت سے نہیں محض ارادت سے ہے :: قبض ذلت سے نہیں اسکی مشیت سے
ہے :: ویک بمعنے ویلک ہے اور اعلم مضمر ہے اور جلالین میں ہے کہ وی اسم فعل ہے بمعنی اتعجب یعنی انا اور کاف بمعنی لام ہے
لَوْلَا أَنْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا اگر نہوتا یہ کہ احسان کیا اللہ نے اوپر ہمارے البتہ دھسا دیتا ہمکو بھی زمین میں
بیت مثل قارون گر نہ مال و رتبہ دنیا ہوا :: خسف سے تو بچ گئے اچھا ہوا اچھا ہوا وَيْكَأَنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ وی
کلمہ ندامت ہے اور کاف واسطے تشبیہ کے ہے یا ویکان سارا بمعنی الم تعلم اور الم تر کے ہے یعنے نہیں جانتا تو اور نہیں
دیکھتا یہ کہ نہیں فلاح پاتے کافر عذاب سے یعنے بے ایمان یا کفران نعمت والے یا جھٹلانیوالے انبیا کے تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ
لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا یہ گھر آخرت کا یعنے بہشت کرتے ہیں ہم اوسکو واسطے ان لوگوں کے کہ نہیں چاہتے
تکبر کرنا بیچ زمین کے ساتھ اہل زمین کے اور نہ فساد اور ستم اوپر لوگوں کے جیسے قارون نے چاہا تھا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ اور سر انجام
نیک واسطے پرہیزگاروں کے ہے یا آخرت واسطے پرہیزگاروں کے ہے یعنے بہشت صاحب بحر الحقائق نے کہا کہ سرا رضا مر واسطے
اس جماعت کے ہے کہ پاک ہیں آلودہ کی صفات نفسانیہ سے اور زمین بشریت میں غلو نہیں کرتے مثل فرعون اور جباروں کے اور نفسا
نظر سے بچیں ہیں کہ سوا تیرے کسی کے طرف التفات نہیں کرتے قطعہ اسے راضی تجھ سے خدا ایسے ہیں جو :: گھر رضا سے حق کا

کیون انکو ہو؛ قول اور فعل انکا سب مقبول ہے؛ یارے باری ناہین ہے چپ بہ چپ ؛ کام جو انکا ہے وہ حق کا ہے کام ؛
ہین تصرف مین انہین کے خاص و عام ؛ جو وہ چاہین سو کرین محبوب ہین ؛ حق ہے طالب انکا وہ مطلوب ہین ؛ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ
فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا جو کوئی آوے ساتھ نیکی کے کہ خوبی سلی ہے یا بندگی یا اخلاص دلی ہے یا معرفت لم یزلی ہے پس واسطے اسکے بہتر
اس خصلت سے یا طاعت سے یا معرفت سے یا جو کوئی آدمی بھلائی کرے دنیا مین پس واسطے اسکے بہتر ہے اُس سے آخرت مین وَمَنْ جَاءَ
بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ اور جو کوئی آوے ساتھ برائی کے کہ شرک اور تکذیب اور
سوا اسکے ہے پس نہ جزا دیے جاوینگے وہ لوگ کہ کین ہین اُنھون نے برائیان مگر جو کچھ کہ تھے کرتے دنیا مین سمجھ لیجے کہ ظاہر اس آیت کا
دلیل ہے اسپر کہ ثواب نیکی کا بہتر اس سے ملیگا اور عذاب بدی کا برابر اسکے اور وضع مظہر موضع مضمر مین واسطے تقبیح حال بدکارون کے ہے
اور اسناد سیہ کا مکرر بجہت زیادتی تقبیح حال گنہگارون کے ہے لکھا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ہرمان ہجرت جحفہ مین پہنچے شوق حرم
کعبہ اور آرزوے وطن پیدا ہوے جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لائے إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ تحقیق جسنے
کہ فرض کیا ہے اوپر تیرے پہنچانا قرآن کا یا عمل کرنا اسپر البتہ پھیر لیجانیوالا ہے تجھکو طرف جگہہ پھر جانے کے یعنے مکہ کے بعضے کہتے ہین یہہ وعدہ
ہے فتح مکہ کا اور بعضے کہتے ہین کہ معاد بہشت ہے اور تاویلات کاشفی مین ہے کہ معاد فنا فی اللہ اور بقا باللہ ہے سالک پر اس مقام
سر منہ البداء والیہ المعود کھل جاتا ہے نظم ابتدا جس سے ہے اس سے انتہا ؛ ابتدا و انتہا ہے ایک جا ؛ آئے
جس جاسے ہین جانا بھی ہے وہان ؛ آنے اور جانیکا جان ایک ہے مکان ؛ کون لایا اور لیے آیا کسے ؛ کس جگہہ سے لایا اور لایا کسے
کس جگہہ لیجائیگا تک سوچ تو ؛ سوچ تو غافل بس اتنا بھی تو ہو ؛ گفتگو کا کچھ نہین ہے یہہ مقام ؛ فہم یہان درکار ہے اور نے کلام ؛ قُلْ رَّبِّي
أَعْلَمُ مَن جَاءَ بِالْهُدَىٰ وَمَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ پروردگار میرا خوب جانتا ہے اس شخص کو آیا ہے
ساتھ راہ راست کے یا توحید کے یا قرآن کے اور وہ مین ہون اور خوب جانتا ہے اس شخصکو کہ وہ بیچ گمراہی ظاہر کے ہے اور وہ منکر میرا ہے
وَمَا كُنتَ تَرْجُو أَن يُلْقَىٰ إِلَيْكَ الْكِتَابُ إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ ظَهِيرًا لِّلْكَافِرِينَ اور نہ تھا تو امیدوار
اس بات کا کہ اُتارا جاوے طرف تیرے قرآن مگر مہربانی پروردگار تیرے کے سے اوپر تیرے پس مت ہو تو پشتی بان اور مددگار واسطے
کافرون کے یعنے انکی خاطرداری مت کر اور التماس انکے کا جواب مت دے بیت سخت دشمن ہے رقیب اس سے نہ ایک بات تو کر نہ دلاو نہ تسلی
نہ مدارات تو کر وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ آيَاتِ اللَّهِ بَعْدَ إِذْ أُنزِلَتْ إِلَيْكَ وَادْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اور چاہئے
کہ کافر نہ باز رکھین تمکو پڑھنے آیتون اللہ کے سے اور عمل کرنے سے اُنپر پیچھے اسکے کہ اُتارے گئین طرف تیرے اور پکار خلق کو طرف عبادت
پروردگار اپنے کے اور مت ہو شریک لانے والون سے وَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ اور مت پکار ساتھ اللہ کے معبود اور کو کیونکہ
لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ نہین کوئی خدا لائق پکارنے کے مگر وہ سمجھ لیجئے کہ مخاطب اس آیہ مین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور مراد امت آپکی
ہے اور فائدہ خطاب کا ساتھ اس جناب کے یہہ ہے کہ مشرکون کے طمع قطع ہو جاوے کہ موافقت ہماری آپ ہرگز نہین کرینگے كُلُّ شَيْءٍ
هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ہر چیز ہلاک ہونیوالی ہے مگر ذات پاک اسکی یا سب عمل باطل ہے مگر جس سے ذات مبارک اللہ تعالی کی مطلوب ہو
لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ واسطے اسیکے ہے حکم اور طرف اسیکے پھیرے جاوینگے واسطے جزا اور سزا کے محقق کہتے ہین کہ جو موجود حقیقی
نہین سوا حق کے پس حقیقت مین ماسوا اسکے فانی ہے نظم ہر دمک بس لا اله الا هو ؛ راخت اقسام شرک ہے یہ تو ؛ غیر حق

کون وہ جہان میں ہے نہ زمین ہے نہ آسمان ہی ہے نہ ہوا ہے نہ کوئی ہوویگا ہے وہی ایک واحد اور یکتا ماسوا اسکے جو
ہے مالک ہے فنی ہے قایم کوئی نہ سالک ہے غیر معدوم او فانی ہے وہی باقی ہے جاودانی ہے اسکے غیرت نے غیر کہا چھوڑا
حرف شرکت ازل میں ہے توڑا نہ شریک اور نہ کوئی ہمتا ہے وہ اکیلا ہے اور یکتا ہے اوسکے جہت اور کا وجود نہین کچھ نمایش
نہین نمود نہین وہی اول ہے اور آخر ہے وہی باطن ہے اور ظاہر ہے راقم اس زیادہ یہان مت بول کشف اسرار مین زبان
مت کھول یہہ مکان ہے خموش رہیگا کہ سمجھنے کا ہے نہ کہنے کا سورہ عنکبوت مکی ہے انہتر آیتین ہین نوسو اسی کلمہ ہین چار
ہزار ایک سو چہا نوین حرف ہین فواصل اسکی نمرہین اور ربط اسکا ساتھہ سورہ قصص کے یہہ ہے کہ دونون مین اثبات توحید اور نفی شرک
مذکور کی ہے اور یہہ بھی ہے کہ آخر مین قصص کے ذکر ہلاک اور فنا اور بازگشت کا طرف حساب گاہ کبریا کے تھا آغاز مین اس سورہ کے ذکر فتنہ و بلا کا
الفتنہ اشد من القتل یعنی زیادہ تر ہلاک اور فنا ہے

سورۃ العنکبوت مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وہی تسع وستون آیۃ

الم حروف مقطعہ واسطے عاجز کرنے خلق کے ہین تو کہ سمجھین کسی کو ساتھہ حقایق اس کتاب کے راہ نہین اور عقل کسی کامل کی کنہ معرفت
اسکے سے آگاہ نہین **بیت** عقل عاجز کم ہے یہین فہم خلق پہنچے کیا اسکو خیال و وہم خلق لکھا ہے کہ الف اشارہ باسم اللہ ہے
اور لام بلطیف اور میم بمجید فرماتا ہے کہ اللہ مین ہون عبادت میری کرو لطیف مین ہون اخلاص بیچ بندگی میرے کے مت چھوڑو مجید
مین ہون بزرگی اور دین کی مسلم مت رکھو أَحَسِبَ النَّاسُ أَن يُتْرَكُوا أَن يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ کیا گمان کیا ہے
لوگون نے یہہ کہ چھوڑے جاوین اتنے ہی بات پر کہ منہہ سے کہہ لیوین کہ ایمان لائے ہم اور حال یہہ ہے کہ وہ نہ آزمائے جاوین ساتھہ
اوامر اور نواہی کے یا نفس اور مال کے یا ہجرت اور جہاد کے سمجہہ لیجئے کہ یہان استفہام انکاری ہے بوجہ توبیخ اور ایسے آیتین بیچ شان
جماعت مسلمانون کے آئی ہین کہ مکہ مین تھے اور انکو ہجرت وہان سے مشکل تھی اور مہاجرین انکو مدینہ سے کھلا کھلا بھیجتے تھے کہ اسلام
تمہارا جب تک کہ جوار کفار مین ہو تمام نہین ہے بعضے تب ہجرت کر کے باہر مکہ سے نکلے مشرک آگاہ ہو کر کتنون کو راہ سے پھیر لے گئے اور
کتنے انسے بھاگ کر نجات یافتہ ہوئے انکے حق مین فرمایا کہ بے کشاکش بلا دعوی ولا صحیح نہین **بیت** عاشقون کو درد و غم لیبا یہ کھینچا
چاہیئے جور یار اور طعنہ اغیار کھینچا چاہیئے بحر مواج مین ہے کہ یہہ آیت بیچ شان ایک گروہ مومنون کے آئی ہے کہ ایذا سے مشرکان سے
عاجز آئے تھے اور فریاد و فغان کرتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ عمار یاسر رضی کے شان مین ہے کہ انکو کافر بسبب ایمان لانے کے پکڑ لے گئے
اور نالے کرتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ مولی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا مہجع نام جنگ بدر مین زخم تیر عامر حضرمی سے شہید ہوا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی مدح مین فرمایا ھو اول من یدعی الی باب الجنۃ من ہذہ الامۃ قوم اسکے واسطے اسکی روتی تھی خوب عالمانہ
یہہ آیت اسکے قوم کی شان مین نازل کی یا اسکا باپ بہت جزع فزع کرتا تھا اسکے حق مین یہہ آیت بھیجی کہ بعد قبول ایمان سے بلا ابتلا اور امتحان
کے کام نہین نکلتا **نظم** رنج اٹھایا چاہیئے اور درد کھینچا چاہیئے نالۂ گرم اور آہ سرد کھینچا چاہیئے ابتلا امتحان ہین عشق مین سو
سوطرح بار جور کہین سو ہو کر مرد کھینچا چاہیئے وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ
الْكَاذِبِينَ اور البتہ تحقیق آزمایا تھا ہمنے ان لوگون کو کہ پہلے ان مسلمانون سے تھے یعنے سب استون پہلیون کے آزمایش کی ہے
اور دعوی ہر ایک کا محک بلا پر آزمایا ہے پس البتہ ظاہر کر دیگا خدا ان لوگون کو کہ سچ بولے ہین بیچ دعوی ایمان مین اور البتہ ظاہر کر دیگا جھوٹونکو

کہ بیچ دین کے ہین یا دیکھا دیگا ان دونو فرقون کو خلق کو یا جزا دیگا ان دونون گروہ کو ساتھ اس چیز کے کہ جانتا ہے سچ اور جھوٹ انکا قطعہ
عشق مین کوئی اگر دعوے کرے یار اسکا امتحان سو طرح لے کھینچے جو بار جفا صادق ہے وہ بھاگتا ہے رنج سے کاذب ہے جو صادق و کاذب
کی یہہ پہچان ہے جان اسے کچھ تو نہین انجان ہے اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّـاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا کیا گمان کرتے ہین وہ لوگ
جو کرتے ہین برائیان مانند کفر اور معاصی کے یہہ کہ چڑھ جاوین ہمسے یعنے غالب ہو جاوین اور عاجز کردین ہمکو سزا پہنچانے مین برا برا انکے سَآءَ
مَا يَحْكُمُوْنَ برا ہے وہ جو حکم کرتے ہین فتوحات مین ہے کہ آیا گمان کرتے ہین گنہگار یہہ کہ بسبب گناہون کے سبقت لیجاوین مغفرت
اور رحمت ہمارے پر برا ہے یہہ جو حکم کرتے ہین کیونکہ رحمت ہماری سبقت لے گئی ہے اوپر گناہون انکے کے کہ موجب غضب کے ہین بیت
تیرہ آفاق ہوا روے سیہ سے ہے میرے لیک رحمت تیری صد چند گنہ سے ہے میرے مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ
لَاٰتٍ جو کوئی ہے امید رکھتا لقاء خدا کے بہشت مین یا ملنے کے ثواب الہی کے یا جو کوئی ڈرتا ہے قیامت سے اور عرض اعمال اپنے سے اوپر
خدا کے کہہ تیار ہو پس تحقیق وعدہ اللہ کا واسطے لقا یا جزا کے البتہ آنیوالا ہے وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور وہ سننے والا ہے باتین بندون کی جاننے والا
ہے نیتین انکی وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ اور جو کوئی جہاد کرتا ہے ساتھ کفار کے یا ساتھ ہواے نفس غدار کے پس سوا
اسکے نہین کہ جہاد کرتا ہے واسطے جان اپنے کے کیونکہ ثواب اسکا اسیکو ملتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ تحقیق اللہ بے پروا ہے
طاعت عبادت عالمون کے سے تکلیف عبادت کی بندون کو واسطے اصلاح احوال انکے کے ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے البتہ دور کرینگے ہم انسے برائیان انکی وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ
الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور البتہ بدلا دیوینگے ہم انکو بہتر اس چیز کا کہ تھے وہ کرتے یعنے توحید کا کہ بہتر سب عملون انکے سے ہے بدلا دینگے
ہم اور باقی عملون کا بدلا اگرچہ اسکے برابر نہین ہین مساوی اسیکی عطا کرینگے اور اکثر اعمال انکے سے ایک کا دس حصہ اور نو سو حصون تک دینگے
کیونکہ وہ محتاج ہین اور ہم بے نیاز اور رسم ہے کہ مصرعہ غنی رحم کرتا ہے محتاج پر لکھا ہے کہ جب سعد بن ابی وقاص رض ایمان لائے ماں انکی
حمیرہ بنت سفیان نے قسم کھائی کہ دھوپ مین کھڑی رہونگی اور کچھ نہ کھاؤنگی جبتک تو دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اختیار کیا ہے
نہ پھر جاوے سعد نے یہہ احوال حضرت سے عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا اور حکم کیا ہمنے آدمی کو
ساتھ ماں باپکے بھلائی کرنا وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا اور اگر کوشش کرین ماں باپ
اور جھگڑین تجھسے تو کہ تو شریک لاوے تو ساتھ میرے اس چیز کو کہ نہین ہے واسطے تیرے ساتھ الوہیت اسکے کے علم پس مت کہا مان دونو کا
کہ اطاعت کرنی مخلوق کی معصیت خالق مین درست نہین اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ طرف جزا میرے کے بازگشت تمہاری
ہے اے مومنو اور کافرو اور معصیت مین کہا ماننے والو ماں باپ کے اور نہ ماننے والو پس جزا دونگا مین تمکو وقت جزا دینے کے ساتھ اس
چیز کے کہ تھے تم کرتے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ اور وہ لوگ جو ایمان لائے بعد کفر کے اور کام
اچھے بعد برائیون کے البتہ داخل کرینگے ہم انکو بیچ نیکیون کے یا لا وینگے ہم انکو بیچ مقام صالحون کے کہ بہشت ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ
يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ اور بعضے لوگون مین سے وہ شخص ہے کہ کہتا ہے ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے مراد اس سے منافق اور ضعیف الایمان
ہین فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ پس جب ایذا دیا جاتا ہے بیچ راہ اللہ کے بسبب دین اسکے کے یعنے کافر
اسکو رنج پہنچاتے ہین کرتا ہے رنج لوگون کے کو مانند عذاب خدا کے یعنے ایمان چھوڑ دیتا ہے عذاب خلق کے ڈر سے جیسے کہ کفر کو ترک کیا تھا

خوف عذاب خدا سے وَلَئِنْ جَاءَ نَصْرٌ مِّن رَّبِّكَ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ اور اگر آوے مدد پروردگار تیرے کی طرف سے مانند
فتح اور غنیمت کے البتہ کہینگے تحقیق تھے ہم ساتھ تمہارے دین اور ملت مین ہمکو بھی غنیمت مین حصہ دو أَوَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ
الْعَالَمِينَ کیا نہین اللہ دانا تر ساتھ اس چیز کے کہ بیچ سینون عالمون کے ہے صفائی اخلاص اور کدورت نفاق سے وَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ
آمَنُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنَافِقِينَ اور البتہ جانتا ہے اللہ ان لوگون کو جو ایمان لائے اور البتہ جانتا ہے منافقون کو اور ظاہر کر دیگا دنیا مین انکو
بلا اور محنت مین ڈال کر کہ محک امتحان بلا ہے جیسے امتحان جوہر بروان ہے صرجس طرح آتش جانتا ہے معیار طلا لباب مین ہے کہ ابو سفیان اور
امیہ بن خلف نے امیر المومنین عمر فاروق بن خطاب اور جناب علی رضی اللہ عنہما سے کہا کہ اس دین کے سے پھر جاؤ اور دین قدیم اپنے آبا کا اختیار
کرو پھر جو اس مین کچھ گناہ تمپر آویگا تو ہم اٹھا لینگے تم پر بوجھ پچھوڑینگے حق تعالی نے فرمایا کہ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا
سَبِيلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطَايَاكُمْ اور کہا ان لوگون نے جو کافر ہوئے واسطے ان لوگون کے جو ایمان لائے پیروی کرو راہ ہماری کی یعنے ہمارے
باپون کی طریقہ پر چلے جاؤ اور چاہیے کہ اٹھا لیوین ہم گناہ تمہاری یہان امر بناویل جزا ہے یعنے اگر پیروی کروگے تم ہماری تو ہم اٹھا لیوینگے۔
خطائین تمہاری وَمَا هُم بِحَامِلِينَ مِنْ خَطَايَاهُم مِّن شَيْءٍ اور حالانکہ نہین کافر اٹھانیوالے گناہ مومنون کے سے کچھ چیز إِنَّهُمْ
لَكَاذِبُونَ تحقیق وہ البتہ جھوٹے ہین اس بات مین کہ کہتے ہین ہم اٹھا لینگے بوجھ گناہون کا مسلمانون سے کہ وہ بوجھ اٹھانے پر قادر
ہی نہونگے نہ تھوڑا نہ بہت کیونکہ انہین کے گناہ ہونگا ان پر بوجھ بھاری ہوگا پھر سے گناہون ان لوگون کے سے کہ
جنکو انہون نے گمراہ کیا ہے گران بار ہونگے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَّعَ أَثْقَالِهِمْ
اور البتہ اٹھاوینگے بوجھ اپنے گناہون کے قیامت کے روز اور بوجھ دوسرون کے ساتھ بوجھون اپنے کے یعنے
وبال گناہون کا ان لوگون کے جنکو گمراہ کیا ہے زیادہ انکے گناہون پر رکھا جاویگا بغیر اسکے کہ گناہ سے گمراہ ہون کے
کچھ کم ہو وَلَيُسْأَلُنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ اور البتہ پوچھے جاوینگے تابع اور متبوع دن قیامت
کے اس چیز سے کہ تھے باندھتے یعنے جھوٹی باتین جو سبب گمراہی اور تباہی خلق کے ہوتے ہین وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ
فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے نوح کو طرف قوم اسکے کے پس رہا بیچ انکے واسطے
دعوت انکے کے طرف حق کے ہزار برس مگر پچاس برس روایت اشہر یہہ ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام چالیس برس کی عمر مین پیغمبر
ہوئے اور نو سو پچاس برس خلق کو دعوت کرتے رہے اور بعد طوفان کے ساٹھ برس اس عالم مین رہے بعضون نے لکھا ہے کہ عمر نوح
علیہ السلام کی ایک ہزار چار سو برس کی ہوئی تھی عین المعانی مین ہے کہ تین سو ستر برس کی عمر مین مبعوث ہوئے نو سو اور پچاس سال
دعوت کرتے رہے اور بعد طوفان کے تین سو پچاس برس جئے ملک الموت نے دم قبض روح پوچھا کہ اے بڑی عمر والے
پیغمبرون مین دنیا کو کیسا پایا کہا کہ مانند اس گھر کے کہ دو دروازے رکھتا ہوا ایک مین سے جاوین دوسرے مین سے نکل آوین

بیت

عمر ہو تیری گر ہزار برس ::	موت آخر دلاتی سر پہ کھڑی
وقت مردن تو فکر کر کہ نیک	دم کا دم اور ہزار سال ہین ایک

سمجھ تب لیجئے کہ بیان کرنا قصہ نوح علیہ السلام کا واسطے تسلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے اور آپ کو جتانا ہے کہ کیسے کیسے
ایذا اسنے قوم سے کھینچے اور جھٹلانے والون کو ڈراتا ہے کہ طوفان مین سب کو ڈبو دیا اسطرح کہ نوسو پچاس برس انھون نے جفائے
قوم اٹھائے اور دعوت فرمائی جو کسی نے نہ مانا فَأَخَذَهُمُ الطُّوفَانُ وَهُمْ ظَالِمُونَ پس پکڑا قوم انکے کو عذاب
طوفان نے اور وہ کافر تھے فَأَنجَيْنَاهُ وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ وَجَعَلْنَاهَا آيَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝ پس نجات
دی ہمنے نوح علیہ السلام کو اور کشتی والون کو یعنے حضرت نوح کے ساتھ جو کشتی مین سوار تھے آدمی مسلمان اور جانور اور
کیا ہمنے کشتی کو یا قصہ نوح کو نشانی یا عبرت واسطے عالمون کے لوگ ساتھ اسکے دلیل پکڑین یا نصیحت قبول کرین
وَإِبْرَاهِيمَ اور بھیجا ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ یاد کر جسوقت کہا اوسنے
واسطے قوم اپنے کے کہ بابل مین رہتے تھے عبادت کرو اللہ کو اور ڈرو اس سے ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ
عبادت اور ڈرنا یہہ بہتر ہے واسطے تمہارے دنیا سے کہ رکھتے ہو اگر ہو تم جانتے خیر کو شر سے اور نفع کو ضرر سے إِنَّمَا
تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا سوا اسکے نہین کہ عبادت کرتے ہو تم سوا خدا کے
بتون کو اور بنا لیتے ہو جھوٹ کہ انکا نام خدا رکھتے ہو إِنَّ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ
رِزْقًا فَابْتَغُوا عِندَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ تحقیق جنکو کہ عبادت کرتے ہو تم سوا خدا کے نہین
مالک واسطے تمہارے رزق دینے کے پس ڈھونڈو نزدیک اللہ کے رزق کہ وہ قادر ہے اسکے دینے پر اور عبادت کرو اسکو
ساتھ یگانگی کے اور شکر کرو اسکا کہ سوجب مزید نعمت ہے إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ طرف اوسکے پھر جاؤ گے تم یہان تک کلام
ابراہیم علیہ السلام کا تمام ہوا اب حق تعالی قریش کو ڈراتا ہے اور فرماتا ہے وَإِن تُكَذِّبُوا فَقَدْ كَذَّبَ
أُمَمٌ مِّن قَبْلِكُمْ اور اگر جھٹلاؤ تم اے مکے والو پیغمبر میرے کو پس تحقیق جھٹلایا تھا پیغمبرون اپنے کو امتون نے پہلے تم سے
جیسے قوم نوح اور ہود اور صالح نے علی نبینا وعلیہم السلام اور انکے تکذیب نے کچھ ضرر پیغمبرون کو نہ پہنچایا بلکہ ضرر اسکا انہین پر
آیا کہ عذاب دنیا اور آخرت کے سزاوار ہوئے پس تمہارے تکذیب سے بھی میرے حبیب کو کیا زیان ہے وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ
الْمُبِينُ ۝ اور نہین اوپر پیغمبر کے مگر پہنچا دینا ظاہر سو اس نے پیغام پہنچا دیا اور ثواب اور عقاب آخرت کا بتا دیا اور تم نے اسکی بات کو
جھٹلا دیا اور بعث اور حشر کا انکار کیا أَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللَّهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ کیا نہین دیکھا انھون نے
یعنے منکرون نے بعث کے کہ کیونکر پہلے بار کرتا ہے اللہ پیدایش اور عدم سے وجود مین لاتا ہے پھر دوبارا کریگا اسکو کہ بعد مرنے
کے جلا دیگا إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ تحقیق پہلے اور پیچھے جلانا اوپر اللہ تعالی کے آسان ہے ۝ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ
فَانظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللَّهُ يُنشِئُ النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم منکرون کو کہ
سوچ کر سیر کرو بیچ زمین کے پس دیکھو کہ کیونکر شروع کیا اللہ نے پیدایش کو کہ طرح طرح کی شکلین اور جدا جدا فعل اور
نئی نئی حالتین مین پھر اللہ ہے پیدا کریگا پیدائش پچھلی حاصل یہہ ہے کہ جب تمنے دیکھہ لیا کہ ابتدا مین خالق سب کا اللہ ہے
پس سمجھ جاؤ کہ انتہا مین بھی وہی ہوگا

بیت

وہ ہی سیدہی تو پھر معبد بھی ہے		خوف بھی اُس سے اور امید بھی ہے	

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تحقیق اللہ تعالی اوپر ہرشی کے شروع اور اعادہ سے قادر ہے کیونکہ قدرت صفت ذات اسکی ہے
اور ذات اسکی بنسبت سب ممکنات کے برابر ہے تب پیدائش پچھلی پر کیون نہ ہوگا یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَرْحَمُ مَنْ یَّشَآءُ عذاب
کرتا ہے جسے چاہے اور بخش دیتا ہے جسے چاہے وَاِلَیْہِ تُقْلَبُوْنَ اور طرف اسکے پھیرے جاؤگے روز جزا مین کفر پر عذاب کریگا اور
ایمان پر ثواب دیگا کشف الاسرار مین ہے کہ عذاب اسکا عدل سے ہے اور رحمت اسکی فضل سے جسکو چاہیگا عدل سے دوزخ مین
ڈالیگا اور جسکو چاہیگا فضل سے بہشت مین پہنچاویگا ۞ بیت عدل کریگا تو ٹھکانا کہان فضل کریگا تو ہی سب کچھ وہان ۞
عدل نہین چاہتے ہم اے رحیم فضل کر اپنا تو بڑا ہے کریم زاد المسیر مین ہے کہ عذاب بدخوئی پر ہین اور رحمت خوش خلقی پر اور بعضون
کے نزدیک عذاب میل دنیا پر ہے اور رحمت ترک دنیا پر یا حرص اور قناعت پر یا متابعت بدعت اور ملازمت سنت پر یا تفرقہ خاطر اور جمعیت
دل پر امام قشیری رحمۃ اللہ نے کہا ہے کہ عذاب یہہ ہے کہ بندے کو اسکے جان پر چھوڑ دے اور رحمت یہہ ہے کہ خود اسکی کارسازی کرے

بیت

۞ تو اگر یار میرا ہو جاوے ۞	۞ گرم بازار میرا ہو جاوے ۞

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ اور نہین تم اے لوگو عاجز کرنے والے پروردگار اپنے کو عذاب اپنے سے بیچ
زمین کے کہ کہین بھاگ کر جاؤ اور نہ بیچ آسمان کے اگر چڑھ جاؤ اسکے عذاب سے کہین نہین بچ سکوگے یا نہ رہنے والے زمین کے اور نہ بیچ والے
آسمان کے قدرت رکھتے ہین اوپر عاجز کرنے خدا کے وَمَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ۞ اور نہین واسطے تمھارے سوا اللہ تعالی کے
کوئی دوست کہ بچاوے عذاب حق سے اور نہ مدد دینے والا کہ چھڑاوے اُس سے وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَلِقَآئِہٖٓ اُولٰٓئِکَ یَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِیْ
وَاُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اور جو لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ آیتون کتاب اللہ کے یا ساتھ نشانیون وحدانیت اسکے کے اور ملاقات اسکی کی
یعنے قیامت کے یہہ لوگ ناامید ہوے رحمت میری سے دنیا مین یا آخرت مین اور تعبیر ماضی بجہت تحقیق وقوع ہے اور یہہ لوگ واسطے انکے عذاب ہے دردناک
یعنے دائم بسبب کفر اسکے کے سمجھنا چاہیے کہ درمیان مین یہہ کئی جملہ معترضہ بیان کرکر پھر وہی قصہ ابراہیم علیہ السلام کا شروع کیا فَمَا کَانَ جَوَابَ
قَوْمِہٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْہُ اَوْ حَرِّقُوْہُ فَاَنْجٰہُ اللّٰہُ مِنَ النَّارِ پس نہ تھا جواب قوم ابراہیم علیہ السلام کا بعد منع کرنے بت پرستی کے اور توڑنے
بتون کے مگر یہہ کہ کہتے تھے آپس مین بعضون سے کہ مار ڈالو ابراہیم کو یا جلا دو اسکو پھر سب نے اتفاق کرکر آگ مین ڈال دیا پس نجات دی اسکو اللہ تعالی نے
آگ سے کہ گرمی کو اسکے سردی سے بدل ڈالا اور شعلہ نار سرنگ گل انار کر دیا اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ تحقیق بیچ اس نجات کے البتہ
نشانیان ہین قدرت کاملۂ حق کے کہ آگ کا بجھانا اور پھولونکا وہان کھلاجانا ہے واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین کیونکہ وہ ان باتون مین تامل کرکے نفع اٹھاتے
ہین وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَوْثَانًا مَّوَدَّۃَ بَیْنِکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا اور کہا ابراہیم علیہ السلام نے سوا اسکے نہین کہ پکڑا ہے تمنے سوا
خدا کے بتون کو ساتھ خدا کے واسطے دوستی کے درمیان اپنے بیچ زندگانی دنیا کے کہ تم اور بت پرست آپس مین ملے رہو ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَکْفُرُ
بَعْضُکُمْ بِبَعْضٍ وَّیَلْعَنُ بَعْضُکُمْ بَعْضًا پھر دن قیامت کے کافر ہو جاوینگے اور بیزار اور منکر بعضے تمھارے کہ متبوع ہو بعضون سے کہ تابع ہونگے
اور لعنت کرینگے بعضے تمھارے کہ پیرو اور ارزل ہین بعضون کو کہ پیشرو اور اشراف ہین وَمَاْوٰىکُمُ النَّارُ وَمَا لَکُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ اور جگہہ پھرنے تمھاری
سب کی دوزخ ہے اور نہین واسطے تمھارے اس دن یارون اور مددگارون سے کہ آگ سے بچاوے جیسے ابراہیم کو سلامت رکھا فَاٰمَنَ لَہٗ لُوْطٌ

پس ایمان لایا واسطے اسکے لوط علیہ السلام نے کہ بھانجا یا بھتیجا اسکا تھا وَقَالَ إِنِّي مُهَاجِرٌ إِلَىٰ رَبِّي اور کہا ابراہیم عم نے اسکو اور
بی بی سارہ کو کہ چچا کی بیٹی تھی انکے اور انپر ایمان لائی تھی کہ تحقیق مین وطن چھوڑنیوالا ہون طرف پروردگار اپنے کے یعنے دشمنون سے
تنگ اگر اب یہان سے نکلتا ہون وہان جاؤن گا جہان امر پروردگار میرے کا ہے إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ تحقیق وہ غالب ہے مجھے
دشمنونکا مغلوب نہ کریگا دانا ہے حکمت سے کام میرا سنواریگا پس لوط اور بی بی سارہ کو لیکر کوفہ کے پہاڑ مین ہو کر حران مین جا ولایت شام مین
داخل ہوئے حضرت ابراہیم فلسطین مین رہے اور حضرت لوط موتفکہ مین گئے کشاف مین ہے کہ حضرت ابراہیم وقت ہجرت کے پچھتر
برس کے تھے اور اسی برس حضرت اسمعیل پیدا ہوئے بی بی ہاجرہ سے اور جب ایک سو بارہ یا بیس برس کی عمر ہوئی
بی بی سارہ سے حق تعالی نے فرزند دیا چنانچہ فرماتا ہے وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ اور بخشا ہمنے اسکو بڑھاپے مین
بیٹا اسحاق نام وَيَعْقُوبَ اور پوتا یعقوب وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ وَآتَيْنَاهُ أَجْرَهُ
فِي الدُّنْيَا اور کی ہم نے بیچ اولاد اسکے کے پیغمبری یعنے بنی اسرائیل اور بنی اسمعیل مین اور کتاب کہ توریت اور انجیل
اور زبور اور فرقان ہین اور دیا ہمنے اوسکو ثواب اسکا بیچ دنیا کے کہ بڑھاپے مین بانجھ بی بی سے فرزند عنایت کیا یا اولاد
پاکیزہ دی اور نبوت اور کتب عطا کرین یا اسکو مقبول اور محبوب قلوب خلق کا کیا یہان تک کہ سب ملتون والے اپنی نسبت
اسکیطرف ٹھہراتے ہین یا حکم کیا ہمنے کہ درود اسپر تا قیامت بھیجین یا مراد اجر دنیا سے بقاے قیاست انکی ہے کہ
جیسے حیات مین وہ مہمانون کو کھلاتے تھے ویسے ہی تاحال خوان نعمت انکے سے خاص و عام پرورش پاتے ہین
وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ اور تحقیق وہ بیچ آخرت کے البتہ صالحون سے ہے وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ
إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ اور بھیجا ہمنے لوط علیہ السلام کو یاد کہ جسوقت کہ کہا اسنے واسطے قوم اپنے کے
کہ سو تمکا ست بین ہے تحقیق کیا کرتے ہو تم بے حیائی اور وہ فعل جسمین ہے کمال رسوائی مَا سَبَقَكُمْ بِهَا
مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ نہین پہلے کیا تم سے اسکو کسی نے عالمون سے أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ
وَتَقْطَعُونَ السَّبِيلَ کیا تحقیق تم آتے ہو تم مردون کے پاس بطریق بدکاری اور کاٹتے ہو راہ کہ مسافرون کو
لوٹتے مارتے ہو یا غریبون سے زبردستی بدفعلی کرتے ہو اور اس سبب سے ادھر کا رستہ بند ہو گیا ہے کوئی
مسافر نہین گذرتا وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنْكَرَ اور کرتے ہو بیچ مجلس اپنے کے کام برے کہ نزدیک عقل
اور عرف کے اچھے نہین جیسے گالیان دینے اور ٹھٹھے بازی کرنا ساتھ فحش کے اور سیٹھی بجانی اور کنکریان
اینٹون سے مارنی اور غلیلے چلانے راہ گیرون پر اور شراب پینے اور تنبور ستار بجانا اور مسافرون پر
ہنسنا اور مانند اسکے فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللَّهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ
پس نتھا جواب قوم اسکے کا مگر یہہ کہ کہتے تھے لے آ ہمارے پاس عذاب خدا کا اگر ہے تو سچون سے اس بات
مین کہ یہہ جو ہم کرتے ہین برے فعل ہین اور سبب عذاب کے ہین انپر عذاب آویگا یعنے ہم یہہ کام نہین چھوڑنے کے
اگر تو سچ کہتا ہے کہ خدا ہے اور تو پیغمبر اسکا ہے تو کہہ اللہ کو کہ ہمپر عذاب اتارے حضرت لوط جب انکے ایمان لانے
سے مایوس ہوئے قَالَ رَبِّ انْصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ کہا بطریق دعا کے پروردگار میرے مدد دے مجھکو

عذاب اُتار کر او پر قوم مفسدون کے وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ اور جب آئے بھیجے ہوئے
ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس ساتھ بشارت بیٹے کے قَالُوا إِنَّا مُهْلِكُو أَهْلِ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ کہا انھون نے تحقیق
ہم ہلاک کرنیوالے ہین رہنے والون اس بستی کے کوکہ سدوم ہے کہ تکذیب لوط کی کرتے ہین إِنَّ أَهْلَهَا كَانُوا ظَالِمِينَ تحقیق
رہنے والے سدوم کے ہین ظالم کہ کفر کرتے ہین اور طرح طرح کے گناہ قَالَ إِنَّ فِيهَا لُوطًا کہا ابراہیم علیہ السلام نے تحقیق
بیچ اس بستی کے لوط ہے اور وہ ظالمون سے نہین قَالُوا نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَنْ فِيهَا کہا فرشتون نے کہ ہم خوب جانتے
ہین ان شخصون کو کہ بیچ اسکے ہین مومن اور کافر یا لوط علیہ السلام کے احوال سے خوب خبردار ہین ہم لَنُنَجِّيَنَّهُ
وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ البتہ نجات دینگے ہم اسکو اور لوگون اسکے کو مگر بی بی اسکے کو کہ ہے
پیچھے رہنے والون بیچ عذاب کے یا بیچ گانون کے حاصل یہہ ہے کہ ہم کہہ دینگے لوط کو کہ قوم مین سے وہ اور اہل اسکے باہر
نکل جاوین وہ بستی سے نکل جاوینگے مگر زن لوط کی قوم مین رہ جاویگی اور انکے ساتھ ہلاک ہو جاوے گی وَلَمَّا أَن
جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا اور جسوقت ہوا یہہ کہ آئے بھیجے ہوئے ہمارے لوط کے
پاس ناخوش ہوا ساتھ ان کے اور تنگ ہوا ساتھ انکے دل مین کہ ایسا نہو قوم سے میرے انکو ایذا پہنچے کیونکہ وہ
غریبون کو رنج دیتے تھے فرشتون نے جب حضرت لوط کے چہرہ پر اثر ملال پایا تسلی انکی کی وَقَالُوا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ
إِنَّا مُنَجُّوكَ وَأَهْلَكَ إِلَّا امْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ اور کہا مت ڈر اور مت غم کھا تحقیق ہم نجات
دینے والے ہین تجھکو اور اہل تیرے کو مگر عورت تیری کو کہ ہے پیچھے رہنے والون سے اور ہلاک ہونے والون سے
إِنَّا مُنْزِلُونَ عَلَىٰ أَهْلِ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ تحقیق ہم اتارنیوالے
ہین اوپر اہل اس بستی کے عذاب آسمان سے کہ پتھر برسائینگے سبب اسکے کہ تھے یہہ ہمیشہ فسق کرتے پس حکم الہی سے
حضرت لوط اور اہل انکے بچ گئے اور کفار سؤتفکہ ہلاک ہوئے اور شہر ویران ہوکر عبرت اہل عالم ہوا چنانچہ فرماتا ہے
وَلَقَد تَّرَكْنَا مِنْهَا آيَةً بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ اور تحقیق چھوڑ دی ہمنے اس بستی مین سے
نشانی ظاہر واسطے اس قوم کے کہ سمجھ کرین اور عبرت پکڑین اور وہ نشانی یہہ ہے کہ آثار انکے محلون کے خراب
پڑے ہین یا پتھر جو آسمان سے برسے تھے وہ کہین کہین نظر آجاتے ہین یا پانی کالا اب تک موجود ہے وَإِلَىٰ
مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا اور بھیجا ہمنے طرف اہل مدین کے بھائی نسبی ان کے شعیب کو فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ
وَارْجُوا الْيَوْمَ الْآخِرَ پس کہا شعیب نے اے قوم میری عبادت کرو اللہ تعالی کی اور امید رکھو ثواب دن پچھلے کی یعنی ایسے
کام کرو جس مین امید وار ثواب آخرت کے ہو یا ڈرو شدت سے روز قیامت کے وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ
اور مت پھرو بیچ زمین کے فساد کرتے ہوئے زمین مدین مین جو تم تول اور ناپ مین کم دیتے ہو چھوڑ دو فَكَذَّبُوهُ
فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ پس جھٹلایا اہل مدین نے شعیب علیہ السلام کو
اور فساد سے باز نرہے پس پکڑا انکو زلزلہ سخت نے یا جبرئیل علیہ السلام کے آواز نے کہ تن بدن انکا کانپ گیا پس صبح
اٹھے بیچ گھرون کے اپنے زانو پر گرے ہوئے وَعَادًا وَثَمُودَ وَقَد تَّبَيَّنَ لَكُم مِّن مَّسَاكِنِهِمْ وَزَيَّنَ

لهم الشیطان اعمالهم فصدهم عن السبیل وکانوا مستبصرین اور ہلاک کیا ہمنے قوم عاد کو اور ثمود کو
اور تحقیق ظاہر ہے ہلاکت انکی واسطے تمہارے گھرون انکے سے کہ حجاز اور یمن کی طرف تم جاتے ہو اور آثار عذاب کے پاتے ہو
اور زینت دی تھی واسطے اُن کے شیطان نے عمل انکے کو کبر اور تکذیب سے پس منع کیا انکو راہ راست سے کہ پیغمبر جدھر بلاتے تھے اور
تھے وہ سب کچھ دیکھتے لیکن نہین مانتے تھے اور اپنے آپ کو عقلمند اور پیغمبرون کو بیوقوف جانتے تھے وقارون
وفرعون وهامان اور ہلاک کیا ہمنے قارون کو اور فرعون کو اور ہامان کو ولقد جاءهم موسى بالبينات
فاستكبروا في الارض وما كانوا سابقين اور البتہ تحقیق آیا انکے پاس موسی ساتھ نشانیون روشن اور معجزون ظاہر کے
پس سرکشی کی انھون نے بیچ زمین مصر کے اور نہ تھے وہ ہم سے آگے نکل جانیوالے یعنے حکم ہمارے سے کہان نکل سکتے تھے فكلا اخذنا
بذنبه پس ہر ایک کو کہ مذکور ہوئے پکڑا ہمنے ساتھ گناہون انکے کے فمنهم من ارسلنا عليه حاصبا پس بعضا انمین سے
وہ شخص ہے کہ بھیجا ہمنے اوپر انکے مینھہ پتھر و سنگ کا یعنے قوم لوط ومنهم من اخذته الصيحة اور بعضا ان مین سے وہ شخص
ہے کہ پکڑا اسکو آواز سخت نے جیسے قوم ثمود اور اہل مدین ومنهم من خسفنا به الارض اور بعضا ان مین سے وہ شخص
ہے کہ دھسا دیا ہمنے اسکو زمین مین جیسے قارون ومنهم من اغرقنا اور بعضا ان مین سے وہ ہے کہ ڈبو دیا ہمنے اسکو
مانند قوم نوح اور فرعونیون کے وما كان الله ليظلمهم ولكن كانوا انفسهم يظلمون اور نہ تھا اللہ تعالی کہ ظلم کرے انکو
یعنے بن گناہ کے عذاب دے ولیکن تھے وہ جہل اور عناد سے جانون اپنے پر ظلم کرتے اور کفر معصیت کر کر اپنے نفسون پر آپ عذاب لیتے

بیت

فعل بد تونے جو کیا ہے دلا — اسکی ہی جزا تو پاویگا
ظلم اپنے پہ کیون کرے ہے آپ — کہ کئے کی سزا تو پاوے گا

مثل الذين اتخذوا من دون الله اولياء كمثل العنكبوت مثال ان لوگون کی کہ پکڑتے ہین سوا خدا کے دوست یعنے بت
مانند مکڑی کے ہے کہ واسطے اپنے اتخذت بيتا بنائی ہے گھر وان اوهن البيوت لبيت العنكبوت اور تحقیق بہت سست
گھرون مین گھر مکڑی کا ہے کہ نہ چھت رکھتا ہے نہ دیوار نہ گرمی دفع کرتا ہے نہ سردی لو كانوا يعلمون ۝ کاش کے ہوتے کافر جانتے اس
مثال کو کہ انکے دین کے واسطے بیان کی ہے یعنے جیسا مکڑی کا گھر سست اور بے اعتبار ہے ایسا ہی دین انکا خوار اور بے مقدار ہے کہ اس سے
کچھ حاصل اور نہ اس سے کچھ فائدہ بحر الحقائق مین ہے کہ مکڑی اپنے جالے مین آپ پھنستی ہے کہ گھر اسکا قیدخانہ اسیکا ہے ایسی ہی وہ لوگ کہ اپنے خواہشون
کی پرستش کرتے ہین اور محبت دنیا اور متابعت شیطان مین پھنسے ہین سکے وبال مین آپ قید ہو کر راہ خلاصی کی نہین پاتے آخر کو دوزخ مین چلے جاوینگے
اور جیسا کیا ہے ویسا پاوینگے بیت خانہ مین جیسا کیا بنا اوس کیسا ہے کرنی بھرنی اپنی ہے ہر جیسے کو تیسا ہے خانہ دنیا ہے مانند شکل دار عنکبوت ۝
رشتہ دام ہوا سے مثل تار عنکبوت ان الله يعلم ما يدعون من دونه من شيء تحقیق اللہ تعالی جانتا ہے جو کچھ کہ پکارتے ہین اور عبادت کرتے ہین سوا اللہ کے ہر چیز سے مثل بت اور فرشتے
اور آدمی اور ستارون کے وهو العزيز الحكيم اور وہی ہے غالب ملک اپنے مین شریک نہین رکھتا حکم کا ہے ساتھ حکمت کے عذاب مشرکون مین تاخیر کرتا ہے وتلك الامثال
نضربها للناس اور یہ مثالین بیان کرتے ہین ہم انکو واسطے لوگون کے وما يعقلها الا العالمون اور نہین سمجھتے انکو یا فایدے انکے کو مگر علم والے کہ سوچتے ہین حقیقت مین ہر چیز کے
خلق الله السموت والارض بالحق پیدا کیا اللہ تعالی نے آسمانون کو اور زمین کو واسطے اظہار حق کے نہ واسطے باطل اور بازی کے ان في ذلك لاية للمؤمنين
تحقیق بیچ اس پیدا کرنے کے البتہ نشانیان ہین روشن یا بیچ اس مثال لانے کے البتہ عبرتین ہین واسطے ایمان والون کے

اتل ما اوحی الیک من الکتب واقم الصلوٰۃ پڑھ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ چیز کہ وحی کی گئی ہے طرف تیری قرآن سے اور قایم کر نماز کو ان
الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر تحقیق نماز باز رکھتی ہے اُن کاموں سے جو نزدیک عقل کے بُرے ہیں اور اُن عملوں سے جو ساتھ حکم شرع کے
منع ہیں یعنے سبب بچنے کا ہوتی ہے گناہوں سے کیونکہ جو نماز ہمیشہ پڑھیگا وہ البتہ ذکر حق میں رہیگا اور عذاب الٰہی سے ڈریگا پھر گناہ کا ہے کو
کریگا لکھا ہے کہ ایک جوان انصاری حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز جماعت پڑھا کرتا تھا اور ہر طرح کے گناہوں میں آلودہ رہتا تھا حضرت سے
لوگوں نے اُسکا احوال ظاہر کیا آپنے فرمایا ان الصلوٰۃ تنھی جلد ہے کہ نماز اُسکو بد فعلوں سے باز رکھے چند روز میں توبہ کرکر زاہد صحابہؓ سے ہوا اور صحیح
میں انس بن مالک سے منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس کسیکو باز نہ رکھے نماز فحشا و منکر سے زیادہ نہوئے اُسکو ساتھ اُس نماز کے حق تعالے
سے مگر دوری صاحب تاویلات کہتے ہیں کہ ہر ایک کے کہ نفس اور قلب اور دل اور سر اور روح اور خفی ہیں نماز ہے باز رکھتی جُدی جُدی بُرائیوں سے
نماز نفس ناہی ہے معاصی اور ملاہی سے اور نماز تن مانع ہے اخلاق رذایل سے اور نماز دل باز رکھتی ہے غفلت سے اور نماز سر منع کرتی ہے التفات
ماسواے حق سے اور نماز روح پھراتی ہے ملاحظۂ اغیار سے اور نماز خفی بچاتی ہے شہود اثنینیت اور ظہور انانیت سے مثنوی تیرے جلوہ نے دکھلایا یہہ عالم
کہ کل عالم نظر سے اُٹھ گیا ہے اُٹھا عالم میں کیا اپنی ہی یہہ شکل ہے رہا اطلاق لی ہے زمین لیا ہے نہ تو نہ توہی تو تو ہی تو یہاں تو میں رہا ہے اور نہ
ما ہے ولذکر اللہ اکبر اور البتہ یاد اللہ کی بہت بڑی ہے اسواسطے کہ اوسکی یاد عبادت ہے اور اوروں کی یاد طاعت نہیں یا بڑی ہے اُسکے
آگے جو اُسکی قدر جانا یا بزرگتر ہے اُس سے کہ یاد دوسرے کی اُسکے مقابل ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد ذکر سے نماز ہے اور یہہ معنے ہیں کہ نماز بزرگتر ہے سب
طاعتوں سے یا اُس سے بزرگتر ہے کہ اپنے ادا کرنیوالے پر موجب عقوبت فحشا و منکر باقی چھوڑے اور محقق کہتے ہیں کہ ذکر خدا کا بندہ کو بزرگتر ہے یاد
بندہ کے سے خدا کو کیونکہ ذکر بندہ کا ملا ہے اپنی حاجات سے اور ذکر اللہ کا صاف ہے ان کدورات سے یا ذکر بندہ کا فانی ہے اور ذکر خدا کا باقی
شیخ ذوالنون مصری رضؓ نے کہا کہ ذکر اُسکا بزرگتر اس جہت سے ہے کہ تو اُسے یاد کرے مگر بعد اُس سے کہ وہ تجھے یاد کرے سلمیؒ نے کہا کہ ذکر
اُسکا تمکو ازل میں بہتر ہے ذکر تمہارے سے اُسوقت میں اُسکو بیت وہاں ذکر اپنا دم بھر گر ہو تو وہ مزا ہے یہاں یاد اُسکی کرکر مر جائیں ہم
تو کیا ہو واللہ یعلم ما تصنعون اور اللہ تعالی جانتا ہے جو کچھ کہ کرتے ہو تم نماز اور سوا اُسکے اور جزا تمکو مناسب اعمال کے دیگا ولا
تجادلوا اھل الکتب الا بالتی ھی احسن اور مت جھگڑو اہل کتاب سے یعنے اُن لوگوں سے کہ تمھارے عہد امان میں ہیں یا جزیہ قبول کرلیا ہے مگر
اسطرح سے کہ وہ بہت اچھی ہے یعنے اُنکے بد خلقی کو خوش خلقی سے دفع کرو اور غصہ کو حلم سے الا الذین ظلموا منھم مگر جو لوگ کہ ظلم کریں اُنمیں
سے یعنے عہد توڑ ڈالیں یا جزیہ نہ دیں بعضوں نے کہا ہے کہ ظالم اہل کتاب وہ ہیں جو اللہ سبحانہ کا ولد ٹھہراتے ہیں وقولوا امنا بالذی
انزل الینا وانزل الیکم والھنا والھکم واحد ونحن لہ مسلمون اور کہو اُنسے کہ بصدق تمام ایمان لائے ہم ساتھ اُس چیز کے کہ اُتاری
گئی ہے طرف ہمارے یعنے قرآن اور اُتاری گئی ہے طرف تمھارے یعنے توریت اور زبور اور انجیل اور معبود ہمارا اور تمہارا ایک ہی اور ہم واسطے اُسکے
مطیع ہیں اور مخلص اور موحد ہیں اور تم مشرک کہ اُسکے اولاد ٹھہراتے ہو وکذلک انزلنا الیک الکتب اور جیسے کہ انبیاے سابق پر کتابیں
اُتاری ہیں اسیطرح اُتاری ہمنے طرف تیرے کتاب کہ قرآن مجید ہے موافق پہلی کتابوں کے اصول دین میں فالذین اتینھم الکتب یؤمنون
بہ پس جو لوگ کہ دی ہے ہم نے اُنکو سمجھ کتاب پہلے کی جیسے عبد اللہ بن سلام اور اصحاب اُنکے رضی اللہ عنہم ایمان لائے ہیں ساتھ قرآن کے
یا وہ لوگ مراد ہیں جو پہلے بعثت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے اور نزول قرآن کے ایمان لائے تھے مانند قیس بن ساعدہ اور بحیرا راہب اور نسطور
اور ورقہ بن نوفل اور امثال اُنکے کے ومن ھؤلاء من یؤمن بہ اور اُن مکہ والوں سے بعضا وہ شخص ہے کہ ایمان لاتا ہے ساتھ قرآن کے یا محمد صلی اللہ

علیہ وسلم کے وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ اور نہیں جھگڑا کرتے ساتھ آیتوں کتاب ہمارے کے مگر کافر یہودی جیسے کعب بن اشرف اور
معاند عرب کے جیسے ابوجہل نااہل اور مانند انکے وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ اور نہ تھا تو
کہ پڑھتا پہلے قرآن سے کچھ لکھا ہوا کتب منزلہ سے اور نہ لکھتا تھا تو کتاب کو سیدھے ہاتھ اپنے سے یعنے ہرگز نہ پڑھا تھا تو نہ لکھا تھا اگر لکھا
پڑھا ہوتا اسوقت البتہ دھوکا کرتے جھوٹے یعنے مشرکان عرب کہتے ہین کہ یہہ لکھا پڑھا تھا قرآنکو پہلی کتابون سے چُن کر ہمارے روبرو پڑھتا ہے
یا یہودی شک مین پڑتے کہ ہم نے کتب مین پڑھا ہے کہ پیغمبر آخر زمان اُمّی ہوگا اور یہہ قاری اور کاتب ہے تیسیر مین ہے کہ لکھنا اور پڑھنا فضیلت ہے
غیر پیغمبر کے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن پڑھنا معجزہ تھا جب یہہ معجزہ ظاہر ہوگیا اور اُمّیت آپکی مین کچھ شک نہ رہا حق تعالیٰ نے آخر عمر مین
یہہ فضیلت خط اور قراءت کی بھی عنایت کی تا کہ معجزہ دوسرا ہو اور ابن ابی شیبہ نے تصنیف مین اپنے عون بن عبداللہ سے نقل کیا ہے
کہ ما مات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حتی کتب و قرا اور یہہ بات منافی قرآنکے نہین کیونکہ آیت مین نفی کتابت کی زمان قبل نزول قرآن مین ہے
اور بعضے تا آخر عمر اُمّی کہتے ہین بیت قلم گو نکھی اُسکے انگشت مین ہے یہہ لوح و قلم اُسکے تھا مشت مین بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ بلکہ قرآن آیتین ہین روشن بیچ سینے اُن لوگونکے کہ دئیے گئے ہین علم یعنے مومنان اہل کتاب یا صحابہ کرام کہ اُنکو یاد
کرتے ہین تو کہ کوئی تحریف نکر سکے اور حفظ ہونا قرآن کا خاصہ اُسکا ہے کیونکہ اور کتب منزلہ کے حافظ نہین ہوتے تھے ورقون کو دیکھکر پڑھتے تھے
اور ایک قول یہہ ہے کہ ضمیر ہُو کی راجع طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے یعنے پیغمبر اور اُنکے کام اور اُنکا علم باوجود اسکے کہ اُمّی ہین نشانیان ہین
روشن بیچ سینون اُنکے کے کہ دئیے گئے ہین علم کتب الٰہی اور واقف ہین بصفات حضرت رسالت پناہی وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ
اور نہین انکار کرتے ساتھ آیتون ہمارے کے محمد اور قرآن ہین مگر ظالم کہ باوجود وضوح دلائل اعجاز کے جھگڑتے ہین وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ
اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ اور کہا کافرون نے کیون نہین اُتارے گئے اوپر محمد کے نشانیان پروردگار اُسکے سے یعنے معجزے مثل ناقہ صالح اور
عصائے موسیٰ اور مائدہ عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ کہہ سوا اسکے نہین نشانیان اور معجزہ نزدیک خدا کے ہین جسوقت
چاہے اور جسپر کہ چاہے اُتارے ظہور اُنکا میرے اختیار مین نہین وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ط اور سوا اسکے نہین کہ مین ڈرانیوالا ہون ظاہر
یعنے تمھین ڈراتا ہون اِس زبان مین کہ تم سمجھتے ہو اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ کیا نہین کفایت کرتا اُنکو معجزہ روشن
یہہ کہ اُتارا ہم نے اوپر تیرے قرآن اور ہمیشہ پڑھا جاتا ہے اوپر اُنکے اُنکی زبان مین اور وہ افصح مردم ہین فصاحت بلاغت خوب سمجھتے ہین سب
مین چھوٹی سورت قرآن کی مقابل ہر چند جان ماری اور زر خرچ کیا نہ بنا سکے پھر اس سے روشن تر معجزہ کیا ہوگا بعضون نے کہا ہے
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین کچھ لوگ آئے اور یہود کا کلام لکھکر اپنے ساتھ لائے غرض اُنکی یہہ تھی کہ علم اپنا اس کلام سے زیادہ
کرین حضرت نے فرمایا کہ یہی گمراہی بہت ہے واسطے اُس قوم کے کہ پیغمبر اُنکا اُنکے پاس کلام لایا اور رغبت کرتے ہین اُن باتون پر کہ غیر نبی اُنکے
پاس لایا ہے حق تعالیٰ نے یہہ آیت اُتاری کہ کیا نہین کفایت کرتا اُنکو قرآن کہ پڑھا جاتا ہے اوپر اُنکے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى
لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ تحقیق بیچ اُسکے البتہ رحمت ہے اور نعمت بڑی واسطے اُسکے کہ متابعت اُسکی کرتا ہے اور نصیحت ہے واسطے اُس قوم کے
کہ ایمان لاتے ہین قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا کہہ کہ کفایت ہے اللہ تعالیٰ درمیان میرے اور درمیان تمھارے گواہ اوپر کلام
میرے کے يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جانتا ہے جو کچھ بیچ آسمانونکے ہے اور زمین کے ہے سب احوال میرا اور تمھارا اُس سے چھپا نہین
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ساتھ جھوٹ کے جیسے یہودیت اور نصرانیت

ایمان لائے یا معبودون جھوٹون پر ایمان لائے اور کفر کیا ساتھ خدا کے یہہ لوگ ہی ہین ٹوٹا پانیوالے کہ کفر کو ساتھ ایمان کے بدلا ہی وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ
بِالْعَذَابِ اور جلدی کرتے ہین کافر تجھسے ساتھ نزول عذاب کے مانند نضر بن حارث وغیرہ کے وَلَوْلَا اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاۤءَهُمُ الْعَذَابُ اور اگر نہوتا
ایکوقت مقرر واسطے عذاب ہر قوم کے البتہ آتا انکے پاس عذاب موعود وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ اور البتہ آویگا انکے پاس عذاب ناگہان
یعنے دنیا مین یا دم مرگ یا آخرت مین اور وہ نجانتے ہونگے آنا اسکا يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ جلدی کرتے ہین تجھسے ساتھ عذاب کے وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ
بِالْكٰفِرِيْنَ اور حال انکہ دوزخ البتہ گھیرنیوالا ہی کافرونکو یعنے اسباب جہنم کے جیسے کفر اور معصیت ہی محیط ہو آئے ہین کافرون پر یا فاعل معنی مستقبل یعنے
دوزخ البتہ گھیریگا کافرونکو يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اوسدن کہ ڈھانک لیگا انکو عذاب اوپر سرونکے سے اور نیچے
پانون انکے سے اور کہیگا حق تعالی یا فرشتہ اوسکا چکھو جو کچھ کہ تھے تم کرتے یعنے جزا اپنی عملونکی جو دنیا مین کرتے تھے کہ دنیا دار عمل
ہی اور عقبی دار جزا ہی دیان تھا یہان کا لکھا ہی کہ بعضے مسلمان مکہ مین رہتے تھے اور بسبب افلاس کے یا محبت وطن کے یا دوستی
بھائیونکے ہجرت نہین کرتے تھے اور ڈرتے ہوئے عبادت خدا کی کرتے تھے حق تعالی نے یہہ آیت اُتاری کہ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ
اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ای بندو میرے جو ایمان لائے ہو مشرکونسے دور رہو اور صحبت مومنونکی ڈھونڈھو اور اگر شہر مین ظاہر عبادت
میری نہین کر سکتے تو تحقیق زمین میری کشادہ ہی ہجرت کرو مقام خوف سے مکان امن کے طرف پس مجھی کو عبادت کرو اور اگر دوستی اہل
اور ولد کی اور یار اور وطن کی مانع ہی تو انسے ایک دن جدائی ہوئی ہی گی کہ كُلُّ نَفْسٍ ذَاۤىِٕقَةُ الْمَوْتِ ہر جی چکھنے والا ہی موت بعینہ
ہر جگہہ ہر ایک کو موت آئیگی ہمسرہ آخر کو جدائی لائے گی ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ پھر طرف ہمارے پھیرے جاؤگے تم یہہ قرأت حفص کی ہی ساتھ
مثناۃ فوقانیہ کے اور اوروں کی ساتھ مثناۃ تحتانیہ کے ہی یرجعون یعنے طرف جزا ہمارے کے پھیرے جاوینگے پس دار الشرک مین نجات ہی نہین
اور ہجرت طرف آستانہ پیغمبر کے کہ دار الایمان ہی کر بہتر وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اور جو لوگ کہ ایمان لائے خدا اور پیغمبر پر اور کام کئے اچھے یعنے فرض ادا کئے البتہ جگہہ دینگے ہم انکو بہشت مین سے بالا
خانونمین کہ چلتے ہین نیچے اُن غرفونسے نہرین در انحال کہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اُس بہشت کے یا بالاخانونکے نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ بہت
اچھا ہی ثواب عمل نیک کرنیوالونکا بہشت الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ جن لوگون نے صبر کیا ایذاے مشرکون پر اور وطن کے
چھٹنے پر اور اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہین اور کام اپنے اُسیکو سونپتے ہین نہ غیر اُسکے کو مومنان مکہ نے جب یہہ آیتین سنین ارادہ
ہجرت کا کیا کہ مکہ سے مدینہ کو چلے پھر دلمین اندیشناک ہوئے کہ وہان اسباب معیشت ہمارے کچھہ نہین کیونکر جاوین یہہ آیت نازل
ہوئی وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَاۤبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اور کتنے چلنے والے ہین بیچ زمین کے کہ کسی وجہ سے نہین اُٹھاتے پھرتے رزق اپنا یعنے طاقت اُٹھانے
کی نہین رکھتے یا ذخیرہ نہین کرتے اور ذخیرہ کرنیوالے جاندار و تین آدمی اور موش اور مور ہی اور عقعق ذخیرہ کر کے بھول جاتا
ہی کشاف مین بعضے اہل سلف سے منقول ہی کہ بلبل کو دیکھا مین نے کہ اپنی خوراک زیر بغل چھپاتی تھی غرض بہت جانور ہین کہ
رزق اپنا ذخیرہ نہین کرتے جیسے حیوانات آبی اور طیور اور وحوش اور سباع اور ہوام اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ اللہ ہی رزق دیتا ہی
انکو اور تمکو بھی پس عدم اسباب معیشت سے بلاد غربت مین اندیشہ مت کرو بیت خوان فیض کرم حق ہی بچھا ہے رزق ہر ایک کا
ہی اُسمین وہرائے انس و جن مور و ملخ وحش و طیور یہ پاتے ہین جتنا ہی قسمت کا لکھا وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور وہ سننے والا ہی کہنا تمہارا کہ
رزق کہان سے ملیگا جاننے والا ہی رزق جہانسے ملیگا وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ

اور اگر پوچھے تو انکہ والون سے کسنے پیدا کیا ہی آسمانونکو اور زمین کو اور فرمانبردار کیا ہی سورج کو اور چاند کو البتہ کہینگے اللہ نے
کیونکہ یہہ بات سب جانتے ہین کہ خالق سبکا ایک ہی فَاَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ پس سمجھہ بوجھہ کر کہانسے پھیرے جاتے ہین راہ توحید سے یعنے
کسواسطے راہ حق سے پھر کر طریق باطل مین بھٹکتے پھرتے ہین اَللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَیَقْدِرُ لَہٗ اللہ کشادہ کرتا ہی
رزق واسطے جس شخص کے کہ چاہتا ہی بندون اپنے سے اور تنگ کرتا ہی واسطے اسکے کہ چاہتا ہی سمجھہ لیجیے کہ ضمیر لہ کی پھرتی ہی طرف غیر مذکور
کے اور تقسیم کرنا دال ہی اوپر اسکے یا جسپر کشادہ کرتا ہی رزق اور جسپر کہ تنگ فرماتا ہی ایک ہی یعنے ہر بندہ کا کہ چاہتا ہی رزق فراخ
کرتا ہی اور کبھی چاہتا ہی تو اسکا تنگ کر دیتا ہی اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے قبض و بسط سے داناہی اور مصلحت
بندونکی سمجھتا ہی وَلَئِنْ سَاَلْتَہُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْیَا بِہِ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِہَا لَیَقُوْلُنَّ اللّٰہُ اور اگر پوچھے تو مشرکان عرب سے
کہ کون شخص اتارتا ہی آسمان سے پانی پس زندہ اور تازہ کرتا ہی بسبب اس پانی کے زمین کو بعد موت اور افسردگی اسکی کے البتہ کہینگے
اللہ یعنے اقرار کرتے ہین اسبات کا کہ خالق اور رازق تمام ممکنات کا وہی ہی اور باوجود اسکے بعضے مخلوق کو اسکے پوجتے ہین اور عبادت
مین اس واحد یکتا کے شریک ٹھہراتے ہین قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہی کہ اس گمراہی سے ہمین اور متابعت کرنیوالون کو
ہمارے بچایا بَلْ اَکْثَرُہُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ بلکہ اکثر کافرونکے نہین جانتے اور بات کہتے کچھہ ہین اور عمل مین کچھہ لاتے ہین کہ اقرار خالقیت کا
اسکے کرتے ہین اور مخلوق اسکی کو شریک اسکا ٹھہراتے ہین وَمَا ہٰذِہِ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا لَہْوٌ وَّلَعِبٌ اور نہین یہہ زندگانی مگر مشغولہ
اور کھیل کہ پائداری نہین جلد جانیوالی ہی جیسے لڑکے ایک جگہہ جمع ہو کر کھیلتے کودتے ہین پھر تھوڑی دیر مین تھک کر اپنے
اپنے مکانون پر چلے جاتے ہین قیام اور قرار نہین رکھتے بیت نگارخانہ دنیا ہی جہان طفل فریب یہ وہ بیچ دہی کہ جو اسمین مبتلا ہوتے
وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَۃَ لَہِیَ الْحَیَوَانُ اور تحقیق گھر آخرت کا وہی ہی زندگانی ابدی یعنے ہمیشہ حیات وہان ہوگی لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ اگر ہوتے لوگ جانتے
اختیار نکرتے دنیائے فانی کو اوپر سرائے باقی کے فَاِذَا رَکِبُوْا فِی الْفُلْکِ دَعَوُا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ پس جسوقت کہ سوار ہوتے ہین
کافر بیچ کشتی کے اور باد مخالف سے کشتی تباہ ہونے لگتی ہی پکارتے ہین اللہ کو درانحال کہ خالص کرنیوالے ہوتے ہین واسطے خدا
کے دین اپنے کو یعنے ظاہر مخلصونکی طرح بن جاتے ہین کہ اسیکو یاد کرتے ہین اور اسیطرف التجا لاتے ہین فَلَمَّا نَجّٰہُمْ اِلَی الْبَرِّ اِذَا ہُمْ
یُشْرِکُوْنَ پس جب نجات دیتا ہی انکو اللہ سبحانہ غرق ہونیسے اور باہر لاتا ہی سلامت طرف جنگل کے اسوقت وہ شریک لاتے
ہین پھر اپنی عادت پر آجاتے ہین لِیَکْفُرُوْا بِمَآ اٰتَیْنٰہُمْ تو کہ کفر کرین ساتھہ اس چیز کے کہ دی ہی ہم نے انکو نعمت نجات سے وَلِیَتَمَتَّعُوْا اور تو
فائدہ اٹھاوین ساتھہ اکٹھے ہونیکے عبادت پر بتونکے یا تو کہ فائدہ مند ہون زندگانی اس عالم کی سے فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ پس شتاب
جانینگے انجام کام کا اپنے وقت عذاب کے اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّیُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِہِمْ کیا نہین دیکھا اہل مکہ نے
اور نہین جانا تحقیق کیا ہی ہم نے شہر انکے کو حرام امن والا کہ وہانکے رہنے والے امین ہین قتل اور غارت سے اور حال آنکہ اچکے جاتے
ہین لوگ گرداگرد سے شہر انکے کے یعنے لوگونکو مار ڈالتے ہین اور قید کرتے ہین گرداگرد مکہ کے اور کوئی نہین پوچھتا اَفَبِالْبَاطِلِ
یُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَۃِ اللّٰہِ یَکْفُرُوْنَ کیا پس ساتھہ جھوٹ کے کہ بت ہین یا شیطان ایمان لاتے ہین اور ساتھہ نعمت اللہ کے کہ حرم مین رکھا
اور خوف سے امن دیا کفر کرتے ہین اور دلیل کفران نعمت انکے کی شرک لانا انکا ہی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَہٗ
اور کون ہی ظالم تر اس شخص سے کہ باندھہ لیا اسنے اوپر اللہ کے جھوٹ اور گمان کیا کہ اسکا شریک ہی یا جھٹلایا قرآن کو یا پیغمبر کو

جب آیا اُسکے پاس اَلَیۡسَ فِیۡ جَهَنَّمَ مَثۡوًی لِّلۡکٰفِرِیۡنَ کیا نہین بیچ دوزخ کے ہی جگہہ رہنے کی واسطے کافرونکے یعنے ہی جگہہ بیت
دوزخ جگہہ ہی اُنکی دایم ؛ جو شرک کفر پر ہین قایم وَالَّذِیۡنَ جَاهَدُوۡا فِیۡنَا لَنَهۡدِیَنَّهُمۡ سُبُلَنَا اور جن لوگون نےکہ کوشش کی بیچ راہ
ہمارے کے اور اقامت دین ہمارے کی البتہ دکھلاوینگے ہم اُنکو راہین اپنی وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ اور تحقیق اللہ تعالی ساتھہ احسان کرنے
والونکے ہی یعنے مجاہدونکے ساتھہ یاری اور مددگاری کے سمجھہ لیجے کہ ذکر مجاہدہ کا واسطے اِسکے ہی کہ جہاد ظاہر اور باطن کو شامل ہو پس جو
لوگ کہ جہاد کرتے ہین راہ حق مین دشمنان دین سے اور نفس اور ہوا سے مشرف ہونگے دولت لقاء کبریا سے شیخ سہل تستری رح نے کہا ہے
کہ فرمایا ہی حق تعالی کہ جو کوشش کریگا اقامت سنت مین دکھلاؤنگا مین اُسکو راہ جنت امام قشیری رح نے کہا کہ جو کوئی آراستہ کرین ظاہر
اپنے کو ساتھہ مجاہدا کے زینت دونگا مین باطن اُنکے کو ساتھہ مشاہدا کے شیخ ابو بکر واسطی رحمہ نے کہا کہ جسنے محنت کی بیچ راہ ہمارے کے راہ دکھلاوینگے
ہم اُسکو طرف اپنے بحر الحقائق مین ہی کہ جو کوئی مجھے ڈھونڈھے کوشش کرے طلب مین میرے مین دکھلاؤنگا اسکو راہ پہچاننے اپنے کی الا من
طلبنی وجدنی بیت جو مجھے ڈھونڈھیگا مجھکو پاویگا ؛ میرا طالب میر جانب آویگا ؛ ترجمہ مین بعضے کلمات زبور کے ہی بیت انا المعبود
فاطلبنی تجدنی ؛ انا المقصود فاطلبنی تجدنی ؛ مین ہون معبود جو ڈھونڈھیگا تو پاویگا مجھے مین ہون مقصود جو ڈھونڈھیگا تو پاویگا مجھے
سورہ روم مکی ہی ساٹھہ آیتین ہین آٹھہ سو انیس کلمے ہین تین ہزار پانچ سو چونتیس حرف ہین فواصل اُسکی نمر ہین اور ربط
اِسکا سورہ عنکبوت سے یہہ ہی کہ ان دونون مین مذکور مومنون اور کافرون کا اور وعدہ وعید اُنکے کا ہی

سورة الروم بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ مکیۃ وهی ستون آیۃ

الٓمّٓ الف اشارت الوہیت سے ہی اور لام لطف سے اور میم ملک سے موافق روایت ابو الجوازے کے کہ ابن عباس رض سے نقل کی ہی اور بعضے کہتے
ہین کہ الف اسم اللہ کا ہی اور لام جبرئیل کا اور میم محمد کا یعنے اللہ سبحانہ نے بواسطہ جبرئیل علیہ السلام کے وحی بھیجی اوپر محمد صلے اللہ علیہ
وسلم کے کہ غُلِبَتِ الرُّوۡمُ مغلوب ہو گئے ہین رومی اور فارسیون نے اُنپر غلبہ کیا ہی فِیۡۤ اَدۡنَی الۡاَرۡضِ بیچ نزدیک کی زمین کے کہ عرب
سے ہی بنسبت زمین روم کی یعنے زمین شام مین اور یہہ ہوسکتا ہی کہ ارض سے زمین روم مراد ہو اور ادنی الارض سے وہ زمین جو
نزدیک تر زمین روم سے ہی زمین دشمنون اُنکے کی چنانچہ بحر مواج مین ہی یا فی ادنی الارض کے یہہ معنی ہین کہ بیچ نزدیکتر زمین روم
کے کہ شام ہی موطن اور مدفن جماعت انبیا علیہم السلام اور قصہ مختصر اسکا یہہ ہی کہ خسرو پرویز نے کہ بادشاہ فارس کا تھا دو امیر
شہریار اور فرخان لشکر ہمراہ کرکر بھیجے بعضے بلاد ولایت روم کے اُنھون نے فتح کئے اور فوج روم کی نے شکست کھائی نوبت بیچ
مین بعثت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بقول اصح یہہ خبر مکہ مین پہنچی کافر خوش ہوئے کہنے لگے فال نیک ہی ای مسلمانون ہم بھی
غالب ہونگے کیونکہ ہم اور فارسی اُمی ہین اور تم اور رومی کتابی ہو جیسا اُن امیون نے کتابیون پہ فتح پائی البتہ ہی ہم تمپر
نصرت پاوینگے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی اور بیان فرمایا کہ وَهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ غَلَبِهِمۡ سَیَغۡلِبُوۡنَ فِیۡ بِضۡعِ سِنِیۡنَ اور رومی پیچھے
مغلوب ہونے اپنے کے شتاب غالب آوینگے بیچ کئی برس کے کہ درمیان تین اور نو کے ہین امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
بعد نزول اس آیت کے مشرکون سے کہا مت شاد ہو قسم خدا کی کئی برس مین رومی فارسیون پر غالب ہونگے ابی ابن خلف نے
کہا یہہ نہین ہوتا ہم تم سے مراہنہ کرتے ہین ساتھہ دس شتر جوانکے مدت سہ سالہ تک حضرت صدیق رض نے یہہ احوال پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ بضع درمیان تین اور نو کے ہی جا اور مال اور مدت مین زیادتی کرکہ حضرت ابو بکر رض نے نو برس کی

مدت اور سو شتر ٹہرائے اور ضامن بھی ایک دوسرے نے لیا روز بدر کے مسلمان غالب ہوئے قریش پر خبر غلبہ رومیون کی
اوپر اہل فارس کے آئی حضرت ابو بکرؓ نے سو اونٹ ابی بن خلف سے لئے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ خبر حدیبیہ مین آئی حضرت ابو بکرؓ نے
ضامن سے سو شتر لئے کیونکہ ابی جنگ احد مین قتل ہو چکا تھا القصہ یہہ آیت اخبار ہے امور آیندہ کی کہ وہ معجزون قرآن کے سے ہے
لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ واسطے اللہ تعالی کے ہے حکم پہلے غلبہ فارس سے اوپر روم کے اور پیچھے غالب ہونے روم کے اوپر فارس کے یعنے
سب وقت اُسیکا حکم جاری ہے اور سب کام اُسیکے اختیار مین ہین یا قبل ازل ہے اور بعد ابد حکم ازلی اور ابدی اُسیکو ہے بیت کہ خدا
ازل ابد کا وہ رب ہے پہر ایک نیک و بد کا وہ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ اور اُسدن کہ روم والے فارس والون پر غالب ہونگے
خوش ہووینگے مسلمان ساتھ مدد کرنے خدا کے اوپر اہل کتاب کے اُس قوم پر کہ کتاب نہین رکھتے کیونکہ اس صورت مین اُنکے حق مین فال
نیک ہے اور ظہور صدق اخبار اُنکے کا ہے اور ہاتھ لگتا ہے مال گرو کا اور سبب زیادہ ہونے یقین صحابہؓ کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ خوش ہوئے واسطے
ہونگے کہ بعضے دشمن دین کے بعضون پر غلبہ کرینگے اور آپس مین لڑ کر مرینگے سو وہ واقعہ یون ہوا کہ جب شہریار اور فرخار نے بعضے مکان روم
والے کے لئے پرویز کو سنے اُنکی طرف سے کچھ سکھا بجا دیا وہ چاہنے لگا کہ یہہ دونو آپس مین کٹ کر مر جاوین یہہ خبر انھون نے سنکر قیصر روم کو خط
لکھی اور دین نصرانی اختیار کیا سپہدار لشکر روم ہوئے اور فارسیونکو مغلوب کر کر بعضے شہر اُنکے خالی کر لئے يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ مدد کرتا ہے اللہ
تعالی جیسے چاہتا ہے وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ اور وہ غالب ہے بدلا لیتا ہے ایک گروہ کا دوسرے سے مہربان ہے غلبہ دیتا ہے ایک جماعت کو دوسرے
پر وَعْدَ اللّٰهِ وعدہ کیا خدا نے غلبہ روم کا یا فرح مومنا کا وعدہ کرنا لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ نہین خلاف کرتا
اللہ تعالی وعدہ اپنے کو مصرعہ کہ سچا ہے وہ اُسکی سچی ہے بات ؎ ولیکن اکثر آدمی نہین جانتے صحت وعدہ اُسکے کو يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا جانتے ہین ظاہر کو زندگانی دنیا کے سے یعنے مال متاع دولت حشمت کو یا اسباب معاش اور تجارت کو بعضے کہتے ہین کہ
مراد محل بنانے اور زراعت کرنی اور نہرین لانی ہین کہ اکثر اہل دنیا قواعد اُنکے جانتے ہین وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ اور وہ آخرت کے
کامون سے کہ مقصود اصلی ہین وہ غافل ہین تکرار ضمیر کا واسطے تاکید کے ہے اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ کیا نہین فکر کیا اُنھون نے بیچ جانون
اپنے کے کہ آئینہ عالم ہے جو تمام آفاق مین تماشا ہے وہ نفس مین جلوہ نما ہے بیت سارے آفاق مین پیدا ہے جو ؎ دیکھ انفس مین ہویدا ہے وہ ؎
یا اپنے جانونکے کام مین کیا نہین فکر کیا اُنھون نے تو کہ پہلے پیدائش سے اعادہ پر دلیل پکڑتے مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا
بِالْحَقِّ نہین پیدا کیا اللہ نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ کہ درمیان اُن دونونکے ہے مگر ساتھ حق کے یا واسطے حق کے یعنے ثواب اور عقاب
کے حاصل یہہ ہے کہ اُن سب کی پیدائش واسطے کھیل کے نہین بلکہ واسطے دلیل پکڑنے کے ہے اوپر توحید کے وَاَجَلٍ مُّسَمًّى اور واسطے وقت
مقرر کے ہے کہ جب وہ وقت آیا انتہی کو پہنچے یعنے قیامت آئی وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ اور تحقیق بہت لوگ یعنے کافر
ساتھ ملاقات پروردگار اپنے کے یعنے قیامت کے کہ وقت لقا ہے البتہ منکر ہین اور نہین یقین کرتے اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کیا نہین سیر کی اُنھون نے بیچ زمین کے یعنے عاد اور ثمود کے مکانات نہین دیکھے تجارتکو جاتے ہوئے پس
دیکھین کیونکر ہوا انجام کار اُن لوگونکا کہ پہلے اُنسے تھے اُمم گذشتہ سے كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ تھے وہ لوگ سخت تر اُن
مکے والونسے قوت مین مانند قوم عاد اور ثمود اور امثال اُنکے کے اور پھاڑا تھا اُنھون نے زمین کو کھیتی کرنے کو اور باغ لگانے کو اور نہرین
دوڑانے اور کہانین نکالنے کو وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا اور آباد کیا تھا اُس زمین کو اور عمارت بنائی تھی وہان زیادہ تر اُس

سے کہ آباد کیا اور عمارت بنائی کے والون نے کہ رہنے والے وادی بن کطیبن کے ہین یا عمر دنیا مین انھون نے زیادہ پائی تھی قریش کے
عمر ونسے وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ اور آئے انکے پاس پیغمبر انکے ساتھ دلیلون روشن اور معجزون ظاہر کے اور وہ ایمان نہ لائے تو حقتعالیٰ
نے ہلاک کر دیا انکو فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ پس نتھا اللہ تعالیٰ کہ ظلم کرے انکو یعنے بن بھیجے پیغمبرون کے اور بن کھڑاو
تکذیب کرنے انکے کے اونہین ہلاک کرے اور لیکن تھے وہ کہ جانون اپنے کو ظلم کرتے تھے یعنی موجبات عقاب کرتے تھے یعنی فعل بد بسبب
کرتے تھے یہ اپنے نفس و دل و بدن کو آپ یہ موردات عتاب کرتے تھے ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ پھر ہوا آخر کام اُن لوگونکا جو برائی کرتے تھے یعنے کفر کرتے تھے برا کہ نتیجہ بدی کا بد ہوا اور ثمرہ برائی کا برا ہم
قطعہ نخل جیسا ہوئے ویسا لاوے پھل یہ بد کا بد اور نیک کا نیک آے پھل یہ بوئیگا گندم تو گندم پائیگا یہ اور جو بوئیگا جو آئیگا یہ سوچ
کر بو نا ہو وقت درو یہ سفعل یا کر ضرر کو جائے سو یہ یا سوا نام دوزخ کا ہی جیسے حسنیٰ نام بہشت کا ہی یعنے انجام کار منکرونکا دوزخ
ہی اسواسطے کہ جھٹلاتے تھے آیتون اللہ کے کو یعنے قرآن کو یا دلائل قدرت حق کو اور تھے وہ ساتھ آیتون حق کے ٹھٹھا کرتے اَللّٰهُ
يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ اللہ تعالیٰ پہلے بار کرتا ہی پیدا یعنی نطفہ سے پھر دوبارا کریگا اُسکو اور جلاویگا بعد موت کے
پھر طرف جزا اور حکم اسکے کے پھیرے جاؤگے تم یہہ قرات حفص کی ہی ساتھ خطاب کے اور اوروں کی ساتھ صیغہ غائب کے کہ پھرجون ہی وَيَوْمَ
تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ اور جسدن کہ قایم ہوگی قیامت ناامید ہونگے گنہگار یعنے مشرک یا چپ ہونگے جیسے کوئی حجت سے عاجز آوے
وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا اور نہوونگے واسطے اُنکے شریکون اُنکے سے یعنے خداؤن اُنکے سے کہ شریک ٹھرایا تھا انھون نے اللہ کا جیسے
فرشتے اور بت شفاعت کرنیوالے یعنے دنیا مین کہتے تھے کہ ہمارے معبود شفیع ہونگے سو اُسدن ناامید ہو جاوینگے وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ
اور ہوجاوینگے کافر ساتھ شریکون اپنے کے کافر یعنے جب اپنی مراد نپاوینگے بیزار ہوجاوینگے اُنسے وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ
يَّتَفَرَّقُوْنَ اور جسدن کہ قایم ہوگی قیامت اُسدن متفرق ہوجاوینگے لوگ کوئی اعلائے علیین کو جاویگا کوئی اسفل السافلین میں
گریگا کسیکو درجہ وصل سے شاداب کرینگے کسیکو درکہ فرقت میں بیتاب کرینگے ایک کو سریر محبت پر بٹھاوینگے ایک کو حضیض محنت پر
گراوینگے ایک کو انواع ثواب سے مشرف فرماوینگے ایک کو اصناف عذاب سے رنج دکھلاوینگے قطعہ کوئی خندان کوئی گریان یہ کوئی شادان کوئی
نالان یہ کوئی خورم کوئی پرغم یہ یہہ عالم اس مکان کا ہی فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ پس جو لوگ کہ ایمان لائے
اور عمل کیے اچھے پس وہ بیچ باغ کے آراستہ کیے جاوینگے ساتھ حلیہ اور حلو کے یا خوش کیے جاوینگے ایسے کہ اثر شادمانی کا اُنکے چہرون سے ظاہر
ہوگا یا خاطر اور مدارات کیے جاوینگے اور تعظیم اور تکریم یا تاج پہنائے جاوینگے یا آواز خوش سنوائے جاوینگے اور اُنکو کوئی لذت برابر اُس
سماع کے نہوگی حدیث میں ہی کہ اشجار بہشت گاوینگے ایسے آواز سے کہ خلائق نے مثل اسکے سنی ہی نہوگی اور یہہ افضل نعمتون سے بہشت کے ہوگی ابودردا
سے پوچھا کہ مغنیات بہشتی کا راگ کیا ہی کہا تسبیح کشف الاسرار میں ہی کہ فردا دوستان خدا ریاض بہشت میں بیچ ریاحین انس کے خوش
ہو ہو سماع کرینگے فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ حکم آویگا کہ ای داؤد اس نغمہ شوق خیز اور آواز شور انگیز سے کہ تو نے زبور
ہوا ہی زبور پڑھ اور ای موسیٰ توریت کی تلاوت کر اور ای عیسیٰ تو قرات انجیل میں مشغول ہو ای اسرافیل تو قرآن شروع کر اور ای
درخت طوبیٰ تو صوت دل آرا سے ساتھ تسبیح میر کے نکال امام ثعلبی نے اوزاعی سے نقل کیا ہی کہ کوئی خوش آواز تر اسرافیل سے
نہیں جب وہ نغمی آغاز کریگا تمام فرشتے اور داؤد وظائف اپنے سے باز رہینگے حاصل یہہ ہی کہ بڑی لذت بعد مشاہدہ انوار

تجلیات آلہیہ کے بہشت مین سماع ہی نظم دوستان حق کا وہان وہ راگ ہی جانب حق جو لگاتا لاگ ہی بخشتا ہی انکو شوق کبریا دمبدم دیتی ہی اونھین ذوق لقا وَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَلِقَاۤئِ الْاٰخِرَۃِ فَاُولٰۤئِکَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ اور جو لوگ کہ کافر ہوا اور جھٹلایا اُنھون نے قرآن کو یا دلایل قدرت کو اور ملاقات آخرت کو یعنی حشر اور نشر کو پس یہہ لوگ بیچ عذاب کے حاضر کیئے جاوینگے فَسُبْحٰنَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ پس تسبیح کہو اللہ کے یا ساتھہ پاکی کے یاد کرو یا نماز پڑہو جسوقت کہ شام کرتے ہو تم اور جس وقت کہ صبح کرتے ہو تم سبحان مصدر بمعنی امر ہی وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْہِرُوْنَ اور واسطے اُسیکے ہی سب تعریف بیچ آسمانونکے اور زمین کے کہ جو فلاک اور زمین مین ہی اُسیکی حمد کرتا ہی اور نماز پڑہو بیچ طرف آخر کے اور جب ظہر کرتے ہو تم سمجھہ لیجے کہ پانچون وقت کی نمازین اِس سے نکلتی ہین جین تمسون سے نماز مغرب اور عشا کی اور تصبحون سے نماز فجر کی اور عشیا سے نماز عصر کی اور تظہرون سے نماز ظہر کی صاحب لباب نے کہا ہی کہ تسبیح مین رفع صوت ہی اسکا نماز جہریہ مین لانا مناسبت رکھتا ہی اور حمد دلالت برفع صوت نہین رکھتی اُسکا نماز اخفائیہ مین مذکور ملازم ہی یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ نکالتا ہی اللہ زندہ کو مردہ سے جیسے درخت کو گٹھلی سے اور بال کو دانے سے اور مرغ کو انڈے سے اور آدمی کو نطفہ سے یا اچھے کو برُے سے پیدا کرتا ہی اور مومن کو کافر سے اور عالم کو جاہل سے وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ اور نکالتا ہی مردیکو زندہ سے جیسے درخت سے گٹھلی کو اور بال سے دانیکو اور مرغ سے انڈیکو اور آدمی سے نطفہ کو یا صالح سے طالح کو اور مومن سے کافر کو اور عالم سے جاہل کو وَیُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِہَا اور جلاتا ہی زمین کو ساتھہ گیاہ کے پیچھے موت اُسکی کے وَکَذٰلِکَ تُخْرَجُوْنَ اور اِسیطرح نکالے جاوگے تم قبرونسے وَمِنْ اٰیٰتِہٖۤ اَنْ خَلَقَکُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَاۤ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ اور نشانیون قدرت اللہ کے سے ہی یہہ کہ پیدا کیا تمکو یعنے باپ تمھارے آدم کو خاک سے پھر ناگہان تم انسان ہو پھرتے چلتے زمین پر واسطے کاروبار اپنے کے وَمِنْ اٰیٰتِہٖۤ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْۤا اِلَیْہَا اور نشانیون قدرت اُسکے سے ہی یہہ کہ پیدا کیا واسطے تمھارے جنس تمھاری مین سے جوڑنکو تو کہ آرام پکڑو تم طرف اُنکے اور رغبت کرو تم بسبب جنسیت کے اُنسے کہ ہر ایک رکھے انس ہم جنس سے فرشتہ فرشتے سے انس انس سے وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً اور ظاہر کیا درمیان تمھارے اور جوڑون تمھارے کے پیار اور مہربانی موضح مین ہی کہ مودت بمجرد بیاہ کے ہی اور رحمت فرزند ہو پر یا محبت جوانی مین اور رحمت بڑہاپے مین اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ تحقیق بیچ پیدا کرنے جوڑونکے ہم جنس ہم شکل البتہ نشانیان ہین واسطے اُس قوم کے کہ فکر کرتے ہین اور حکمت پر اُسکے آگاہ ہوتے ہین وَمِنْ اٰیٰتِہٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِکُمْ وَاَلْوَانِکُمْ اور نشانیون قدرت اُسکے سے ہی پیدا کرنا آسمانونکا اور زمین کا اور اختلاف بولیون تمھاری کا کہ کسیکی بولی عربی ہی کسیکی ترکی کسیکی فارسی ہی کسیکی ہندی لباب مین ہی کہ اصل سب زبانین بہتر ہین انیس اولاد سام مین اور ستره فرزندان حام مین اور چھتیس یافث مین یا اختلاف زبانون تمھاری کا وقت بات کرنیکے کہ کوئی آہستہ بولتا ہی کوئی پکار کر کوئی فصاحت سے کلام کرتا ہی کوئی لکنت سے اور اختلاف رنگون تمھاری کا کہ کوئی کالا کوئی گورا کوئی سانولا کوئی سنہرا ہی یا اختلاف اعضا اور شکلون تمھاری کا کہ کوئی آدمی مشابہ دوسرے کے نہین یہانتک کہ توامان باوجود اکٹھے پیدا ہونیکے البتہ کسی نہ کسی اعضا مین مخالف آپسمین ہوتے ہین اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ تحقیق بیچ اِس مخالفت بولیون اور رنگونکے باوجود اسکے کہ ایک مان باپ سے پیدا ہین البتہ نشانیان قدرت اور حکمت کی ہین واسطے عالمونکے کہ سمجھہ دار ہین تو کہ علم سے فوائد اُسکے معلوم کرین یہہ قراءت حفص کی بکسر لام اور عالمین بفتح لام اور روے پڑہا ہی اپنے واسطے سب عالمونکے یعنے کسی صاحب عقل پر آدمی ہو یا جن یا فرشتہ چھپا نہین

کارس ۲

کہ اس اختلاف میں حکمت ہے بڑی کیونکہ اگر یہہ نہوتا امتیاز درمیان اشخاص مشکل ہوتا اور بہت معاملے معطل رہ جاتے وَمِنْ
اٰیٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ اور نشانیون قدرت اُسکے سے ہے سونا تمھارا بیچ رات کے اور دنکے واسطے آرام
بدنکے اور ڈہونڈھنا تمھارا رزق کو فضل اُسکے سے یعنے طلب معاش کی دن رات کرنا اور بعضونے کہا ہے کہ سونا خاص راتکے
واسطے ہے اور طلب معاش دنکے اور آیہ میں تقدیم تاخیر ہے بیچ معنے کے تقدیر اُسکی یہہ ہے کہ منامکم باللیل والنهار وابتغاؤکم من فضله النهار
یعنے سونا تمھارا بیچ راتکے اور ڈہونڈھنا تمھارا رزق کو فضل اُسکے سے بیچ دنکے اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ تحقیق بیچ اس راتکے
سونے میں اور دنکے معاش ڈہونڈھنے میں البتہ نشانیان اور عبرتین ہین واسطے اُس قوم کے کہ سُنتے ہین گوش ہوش سے وَمِنْ اٰیٰتِهٖ
یُرِیْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَیُحْیٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اور نشانیون حکمت اُسکے سے ہے کہ دکھاتا ہے
تمکو بجلی واسطے ڈرانے کے مسافرون کو گرنے سے اور واسطے امید کے مقیمونکو بادلونسے اور اُتارتا ہے آسمانسے یا ابر سے پانی پس زندہ کرتا ہے
ساتھ اُسکے زمین کو کہ گیاہ تر و تازہ اوگتی ہے بعد موت اُسکے کے اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ تحقیق بیچ اس بجلی اور مینہہ کے البتہ
نشانیان قدرت کی ہین واسطے اُس قوم کے کہ عقل پکڑتے ہین حادثہ جو جہان میں ہوتا ہے قدرت صانع قدیم سے دیکھ وَمِنْ اٰیٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ
السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ اور نشانیون قدرت اُسکے سے ہے یہہ کہ قایم ہین آسمان بے ستونون اور زمین پانی پر ساتھ حکم اُسکے کے ثُمَّ اِذَا
دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْاَرْضِ پھر جب پکاریگا تمکو اسرافیل ساتھ نفخہ اخیر کے ایکبار پکارنا اسطرح کہ یا ایها الموتی ای لوگو نکلو زمین سے اِذَآ اَنْتُمْ
تَخْرُجُوْنَ ناگہان تم نکل آؤگے قبرونسے اور نکلنا خلق کا قبرون سے یہہ بھی ایک نشانی ہے نشانیون قدرت اُسکے سے وَلَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ اور واسطے اُسکے ہے جو کچھہ بیچ آسمانونکے ہے اور زمین کے ہے سب مخلوق اور مملوک اور مربوب اُسیکے ہین كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ سب
واسطے اُسکے فرمانبردار ہین زندگی اور مرگ اور بعث اور نشر میں کسی حالت میں اُسکے حکم سے باہر نہین مصرعہ کہین رہین کہین جاوین
تمھارے حکم مین ہین وَهُوَ الَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِ اور وہ وہی ہے جو پہلے بار کرتا ہے پیدایش کو مارکر پھر دوبارا
جلا دیگا اُسکو اور وہ بہت آسان ہے اوپر اُسکے جیسے پہلے بار پیدا کرنا آسان تھا یا دوبارا جلانا تمھارے اعتقاد مین سہل ہے اول بار کی
پیدا کرنے سے پھر اول پیدایش کا جو اقرار کرتے ہو تو پچھلے جلانے کا کیون انکار کرتے ہو اور اُسکی قدرت کے آگے دونون برابر ہین قطعہ
قدرت میں کمی اُسکے نہ کچھہ نقصان ہے ابدا و اعادہ اُسکو سب یکسان ہے ہم تمپہ جو مشکل ہے وہ سہل اُسیکو ہے وسنوار جو ہوا
ہے وہ اُسے آسان ہے وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے اُسکے ہے صفت بلند اور وصف ارجمند مانند قدرت کاملہ
اور حکمت شاملہ اور وحدت ذات اور عظمت صفات کی بیچ آسمانونکے اور زمین کے وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ اور وہ ہے غالب کہ ہرگز عاجز نہین
ہوتا پہلے پیدا کرنے سے نہ پچھلے جلانے سے حکمت والا ہے جو کام اُسکا ہے حکمت ہے ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ بیان کی اللہ تعالی نے واسطے
تمھارے ای آزادو امثال احوال آپس والون تمھارے کے سے هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِیْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ
تَخَافُوْنَهُمْ كَخِیْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ کیا ہے واسطے تمھارے ای آزادو اُس چیز سے کہ مالک ہین داہنے ہاتھ تمھارے کوئی شریک بیچ اُس چیز کے کہ دیا ہے ہم نے
تمکو مال اسباب سے پس تم اور وہ سب بیچ اُسکے برابر ہو جاؤ ڈرو تم اُنسے جیسا ڈرتے ہو تم آپس والون اپنے سے کہ آزاد ہین حاصل یہہ ہے کہ آیا
جیسا جو تم اپنے غلامونکو کیا مال اور ملک مین شریک کرتے ہو تو کہ وہ بھی آپ پر تصرف کرکر جیسے تم ہو ویسے ہی ہو جاوین یعنے نہین کرتے پھر
اللہ کے ملک مین اللہ کا کیون شریک ٹھہراتے ہو بعین المعانی مین اور بعضی تفسیر دن مین ہے کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

یہہ آیت اسردارونکے پاس قریش کے پڑھی کہنے لگے واللہ ایسا کبھی نہوگا آپنے فرمایا پھر اُس آفریدگار زمین و زمان کا کسطرح شریک ٹھہراتے
ہو بیت مخلوق کو اللہ نکہہ یہہ ستم نکرو بندہ کہین خدا بھی ہوا ہی خدا سے ڈرو کَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ اسیطرح مفصل بیان
کرتے ہین ہم دلیلین وحدت اپنی کی واسطے اُس قوم کے کہ عقل اُن مثالون مین خرچ کرتے ہین لیکن بیہ وقوف ستمگار حقیقت کو ان
باتونکے نہین سمجھتے بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ بلکہ پیروی کی اُن لوگون نے کہ ظلم کیا ساتھہ شرک کے خواہشون نفس اپنے پر بغیر علم
کے فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ پس کون راہ دکھاتا ہی اُس شخص کو کہ گمراہ کرے اللہ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ اور نہین واسطے مشرکون گمراہ کے مدد
دینے والے کہ عذاب دوزخ سے چھڑاوین فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا پس سیدھا کر ای حبیب صلے اللہ علیہ وسلم منہہ اپنا واسطے عبادت
خدا کے باخلاص کر عمل کو اپنے واسطے کبریا کے درانحال کہ مائل ہو تو سب دینون سے طرف دین اسلام کے اور امت اپنی کو کہہ کہ اُسکی پیروی
کرین فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لازم پکڑ دین خدا کو جو پیدا کیا ہی لوگون کو اوپر اُسکے یا مراد فطرت سے معرفت صانع ہی اور وہ روز
الست سب آدمیون کو حاصل ہوئی ہی اُسکو فرمایا ہی کہ مت چھوڑو بیت عہد الست کو نہ بھول یا ڈالدیا تجھے حشر کو تا نہو طول ہمنے جتادیا تجھے
لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ نہین تبدیل یہہ نہی ہی بشکل نفی یعنی مت بدل ڈالو پیدایش خدا کے کو یعنے دین حق کو کہ حق نے خلق کو اُسپر پیدا کیا ہی
اور عہد اُنسے لیا ہی ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ یہہ ہی مذہب درست اور راہ دین مستقیم کی وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ اور لیکن
اکثر لوگ نہین جانتے استقامت دین کو بسبب کج طبعی اور ناسمجھی کے مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ درانحال کہ رجوع کرنیوالے ہون طرف حق کے غیر اُسکے
سے منہہ پھیر کر سمجھہ لیجیے کہ نہین حال ہی ضمیر اَقِم کے سے یعنے ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم سیدھا کر منہہ اپنا واسطے دین اسلام کے اور امت کو
کہہ کہ اُسکی پیروی کرین درانحال کہ رجوع کرنیوالے ہون طرف اُسکے شیخ ابو سعید خراز قدس سرہ نے کہا ہی کہ انابت رجوع خلق سے
طرف حق کے ہی اور منیب وہ شخص ہی کہ سوا حق کے کوئی مرجع نہ رکھے بیت مرجع و مستعان میرا کوئی نہین سوا تیرے کس کے طرف کردن رجوع
کھو دیگا کون غم میرا وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور ڈرو اُس سے اور بر پا رکھو نماز کو اور مت ہو شریک لانیوالونسے یعنے
اُسکا کوئی شریک مت ٹھہراؤ کہ بڑے سے بڑا گناہ شریک لانا ہی ساتھہ اللہ کے یا مت ہو مشرکونسے ساتھہ چھوڑنے نماز کے خفیف جان کر
یا انکار کر کر یہہ خطاب امت کو ہی تفسیر مین ہی کہ شیخ محمد امام بن اسلم طوسی نے کہا کہ حدیث مجھکو پہنچی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کہ جو روایت مجھسے کرین عرض کرو اُسکو قرآن شریف پر اگر موافق ہو تو قبول کرو مین نے اِس حدیث کو کہ من ترك الصّلوة متعمدا فقد کفر
ہی چاہا کہ قرآن سے موافق کرون تیس برس تامل کیا تب یہہ آیت پائی کہ واقیموا الصلوة ولا تکونوا من المشرکین سمجھہ لیجیے کہ معنے حدیث کے
یہہ ہین کہ من انکر الصلوة ترک سے مراد انکار ہی یا من ترك الصلوة من جهة الاستخفاف فقد کفر ہی مثنوی قصد سے کرتے ہین جو ترک
نماز دلمین انکار حق ہی نہی نیاز کفر اُنکا بآیت اور خبر ہوتا ہی ثابت ای خجستہ نظر جب تلک دم مین دم ہی ای لوگو چھوڑیو مت کسیطرح اُسکو
دم بھی جاوے تو بس نماز مین جائے موت آوے تو اس نیاز مین آئے زاری عجز بندگی ہی نماز اسمین بالکل نیاز کا ہی ساز کیون نہ حق کو ہو
پھر نماز پسند کہ ہی بندیکا بس نیاز پسند عمر بھر بندگی مین اُسکی مرجاؤ اور عبادت مین شرک مت لاؤ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا
شِيَعًا مت ہو اُن لوگونسے کہ ٹکڑے ٹکڑے کیا ہی اُنھون نے دین اپنے کو اور ہوگئے فرقہ کہ دین اسلام چھوڑ کر مشرک بنے کوئی بت پرستی کرنے لگا
اور کوئی ستارے پوجنے لگا اور کوئی فرشتون کی عبادت کرنے لگا بیت کوئی تارے کوئی آتش کوئی پوجے ہی بتکو ہو گئے بندو نکے بندے
چھوڑ کر خلاق اکبر کو یا مراد یہود اور نصاری ہین کہ ہر ایک مین کتنے ہی فرقے ہو گئے ہین یا خوارج یا روافض مین آور لطف یہہ ہی کہ اپنے آپکو

بہت شیعہ کہتے ہیں کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ہر گروہ ساتھ اُس چیز کے کہ نزدیک اُنکے ہے دین اور آئین سے خوش ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمین
حق پر ہیں قطعہ ہر ایک اپنے دین پر ہی شادمان ہے اپنے حقیقت پہ سب کا گمان ہے جو عشق صنم سے ہوگئے مست ہے بت پرستی پر ہیں شاد آتش
پرست ہے ایسی ہی گمراہ ترسا و یہود ہے اپنے دین کو جانتے ہیں اپنا سود ہے راہ حق جو دین ہے اسلام کا اُس سے غافل ہیں یہہ گمراہان سے وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ
ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ اور جب لگتی ہے لوگوں مشرکوں کو سختی یا بیماری یا فقر یا عام آدمیوں کو پکارتے ہیں عاجزی سے پروردگار اپنے
کو رجوع کرتے ہوئے طرف اُسکے ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُمْ مِنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنَاهُمْ پھر جب چکھاتا ہے انکو اللہ اپنی طرف سے
آسانی یا صحت یا تونگری اور وہ سختی دور ہوتی ہے ناگہاں ایک فرقہ انہیں سے ساتھ پروردگار اپنے کے شریک لاتے ہیں تو کہ کفر کریں ساتھ اُس
چیز کے کہ دی ہے ہمنے انکو نعمت اور عافیت سے فَتَمَتَّعُوا تہدید فرماتا ہے حق تعالیٰ کافروں کو کہ پس فائدہ اُٹھا لو دو تین روز دنیا کے نعمتوں سے
فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ پس شتاب جانوگے مآل کار اپنا کہ عذاب آخرت کا ہے أَمْ أَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوا بِهِ يُشْرِكُونَ
کیا اُتاری ہے ہمنے اوپر کافروں کے کتاب اور دلیل یا رسول یا فرشتہ کہ اُسکے پاس حجت ہے پس وہ رسول یا فرشتہ بولتا ہے یا وہ کتاب
حکم کرتی ہے ساتھ اُس چیز کے کہ ہیں ساتھ اُسکے شریک کرتے یعنے دلیل ہے اوپر شرک لانے اُنکے کے وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا اور جس وقت
چکھاتے ہیں ہم آدمیوں کو رحمت یعنے نعمت صحت اور وسعت رزق اور سوا اُنکے خوش ہوتے ہیں ساتھ اُسکے وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ
بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ اور اگر پہنچے انکو برائی یعنے بیماری اور تنگی رزق کی اور سوا اُنکے بسبب اُسکے کہ آگے بھیجا ہے
ہاتھوں اُنکے نے یعنے بشامت اعمال بد اُنکے سے آوے ناگہاں وہ ناامید ہوجاتے ہیں اور چلانے لگتے ہیں حاصل یہہ ہے کہ نہ ادائے شکر
نعمت ہیں کرتے ہیں اور تحمل اور صبر محنت میں أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ کیا نہیں دیکھا اُنھوں نے یہہ کہ اللہ سبحانہ کھول
دیتا ہے رزق واسطے جسکے چاہے اور بند کر دیتا ہے واسطے جسکے چاہے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ تحقیق بیچ اس کھول دینے اور بند
کر لینے رزق کے ہیں البتہ نشانیاں وحشمت کی ہیں واسطے اُس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں اور قبض اور بسط حکم آلہی سے جانتے ہیں اور شکر
کرتے ہیں نعمت پر اور صبر کرتے ہیں نقمت پر ابیات رحمت و زحمت گر تو شکر و صبر ہے مومن صادق ہو تو ای نفس گبر ہیں یہی دو چیز ایمان کے
اساس ہے اس پہ قائم ہو کہ تا ہو حق شناس فَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ پس دے اے رسول میرے قرابت والوں کو کہ بنی ہاشم ہیں حق اُسکا مال
غنیمت میں سے یا یہہ خطاب ظاہر میں حضرت کو ہے اور باطن میں سب اہل ایمان کو ہے کہ حق قرابت والوں کا ادا کریں اور صلہ رحمی اور احسان
موافق مقدور کے بجالادیں اسی آیہ سے استدلال کرتے ہیں امام اعظم رح اوپر وجوب نفقہ ذوی الارحام کے وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ اور
دو حق محتاجوں بیچاروں کا اور مسافروں کا کہ مال کے زکوٰۃ ہے ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ یہہ ادائے حقوق بہتر ہے بند کرنے
مال کے سے واسطے اُن لوگوں کے کہ ارادہ کرتے ہیں رضامندی اللہ کی یا دیدار حق تعالیٰ کا یا مراد اُنکی اس دینے سے نزدیک ہونا اللہ سے
ہے نہ اور کچھ غرض وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ اور یہہ لوگ نفقہ دینے والے وہی ہیں چھٹکارا پانے والے وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ رِبًا لِيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ
النَّاسِ فَلَا يَرْبُو عِنْدَ اللَّهِ اور جو کچھ دیتے ہو تم سود کو تو کہ بڑھے مال تمھارا بیچ مالوں لوگوں کے پس نہیں بڑھتا وہ نزدیک اللہ کے اور
برکت اُسکی اُٹھ جاتی ہے وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ اور جو کچھ دیتے ہو تم زکوٰۃ مفروضہ سے یا صدقہ سے کہ اُسکے دینے میں
ارادہ کرتے ہو ثواب اللہ کا فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ پس یہہ لوگ جو زکوٰۃ اور صدقہ اللہ کے واسطے دیتے ہیں نہ واسطے بدلے کے وہی ہیں دوگنا
کرنیوالے کہ ایک کا دس حصے ثواب پاوینگے اور زیادہ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ اللہ وہ ہے

جسنے پیدا کیا تمکو عدم سے پھر رزق دیا تمکو عمر بھر پھر ماریگا تمکو جب اجل آویگی پھر جلاویگا تمکو قیامت کو هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَفْعَلُ مِنْ
ذَٰلِكُمْ مِنْ شَيْءٍ کیا ہی شریکون تمھارونمین سے یعنے بتون مین سے کہ تمنے اپنے زعم مین شریک خدا کے ٹھہرا رکھے ہین کوئی شخص کہ کرے اس پیدا کرنے
اور رزق دینے اور مارنے اور جلانے مین سے کچھ چیز کہ لائق عبادت کرنیکے ہوا اور جو یہہ کچھ نہین کر سکتے تو پوجنے کے لائق اور شریک باری
ٹھہرانیکے کب ہوئے سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ پاک ہی اللہ اور بہت بلند اُس چیز سے کہ شریک لاتے ہین ساتھہ اُسکے ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي
الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ظاہر ہوا فساد بیچ جنگل کے خشک سال سے اور مرنے جانورونکے
سے اور دریا کے آنے سے اور بیچ دریا کے طوفان سے اور ڈوبنے جہازون اور کشتیون کے سے بسبب اُس چیز کے کہ کمایا ہی ہاتھون لوگونکے
یعنے بسبب شامت اعمال بد اور معاصی آدمیونکے تو کہ چکھاوے انکو بعضے جزا اُس چیز کی کہ کرتے ہین کیونکہ پوری سزا آخرت مین ملے گی تو کہ وہ بعضے
جزا چکھنے سے پھر آوین شرک سے طرف توحید کے اور گناہ سے طرف طاعت کے سمجھہ لیجئے کہ مراد فساد سے امساک باران ہی کیونکہ جب مینہہ نہین
برستا صحرا مین کھیت نہین اوگتا اور دریا مین موتی اور جواہر نہین بنتا کشاف مین ہی کہ امساک باران سے جانور پانی کے اندہے ہوجاتے
ہین یا فساد بر ہلاک ہونا شہرونکا ہی اور فساد بحر غرق ہونا قوم نوح اور فرعونیونکا اور بعضے محقق کہتے ہین کہ مراد بر سے نفس ہی اور بحر سے
قلب شیخ ابو بکر واسطی نے کہا ہی کہ جسکا لجہ قلب ترک مراقبہ سے فاسد ہوا ظاہر ہوا فساد بیچ بر نفس اُسکے کے امام قشیری رحمۃ اللہ نے کہا
کہ فساد بر نفس ساتھہ ارتکاب محظورانکے ہی اور فساد بحر قلب ساتھہ اخلاق ذمیمہ کے اور چلنے اوپر رسوم اور عادات کے ہی حقائق سلمی
مین ہی کہ بر زبان علمائے ظاہر ہی اور بحر لسان عرفائے باطن اور فساد زبان علما کا ساتھہ تاویلات فاسدہ کے ہی اور لسان عرفا کا ساتھہ
ادعائے باطلہ کے نظم واسطے دنیا کے تاویل کتاب نہ کرتے ہین جو سخت ہی اُنپر عذاب نہ حق تو ہی کچھہ اور کچھہ بتلاتے ہین نہ مدعا اپنا غرض ٹھہرا
لیتے ہین نہ عالمونکے یہہ زبانکا ہی فساد نہ اُنمین رافت بیک جہانکا ہی فساد نہ اور نہین رکھتے جو لوگ اپنی خبر اور زبان عرش سے
ہین فوق تر نہ اپنے بستر سے نہین ہرگز ہلے نہ اور کہین ہین عرش پہ ہم چڑھہ گئے نہ سیر باطن سے نہین آگاہ ہین نہ اور مریدون کو بتاتے
راہ ہین نہ صوفیون کے یہہ لسان کا ہی فساد نہ اس لسان پر کیجئے مت اعتماد نہ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ
مِنْ قَبْلُ کہہ کہ سیر کرو اے منکرو بیچ زمین کے پس دیکھو کیونکر ہوا آخر کام اُن لوگون کا جو پہلے اِس سے تھے كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُشْرِكِينَ
تھے اکثر اُنکے یعنے سب ہلاک ہوگئے شرک لانے والے فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ
يَصَّدَّعُونَ پس سیدھا کر منہہ اپنا یا سب وجود اپنا واسطے دین درست کے پہلے اس سے کہ آوے وہ دن کہ نہین پھر جانا واسطے اُسکے
اللہ کی طرف سے یعنے نہین ٹلنے کا وہ اللہ کی طرف سے اور البتہ آویگا یا اللہ کی طرف سے آویگا اور کوئی اوسکو نہین ٹالسکے گا اُسدن کہ متفرق
ہونگے لوگ ایک دوسرے سے کہ کوئی بہشت کو جاویگا کوئی دوزخ کو مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ جو کوئی کفر کریگا پس اوپر اُسکے ہی جزا کفر اُسکی کہ
دوزخ مین ہمیشہ پڑا جلے گا وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِأَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُونَ اور جو کوئی کرے نیکی پس واسطے جان اپنے کے بچھاتے ہین یعنے جگہہ درست
کرتے ہین جنت مین اور متفرق ہونا لوگونکا دن قیامت کے ہی لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْ فَضْلِهِ تو کہ بدلا دے اللہ اُن لوگون کو
کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے فضل اپنے سے سمجھہ لیجئے کہ ذکر جزا سے کافران نفرمایا اسواسطے کہ مقصود بالذات مسلمان تھے إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ
تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا کافرونکو تو کہ مسلمانونکے ساتھہ جمع کرے بلکہ انکو جدا کر کر دوزخ کو بھیجے گا وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ يُرْسِلَ الرِّيَاحَ
مُبَشِّرَاتٍ وَلِيُذِيقَكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ اور نشانیون قدرت اللہ

کے سے ہی یہہ کہ بھیجتا ہی باؤونکو پروائی ہواٹی دکہنی بہاری ہی خوشخبری دینے والیان مینہہ کی کہ غلہ اوگاوے اور تو کہ چکہاوے تمکو
نعمت اپنے سے اور تو کہ جاری ہو وین کشتیان دریا مین ساتھہ حکم اُسکے کے اور تو کہ ڈہونڈ ہو فضل اُسکے سے رزق اپنا بیچ تجارت
دریاؤنکے اور تو کہ تم شکر کرو اِن نعمتون کا ۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ اور تحقیق بھیجے ہمنے تجہسے پہلے اے
محمد صلے اللہ علیہ وسلم پیغمبر دیونسے طرف قوم اُنکے کے پس آئے وہ اُنکے پاس ساتھہ معجزون روشن کے یا احکامون ظاہر کے حلال اور حرام سے اور بعضے قوم کے
سے ایمان لائے اور بعضے کافر ہوئے فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا پس بدلا لیا ہمنے اُن لوگونسے کہ کافر ہوئے اور ہلاک کیا انکو اور مدد دی انکو جو ایمان لائے
وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اور تہا سزاوار اوپر ہمارے مدد دینا ایمان والونکا کیونکہ یہہ لائق یاری اور مددگاری کے ہین اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ
الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ اللہ وہ ہی جو بھیجتا ہی باؤونکو پس اٹھاتی ہین باؤین بادلونکو پس پہیلاتی ہین اُسکو یا پہیلاتا ہی اللہ انکو
بیچ طرف آسمانکے جسطرح چاہتا ہی وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ اور کرتا ہی اُسکو ٹکڑے ٹکڑے پس دیکھتا ہی تو مینہہ کو کہ حکم الٰہی سے
نکلتا ہی درمیان بادل کے سے کہ ملے ہوئے ہین آپس مین جدے جدے ٹکرے بدلی کے ہوتے ہین فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ
پس جب بھیجتا ہی اللہ مینہہ کو بیچ زمین اور شہر جس کسیکے کہ چاہتا ہی بندون اپنے سے ناگہان وہ خوشوقت ہو جاتے ہین وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ
عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ اور تحقیق تہے یہہ پہلے اس سے کہ اُتارا جاوے اوپر اُنکے مینہہ پہلے نمود ہوئے بدلی کے البتہ ناامید یا اسے فَانْظُرْ اِلٰٓى
اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا پس دیکہہ طرف نشانیون رحمت خدا کے کہ کیونکر زندہ کرتا ہی مینہہ برساکر زمین کو ساتھہ کہیتون
اور باغون طرح طرح کے درختونسے بعد موت اُسکے کے اثر بصیغہ واحد بھی قرأت ہی اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى تحقیق وہ کہ قادر ہی زمین مردہ کے زندہ کرنے پر
البتہ جلانے والا ہی مردون کو کیونکہ زمین کا زندہ کرنا بھی مثل اُسکے ہی وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ تعالے اوپر ہر چیز کے قادر ہی کیونکہ قدرت اسکی
بہ نسبت سب موجودات ممکنات کے برابر ہی حقایق سلمی مین ہی کہ آثار رحمت ظاہر مین باران ہی کہ سبب حیات جہان ہی اور باطن مین ذکر ہی زندانہ
کہ زندگی جنان ہی یا آثار رحمت آب محبت ہی کہ زمین دل اُس سے زندگی پاتی ہی یا اثر رحمت خود دل ہی کہ منتظر نظر حق اور مورد تجلیات مطلق ہی نظم
دیکہکر دلکو سوچ کیا ہی یہہ ٭ اثر رحمت خدا ہی یہہ ٭ جب کہ وہ رنج سے بہر کے ہو صاف ٭ صاف آوے نظر رخ شفاف ٭ جبکہ نسیان ماسوا ہووے
نور سے ہی بہر بہرا ہووے ٭ دل ہی آئینہ جمال خدا ٭ پر مکدر رہے تو پس مرا ٭ چاہتا ہی خدا جو اسکی حیات ٭ تو کرے اُسپہ تجلیات ٭ ہوگی بس صاف یہہ
کدورت سے ٭ فیض لے ہی عجب ہی صورت سے ٭ مثنوی جلوے دکہلائے پہر رنگ برنگ کہ اٹہائی ہی لطف صلح و جنگ ٭ بسط او قبض
اسمین آتا ہی ٭ وصل ہجر انکا ڈہب دکہاتا ہی ٭ رفتہ رفتہ پہر اسکی یہہ تلوین ٭ دور ہو آئی ہی عجب تمکین ٭ حال اُس وقت اسکا یکسان ہی ٭ زندگی
دلکی یون نمایان ہی ٭ یہی رافت حیات دلکی ہی ٭ سوچ تو کیا ہی بات دلکی ہی ٭ وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ
اور اگر بھیجین ہم ایک باؤ عذاب کی جیسے دبور ہی اُنکے کہیتون پر پس دیکہین اُس کہیتی کو زرد ہوئی جلکے ناکارہ البتہ ہو جاوین پیچہے زرد
ہونے کہیتی کے کفر کرنیوالے پچہلے نعمتون پر اور لائق یہہ ہی کہ ہماری طرف التجا کرین اور رحمت سے ہمارے مایوس نہون سو انہین بہیر اور ادبار
حبیب میرے کافرونسے طمع مت رکہہ کہ تیری بات سنینگے اور تیرا کہا مانینگے فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ
پس تحقیق تو نہین سنا سکتا مردونکو اور نہین سنا سکتا بہرونکو پکارنا جسوقت کہ پہر جاتے ہین پیٹہہ موڑکر سمجہہ لیتے کہ قید پہر جانیکی اسلیئے بہرا
کی واسطے تاکید کے ہی کہ بہرا جو روبرو ہو اگرچہ کلام نہ سنے لیکن حرکات لب اور ہاتہہ سے سمجہہ جاتا ہی اور جب پیٹہہ پہیرا ہو تو کچہہ بہی نہین سمجہتا اور نہ
اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ اور نہین تو راہ دکہانے والا کور دلونکا گمراہی اُنکی سے یعنی تجہکو قدرت نہین کہ انکو ایمان کی دولت سے منشرح کرکے

اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ نہین سناتا تو پند اور نصیحت قرآن کی مگر اُس شخص کو کہ ایمان لاتا ہی ساتھہ آیتون
کتاب ہمارے کے کیونکہ ایمان اُنکا اسباب پر اُنکو قایم کرتا ہی کہ لفظ قرآن کے سنین اور اُسکے معنو مین فکر کرین پس وہ مطیع ہوتے ہین امر اور نہی کے
اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَّشَيْبَةً اللہ وہ ہی جسنے پیدا کیا تمکو ناتوان چیز سے کہ نطفہ ہی پھر
اور دی تمکو پیچھے ناتوانی بچپن کے قوت جوانی کی پھر دی پیچھے قوت جوانی کے ناتوانی اور پیری يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ پیدا کرتا ہی جو کچھہ چاہتا ہی ناتوانی
اور قوت اور جوانی اور پیری سے وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ اور وہی ہی جاننے والا احوال بندونکا قدرت والا اوپر بدلنے صفتون اُنکے کے وَيَوْمَ
تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ اور جسدن کہ قایم ہوگی قیامت اور وہ آخر ساعت دنیا کی ہوگی قسم کھاوینگے گنہگار کفار کہ
نرہے تھے دنیا مین یا قبر مین سوا ایک ساعت کے اور مومن جانینگے کہ یہہ جھوٹ بولتے ہین كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ اسیطرح جیسے قیامت کو
جھوٹ کہینگے دنیا مین تھے انکار حشر اور رشد کے پھیر جاتے راہ سچی سے یعنے کام اُنکا دروغ گوئی ہی اس جہان مین بھی اُس جہان مین بھی وَقَالَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ اور بعد قسم کھانے کافرونکے کہ ہم نے دنیا مین دیر نہین کی کہینگے وہ لوگ کہ دئے گئے
ہین علم اور ایمان یعنے مسلمان اور علماے ملائکہ اور انسان کہ کیون جھوٹ بکتے ہو البتہ تحقیق دیر کی تمنے اور ٹہرنا دیر تک تمہارا مذکور
اور مسطور ہی بیچ لوح محفوظ کے یا قرآن کے کہ جہان فرمایا ہی وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ یا علم الٰہی مین یا قضاے حق مین یا تمہارے نوشتہ مین
کہ اسقدر دنیا مین ٹہروگے اور اتنا قبر مین دن زندہ کرنے تک فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ پس یہہ ہی دن زندہ کرنیکا کہ تم انکار کرتے
تھے اور لیکن تھے تم کہ نادانی اور بے غوری سے نہین جانتے تھے کہ بعث حق ہی پس کافر عذر کرینگے واسطے تدارک پچھلی خطاؤن کے پھر دنیا مین آنا چاہین گے
لیکن قبول نہوگا فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ پس اُسدن نہ نفع دیگا اُن لوگونکو کہ ظلم کرتے ہین اپنے پر ساتھہ کفر
عذر اُنکا اور نہ وہ قبول کئے جاوینگے یا نہ بلائے جاوینگے ساتھہ اُس چیز کے کہ اُنکا عذاب کھووے وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ
اور البتہ تحقیق بیان کیا ہمنے واسطے آدمیونکے بیچ اس قرآن تفسیر کے ہر ایک مثال سے کہ کام آوے توحید اور حشر اور صدق رسل مین وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ
بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ اور اگر لاوے تو اُنکے پاس کوئی نشانی یعنے اے رسول اگر تو منکرونکے پاس کوئی معجزہ موافق
طلب اُنکے لاویگا البتہ کہینگے وہ لوگ کافر ہوئے عنادا اور فسادا سے نہین تم مگر جھوٹے كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ
اسیطرح مہر رکھتا ہی اللہ اوپر دلون اُن لوگونکے کہ نہین جانتے اور طلب علم کی نہین کرتے فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ
الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ پس صبر کر اے رسول میرے اوپر ایذا اُنکے کے تحقیق وعدہ اللہ کا تجھے مدد دینے کا اور اپنا دین غالب کرنیکا سچ ہی
حق تعالےٰ پورا کریگا اور نہ سبک کرین تجھکو وہ لوگ کہ نہین یقین لاتے امر معاد مین یا نہ سبک کرین تجھکو نہ یقین لانیوالے کہ تو جلدی کرے
بیچ دعاے عذاب اُنکے کے اور وہ وقت پر موقوف ہی جب وہ آن پہنچیگا حکم الٰہی ظہور کریگا بیت ہر ایک کام موقوف ہی وقت پر جب آیا تو
ٹلتا نہین آن پھر سورۃ لقمان کی ہی چونتیس آیتین پانچ سو اٹھتالیس کلمہ ہین دو ہزار ایک سو بیس حرف ہین اور فواصل اُسکے ظن
مرد ہین اور تطبیق اسکی سورہ روم سے یہہ ہی کہ دونون مین بیان توحید اور حقیقت رسول اور حقیقت قرآن مجید کی

سورۃ لقمان مکیۃ وھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اربع وثلاثون آیۃ

الٓمّٓ الف اللہ کا لام اعلم کا میم مراد کا ہی ای اللہ اعلم بمرادہ یعنے اللہ جانتا ہی مراد اسکی اور بعضے کہتے ہین کہ الف اشارت طرف انا کے
اور لام طرف لی کے اور میم طرف منی کے ہی یعنے انا اللہ ولی جمیع الصفات الکمال ومنی الغفران والاحسان مین اللہ ہون اور واسطے

ہیں سب صفتیں کمال کی اور جہہ سے ہے بخشنا اور بہلائی کرنا تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ یہہ آیتیں ہیں کتاب حکمت والی کی
یا کتاب کی کہ متضمن حکمت ہے یا محکم ہے کہ اُنہیں نقصان نہیں پایا جاتا ہے حلال اور حرام کا حکم کرتا ہے اور وہ کتاب قرآن مجید ہے هُدًى وَّرَحْمَةً
لِّلْمُحْسِنِيْنَ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ راہ دکھانے والا اور رحمت خدا واسطے احسان کرنیوالوں کے وہ
جو قائم رکھتے ہیں نماز فرض کو اور دیتے ہیں زکوٰۃ واجب کو اور وہ ساتھ آخرت کے وہ ہیں یقین لانیکے بعث اور جزا حق ہے اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى
مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ یہہ لوگ کہ ان صفتوں کے ساتھ ہیں اوپر راہ سیدھی کے ہیں پروردگار اپنے کی طرف سے اور یہہ
لوگ بھی فلاح پانیوالے ہیں لکھا ہے کہ نضر بن حارث تجارت کو طرف فارس کے گیا تھا وہاں سے قصہ رستم اور اسفندیار خرید لایا تھا مجالس قریش میں اسے
الحان سے پڑہتا تھا کہ سب شیفتہ اور فریفتہ اُسکے ہوتے تھے اور لاف مارتا تھا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم قصہ عاد اور ثمود کا اور فسانہ
مملکت سلیمان اور داؤد کا بیان کرتے ہیں میں ملوک عجم کی شان اور شوکت بہادری اور عظمت وسعت مملکت اور شجاعت سے خبر دیتا ہوں حقتعالی
نے یہہ آیت نازل کی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا اور بعضے لوگوں میں سے وہ شخص گروہ
ہے کہ مول لیتا ہے غافل کرنے والی بات کو یعنے اختیار کرتا ہے اعتبار حکایات کو تو کہ گمراہ کرے لوگوں کو راہ اللہ کے سے یعنے دین سے یا سُننے
قرآن کے سے بغیر علم کے اور پکڑے راہ خدا کو ٹھٹھا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ یہہ لوگ واسطے اُنکے عذاب ہے رسوا کرنیوالا کہ قتل اور بند ہے دنیا
میں اور عذاب دوزخ ہے عقبیٰ میں بحر المواج میں ہے کہ مراد مَن سے گروہ ہے بدلیل جمع اولٰئک اور ضمیر لهم اور افراد ضمیر یشتری اور یضل اور یتخذ
واسطے افراد لفظ مَن کے ہے اور لہو باطل کو کہتے ہیں کہ امور خیر سے باز رکھے جیسے کہانیاں اور بعضے لہو حدیث سے سرود اور استماع مزامیر مراد لیتے
ہیں اس تاویل پر سننا سرود اور مزامیر کا حرام ہے لیکن یہہ محمول اسپر ہے جو بوجہ بازی اور لہو بطریق عبث اور لغو ہو کہ وہ باتفاق حرام اور
باجماع منع ہے اور اگر متضمن فائدہ ظاہری ہو تو باتفاق مباح ہے جیسے سرود حاربان اور طبل غازیان لیکن جس سرود میں کہ منافع باطنی ہوں
جیسے نرمی دل اور آرام نفس چنانچہ بعضوں کو حاصل ہوتا ہے بعضے علما نے بدلیل منفعت باطنی ثابت کہا ہے اور یضل کے متعلق ساتھ
یشتری کے ہے اس سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہے کہ آیت مذہب اشتری میں ہے کہ مقصود واسطے گمراہ کرنا دین سے ہے اور جس سرود کے حق میں
یہہ آیت آئی ہے وہ بوجہ لہو تھا پس جو سرود کہ بوجہ لہو نہو دلیل حرمت اُسکے کی یہہ آیت نہیں ہو سکتی امام زاہد نے تفسیر میں اس آیۃ
کے کہا ہے کہ مخالفان کتاب کو اور متابعان لہو اور باطل کو فرمایا ہے کہ بعضے لوگوں میں سے وہ شخص ہے کہ متابعت قرآن کی چھوڑکر لہو اور لغو اور
باطل اور اخبار شاہان عجم اور افسانہ ملوک پیشین اختیار کرتا ہے اور نزول آیت کا ولید بن مغیرہ کے شان میں ہے اور یاران اُسکے کی
کہ یہہ وتیرہ رکھتے تھے اور ابن مجاہد شاگرد ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہا کہ مراد لہو حدیث سے سرود کے اختیار کرتا ہے وہ
کو اوپر قرآن کے تلاوت کی تو کہ گمراہ کرے لوگوں کو راہ خدا سے ساتھ جہل اور نادانی کے اور جسنے کہ سرود کہنا اور سننا مباح کیا اُسنے قرآن
کو ٹھٹھا پکڑا کہ مخالفت قرآن کی ٹھٹھا پکڑنا قرآن کا ہے ولا تتخذوا آیات اللہ ہزوا واسطے اُنکے عذاب خوار کرنیوالا ہے اور اعراض قرآن سے
اور شادی استماع لہو اور سرود کے وصف کافر آن ہے تمم کلامہ مدارک میں ہے کہ لهو الحديث نحو السمر بالاساطير التي لا اصل لها والغناء وكان ابن عباس
وابن مسعود رضي الله عنهما يحلفان انه الغناء وقيل الغناء مفسدة للقلب مسخطة للرب وعن النبي صلى الله عليه وسلم ما من
رجل يرفع صوته بالغناء الا بعث الله عليه شيطانين احدهما على هذا المنكب والآخر على هذا المنكب فلا يزالان يضربانه بارجلهما حتى يكون هو الذي
يسكت اور تفسیر احمدی میں ہے حكي عن موسى عليه السلام لما رجع غضبان اسفا واستمع الصياح وكان ذو اليسير [illegible]

حول العجلہ ویضربون الدف والمزامیر فقال ھذا صوت الفتنۃ صاحب کشاف نے کہا ہی کہ لھو الحدیث نحو الغنا و تعلیم موسقیات تعالم میں ہی
عبداللہ ابن عباس اور عبداللہ بن مسعود اور حسن اور عکرمہ اور سعید بن جبیر سے ہی کہا لھو الحدیث الغنا والمزامیر اور حاکم نے عطاء
خراسانی سے روایت کی ہی کہ کہا نازل ہوئی ہی یہہ آیت و من الناس من یشتری لھو الحدیث بیچ غنا اور طبل اور مزامیر کے اور روایت کی
بخاری نے اور بیہقی نے اپنے بیچ ابن عباس رض سے تفسیر میں اس آیت کے کہ ھو الغنا و اشباھہ و اخرج ابن مردویہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
فی قولہ تعالیٰ و من الناس من یشتری لھو الحدیث قال باطل الحدیث و ھو الغنا و نحوہا اور عبداللہ ابن مسعود اور عبداللہ بن عباس رض قسم کھا کر
کہتے تھے کہ ہمنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ فرماتے تھے مراد لھو الحدیث سے تغنی ہی کما فی الفتاوی الحمادیہ و کذا فی العوارف اور
واقدی نے کہا ہی کہ اکثر مفسرین اسپر ہیں کہ مراد لھو الحدیث سے غنا ہی واللہ اعلم بالصواب وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ
يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا اور جب پڑہی جاتی ہین اوپر اُسکے کہ لہو حدیث اختیار کی ہی آیتین ہماری منہہ پھیر لیتا ہی درانحال کہ تکبر کرتا ہی یعنے
اُسکی طرف التفات نہین کرتا گویا کہ نہین سُنا اُسکو گویا کہ بیچ دونون کانون اُسکے بوجھہ ہی فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ پس آگاہ کرا ور جگہہ
خوشخبری کے ڈرا اُسکو ساتھہ عذاب دردناک کے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے
اور کام کئے اچھے واسطے اُنکے ہین بہشتین نعمت کی درانحال کہ ہمیشہ ہونگے بیچ اُسکے وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا وعدہ کیا ہی اللہ نے وعدہ کرنا سچ
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور وہ غالب ہی کوئی اُسکے وعدہ کو نہین ٹلا سکتا حکمت والا ہی جو کرتا ہی حکمت سے کرتا ہی نہ وعدہ مین اُسکے ہی
نقص اور خلاف مصلحت نہ ہی کام مین اُسکے اِلاف و گزاف خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا پیدا کیا آسمانون کو بے ستون دیکھتے ہو تم اُسکو
اُٹھا ہوا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ اور ڈالے بیچ زمین کے یعنے پیدا کئے پہاڑ بلند پایدار ایسا نہو کہ ہل جاوے ساتھہ تمہارے
زمین یا تو کہ ہلاوے تمکو زمین کیونکہ زمین پانی پر ہلتی تھی مانند کشتی کے اور پہاڑ دینے ٹھہر گئی موضح مین ضحاک سے نقل کیا ہی کہ حقتعالےٰ نے
اُنیس پہاڑون کو میخ زمین کا بنایا ہی تو کہ اپنے مقام سے حرکت نکرے اُنمین کوہ قاف اور جبل بوقبیس اور کوہ جودی اور طور سینا
ہی وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ اور پھیلائے بیچ زمین کے ہر جانور وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ اور اُتارا
ہمنے ابر سے یا آسمان سے پانی پس اُگائے ہمنے بیچ زمین کے بسبب اُس پانیکے ہر قسم کی گیاہ نفیس کثیر المنفعت سے سمجھہ لیجے کہ التفات طرف
متکلم کے واسطے اختصاص فعل کے ہی ساتھہ فاعل کے یعنے اور کسی نے نہین مینہہ برسایا ہمین برساتے ہین هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا
خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ یہہ ہی پیدایش اللہ کی آسمان زمین کوہ حیوان نبات کہ مذکور ہوئے پس دکھلا دو مجھکو کہ عالم مین کیا پیدا کیا ہی
اُن لوگون نے کہ سوا اُسکے ہین مراد بت ہین کہ کفار اُنکو شریک حق کہتے ہین سو حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ یہہ سب مخلوق میرے ہین جو چیز ع ۱
تمہارے بتون نے پیدا کی ہو وہ کونسی ہی بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ بلکہ مشرک بیچ گمراہی ظاہر کے ہین کہ عاجز کو ساتھہ قادر کے
اور مخلوق کو ساتھہ خالق کے عبادت مین شریک کرتے ہین قطعہ بندہ کو کیا مجال شرکت ہی بندہ بندہ خدا خدا ہی بندہ
اُسکا بندگی مین ہی بندے اُسکو آزادی اور شاہی ہی لکھا ہی کہ قصہ لقمان حکیم کا اور اُنکے وصیتونکا ہو دبیش شہرت عظیم رکھتا تھا
اور عرب والے ہر ایک مہم مین رجوع اُنکی طرف کرتے تھے اور حکمتونکو لقمان کے اُنپر مثل لاتے تھے سو حق تعالیٰ نے احوال لقمان کا
بیان فرمایا کہ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اور البتہ تحقیق دی ہمنے لقمان کو حکمت کہ قول صائب اور فعل کامل ہی یا شناخت توحید کی اور
نفی شرک کی ہی تفسیر احقاف مین ہی کہ حکمت قایم کرنا دلیلون عقلیہ کا بیچ توحید حق اور ایمان رسل اور نفی شرک کے ہی اور اختلاف علما کا ہی نبوت

لقمان میں عکرمہ و شعبی و اسدی کہتے ہیں کہ پیغمبر تھے اور مراد حکمت سے اس آیہ میں نبوت ہی اور وہ بھانجے حضرت ایوب علیہ السلام کے یا خالہ
زاد بھائی تھے تیسیر میں ہی کہ لقمان بن باعور بن ناحور بن تارخ ہیں اور تارخ باپ ابراہیم علیہ السلام کے تھے امام ابو اللیث نے کہا ہی کہ
کنیت انکی ابو الانعم ہی اور عین المعانی میں ہی کہ دسویں برس سلطنت داؤد علیہ السلام سے پیدا ہوئے اور یونس علیہ السلام کے زمانے تک حیات
رہے بعضے کہتے ہیں ہزار برس کی عمر پائی اور اکثر علما کہتے ہیں کہ پیغمبر نتھے حکیم تھے بعضے کہتے ہیں کسیکے غلام تھے بکریاں چرایا کرتے تھے
یا سیا کرتے تھے یا بڑھئیکا کسب کیا کرتے تھے بعضے کہتے ہیں حبشی تھے بنی اسرائیل کے قضایا فیصل کرتے تھے اور بقول امام سجاوندی
بندگان آزاد سے تھے مرد سیاہ رنگ موٹے ہونٹھوں والے ایکدن قیلولے کے وقت گروہ فرشتوں کا انکے گھر میں آیا اور انہیں
سلام کیا انھوں نے جواب دیا لیکن نظر نہیں آتے تھے کہا ای لقمان ہم فرشتے ہیں بھیجے ہوئے پروردگار تیرے کے تجھے خلیفہ زمین کا
کرتے ہیں تو کہ حکم کرے درمیان لوگوں کے ساتھ راستی کے لقمان نے جواب دیا کہ اگر مقرر یہہ بات میرے رب کے طرف سے ہی تو سمعا
وطاعۃ قبول کیا میں نے اور امید رکھتا ہوں میں کہ مجھے توفیق دے اور مدد کرے میری اور اگر مجھکو حکم اور اختیار دیا ہی فیہا اختیار
کرتا ہوں میں اور متعرض فتنہ کا نہیں ہوتا ہوں فرشتے یہہ بات سنکر متعجب ہوئے اور حقتعالے نے قول انکا پسند کیا اور حکمت زیادہ
دی یہاں تک کہ دس ہزار کلمہ حکمت کے انسے منقول ہیں کہ ہر کلمہ کا مول ایک عالم کا ہی ایکدن ایک سردار بنی اسرائیل کا اودہر سے
گذرا دیکھا کہ لقمان بیٹھے ہیں اور لوگ ادب سے کھڑے اور بیٹھے کلمات حکمت سنتے ہیں کہا اے لقمان تو وہی غلام کالا ہی کہ بکریاں فلانے کی
چراتا تھا کہا ہاں کہا کہ پھر کس چیز نے تجھکو اس مرتبہ کو پہنچایا کہا تین چیزوں نے راستگوئی اور امانتداری اور ترک مالایعنی نے
تفسیر ثعلبی میں ہی کہ حکیم لقمان کو ایکدن انکے خواجہ نے اور غلاموں کے ساتھ باغ کو بھیجا کہ میوہ لاویں غلاموں نے میوہ سارا کھالیا
اور آکر کہا کہ لقمان کھا گیا خواجہ غصے ہوا انھوں نے کہا میں نے نہیں کھایا یہہ جھوٹے ہیں خواجہ نے کہا حقیقت اسکی کیونکر دریافت ہو
لقمان نے کہا گرم پانی پلا کر سب کو دوڑاؤ یہاں تک کہ قی کردیں جسنے کھایا ہوگا اسکے منہہ سے میوہ نکل آویگا خواجہ نے یونہیں کیا لقمان
کے منہہ سے آب صاف نکلا اور اور غلاموں کے میوہ **نظم** حکمت لقمان عجب کام آگئی ؛ سرخروئی خواجہ کو دکھلا گئی ؛ چیز پنہاں جو کہ
پیدا ہوگئی ؛ خائنوں کی جان رسوا ہوگئی ؛ صدق لقمان اور دروغ خائنان ؛ ہوگیا خواجہ پہ ظاہر اسزمان ؛ ہوا ہی رکھیو فوائد
پر نگاہ ؛ راستی رکھ خیانت پہ نگاہ ؛ فاش ہو جاویگا سب انجام کار ؛ جو کہ سینے میں بھرا ہی آپ دبار ؛ حکمت لقمان کو یہاں تک حکیم
حکمت یزدان پہ تو کر نظر ؛ اس سے ہی صدق و دروغ پنہاں عیاں ؛ اس سے ہوگا جھوٹ سچ سب وا دو بان ؛ حکمت لقمان یہی ہی کارگر
حکمت رحمان ہی پیہان و بان جلوہ گر ؛ جو کہا ہی اہل عالم سے نہاں ؛ سر و فاش و آشکارا و نہاں ؛ سبکا سب ہو جاویگا ظاہر ہاں
ہی یہہ رافت حکمت رب جہاں ؛ سنوات الاتقیا میں ملا بدر الدین سرہندی رحمۃ نے لکھا ہی کہ لقمان علیہ الرضوان قریہ سودان
میں متولد ہوئے اور کہتے ہیں تین ہزار پانچ سو برس کی عمر پائی حکیم اور ولی تھے تجبر مواج میں ہی کہ پہلے بعثت داؤد علیہ السلام
سے فتوی دیتے تھے جب حضرت داؤد مبعوث ہوئے انھوں نے فتوی دینا موقوف کیا اور حضرت داؤد سے علم سیکھا اور بعضے
کہتے ہیں کہ حقتعالی نے لقمانکو مخیر کیا حکمت اور نبوت میں انھوں نے حکمت اختیار کی اور نبوت کہ مرتبہ اعلی ہی بسبب تواضع اور انکسار
کے نلی ایکدن ایک شخص نے انکی صورت پر نظر کی کہا کہ اگر روشنی شکل میری کے دیکھتا ہی تو نرمی سخن میری سے غافل ہی اور
اگر طرف سیاہی ظاہر میری کے نظر کرتا ہی تو روشنائی باطن میری کے سے جاہل ہی ایکدن مولی انکے نے حکم کیا کہ گوسفند

ذبح کر کر گوشت پاکیزہ تر سے آئو لقمان دل و زبان لے آئے پھر ایکدن حکم کیا کہ گوسفند ذبح کر کر پلید تر گوشت لے آؤ پھر وہ دل و زبان
لے آئے مولی اسنے کہا کہ اطیب گوشت مانگا تو دل و زبان لائے اور اخبث گوشت مانگا تب بھی وہی لائے ایک شئے اطیب اور اخبث
دو نو یہہ کیونکر ہوسکے لقمان نے کہا یہی دو نون ہین کہ نیک اندیشہ اور نیک کہنے مین اطیب ہوتے ہین اور بد اندیشہ اور بد کہنے مین
اخبث ہوتے ہین اور حکمتین انکی مطولات مین مسطور ہین القصہ حقتعالی نے فرمایا کہ لقمان کو حکمت دی ہمنے اور کہا اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ تحقیق
یہہ کہ شکر کر واسطے اللہ کے اوپر نعمت حکمت کے وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ج اور جو کوئی شکر کرتا ہی پس سوا اسکے نہین کہ شکر
کرتا ہی واسطے جان اپنی کے کیونکہ فائدہ شکر کا کہ مزید نعمت اور دوام اسکا ہی اسیکو ملتا ہی وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ
اور جو کوئی ناشکری کرتا ہی پس تحقیق اللہ بے پروا ہی شکر گذاری آدمیونکے سے تعریف کیا گیا ہی کہ تمام کائنات لسان حال اور قال
تعریف اسکی کرتے ہین یا سزاوار حمد ہی اگرچہ کوئی حمد نہ کہے سمجھ لیجئے کہ کار لقمان علم اور حکمت مین یہان تک پہنچا کہ حقتعالے نے قرآن
شریف مین وصیت انکی بیان فرمائی کہ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ط اور یاد کر جسوقت کہ کہا لقمان
نے واسطے اپنے بیٹے کے کہ نام اسکا انعم تھا یا ماثان یا اسکم یا مشکو اور لقمان نصیحت کرتا تھا اسکو کہ اے چھوٹے بیٹے میرے تصغیر
واسطے شفقت اور رحمت کے ہی مت شریک لا تو ساتھ اللہ کے اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ تحقیق شرک لانا البتہ ظلم ہی بڑا کہ مخلوق
کو خالق کے برابر کرنا ہی وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ج اور حکم کیا ہم نے انسانکو ساتھ نیکی کرنے ماں باپ کے اور موجبات نکوئی سے
ایک یہہ ہی کہ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اٹھایا بیٹے کو ماں اسکی نے سستی سے اوپر سستی اور
دودھ چھڑانا اسکا بیچ دو برس کے ہی اتنی مدت اسنے دودھ پلایا اور دوسرا حکم کیا آدمی کو یہہ کہ شکر کر واسطے میرے اور واسطے ماں
باپ اپنے کے اِلَيَّ الْمَصِيْرُ طرف حکم میرے کے ہی پھر آنا سب کا شکر اور شرک انکے کے جزا سزا دینگے ہم وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ
لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا اور اگر شدت کرین تجھسے ماں باپ تیرے اوپر اسکے کہ شریک لا ساتھ میرے اس چیز کو
کہ نہین واسطے تیرے بیچ استحقاق شرکت اسکے کے کچھ علم پس مت کہا مان انکا اور صحبت رکھ انسے بیچ زندگانی دنیا کے صحبت اچھی طرح کہ
پسندیدہ شرع اور مقتضائے کرم ہو وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ اور پیروی کر دین مین راہ کی اس شخص کی کہ رجوع کرتا ہی طرف توحید
اور اخلاص میرے کے وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین یا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ پھر طرف
جزا میرے کے ہی پھر آنا تمھارا پس جزا دونگا مین تمکو ساتھ اس چیز کے کہ تھے تم کرتے بھلائی اور برائی سے سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت سعد بن وقاص کے
شان مین نازل ہوئی ہی چنانچہ سورۂ عنکبوت مین گذرا اور ذکر اس وصیت کا حضرت لقمان کے قصہ مین واسطے مناسبت نہی کے ہی
شرک سے دونون وصیتون مین لکھا ہی کہ ماں نے سعد کی تین دن روٹی پانی نہ کھایا اور نہین کھاتی تھی یہان تک کہ لوگون نے منہہ
چیر کر پانی چوایا اور سعد رض نے کہا کہ اگر ستر جانین اسکے ہون اور ایک ایک نکلے یعنی بالفرض اگر ستر بار یہہ مرے مین دین اسلام سے
نہین پھرنے کا پھر حضرت حق سبحانہ وصیت لقمان کی خبر دیتا ہی کہ اپنے بیٹے کو کہا يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ
صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ط ای چھوٹے بیٹے میرے تحقیق وہ فعل یعنے کوئی کام آدمی کا اچھا اور برا اگر ہو خوردی مین
برابر ایکدانہ رائی کے پس ہو دے وہ بیچ پتھر بڑے کے کہ صخرا نام ساتوین زمین کے تلے ہی یا ہو وے بیچ آسمانونکے کہ بہت بلند اور دور ہین
یا ہو بیچ زمین کے چھپے مکانونمین لے آویگا اور حاضر کریگا اسکو اللہ اور اسپر حساب کریگا اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ تحقیق اللہ باریکدان

ہی اور علم اسکا سب چھپے سے چھپی چیزونکو محیط ہی اور کیسے ہی چھوٹی سے چھوٹی چیز ہو وہ جانتا ہی خبردار ہی ہر چیز کے بھاشیہ یا بُنَیَّ
اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا اَصَابَكَ ای چھوٹے بیٹے میرے قائم کر نماز کو تو کہ نفس تیرا کمال پاوے اور امر
کر ساتھ بھلائی کے اور منع کر برائی سے تو کہ اور لوگ تجھ سے کمال کو پہنچیں اور معروف ہی وہ کہ موافق شرع اور سنت کے ہی
اور منکر وہ ہی جو مخالف عقل نقل کے ہو اور صبر کر اوپر اس چیز کے کہ پہنچی تجھکو سختی سے خصوصا امر اور نہی میں اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ
تحقیق یہہ جو کہا گیا یہ کاموں سے ہی یا واجبات امور سے ہی کہ جو خدا نے قطع کیا ہی قطعی ایجابی ہی وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ
وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اور مت موڑ گالون اپنے کو واسطے لوگوں کے یعنے تکبر سے منہہ لوگوں سے مت پھیر بلکہ تواضع سے انکی
طرف متوجہ ہو اور مت چل بیچ زمین کے اتراکر یعنے منہہ خلق سے نہ موڑ تکبر سے ای پسر اتراکے ناز سے نہ قدم دہر زمین پہ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ تحقیق اللہ تعالی نہین دوست رکھتا ہر چلنے والے کو کہ متکبرونکی طرح چلے ناز کرنے والے کو کہ اسباب تنعم
اپنے پر اور پر لوگوں کے برائی کرے وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ اور بیچ کی راہ سے بیچ چال اپنے کے نہ دوڑکے چل نہ بہت آہستہ کہ شتاب تر چلنا علامت
خفت اور سبکساری کی ہی اور آہستہ تر چلنا نشانی تکبر اور بزرگواری کی بلکہ میانہ روی اختیار کر اور بطریق تواضع قدم دہر وَاغْضُضْ
مِنْ صَوْتِكَ اور نرم کر اور کم کر آواز اپنے سے یعنے فریاد کرنیوالا اور نعرے مارنے والا اور دراز زبان اور سخت گومت ہو اِنَّ
اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ تحقیق بہت ناپسندیدہ آوازوں میں البتہ آواز گدہے کی ہی یعنے بلند آوازی میں کچھ فضیلت نہین کیونکہ آواز
گدہے کی باوجود رفعت کے مکروہ طبیعت اور موجب وحشت ہی عین المعانی مین ہی کہ مشرک عرب کے آواز بلند پر فخر کرتے تھے
اس آیت سے فخر انکا انپر رد کیا اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم آواز نرم کو دوست رکھتے تھے اور پکار کر بولنے سے ناخوش ہوتے
تھے انجیل مین مذکور ہی کہ فرمایا بندون میرے کو کہ جب میری جناب مین مناجات کرین آوازونکو اپنے پست کرین کہ مین سنتا ہون
اور جو کچھ دلونمین انکے ہی جانتا ہون سوال وجہ تخصیص انکریت صوت کے ساتھ حمار کے باوجود اسکے کہ آواز بعضے حیوانوں کی
زشت تر اس سے کیا ہی جواب آواز خر اہل عرب مین مثل ہی کراہت اور زشتی مین سفیان ثوری رح نے کہا ہی کہ فریاد ہر حیوان
کی تسبیح اسکی ہی مگر حمار کی کہ اسکی آواز شیطان کے دیکھنے سے ہی حدیث مین ہی کہ جب سنو تم آواز گدہے کی پس پڑہو اعوذ باللہ
من الشیطان الرجیم پس تحقیق وہ دیکھتا ہی شیطانکو وجہ زشتی آواز حمار بعضون نے لکھی ہی کہ وہ واسطے جنگ کے اپنے
ہم جنس سے پکارتا ہی یا بجہت شہوت چلاتا ہی یا بجہت طلب آب وگاہ آواز کرتا ہی اور جو آواز کہ غلبہ صفات بہیمیہ اور
اخلاق سبعی سے پیدا ہو زشت تر آوازونکی ہی بیان سے معلوم ہوتا ہی کہ جو ندا اخلاق روحانی اور صفات ملکی سے آوے
خوشتر ندا اونکی ہی نظم عاشقان حق کے جو آواز ہی ٭ اسمین شوق وذوق کا ایک ساز ہی ٭ وہ عجب نالہ عجب وہ آہ ہی ٭ عشق
مولی اسمین پیدا راہ ہی ٭ بہترین صوت جان اس صوت کو ٭ مانگ بت اس صوت نکے تو موت کو ٭ جسکے دل سے یہہ نہین آتی
صدا ٭ وائے اسکے زندگی پر ہی سدا ٭ نالہ ہی یار درخت زندگی ٭ آہ ہی شوق خدا مین بندگی ٭ دل کو خالی ماسوا حق سے کر
عشق مین اللہ کے بھر آہ بھر ٭ گرمی الفت کے چنگاری جلا ٭ عشق بازی مین تو کر زاری سدا ٭ رافتا دین عشق ایمان عشق تا
ہی ٭ زندگی ہی عشق اور جان عشق ہی ٭ عشق مولی مین جو کرتا ہی فغان ٭ احسن الاصوات ہی صوت اسکی جان ٭
اور نکلی ہی بجبر جو آواز جو ٭ انکر الاصوات ہی آواز وہ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ

عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً کیا نہین دیکھا تم نے ای لوگو یہہ کہ اللہ نے مسخر کیا واسطے نفع تمھارے کے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہی سورج
اور چاند سے اور ستارونسے کہ انکے روشنی سے فائدے اٹھاتے ہو اور انکو دیکھہ کر راہ چلتے ہو اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی پہاڑ
اور جنگل اور دریا اور جانور اور درخت اور گاؤنسے کہ ان سب سے نفع لیتے ہو اور پوری کی اوپر تمھارے نعمتین اپنی ظاہر اور باطن اور نعمت
بافراد بھی قرائت ہی اور نعم ظاہر و باطن مین علمانے بہت بیان فرمایا ہی نعم ظاہرہ وہ ہین جو دریافت مین آتے ہین اور باطن وہ ہین جو
دریافت سے باہر ہین یا نعمائے ظاہری محسوسہ ہین اور نعمائے باطنی معقولہ صاحب تیسیر نے کتاب بحر العلوم مین تین سو نعمتین بیان کین ہین
انمین مشہور یہہ ہین کہ نعمت ظاہری پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور باطنی امداد ملائکہ ہی یا نعمت ظاہر حسن خلق ہی اور نعمت باطن
نیک خلق یا نعمت ظاہر اقرار ہی اور باطن تصدیق یا نعمت ظاہر و باطن نطق اور عقل ہی یا وجود نعمت اور شہود منعم ہی یا تسویۂ اعضا
اور معرفت یا ملاء اعلی یا حفظ قرآن اور فہم اسکا یا دنرات مین صوم وصلواۃ ہی یا ذکر زبان اور فکر جنان ہی یا صحت ابدان اور صحت
ادیان ہی یا بصر اور بصیرت ہی یا جذب منافع اور دفع مضار ہی یا نمائی مال اور صفائی احوال ہی یا نبوت اور ولایت ہی شیخ
جمال الدین ساوجی نے کہا کہ فخر الاولیا یونس سجاوندی نے کہا کہ نعمت ظاہر انصاف گداؤنکا کرنا ہی دن کو اور نعمت باطن
انصاف گداؤنکا کرنا ہی رات کو بحر مواج مین ہی کہ نعمت ظاہر حواس خمسہ اور سلامت اعضا ہی اور نعمت باطن مشاعر باطنی اور عقل
اور ذہن اور ذکا ہی یا نعمت ظاہر دنیا ہی اور نعمت باطن عقبے ہی یا نعمت ظاہر انتفاع بفرزندان ہی اور نعمت باطن استماع
بزبان یا نعمت ظاہر فیض عطا ہی اور نعمت باطن قبض بلا یا نعمت ظاہر قبول مردمان ہی اور باطن رضائے رحمان وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ اور بعضے لوگونسے وہ شخص ہی کہ جھگڑتا ہی بیچ کتاب خدا کے وہ نضر بن حارث تھا کہ کہتا تھا قرآن شریف کو
کہ افسانہ پیشینیان ہی اور عین المعانی مین ہی کہ ایک یہودی نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ خدا تمھارا کس چیز کا ہی ہیدم
بجلی اسپر پڑی اور یہہ آیت اتری کہ بعضے لوگونمین سے وہ ہی جو جھگڑتا ہی بیچ ذات اللہ کے بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ بغیر علم کے
اور بغیر ہدایت کے اور بغیر کتاب روشن کے یعنے نہ اسکو اللہ نے علم دیا ہی نہ راہ دکھائی ہی نہ کتاب اتاری ہی بلکہ محض تقلید پر یہ
یہہ بات کہتا ہی وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اور جب کہا جاتا ہی واسطے انکے کہ
سے پیروی کرو اُس چیز کی جو اتاری ہی اللہ نے یعنے قرآن کی متابعت کرو اور اسپر ایمان لاؤ کہتے ہین نہین متابعت کرتے اور
نہین ایمان لاتے ہم اسپر بلکہ پیروی کرینگے ہم اُس چیز کی کہ پایا ہی ہمنے اوپر اسکے باپون اپنے کو یعنے اپنے آبا کے طریقہ پر چلینگے
اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ کیا اگرچہ ہو شیطان بلاتا انکو طرف عذاب دوزخ کے یعنے یہہ متابعت باپونکی
نہ چھوڑینگے انہین کی گمراہی پر چلے جاوینگے وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى اور جو کوئی خالص کرے
دین اپنا یا عمل اپنا یا اخلاص سے منہہ کرے اپنا طرف درگاہ اللہ کے اور حال آنکہ وہ نیکی کرنے والا ہی یعنے موحد ہی پس تحقیق
محکم پکڑا اسنے دست آویز مضبوط کو کہ کلمۂ شہادت ہی یا اسلام یا قرآن اور بعضونے کہا ہی کہ دوستی کرنا واسطے اللہ کے ہی
اور بغض رکھنا واسطے اللہ کے اور اسپر طریقہ سنت اور جماعت کا ہی وَاِلَى اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ اور طرف اللہ کے ہی انجام
کامونکا یعنے کام کرنیوالونکا کہ تمام خلائق ہی مآل اور بازگشت اُسیطرف ہی وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ اور جو کوئی کافر
ہوا اور نہ محکم پکڑے دست آویز مضبوط کو پس نہ غم مین ڈالے تجھکو کفر اسکا اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا طرف ہمارے

ہی پھر آنا اُنکا ہمیں خبر دینگے ہم ساتھہ اُس چیز کے کہ کی ہی اُنھون نے اور خبر دے ساتھہ عذاب کے ہوگی اِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ تحقیق اللہ
تعالے جاننے والا ہی سینے والی بات کو بھلی ہو یا بُری نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ فائدہ دینگے ہم اُنکو ساتھہ نعمتون اور
خوشی کے تھوڑی مدت کہ جلد گذر جاوے پھر بے بس کرینگے ہم اُنکو یعنے لادینگے ہم بے بس کرکر طرف عذاب گاڑہی کے یعنے سخت اور گرانکے کہ پھر
اُنپر سبک نہوگا وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ اور اگر سوال کرے تو اُنسے کہ کسنے پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو
البتہ کہینگے اللہ نے کیونکہ یہہ بات ظاہری دلائل روشن سے قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ اے رسول میرے سب تعریف واسطے اللہ کے ہی کہ اقرار کرتے ہو اُس
چیز کا کہ تمھارے اعتقاد کو جھٹانی ہی بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ بلکہ اکثر کافر ونکے نہیں جانتے کہ اِس اقرار میں الزام کھاتے ہین لِلّٰهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ واسطے اللہ کے ہی جو کچھہ بیچ آسمانونکے اور زمین کے ہی یعنے سب اُسکی مخلوق ہین پس آسمان اور زمین مین سوا اُسکے لائق عبادت
کے نہین إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ تحقیق اللہ بے پرواہی ذات اپنی مین پہلے خلق اشیا سے تعریف کیا گیا ہی صفات مین قبل نطق احیا سے
یا بے پرواہی حمد کرنیوالون سے حمد کیا گیا ہی بغیر حمد اُنکے کے اثبات ذات اُسکی غنی ہی ما سوے سے بے پروا نہین اُسکو دوسرے کے حمد کی
وُہ آپ کہہ رہا ہی محمود وہ خود بخود خدا ہی آخر سورہ کہف مین گذرا کہ یہود قرآن شریف پر اعتراض کرتے تھے کہ کہین فرمایا ہی کہین
خیر بہت دی اور کہین کہا ہی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا اور آیۃ آئی تھی کہ قل لو کان البحر مدادا تا آخر اس سورہ مین بھی تاکید اُسکے
ارشاد ہوتا ہی وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِن بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ اور اگر ہو یہہ کہ جو کچھہ بیچ زمین
کے ہی درختون سے قلمین ہون وین اور دریاے محیط سیاہی اُسکی پیچھے تمام ہونے پانی اُسکے کے سات دریا اور مانند اُسکے ہون اور اُن قلمون
اور اُنکے پانی کی سیاہی سے لکھین نہ تمام ہوونگے باتین اللہ کی یا علم حق یا عجائبات صنع اُسکے کے یا نام اُن چیزونکے جو اُسنے پیدا کین ہین دنیا مین
اور پیدا کریگا عقبے مین یا حکم اور فرمان اُسکے یا نعمتین اُسکی جو دونون جہان مین بندونکو دیتا ہی اور دیگا کیونکہ قلم اور دریا متناہی ہی اور یہہ
جو مذکور ہوئین نا متناہی اِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ تحقیق اللہ غالب ہی حکم اور فرمان کے نہایت اپنے مین دانا ہی کوئی چیز علم اور حکمت اُسکے سے باہر
نہین مَّا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ نہین بنانا تمھارا اے مکہ والو اور جلانا تمھارا بعد موت کے مگر مانند بنانا اور جلانے ایک تن کے کہ وہ بڑا
قدرت والا ہی لاکھہ عالم ایک کلمہ کن سے بے اسباب آورالات بناوے اور اسرافیل کو فرماوے وہ ایک آواز مین تمام خلائق کو قبرونسے اُٹھاوے
اور جلاوے اِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ تحقیق اللہ تعالے سننے والا دیکھنے والا ہی سب کچھہ بلت عجز اُسکے نہین ہو قدرت مین یہ ہی کمال اُسکی اپنے
صنعت مین أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ کیا نہین دیکھا تونے اور نہین جانا یہہ کہ اللہ داخل
کرتا ہی ظلمت شب کو بیچ روشنی روز کے شام کو اور داخل کرتا ہی روشنی روز کو بیچ ظلمت شب کے صبح کو یا مقدار مین دن اور رات کے کم اور زیادہ
کرتا ہی اور حکم اپنے مین لگا رکھا ہی سورج اور چاند کو کہ سبب منافع خلق کے ہین كُلٌّ يَجْرِي إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ہر ایک چاند اور سورج چلتا ہی
آسمان پر اپنے ایک وقت مقرر تک کہ قیامت ہی پھر حرکت نرہیگی وَأَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ اور کیا نہین جانا تونے یہہ کہ اللہ ساتھہ
اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہی جانتا کنہ کام کی ہی ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ یہہ علم اور قدرت بسبب اُسکے ہی کہ تحقیق اللہ وہی ہی ثابت ذات
اپنے مین واجب ساتھہ وجود اپنے کے وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الْبَاطِلُ اور یہہ جو پکارتے ہین اور عبادت کرتے ہین مشرک سوا اللہ کے یہہ وہ
اور ناپید ہونے والا ہی بلیت باطل و بیہودہ ناحق ہی سب جسکی کرتے ہین عبادت غیر رب اور تدعون بخطاب بھی قرائت ہی وَأَنَّ اللّٰهَ هُوَ
الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ اور تحقیق اللہ وہ ہی بلند مرتبہ بزرگ قدر کہ اُسپر کوئی غالب ہی نہ کسیکو برتری ہی أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ

ع ۳

لِيُرِيَكُم مِّنْ آيَاتِهِ کیا نہین دیکھا تو نے یہہ کہ کشتیان چلتی ہین بیچ دریا کے ساتھ نعمتون اللہ کے اور احسان اُسکے کے کہ پانی پر ٹھہرانا
ہی اور باد بھیجکر چلاتا ہی تو کہ دکھاوے تمکو بعضے نشانیون قدرت اپنے کے سے حرکات کشتی مین اور عجائبات دریا مین إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ
صَبَّارٍ شَكُورٍ تحقیق بیچ اس معاملہ کشتی اور دریا کے بین البتہ نشانیان ہین کمال قدرت اور حکمت اور نعمت حق کے واسطے ہر صبر کرنیوالے
کے اوپر بلا اُسکے کے شکر کرنیوالے اوپر نعما اُسکے کے وَإِذَا غَشِيَهُم مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ اور جب ڈھانکتی ہی اہل کشتی کو
موج دریا کی کہ بڑائی مین مانند سایہ بانونکے ہی یا مثل پہاڑونکے یا بادلونکے پکارتے ہین اللہ کو درانحال کہ خالص کرنیوالے ہین واسطے خدا کے
عبادت اپنی کیونکہ خوف جان ہوائے نفسانی اور تقلید آبائی کو بھلا کر فطرت اصلی پر لے آتا ہی فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ پس جب
نجات دیتے ہین ہم اُنکو اور پہنچاتے ہین سلامت طرف جنگل کے پس بعضے اُنہین سے سیدہی راہ پر رہتے ہین کہ راہ توحید ہی اور بعضے گمراہی اختیار
کرتے ہین یعنے کشتی والے جو بر مین ہین وہ ثابت رہتے ہین اوپر دعا اور نیاز کے بجناب پروردگار اور کافر پھر جاتے ہین اور کرنے لگتے انکار
وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ اور نہین انکار کرتا نشانیون ہماری کو مگر ہر ایک عہد توڑنے والا بیت منکر آینہ سو وہ ناحق شناس
وعدہ شکن اور جو ہی ناسپاس يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِي وَالِدٌ عَن وَلَدِهِ اے لوگو ڈرو تم عذاب پروردگار اپنے سے
اور بچو برے کامونسے اور ڈرو اُس دن سے کہ نہ دفع کریگا عذاب کو باپ بیٹے اپنے سے وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَن وَالِدِهِ شَيْئًا اور نکوئی اولاد وہ دفع
کرنے والی ہوگی باپ اپنے سے کچھ یعنے عذاب سے سمجھ لیجے کہ یا ایہا الناس ندا لئے عام تھی اور یہہ خاص کفار کے حق مین کیونکہ اولاد اور آبا مومن بعضے
معصومون کی شفاعت کرینگے إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا تحقیق وعدہ اللہ تعالے کا ساتھہ ثواب اور عقاب کے سچ ہی اسمین
خلاف نہوگا پس نہ مغرور کرے تمکو زندگانی دنیا کی یعنے مال اسباب پر دنیا کے فریفتہ مت ہو وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ اور نہ مغرور کرے
اور فریب دے تمکو ساتھہ عفو اور کرم کبریا یا ساتھہ ڈھیل دینے خدا کے شیطان فریب دینے والا یعنے بڑی بڑی امیدین تمھارے جی مین لاکر اور طول
عمر ذہن مین ٹھہرا کر توبہ مین دیر اور گناہون پر دلیر نکرے نظم کر آج ہی توبہ دل افروز ہے فردا پہ چھوڑ کار امروز ہے کیا جانے تو کل ہی نہین ہی
کب زیست پہ اتفاق یقین ہی لکھا ہی کہ حارث یا وارث بن عمرو محاربی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف مین آکر عرض کیا کہ قیامت
کب آویگی اور مین نے کھیت بویا ہی مینہہ کب برسیگا اور میرے گھر مین حمل ہی پیٹ مین بیٹا ہی یا بیٹی اور مین کل کیا عمل کرونگا اور مدفون کہان
ہونگا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ ان پانچ چیزونکا علم اللہ ہی کو ہی کوئی نہین جانتا إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ تحقیق اللہ نزدیک
اُسکے ہی جاننا قیامت کا وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ اور اُتارتا ہی مینہہ جسوقت جس جگہہ کہ اُسنے مقدر فرمایا ہی وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ اور جانتا
ہی جو کچھ بیچ پیٹون ماؤنکے ہی بچہ یا بچی کامل یا ناقص وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا اور نہین جانتا کوئی جی نیک کار ہو یا بدکار کہ
کیا کماویگا کلکو بھلائی اور برائی سے اور جانتا ہی اللہ تعالے وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ اور نہین جانتا کوئی جی کہ کس زمین
مین مریگا اور کس دم دم نکلیگا اور اللہ جانتا ہی إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ تحقیق اللہ جاننے والا ہی غیب کا جب چاہتا ہی ظاہر کر دیتا ہی خبردار
ہی غیب کا جب چاہتا ہی پردہ کرم سے چھپاتا ہی بیت پردہ پوشی کر خطاؤن کی سیر ہی اور اجابت کر دعاؤنکے میرے سورہ سجدہ
مکی ہی تیس آیتین ہین تین سو اسی کلمہ ہین ایکہزار پانچ سو سترہ حرف ہین فواصل اُسکے لمن ہین اور نظم تطبیق اُسکے سورہ لقمانسے یہہ ہی کہ دونون

سورۃ السجدۃ ذکر توحید اور بیان حقیقت رسول وقرآن اور مدح مومنان اور وعدہ ثواب اُنکے کا ہی مکیۃ وھی ثلاثون آیۃ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

الٓمّٓ امیر المومنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا ہر ایک کتاب کا خلاصہ ہے اور خلاصہ قرآن شریف کا حروف مقطعہ
ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ الم میں الف کا مخرج پہلا ہے کہ اقصائے حلق ہے اور لام کا مخرج درمیان کا ہے کہ طرف زبان ہے اور میم کا مخرج پچھلا ہے کہ
ہونٹھ ہیں انمیں اشارت ہے طرف اسکے کہ بندہ کو چاہئے کہ اول عمر اور درمیانہ اور آخر اللہ تعالے کے ذکر میں گذارے اور قول فعل موافق رضا حق کے
کرے مثنوی کسی دم کسی آن اسکو نہ بھولئے یہی کل ہے پند کتاب و رسول کی ہے جبتک ہے ہر دم میں دم رفقا نہ یاد خدا سے ہو غافل زنہار تَنْزِيلُ
الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِينَ اتارنا کتاب کا قرآن شریف ہے نہیں شک بیچ اسکے کہ پروردگار عالموں کی طرف سے ہے اَمْ يَقُولُونَ افْتَرٰىهُ
کیا کہتے ہیں مکے والے کہ یہہ اللہ کی طرف سے نہیں باندھ لیا ہے اسکو محمد نے اپنے دل سے بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اَتٰىهُمْ مِّنْ
نَّذِيرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ایسا نہیں ہے جو یہہ کہتے ہیں بلکہ وہ حق ہے اترا پروردگار تیرے کی طرف سے تو کہ ڈراوے عذاب اسکے سے اس
قوم کو کہ بیچ زمانے میں ہیں اور نہیں آیا انکے پاس کوئی ڈرانے والا پہلے تجھ سے یعنے زمان فترت میں اور اسمعیل اپنے وقت میں اپنی قوم کا
نذیر تھا اور تو اپنے قوم کا تو کہ وہ ڈرانے تیرے سے راہ پاویں اگر ہم چاہیں اَللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ
اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ اللہ وہ ہے جسنے پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو اور جو کچھ کہ درمیان ان دونونکے ہے بیچ مدت چھ دنکے ایام دنیا سے پھر
مستولی ہوا حکم اسکا اوپر عرش کہ اعظم مخلوقات ہے پس اسپر ایمان لاؤ اور اسکی راہ سے مت پھرو کہ دونوں جہان میں مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ
مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ نہیں واسطے تمھارے سوا اسکے کوئی دوست کہ یاری کرے اور نہ شفاعت کرنیوالا کہ مددگاری کرے اَفَلَا
تَتَذَكَّرُوْنَ کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے تم مواعظ ربانی اور نصائح قرآنی سے يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِي يَوْمٍ
كَانَ مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ تدبیر کرتا ہے کام دنیا کے یعنے حکم کرتا ہے اسکا اور فرشتے کو بھیجتا ہے جو اسکام مقرر ہیں آسمانسے طرف
زمین کے پھر وہ فرشتہ اگر وہ کام بجا لاتا ہے پھر چڑھ جاتا ہے طرف آسمان کے بیچ اس دنکے کہ ہے اندازہ اسکا ہزار برس کا ان برسونسے کہ گنتے
ہو تم یعنے فرشتہ آتا جاتا ہے آسمان پر اتنی دیر میں کہ اگر آدمی آوے جاوے تو ہزار برس لگیں کیونکہ زمین سے آسمان تک پانچ سو برس کی راہ ہے
پس آنے جانے میں ہزار سال ہوئے ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ یہہ اللہ کہ مدبر امور عالم ہے جاننے والا غیب کا ہے اور حاضر کا یعنے دنیا
اور عقبی کے کاموں کا جو کچھ ہوا ہے اور ہوگا سب کا جاننے والا ہے الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ غالب ہے تقدیر کرنے میں مہربان ہے بندون کی کہ تدبیر کرنے
میں الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وہ ہے جسنے اچھی طرح بنایا ہر چیز کو کہ پیدا کیا موافق حکمت کے وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ اور
شروع کیا پیدا کرنا انسانکا مٹی سے یعنے آدم علیہ السلام کا ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ پھر پیدا کی اولاد اسکی خلاصہ پانی
حقیر سے کہ استخوان پشت سے نکلتا ہے یعنے نطفہ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ پھر درست کیا قالب آدم اور پھونکا بیچ اسکے روح ہی
سے یہہ اضافت تکریم اور تشریف کی ہے کہ انسان اشرف مخلوق ہے وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ اور بنائے واسطے تمھارے کان تو کہ سنو
اور آنکھیں تو کہ دیکھو اور دل تو کہ دریافت کرو قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ تھوڑا شکر کرتے ہو ان بہت نعمتوں پر وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا
فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ اور کہا منکروں نے بعث کے جیسے ابی بن خلف وغیرہ تھے کہ کیا جب کھوئے جاوینگے ہم بیچ زمین کے یعنے خاک
ہو جاوینگے اور ہماری مٹی اور زمین کی پہچانی جاویگی کیا ہونگے ہم بیچ پیدایش نئی کے یہہ استفہام انکاری ہے یعنے بعد مٹی ہونیکے نہیں
پیدا ہونے کے بَلْ هُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ایسا نہیں ہے کہ وہ کہتے ہیں بلکہ وہ ساتھ ملاقات پروردگار اپنے کے کافر ہیں یعنے
آخرت پر کہ سرا سے لقا ہے ایمان نہیں رکھتے قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ کہہ اے رسول میرے

منکران بعث کو کہ جلد قبض کریگا روح تمہاری کو فرشتہ موت کا کہ عزرائیل علیہ السلام ہے وہ جو مقرر کیا گیا ہے واسطے قبض ارواح تمہارے کی
پھر طرف پروردگار اپنے کے پھیرے جاؤگے واسطے حساب اور جزا کے کشاف مین ہے کہ عزرائیل روحونکو پکارتا ہے وہ جواب دیتے ہین پھر
اپنے کارندونکو حکم کرتا ہے وہ قبض کرتے ہین امام ابو اللیث نے تفسیر مین لکھا ہے کہ ملک الموت کا ایک منہہ آگ کا ہے اس سے کافرون پر ظاہر ہوتا ہے ایک
منہہ ظلمت کا ہے اس سے منافقونکے پاس آتا ہے ایک منہہ آدمیونکا ہے وہ مسلمونکو دکھاتا ہے ایک منہہ نور کا ہے وہ انبیا اور صدیقون پر جلوہ کرتا ہے ان
صورتونسے آکر قبض ارواح کرتا ہے اور اعوان اسکے فرشتے ہین رحمت اور عذابکے اور عجب ہے آدمی باوجود ایسے حریف کے کہ گھات مین لگ رہا ہے غافل ہے
اور آرام سے بیٹھتا ہے اسباب رفتنی تختہ اجل ہے کھڑا ملک الموت ہے کمین مین لگا بیٹھا آرام کیا کرے ہے تو زندگانی پہ کیا مغرور ہے تو کوئی دم کا تو مہمان ہے
یہان یہہ سفر ہے ترا امکان ہے وہان سے جانا دہا تکا تجھے مسلم ہے رہنا یہان کوئی پل کوئی دم ہے کچھ بھروسا نہین ہے زیست کا جان یہ لحمہ کے لحمہ آن کی
ہے آن یہ جان ست برقرار تو اسکو یاد حق مین گذار تو اسکو یہ جان جاؤ تو حق کے دہیان مین جائے یہ دہیان مین اسکے جس مین جائے یہی ثمرہ ہے زندگانیکا
نخل نوارہ ہے یہ پانیکا وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُو رُءُوسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اور کاش کہ دیکھے تو اے دیکھنے والے جس وقت گنہگار کفار ون حشر کے کو
نیچے ڈالے ہونگے شرمندگی سے سرون اپنے کو نزدیک پروردگار اپنے کے موقف عرض مین کہ وہ بڑا وحشت دہشت کا وقت ہوگا اور اسوقت کہینگے رَبَّنَا
أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ اے پروردگار ہمارے دیکھا ہمنے جو کچھ تونے وعدہ کیا تھا اور سنا ہمنے تجھسے کہ پیغمبر سچے تھے یا دیکھا
ہمنے نشور کا دن دراز اور سنا ہمنے صور کا آواز پس پہیر کہ بھیجے ہمکو دنیا مین کہ عمل کرین ہم اچھے تحقیق ہم یقین لانے والے ہین اوپر قیامت کے کیونکہ
دیکھ لیئے ہم کچھ شبہہ نہین رہا پھر حق تعالی فرماویگا وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا وَلَٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ
اور اگر چاہتے ہم البتہ دیتے ہم دنیا مین ہر ایک جی کو راہ پانے اسکی طرف ایمان اور احسان کی اور لیکن ثابت ہوئی بات میرے طرف سے کہ البتہ بھرونگا مین دوزخ
کو کافرون جنون اور آدمیون سے اکھٹے فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا پس چکھو تم عذاب بسبب اسکے کہ بھول گئے تھے تم ملاقات اسدن اپنے کی یعنی
ایمان نہین لاتے تھے قیامت پر إِنَّا نَسِينَاكُمْ وَذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ تحقیق ہم بھول گئے ہم تمکو یعنی چھوڑ دیا ہمنے تمکو عذاب مین اور چکھو عذاب
ہمیشہ کا بسبب اس چیز کے کہ تھے تم کرتے إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ سوا اسکے
نہین کہ ایمان لاتے ہین ساتھ آیتون ہماری کے وہ لوگ کہ جب یاد دلائے جاتے ہین ساتھ ان آیتونکے کہ پڑتے ہین سجدہ مین اور پاکی بیان کرتے ہین ساتھ تعریف پروردگار
اپنے کے یعنی تنزیہہ کرتے ہین صفات نالائق سے اور تعریف کرتے ہین ساتھ خوبیون موافق کے یا سجدہ مین کہتے ہین سبحان اللہ وبحمدہ اور وہ نہین تکبر کرتے
اور نہین گردن پھراتے ایمان اور طاعت اور سجدہ سے سمجھ لیجیے کہ یہہ سجدہ نواں ہے بقول امام اعظم اور دسواں ہے بقول امام شافعی رحمہما اللہ محی الدین
ابن عربی رحمہ نے اس سجدہ کو سجدہ تذکر کہا ہے ساجد کو چاہئے کہ یاد کرے اس چیز کو کہ جس سے غافل ہو رہا ہے اور تصدیق کرے دلیلونکی وجود واحد کی کہ
تمام اشیا مین موجود ہین ففی کل شیء لہ آیۃ تدل علی انہ واحد یعنی ذرہ ذرہ مین ہے دلیل اسکے یہ بیٹے مین ہے سبیل اسکی یہ اسکے وحدت پہ دال ہے ہر شئے
اسکی صنعت کمال ہر جا ہے یہ چیز کوئی کہین مشہود نہین آئے یہ قدرت حق ونہین نمود نہین آئے یہ لکھا ہے کہ بعضے انصار کے مکان دور تھے نماز مغرب حضرت کے
ساتھ بجماعت ادا کر مسجد مین بیٹھے رہتے تھے اور نماز عشا پڑھکر اپنے گھرونکو جاتے تھے اس خوف سے کہ جماعت فوت ہو حق تعالی نے انکی شان
مین یہہ آیت اتاری کہ تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا دور ہوتی ہین کروٹین انکی بچھونون سے پکارتے
ہین پروردگار اپنے کو ڈر عذاب اسکے سے اور امید خوشنودی اسکے سے ابو درداء نے کہا کہ یہہ آیت ان لوگونکے شان مین ہے کہ نماز عشا
اور نماز صبح جماعت سے پڑھتے ہین بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت تہجد پڑھنے والونکے حق مین اتری ہے کہ راتکو اندھیرے مین کہ لوگ سب آرام سے سوتے ہین

اور بستر گرم اور فرش نرم سے اُٹھکر ہیبت خدا یا محبت کبریا مین روتے ہین اور نیاز دلسے نماز پڑھتے ہین اور خواب راحت اپنی کھوتے ہین حضرت
اویس قرنی قدس سرہ سے منقول ہی کہ بعضے رات کو کہتے تھے کہ ہذہ لیلۃ الرکوع اور ایک رکوع مین صبح کرتے تھے اور بعضے شب کو کہتے تھے
کہ ہذہ لیلۃ السجود اور ایک سجدہ مین گذارتے تھے کسینے کہا اے اویس کسطرح اتنی بڑی رات ایک حال پر کاٹتے ہو تم کہا کہان ہی شب دراز کاشکے
ازل سے ابد تک ایک رات ہوتی تو ایک سجدہ مین کاٹتا اور آہ مین نالہائے زار اور گریہائے بیشمار کیا کرتا مثنوی راتکو جبکہ لوگ سوتے ہین اہل دل
جاگتے ہین روتے ہین تپش آہ سرد بھرتے ہین گرم نالے بدرد کرتے ہین کاٹتے گاہ ہین رکوع مین رات لاکھ زاری و سوز خشوع کے سات
کبھی رہتے سجود مین ہین پڑے صبح کرتے ہین گر کھڑے ہی کھڑے غم مین کب ہوش جان ہی انکو رات ساری یک آن ہی انکو کہتے ہین ہوتی شب
دراز ایکاش بھر کے دل کرتے ہم نیاز ایکاش آہ کیا کہیے شب دراز نہین بندگی کا کچھ بھی ساز نہین کہ ازل سے ابد تک ہوتی ایک شب تو غم
اپنا کچھ کھوتی ایک سجدہ مین ہم بسر کرتے ایک بار ہی مین ہم سحر کرتے آہ بھرتے تو حشر کر دیتے نالہ کرتے تو نشر کرتے وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
يُنْفِقُوْنَ اور اُس چیز سے کہ دیا ہی ہمنے انکو خرچ کرتے ہین راہ نیک مین یعنے راتکو نماز پڑھتے ہین اور ہماری درگاہ مین نیاز کرتے ہین اور دنکو نفقہ
دیتے ہین اور ہماری راہ مین مال خرچ کرتے ہین فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ پس نہین جانتا کوئی جی فرشتہ مقرب ہو یا آدمی
پیغمبر ہو کیا چھپایا گیا ہی واسطے اُٹھنے والون بستر کے ٹھنڈک آنکھون کی سے حدیث قدسی مین ہی کہ آمادہ کی واسطے بندون نیکو کے وہ چیز کہ انکو آنکھ نے
دیکھی اور نہ کانون نے سنی اور نہ خیال گذرا دلمین کسی بشر کے محقق کہتے ہین کہ مناسب یہہ ہی کہ اس نعمت مخفی مین کچھہ کلام نکرین کیونکہ فلا تعلم نفس
اور ولا خطر علی قلب بشر دو گواہ ہین اِس دعوے پر کہ وہ دریافت سے باہر ہی ملیت ہو خیال بشر سے باہر جو کیونکہ دریافت را افتادہ ہو آو جزا
دئے جاوینگے جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ جزا دینا اس چیز کا کہ تھے اخلاص دل سے عمل کرتے ایک بزرگ نے کہا کہ اعمال پنہان کی جزا بھی پنہان ہی کہ
کوئی جیسے اُس طاعت سے آگاہ نہین ہوا ویسے ہی اُسکے جزا سے بھی مطلع نہو بیت جو کچھہ راز اپنا ہی دریافت اُسے کیا کوئی پہچانے وہ جانے
اور مین جانون مین جانون اور وہ جانے نقل ہی کہ ولید ابن عقبہ نے امیر المؤمنین علی مرتضے سے کہا کہ اے علی سنان میری سنان تیر سے سخت تر ہی
اور زبان میری زبان تیر سے تیز تر حضرت علی نے فرمایا کہ چپ اے فاسق تجھکو کیا بڑائی ہی حقتعالی نے تصدیق قول علی مین یہہ آیت نازل کی کہ
اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا کیا پس جو شخص کہ ہوا ایمان والا خدا اور رسول پر یعنے علی مانند اُس شخص کے کہ ہووے نافرمان
لَا يَسْتَوٗنَ نہین برابر ہوتے مرتبہ اور بزرگی مین یا جزا اور ثواب مین اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى وہ جو لوگ
کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے پس واسطے اُنکے ہین بہشتین رہنے کی یا جنت الماوی نام بہشت کا ہی نیچے عرش کے ہی حق تعالی مسلمانونکو
دیگا نُزُلًا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ مہمانی بسبب اُسکے کہ تھے کرتے ایسے عمل کہ لایق اُسکے ہوئے نزل ما حضر کہ واسطے مہمانونکے پہلے لاوین پس
یہہ پیشکشی ہی اور بعد دخول بہشت کے کیا جانے کیا کیا نعمتین عنایت فرماویگا وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ اور جو ہین وہ لوگ کہ فاسق ہین
یعنے راہ دین اسلام سے نکلے ہوئے ہین پس جگہہ رہنے اُنکے کی آگ دوزخ ہی بلیت جنت الماوی سے مقام مومنان ای یار ہی اور جو کفار ہین ماوی
اُنکا نار ہی كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا جسوقت ارادہ کرین یہہ کہ نکلین آگ سے پھیرے جاوینگے بیچ اُسکے لکھا ہی
کہ آگ جوش مارکر کافرونکو اوچھالے گی یہان تک کہ نزدیک دروازے دوزخ کے پہنچینگے اور توقع باہر نکلنے کی کرینگے خزنہ دوزخ گرز آتشین مارکر
پھر قعر جہنم مین ڈال دینگے وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ اور کہا جاویگا واسطے اُنکے چکھو عذاب آگ کا جو تھے
تم ساتھ اُسکے جھٹلاتے اور اعتبار نہین کرتے تھے وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ اور البتہ الثلثة

چکھاوینگے ہم انکے والونکو عذاب نزدیک سزا در خور دنیا میں بیچ دنیا کے کہ قتل اور قید ہی یا قحط ہی کم عذاب بڑے کے کہ ہمیشہ رہنا ہی آگ میں تو کہ وہ یعنے
بعضے باقی رہے ہوئے انمیں سے پھر آوینگے راہ حق پر اور کفر سے توبہ کریں یا ادنا عذاب قبر ہی اور اکبر عذاب دوزخ یا ادنی خذلان اور حرمان ہی یا خواری دنیا
اور انکو نساری عقبی ہی یا نزدیکی گناہ اور دوری مولی ہی سب عذابوں سے بڑا سوز فراق یار ہی اور بہتر سب نعم سے دولت دیدار ہی وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ
ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنْتَقِمُونَ اور کون ہی ظالم تر اس شخص سے کہ نصیحت دیا گیا ہی ساتھ آیتوں پروردگار
اپنے کے یعنے قرآنکے پھر منہہ پھیر لیا اوسنے ان آیتوں سے اور انمیں نہ سوچا تحقیق ہم مشرکونسے بدلا لینے والے ہیں ساتھ ہلاک اور عذاب کے
وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ اور البتہ تحقیق دی تھی ہمنے موسی کو توریت جیسے کہ دیا تجھکو قرآن پس مت
ہو بیچ شک کے ملاقات اسکے سے لکھا ہی کہ حق تعالی نے وعدہ کیا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پہلے رحلت سے اس عالم کے موسی کو تجھے دکھا
دینگا یہاں تاکید اسی وعدہ کی ہی سو وہ پورا کیا کہ شب معراج میں آتے جاتے دوبار ملاقات ہوی وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِبَنِي إِسْرَائِيلَ اور کیا
ہم نے کتاب موسی کو ہدایت واسطے بنی اسرائیل کے وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا اور کیے ہمنے بنی اسرائیل میں سے
پیشوا کہ ہدایت کرتے تھے خلق کو اوپر احکاموں توریت کے ساتھ حکم ہمارے کے جب صبر کیا انھوں نے ایمان پر یا ایذا قوم پر یا طاعت پر یا ترک گناہ پر وَ
كَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ اور تھے وہ ساتھ نشانیوں ہمارے کے یعنے معجزونکے کہ موسی کو دیے تھے یقین لاتے إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ تحقیق پروردگار تیرا وہی فیصل کریگا درمیان لوگونکے دن قیامت کے بیچ اس چیز کے کہ تھے بیچ اسکے اختلاف کرتے امر
دین سے یعنے سچے جھوٹے میں فرق کردیگا اور ہر ایک کے مناسب جزا سزا دیگا أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ
کیا نہیں راہ دکھائی اور نہیں بیان کیا واسطے مکے والونکے کہ کتنے ہلاک کیے ہم نے پہلے انسے قرنوں گذرے ہوونسے کہ چلتے ہیں سفر میں بیچ گھروں
انکے کے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ تحقیق بیچ اسکے البتہ نشانیاں ہیں دہشت کی واسطے سمجھونکے أَفَلَا يَسْمَعُونَ کیا پس نہیں سنتے ان باتوں کو
یعنے گوش ہوش سے نہیں سنتے أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ کیا نہیں دیکھا انھوں نے اور نہیں جانا یہہ کہ ہم چلاتے ہیں پانی منہہ
کا یا سیل کا طرف زمین کے کہ خالی گیاہ ہی بعضوں نے کہا ہی کہ جرز نام ایک مقام کا ہی ولایت یمن میں کہ پانی نہر و نکا وہاں نہیں پہنچتا حق تعالی
فرماتا ہی کہ اس زمین خشک میں ہم پانی پہنچاتے ہیں فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنْفُسُهُمْ پس نکالتے ہیں ہم ساتھ اس پانی کے کھیتی
کھاتے ہیں اسمیں سے چار پاے انکے گھاس اور بھس اور آپ دانے أَفَلَا يُبْصِرُونَ کیا پس نہیں دیکھتے آثار قدرت ہمارے کے کھیتی میں تو کہ دلیل پکڑیں
کہ جو یہہ قدرت رکھتا ہی کہ زمین خشک سے درختونکو اگاتا ہی اسکو مردے کا جلانا کیا دشوار ہی وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ اور کہتے
ہیں کفار مکہ کے کب ہوگی یہہ فتح کہ مسلمان کہتے ہیں إِنَّ اللَّهَ سَيَفْتَحُ لَنَا عَلَى الْمُشْرِكِينَ تحقیق اللہ جلد فتح دیگا واسطے ہمارے اوپر مشرکونکے دکھادو
ہمکو اگر ہو تم سچے اسبات میں قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم دن فتح بدر کے یا فتح مکہ کے
نہ فائدہ دیگا ان لوگونکو کہ کافر ہیں ایمان انکا مراد اس سے مقتول اور فتح ہیں کہ حالت قتل میں ایمان فائدہ نہ دیگا کیونکہ ایمان یاس ہی اور نہ وہ
ڈھیل دے جاوینگے کہ دنیا میں عذاب سے بچیں اور آخرت پر رہیں فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ إِنَّهُمْ مُنْتَظِرُونَ پس منہہ پھیر لے تو
بطریق اہانت انسے یہاں تک کہ آیت سیف نازل ہو اور منتظر رہ مدد حق کا تحقیق وہ بھی منتظر ہیں اسکے کہ غالب ہوں تجھپر اور اللہ تعالی تجھ
ہی کو غالب فرماویگا انہیں مثنوی کہ حق غالب ہوی مغلوب ہووے ٭ وہ دیکھہ کب پاے جو محجوب ہووے ٭ ترا دین حق ہی تو محبوب حق ہی ٭ تو ہی طالب
تو ہی مطلوب حق ہی ٭ ترا دین دن بدن ہوگا زیادہ ٭ جہان سب لیگا اس سے استفادہ ٭ ترا نقارہ اکناف جہان میں ٭ بجیگا تا قیامت

ہر زمانین سورۃ احزاب مدنی ہی تہتر آیتین ہین ایکہزار دوسو اٹھاسی کلمے ہین پانچ ہزار سات سو چہبا نو حرف ہین فواصل اُسکے الف ہین اور ربط
اُسکا سورۃ سجدہ سے یہہ ہی کہ ختم سورۃ سجدہ مین امر تھا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو ساتھہ اعراض کفار کے اور انتظار کے افتتاح اسکی بھی امر ہی پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم سے اور رہوے اُنکے کی متقیون سے اور نہی اطاعت کافرون سے اور منافقون سے

سورۃ الاحزاب مدنیۃ وہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ثلاث وسبعون آیۃ

لکھا ہی کہ ابوسفیان اور عکرمہ اور ابو الاعور بعد واقعہ احد کے مکہ سے مدینہ مین آئے اور ابن ابی کے وہان اُترے دوسرے دن جماعت منافقونکو
ہمراہ لیکر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور اس جاہ کر کہنے لگے کہ ہمین ساتھہ لات اور منات کے چھوڑ دو اور کہو کہ ہمارے بتونکا قیامت مین بمقام
شفاعت ہی ہم تمکو چھوڑ دینگے کہ اپنے خدا کی خدمت کرو حضرت یہہ کلام سنکر درہم برہم ہوئے ابن ابی اور ابن قشیر اور جبیر بن قیس نے کہا یا رسول اللہ با
اشراف عرب کی مدمت کرو کہ صلاح کلی اسکی ضمن مین ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ غضبناک ہو کر چلے کہ انکو قتل کرون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر
مین نے انکو امان جان دی ہی نقض عہد روا نہین اور یہہ آیت نازل کی کہ یَا أَیُّهَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْکٰفِرِینَ وَالْمُنَافِقِینَ
اے پیغمبر ثابت رہ اوپر تقوے کے یاد کر اللہ سے عہد شکنی مین اور مت کہا مان کافرونکا مکہ کے مانند ابوسفیان اور عکرمہ کے اور منافقونکا مدینہ کے
مثل ابن ابی اور ابن قشیر کے اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا تحقیق اللہ تعالیٰ ہی جاننے والا کلام اُنکا حکم کرنیوالا ساتھہ وفا عہد کے وَاتَّبِعْ مَا یُوحٰی اِلَیْکَ
مِنْ رَّبِّکَ اور پیروی کر اُس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہی طرف تیری پروردگار تیرے سے جیسے کہ تجھے فرمائے اطاعت اُنکے سے اِنَّ اللّٰهَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
خَبِیْرًا وَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ تحقیق اللہ ہی ساتھہ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار اور توکل کر اوپر خدا کے یعنی چھوڑ سب کام اپنا اوپر کریا
کے وَکَفٰی بِاللّٰهِ وَکِیْلًا اور کفایت ہی اللہ کارساز اور نگہبان اور حاجت روائی بندگان بیشتر اپنے لطف سے جسپر وہ عنایت کرے ہمارے
کفایت کرے گا لکھا ہی کہ ابومعمر جمیل بن اوس دانا اور ادب دان تھا بارہا کہا کرتا تھا کہ میرے دو دل ہین ایک سے فہم کرتا ہون زیادہ تر اُس کہ محمد فہم کرتے
ہین عرب والے اُسکو ذو القلبین کہتے تھے جب جنگ بدر سے بھاگ کر مکہ کو جاتا تھا ایک جوتی ہاتھہ مین تھی ایک پانو مین ابوسفیان نے اُسکے پاس
آکر خبر قوم کی پوچھی کہا بعضے مرے بعضے بھاگے ابوسفیان نے کہا تیرا کیا حال ہی کہ ایک نعلین ہاتھہ مین ایک پانو مین ہی ابومعمر نے خیال کر کر اپنا حال
دیکھہ کر کہا مین جانتا تھا کہ مین دو نو جوتیان پانو مین پہنے ہوئے ہون حق تعالے نے اُسکو جھوٹا کیا اور سب کو معلوم ہوا کہ اُسکے دو دل نہین اور
اُسکے حق مین یہہ آیت اُتری کہ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖ نہین کئے اللہ نے واسطے کسی شخص کے دو دل بیچ پیٹ اُسکے کے
کیونکہ دل کان روح حیوانی ہی اور روح حیوانی ایک ہی پس یہہ بھی چاہئے ایک ہی ہو اور بعضے کہتے ہین کہ منافق کہتے تھے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کے دو دل ہین ایک دل سے ہمارے ساتھہ ایک سے صحابہ کے ساتھہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ دروغ گو ہین منافق کسیکے دو دل نہین بنائے وَمَا جَعَلَ
اَزْوَاجَکُمُ الّٰٓـِٔیْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِکُمْ اور نہین کیا بیبیون تمہاری کو جنکو ماں کہہ لیتے ہو تم ہین سے مائین تمہاری یعنی جورو کو اپنے کہنے
انت علی کظہر امی تو مجھپر مثل پیٹھہ مان میری کے ہی اُس سے مان نہین ہو جاتی کیونکہ جورو خادمہ ہی اور ماں مخدومہ ایک عورت مین یہہ دونو باتین جمع ہونی محال
ہین وَمَا جَعَلَ اَدْعِیَآءَکُمْ اَبْنَآءَکُمْ اور نہین کیا لے پالکون کو تمہارے بیٹے تمہارے کیونکہ بیٹا ہونا یہہ امر اصلی ہی اور لے پالنا
عارضی پس دونو جمع نہین ہوتے سمجھہ لیجے کہ نزدیک عرب والونکے ظہار طلاق تھا اور لے پالک کو فرزند اصلی کی طرح میراث دیتے تھے
حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جیسے دو دل ایک پیٹ مین نہین ہوتے ایسے ہی جورو ہونا اور ماں ہونا ایک عورت مین جمع نہین ہوتا اور پالا ہوا بیٹا اور اصلی
بیٹا ایک شخص نہین ہوتا ذٰلِکُمْ قَوْلُکُمْ بِاَفْوَاهِکُمْ یہہ کہنا تمہارا ساتھہ مونہون تمہارے کے حقیقت نہین رکھتا کہ کہنے سے ماں ہو جاوے

اور پالے سے بیٹا بن جاوے وَاللّٰهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ اور اللہ کہتا ہی سچ کہ مطابق واقع کے ہی اور وہ راہ دکھاتا ہی طریق حق یہہ
آیت واسطے زید بن حارثہ کے نازل ہوئی کہ لوگ انکو زید بن محمد کہتے تھے اور حال آنکہ وہ حضرت خدیجہ کے غلام تھے انھون نے حضرت کو بخش دیا تھا
حضرت نے آزاد کر کر فرزندون کیطرح پالا تھا حق تعالی نے فرمایا اُدْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ پکارو فرزندون کو نسبت کر
کر واسطے باپون انکے کے وہ پکارنا بہت انصاف ہی نزدیک اللہ کے صحیح بخاری مین ابن عمر سے منقول ہی کہ ہم زید بن محمد کہتے تھے یہان تک کہ یہہ
آیت نازل ہوئی پھر ہم زید بن حارث کہنے لگے فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ پس اگر نجانو تم باپون انکے کو
کہ منسوب کرو انکی طرف پس بھائی تمھارے ہین بیچ دین کے کہو انکو یا اخی اور دوست تمھارے ہین پکارو انکو یا مولای وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ
فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ وَلَكِنْ مَا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ اور نہین اوپر تمھارے گناہ بیچ اُس چیز کے کہ خطا کرو تم ساتھ اُسکے جیسے زید بن محمد کہتے تھے
ولیکن گناہ ہی جو کچھ قصد کر کر کرین دل تمھارے اور نسبت دو تم کسیکو بغیر باپ اُسکے کے وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَحِيمًا اور ہی اللہ تعالی بخشنے والا
خطاکارونکا مہربان عمداً گناہ کرنیوالون پر جب توبہ کرین النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ پیغمبر بہت شفقت والا
مسلمانونپر جانون انکے سے سب کامون مین کیونکہ جو وہ فرماتا ہی عین صلاح اور محض فلاح بندہ کے حق مین ہی بخلاف نفس اُسکے کہ امر بکار ناشایستہ
کرتا ہی پس پیغمبر دوستتر ہونا چاہیے نفس اُسکے سے حدیث صحیح مین ہی کہ نہین ایمان لاتا ایک کوئی تم مین سے یہانتک کہ نہین ہوتا مین دوستتر
اُسکا باپ اور فرزند اور سب لوگونسے لکھا ہی کہ جب حضرت نے غزوہ تبوک کا ارادہ کیا سب مومنونکو نکلنے کا امر فرمایا بعضون نے کہا کہ ماں باپ سے اجازت
لینی ہین یہہ آیت اتری کہ پیغمبر اولی ہی ساتھ مومنونکے نفسون انکے سے پس چاہیئے کہ حکم اُسکے کو لازم ترجانین عین المعانی مین ہی کہ محبت ساتھ حضرت
کے سزاوار تر ہی محبت اپنی اور اورونکی سے چاہیئے نہ اپنی اور نہ اپنونکی محبت کام آویگی کہ محبت ہو تو اُسکی ہو جو الفت ہو تو اُسکی ہو کہ
اور بیبیان اُسکی مائین ہین مسلمانونکی واسطے تعظیم اور تکریم کی کیونکہ دیکھنا انکا روا نہین اور نسبت وراثت کی نہین رکھتی مصحف ابی و قرات
ابن مسعود رضی اللہ عنہما مین ہی کہ وہو اب لہم وازواجہ امہاتہم مراد شفقت تمام اور رحمت لاکلام ہی اور ابتداء اسلام مین ہجرت اور موالات
اور مواخات کے سبب میراث لیتے تھے حق تعالی نسخ اُسکا فرماتا ہی کہ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُهَاجِرِينَ اور قرابت والے بعضے اُنکے نزدیک تر ہین بعضونسے ورثہ لینے مین بیچ لوح محفوظ کے یا قرآن کے یعنے آیت مواریث مین اور حکم کیا ہی
کہ اولو الارحام احق ہین میراث مین ایمان والونسے یعنے انصار سے ہجرت کرنیوالونسے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو آپسمین بھائی کر دیا تھا
إِلَّا أَنْ تَفْعَلُوا إِلَى أَوْلِيَائِكُمْ مَعْرُوفًا مگر یہہ کہ کرو تم بیچ زندگانی اپنی کے طرف دوستون اپنے کے احسان یا وصیت واسطے جسکے کہ دوست رکھو
كَانَ ذَلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ہی یہہ اولویت پیغمبر کی اور وارث ہونا قرابت والونکا بیچ قرآن کے یا لوح محفوظ کے لکھا ہوا وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ
مِيثَاقَهُمْ اور یاد کر جسوقت کہ لیا ہمنے پیغمبرونسے عہد اُنکا اسبات پر کہ خدا کی عبادت کرنا اور خدا کی عبادت کی طرف لوگونکو بلانا اور ایک دوسرے
کو سچا ٹھہرانا اور امت کو نصیحت فرمانا یا پہلا پیغمبر پچھلے پیغمبر کی بشارت دے کہ بعد اُسکے آویگا اور یہہ عہد الست کے دن لیا وَمِنْكَ وَمِنْ
نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ اور لیا ہمنے عہد تجھسے کہ محمد ہی صلی اللہ علیہ وسلم اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسے سے اور عیسی
بن مریم سے تخصیص ان پیغمبرونکی اسواسطے ہی کہ اولو العزم ہین اور تقدیم ہمارے پیغمبر کی واسطے تعظیم کے وَأَخَذْنَا مِنْهُمْ مِيثَاقًا غَلِيظًا اور لیا ہمنے
پیغمبرونسے عہد پکا ساتھ قسم کے لِيَسْأَلَ الصَّادِقِينَ عَنْ صِدْقِهِمْ تو کہ سوال کرے اللہ سچونکو یعنے پیغمبرونکو بیچ اُنکے سے اون بات
مین کہ قوم سے کہین ہین یا تصدیق قوم سے اُنکو وَأَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا أَلِيمًا اور تیار کیا اللہ نے واسطے کافرون کے کہ پیغمبرون

کو نہیں پاتے عذاب دردناک یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اذۡکُرُوۡا نِعۡمَۃَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ اِذۡ جَآءَتۡکُمۡ جُنُوۡدٌ فَاَرۡسَلۡنَا عَلَیۡہِمۡ رِیۡحًا وَّ جُنُوۡدًا لَّمۡ تَرَوۡہَا اے لوگو جو ایمان
لائے ہو یاد کرو نعمت اللہ کی کو جو انعام کی اوپر تمہارے جس وقت کہ آیا تمہارے اوپر لشکر یعنے قریش اور بنی غطفان اور بنی کنانہ اور یہود قریب
دس ہزار آدمیوں کے تھے پس بھیجے ہمنے اوپر انکے باد صبا اور لشکر کہ نہ دیکھا تھا تمنے اسکو یعنے فوج فرشتوں کی وَکَانَ اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرًا اور ہے اللہ ساتھ
اس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ان آیتوں میں بیان غزوہ احزاب کا ہے اور جنگ خندق بھی کہتے ہیں اور قصہ اسکا مختصر یہہ ہے کہ چوتھے سال
ہجرت کے بعد جلائے بنی النضیر کے مدینہ سے حیی بن اخطب گروہ یہود کو لیکر مکے کو گیا اور ابو سفیان وغیرہ سے مقاتلہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عہد باندھ
دس ہزار عرب کو جمع کر مدینے کی طرف چلا حضرت کو خبر ہوئی تین ہزار مسلمانوں کے ساتھ نکلے اور لشکر ظفر پیکر کو دامن کوہ سلع میں اتارا اور مشورت
فرمایا سلمان فارسی رض نے عرض کیا کہ لشکر اعدا میں لوگ ہتھیار بند زیادہ ہیں بطور بلاد عجم خندق گرد لشکر کے اگر ہو جائے تو مناسب ہے آپنے
یہہ بات پسند کر کر حکم خندق کا فرمایا اور صحابہ پر زمین قسمت کر دی صحابہ خندق کھودنے لگے آپ بھی انکے شریک ہوئے اور مٹی نکالتے تھے اور
یاروں کو وعدہ ظفر فرماتے تھے اور یہہ کلمات زبان فیض ترجمان سے ارشاد کرتے تھے کہ اللّٰہم ان العیش عیش الآخرۃ فاغفر للانصار والمہاجرۃ
ناگہان ایک سل نمود ہوئی کہ اسکا ٹوٹنا دشوار تھا آپ کو خبر کی آپنے اسپر کھڑے ہو کر کدال ہاتھ میں لیکر بسم اللہ کہہ کر جو مارا دو دانگ سل ٹوٹ
گئی اور نور برق کی مانند ظاہر ہوا ایسا تمام کو قصر شام روشنی میں اسکے نظر آئے فرمایا اللہ اکبر کنجیاں شام کی مجھکو عنایت ہوئیں پھر دوسری
ضرب کی دو دانگ اور سل ٹوٹ گئی اور نور ظاہر ہوا روشنی میں اسکے قصور یمن نظر آئے میں جناب رسول ذوالمنن کے آگے فرمایا اللہ اکبر کنجیاں
یمن مجھے دئے پھر تیسری ضرب کی تمام سل ٹوٹ گئی اور چمکا بیچ میں اس نور کے جو اس سے درخشان ہوا محل کسری کے دکھائی دئے فرمایا اللہ اکبر
کلید ہا ممالک فارس تصرف میں میرے آگئیں منافق کہنے لگے کہ یہہ شخص لوگوں کو فریب دیتا ہے کیونکہ خوف دشمن سے خندق کھودتا ہے اور فتح کے شام
اور یمن اور فارس کے وعدے کرتا ہے تعظیم کو دیکھو تو اپنی نجات کی یہہ بات تہہ ہوئے کو روشن ہیں یہہ سب معجزات ظلمت کفر آپسے ہو دیگی دور
چمکیگا اسلام کا عالم میں نور القصہ چھہ دنمیں خندق تیار ہوئی اور لشکر اعدا کے آن پہنچے مالک بن عوف اور عیینہ بن حصین ساتھ بنی اسد اور
غطفان اور قریظہ اور یہود کے مشرق کی طرف سے مدینے کے ادھر کی زمین اونچی تھی آئے اور ابو سفیان جیش قریش اور کنانہ لئے ہوئی مغرب کی
طرف سے آیا ادھر کی زمین نیچی تھی اور یہود قریظہ نے جو حضرت سے عہد کیا تھا حیی بن اخطب کے ورغلانے سے توڑ ڈالا اور مددگار کفار ہوئے اور ہیبت
سے کثرت لشکر اعدا کے ضعفائے اہل اسلام خوفناک ہوئے اور دل انکے جگہہ سے گئے چنانچہ حق تعالے فرماتا ہے اِذۡ جَآءُوۡکُمۡ مِّنۡ فَوۡقِکُمۡ
وَمِنۡ اَسۡفَلَ مِنۡکُمۡ یاد کرو جس وقت کہ آئے تمپر لشکر اوپر تمہارے سے یعنے اعلٰی وادی کے کہ مشرق کی طرف مدینہ سے تھی اور نیچے تمہارے سے یعنے اسفل وادی کے
کہ مغرب کی جانب تھی وَاِذۡ زَاغَتِ الۡاَبۡصَارُ وَبَلَغَتِ الۡقُلُوۡبُ الۡحَنَاجِرَ اور جس وقت کہ پھر گئیں نظریں اور خیرہ ہوئیں خوف سے اور پہنچ گئے دل
گلوں کو ترس سے یہہ بیان خوف کا ہے کہ مارے ڈر کے آنکھیں ٹھہری ہو گئیں دل نکلنے لگے دہڑک کر وَتَظُنُّوۡنَ بِاللّٰہِ الظُّنُوۡنَا اور گمان کرتے تھے
تم ساتھ اللہ کے طرح طرح کے مسلمان کہتے تھے کہ لشکر اسلام فتح پاویگا اور منافق کہتے تھے شکست کھاویگا ہُنَالِکَ ابۡتُلِیَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَزُلۡزِلُوۡا
زِلۡزَالًا شَدِیۡدًا اس جگہہ آزمائے گئے ایمان والے اور ثابت قدم اہل تزلزل سے ممتاز ہوئے اور ہلائے گئے ہلایا جانا سخت وَاِذۡ
یَقُوۡلُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِہِمۡ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗۤ اِلَّا غُرُوۡرًا اور یاد کر جس وقت کہ کہتے تھے منافق ابن قشیر وغیرہ اور وہ لوگ کہ بیچ
دلوں انکے کے بیماری ہے ضعف اعتقاد کے نہیں وعدہ کیا تھا ہمکو اللہ تعالے نے اور رسول اسکے نے بیچ فتح ہونے شام اور یمن کے مگر فریب دینے کو
وَاِذۡ قَالَتۡ طَّآئِفَۃٌ مِّنۡہُمۡ یٰۤاَہۡلَ یَثۡرِبَ لَا مُقَامَ لَکُمۡ فَارۡجِعُوۡا اور یاد کر جس وقت کہا ایک فرقے نے منافقوں میں سے کہ اوس بن قیظی

اور ابو عرابہ اور ابن ابی اور سوا انکے تھے ای لوگو مدینے کے نہین جگہہ رہنے کی واسطے تمہارے لشکر مین محمدؐ کے کیون یہان رہتے ہو پس
پھر جاؤ اپنے گھرونکو کہ مدینہ مین رکھتے ہو یا یہہ کہا کہ دین اسلام پر کیون قایم ہو پھر جاؤ اس سے طرف دین آبا اپنے کے اور اسکو دشمنونکے ہین چھوڑ دو
یعنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو سمجھ لیجے کہ یثرب نام مدینہ منورہ کا تھا پھر منع ہو گیا یہہ نام لینا یعنے مدینہ کو یثرب کہنا وَیَسْتَاْذِنُ فَرِیْقٌ
مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ اِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ اور اذن مانگتا ہی ایک فرقہ انہین سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے وہ بنی حارث اور بنی سلمہ
ہین کہتے ہین تحقیق گھر ہمارے مدینہ مین خالے ہین اور اسنکا مرہنین رکھتے ہمین اجازت دو تو وہان جا کر بچا دین ڈر ہی کہ دشمن شبخون نہ مارے وَ
مَا هِيَ بِعَوْرَةٍ اور حال آنکہ نہین گھر انکے خالی اور خلل دار بلکہ محکم اور مضبوط ہین اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا نہین ارادہ کرتے اس جانے
مین مگر بھاگنے کا لڑائی سے وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا اور اگر پیٹھ آوے مدینہ مین لشکر
کفار کا اوپر منافقونکے اور ہجوم کرے طرفون انکے سے یعنے یکبارگی منہہ ہین آ گرد اگرد سے انکے گھیر لے پھر مانگی جاوے انسے خانہ جنگی مسلمانونسے
یا دعوت طرف شرک کے البتہ دیوین اسکو یعنے قبول کرین بات انکی کو اور نہ ڈھیل کرین ساتھ قبول کرنے فتنے کے مگر تھوڑا جلد بلکہ مشرک
ہو جاوین یا خانہ جنگی کرین مسلمانونسے وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ اور البتہ تحقیق تھے بنو حارثہ اور بنو سلمہ کہ
عہد باندھا تھا انھون نے اللہ سے پہلے اس سے یعنے احد کے دن کہ ہرگز نہ پھیرینگے پیٹھ کو لڑائی مین وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُوْلًا اور ہی عہد خدا کا سوال
کیا گیا یعنے پوچھا جاویگا پورا کرنا اور جزا سزا اسپر دی جاویگی قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ کہہ ای محمد صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ ہرگز نہ فائدہ دیگا تمکو بھاگنا اگر بھاگو تم موت سے یا قتل سے کیونکہ جسوقت مقدر ہی مین ہی مرنا اور قتل ہونا اسیدم مرو گے اور قتل
ہو گے ایک پل نہین ٹلیگا وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا اور اسوقت کہ بھاگو گے نہ فائدہ دیے جاوگے مگر تھوڑا یعنے مثلا اگر بھاگو گے اور بالفرض
کوئی دن اور جیو گے پھر کیا آخر موت ہی فرو اس سے نہین رہائی راقم بقول شخصے خنجر تلے کسی نے ٹک دم لیا تو پھر کیا قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ
مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً کہہ کون ہی وہ شخص کہ بچاوے تمکو عذاب خدا سے اگر ارادہ کرے خدا ساتھ تمہارے
برائی کا اور شکست دینے لڑائی کا یا ارادہ کرے ساتھ تمہارے نعمت کا اور نصرت کا کون ہی کہ منع کرے اسکو وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا اور نہ پاوینگے لوگ واسطے اپنے سوا اللہ تعالے کے دوست کہ نفع پہنچاوے اور نہ مددگار کہ ضرر دفع کرے زاد المسیر مین
ہی کہ ایک شخص لشکر ظفر پیکر پیغمبر سے مدینہ مین گیا اپنے بھائی کو دیکھا کہ عیش و عشرت مین بیٹھا تھا شراب و کباب آگے دھرا تھا کہا ای بھائی تو یہان عیش و
نعمت سے شادان ہی اور حضرت پیغمبر وہان درمیان نیزے اور شمشیر کے جولان مین اسنے کہا آ بیٹھ جا تو اور یار تیرے بلا مین گرفتار ہین اور محمد ہرگز
وہان سے سلامت نہ پھیرینگے وہ پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا اور ارادہ کیا کہ حال اسکا عرض کرے جب خدمت شریف مین پہنچا تھا
پہلے ہی آیتہ اتر گئے تھے کہ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَاۗىِٕلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا تحقیق جانتا ہی اللہ تعالے منع کرنیوالون کو حکم
رسول کے تم مین سے اور کہنے والونکو بھائیون اپنے کے کہ چلے آؤ طرف ہمارے لکھتے ہین کہ منافق مسلمانون کو ڈراتے تھے یا ابو سفیان یا یہود منافقون
کو کہتے تھے کیون خراب ہوتے ہو اور اپنی جان ہلاک کرتے ہو مددگاری محمد کی چھوڑ و منافقون نے یہود کی بات مانکر لڑائی سے پہلو تہی کیا
چنانچہ فرماتا ہی حق تعالے وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ اور نہین آتے منافق لڑائی کفار کی مین مگر تھوڑا ریا اور سمعہ
سے در انحال کہ بخیلی کرتے ہین مدد کرتے اور نفقہ دیتے ہین اوپر تمہارے یا نہین چاہتے کہ فتح اور غنیمت تمہارے ہاتھ لگے فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ
رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ پس جسوقت آوے ڈر دشمن کا دیکھا تو نے انکو کہ

نامرادی سے دیکھتے ہین طرف تیرے پھرتے ہین آنکھین مانند اس شخص کے کہ غشی آئی ہو اوپر اُسکے سکرات موت سے فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ
بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ پس جسوقت جاتا رہتا ہے ڈر رنج دیتے ہین تمکو اور سخت باتین کہتے ہین ساتھہ زبانون تیز کے در انحالیکہ
بخیلی کرتے ہین اوپر بھلائی کے یعنے مال غنیمت کے کہ وقت تقسیم غنایم کے جھگڑتے ہین اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ
یہہ لوگ نہ ایمان لائے تھے پس ناپید کردئے اللہ نے عمل اُنکے یعنے جہاد جو کیا اور غرض دنیوی سے کیا ہے باطل کردیا اللہ نے ناپید ہونا عمل انکے کا
وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا اور ہے یہہ ظاہر کرنا اوپر اللہ کے آسان يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا یہہ گروہ گمان کرتے ہین لشکرونکو
کفار کے کہ نہین گئے یعنے نامردی اور دہشت منافقونکو سقدر ہے کہ باوجود اسکے کہ مشرک لڑائی ہارکر بھاگ گئے ہین یہہ جانتے ہین کہ مدینہ کو گھیرے ہوئے جنگ پر
کھڑے ہین وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِى الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ اور اگر آوین وہ لشکر بار دیگر دوست رکھین
منافق کاشکے وہ جنگل مین رہتے بیچ گوارونکے یعنے نامرادی سے چاہے کہ مدینہ مین نہ رہتے گانون مین رہتے پوچھا کرتے آتے جاتے چاہنوالو سے خبر
تمہاری کو اور دشمنون کے کو کس کسطرح لڑائی ہوئی کسنے فتح پائی کسنے شکست کھائی وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا اور اگر ہوتے
درمیان تمہارے مدینہ مین اور لڑائی آن پڑتی نہ لڑتے کفار سے مگر تھوڑا لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ البتہ تحقیق ہے
واسطے تمہارے اے نامردو اور ڈرپوکو بیچ افعال پیغمبر خدا صلعم کی پیروی اچھی کہ اُنکے طرح لڑائی مین قدم جمائے رہو اور محنتون پر صبر کرو یا بیچ ذات
پاک اُنکے کے واسطے پیروی کے خصلت نیک ہے لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا واسطے اُس شخص کے کہ امید رکھتا ہے ثواب
خدا کی یا لقائے کبریائی اور نعیم اور جزا کی دنیا و کرتا ہے اللہ کو بہت دل اور زبان سے موضح مین ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے صحابہ کو خبر دی تھی کہ لشکر آوینگے
اور تمہہ پر کام سخت ہوگا پھر آخر تم فتح پاؤگے اُسپر وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا اور جسوقت دیکھا ایمان والون نے لشکرونکو خندق کے دن کہ برابر لشکر اسلام کے صف باندھی تھی کہا یہہ ہے جو وعدہ کیا تھا ہمکو
اللہ نے اور رسول اُسکے نے اور سچ کہا تھا اللہ نے اور رسول اُسکے نے اور نہ زیادہ کیا دیکھنے لشکرونکے نے مسلمانونکو مگر یقین لانا موا عید الہی پر
اور اطاعت کرنا احکام حضرت رسالت پناہی پر کہ سعادت دوسرا اس تسلیم مین مندرج ہے بیت جسنے حظ فرمان پیر سر کو جھکایا تاج فخر
دولت کونین کو پایا لکھا ہے کہ بعضے اصحابون نے نذر کیا تھا جیسے حمزہ اور مصعب اور عثمان اور طلحہ اور انس بن نضر رضی اللہ عنہم کہ کبھی
کسی لڑائی مین جو ہمراہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہون تو ایسے قتال کفار مین ڈٹ جاوین کہ ہرگز نہ ہلین اور نہ ہٹین یہانتک کہ شہید
ہون حق تعالی انکی صفت مین فرماتا ہے مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ بعضے مسلمانون مین سے وہ مرد ہین کہ سچ کیا انہون
نے اُس چیز کو کہ عہد باندھا تھا اللہ سے اوپر اُسکے کہ ثابت رہنا ہے قتال کفار پر واسطے رضائے پروردگار کے فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ
پس بعضا اُنمین سے وہ شخص ہے کہ پورا کرچکا کام اپنے کو یعنے نذر اپنے کو کہ گھونٹ شربت شہادت پیا مانند حمزہ اور مصعب اور انس رضی اللہ
عنہم کے وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ اور بعضا اُنمین سے وہ شخص ہے کہ انتظار کرتا ہے جیسے عثمان اور طلحہ رضی اللہ عنہما وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا اور نہین بدل
ڈالا عہد کو اُنھون نے کچھہ بدل ڈالنا لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ تو کہ بدلا
دیوے اللہ سچونکو بدلے سچ انکے کے اور عذاب کرے منافقونکو اگر چاہے کہ نفاق پر مرین یا رجوع رحمت کرے اور توفیق توبہ دے اوپر انکے
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا تحقیق اللہ ہے بخشنے والا اُسکا جو توبہ کرے مہربان اُسپر جو توبہ پر مرے حدیثمین ہے کہ فوجین بیس دن
یا ستائیس دن مدینہ پر پڑین دنکو گرد خندق کے جاکر تیر اور پتھر مارتے تھے اور رات کو ارادہ شبخون کا کرتے تھے حضرت سوار ہوکر گروہ

صحابہ سے محافظت اپنے لشکر کی کرتے تھے ایکدن عمر کہ بڑا بہادر تھا لوگ ہزار مرد ونکے مقابل اُسکو جانتے تھے چار آدمیون سے خندق کود کر
آیا اور علی مرتضے رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے مارا گیا اور اُن چار ونکو مسلمانون نے سنگسار کیا دل کافرونکے ٹوٹ گئے حضرت نے دوشنبہ سہ شنبہ
واسطے خرابی اعدا کے دعا کی چارشنبہ کے دن ظہر کے وقت اثر دعا کا ظاہر ہوا حق تعالی نے پروائی باو بھیجی تند کافرونکے فوج پر آگین بھیجے
گئین تاپھوکے رھے فرشتون نے بیخین اُکھیڑ ڈالین خیمہ ڈیرے گر پڑے گھوڑے چھٹ گئے نہ و بالا مچا گھبرا کر آپسمین لڑائی کے بھاگ گئے
بیبت بن تیغ و تبر کے فتح پائی کفار نے کیا شکست کھائی وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا اور پھیر دیا اللہ نے مدینہ سے
اُن لوگون کو کہ کافر ہوے تھے ساتھ غصہ اُنکے کے یعنی خشمناک بھاگے نہ پہنچے غنیمت اور نصر تکو وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ اور کفایت کیا اللہ نے
مسلمانونکو لڑائی سے بسبب باد کے اور فرشتے کے وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا اور ہی اللہ زبردست غالب سب پر بعد بھاگنے فوجونکے حکم ہوا
کہ بنی قریظہ پر چڑھائی کرو کہ مدینہ کے پاس ہین عہد شکنی کر کر مددگار فوجونکے ہوے ہین لشکر اسلام نے اُنکو پندرہ دن گھیرا اور زندگی
سے تنگ کیا آخر حکم سعد بن معاذ پر اُترآیا سعد رض نے حکم کیا کہ مردونکو اُنکے قتل کرو اور عورتون اور بچون کو بُردے کرو اور مال اُنکے
مسلمانونکو بانٹ دو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو حکم سعد نے کیا یہی حق تعالی کی طرف سے ساتون آسمانکے اوپر سے حکم آیا تھا
اُس واقعہ کی اللہ تعالے خبر دیتا ہی وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا
تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا اور اُتارا اللہ نے اُن لوگونکو کہ مددگار ہوے تھے فوجونکے اہل توریت یعنی یہود قریظہ کو اُتارا قلعون اُنکے سے
اور ڈالا بیچ دلون اُنکے کے ڈر ہیبت اور رعب کا ایک فرقہ کو کہ نوسو آدمی تھے یا سات سو مار ڈالتے ہو تم اور بند کرتے ہو ایک فرقہ کو کہ عورتین
اور بچے اُنکے ہین وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا اور وارث کیا تمکو زمین اُنکے کا یعنی کھیتون اور
باغون اُنکے کا اور گھرون اُنکے کا اور مالون اُنکے کا یعنی کوٹ اور قلعون اور نقد اور جنس اور چار پایون اُنکے کا اور اُس زمین کا کہ نہ پانو
رکھا تھا تمنے اوپر اُسکے یا نہ مالک ہوے تھے تم اُسکے مراد اُس سے خیبر ہی یا دیار روم ہی یا ملک فارس ہی بعضون نے کہا ہی کہ قیامت تک
جو زمین کہ تصرف اہل اسلام مین آویگی آئمین داخل ہی وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا اور اللہ ہی اوپر ہر چیز کے قادر یعنی قدرت
رکھتا ہی کہ تصرف اہل اسلام مین شہر دیکو لاوے اور دست تطاول زمان سیدانام مین بلاد کو مسخر فرماوے بیبت کافی اشارہ اُسکا ہو کیونکہ
نہ فتح باب مین نہ فتح و ظفر ادھر اُدھر چلتے ہین وہان رکاب مین نہ لکھا ہی کہ نوین برس ہجرت سے ازواج طاہرات سے آپکے لباس پوشاک
زیور مادر نفیس آپسے طلب کرلی تھین کہ آپکے پاس تھے اُنسے آزردہ ہو کر آپ مسجد مین آبیٹھے اور قسم کھائی کہ ایک مہینے تک اُنسے خلوت نکرو
بعد اُن تیس دنکے کہ وہ چاند اُن تیس ہوا جبرئیل علیہ السلام آیتہ حضرت پر لائے کہ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا
وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا اے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کہہ واسطے بیبیون اپنے کے اگر ہو تم ارادہ کرتے
زندگانی دنیا کا اور بناؤ سنگار اُسکا جیسے لباس نفیس اور زیور تکلف پس آؤ کہ کچھ فائدہ دون مین تمکو جیسے طلاق والیون کو دیتے
ہین سوا مہر کے اور رخصت کرون مین تمکو رخصت کرنا اچھا رغبت سے نہ کراہت سے وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ
اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا اور اگر تم ارادہ کرتین ثواب خدا کا اور خوشنودی رسول اُسکے کا اور نعمتون گھر پچھلے کا پس
تحقیق اللہ نے تیار کیا واسطے نیکی کرنیوالیونکے تم مین سے ثواب بڑا کہ نعمتین دنیا کی اُسکے آگے کچھ چیز نہین لکھا ہی کہ اول جس کسی نے ازواج مطہرات سے
کہ خدا اور رسول کو اختیار کیا عائشہ صدیقہ تھین رضی اللہ عنہا يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ

لها العذاب ضعفين اے بی بیو پیغمبر کی جو کوئی لاوے تم مین سے بیحیائی ظاہر کہ نافرمانی رسول ہے مبیّنۃ بفتح یا بھی قرات ہے یعنے بیحیائی
ظاہر ہوئی دو چند کیا جاویگا واسطے اُسکے عذاب دو برابر کہ اور عورتونکو ہو کیونکہ گناہ اونکا زشت تر ہے وكان ذلك على الله يسيرا
اور ہی دو چند عذاب دنیا اوپر اللہ کے آسان ومن يقنت منكن لله ورسوله وتعمل صالحا نؤتها اجرها مرتين واعتدنا لها رزقا كريما اور
جو کوئی فرمانبرداری کرے تم مین سے کہ بی بیان پیغمبر کی ہو واسطے اللہ کے اور رسول اُسکے کے اور عمل کرے اچھے دوینگے ہم اُسکو ثواب
اُسکا دوبار ایکبار بسبب فرمانبرداری خدا کے دوسرے بار بجہت رضامندی رسول کے اور تیار کیا ہے ہمنے واسطے اُس بی بی کے رزق
اچھا بہشت مین زیادہ اجر اُسکے سے يا نساء النبي لستن كاحد من النساء ان اتقيتن فلا تخضعن بالقول فيطمع الذي في قلبه
مرض وقلن قولا معروفا اے بی بیو پیغمبر کی نہین تم مانند ہر ایک کی عورتون امت کے مین سے کیونکہ تمکو فضل بڑا ہے سب عورتون پر اگر
پرہیزگاری کرو تم اور ڈرو اللہ سے اور کہا مانو پیغمبر کا پس مت نرمی کرو بات مین جب کسی سے کلام کرو پس طمع کرے وہ شخص کہ بیچ
دل اُسکے کے مرض ہو یعنے نفاق یا خواہش بدکاری کی اور کہو بات سیدہی وقرن في بيوتكن ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى
اور ٹہرے رہو بیچ گھرون اپنے کے اور مت بناؤ کرو بناؤ جاہلیت پہلے کا سمجھیے کہ ایام جاہلیت دو ہین ایک پہلے ایک پچھلے پہلے زمان ادریس
علیہ السلام تا وقت نوح علیہ السلام ہین اور پچھلے زمان عیسے علیہ السلام سے تا عہد نبوت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور اصح یہہ ہے کہ جاہلیت
اولی زمانہ ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام مین تھی کہ عورتین لباس نفیس اور زیور تکلف سیج کر مردونکے روبرو جلوے دکہاتی تھین
اور بعضون نے یہہ معنی کہی ہے کہ مت خرام کرو مانند خرام اہل جاہلیت پہلے کے بیچ معراج مین ہے کہ تبرج باریک لباس پہنانا ہے عورتونکو کہ بدن نظر
آوے حدیث مین اُسکے حق مین لعنت آئی ہے اور جاہلیت اولی بعد آدم تا نوح ہے یا بعد ادریس تا نوح اُسوقت مین مرد سب خوبرو سے تھے
اور عورتین بدشکل عورتین اپنے آپکو مردونکو دکہاتی تھین یا موتی پہنا کر چلتی تھین اجنبی مردونکے سامنے ہوتی تھین سو خدا تعالے نے فرمایا
کہ بناؤ مت کرو اور غیر مردونکے سامنے مت چلو باریک مت پہنو بدن مت دکہاؤ مانند تبرج جاہلیت اولی کے واقمن الصلوة وآتين
الزكوة واطعن الله ورسوله اور قایم کیا کرو نماز کو کہ اصل طاعات بدنیہ ہے اور دیا کرو زکواة کو کہ اشرف عبادات مالیہ ہے
اور فرمانبرداری کرو اللہ کے فرضون مین اور رسول اُسکے کی سنتون مین انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا
سوا اسکے نہین کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تو کہ دور کرے تم سے گناہ کو اے گھر والو پیغمبر کے اور پاک کرے تمکو عصیان سے خوب پاک کرنا صاف
کشاف نے کہا ہے کہ یہہ آیت دلیل ہے کہ بی بیان پیغمبر کی اہل بیت مین سے اُنکے ہین اور وسیط مین ہے کہ مراد اہل بیت سے بی بیان ہین
کی ہین ساتھہ دلیل خطاب پہلے اور پچھلے کے اور ضمیر مذکر کی یطہرکم مین واسطے تغلیب کے ہے کہ پیغمبر درمیان اُنکے تھے زاد المسیر مین ہے کہ یہہ تذکیر
عام ہے واسطے ازواج اور اولاد آپکی اور احقاف مین بھی امام ابو منصور ماتریدی سے یہی منقول ہے عین المعانی مین ہے کہ ظاہر تفسیر
دلالت کرتی ہے کہ اہل بیت ازواج ہون لیکن حضرت عائشہ صدیقہ اور ام سلمہ اور ابو سعید خدری اور انس بن مالک رضی اللہ
عنہم سے نقل کیا ہے کہ اہل بیت فاطمہ اور علی اور حسنین رضی اللہ عنہم ہین اسباب نزول مین ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا
کہ حضرت میرے گھر مین گلیم پر کہ اُنکے بچھونے پر بچھادی تھی بیٹھے تھے حضرت فاطمہ کھانا آپکے واسطے لائین آپنے فرمایا علی اور حسنین کو
بلاؤ کہ اس خوان پر ہم کاسہ ہون وہ آئے کھانا کھایا پھر حضرت نے گلیم اُنپر اوڑہائی اور کہا کہ الٰہی یہہ اہل بیت میرے ہین دور کر
انسے رجس کو اور پاکیزہ کر انکو یہہ آیت نازل ہوئی اور مین نے سر اپنا گلیم مین ڈالکر کہا کہ یا رسول اللہ مین بھی اہل بیت سے ہین

ہون فرمایا انکؓ علی خیر اسیواسطے آل عبا ان پانچونکو کہتے ہین فرد جنون کو آل عبا کہتے ہین سوای رافت نبی ہین اور علی فاطمہ ہین اور حسنین
تفسیر مین انس بن مالک سے منقول ہی کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کو جو حضرت فاطمہ کے گھر کی طرف سے نکلے فرماتے انما یرید اللہ لیذھب
عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا بحر المواج مین ہی کہ جملہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت یطھرکم تطھیرا تعلیل ہی کیونکہ ازالت
رجس اہل بیت کلام سابق سے مفہوم ہوئی تھی اُسنے تاکید اُسکی کی اور یہہ آیت دلیل ہی کہ زن اہل بیت شوہر کی ہوتی ہی اور تذکیر ضمیر عنکم
اور یطھرکم دلیل ہی اسپر کہ اہل بیت شامل ہی عورتون کو اور مردونکو جو گھر مین ہون کیونکہ اگر مخصوص عورتین ہوتین تذکیر ضمیر نہ لاتے اور
اہل بیت مین علی اور فاطمہ اور حسنین داخل ہین کیونکہ اُنکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اللھم لکل نبی اھل وھؤلاء اھلی اور حدیث
دوسری مین ہی کہ ھؤلاء اہل بیتی اور اہل البیت منادا ہی یا منصوب بمدح او بر تقدیر اعنی کے اور یطھرکم تطھیرا معطوف ہی او پر لیذھب
عنکم الرجس کے سوال دور ہونے رجس سے طہارت مفہوم ہوتی ہی پھر ذکر طہارت کا کیا فائدہ رکھتا ہی جواب فائدہ اسکا توضیح ہی اور
بعضون نے تاکید کہا ہی اور امتناع عطف تاکید مین نہین گنا ہی اور شک نہین ہی کہ تاکید مین کمال اتصال چاہیئے اور کمال اتصال مانع
عطف ہی سوال یطھرکم چاہتا ہی کہ پہلے پلیدی ہو اور حالانکہ انہین سابق رجس نتھا پس تطہیر کس معنے سے ہی جواب یہہ کلام باب تنزیل
محل سے ہی منزل متحقق کے بطریق المبتدا ہو المجرد عن العوامل اللفظیۃ واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من ایٰت اللہ والحکمۃ اور یاد کرو آ
لی بیو پیغمبر کی جو کچھ کہ پڑھا جاتا ہی اوپر تمھارے بیچ گھرون تمھارے کے آیتون کلام اللہ کی سے اور زبانون پیغمبر کی سے کہ محض حکمت ہین
اور احکام شریعت ہین اس آیت سے حفظ کرنا قرآن اور حدیث کا نکلتا ہی ان اللہ کان لطیفا خبیرا تحقیق اللہ ہی لطف کرنیوالا تمپر خبردار ساتھ
اقوال اور افعال تمھارے کے بعد نزول ان آیتونکے بیچ شان ازواج طاہرات کے بعضے عورتون نے مسلمانونکے کہا کہ ہمارے حق مین
کچھ نازل نہین ہوا حق تعالی نے یہہ آیت اتاری اور بحر مواج مین ہی کہ بعضے عورتون نے کہا کہ مردونکے شان مین آیتین بہت اتری ہین اور عورتون
نے یہہ شرافت نہین پائی کہ مذکور انکا قرآن شریف مین ہو اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ ان المسلمین والمسلمات والمؤمنین
والمؤمنٰت والقانتین والقانتات والصٰدقین والصٰدقٰت والصٰبرین والصٰبرٰت والخاشعین والخاشعات
والمتصدقین والمتصدقٰت والصائمین والصائمات والحٰفظین فروجھم والحٰفظٰت والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات
اعد اللہ لھم مغفرۃ واجرا عظیما تحقیق مسلمان اور مسلمانیان اور ایمان والے اور ایمان والیان اور قرآن پڑھنے والے اور
قرآن پڑھنے والیان اور سچ بولنے والے اور سچ بولنے والیان اور صبر کرنیوالے اور صبر کرنے والیان اور عاجزی کرنے والے اور
عاجزی کرنیوالیان اور خیرات دینوالے اور خیرات دینے والیان اور روزہ رکھنے والے اور روزہ رکھنے والیان اور نگہبانی کرنے
والے شرمگاہون اپنے کو اور نگہبانی کرنے والیان اور یاد کرنیوالے اللہ کو بہت اور یاد کرنیوالیان تیار کیا ہی اللہ نے واسطے اُنکے کہ مرد
اور عورتین ہین بخشش گناہونکی اور ثواب بڑا طاعت کا اُنکے لکھا ہی کہ حضرت نے زینب بنت جحش کو زید بن حارثہ کے واسطے پیغام بھیجا
اُسنے سمجھا اپنی منگنی کرتے ہین قبول کیا اور جب سمجھا کہ زید کی ہی تھا نا کیونکہ صاحب جمال تھی اور آپکے پھپھی کی بیٹی تھی کہنے لگی کہ مین
کیون غلام آزاد کئے ہوئے سے نکاح کرون اور اُسکے بھائی عبد اللہ نے بھی انکار کیا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی وما کان لمؤمن
ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم اور نہین لایق واسطے کسی مرد مسلمان کے یعنے عبد اللہ بن جحش کے
اور نہ عورت مسلمان کی یعنے زینب بنت جحش کے جسوقت کہ حکم کرے خدا اور رسول اُسکا کام کو یہہ کہ ہووے واسطے اُنکے

اختیار کام اپنے سے کچھ بلکہ واسطے واجب ہوئے اینکو اختیار اپنے کو تابع اختیار خدا اور رسول کریں اور جان و دل سے قبول کریں وَمَنْ
یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول اُسکے کی یا حکم کتاب اور سنت کی سے ابا کرے
پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی ظاہر کیونکہ اگر خلاف اعتقاد سے کرے تو کفر ہی بعد نزول اس آیت کے زینب اور بھائی اسکا راضی ہوئے اور نکاح
بندھا اور حق تعالی نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کیا کہ علم قدیم ہمارے بیچ مقرر ہوا کہ زینب داخل ازواج طاہرات تیری ہیں سو پھر درمیان زینب کے
اور زید کے ناسازگاری شروع ہوئی یہانتک کہ زید نے کئی بار ارادہ طلاق دینے کا کیا حضرت نے منع فرمایا چنانچہ حق تعالی نے ارشاد کیا ہے
وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اور یاد کر جسوقت کہ کہتا تھا تو واسطے اُس شخص کے کہ انعام کیا ہے اللہ نے اوپر اُسکے ساتھ
اسلام کے اور توفیق خدمت اور متابعت تیری کے اور انعام کیا ہے تو نے اوپر اُسکے ساتھ پرورش کرنے اور آزاد کرنے اور بیٹا کہنے کے
یعنے زید کو کہ نعمت میں خدا کے اور تیری پہرا ہی کہتا تھا تو کہ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ تھام رکھ اوپر اپنے بی بی اپنی کو یعنے زینب کو وَاتَّقِ
اللّٰهَ اور ڈر اللہ سے اُسکے معاملہ میں اور ضرر پہنچانیکو اُسکے طلاق مت دے وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ اور
چھپاتا تھا تو بیچ جی اپنے کے جو کچھ اللہ ظاہر کرنیوالا ہی اُسکا یعنے زینب داخل ازواج میں تیرے ہوگی اور ڈرتا تھا تو طعن لوگوں کے
سے کہ کہینگے بیٹے کی جورو آپ کر لی وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ اور اللہ بہت لائق ہی اسکا کہ ڈرے تو اس سے جن کا مومنین کو ڈرنا چاہئے
اور مقرر ہی کہ حضرت سب سے زیادہ ڈرتے تھے اللہ سے کیونکہ خوف بہ نسبت علم کے ہی اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا پس بحکم انا اعلمکم باللہ
قطعہ سب عالم سے زیادہ تر تھے علم کا رافت نتیجہ خوف و خشیت ہی کہ آہ ٭ جسقدر رجائے اُسے اُتنا ہی اُس سے ڈر لگے ٭ لکھا ہی کہ زید نے زینب
کو طلاق دی بعد پوری ہونے مدت عدت کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکے ہاتھ پیغام اپنا بھیجا زینب نے خوش ہو کر قبول کیا
اور سجدہ شکر بجا لایا یا دوگانہ شکرانہ ادا کیا اور کہا خدایا پیغمبر تیرا مجھے چاہتا ہی اگر میں لائق اُسکے ہوں تو مجھکو اُسے دے اُسیوقت دعا
اُسکی قبول ہوئی اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ فَلَمَّا قَضٰى زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا پس جب ادا کر لی زید نے زینب سے حاجت کہ رکھتا تھا تو
یہیں ہی کہ مراد زید کی طلاق دینا زینب کو تھا جب اُسنے یہہ مراد اپنی پائی یعنے زینب کو طلاق دی اور مدت عدت کی گذر گئی زَوَّجْنٰكَهَا
لِكَیْ لَا یَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا بیاہ دیا ہمنے تجھے اُسکو تو کہ نہووے بعد تیرے اوپر ایمان والوں کے تنگی یا
گناہ یا وبال بیچ بی بیوں پالکوں اُنکے کے جب ادا کریں اُنسے حاجت یعنے طلاق دے دیویں اور مدت عدت کی گذر جاوے وَكَانَ
اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا اور ہی حکم خدا کا کیا گیا بے شبہ جیسے کہ زینب کے معاملہ میں ہوا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم بعد نزول اس آیہ کے بن
دستور زینب کے گھر تشریف لائے زینب نے کہا یا رسول اللہ بن پیغام نکاح بن گواہ حضرت نے فرمایا اللہ نکاح باندھنے والا ہی
اور جبرئیل شاہد پھر زینب عورتوں میں فخر کیا کرتی تھیں کہ میرا نکاح اللہ نے پیغمبر سے کیا اور تمھارے نکاح باندھنے والے اولیا تمھارے
ہوتے ہیں مَا كَانَ عَلَى النَّبِیِّ مِنْ حَرَجٍ فِیْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ نہیں ہی اوپر پیغمبر کے کچھ تنگی اور وبال بیچ اُس چیز کے کہ مقرر کیا ہی اللہ نے واسطے
اُسکے اور یہہ صورت مخصوص آپ ہی کی نہیں بلکہ سُنَّةَ اللّٰهِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ راہ مقرر کی اللہ نے بیچ اُن لوگوں کے کہ
گذرے پہلے اس سے مراد اور پیغمبر ہیں جو پہلے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم گذرے کہ حق تعالی نے نفی حرج کی کری اُنسے اُن چیزوں میں
کہ مباح کیں اُنپر وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا اور ہی کام اللہ کا اندازے پر مقرر کیا ہوا پس صفت اُن لوگوں کی کرتا ہی کہ گذرے
ہیں پیغمبروں سے کہ الَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَیَخْشَوْنَهٗ وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ وہ لوگ کہ پہنچاتے ہیں پیغام خدا کے اُمتوں کو

کو اور ڈرتے نہین اُس سے اور نہین ڈرتے کسی سے مگر اللہ سے وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا اور بس ہی اللہ کفایت کرنیوالونکو یا حساب کرنیوالا
بندونکا پس جبکہ حساب اُسکے ہاتھ مین ہوا تو ڈرا بھی اُس سے چاہیے بلیت جنکے کہ بس اختیار مین حساب اپنا ہوئے اُس سے نڈر ہین تو
پھر ڈرین کس سے کہوئے بعد واقعہ زینب کے بے ادبون نے زبان طعن کھولی اور حضرت کو کہنے لگے کہ یہہ شخص ہمین کہتا ہی کہ بیٹون کی جورو ہین
تمپر حرام ہین اور آپ زید کی جورو کو کہ زینب ہی نکاح مین لے آیا اور زید کو کہلے پالک آپ کا تھا مثل پسر اصلی کے حکم شرع مین وہ جانتے
تھے حق تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کی کہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ نہین ہی محمد صلے اللہ علیہ وسلم باپ کسی ایک کا مردون تمھارے
مین سے اور اگرچہ قاسم طاہر طیب ابراہیم کا ہی لیکن وہ مرتبہ رجلیت کو نہین پہنچے تھے کہ اس عالم سے انتقال کر گئے پس اُسکا حقیقت مین کوئی
اصلی صلبی بیٹا ہی نہین کہ جسکی جورو دین اُسپر حرام ہون وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ اور لیکن وہ رسول خدا کا ہی اور ختم کرنیوالا
تمام پیغمبرونکا یا خاتم یعنے آخر ہی یعنے وہ آخر پیغمبرونکا ہی نور ظہور مین جیسا کہ اول اُنکا تھا ظہور نور مین یا خاتم یعنے مہر ہی یعنے مہر ہی پیغمبرونکی کہ پیغمبر ی
اسپر تمام ہوئی اور نبوت ختم ہوئی وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا اور ہی اللہ ساتھ سب چیزونکے دانا پس جانتا ہی کہ کون لائق ہی اسبات کے
کہ نبوت اسپر ختم ہو لکھا ہی کہ صحت ہر کتاب کی مہر اُسکی سے ہی حق تعالیٰ نے حضرت کو مہر فرمایا تو کہ جانئین کہ تصحیح دعوی محبت الٰہی کے سوا
متابعت حضرت رسالت پناہی نہین اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ اور شرف اور بزرگواری ہر کتاب کی مہر اُسکی سے ہی شرف سب
انبیا کے بھی حضرت ہمارے ہین اور شاہد ہر کتاب کی مہر اُسکی ہی پس شاہد سب کے محکمہ قیامت مین حضرت ہمارے ہون گے وَجِئْنَا بِكَ
عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا اور جب کتاب پر مہر کر دی لکھنا موقوف ہوا جب نبوت آپ پر ختم ہوئی در نبوت بند ہوا اور آپ سب انبیا مین ساتھ
مُہر نبوت کے مخصوص تھے ساتھ ختمیت اُنکے کے بھی اختصاص پایا فرد جو مہر نبوت مین مخصوص ہوئے حضرت ویسے ہی تھے مختص وہ ختم نبوت مین
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا اے لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو اللہ کو یاد کرنا بہت یعنے غالب اوقات یا طرح طرح سے ذکر کرو
تہلیل اور تکبیر اور تحمید اور تمجید وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا اور پاکی بیان کرو اُسکی یا نماز پڑھو واسطے اُسکے صبح اور شام کیونکہ یہہ دونون
نمازین شاق ہین ادا کرنے مین سلمی نے کہا ہی کہ مراد ذکر کثیر سے ذکر قلبی ہی کیونکہ ہر دم ذکر کثیر کی اشارت طرف محبت کے ہی کہ مجھے دوست
رکھو کیونکہ مقرر ہی کہ من احب شیئاً اکثر ذکرہ نشان دوستی کا یہی ہی کہ کوئی دم ذکر دوست کے سے غافل نرہے زبان سے اُسکو یاد
کرے اور دل سے اُسکا دھیان رکھے ہیت زبان و دل مین نہو دے تیرا جو ذکر و خیال ـ تو وہ دہن مین ہی بیکار یہہ ہی برین ہی بال
هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وہ ہی اللہ جو درود بھیجتا ہی اوپر تمھارے یعنے
رحمت اور درود بھیجتے ہین فرشتے اُسکے یعنے بخشش طلب کرتے ہین واسطے گناہون تمھارے اور یہہ درود خدا کی اور فرشتون کی
تمپر اسواسطے ہی تو کہ نکالے تم کو اندھیرون کفر کے سے طرف روشنی ایمانکے مراد اخراج سے مداومت اور استقامت ہی اوپر خروج کے کیونکہ
وقت صلوٰۃ کے اللہ اور فرشتون کی ظلمت مین تھے اور بعضے کہتے ہین کہ نکالتا ہی ظلمت معصیت سے طرف نور طاعت کے یا شک سے
طرف یقین کے یا تاریکی تدبیر سے ہی طرف روشنی تقدیر کے بحر الحقایق مین ہی کہ بشریت سے طرف روحانیت کے وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا
اور ہی اللہ اوپر ایمان والونکے مہربان کہ آپ اُنپر رحمت کرتا ہی اور فرشتون کو اُنکے بخشش کے واسطے فرماتا ہی تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ
دعا ایمان والون کی اللہ تعالےٰ سے جسدن کہ ملاقات کرینگے اُس سے سلام ہی کہ خبر دینے والا سلامتی کا ہی ہر آفت سے اور بعضون نے
کہا ہی کہ عزرائیل کیطرف ضمیر پھرتی ہی کہ مذکور نہین یعنے جسدن ملک الموت کو دیکھینگے سلام کرینگے وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا اور تیار

کیا ہی اللہ نے واسطے مومنوں کے باوجود محبت کے انپر ثواب بڑا کہ بہشت ہی اور نعمتیں وہاں کی یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا
وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا اے پیغمبر یہہ ندا ہے کرامت کی تحقیق ہمنے بھیجا ہی تجھکو گواہی دینے والا اوپر تصدیق اور تکذیب امت کے اور خوشخبری دینے والا امت
رحمت ہمارے کے اور ڈرانے والا عذاب ہمارے سے وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا اور پکارنیوالا طرف عبادت خدا کے
اور توحید کبریا کے ساتھہ حکم اسکے کے یا توفیق اسکے کے اور چراغ روشن کرنیوالا یا صاحب چراغ روشن کے کہ قرآن ہی لکھا ہی کہ حق تعالی نے
پیغمبر ہمارے کو چراغ فرمایا اسواسطے کہ روشنی چراغ کی اندھیرے کو دفع کرتی ہی نور وجود آپ کے سے بھی ظلمت کفر عرصہ عالم سے نابود کی بدعت
رہیں بندہ ظلمت میں پھر کیوں اسیر ہو دیا حق نے ہمکو سراج منیر ہو دوسری جو چیز گھر میں گم جائے چراغ کی روشنی سے مل جاتی ہی جو مقام کہ
پوشیدہ تھے نور چراغ مصطفوی سے اور مقتبسان انوار معرفت کے روشن ہوگئے مثنوی گنج اسرار الٰہی واکیا ہے گنج عشق قرآن کو
روشن کردیا اے چراغ حق تیرا کیا ہی فروغ ہے کور ہی آگے تیرے چشم دروغ ہے دیدہ عالم میں بینائی تجھسے ہی چشم جہان روشن ہوئی
تیرے چراغ اہل خانہ کا سبب امن اور راحت کا ہوتا ہی اور چور کا موجب خجالت اور عفونت کا حضرت بھی دوستوں کے بسیلہ ملا
ہیں اور منکروں کے موجب حسرت اور ندامت اور تیسرا نکتہ یہ ہی یعنے تو چراغ مثل اور چراغونکے نہیں کہ کاہی روشن ہون کاہی بجھ جا
بلکہ اول سے آخر تک تو روشن رہیگا اور چراغ باؤ سے بجھتے ہیں نور تیرا کوئی نہیں گھٹا سکیگا یریدون لیطفؤا نور اللّٰہ بافواھہم واللّٰہ
متم نورہ اور چراغ رات کو روشن ہوتے ہیں نہ دنکو اور تو نے شب ظلمت کو دنیا کے منور کیا نور دعوت سے اور روز قیامت کو
روشن کریگا پر تو شفاعت سے بہشت ہوا ہی تجھسے منور جہاں جہاں پیارے ہے تیرا چراغ ہی روشن یہاں وہاں پیارے کشف
الاسرار میں ہی کہ حق تعالی نے آفتاب کو چراغ کہا کہ وجعلنا سراجا وھاجا اور پیغمبر ہمارے کو بھی چراغ فرمایا وہ چراغ آسمان کا ہی یہہ چراغ
زمین کا وہ چراغ دنیا کا ہی یہہ چراغ دین کا وہ چراغ منازل فلک کا ہی یہہ چراغ محافل ملک کا وہ چراغ آب وگل کا ہی یہہ چراغ جان
و دل کا اسکے طلوع سے خواب سے بیدار ہوتے ہیں اسکے ظہور سے عدم سے چونکہ عرصہ گاہ وجود میں آتے ہیں بدعت اسی کے
نور سے روشن کیا ہی راہ آمد کا ہی ہوتا گر نہ ہوتا تو کبھی عالم میں کون آتا ہے اور حق تعالی نے آپکو چراغ فرمایا اور آفتاب نہیں فرمایا
باوجودیکہ مہر روشن تر اور تابندہ تر ہی یہہ نسبت چراغ کی اسواسطے مہر سے مہر نہیں بن سکتا اور چراغ سے چراغ لاکھوں روشن
ہوجاتے ہیں یہہ اشارہ ہی کہ اس چراغ بلاغ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے کروڑوں چراغ دلکے روشن ہوکر رہنمائی عالم ہونگے اور
انسے تاقیامت یہہ فیض جاری رہیگا فرد تا حشر منقطع نہ کبھی ہوگا اسکا فیض ہے وہاں وہ خزانہ ہی کہ ہو نقص جسمیں زیادہ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ
لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِیْرًا اور خوشخبری دے ایمان والوں کو ساتھہ اسکے کہ واسطے انکے ہی اللہ کی طرف سے فضل بڑا سوا اجر اعمال انکے
کے یعنے دولت لقا کہ بزرگتر اور شریفتر جزا ہی وَ لَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ دَعْ اَذٰىهُمْ اور مت کہا مان کافروں کا اور منافقوں کا
اور چھوڑ دے ایذا دینا انکا یعنے بدلا اپنے رنج پہنچانے کا مت لے کہ ہم انسے سمجھ لینگے اور انکی برائی تجھسے دفع کرینگے وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ
اور توکل کر اوپر اللہ کے بیچ دفع انکے کے وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا اور کفایت ہی اللہ کارساز یا نگہبان یا ضامن واسطے وعدہ نصرت
اور غالبیت تیرے کے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جس وقت نکاح
کرو تم ایمان والیوں کو پھر طلاق دو انکو پہلے اس سے کہ ہاتھہ لگاؤ انکو یعنے امام صاحب کے نزدیک خلوت صحیحہ ہی اور شافعی کے
نزدیک مباشرت ہی یعنے پہلے خلوت صحیحہ سے یا دخول سے فَمَا لَكُمْ عَلَیْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا پس نہیں ہی اسکا

تمھارا اوپر ان طلاق والیونکے گننی ایام کی کہ گنو اُسکو فَمَتِّعُوْهُنَّ پس فائدہ دو اُنکو اگر مہر فرض کیا ہی تو نصف مہر لازم ہی واسطے طلاقہ
کے اور متعہ مندوب نزدیک امام صاحب کے اور نزدیک بعضونکے واجب اور اگر مہر مسمی نہین رکھتے متعہ واجب ہی بمقدار مال و لباس
کے وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا اور رخصت کرو اُنکو اپنے گھر دینے رخصت کرنا اچھا اگر عدت نہین اور ضرر مت پہنچاؤ اُنکو يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ
اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ ای پیغمبر تحقیق ہمنے حلال کئین واسطے تیرے بی بیان تیری وہ جو دیا ہی تونے مہر اُنکا تقیید
حلال با عطاء مہر واسطے فضیلت کے ہی نہ واسطے توقف حل کے اُسپر وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ اور حلال کئین اوپر تیرے
جنکا کہ مالک ہوا ہی داہنا ہاتھ تیرا اُس چیز مین سے کہ پھیر لایا ہی اللہ تعالی اُوپر تیرے غنائم مشرکون سے مانند صفیہ اور ریحانہ اور امثال
اُنکے کے وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ اور بیٹیان چچے تیرے کی اور بیٹیان پھپھیون تیرے کی اولاد عبد المطلب سے وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ
خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ اور بیٹیان ماموں تیرے کے اور بیٹیان خالاؤن تیری کی اولاد عبد مناف بن زہرہ سے وہ جو وطن چھوڑ آئے
ہین ساتھ تیرے احتمال ہی کہ قید ہجرت کی مخصوص ساتھ حضرتکے ہوا ور قول ام ہانی کا بھی مؤید اسکا ہی کہ کہا مجھے حضرت نے پیغام بھیجا تھا
آیتہ سے مین آپ پر حرام ہوئی کیونکہ ہجرت مینے نہین کی تھی وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً
لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور حلال کی ہی عورت ایمان والی اگر بخش دیوے بغیر مہر کے جان اپنے کو واسطے پیغمبر کے اگر ارادہ کرے پیغمبر یہہ کہ نکاح
کرے اُسکو خالص واسطے تیرے سوا مسلمانونکے یعنے مخصوصات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہی کہ عورت فقط ہبہ سے بے مہر نکاح مین آئی
اور امام اعظم رحمہ اللہ نے کہا ہی کہ بلفظ ہبہ نکاح منعقد ہو جاتا ہی لیکن مہر مثل لازم آتا ہی سمجھ لیجئے کہ اسطرح کے اتفاق پڑنے مین اختلاف ہی اشہر
یہہ ہی کہ یہہ واقع ہوا زینب بنت خزیمہ سے کہ ام المساکین اُنکو کہتے ہین یا خولہ بنت حارث سے یا ام شریک بنت جابر سے اور زینب کا یہہ نکاح رمضان
مین تیسرے برس ہجرت سے ہوا آٹھ مہینے حرم محترم مین رہے ربیع الآخر مین چوتھے سال وفات پائی اور اہل سیر کے نزدیک یہہ ام شریک
سے واقع ہوا اور وہ ولت عقد نہین پائے واللہ اعلم قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ
تحقیق جان لیا ہمنے جو کچھ مقرر کیا ہی ہمنے اوپر امت کے شرائط عقد سے بیچ حق نکاح بی بیون اُنکے کے یعنے مہر اور گواہ اور نفقہ اور کسوت
اور وجوب تسویہ قسمت اور تمیز و بیچ چار عورتون حرہ ون کی اور بیچ اُس چیزونکے کہ مالک ہوئی ہین داہنے ہاتھ اُنکے یعنے لونڈیون اُنکی
کہ توابع امور مین اُنکے کرین اور حلال کیا ہمنے عورتون کو تجھ پر فقط یعنی مہر کے تو کہ نہوا اوپر تیرے تنگی وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور ہی
اللہ بخشنے والا اُس چیز کا کہ جس سے بچنا دشوار ہی مہربان ہی ساتھ کشادگی کے جہان تنگی ہو تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْٓ اِلَيْكَ
مَنْ تَشَآءُ ڈھیل دیوے تو جسکو چاہے ازواج اپنے سے اور جگہہ دیوے تو طرف اپنے ساتھ رکھے جسکو چاہے اُنمین سے وسیط مین ہی کہ
وجوب تسویہ قسمت اور نوبت ساتھ اس آیت کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ساقط ہوا زاد المسیر مین ہی کہ درمیان سب بی بیون سواے سودہ
کے کہ نوبت اپنی حضرت عائشہ کو بخش دی تھی آپ رعایت قسمت کی فرماتے تھے آخر عمر تک صاحب کشاف نے کہا ہی کہ ارجا کیا پانچ بی بیونکو
کہ سودہ اور صفیہ اور جویریہ اور میمونہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہن تھین اور رعایت قسمت کی فرماتے تھے اُنمین جب چاہتے تھے اور جسطرح
سے کہ چاہتے تھے اور چار بی بیون کو اپنے ساتھ رکھا کہ عائشہ اور حفصہ اور ام سلمہ اور زینب رضی اللہ عنہن تھین وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ
عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ اور جسکو بلا بھیجے تو اُنمین سے کہ ایک کنارے کر دیا تھا اُسکو پس نہین گناہ اوپر تیرے ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ
اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ یہہ مجبور رکھنا اُنکو بلا اختیار نزدیک ہی اسبات سے کہ ٹھنڈی رہین آنکھین اُنکی اور

نہ غم کھاویں اور راضی رہیں ساتھہ اُس چیز کے کہ دیتا ہی تو اُنکو سارہ یان یعنے جو جان لیا اُنھون نے کہ پاس بُلانا اور دور رکھنا تیرے
فرمان خدا سے ہی تابع رہینگے تیرے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ اور اللہ جانتا ہی جو کچھ بیچ دلون تمھارے کے ہی رغبت اور کراہیت وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا
حَلِيمًا اور ہی اللہ جاننے والا اچھی باتین بندونکی تحمل والا جلدی نہین کرتا عقوبت بیچ عاصیونکے لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ
بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ نہین حلال واسطے تیرے جورُوین پیچھے ان نو بی بیونکے کہ تیرے نکاح مین ہین کیونکہ تو حضرت کے حق مین ایسی ہین جیسے
اُمت کے حق مین چار اور نہین حلال یہہ کہ بدل ڈالے تو اِن سے اور بی بیان یعنے ایک کو اُنمین سے طلاق دے اور اُسکی جگہہ دوسری کر لے
وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ اگرچہ خوش لگے تجھکو حسن اُنکا مگر جنکے مالک ہوگئے داہنے ہاتھہ تیرے یہہ استثنا نسا سے ہی یعنے حلال نہین
تجھہ پر ان نو کے سوا اور بی بی مگر لونڈی جو تیرے ملک مین اور تصرف مین آئی سمجھ لیجیے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دو بی بیونکا انتقال ہوگیا
تھا حضرت بی بی خدیجہ اور حضرت زینب بنت خزیمہ اور نو بی بیان تھین کہ بعد وفات کے بھی حضرت کے بقید حیات رہین حضرت عایشہ حضرت حفصہ
بنت عمر حضرت سودہ حضرت اُم سلمہ حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان حضرت زینب بنت جحش حضرت جویریہ حضرت صفیہ حضرت میمونہ پچھلی پانچ
قریشی تھین اور لونڈیان چار تھین حضرت ماریہ قبطیہ حضرت جمیلہ حضرت حارثہ حضرت ریحانہ سمجھ لیجیے کہ جس مرد کے کئی عورتین ہون تو واجب
ہی اُسپر باری کے برابر رہنا سب پاس اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر یہہ واجب نتھا اسواسطے کہ عورتین اپنے حق نہ سمجھین لیکن آپ فرق نہین
کرتے تھے سب کی باری برابر رکھتے تھے مگر حضرت سودہ نے خود اپنی باری حضرت عایشہ کو بخش دی تھی وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيبًا
اور ہی اللہ اوپر ہر شے کے نگہبان ابیات ای دانا اللہ ہی تیرا رقیب ہے اور تجھسے جان سے زیادہ تر قریب ہے سوچ کر کے دلمین کر ہر کام تو تا نہ شرمندہ
ہو اُسکے روبرو ہے عالم سر و علن ہی کردگار ہے اور دانا ہی نہان و آشکار ہے اُس سے کچھ مخفی نہین تیرا عمل ہے ظاہر و باطن صفا پر اسکے جل کوئی
دم اُسکے نگہبانی کا دھیان ہے دل سے اپنے مت گما ای میری جان ہے تاکہ ہر ایک کام تیرا ہو درست ہے اُسکے طاعت مین رہے چالاک و
چست ہے لکھا ہی کہ جب زینب رضی اللہ عنہا کو حضرت نے بحکم الٰہی قبول کیا اور لوگونکو کھانا کھلایا لوگ بعد طعام کے کلام مین مشغول ہوئے اور زینب
کونے مین گھر کے بیٹھی تھین آپنے چاہا کہ لوگ جاوین جب لوگ نہ گئے تو حضرت آپ وہانسے اُٹھے مجلس برخاست ہوئی لیکن تین شخص وہین
بیٹھے باتین کرتے رہے آپنے دروازے پر آکے دیکھا اور شرم سے اُنکو نہ اُٹھایا بعد دیر کے وہ اُٹھے آپ گھر مین زینب کے گئے انس نے کہا کہ
جب حضرت اندر گئے مین نے بھی چاہا کہ جاؤن دروازے پر آپنے پردہ ڈالا اور یہہ آیت حجاب کی نازل ہوئی کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا
بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت داخل ہو گھرون پیغمبر کے مین مگر یہہ کہ اذن دیا جاوے
واسطے تمھارے طرف کھانیکے دراحال کہ نہ انتظار کرنیوالے ہو پکنے اُسکے کے بعضے لوگ دیکھتے رہتے تھے جب سے کہ گھر کھانا پکا جا بیٹھتے تھے بن بلائے
حکم ہوا کہ ایسا مت کرو وَلٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ اور لیکن جب بلائے جاؤ تم پس داخل ہو پس
جب کھا چکو تم پس متفرق ہو جاؤ اور مت بیٹھے رہو جی لگانیوالے واسطے باتونکے إِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ تحقیق یہہ
ٹھہرنا تمھارا واسطے کلام کے بعد طعام کے ہی ایذا دیتا پیغمبر کو پس شرماتا ہی تمسے کہ کہے باہر نکلو وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ اور اللہ نہین
شرماتا حق کہنے سے وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ اور جب مانگا چاہو ازواج پیغمبر سے کچھ اسباب پس مانگو اُنسے پیچھے پردہ کے
سے ذٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ یہہ پردے سے مانگنا بہت پاک کرنیوالا ہی واسطے دلون تمھارے کے اور دلون اُنکے کے خواطر شیطانی
اور خیالات نفسانی سے وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا اور نہین ہی لائق واسطے تمھارے

یہہ کہ ایذا دو رسول خدا کو اور وہ بات کرو جسمیں وہ آزردہ ہو اور نہیں لائق یہہ کہ نکاح کر ڈالیوں اُسکی کو پیچھے اُسکے کبھی یعنے بعد وفات کے
اور طلاق کی کیونکہ وہ مائیں تمھاری ہیں اور مائیں فرزندونپر حرام ہیں اِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ عِنْدَ اللّٰہِ عَظِیْمًا تحقیق یہہ ایذا پیغمبر کی اور نکاح میں
لانا بیبیوں اُسکی کا ہی نزدیک اللہ کے بڑا گناہ کیونکہ حرمت حضرت کی لازم ہی حالت حیات اور بعد وفات اُنکے کے اور حیات و ممات میں تعظیم
انکی یکساں ہی کیونکہ خلعت خلافت عظمی حالت حیات میں اور سر و پا شفاعت کبری بعد وفات واسطے قد مبارک آپکے کے تیار کیا ہی لکھا ہی
کہ ایک صحابی نے کہا تھا کہ اگر آپکا وصال ہوا تو عائشہ رضی اللہ عنہا کو نکاح میں لاؤنگا اور دوسرے نے یہہ بات دلمیں ٹہرائی تھی تب یہہ آیتہ
اُتری اِنْ تُبْدُوْا شَیْئًا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا اگر ظاہر کرو تم کچھہ چیز یعنے نکاح بعضے امہات مومنین کا اور زبان سے
کہو یا پوشیدہ کرو اُسکو دلمیں اور زبانسے نہ نکالو پس تحقیق اللہ ہی ہر چیز کو جاننے والا اور اُسپر تمھیں جزا و سزا دیگا حدیث میں ہی کہ جب
آیت حجاب کی نازل ہوئی عورتوں نے پردہ کیا آبا اور ابنا اور اقارب اُنکے نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بھی کیا پردہ
میں باتیں کریں یہہ آیت نازل ہوئی لَا جُنَاحَ عَلَیْهِنَّ فِیْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَ
لَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُهُنَّ نہیں گناہ اوپر عورتونکے بیچ منہہ دکھانے کے ساتھہ باپوں اُنکے کے اور بیٹوں اُنکے
کے اور بھائیوں اُنکے کے اور نہ بھتیجوں اُنکے کے اور نہ بھانجوں اُنکے کے اور نہ عورتوں اُنکے کے یعنے مسلمانیوں کے اور نہ اُس چیز کے
کہ مالک ہوئے داہنے ہاتھہ اُنکے یعنے غلام اور لونڈیوں اُنکے کے اور اصح یہہ ہی کہ مُراد لونڈیاں ہیں اور کچھہ بیان اسکا سورۂ نور میں مذکور
ہوا پس عدول کیا غیبت سے طرف خطاب کے واسطے تشدید امر کے اور فرمایا کہ ای عورتو پردے میں رہو وَاتَّقِیْنَ اللّٰہَ اور ڈرو اللہ سے
پردہ مت ہو اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدًا تحقیق اللہ ہی اوپر ہر چیز کے اقوال اور افعال تمھارے سے گواہ اور کار رہا ہی ظاہر و باطن ایسے
آگاہ سمجھیے کہ پچھلی آیتوں میں تعظیم اور تکریم بجا لانا جناب پیغمبر علیہ الصلوۃ اللہ الملک الاکبر کا سمجھا جاتا تھا اب یہاں وہ آیت جو مشعر
کمال عنایت بیچ شان حضرت کے ہی ارشاد ہوئی کہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ تحقیق اللہ اور فرشتے اُسکے درود بھیجتے ہیں اوپر
پیغمبر کے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ای لوگو جو ایمان لائے ہو درود بھیجو اوپر اُسکے اور سلام بھیجو سلام بھیجنا ای
ہیر مالک ای میرے مولی ای میرے والی بھیج مدام میری طرف سے روح نبی پر لاکھہ درود اور لاکھہ سلام تو یا تقیا دکر وامر اُسکے کا اقتضا
کرتا درود اللہ کی طرف سے رحمت ہی اور غیر اُسکے کی طرف سے طلب رحمت اور بعضے کہتے ہیں کہ اللہم صلی علی محمد کے یہہ معنی ہیں کہ ای
تعظیم کر محمد کی دنیا میں ساتھہ اعلائے دین اور ابقائے شریعت اور اعظام ذکر اور اظہار دعوت کے اور آخرت میں ساتھہ قبول شفاعت
اُسکے کے بیچ حق اُمت کے اور ساتھہ تضعیف ثواب کے اور اظہار فضل اُسکے کے اوپر اولین اور آخرین کے اور ساتھہ تقدیم اُسکے کے
اوپر انبیا مرسلین کے صلوٰۃ اللہ علیہ وعلیہم اجمعین اور جمہور علما کہتے ہیں کہ امر درود کا اس آیت میں محمول ہی اوپر وجوب کے لیکن اختلاف
بمقدار واجب میں ہی امام مالک کے نزدیک تمام عمر میں ایکبار واجب ہی باقی مستحب اور بعضی مواضع میں استحباب اکد ہی جیسے بعد
تشہد اول نماز میں بمذہب امام شافعی اور تشہد آخر میں اُنکے نزدیک واجب ہی اور مذہب حنفی میں سنت اور جب حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا نام مبارک لے یا سنے تو بعضے کہتے ہیں ہر بار درود بھیجنا واجب ہی اور بعضے کہتے ہیں ایکبار ایک مجلس میں واجب
پھر مستحب اور فتوی اسی پر ہی کہ اول بار واجب ہی پھر سنت اور کیفیت صلوٰۃ میں احادیث متنوعہ وارد ہیں افضل یہہ ہی کہ جمع کرے
طرق احادیث مذکورہ کے کہ اللّٰهم صل وسلم علی محمد عبدك ورسولك النبي الامي وعلى آل محمد وازواجه وذريته

کما صلیت وسلمت وبارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی
الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا مُّہِیْنًا تحقیق وہ لوگ جو ایذا دیتے ہیں اللہ کو یعنے ایسی بات کرتے جو اوسکے نزدیک مکروہ ہے
جیسے شریک ٹھہراتے ہیں اور زن و فرزند بتاتے ہیں اور کلمات کفر زبان پر لاتے ہیں اور ایذا دیتے ہیں رسول اوسکے کو شاعر ساحر کہتے ہیں اور فعل سے
رنج دیتے اور دانتوں پر پہنچاتے ہیں لعنت کیا ہے انکو اللہ نے بیچ دنیا اور آخرت کے اور تیار کیا ہے واسطے ان کے عذاب عقبی میں رسوا کرنیوالا
وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُہْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا اور جو لوگ کہ ایذا دیتے ہیں مسلمانونکو اور مسلمانیونکو
جیسے صفوان سہمی اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بغیر اسکے کہ کچھ برا کیا ہو انہوں نے پس تحقیق اٹھایا ان موذیوں نے بہتان جھوٹ اور
گناہ ظاہر ہویدا یعنے لائق عقوبت ہوتا ہے اور مستحق عذاب گناہ ظاہر کے ہوئے بعضوں نے کہا ہے کہ یہ آیت منافقوں کے شان میں ہے کہ
نالائق باتوں سے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو ایذا دیتے تھے اسباب نزول میں ہے کہ ایکدن حضرت عمر نے ایک کنیزک آراستہ کو کہ میل
بدکاری رکھتی تھی واسطے ادب کے ملامت کیا اوسنے اپنے خواجہ سے شکایت کی اوسنے سخنان بیہودہ آپکی شان میں کہی اوسکے حق میں
یہ آیت اتری اور بعضوں نے لکھا ہے کہ آیت زانیونکے حق میں آئی ہے کہ راتکو راہونمیں بیٹھے تھے اور لونڈیوں کو پکڑتے تھے لکھا ہے کہ اوس وقت
علامت بی بیونکی یہہ تھی کہ سر پوشیدہ نکلتے تھے اور لونڈیاں سر کھلے اور وہ بدکار جو سرپوشیدہ والیوں سے کنارہ کش تھے تو حق تعالی نے یہہ آیۃ
بھیجی کہ یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْہِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِہِنَّ اے پیغمبر کہہ واسطے بی بیوں اپنے
کے اور بیٹیوں اپنے کے اور بی بیوں کو مسلمانوں کے کہ وقت نکلنے کے گھر سے نزدیک کرلیں اور لٹکالیں اوپر منہ اور بدن اپنے کے چادریں
یعنے منہ اور بدن اپنا چھپالیں ذٰلِکَ اَدْنٰۤی اَنْ یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ یہہ چھپانا منہ اور سر نزدیک تر ہے اسسے کہ پہچانے جاویں کہ آزاد
ہیں باصلاح اور عفت والی ہیں پس نہ ایذا دی جاویں یعنے زانیاں غرض نرکھیں اسسے وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا اور ہے اللہ
بخشنے والا گناہوں گذشتہ کا جو توبہ کریں مہربان کہ مصلحت بندوں کی ایسے بیان کرتا ہے لَئِنْ لَّمْ یَنْتَہِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ
الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِی الْمَدِیْنَۃِ لَنُغْرِیَنَّکَ بِہِمْ ثُمَّ لَا یُجَاوِرُوْنَکَ فِیْہَاۤ اِلَّا قَلِیْلًا ۚ مَّلْعُوْنِیْنَ البتہ اگر نہ بازرہینگے
منافق اور وہ لوگ کہ بیچ دلوں انکے کے بیماری ہے یعنے زنا کرنیوالے اور بدخبریں اڑانے والے بیچ شہر کے لشکر اسلام اور عیب
مسلمانونکے البتہ پیچھے لگا دینگے ہم تجھکو انکے اور امر کرینگے ہم تجھکو اوپر قتل انکے کے پھر ہمسایہ رہینگے تیرے بیچ مدینے کے مگر تھوڑے
دنوں یعنے جلد شہر سے نکلینگے لعنت مارے اَیْنَمَا ثُقِفُوْۤا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِیْلًا جہاں پائے جاویں پکڑے جاویں یعنے چاہئے کہ پکڑیں انکو اور
قتل کئے جاویں قتل کرنا یعنے چاہئے کہ قتل کریں انکو قتل کرنا ساتھ ذلت اور رسوائی کے سُنَّۃَ اللّٰہِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا
مِنْ قَبْلُ عادت ہے اللہ کی بیچ ان لوگوں کے کہ گذرے پہلے اسسے یعنے مقرر کیا ہے امتوں پہلوں میں کہ پیغمبر انکو حکم کریں منافقونکے قتل کا
وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا اور ہرگز نہ پاویگا تو واسطے عادت اللہ کے بدل یَسْئَلُکَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَۃِ سوال کرتے ہیں تجھکو کافر ساتھ
ٹھٹھے اور آزمائش کے قیامت سے قُلْ اِنَّمَا عِلْمُہَا عِنْدَ اللّٰہِ کہہ سوا اسکے نہیں کہ علم اسکا نزدیک اللہ کے ہے یعنے وقت وقوع قیامت کا وہی جانتا ہے
کسی فرشتے اور پیغمبر کو اس سے آگاہ نہیں کیا وَمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّ السَّاعَۃَ تَکُوْنُ قَرِیْبًا اور کیا معلوم کرواتی ہے تجھکو شاید کہ قیامت ہو نزدیک یعنے مطلق
نہیں جانتا تو اسقدر گمان کرتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَعَنَ الْکٰفِرِیْنَ وَاَعَدَّ لَہُمْ سَعِیْرًا خٰلِدِیْنَ فِیْہَاۤ اَبَدًا تحقیق اللہ نے لعنت کی ہے کافرونکو اور تیار کیا ہے
واسطے انکے دوزخ در انحال کہ ہمیشہ رہینگے بیچ اسکے ہمیشہ تاکید ہے کہ کبھی نہیں ہے انسے نکلنا لَا یَجِدُوْنَ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا نہ پاوینگے

بیچ اُسکے دوست کہ انکو دوزخ سے نکالے اور نہ مددگار کہ عذاب انسے ٹالے یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ یاد کر جسدن کہ پھیرے جاوینگے منہہ
اُنکے بیچ آگ کے یعنے ایک طرف سے دوسرے طرف کہ کبھی سیدھے الٹاوینگے اور کبھی اوندھے منہہ آتش مین گراوینگے یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ
وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا کہینگے ای کاشکے ہمنے فرمانبرداری کیے ہوتی اللہ کی اور فرمانبرداری کی ہوتی رسول کی وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا
سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا اور کہینگے وہ ای پروردگار ہمارے تحقیق ہمنے اطاعت کی سرداروں اپنے اور بڑون اپنے
کی پس گمراہ کر دیا ہمکو انھون نے راہ سے رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ای پروردگار ہمارے دے انکو دوگنا عذاب
ہم سے کہ وہ ضال بھی تھے اور مضل بھی اور لعنت کر انکو لعنت بڑی کہ کوئی اُس سے نہ نکال سکے قطعہ حق یہہ ہی جسکو
خدا لعنت کرے ٭ کس کی طاقت ہی کہ پھیر رحمت کرے ٭ جسکو وہ راندے بلاوے کون اُسے ٭ وہ بلاوے جسکو راندے
کون اُسے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت ہوؤ تم مثل ان لوگوں
کے کہ ایذا دی اُنھون نے موسی کو یعنے پیغمبر میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مت ایذا دو جیسے بنی اسرائیل نے موسی کو دی تھی اور تہمت
زنا کی کی تھی چنانچہ قصہ اُسکا احوال قارون میں گذرا پس پاک کیا اسکو اللہ نے اُس چیز سے کہ کہتے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ رشوت
دیکر بہتان اٹھوایا تھا اُسنے اقرار پاکیزگی کا موسی کے کیا یا ہارون علیہ السلام نے جو کوہ طور پر جاکر وفات پائی بنی اسرائیل
کہنے لگے کہ حسد سے موسی نے مار ڈالا حق تعالے نے فرشتے کو حکم کیا وہ اونکی لاش گور سے نکال لایا قوم نے دیکھکر
معلوم کر لیا کہ غیر مقتول ہی یا اللہ تعالے نے اسکو زندہ کر دیا اُسنے کہہ دیا کہ موسی نے نہیں مارا یا بنی اسرائیل موسی علیہ السلام کو
عیب لگاتے تھے کہ تنہا نہاتے تھے ایکدن کپڑے اُتار کر انھون نے پتھر پر رکھے اور نہانے لگے پتھر چلا موسی ع پانی سے نکلکر
اُسکے پکڑنے کو دوڑے بنی اسرائیل نے دیکھ لیا کہ کچھ عیب نہیں رکھتے وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا اور تھا موسی نزدیک
اللہ کے آبرو والا یا مقبول یا مستجاب الدعوات يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ای لوگو جو ایمان لائے ہو
ڈرو اللہ سے ارتکاب معاصی میں اور جو ایذا دے رسول اُسکے سے اور کہو بات مضبوط سچی مسلمانوں کے حق میں مراد نہی ہے
ضد اسکے سے یعنے جھوٹ مت کہو مانند بات تہمت عائشہ صدیقہ کے اور قصہ زینب کے یا قول سدید کلمہ لا اله الا الله ہی
وہ بات ہے جسمین رضا حق ہو اور قول جامع اس باب مین یہہ ہے کہ قول سدید وہ بات ہی جو سچی ہو نہ جھوٹی اور صواب ہو نہ خطا اور مفید ہو
نہ لغو اور خالص ہو نہ آمیختہ پس ایسی بات کہو يُصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ سنوار دیگا اللہ واسطے تمہارے اعمال تمہارے یعنے انکو صلاحیت
قبول کی دیگا اور ثواب انپر مترتب کریگا وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ اور اللہ بخشیگا واسطے تمہارے گناہ تمھارے وَمَنْ
يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا اور جو کوئی کہا مانے اللہ کا اور رسول اُسکے کا پس تحقیق وہ مراد کو پہنچا مراد کو پہنچنا بڑا اِنَّا عَرَضْنَا
الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ تحقیق ہم پیش کیا تھا ہمنے امانت کو کہ طاعت ہے یا حدود شرع ہیں موضح میں ہے کہ نماز اور روزہ اور زکواۃ اور حج
اور امانت مردم ہی یا نگاہ رکھنا زبان کو فضول سے ہی بعضے کہتے ہیں غسل جنابت ہی اوپر آسمانوں کے اور زمین کے اور پہاڑوں کے ساتھ شرط ثواب اور
عقاب کے اُسوقت کہ فہم ان میں اللہ نے کر دیا تھا فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا پس انکار کیا سب نے یہہ کہ اٹھاوین اُسکو اور ڈر گئے اُس سے
اور کہنے لگے کہ مسخر ہم فرمان میں ہیں جسواسطے کہ ہمیں پیدا کیا ہے نہ محتاج ثواب کے ہیں نہ توانا اوپر کھینچنے عقاب کے یا اوپر اہل آسمانوں کے کہ ملائکہ ہیں اور ساکنان
زمین وجبال پر کہ حیوانات بحری و بری ہیں عرض کیا سب نے انکار کیا محافظت سے نہ مخالفت سے وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اور اٹھا لیا اُسکو

انسان نے باوجود ضعف اور ناتوانی کے اِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا تحقیق تھا وہ بےباک یا ستمگار اور بیجان
اپنی کے کہ وہ امانت جسکو اسقدر بڑے بڑے جسم والوں نے نہ اٹھایا اسنے باوجود اپنے ناتوانی کے اٹھا لیا نادان عاقبت اسکی یعنے
عقوبت اسکی سے اگر خیانت واقع ہو عرض امانت کیا لِيُعَذِّبَ اللَّهُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ اللَّهُ
عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ تو کہ عذاب کرے اللہ منافقوں مردونکو اور منافقوں عورتونکو بسبب ضایع کرنے امانت کے اور عذاب کرے شرک لانے
والونکو اور شرک لانے والیونکو بسبب خیانت کرنے امانت کے اور پھیرا وے اللہ ساتھ رحمت کے اوپر ایمان والونکے اور ایمان والیونکے بسبب حفظ
امانت کے وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا اور ہی اللہ تعالی بخشنے والا توبہ کرنیوالونکا مہربان انپر سمجھنا چاہیے کہ علما اور عرفا نے اس آیۃ میں بہت
بیان فرمایا ہی کچھ اسمیں سے یہاں تحریر ہوتا ہی بعضوں نے معنے آیت کی یوں ہالیے ہیں کہ عظمت شان امانت یہانتک ہی کہ اگر عرض کرے اجرام
عظام پر شعور اور ادراک پیدا کر تو حمل اسکے سے اباکریں اور حق یہہ ہی کہ حقتعالی نے انکو ادراک و شعور دیا اور انپر عرض کیا انھوں نے انکار کیا خشیت
نہ معصیت سے اور انسان نے اٹھا لیا ہمت سے نہ قوت سے بیت جو چرخ سے نہ اٹھا وہ ہم اٹھا رہے ہیں یہہ قوت کہاں ہی اپنی ہمت کہا رہیں ہیں
امام قشیری رح نے کہا ہی کہ اوپر امانت کو عرض کیا انسان پر فرض کیا وہاں عرض تھا سر پھیرا یہاں فرض تھا اٹھایا حضرت جنید رحمۃ اللہ نے کہا کہ نظر آدم
عرض حق پر تھی نہ بار امانت پر لذت عرض نے ثقل امانت کو فراموش کر دیا اسیواسطے لطف ربانی نے زبان عنایت سے فرمایا کہ اٹھا
تجھہ سے نگاہ رکھنا مجھہ سے جو تو نے رغبت سے بار میرا اٹھایا میں بھی تجھکو سب سے اٹھا لیا وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ صاحب انوار نے کہا
کہ چاہیے کہ مراد امانت سے تعقل اور تکلیف ہو اور جو آسمان و زمین و پہاڑ کو استعداد و حمل کا اسکے تھا انسان نے ساتھ قابلیت اپنی
کے قبول کیا کیونکہ ظلوم ہی بواسطہ استیلا قوت غضبی کے اور جہول ہی بجہت غلبہ قوت شہوانی اور فائدہ عقل کا یہہ ہی کہ دونوں قوتوں
کو تعدی سے نگاہ رکھکر راہ اعتدال پر ثابت رکھے اور بڑا مقصود تکلیف سے تعدیل قوتین ہی کہ نتیجہ صفتین سبعی و بہیمی ہیں لیس ظلومی اور
جہولی علت حمل کی ہوئی اور بعضوں نے کہا ہی کہ شان اسکی سے ہی ظلم اور جہل تغلیبا کہے تو جعل الماء طہورا یعنی شان اسکے سے ہی
طہارت لیس یہہ دو صفتیں شان انسان سے ہیں لیکن جب آدمی حامل امانت ہوئے بعضوں نے ظلم اور جہل ترک کیا اور بعضے اوسپر رہے
یا خود یہہ دو صفتیں نوع انسانی میں ہیں باعتبار اغلب افراد کے بحر الحقائق میں ہی کہ ظلوم اور جہول خلق کے نزدیک ہے نہ حق کے
نزدیک تفسیر حضرت خواجہ پارسا رحمۃ اللہ علیہ میں ہے کہ حق تعالی نے عرض کیا امانت کو اوپر اہل آسمان و زمین و جبال کے ابا کیا انھوں نے
حمل اسکے سے بسبب عدم استعداد اور انسان کو اسکے اٹھانے کا استعداد تھا بن مضایقہ اور مبالغے کے قبول کیا اور وہ ظلوم
ہی اوپر نفس اپنے کے کہ فنا کرتا ہی ذات اپنی کو ہویت مطلقہ میں اور جہول ہی کہ غرض کو نہیں پہچانتا اور بقول لا الہ الا اللہ نفی ماسوا
کرتا ہی فتوحات میں ہے کہ امانت اتصاف ہے ساتھ اسماء حسنی کے کہ سب موجودات پر عرض کیا اور انسان نے قبول کیا اور وہ
ظلوم ہوتا اگر نہ اٹھاتا اور جہول ہی یعنی عالم کیونکہ نہایت علم باللہ اقرار کرنا ساتھ جہل کے ہی اور عجز معرفت سے ہی لان العجز عن
درک الادراک ادراک بیت وہاں نگارست معرفت ہی جہل عین علم ہی ؎ راہ حق میں سچ ہی جو نادان ہوا وہ دانا ہوا
حضرت قاسم انوار نے لکھا ہی کہ امانت خلافت ربانی ہی اور ظلم اور جہل ضد عدل اور علم ہی اور معنی اذا جاوز شی حدہ انعکس ضدہ کہ یہاں
ظہور میں آنے میں ظلوم و جہول صیغہ مبالغہ کا ہی اور جب یہہ دو صفتیں حد سے تجاوز ہوئیں البتہ ضد سے بدل جاوینگے روح الارواح میں
ہی کہ ظلوما جہولا بیان مدح ہی نہ ذم آدم علیہ السلام نے بار ساتھہ ہمت کے اٹھایا فوق طاقت تھا کہا ظلم کیا تو اوپر نفس اپنے

سے کہ نہین جانتا تھا کہ بار گران ہی کیا غیر حق سے جاہل تھا ہین آوازہ ظلومی اور جہولی اوسکے کا عالم مین پڑا عالم والے سیر اسکے
سے غافل مین لوامع ہاین ہے کہ جو لوگ مجہی عشق کو عالم البشریت مین ہی مملکت ملکیت مین نہین کہ یہہ سایہ پرورد لطف و عصمت ہین اور مرد
سایہ پرور اور محبت اپنی درد قدر اور قیمت نہین عشق کے لائق وہ گروہ ہی کہ صفت اتجعل فیہا من یفسد فیہا سرمایہ بازار انکے کا ہی
اور ہمت انہ کان ظلوما جہولا پیرایہ روزگار انکے کا بیت عاشقی کو درد و بدنامی ہے خوش ہے عاشقون کو سوز ناکامی ہی خوش نہ آفتاب اسمان
کہ ہیچ عرض لو ہمت سے چمکا آسمان نے کہا مجھے وصف رفعت ثابت ہے زمین نے کہا مجھے نعمت البسطت واقع ہی پہاڑ نے صدا کی کہ مجھے ثبات قدم حاصل
ہی ہم حمل اس بار کا نہین رکھتے کہین کچھ آفت ہم پر نہ آجاوے کہ یہہ صفتین ہماری گنوا دے آدم خاکی نے کہا کہ میرے پاس کیا ہی کہ جسے مجھ سے
لینگے مرا نہ بیش آگر اس بوجھ کو کہ ہیبت سے اوٹھا اسکے دوش نیاز پر لیکر نعرہ هل من مزید آغاز کیا سب نے کہا کہ ای خاکی دلیر یہ قوت
کہا سے پیدا کی زبان حال اسکے نے جواب دیا کہ بار گران دو یار مہربان سے اٹھتا ہی فرد وہ بار جو عرش سے نہ اٹھتا نہین یافت یہ یکبار اٹھالیا
مد دیار سے ہمنے یہ القصہ خلعت حمل امانت سو اقامت با استقامت انسانکے کہ منشور انی جاعل فی الارض خلیفہ اوپر نام نامی اسکے کے
لکھا ہی چست اور درست آیا اور جب ایسا بڑا کام اسسے واقع ہوا واسطے دفع چشم دون شیطانونکے کہ دشمنان پرینہ ہین اسپند انہ
کان ظلوما جہولا کا اوپر آتش غیرت کے ڈالا قطعہ لیس انہ تعریف احمال امانت سو ای رافت یہ نہین ہو بہ ظلم و جہل کہنا میرولا کا
پئے دفع گزند چشم بدین بلطف سے یہ لگا یا اسنے ٹیکا ہی ظلوما او جہولا کا سورہ سبا مکی ہی مگر آیہ ویری الذین اوتوا العلم تا آخر اپنے چون
آیتین ہین آٹھ سو تراسی کلمے ہین تین ہزار پانچ سو بارہ حرف ہین فتح اصل اسکی ظن المدبرین اور ربط اسکا سورہ احزاب سے یہہ ہے کہ ختم اسکا سا
ذکر قبول توبہ مومنون اور ثنائے خدائے عزوجل کے ساتھ مغفرت اور رحمت کے تھا آغاز اسکا ساتھ ذکر حمد اور شکر نعمت کے ہی اور یہہ بہی کہ آخر مین
اسکے ذکر سموات تھا شروع مین اسکے بہی ذکر سموات ہے

سورۃ السبا مکیۃ وھی — بسم اللہ الرحمن الرحیم — اربع وخمسون ایۃ

الحمد للہ الذی لہ ما فی السموت وما فی الارض ولہ الحمد فی الاخرۃ سب تعریف واسطے اللہ کے ہی وہ جو واسطے اسکے ہی جو کچہہ بیچ آسمانون کے ہی اور جو کچہہ
بیچ زمین کے ہی اور واسطے اسیکے ہی تعریف بیچ آخرت کے راہ سرور نہ از روے تکلیف کے چنانچہ کہینگے الحمد للہ الذی هدانا لهذا
الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ اور الحمد للہ الذی احلنا دار المقامۃ بعضے کہتے ہین کہ سب اہل آخرت اسکی حمد کہینگے دوست ساتھہ فضل کے اسکو سراہینگے
اور دشمن ساتھ عدل کے وهو الحکیم الخبیر اور وہ حکمت والا خبردار ہے یعلم ما یلج فی الارض وما یخرج منہا جانتا ہی جو کچہہ داخل ہوتا ہی بیچ
زمین کے جیسے آب باران اور جو کچھ نکلتا ہی اسمین سے جیسے نباتات یا جانتا ہی جو کچھ کہ زمین سے نکلے ہی مانند خزانون اور دفینون اور مردونکے اور جو کچہہ زمین بیچ اوپر نکلے
حیوان اور چشمون اور دریاونکے وما ینزل من السماء وما یعرج فیہا اور جو کچھ کہ اترتا ہی آسمانسے جیسے فرشتے اور کتابین اور تقدیرین اور رزق
اور مینہہ اور جو کچھ کہ چڑھتا ہی بیچ اسکے جیسے فرشتے اور عمل نامے بندونکے اور دعائین اور کلمے پاکیزہ اور ارواح طاہرہ غرائب التفسیر مین ہے
کہ اترنے والے آسمانسے جبرئیل علیہ السلام ہین اور چڑھنے والے آسمان پر پیغمبر صلے اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ہین شب معراج مین کشف
الاسرار مین ہی کہ اسکے علم قدیم پر پوشیدہ نہین جو کچھ اترتا ہی قلوب اولیا پر انوار واردات اور کشوفات سے اور جو کچہہ
چڑھتا ہی انفاس صفیا سے سب اوقات مین یا جو کچھ اترتا ہی آسمان سے وہ الطاف الٰہی اور کرم نامتناہی ہی کہ متوجہ طرف
دلون کے ہو کہ جسسے بوئی آشنائی آتی ہی نزول کرتا ہی اور جو کچھ اوپر چڑہتا ہی وہ نالہ تائبان اور آہ مفلسان ہی کہ جو سحرگاہ

فلور ۱۱۱

خلوت خانہ سینہ اُنکے سے نکل کر منہہ بدرگاہ رحمت پناہ لاتا ہی اور قبولیت کو پہنچتا ہی کہ انین المذنبین احب الی من زجل المسبحین نظم
زاہد التسبیح خوانی ہرنگر اپنے گہمند ہم گنہگار دنکے نالون کی قبولیت ہی اور یہ ذکر مین افضل ہی کو تو لبیک زدہ ہوتے ہین آہ دردآلود کی اِس
بزم مین عزت ہی اور وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ اور وہ ہی مہربان بیچ اتمام نعمت کے چھپانے والا گناہ کا ساتھہ پردہ رحمت کے اور بخشنے والا
وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ اور کہا اُن لوگون نے کہ کافر ہوئے بسبب انکار کے اور ٹھٹھے کے نہ آویگی ہمارے پاس قیامت قُلْ
بَلَىٰ وَرَبِّي کہہ تو یون نہین جو تم کہتے ہو قسم ہی پروردگار میری کی لباب مین ہی کہ ابوسفیان نے لات اور عزی کی قسم کہائی کہ بعث اور نشر نہین ہی
حق تعالی نے فرمایا کہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم تو بھی قسم کہا کہ سوگند ہی رب میری کی کہ لَتَأْتِيَنَّكُمْ عَالِمِ الْغَيْبِ البتہ آویگی تمھارے پاس قیامت
جاننے والا ہی پوشیدہ کا یہہ صفت پروردگار کی ہی لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ
مِنْ ذَٰلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ نہین پوشیدہ اُس سے یا نہین دور علم اُسکے سے برابر ایک چیونٹی کے یا ذرہ ریت کے
بیچ آسمانونکے اور نہ بیچ زمین کے اور نہ چھوٹا اُس سے اور نہ بڑا اُس سے مگر لکھا ہی بیچ کتاب روشن کے یا ظاہر کرنیوالی کے کہ لوح محفوظ ہی اور یہہ
کچھہ لکھا ہی انہین اسواسطے لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ تو کہ بدلا دیوے اُن لوگونکو جو ایمان لائے اور کام کیے اچھے أُولَٰئِكَ
لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ یہہ لوگ مومن اور نیک کار ہین واسطے اُنکے ہی بخشش گناہون کی اور رزق باکرامت بے تعب اور طلب
وَالَّذِينَ سَعَوْا فِي آيَاتِنَا مُعَاجِزِينَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِنْ رِجْزٍ أَلِيمٌ اور جن لوگون نے کوشش کی بیچ رد کرنے اور باطل کرنے آیتون ہماری کے
عناد کرنے والے یا کوشش کرنیوالے ہو کر بیچ نصرت دلانے لوگونکے اُن آیتون سے یا اپنے زعم مین آگے بڑھنے والے ہو کر اوپر ہمارے تو کہ عذاب
ہمارا اُنپر نہ آئے یہہ لوگ واسطے اُنکے ہی عذاب سخت ترقسمت درد دینے والا وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ اور دوسرے لکھا لوح محفوظ مین
اسواسطے ہی تو کہ جانے وہ لوگ کہ دئے گئے ہین علم مراد اُس سے اصحاب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین یا اہل کتاب ہین الَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ
هُوَ الْحَقَّ وَيَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ وہ جو اُتارا گیا ہی طرف تیرے پروردگار تیرے سے یعنے قرآن وہ ہی حق اور راہ دکھاتا ہی طرف طریق
خداوند غالب تعریف کیے گئے کے وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ يُنَبِّئُكُمْ إِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ اور کہا
اُن لوگون نے جو کافر ہوئے کیا راہ بتادین ہم تمکو اوپر اُس شخص کے کہ خبر دیتا ہی تمکو یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ کہتا ہی جب ریزہ ریزہ ہو جاؤگے
تم نہایت ریزہ ریزہ ہو جانا البتہ تم بیچ پیدایش نئی کے ہوگے یعنے پھر جلائے جاؤگے منکر بعث کے بعضے بعضون کو کہتے تھے کہ ایک مرد یہہ
خبر دیتا ہی أَفْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَمْ بِهِ جِنَّةٌ کیا باندھہ لیا ہی اوپر اللہ کے جھوٹ یا اسکو جنون ہی کہ کہتا ہی جو بات نہین جانتا بَلِ الَّذِينَ
لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ نہین ہی ایسا کہ کہتے ہین کافر بلکہ وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتے ساتھہ آخرت کے بیچ عذاب کے
ہین اُس جہانمین اور گمراہی دور کی مین ہین راہ صواب سے اس جہانمین سمجھہ لیجیے کہ وصف ضلال کا ساتھہ بعید کے قبیل اسناد مجازی کے ہی کیونکہ
بعید صفت ضال ہی أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ کیا پس نہین دیکھا کافرون نے طرف اُس چیز کے کہ آگے
اُنکے ہی اور اُس چیز کے کہ پیچھے اُنکے ہی آسمانون سے اور زمین سے یعنے گھیر لیا ہی آگے پیچھے سے اُنکو اور قید ہو رہے ہین درمیان آسمان اور زمین کے
إِنْ نَشَأْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِنَ السَّمَاءِ اور چاہین ہم دہسادیوین ساتھہ اُنکے زمین کو یا ڈال دیوین ہم اوپر
اُنکے ایک ٹکڑا آسمان سے بسبب جھٹلانے اُنکے کے آیتون ہماری کو إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِكُلِّ عَبْدٍ مُنِيبٍ تحقیق بیچ اس دیکھنے آسمان
وزمین کے یا بیچ تامل کرنے قدرت ہماری کے اوپر دہسانے اور گرانے کے البتہ نشانی ہی او عبرت واسطے ہر بندہ رجوع کرنیوالے کے طرف

حق کے کیونکہ وہ فکر اور غور کرتے ہین دلائل قدرتین وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا اور البتہ دی ہمنے داؤد کو اپنی طرف سے بزرگی
کہ نبوت ہی یا کتاب زبور یا بادشاہی یا حسن خلق یا رعیت یا توفیق عدل حکم ہین یا بخشش کرنا عجزہ اور ضعفا پر یا حلاوت مناجات یا علم
عین المعانی مین ہی کہ مراد خوش آوازی ہی جب حضرت داؤد زبور پڑھتے تھے درندے اور وحشی اپنے مکانون سے نکل کر سننے کو آتے تھے
اور پرندے بیتاب ہو کر اپنے آپ کو زمین پر گراتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ فضل یہہ ہی کہ بعد اسکے فرماتا ہی يَا جِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ کہا ہمنے
ای پہاڑو تسبیح کرو ساتھ اُسکے اور ای جانورو یا ای پہاڑو پھراؤ آوازین کو وقت تسبیح کہنے اُسکے کے اور ای مرغو موافق ہو ساتھ اُسکے تسبیح مین
یا ای پہاڑو سیر کرو ساتھ اُسکے جس جگہہ کہ وہ جاوے اور جسوقت کہ وہ چاہے یہہ معجزہ حضرت داؤد کا تھا کہ پہاڑ اُنکے ساتھ چلتے تھے اور جب وہ
تسبیح کہتے تھے کوہ سے صدا آتی تھی و مرغ ہوا پر صف باندھ کر بالحان دلاویز ادا کرتے تھے اور بہت لوگ سنکر ان نغمونکو جان دیتے تھے بیت
سنکے اُسکے نغمہ کی پروازیان ؎ مرغ بیجان کرتا ہی کیا پروازیان ؎ ایکدن ایک فرشتہ اُنکی زیارت کو آیا اُسنے کہا کہ آپ پیغمبر خدا اور خلیفہ کبریا
ہین اولی یہہ ہی کہ طعام اپنے کسب سے کھاؤ اُنھون نے دعا کی حق تعالی کا امر ہوا کہ زرہ بنایا کرو اور یہہ کسب اُنپر آسان کیا چنانچہ فرماتا ہی تحقیق
وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ اور نرم کیا ہمنے واسطے داؤد کے لوہا بن آگ کے مثل موم کے کہ جو ہمین چاہے تصرف کرے اور حکم کیا ہی اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ
فِي السَّرْدِ یہہ کہ بنا زرہین فراخ دامن کشادہ اور اندازہ رکھہ حلقے پر کے تئین کہ مساوی ہون آپسمین تو کہ وضع اسکی مناسب ہو کہتے ہین
کہ ہر زرہ چھہ ہزار درم کو بکتی تھی چار ہزار خیرات کرتے تھے دو ہزار نفقہ عیال کرتے تھے لباب مین ہی کہ جب وفات پائی آپنے ہزار زرہ
خزانہ مین تھے وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اور کہا ہمنے ای داؤد تم اور گھر والے تمھارے عمل کرو اچھے اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ تحقیق مین ساتھ اُس چیز
کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہون اور موافق اُسکے جزا دونگا وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ اور مسخر کیا واسطے سلیمان کے باد کو
صبح کی سیر اسکی ایک مہینے کی راہ تھی اور شام کی سیر اسکی ایک مہینے کی راہ تھی صبح کو تدمر سے جاکر قیلولہ اصطخر شیراز مین کر کر رات کو کابل مین
آرام کرتے تھے وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ اور بہایا ہمنے واسطے سلیمان کے چشمہ تانبے گلے ہوئیکا سمجھ لیجئے کہ یمن مین ایک مقام تھا ہر مہینے مین تین
دن وہان معدن سے تانبا گلا ہوا مثل آب رواں کے بہتا تھا جو چاہتے تھے اُس سے بناتے تھے وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ اور مسخر کیا
جنونسے اُن لوگونکو کہ خدمت کرتے تھے آگے اُسکے ساتھ حکم پروردگار اُسکے کے مقرر کیا ہمنے کہ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ
مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ اور جو کوئی کجی کرے جنونمین سے حکم ہمارے سے اور اطاعت سلیمان سے چکھاوینگے ہم اُسکو عذاب دوزخ سے عقبی مین بعضے
کہتے ہین کہ دنیا مین مقرر کیا تھا کہ فرشتہ تازیانہ آتش ہاتھ مین لیے ہوئے جنون پر مسلط رہتا تھا جو کوئی حضرت سلیمان کی عدول حکمی کرتا تھا اُسکو
مارتا تھا اور جلاتا تھا يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَاۗءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ بناتے تھے واسطے سلیمان کے جو کچھ چاہتا قلعونسے اور بنیادونسے لکھا ہی کہ جن آپکے
واسطے قلعہ ہائے بلند اور حصار ہائے حصینہ بناتے تھے چنانچہ ولایت یمن مین بہت تیار کئے ہین اور وسیط مین ہی کہ محراب بالاخانہ کو کہتے ہین
کہ کئی درجہ اُسکے ہون وَتَمَاثِيْلَ اور بناتے تھے تصویرین فرشتون اور پیغمبرونکی حالت عبادت کی کہ لوگ دیکھکر اسیطرح عبادت کرین اور
اُس زمانے مین تصویر کا رکھنا مباح تھا عین المعانی مین ہی کہ آدمیون کی تصویرین آہنی بناتے تھے حق تعالی لڑائی کے وقت اُنمین جان ڈال
دیتا تھا تو کہ قتال مین قوی اور مضبوط ہون بعضون نے کہا ہی کہ تصویرین دو شیرون کی تخت کے تلے بنائین تھین اور شکلین دو
کرگسونکی اوپر تخت کے جب حضرت سلیمان تخت پر چڑھنے لگتے تھے دو نو شیر بازو اپنے بچھا دیتے تھے اُنپر پانو رکھکر چڑھ جاتے تھے اور جب تخت پر بیٹھتے
تھے دو نو کرگس اپنے پر کھولکر سایہ کرتے تھے وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ اور بناتے تھے ناش اور لگن مانند تالابونکے

اور دیگون

اور حوضوں بڑے دنکے اور دیگیں بڑی ایک جگہہ پر دھری رہنے والیاں مثل پہاڑ کے اور بارہ ہزار باورچی اُنمیں کھانا پکاتے تھے اور
اُنکے بعضے دلانیوں میں پتھر کی تراشی ہوئی وہ دیگیں موجود ہین اِعْمَلُوْا اٰلَ دَاوٗدَ شُکْرًا اور کہا ہمنے نیک عمل کرو اے آل داود کے
واسطے شکر ان نعمتوں کے بعضوں نے کہا ہے کہ آل داود علیہ السلام نے سا عتیں دن رات کے بانٹ لین تھیں ہر ساعت آپ اپنے بار سے ایک
اُنمیں سے قایم رہتا تھا اور شکر گذاری اور عبادت بار کے وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ اور تھوڑے ہین بندوں میرے سے شکر کرنیوالے شکور اُسکو
کہتے ہین کہ دل اور زبان اور جوارح سے اکثر اوقات مراسم شکر گذاری کے ادا کرے اور ظاہر اور باطن سے سپاس بار یمین نہ ہے کسی حال
غافل نہو جدا انکے حرمان اور عافیت اور مرض بین شکر کرتا رہے جدا نہیں یہہ کہ نعمت پائی حرمان نہیں یہہ کہ زیادت نہ آئی صحت مین یہہ کہ مرض
نہوا مرض میں یہہ کہ ہنوز نہ موا اور با وجود اسکے اپنے آپ کو شکر سے عاجز جانے کیونکہ توفیق شکر کی بھی نعمت ہی اسکے واسطے اور شکر
چاہیئے پس اگر تو کرے رافت سپاس حق تیری کیا جان ہی شکر واجب ہوا اور ممکن کیا امکان ہی بجز سواج مین ہی روایت ہی کہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے سنا کہ ایک شخص کہتا تھا اللّٰھم اجعلنی من القلیل اُس سے پوچھا کہ معنے اسکی کیا ہین اُسنے کہا کہ جیسے معنے آیت
وقلیل من عبادی الشکور کی ہی یہہ دعا ادا کی ہی حضرت عمر نے کہا کہ سب لوگ مجھسے دانا ترہین ہر ایک ایسے چیز کہتا ہی کہ مین نہین جانتا
لکھا ہی بنائی مسجد بیت المقدس داؤد علیہ السلام نے شروع کی اور سلیمان علیہ السلام نے اتمام مین اُسکے بہت سعی کی اور ایک برس کا کام ابھی
باقی تھا کہ اُنکی اجل آئی اُنھوں نے اپنے اہل کو وصیت کی کہ میرا مرنا ظاہر مت کیجو اور بعد موت میرے کے مجھے عصا کا تکیہ لگا دیجو تو کہ جن کام بنا جاوین
جب اُنکا وصال ہوگیا غسل دیا اور نماز جنازہ پڑھکے عصا کا تکیہ لگا کر کھڑا کر دیا جب آپنے معلوم کیا کہ موت آن پہنچی جنوں کو عمارت کا نقشہ بتا کر
شیشہ محل مین در بند کر عصا کا تکیہ کر بندگی مین کھڑے ہوگئے جن دور سے دیکھتے تھے کہ آپ عصا لگائے ہین اور اپنا اپنا کام کیے جاتے تھے
یہانتک کہ بعد ایکسال کے گھن نے جڑ عصا کی کھائی گئے آپ زمین پر گر پڑے موت معلوم ہوگئی جن اُسی دم بھاگ گئے پہاڑوں اور جنگلوں کی
طرف چنانچہ حق تعالے فرماتا ہی فَلَمَّا قَضَیْنَا عَلَیْہِ الْمَوْتَ مَا دَلَّھُمْ عَلٰی مَوْتِہٖۤ اِلَّا دَآبَّۃُ الْاَرْضِ تَاْکُلُ مِنْسَاَتَہٗ پس جب مقرر کیا ہمنے اوپر اُسکے موت کو
اُسکے اور مُوا ہوا عصا پر تکیہ لگا دیا نہ خبردار کیا جنوں کو اوپر موت اُسکے کے مگر کیڑے گھن کے نے کہ زمین سے نکل کر کھاتا تھا عصا اُسکا
فَلَمَّا خَرَّ تَبَیَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ مَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُھِیْنِ پس جب گر پڑا سلیمان جان لیا جنوں نے یہہ کہ اگر جو ہوتے
جانتے غیب کو نرہتے ایک برس بیچ عذاب ذلیل کرنیوالے کے یعنے عمارت کے بنانے کی تکلیف نہ اُٹھاتے سمجھ لیتے کہ جن آدمیوں کے پاس دعوے
کرتے تھے کہ ہم علم غیب رکھتے ہین سو غافل تھے یا لوگ گمان کرتے تھے کہ جن غیب دان ہین سو وہ گمان اُٹھ گیا لَقَدْ کَانَ لِسَبَاٍ فِیْ مَسْکَنِھِمْ
اٰیَۃٌ البتہ تحقیق تھا واسطے اولاد سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان کے بیچ گھروں اُنکے کے نشانی اوپر وجود صانع اور قدرت کاملہ کے
سمجھ لیتے کہ پہلے وہاں ملک مین یمن بادشاہ اُس شہر سبا کی بلقیس تھی اُسنے اُس ملک کو خوب بسایا تھا پانی جھیلوں کا اور نہروں کا سب
سمیٹ کر ایک جگہہ بند کیا تھا آب بند اوپر نیچے رکھی تھی بلند اور پست زمین کے واسطے تمام سال پانی وہان بھرا رہتا تھا جسقدر درکار ہوتا تھا
خرچ کرتے تھے ملک سرسبز اور آباد رہتا تھا دو باغ اِدھر اُدھر تھے درخت میوہ دار چنانچہ حق تعالے فرماتا ہی جَنَّتٰنِ عَنْ یَّمِیْنٍ
وَّشِمَالٍ دو باغ داہنے طرف سے اور بائین طرف سے گھروں کے یعنے نشانی کہ مساکن اہل سبا مین مذکور ہوئی دو باغ تھے اگرچہ ہر طرف
بوستان دلکشا اور گلستان راحت افزا لہلہاتے تھے لیکن تقارب اشجار کے سبب ایک باغ نظر آتے تھے پس پیغمبر نے اُنکے کہا
کُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّکُمْ وَاشْکُرُوْا لَہٗ کھاؤ رزق پروردگار اپنے کے سے اور شکر کرو واسطے اُسکے کہ نعمت ہی کثرت میوہ کی وہان

اسقدر تھی کہ اگر کوئی ٹاش سر پر دھر کر درختونکے تلے ہو کر گذرتا ٹاش بھر جاتا میوونسے بغیر اسکے کہ ہاتھ سے توڑے بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ
غَفُوْرٌ یہہ جو تھیں حق تعالیٰ نے دیا ہے شہری پاکیزہ کہ ہوائے خوش اور آب شیرین اور خاک پاک رکھتا ہے لکھا ہے کہ وہان مچھر اور جوں و
بچھو اور پسو نتھا اگر کسی مسافر کے جوئین کپڑونمین ہوتین تو وہانکے شب باشی مین خود بخود مرجاتی تھین اور پروردگار ہے بخشنے والا اُس کے
کہ شرک سے توبہ کرے فَاَعْرَضُوْا پس منہہ پھیر لیا اُنھون نے پیغمبر اپنے سے اور شکر گذاری نکی اخبار مین ہے کہ تیرا پیغمبر اُنپر آئے سب کو اُنھون نے جھٹلایا
آخر پیغمبر اُنپر بعد رفع عیسیٰ علیہ السلام کے آیا اُسکو بہت ایذا دی حق تعالیٰ نے گھونس کو حکم کیا اُسنے آدھی رات کو کہ سب سوتے تھے بند پانی کا
ڈالا پانی بہہ نکلا باغ اور گھر اُنکے بہہ گئے بہت آدمی اور جانور مر گئے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ
بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ پس بھیجا ہم نے اوپر اُنکے سیل عرم کے کو سمجھ لیجئے کہ عرم نام اس بند آب کا ہے یا نام اُس
میدان کا ہے جہان سے پانی آیا تھا یا نام اُس گھونس کا جسنے بند مین سوراخ کیا تھا اور بدل دیا ہم نے انکو عوض دونو باغون اُنکے کے دو باغ
میوے والے بد مزہ تلخ اور جھاؤ اور کچھ جہر بیرین سے تھوڑی یعنے کچھ بیر بیریکے بھی دے کہ انکو دیکھکر میوے کی ہوسے یاد کرین سمجھ لیجے کہ آپ سے موضع
کو جنت کہنا بطریق مشاکلۃ لکھا ہے کہ پانی اُس سیل کا جس زمین پر گیا وہ شورہ زار ہو گئی کاشت جاتی رہی اور رنگ اُس پانی کا سرخ تھا ذٰلِكَ
جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا یہہ عذاب سیلاب بدلا دیا ہم نے انکو بسبب کفران نعمت اُنکے کے اور بسبب اسکے کہ کفر کیا اُنھون نے ساتھ پیغمبرونکے وَ
هَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ اور نہین عذاب دیتے ہم مگر ناشکر کو نجازی بصیغہ متکلم معروف اور کفور منصوب ہے بقراءت حفص اور اور قاریون
نے بصیغہ مجہول اور کفور مرفوع پڑھا ہے یعنے نہین عقاب کیا جاتا مگر ناشکر اور جزا عام ہے واسطے مومن اور کافر کے اور مجازات خاص کفار کے
واسطے ہے لکھا ہے کہ جو قوم سبا ہلاکت سے بچ گئی اپنے پیغمبر پاس آکر کہنے لگی کہ ہمنے سچا نا رب ہے کو اگر آپ ہمین نعمت انعام کرے ناشکری نکرینگے ہم
اور ایسی عبادت کرینگے کہ کسی قوم نے نکی ہو حق تعالیٰ نے پھر اُنپر نعمتین خالص عنایت کین چنانچہ فرماتا ہے وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ
بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ اور کیا ہم نے درمیان اُنکے اور درمیان ان گانون کے برکت دی ہم نے بیچ اُنکے یعنے
ملک شام کی بستیان جیسے اردن اور فلسطین اور ایلیا بستیان ظاہر آباد پاس پاس عین المعانی مین ہے کہ مآرب سے کہ اہل سبا کی شہر
تھی شام تلک چار ہزار سات سو بستیان بستی تھین اور مقرر کر دی تھی ہم نے بیچ اُن بستیون کے سرائے اُترنے کی کہ مسافر آرام پاوین یعنے
یا مقدر کیا تھا ہم نے بیچ اُنکے جانا لوگونکا یا مقادیر مراحل بیان کی ہم نے اور کہا ہم نے سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ چلو بیچ ان بستیونکے
راتون کو اور دنونکو امن پانے والے دشمن سے اور درندے سے بسبب کثرت لوگونکے یا امن پائے ہوئے بھوک پیاس سے بسبب آبادی کے کہ جگہ جگہ
گانو بستے تھین پس جو لوگ کہ باقی رہے تھے بھاگ کر تجارت کرنے لگے تھے شام کو جاتے تھے کہین دوپہر کو آرام کرتے تھے کسی گانو مین شب
گذارتے تھے یوہین بفراغت تمام آتے جاتے تھے تونگرون نے حسد کیا کہ فقیر دُنبین اور ہم مین کچھ فرق نہین پیادہ اور مفلس اس راہ مین مثل
سوار اور تونگر کے جاتا ہے فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا پس کہا تونگرون نے اے پروردگار ہمارے دوری ڈال درمیان منزلون
سفرون ہمارے کے یعنے جنگل بیابان راہ مین ایک منزل سے دوسری منزل تک کر دے کہ لوگ بن توشہ اور سواری کے سفر نکرین
جیسا اور ملکونکی خبر سنتے ہین کہ رستے مین پانی نہین ملتا ہے نہین نظر آتی کوسون تک بیابان لق و دق مین چلے جاتے ہین انکا
سیہان کی ہو جانے وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ اور ظلم کیا اُنھون نے یہہ دعا مانگکر جانون اپنے کو
اور ہم نے ان بستیون کو ویران کر دیا پس کیا ہم نے اہل سبا کو باتین اور کہانیان یعنی لوگ تعجب سے اُنکی باتین بیان کرتے

ہین کہ بستی سے ویرانی اور آباد سے بربادی چاہی اور ٹکڑے کیا ہمنے اُنکو نہایت ٹکڑے ٹکڑے یہان تک کہ اُنمین سے بار رہے ہین کوئی نہ رہا
قبیلہ غسان اُنمین سے شام کو نکل گئے اور قضاعہ مکے کو اور اسد بحرین کو اور انمار یدینے کو اور جذام تہامہ کو عرب مین ضرب المثل ہو گیا
متفرق ہونا انکا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ تحقیق بیچ اسکے کہ مذکور ہوا البتہ نشانیان ہین واسطے ہر صبر کرنے والے کے اور
محنتوں کے شکر کرنے والے کے اور نعمتوں کے کشف الاسرار مین ہے کہ اہل سبا خوش حال فارغ البال وقت گذار تھے بسبب صبر کیے ہوے فتنہ
کے اور ناشکر کیے اور نعمتوں کے سختیان اُنکو پہنچا لظہ شکر کر نعمت یہ شعر دلانا ناسپاسی کرتے ہین اہل سبا جو یہان آیا یہان بھی آئے گا کفر نعمت
رنج و نعمت لائیگا وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ اور البتہ تحقیق سچا کیا اوپر اہل سبا کے یا اوپر سب کافرونکے ابلیس نے گمان اپنا یعنی ابلیس
گمان کیا تھا کہ بنی آدم ہونگے بسبب شہوت اور غضب کے کہ انکی طبیعت مین رکھا ہے دست تصرف پاؤنگا اور انکو گمراہ کرونگا سو وہ گمان
اُسکا اہل ضلالت کے حق مین سچ نکلا فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ پس تابع ہوئے اُسکی شرک اور معصیت مین مگر ایک فرقے نے ایمان والونسے
کہ مستثنی ہین وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ اور نتھا واسطے ابلیس کے اوپر اُنکے جنکے حق مین
اُسکا گمان سچ نکلا کچھ غلبہ مگر اسواسطے تو کہ ظاہر کرین ہم اُس شخص کو کہ ایمان لاتا ہے ساتھ آخرت کے اُس شخص سے کہ وہ آخرت سے بیچ شک کے ہے یا تو کہ جدا
کرلیا ہمارا اہل ایمان اور اہل گمان کو وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ اور پروردگار تیرا اوپر ہر چیز کے نگہبان ہے قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنی ملیح کو کہ پکارو تم اُن لوگونکو کہ گمان کرتے ہو خدا انکو سوا اللہ کے یعنی فرشتونکو تم پوجتے ہو پکارو کہ کچھ نہین نفع
پہنچا دین یا ضرر دفع کرین کیا طاقت کہ بن حکم اللہ کے کچھ کرسکین یا کافر دنکو کہہ کہ یہ جھوٹے معبود دنکو بلادین تو کہ اجابت کرین تمھاری
اور کیونکر اجابت کرینگے کہ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ نہین
مالک ہوتے برابر ایک ذرہ کے خیر اور شر سے بیچ آسمانونکے اور نہ بیچ زمین کے اور نہین واسطے اُنکے یعنی فرشتونکے یا بتونکے بیچ آسمان و زمین کے کچھ ساجھا
پیدا کرنے مین نہ تصرف کرنے مین اور نہین واسطے خدا کے فرشتون اور بتون مین سے کوئی پشتیبان اور مددگار انتظام اور تدبیر مین وَلَا تَنْفَعُ
الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗ اور نہین فائدہ دیتی شفاعت کسی کے نزدیک خدا کے یعنے گمان شفاعت کا کہ فرشتون اور بتونسے رکھتے ہو تحقیق ہوگا
کیونکہ کسی کی شفاعت فائدہ نہین دیتی اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ مگر واسطے اُس شخص کے کہ اذن دیوے اللہ واسطے اُسکے شفاعت کرنے کا یا وہ اذن
ہو ساتھ شفاعت کرنیکے اور قیامت کے دن منتظر ہونگے شفاعت کرنیوالے اور شفاعت کیئے گئے اور ڈرینگے کہ حق تعالی کیا فرماوے اور حکم الہی کا انتظار کرینگے
حَتّٰى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ یہانتک کہ جب دور کیے جاوینگے بیقراری دلون اُنکے سے کہینگے بعضے انکے بعضونکو کیا کہا
پروردگار تمھارے نے شفاعت کے حق مین قَالُوا الْحَقَّ کہینگے کہ کہا سخن راست اور درست اور فرمایا کہ شفاعت کرین مومنونکی نہ مشرکونکی وَهُوَ
الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ اور وہ ہی بلند بڑا برتر اس سے کہ پیغمبر اور فرشتے بے اذن اُسکے شفاعت کرسکین قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
کہہ کون شخص رزق دیتا ہے تمکو آسمانوں سے اور زمین سے مینہہ برسا کر نبات اُگا کر قُلِ اللّٰهُ کہہ تو آپ کہ اللہ رزق دیتا ہے کیونکہ اس سوال کا سوا
اسکے جواب نہین اور کافر اگر الزام کے ڈر سے زبان سے نہین کہتے تو دل سے اقرار کرتے ہین وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ اور کہہ
اُنکو کہ ہم مسلمان کہ رزق دینے والے کو ایک جانتے ہین اور اُسکی عبادت کرتے ہین یا تم مشرک کہ اُس واجب الوجود کا شریک ٹھہراتے ہو البتہ
اوپر ہدایت کے ہین یا بیچ گمراہی ظاہر کے ہین قُلْ لَّا تُسْئَلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْئَلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہ پوچھے
جاؤگے تم اُس چیز سے کہ گناہ کرتے ہین ہم اور نہ پوچھے جاوینگے ہم اُس چیز سے کہ کرتے ہو تم بلکہ ہر ایک کو عمل اُسکے سے پوچھینگے اور موافق اُسکے جزا دینگے

قل یجمع بیننا ربنا ثم یفتح بیننا بالحق یعنی کہہ جمع کریگا ہم سب کو پروردگار ہمارا دن قیامت کے پھر حکم کریگا درمیان ہمارے ساتھ حق کے
اور محق کو بہشت میں لیجاویگا اور مبطل کو دوزخ میں وھو الفتاح العلیم اور وہ ہی حکم کرنیوالا جاننے والا فرد حکم کرتا ہی بکار خلق وہ یہہ جانتا کہ
حکم جیسا چاہیئے قل ارونی الذین الحقتم بہ شرکاء کلا کہہ دکھلاؤ مجھکو اُن لوگونکو کہ ملا دیا ہی تمنے ساتھ خدا کے شریک ٹھہرا کر بیچ عبادت کے
ہرگز نہیں یون بل ھو اللہ العزیز الحکیم بلکہ وہ اللہ ہی غالب سب پر کس کی قدرت ہی کہ اوسکی شرکت کا دم مارے دانا ساتھ
احکام صواب کے اور موصوف ساتھ حکمت بالغہ کے کون طاقت رکھتا ہی کہ اسکے شریک ہوسکے وما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیرا ونذیرا
ولکن اکثر الناس لا یعلمون اور نہیں بھیجا ہمنے تجھکو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر بھیجا عام واسطے سب لوگونکے یا واسطے سب خلائق کے
یہہ خصائص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ہی کہ مبعوث سب پر ہیں کیا آدمی کیا جن کیا اور سوا انکے اور کوئی پیغمبر تمام جن انس پر مبعوث نہین ہوا
اور بعضونے کہا ہی کہ یائے کافہ واسطے مبالغے کے ہی جیسے علامہ یعنی نہین بھیجا ہمنے تجھکو مگر باز رکھنے والا لوگونکو شرک سے خوشخبری دینے والا
ساتھ فضل کے موحدونکو اور ڈرانے والا ساتھ عدل کے مشرکونکو اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے بڑائی اور فضیلت تیری اور نادانی سے
کرتے ہین مخالفت تیری ویقولون متی ھذا الوعد ان کنتم صدقین اور کہتے ہین نادانی سے کہ کب ہوگا یہہ وعدہ عذاب کا یا قیام قیامت کا
اگر ہو تم سچے اسکے اے پیغمبر اور مسلمانون سچے قل لکم میعاد یوم لا تستاخرون عنہ ساعۃ ولا تستقدمون کہہ کہ واسطے تمہارے ہے وعدہ ایک دن کا
کہ جب وہ آویگا نہ پیچھے رہوگے اُس دن سے ایک گھڑی اور نہ آگے بڑھوگے اُس سے لکھا ہی کہ کفار مکہ نے بعضے اہل کتاب سے پوچھا احوال پیغمبر کا
انھون نے کہا کہ ہمنے اپنی کتاب میں نعت اسکی پڑھی ہی وہ پیغمبر مقرری ابو جہل وغیرہ نے کہا کہ ہم تمھارے کتاب پر ایمان نہین رکھتے یہہ آیت نازل
ہوئی کہ وقال الذین کفروا لن نؤمن بھذا القران ولا بالذی بین یدیہ اور کہا ان لوگون نے کہ کافر ہین اہل کتاب کو کہ ہرگز نہ ایمان لاوینگے ہم
ساتھ اس قرآن کے کہ محمد پر اُترا ہی اور نہ ساتھ اُس کتاب کے کہ اُتری ہی آگے اسکے ولو تری اذ الظلمون موقوفون عند ربھم اور کاش کہ دیکھے تو
جسوقت کہ کھڑے کیے جاوینگے نزدیک پروردگار اپنے کے حساب گاہ میں واسطے حساب کے کیا امر مشکل ہونے کی یرجع بعضھم الی بعض القول
پھیرینگے بعض انکے طرف بعضونکی بات کو یقول الذین استضعفوا للذین استکبروا لولا انتم لکنا مومنین کہینگے وہ لوگ کہ ناتوان کیے گئے
تھے یعنے پیروی کرنیوالے واسطے انکے جو تکبر کرتے تھے یعنے پیشوا تھے اگر نہوتے تم البتہ ہوتے ہم ایمان والے لیکن تمنے گمراہ کیا اور ایمان سے باز رکھا
قال الذین استکبروا للذین استضعفوا انحن صددنکم عن الھدی بعد اذ جاءکم بل کنتم مجرمین کہینگے وہ لوگ جو تکبر کرتے تھے واسطے ان لوگونکے
جو ناتوان کیے گئے تھے دنیا میں کیا ہمنے بند کیا تھا تمکو قبول ہدایت سے پیچھے اسکے کہ آئے تھے تمہارے پاس بلکہ تھے تم جانون اپنے پر گناہ کرنیوالے
اور شرک لانے والے وقال الذین استضعفوا للذین استکبروا بل مکر الیل والنھار اذ تامروننا ان نکفر باللہ ونجعل لہ اندادا
اور کہینگے وہ لوگ جو ناتوان کیے گئے واسطے ان لوگونکے جو تکبر کرتے تھے ایسا نہین ہی کہ ہم آپ کافر ہوئے تھے بلکہ مکر تمہارا دن اور رات میں باز رکھتا تھا
ہمکو ایمان سے جسوقت کہ تم حکم کرتے تھے ہمکو یہہ کہ کفر کرین ہم ساتھ اللہ کے اور مقرر کرینگے ہم واسطے اُسکے شریک واسروا الندامۃ لما راوا
العذاب اور چھپاوینگے دونو فرقے بعد جواب سوال کے پشیمانی کہ اعمال کے سبب ہوگی یا اسرار یعنی اظہار ہی اور یہہ لغت اضداد
سے ہی یعنے ظاہر کرینگے پشیمانی جسوقت کہ دیکھینگے عذاب کو وجعلنا الاغلل فی اعناق الذین کفروا اور کردینگے ہم طوق بیچ گردنوں
اُن لوگونکے کہ کفر کرتے تھے لانا مستقبل کا ساتھ صیغہ ماضی کے واسطے تحقیق وقوع کے ہی اور وضع مظہر بجائے مضمر واسطے بیان سبب
طوق انکے کے ہی ھل یجزون الا ما کانوا یعملون نہ جزا دئے جاوینگے وہ مگر جو کچھ کہ تھے وہ عمل کرتے اپنی نیکی حضرت صلی اللہ

الربع

نصف

علیہ وسلم کی فرماتا ہی کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ اور نہیں بھیجا ہمنے بیچ کسی
بستی کے کوئی ڈرانے والا یعنے پیغمبر مگر کہا دولتمندوں نے اور سرکشوں نے اسکے اول پیغمبرون کو تحقیق ہم ساتھ اس چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم ساتھ اسکے
اپنے زعم میں کافر ہیں اور منکر وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ اور کہا انھوں نے کہ ہم زیادہ تر ہیں مال میں اور اولاد میں
تم سے پس ہم لائق تر ہیں تم سے دعوی نبوت میں اور نہیں ہیں ہم عذاب کئے گئے یعنے اللہ ہمیں عذاب نہیں کریگا کیونکہ نعمت دی ہی محنت نہ دیگا قُلْ اِنَّ رَبِّیْ
یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ کہہ تحقیق پروردگار میرا کھولتا ہی رزق واسطے جسکے کہ چاہتا ہی اہل شرک
اور معصیت سے ساتھ اپنی مشیت کے نہ اسکی کرامت کے اور تنگ کرتا ہی اوپر جسکے کہ چاہتا ہی ساتھ حکمت اپنی کے نہ واسطے ذلت اسکی کے اور لیکن اکثر
لوگ نہیں جانتے اور گمان کرتے ہیں کہ کثرت مال اور اولاد واسطے شرف اور کرامت کے ہی وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓی
اور نہیں مال تمھارا اور اولاد تمھاری وہ کہ نزدیک کرے تمکو ہمارے نزدیک کر دینا یعنے اعمال صالحہ ہیں کہ سو وہ تم میں نہیں پس مال و اولاد کسی کو اللہ کے نزدیک
نہیں کرتے اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا مگر جو شخص کہ ایمان لاوے اور عمل کرے اچھے لائق قبول کے یعنے مال کو براہ خدا خرچ کرے اور اولاد کو علم
دین سکھاوے اور صلاحیت بتاوے فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ پس یہہ لوگ واسطے انکے ہی جزا دوگنی یعنے
ایک کے دس اور زیادہ ساتھ سات سو تک بسبب اسکے جو کیا انھوں نے اور وہ بیچ بالاخانوں کے نڈر ہیں رنج اور مصیبت اور شدت اور آفت سے
وَالَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓئِكَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ اور جو لوگ سعی کرتے ہیں بیچ رد کرنے آیتوں ہماری کے یعنے قرآن کے ابطال
کا گمان کرتے ہیں کہ ہمکو عاجز کرینگے آیات ہماری سے یا لوگوں کو قبول کرنا اور ایمان لانا سے یہہ لوگ بیچ عذاب کے حاضر کئے جاوینگے اور دوزخ
میں رہینگے قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ لَهٗ کہہ تحقیق پروردگار میرا کشادہ کرتا ہی روزی کو واسطے جسکے
کہ چاہتا ہی بندون مومنوں اپنے سے بسبب رحمت اور تنگ کرتا ہی واسطے اسکے بوجہ حکمت وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ اور جو کچھ
کہ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز سے اللہ کی راہ میں پس وہ بدلا دیتا ہی اسکا دنیا میں یا ذخیرہ رکھتا ہی واسطے اسکے آخرت میں حدیث میں ہی کہ ہر سحر
فرشتے آسمان سے اترتے ہیں ایک کہتا ہی اللّٰھم اعط کل منفق خلفا الٰہی دے ہر نفقہ کرنیوالے کو بدلا اور دوسرا کہتا ہی اللّٰھم اعط کل ممسك
تلفا خدایا دے ہر بند کرنے والے کو مال کے تلف ہونا مال کا یعنے مال دے راہ خدا میں کہ شرف ہوویگا بند مت کر کہ کوئی دم میں تلف
ہوویگا وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ اور وہ بہتر رزق دینے والونکا ہی یعنے سوا اسکے جو رزق دیتا ہی وہ دیتے ہیں واسطے ہیں درمیان میں
حقیقت میں رازق وہی ہی وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ یَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِیَّاكُمْ كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ اور یاد کر جس دن کہ جمع کریگا
اللہ سب بندوں کو پھر خدا کہیگا واسطے فرشتوں کے کیا یہہ تمکو عبادت کرتے تھے اور نحشرہم اور نقول بھی ساتھ صیغہ متکلم کے قرات آئی ہی اور
یہہ سوال واسطے قطع طمع مشرکوں کے ہوگا شفاعت ملائکہ سے قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِیُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ کہینگے فرشتے پاکی ہی تجھکو اس سے کہ سوا تیرے
اور کی عبادت کرے تو ولی ہی خدا اور معبود ہمارا ہم بندگی میں تقصیر وار ہیں معبود بننے کے کب سزاوار ہیں تو ولی ہی دوست ہمارا سوا انکے
یعنے درمیان ہمارے اور انکے کچھ دوستی نہیں ہم راضی نہ تھے کہ ہم نے اپنی پرستش پر انکو رضا دی بَلْ كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ اَكْثَرُهُمْ
بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ بلکہ وہ تھے عبادت کرتے جنوں کی یعنے انکا کہا مانتے تھے اور باطل سمجھے اور جنہیں باجن مختلف بن کر طرح طرح انکو نظر آتے
تھے اور خیال میں انکے سمانے تھے کہ یہہ فرشتے ہیں اکثر آدمیوں کے ساتھ انکے ایمان رکھتے ہیں یعنے تابعداری کرتے ہیں فَالْیَوْمَ لَا یَمْلِكُ
بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا پس آج کے دن کہ سب حکم اللہ ہی کا ہی نہ اختیار میں رکھیگا بعضا تمھارا واسطے بعضوں کے نفع

اور نہ ضرر کو یعنے معبود وں جھوٹونکو واسطے عابد ون اپنے کے قوت نفع دینے کی اور ضرر دفع کرنے کی نہین وَنَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا
ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّتِي كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ اور کہینگے ہم واسطے اُن لوگونکے کہ ظلم کرتے تھے ساتھ وضع عبادت کے غیر موضع اسکے مین چکھو
عذاب آگ کا وہ آگ کہ تھے تم ساتھ اُسکے جھٹلاتے وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا رَجُلٌ يُرِيدُ أَن يَصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ
اور جب پڑھی جاتی ہین اوپر کافرونکے آیتین ہماری یعنے قرآن ظاہر کہتے ہین نہین یہہ محمد مگر ایک مرد ہی چاہتا ہی یہہ کہ بند کرے تمکو اس چیز سے
کہ ہمیشہ تھے عبادت کرتے باپ تمہارے یعنے مدعا اسکا یہہ ہی کہ بت پرستی تمہاری چھڑاوے اور اپنے دین آئین پر کہ بنا نکالا ہی لاوے اور
اپنا پیرو بناوے وَقَالُوا مَا هَٰذَا إِلَّا إِفْكٌ مُّفْتَرًى اور کہتے ہین نہین یہہ کلام کہ محمد پڑھتا ہی صلے اللہ علیہ وسلم یعنے قرآن مگر جھوٹ باندھ لیا
ہوا خدا پر کہ یہہ اُسکا کلام ہی وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ اور کہا اُن لوگونے کہ کافر ہوئے والوںنین سے واسطے
کلام حق کے جس وقت کہ آیا اُنکے پاس قرآن نہین یہہ مگر جادو ظاہر یہہ بات وہ کہا لئے کہتے ہین وَمَا آتَيْنَاهُم مِّن كُتُبٍ يَدْرُسُونَهَا وَمَا
أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِن نَّذِيرٍ اور حال آنکہ نہین دی ہمنے کتابون منزلہ سے کہ ہمیشہ پڑھتے ہون اُسکو اور اُسمین سے دلیل لاوین بطلان
قرآن پر اور نہین بھیجا ہمنے طرف اُنکے پہلے تجھ سے کوئی ڈرانے والا زمانہ فترت وحی مین یعنے پیغمبر کہ اُنکو حق کی طرف بلاوے اور تکذیب اُسکے
سے ڈراوے وَكَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَمَا بَلَغُوا مِعْشَارَ مَا آتَيْنَاهُمْ اور جھٹلایا تھا پیغمبرونکو اُن لوگون نے کہ پہلے اُنسے تھے اور
حال آنکہ نہین پہنچے یکہ والے دسوین حصہ کو اُس چیز کے کہ دی تھی ہمنے اُنکو قوت اور طول عمر اور کثرت مال سے یا نہین پہنچے تھے پہلے لوگ
دسوین حصہ کو اُس چیز کے کہ دی ہمنے اہل زمانے تیرے کو دلائل اور حجت اور اسباب ہدایت سے فَكَذَّبُوا رُسُلِي فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ
پس جھٹلایا پہلے اُن سے پیغمبرون میرے کو پس کیونکر تھا عذاب میرا اور انکار میرا ساتھ اُنکے یعنے ناپسند کرنا میرا اُنکو پس چاہئے کہ قوم تیری بھی
ڈرے ایسے حال سے قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُم بِوَاحِدَةٍ کہہ سوا اسکے نہین کہ نصیحت کرتا ہون تمکو ساتھ ایکبات کے أَن تَقُومُوا لِلَّهِ مَثْنَىٰ
وَفُرَادَىٰ ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا اور وہ بات یہہ ہی کہ کھڑے ہو مجلس پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے واسطے اللہ کے دو دو لوگ آپسمین مشورت کرو
اور ایک ایک لوگ اژدحام سے خاطر پریشان نہو پھر فکر کرو پیغمبر کے معاملہ مین اور ابتدا سے اس آن تک احوال اطوار اُنکے نظر مین لاؤ
تو کہ جانو تم کہ البتہ مَا بِصَاحِبِكُم مِّن جِنَّةٍ نہین یار تمہارے کو کچھ جنون کہ سبب دعوے رسالت کا پڑے بلکہ پہنچا تو کمال عقل اُسکی اور یہی
کافی ہی صدق قول اُسکے پر إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُم بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ نہین وہ مگر ڈرانیوالا تمکو آگے واقع ہونے عذاب سخت کے
کہ عذاب آخرت ہی قُلْ مَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ کہہ جو کچھ مانگا ہو مین نے تم سے کچھ بدلا ادائے رسالت کا پس وہ واسطے تمہارے ہی یعنے
جو عوض ادائے رسالت تم سے مانگا ہی وہ تمہین کو بخشتا ہین نے مراد نفی سوال ہی یعنے کچھ بدلا نہین چاہتا مین إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى
اللَّهِ نہین ثواب و مزدوری میری مگر اوپر اللہ کے وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے گواہ ہی اور حاضر قُلْ إِنَّ رَبِّي يَقْذِفُ
بِالْحَقِّ کہہ تحقیق پروردگار میرا ڈالتا ہی حق کو یعنے وحی کو القا کرتا ہی جسپر کہ چاہے یا حق باطل کو پھینکتا ہی عالم مین مراد افشا دین اسلام
اور اظہار احکام اُسکے ہین عَلَّامُ الْغُيُوبِ جاننے والا ہی غیبونکا کچھ اُس سے چھپا نہین قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ کہہ
کہ آیا حق یعنے قرآن یا اسلام یا بعثت پیغمبر اور نہ پہلی بار پیدا کرتا ہی معبود باطل یعنے ابلیس یا بت کسی چیز کو اور نہ دوبارا کرتا ہی یعنے قدرت
نہین رکھتا خلق اور بعث پر قُلْ إِن ضَلَلْتُ فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِي کہہ اگر گمراہ ہو جاؤن مین راہ حق سے پس سوا اسکے نہین کہ گمراہ ہوتا
ہون اوپر جان اپنی کے یعنے وبال اسکا مجھ پر ہی وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِي إِلَيَّ رَبِّي اور اگر راہ پاتا ہون مین سیدھی پس سبب اسکے

ہی کہ وحی کیا ہی طرف میرے پروردگار میرے نے کیونکہ توفیق ہدایت اُسکی عنایت سے ہی اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ تحقیق وہ سننے والا ہی دعا کا
کی نزدیک ہی ساتھ امید نیازمندوں کے وَلَوْ تَرٰىٓ اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ اور اگر دیکھے تو کافروں کو جسوقت کہ گھبراوینگے
دم مرگ یا وقت بعث یا روز بدر دیکھے امر عجیب و دہشتناک کو پس نہ بھاگ سکینگے اور پکڑے جاوینگے مکان نزدیک سے یعنے روے
زمین سے زیر زمین یا موقف سے دوزخ میں یا صحراے بدر سے چاہ میں بعضے تفاسیر میں ہی کہ یہہ آیت سفیان اور قوم اُسکی کے شان میں ہی کہ
آخر زمانہ میں خروج کریگا اور شام سے لشکر واسطے خراب کرنے مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفا و کرامتہ کے ترتیب دیگا وہ سب لشکر میدان بیدا میں
دہس جاویگا پس معنے اخذوا من مکان قریب کے جب اس تفسیر کے یہہ ہیں کہ زیر پا اپنے سے پکڑے جاوینگے اور سب لشکر میں دو شخص نجات
پاوینگے ایک بشارت مکہ کو پہنچاویگا ایک بھاگ کر خبر قوم سفیان کے پاس لیجاویگا وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ اور کہینگے شرک مکہ کے یا لشکر سفیانی والے
وقت مرنیکے یا زمان خسف کے ایمان لائے ہم ساتھ اُسکے یعنے خدا کے یا پیغمبر کے یا حشر کے میں پھر دنیا میں لیجاویں وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ
بَعِيْدٍ اور کہاں ممکن ہی واسطے اُنکے پکڑنا ایمان کا مکان دور سے کہ وہ عالم آخرت ہی اور محل تکلیف ایمان دنیا ہی اور نزدیک پاس سے
آخرت نظر آتی ہی پس ایمان اُسدم کا فائدہ نہیں بخشتا اور تناوش ساتھ واؤ کے ہی اور ساتھ ہمزہ کے بدل واؤ سے بھی قرأت آئی ہی وَّقَدْ
كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ اور تحقیق کافر ہوئے تھے ساتھ خدا کے یا رسول کے یا بعث کے پہلے اس سے کہ مقام تکلیف میں تھے وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ
بَعِيْدٍ اور پھینکتے تھے بن دیکھے بیہودہ باتیں یعنے کلام لا یعنے کہتے تھے اور قرآن اور پیغمبر پر طعن کرتے تھے مکان دور سے یعنے وہ رہتے تھے اُس چیز کے
تئے اور نہیں جانتے تھے کہ کیا کہتے تھے وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ اور پردا ڈالا گیا درمیان اُنکے اور درمیان
اُس چیز کے کہ چاہتے تھے قبول ایمان اور رجعت دنیا سے جیسا کہ کیا گیا تھا یہی عمل ساتھ اشباہ اُنکے کے کافران گذشتہ سے پہلے اسکے یعنے ایمان
یاس کا اُنسے بھی قبول نہیں کیا تھا اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ تحقیق تھے وہ بیچ شک اضطراب میں ڈالنے والے کے سورہ فاطر کی پینتالیس
آیتیں ہیں سات سو ستر کلمے ہیں تین ہزار ایک سو تیس حرف ہیں فواصل اسکی زان مدبر ہیں اور ربط اسکا سورہ سبا سے یہہ ہی
کہ افتتاح دونوں کا ساتھ الحمد للہ کے ہی اور ہر ایک میں بیان وحدانیت خداے عزوجل اور نفی شرک ہی

سورة فاطر مكية وهي | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | خمس واربعون اٰية

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سب تعریف واسطے اللہ کے ہی کہ پیدا کرنیوالا آسمانوں کا اور زمین کا ہی جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ
مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ کرنیوالا فرشتوں کا پیغام لانیوالے پروں والے دو دو اور تین تین اور چار چار دو دو پر واسطے اونکے اور باقی واسطے
آرایش کے اور مراد خصوصیت میں اعداد کے نہیں کہ اتنے ہی پر ہیں زیادہ نہیں کیونکہ جبرئیل علیہ السلام کے چھہ لاکھ پر حدیث سے ثابت ہیں يَزِيْدُ
فِى الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ زیادہ کرتا ہی بیچ پیدایش کے جسکو چاہتا ہی یعنے پر چار زیادہ کرتا ہی جس فرشتے کے کہ چاہتا ہی اور واضح یہہ ہی کہ مراد
پیدایش آدمیونکی ہی اور زیادتی اُنکی یا عقل کی راہ سے ہی جیسے فصاحت اور علم اور کرم یا جسم کی راہ سے ہی جیسے حسن صورت اور بالا
چشم یعنے خوبی کہا ہی کہ مراد قبولیت خلق ہی امام قشیری نے کہا ہی کہ علو ہمت ہی یا رضا بقضا یا شوق بمرتبہ قرب حقایق سلمی میں ہی کہ تواضع
اشراف میں اور سخاوت ہی اغنیا میں اور تعفف ہی فقرا میں اور صدق ہی مومنوں میں اور شوق ہی محبوں میں فرد یہہ آتش شوق تیز ہی
جلا جسکے کہ دل وہ کلا ہی نکلتا سینہ سے جو شرر تو مزید فی الخلق کا اثر ہی اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے کہ فرشتونکا
بھیجنا اور پیدایش کا زیادتی کرنا ہی قادر ہی مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا جو کچھ کہ کھول دیوے اللہ واسطے لوگوں کے

رحمت اپنی سے نعمت اور عافیت اور حکمت اور علم اور توبہ پس نہین بند کرنیوالا واسطے اسکے وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِنْ بَعْدِهٖ اور جو کچھ
بند کرلیوے اللہ تعالے اپنے بندونسے آثار رحمت اپنی سے پس نہین چھوڑنے والا واسطے اسکے پیچھے بند کرنے بندون اسکے سے وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ
اور وہ ہے غالب بند کرنے مین حکمت دالا کھولنے مین کشف الاسرار مین ہی کہ ارباب فہم کہتے ہین کہ اس آیت مین اشارہ طرف فتوح دوستون اور
عارفونکے ہی اور فتوح وہ ہی کہ غیب سے بے طلب آوے اور وہ دو قسم ہی ایک مواہب صوریہ ہی جیسے رزق بن کسب کے دوسرا مطالب
معنویہ ہی مانند علم لدنی کے کہ بن سیکھے موافق شرع دل پر فایض ہو شیخ الاسلام نے کہا کہ آہ اس علم ناآموختنا سے کہ گاہ اسمین غرق ہون
گاہ سوختہ نظم نہر حق سے نسخہ رحلہ چکلہ بن قلم ہی صفحہ دلبر رقم علم اہل دل نہین مکتب کا جان نہ بلکہ القا اسکو لطف رب کا جان يَا أَيُّهَا
النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اے لوگو مکے والو یاد کرو نعمتین اللہ کی کو کہ انعام کی ہین اوپر تمہارے بھیجنے پیغمبر ونکے سے اور پہنچانے رزقونکے سے
هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ کیا ہی کوئی پیدا کرنیوالا سوا خدا کے کہ رزق دے تمکو آسمانو نسے مینہہ برساکر اور زمین
اناج اگاکر لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ فَأَنّٰى تُؤْفَكُونَ پس کہانسے پھیرے جاتے ہو تم راہ توحید وَإِنْ يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ
رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ اور اگر جھٹلاوین تجھکو مکے والے پس تحقیق جھٹلائے گئے ہین پیغمبر پہلے تجھ سے اور انھون نے صبر کیا ہی تو بھی پیروی کر انکی صبر مین وَ
إِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ اور طرف اللہ کی پھیرے جاتے ہین سب کام تجھے صبر کی جزا دیگا انکو تکذیب کی سزا پہنچا دیگا يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ
فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُورُ اے لوگو تحقیق وعدہ اللہ کا حشر اور جزا ہین سچ ہی ہرگز اسمین خلاف نہین
پس نہ فریب دے تمکو زندگانی دنیا کی کہ آخرت کو بھلا دو اور نہ فریب دیوے تمکو ساتھ کرم اللہ تعالی کے فریب دینیوالا شیطان یعنے دلمین تمہارے
ڈال دیوے کہ گناہ کرے چلو وہ بخشش دیگا اور اگرچہ اسکے کرم سے ہم دور نہین لیکن ایسا ہی کہ زہر کھاؤ اور امید وار ہو کہ طبیعت دفع ضرر
اسکا کر دیگی بزرگون نے کہا ہی کہ ایک مکر ونمین سے شیطانکے یہہ ہی کہ آدمی کے دلمین ڈالتا ہی کہ ابھی سے توبہ کیون کرتا ہی بڑی عمر ہی کر لیو
عیش وعشرت نوکرے فروشب کو توکا ٹے دلا راگ مین اور شراب مین صبح کو توبہ کرکے پانون رکھیو رہ صواب مین إِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ
عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا تحقیق شیطان واسطے تمہارے دشمن ہی قدیمی پس پکڑو تم بھی اسکو دشمن اور ہر حال مین اس سے ڈرتے رہو اور اسپر
اعتماد مت کرو کسی نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ کسطرح شیطان کو دشمن پکڑین کہا کہ اپنے ہوائے نفس کی متابعت مت کرو اور آرزونکے
پیچھے مت جاؤ اور جو کرو موافق شرع اور مخالف طبع کے کرو إِنَّمَا يَدْعُوا حِزْبَهٗ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحٰبِ السَّعِيرِ سوا اسکے نہین کہ بلاتا ہی
شیطان طرف پیروی کرنے ہوا کے اور میل کرنے دنیا کے کہ وہ انکو یعنے متابعت کرنیوالون اور فرمانبردارون اپنے کو تو کہ ہوویں
آخرت مین اسکے ساتھ رہنے والون دوزخ کے سے الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ جو لوگ کہ کافر ہین اور شیطان کا کہا مانتے ہین واسطے
انکے عذاب ہی سخت آخرت مین وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور شیطان کا حکم نہ مانا
اور عمل کئے اچھے خالص اللہ کے واسطے انکے بخشش ہی اور ثواب ہی بڑا بہشت مین أَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا کیا پس
وہ شخص کہ زینت دیا گیا واسطے اسکے بد عمل اسکا پس دیکھا اسکو اچھا مانند اسکے ہی کہ تمیز کرتا ہی اچھے کو برے سے اور ہر ایک کو دیکھتا ہی
موضح مین ہی کہ مراد ابو جہل ہا اہل ہی یا عاص بن وایل اور عمل بد انکا شرک اور تکذیب ہی یا یہود اور نصاری ہین اور سوء عمل انکا عقائد اور جھگڑنا
ہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یا خوارج ہین اور عمل بد انکا اعتقادات باطلہ فَإِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ
پس تحقیق اللہ گمراہ کرتا ہی جسے چاہتا ہی اور راہ دکھاتا ہی جسے چاہتا ہی فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ پس نہ جاتا رہے

جی تیرا اوپر اُنکے یعنے ہلاک ہو جاوے تو اوپر گمراہی اُنکے کے افسوس سے کہ پے در پے کھاتا ہی تو اور فعلون بر وزن مُنکے کے کہ ہر فعل اُنکا موجب
حسرت تیری کا ہی حاصل یہہ ہی کہ اپنے افسوس بہت کھا اور اپنی جان مت کھو اِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ تحقیق اللہ جانتا ہی ساتھ اُس چیز کے
کہ کرتے ہیں اور اُسکی اُنکو سزا دیگا وَاللّٰهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ إِلَى بَلَدٍ مَيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اور اللہ
وہ ہی جو بھیجا باؤنکو پس اُٹھاتے ہیں بادلونکو پس ہانک لاتے ہیں ہم اُن بادلونکو طرف زمین مردہ کے عدول طرف متکلم واسطے اختصاص فعل کے
ہی یعنے ہم ہی قدرت رکھتے ہیں یہہ نہ سوا ہمارے کوئی اور پس زندہ کیا ہمنے ساتھ اُس پانی کے زمین کو پیچھے موت اُسکے کے كَذَٰلِكَ النُّشُورُ
اسیطرح سے نکلنا ہی قبروں سے مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا جو شخص کہ چاہتا ہی عزت پس واسطے اللہ کے ہی عزت ساری اور
اسیکی عزت سے رسول اور مومن عزت پاتے ہیں وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین اور عزت اُنکی عبادت میں ہی اور ذلت اُسکی مخالفت میں
فروتنی اُسکے در سے سرکا جس کسو کا کہیں عزت نہ پائی دو جہان میں إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ
طرف اُسیکی چڑہتے ہیں یعنے طرف رضا اُسکی کے یا درگاہ قبول اُسکی کے کلمات پاکیزہ یا اعمال نامے جیسے چڑہنے کا کرتے ہیں اور عمل نیک بلند کرتا
اُسکو اور محل قبول میں پہنچاتا ہی کیونکہ مجرد قول بے عمل صالح کہ اخلاص ہی نافع نہیں یا کلمہ طیب دعا ہی اور عمل صالح صدقہ سائلین
اور غالب دعا صدقہ دینے والونکی قبول ہوتی ہی یا کلمہ طیب دعا ماثور کی ہی اور عمل صالح آمین کہنا مقتدیوں کی یا کلمہ تکبیر غزا کی ہی
اور عمل تلوار مارنا یا کلمہ استغفار ہی اور عمل ندامت اور ان سب صورتوں میں بلند کرنے والا کلمے کا عمل ہی اور بعضے ضمیر فاعل کو بیچ
یرفعہ کے عاید کلمہ طیب کیطرف ٹھہراتے ہیں کہ قول لا الہ الا اللہ ہی اور کہتے ہیں کہ توحید بلند کرتی ہی عمل کو کیونکہ قبولیت اعمال کی ساتھ توحید
کے ہی اور ایک وجہ کشاف میں یہہ لکھی ہی کہ خدا بلند کرتا ہی عمل صالح کو یعنے قدر اور مرتبہ اُسکا رفیع کرتا ہی اور مراد عمل سے وجود خالص
کا ہی کہ کوئی شے اُسکے برابر نہیں اور جو عمل کہ ریا سے ملا ہی کوئی چیز اُس سے خوار نہیں فرد کھوٹا ہی سونا وہ عمل جسمیں ملی ہی ریا مثل زر خالص
سمجھ خالص عمل کو وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ اور جو لوگ کہ مکر کرتے ہیں برائیوں کی مراد قریش ہیں کہ حضرت
کے ساتھ مکر کرتے تھے واسطے اُنکے عذاب ہی سخت آخرت میں وَمَكْرُ أُولَٰئِكَ هُوَ يَبُورُ اور مکر اُنکا وہ ہی ہلاک ہو جاویگا وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ
مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ أَزْوَاجًا اور اللہ نے پیدا کیا تمکو یعنے تمھارے آدم کو مٹی سے پھر پیدا کیا تمکو نطفے سے پھر کیے
واسطے تمھارے جوڑے مرد اور زن کہ آپس میں نکاح کرو وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ اور نہیں اُٹھاتی کوئی عورت
فرزند سے اور نہ جنتی ہی مگر ساتھ علم اللہ کے یعنے حمل اور وضع اور مدت اور زمانہ ہر ایک کا اُسکو معلوم ہی وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ
مُعَمَّرٍ وَلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهِ إِلَّا فِي كِتَابٍ اور نہیں عمر دیا جاتا ہی کوئی عمر دیا گیا اور نہ کم کی جاتی ہی درازی عمر اُسکے سے مگر بیچ
لوح محفوظ کے ہی یعنے درازی اور کوتاہی عمر کی مقرر اور مقدر ہی إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ تحقیق یہہ تقدیر درازی اور کوتاہی
عمر کی اوپر اللہ کے آسان ہی وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ اور نہیں برابر ہوتے دو دریا هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ
یہہ شیریں ہی پیاس کھونے والا آسانی سے گذرنے والا گلے میں پینا اُسکا یا پانی اُسکا اور یہہ کھاری ہی کڑوا وَمِنْ كُلٍّ تَأْكُلُونَ
لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُونَ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا اور ہر ایک اُن دو دریا سے کھاتے ہو تم گوشت تازہ یعنے مچھلی اور نکالتے ہو دریائے
شور خالص سے گہنا موتی اور مونگے سے کہ پہنتے ہو تم اُسکو یعنے عورتیں تمھاری بعضے کہتے ہیں کہ یہہ ضرب المثل مومن اور کافر کی
ہی کہ یہہ برابر نہیں کیونکہ ایک حلاوت ایمان سے عین عذب فرات عرفان ہی اور دوسری تلخی حرارت عصیان سے بحر اجاج

کفر وطغیان بحث وہ آب حیات اور یہہ نقش سراب ہے یہہ عین خطا اور وُہ محض صواب وَتَرَى الْفُلْكَ فِيهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهٖ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اور دیکھتا ہی تو کشتیان بیچ ہر ایک کے اُن دو دریا مین سے پھاڑنے والیان پانی کی اور چلنے والیان ویر اُسکے
تو کہ ڈھونڈ ہو فضل خدا کے سے یعنے نفع سوداگری مین اور تو کہ تم شکر کرو اللہ کا اُن نعمتون پر يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ داخل کرتا ہی راتکو بیچ دن کے اور داخل کرتا ہی دنکو بیچ رات کے اور مسخر حکم اپنے کا کیا سورج اور چاند کو کُلٌّ
یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ط ہر ایک چلتا ہی اُن دونون مین سے واسطے وقت مقرر کے کہ دورا اُسکا تمام ہوتا ہی اور یون ہین چلے جاینگے
قیامت تک ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ یہہ ہی اللہ کہ خالق اُن چیزونکا ہی پروردگار تمھارا واسطے اُسیکے ہی بادشاہی وَالَّذِيْنَ
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ اور جسکو کہ پکارتے ہو اور عبادت کرتے ہو تم سوا اُسکے نہین مالک ایک چھلکی کھجور کے
پس لائق بادشاہت کے اور مستحق عبادت کے وہی ہی اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَاۗءَكُمْ اگر پکارو تم معبودان باطل اپنے کو نفع پہنچنا ودضرر
دفع ہونے کو نہ سنینگے پکارنا تمھارا کیونکہ پتھر ہین پتھر کیا سنین وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ اور اگر سنینگے نہ جواب دینگے تمکو یعنے بطریق
فرض اگر سنینگے تو جواب نہین دینے کے اور مراد نہین برلانے کے کیونکہ قدرت نفع پہنچانے کی اور ضرر دفع کرنے کی نہین رکھتے
وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ اور دن قیامت کے کفر کرینگے ساتھ شرک لانے تمھارے کے یعنے انکار کرینگے تمھارے پوجنے کا اور
کہینگے مَا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ یا اقرار کرین ساتھ بطلان شرک تمھارے کے وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ اور نہ خبر دیگا تجھکو حقیقت سے
کاموں کے کوئی خبر دینے والا مانند حق تعالی خبردار کے يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ اِلَى اللّٰهِ اے لوگو تم محتاج ہو طرف خدا کے یعنے
رزق اُسکے کے اور بخشش اُسکے کے اور خوشنودی اُسکے کے اور بہشت اُسکے کے وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ اور اللہ وُہ ہی بےاحتیاج
تعریف کیا گیا سمجھ لیجئے کہ ماہیات ممکنہ فاعل کے محتاج ہین وجود مین انتم الفقراء طرف اُسکے اشارت ہی اور اللہ سبحانہ
بواسطہ کمال ذاتی کے وجود عالم سے مستغنی ہی واللہ ہو الغنی اس سے عبارت ہی اور ظہور کمال اسما موقوف ہی اوپر وجود اعیان
ممکنات کے پس ایجاد مین کہ نعمت کبریٰ ہی مستحق حمد و ثنا ہی اور کلمہ الحمید یہا ہی طرف اُسکے اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ
اگر چاہے خدا لیجاوے تمکو رو زمین سے یعنے ہلاک کرے اور لے آوے پیدایش نئی یعنے ایسی قوم کہ تمسے زیادہ فرمانبردار
یا ایسے لوگ لاوے کہ جنکو نہ دیکھے نہ سنے ہوں وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ اور نہین ہی یہہ کہ تمکو لیجاوے اور اور کو لاوے اوپر اللہ کے دشوار
وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى اور نہین اُٹھاتا کوئی بوجھ اُٹھانیوالا بوجھ گناہ دوسرے کا وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ
مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى اور اگر پکارے کوئی جان بوجھ والی طرف بوجھ اپنے کے اُٹھایا جاویگا گناہ اُسکے سے کچھ اور اگرچہ ہووے
صاحب قرابت یعنے کوئی گنہگار قرابت والونکو اپنے کا پکارے اور چاہے کہ کچھ گناہ اُسکی اُٹھالین کوئی نہ قبول کریگا کیونکہ اپنے کام مین
ہر ایک گرفتار ہوگا اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ سوا اسکے نہین کہ ڈراتا ہی تو اُن لوگونکو کہ ڈرتے ہین
پروردگار اپنے سے بن دیکھے یا ڈرتے ہین تنہا جیسی خلوت مین اثر اُس ڈر کا ظاہر ہوتا ہی نہ خلوت مین یا ڈرتے ہین عذاب پروردگار سے بن
دیکھے اُس عذاب کے اور قایم رکھتے ہین نماز کو تخصیص ڈرنیوالونکی اور نماز پڑھنے والونکی ساتھ انذار کے اسواسطے ہی کہ یہہ اُس سے فواید
اُٹھاتے ہین وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ اور جو کوئی پاکیزہ ہوگا ہو نسے پس سوا اسکے نہین کہ پاکیزہ ہو واسطے جان اپنی کے کیونکہ
فایدہ اُسکا اُسیکو پہنچتا ہی وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ اور اللہ کے طرف پھر جانا سبکا پس پاکیزونکو جزا پاکیزگی سے دیگا وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى

وَالْبَصِيْرُ اور نہیں برابر ہوتا اندھا اور بینا یعنے کافر مومن کے اور جاہل عالم کے اور گمراہ راہ یافتہ کے مساوی نہیں ہوتا وَلَا الظُّلُمٰتُ
وَلَا النُّوْرُ اور نہ اندھیرا اور نہ اُجالا یعنے باطل اور حق یا معصیت اور طاعت برابر نہیں وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ اور نہ سایہ اور نہ دھوپ یعنے
بہشت اور دوزخ مساوی نہیں یا ثواب اور عقاب یا راحت اور شدت وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَاۗءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ اور نہیں برابر ہوتی زندگی اور
موت یعنے موحد سات مشرکونکے مساوی نہیں اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَاۗءُ تحقیق اللہ سُناد یتا ہے اور سمجھا دیتا ہے جسے چاہتا ہے ساتھ توفیق
اور ہدایت کے وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ اور نہیں تو سنانے والا اُن شخصونکو جو بیچ قبروں کے ہیں یعنے کفار دلونکو کہ گویا مردہ ہیں اِنْ اَنْتَ
اِلَّا نَذِيْرٌ نہیں تو مگر ڈرانے والا اور تجھ پر بھی یہی ہے کہ پیغام پہنچا دے اور ڈرا دے کہ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا
تحقیق ہمنے بھیجا ہے تجھکو ساتھ حق کے کہ اسلام ہے خوشخبر دینے والا ساتھ ثواب کے اور ڈرانے والا ساتھ عذاب کے وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا
نَذِيْرٌ اور نہیں کوئی امت سے مگر گذرا ہے درمیان اُسکے نبی ڈرانیوالا وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور اگر جھٹلا دیں تجھکو
قریش تو عجب نہیں کہ تحقیق جھٹلایا ہے اُن لوگوں نے کہ پہلے اُنسے تھے اپنے پیغمبرونکو جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ آئے تھے
اُنکے پاس پیغمبر اُنکے ساتھ معجزونکے اور ساتھ صحیفونکے جیسے شیث اور ادریس اور ابراہیم علیہم السلام اور ساتھ کتاب روشن کرنیوالے
احکام حلال اور حرام کے مانند توریت اور انجیل کے ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ پھر بعد جھٹلانے کے پکڑا ہمنے اُن لوگونکو جو کافر
تھے پس کیونکر ہوا انکار ہمارا ساتھ عذاب کے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ اللہ نے اُتارا آسمان سے یا ابر سے پانی
فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا پس نکالے ہمنے ساتھ اُس پانی کے میوے کہ مختلف ہیں رنگ اُنکے یا گوناگون قسمیں ہیں اُنکی یا طرح طرح کی شکلیں
ہیں اُنکی وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ اور پہاڑوں سے ٹکڑے ہیں یا خطیں ہیں سفید اور سرخ مختلف ہیں رنگ اُنکے
کہ بعضے بہت سرخ ہیں بعضے کم اور بہت کالے ہیں وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَاۗبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ اور لوگوں سے اور جانوروں
اور چارپایوں سے مختلف ہیں رنگ اُنکے اسیطرح جیسے میوونکے اور پہاڑونکے رنگ مختلف ہیں اور جو کوئی اسقدر حق کا عالم نہو وہ کیونکر ڈرے
اُس سے اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰۗؤُا سوا اسکے نہیں کہ ڈرتے ہیں اللہ سے بندوں اُسکے میں سے عالم کیونکہ شرط ڈرنے کی علم ڈرانیوالے
کا ہے اور صفات اور افعال اُسکے کا پس جسکا علم زیادہ اُسکو ڈر زیادہ اسواسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں بہت ڈرنے
والا تمہارا ہوں ساتھ اللہ کے اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ تحقیق اللہ غالب ہے سزا دینے میں اُس کسیکو کہ نہ ڈرے اُس سے بخشنے والا ہے ڈرنے والونکو
اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ تحقیق وہ لوگ
کہ پڑھتے کتاب اللہ کی کہ قرآن ہے یعنے متابعت کرتے ہیں اُسکی اور قائم رکھتے ہیں نماز کو ساتھ آداب اور شرائط اُسکے کے اور خرچ کرتے ہیں اس
چیز سے کہ دی ہے ہمنے اُنکو پوشیدہ اور ظاہر یعنے دیتے چھپا کے خوف سے ریا کے اور خرچ کرتے ہیں برملا کہ اور ونکو رغبت ہو پیدا دیتے
ہیں چھپا کر صدقات اور ظاہر زکوٰۃ امید رکھتے ہیں ساتھ اُس عمل کے سوداگری کی ہرگز کاسد فاسد نہو گے اور زیان نقصان انکو
نہ پہنچے گا بلکہ بازار حشر میں متاع اعمال اُنکے رواج خوب پاوینگے اور یہہ عمل کرتے ہیں لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ تو کہ پورا
دے اللہ تعالےٰ اُنکو ثواب اُنکا اور زیادہ کرے نیکیاں اُنکی فضل اپنے سے یعنے ثواب پر رتبہ شفاعت زیادہ فرما دے لیاقت ہی کہ
شفاعت اُنکی قبول کرے اُن لوگونکے حق میں کہ مستحق عذاب ہیں اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ تحقیق وہ بخشنے والا گنہگاروں کا ہے ثواب دینے والا
شکر گذارونکا وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ اور وہ چیز کہ وحی کی ہمنے طرف تیرے قرآن سے

وہ ہی حق سچا کرنیوالی اُس چیز کو کہ آگے اُسکے ہی کتابوں سے یعنے مطابق ہو موافق عقائد اور اصول احکام میں انکے اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيرٌ
بَصِيرٌ تحقیق اللہ ساتھ بندوں اپنے کے خبردار باطن انکے کا اور بینا ظاہر انکے کا ہی اور احوال اُن لوگون کا جو تصدیق اور تکذیب قرآن
کی کرتے ہیں پس جزا دیتا ہی پس یہ ہی ہمنے کتابیں پہلی اُمتوں پر اتاری ہیں ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا پھر میراث
دیا ہمنے قرآن کو یعنے عطا کیا ہمنے قرآن ان لوگون کو کہ برگزیدہ کیا ہمنے بندون اپنے سے یعنے اُمت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کو میراث
فرمایا کیونکہ میراث مال ہوتا ہی بغیر طلب اور تعب ہاتھ لگے ایسے ہی قرآن ہی کہ بے جستجو مومنوں کو محض فضل خدا سے پہنچا یا میراث میں دخل
بیگانوں کا نہیں ایسے قرآن میں بھی دشمنوں کو بہرہ نہیں یا میراث کے حصے میں وارثوں کے فرق ہی آٹھواں حصہ اور چھٹا اور چوتھا اور تیسرا اور
آدھا اور دو تہائی اور کوئی سب میراث لیتا ہی ایسے ہی حصہ لینا قرآن سے بھی متفاوت ہی ہر ایک موافق استعداد اپنے کے حقائق
اُسکے سے بہرہ پاتا ہی قدرے کہیں قطرہ کہیں چلو کہیں پیالا کہیں خسم ہی تلوں مع منان ہی خوف سہم دریا سے قلزم ہی فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ
پس بعضا بندوں میں سے ظلم کرنیوالا ہی واسطے نفس اپنے کے ساتھ تقصیر کرنے بیچ عمل کرنے قرآن کے وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ اور بعضا انمیں سے میانہ
روی کہ عمل کرتا ہی ساتھ اکثر اوقات وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ اور بعضا انمیں سے آگے نکل جانے والا ہی ساتھ بھلائیوں کے بحکم خدا
کہ ہمیشہ عمل کرتا ہی احکام قرآن پر ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ یہہ میراث دینا اور برگزیدہ کرنا وہی ہی بزرگی بڑی حضرت عمر فاروق
سے منقول ہی کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اس آیت میں فرمایا کہ سابق ہمارا سب بہشتی کیا ہی اور مقتصد ہمارا نجات پانیوالا
ہی اور ظالم ہمارا بخشا گیا ہی اور تفسیر ثعلبی میں ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تینوں فرقوں کی تفسیر فرمائی کہا سابق وہ ہیں کہ بے حساب بہشت میں
جاوینگے اور مقتصد وہ ہیں کہ حساب انکا آسان ہوگا اور ظالم وہ ہیں کہ مدت تک موقف حساب میں رہینگے اور اللہ تعالی ساتھ رحمت اپنی کے
تلافی حال انکے کی کریگا حضرت عثمانؓ نے کہا کہ سابق ہمارے جہاد والے ہیں اور مقتصد ہمارے وہ ہیں کہ جہاد میں نہیں جاتے لیکن جماعت میں
حاضر ہوتے ہیں اور ظالم ہمارے جنگل میں رہنے والے ہیں کہ نہ جہاد کو جاتے ہیں اور نہ وقت جماعت پاتے ہیں امام ابو اللیث نے کہا کہ
سابق وہ ہیں کہ پہلے ہجرت سے ایمان لائے اور مقتصد وہ بعد ہجرت کے قبل فتح مکہ ایمان لائے اور ظالم وہ کہ بعد فتح مکہ دائرہ اسلام میں
داخل ہوئے عبد اللہ تستری رح نے کہا کہ سابق عالم اور مقتصد متعلم اور ظالم جاہل ہیں بعضوں نے کہا کہ سابق متوجہ مولے اور مقتصد
طالب عقبی اور ظالم مائل دنیا یا بے گناہ اور مرتکب صغیرہ اور صاحب کبیرہ یا تائب ثابت اور تائب عاید اور مصر گناہ پر یا وہ کہ صرف معاد
پر ہو اور معاد اور معاش دونو ملاتا ہو اور معاش معاد پر غالب رکھتا ہو یا عبادت کرنیوالا اللہ فی اللہ اور عبادت کرنیوالا واسطے
خوف اور طمع کے اور عبادت کرنیوالا اور عبادت کے پالذت پانیوالا یا بلا پر صبر کرنیوالا بلا پر اور جزع کرنیوالا بلا پر یا کھانے والا حلال کا
اور شبہہ کا اور حرام کا یا متوجہ طرف مذکور کے اور مشغول ساتھ ذکر کے اور غافل ذکر سے یا متقی اور تائب اور مجرم یا واجد اور طالب
اور غافل یا جسکی حسنات سیات پر غالب ہوں اور برابر ہوں اور سیات زیادہ ہوں حسنات سے یا جسکا باطن ظاہر سے
اچھا ہو اور باطن اور ظاہر برابر ہوں اور ظاہر باطن سے بہتر ہو یا دینے والا فقط اور دینے اور لینے والا اور لینیوالا فقط
والا امام قشیری رح نے کہا کہ یہہ فرقے اہل ایثار اور جود اور سخا ہیں یا طالب مولی کے اور درجوں کے اور نجات کے یا حقائق
سلمی میں ہی کہ دیکھنے والا ہی طرف حق کے اور دیکھنے والا ہی طرف آخرت کے اور دیکھنے والا اپنے سے طرف اپنے
فتوحات میں ہی کہ سابق ہمیشہ بیدار ہی اور مقتصد کبھی بیدار اور ظالم مدام خواب غفلت میں یا لطائف میں ہی کہ سابق منعم سے منعم کو دیکھتا ہی

اور مقتصد منعم سے نعمت کو اور ظالم نعمت سے منعم کو سمجھ لیجئے کہ حق تعالیٰ نے یہ عنایت اس امت پر فرمائی کسی امت پر نہین کی ۔
خلعت اصطفا سب کی حاجت پہنایا ہے اور ابتدا ظالم سے کی ہے کہ شرمندہ نہو اور رحمت سے نہایت امیدوار رہے فقر کہ جو
غرق لجۂ عصیان ہوں سر سے پاؤں تک فضل سے تیرے مگر امیدواری ہے مجھے ۔ لکھا ہے کہ تقدیم ظالم کی از فضل ہے اور تاخیر اسکی عدل
سے اور اللہ تعالیٰ فضل کو دوست تر رکھتا ہے عدل سے اور تاخیر سابق کی اسواسطے ہے کہ ثواب جو دخول بہشت ہے نزدیک تر ہو یا اسواسطے
کہ بھروسا عمل پر نکرے اور عبادت پر مغرور نہووے کہ غرور ایک آگ ہے کہ جب افروختہ ہو ہزار خرمن عبادت سوختہ ہو فر دانش کہ
ذرہ جو ہر تھا وے صد خرمن عبادت باک نہین جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا باغ ہین ہمیش رہنے کے
داخل ہونگے انمین فرشتے انکو گہنا پہنا جاوینگے بیچ ان بہشتونکے کنگن سونے کے اور موتی کے عین المعانی مین ہے کہ زیور
ملوک عرب کا تھا خاص جیسے کہ تاج بادشاہوں عجم کا وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ اور پوشاک انکی بیچ بہشت کے ریشم ہے دنیا کا ساٹن نہین بنا ویسا
لوگونکا وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْۤ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اور کہینگے وے سب جب دوزخ سے گذر کر بہشت مین پہنچینگے سب تعریف واسطے
اللہ کے ہی جسنے دور کیا ہم سے غم دوزخ کا یا خوف و طاعت کا بعضون نے کہا ہے کہ مراد دنیا کی اندوہ ہین مانند خوف مرگ کے یا وسوسہ
شیطانکے یا ڈر بھوکھ پیاس کا یا سلطانکا یا حاسدونکا اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ الَّذِيْۤ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ تحقیق پروردگار
ہمارا البتہ بخشنے والا گنہگارونکا جزا دینیوالا شکر گذارونکا ہے جسنے اتارا ہمکو گھر ہمیش رہنے کے مین کہ بہشت ہے فضل سے اپنے نہ
عمل ہمارے سے لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ نہین لگتی ہمکو بیچ گھر ہمیش رہنے کے کہ بہشت ہے رنج اور تحت طلب
معیشت کے اور تمام خواہشونکے کہ دنیا مین ہین اور نہین لگتی ہمکو بیچ اسکے ماندگی اور کلفت بلکہ سب عیش اور فرح اور راحت ہے
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ اور وہ لوگ جو کافر ہوئے واسطے انکے آگ ہے دوزخ کی لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا
نہ حکم کیا جاویگا اوپر انکے موت کا جسوقت کہ دوزخ مین ہونگے پس مرجاوین اور عذاب سے نجات پاوین اور نہ ہلکا کیا جاویگا انسے تھوڑا
عذاب دوزخ سے بلکہ جب آگ کم ہونے لگی کی زیادہ ہونگے شعلے اسکے كَذٰلِكَ نَجْزِيْ كُلَّ كَفُوْرٍ اسیطرح جزا دیتے ہین ہم کفر
اور کفران کرنیوالے کو وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا اور کافر چلاوینگے بیچ دوزخ کے کہینگے رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ اے
پروردگار ہمارے نکال ہمکو دوزخ سے اور دنیا مین بھیج تو کہ عمل کرین ہم اچھے سوا اسکے جو تھے ہم عمل کرتے یعنی اگر بڑا گناہ کیا اور جانا
عمل ہمارے دنیا مین اچھے تھے دفع فرماویگا اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ کیا نہ عمر دی تھی ہمنے تمکو اسقدر کہ نصیحت
پکڑے بیچ اس عمر کے جو کوئی چاہے کہ نصیحت پکڑے مراد وہ عمر ہے کہ مکلف اسکو نصیحت پذیر ہو سکے بعضون نے کہا ہے کہ دوبرس ہین اور
سائھ کے ہین زاد المسیر مین ہے کہ ستر برس ہین کہ آخر زمانہ نصیحت قبول کرنیکا ہی کیونکہ اسکے بعد زمانہ ہرم یعنی ضعف دکلام ہے کہ تکو عمر دی
اسواسطے کہ پند پذیر ہو وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ اور آیا تمہارا ڈرانیوالا یعنی پیغمبر یا کتاب یا عقل یا مرگ فرزند اور ہمسایون کی یا سفید بالون کا آنا
مادردی نے کہا کہ نذیر وہ ہے جسکو ملک الموت کہتے ہین اور اکثر علما اسپر ہین کہ مراد نذیر سے بڑھاپا ہے کیونکہ زمانہ بڑھاپے کا شمول حیات
کو گھٹاتا ہے موضح مین ہے کہ دوزخی فریاد کرینگے اور کہینگے الہی ہمکو دنیا مین بھیج تا عمل کرین جب ستر برس تک عمر دنیا کی استغاثہ کرینگے
تب انکا جواب دیگا کہ کیا زندگی نہین دی تھی تمکو اور نذیر نہین بھیجا تھا تمہارے پاس کہینگے ہان تکو کانی بانی تھی سنتے اور ڈرانیوالے
کو دیکھا تھا حق تعالیٰ فرماویگا کہ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ پس چکھو عذاب اپنا کہ نہین واسطے مشرکون کے کوئی مدد دینیوالا

ع

کہ عذاب دوزخ کا دفع کرے اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تحقیق اللہ تعالی جانتا ہی پوشیدہ ہیں آسمانوں کی اور زمین کی یعنی احوال کفار
اُسپر مخفی نہیں اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق وہ جانتا ہی سینے والی باتکو هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ وہ ہی جسنے کیا تمکو خلیفے بیچ
زمین کے اور جگہہ پہلے لوگوں کے بٹھایا اور تصرف زمین پر دیا یہہ بڑی نعمت ہی فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ پس جو شخص کہ کفر کرے ساتھ منعم کے اور
کفران کرے اس نعمت کا پس اوپر اسکے ہی جزا اس کفر اور کفران اسکے کی وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا اور نہیں زیادہ کرتا
کافروں کو کفر انکا نزدیک پروردگار انکے کے مگر دشمنی سخت یعنی نتیجہ انکے کفر کا نہیں مگر ناخوشی الہی کہ غضب نا انتہا ہی ہو گا وَلَا يَزِيْدُ
الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا اور نہیں زیادہ کرتا کافروں کو کفر انکا مگر نقصان دنیا آخرت میں قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
کہہ اے محمد کہ کیا دیکھا تمنے شریکوں اپنوں کو جنکو پکارتے ہو اور پوجتے ہو سوا اللہ کے اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ دکھا
مجھکو کیا کچھ پیدا کیا انھوں نے زمین سے اور ان چیزوں سے کہ زمین کے بیچ میں ہیں اور اوپر ہیں یا واسطے انکے ساجھا ہی بیچ پیدا کرنے آسمانوں کے اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ
كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ یا دی ہی ہمنے انکو کتاب ناطق اسپر کہ ہمنے شریک پکڑا ہی پس وہ اوپر حجتوں روشن کے ہیں اس کتاب سے
بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا نہیں ہی ایسا بلکہ نہیں وعدہ دیتے مشرک بعضے انکے بعضوں کو یعنی سردار پیروی کرنیوالوں
اپنے کو بتوں کی شفاعت کا مگر از روے مکر اور فریب کے اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا تحقیق اللہ تعالی نے تھام رکھا ہی آسمانوں
اور زمین کو اس سے کہ ٹل جاویں اپنی جگہہ سے لکھا ہی کہ یہود عزیر کو اور نصاری عیسی کو حق تعالی کا فرزند کہتے ہیں آسمان اور زمین شق ہونے
کو ہوے حق تعالی نے فرمایا کہ ہم قدرت کاملہ اپنے سے انکو نگاہ رکھتے ہیں تو کہ اپنے مقام سے ٹلیں اور جگہہ سے ہلیں وَلَئِنْ زَالَتَا
اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ اور اگر ٹل جاویں تھامیگا ان دونوں کو کوئی شخص پیچھے اسکے اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا تحقیق اللہ ہی
تحمل والا کہ عذاب میں یہود اور نصاری کے جلدی نہیں کرتا بخشنے والا اس کسیکا کہ اس قول سے پھرے وحدانیت حق کا قایل ہوا اور سمجھا
کہ لم یلد ولم یولد صفت اسکی ہی نظم حق تعالی احد ہی اور صمد ہی نکوئی اسکا والد اور نہ ولد ہی کفو و مانند سے منزہ ہی زن و فرزند سے
مبرا ہی روساے قریش نے سنا تھا کہ اہل کتاب نے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا انہیں کہنے لگے کہ لعن اللہ الیہود والنصاری یہہ کیسے فرقے تھے کہ تکذیب
رسل کی کرتے تھے ہمپر اگر پیغمبر آوے تو اسکی تصدیق کریں اور کہنے پر چلیں سو وہ حق تعالی بیان فرماتا ہی وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ
لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ اور قسم کھائی انھوں نے ساتھ اللہ کے سخت قسم اپنی کہ اگر آوے انکے پاس پیغمبر ڈرانیوالا
البتہ ہونگے بہت راہ پانے والے ہر ایک امت سے مانند یہود اور نصاری اور سوا انکے فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا اسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ
وَمَكْرَ السَّيِّئِ پس جب آیا انکے پاس پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ڈرانیوالا نہ زیادہ کیا آنے اسکے نے انکو مگر نفرت اور رمیدگی حق سے
بسبب تکبر کرنیکے اور گردن پھرانیکے فرمان الہی سے بیچ زمین کے اور مکر کرنے برائی کے اور ہلاکت کے اس پیغمبر نذیر کے وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ
السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ اور نہیں گھیرتا مکر برا مگر مکر کرنیوالے کو اور ادھر ادھر سے اسیکو احاطہ کرتا ہی اور جو کوئی کسیکے حق میں چاہتا ہی اپنے
حق میں پاتا ہی فرد سچ ہی کہ چہ کن کو ہی در پیش چاہ * آپ گریگا تو کسی کو نہ ڈاہ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ پس نہیں انتظار کرتے
تکذیب اور مکار مگر عادت پہلوں کی کا کہ عذاب اہل تکذیب اور عقوبت ارباب مکر ہی فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا پس ہرگز
نہ پاویگا تو واسطے عادت اللہ کے بدل ڈالنا یعنے عذاب کو صواب سے نہ بدلے گا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا اور ہرگز نہ پاویگا تو واسطے
عادت اللہ کے پھیر دینا یعنے مکذبوں اور مکاروں سے اوروں کے حوالے نکریگا اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا

اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً کیا نہیں سیر کیا انکے والوں نے بیچ زمین کے پس دیکھیں کہ کیونکر ہوگا آخر کام اُن لوگوں کا کہ پہلے اُنسے تھے جیسے قوم عاد اور ثمود اور تھے وہ سخت تر اُنسے قوتیں اور باوجود اس زور اور توانائی کے نہ رہائی پائی عذاب الٰہی سے اور آثار ہلاکت ہر ایک قوم کی اُنکے دیاریں تا حال باقی ہیں وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ اور نہیں اللہ اس لایق کہ عاجز کرے اُسکو کوئی چیز بیچ آسمانوں کے اور نہ بیچ زمین کے پس وہ جو چاہے سو کرے کوئی حکم اُسکا نہیں پھیر سکتا اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا تحقیق وہ ہی جاننے والا احوال ہر شے کا اشیا سے قدرت والا بیچ تصرف کرنے انکے کے وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ اور اگر پکڑے اللہ لوگوں کو ساتھ جزا اُس چیز کے کہ کماتے ہیں شرک اور معصیت سے نہ چھوڑے اوپر پیٹھ زمین کے کوئی چلنے والا آدمیوں سے یا جن اور انس سے بعضے کہتے ہیں کہ مراد سب حیوانات ہیں کہ شامت گناہ بنی آدم سے ہلاک ہو جاویں جیسے حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں ہوا تھا کہ شومی کفر منکرانکے سے سب جانور ہلاک ہو گئے تھے مگر کشتی والے پس اسوقت میں بھی ہی اگر ساتھ گناہ عاصیوں کے مواخذہ کرے سب ہلاک ہو جاویں وَلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى اور لیکن ڈھیل دیتا ہے انکو ایک وقت مقرر تک کہ زمانہ ہلاک انکا ہے فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا پس جب آویگا وقت مقرر ہلاکت انکے کا پس تحقیق اللہ ہی ساتھ بندوں اپنے کے دیکھنے والا اور جانتا ہے کہ لایق ہلاک کے کون ہے اور مستحق نجات کے کون اور ہر ایک کے موافق حال اُسکے کے جزا اور سزا دیگا فقر دکسی پہ مہر و کرم ہے اُسکا کسی پہ قہر و غضب ہے اُسکا نہیں ہے ذرہ بھی ظلم جانتا ہے عدل ہی عدل سب ہے اُسکا سورۃ یٰسٓ کی ہے تراسی آیتیں ہیں سات سو انتیس کلمے ہیں تین ہزار حرف ہیں فواصل اسکی م ن ہیں اور تطبیق اسکی سورہ فاطر سے یہہ ہے کہ افتتاح اُسکا بحمد الٰہی تھا آغاز اسکا بذکر رسالت پناہی ہوا

سورۃ یٰسٓ مکیۃ وھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثلث وثمانون اٰیۃ

یٰسٓ ۝ کہا ہے بعض نے کہ یہ حرف حروف مقطعہ سے کہ خزانہ غیب ہے کہ حق تعالیٰ نے پہلے اپنی حبیب کو اس سے آگاہ کیا پھر جبرئیل وہ لیکر آئے اور سوا خدا اور رسول اُسکے کے کوئی اُس سے واقف نہیں اور بعضے علما نے یٰس میں کہا ہے کہ یہہ نام قرآن شریف کا ہے اور حقائق میں ہے کہ اللہ کا نام ہے بعضے کہتے ہیں نام سورہ کا ہے اور موئد اسکی یہہ حدیث ہے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھی حق تعالیٰ نے طٰہٰ اور یٰس ہزار برس پہلے پیدا کرنے آسمان و زمین کے اور تفسیر باوردی میں ہے کہ سات نام ہیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جو قرآن میں مذکور ہیں ایک یٰس ہے اور اہل بیت کو آل یٰس کہتے ہیں تائید اسی قول کی ہے امام قشیری رح نے کہا ہے کہ یا اشارت سا تھہ یوم میثاق کے ہے اور سین عبارت ہے اُسکے سر سے ہی سا تھہ احباب اہل اشواق کے بحر الحقائق میں ہے کہ قسم ہے یمن نبوت حبیب کی اور سر مظہر انکے کی بعضے کہتے ہیں کہ معنے اسکی یا انسان ہے لغت طے میں اور اصل میں یا انیسین تھا بسبب کثرت ندا کے کم کر گیا اور حقیقت یہہ ہے کہ عرب کلمہ کو ساتھ حرف کے تعبیر کرتے ہیں پس سین اشارت طرف کلمہ کے ہے اور وہ بقول گذشتہ انسان ہے اور مخاطب با نسانیت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں کہ صفت کمال انسانی آپ میں ثابت ہے اور ہو سکتا ہے کہ کلمہ سید ہو یعنے یا سید المرسلین یا سید البشر اور حدیث انا سید ولد آدم تفسیر اس حروف کی ہو سمجھ لیجئے کہ سب حرفوں میں حرف یا میں کو نسبت اعتدالیت ہے کہ درمیان اُنکے اور زبانیت اُسکے کی موافقت اور برابری ہے اور کوئی حرف یہہ بات نہیں رکھتا اسیواسطے مخصوص ساتھ حضرت کے ہے کہ عدالت حقیقی خواہ طریق توحید میں خواہ احکام شرع میں آپ سے اختصاص رکھتی ہے فرد اُسکو مرتبہ اعتدال حق نے دیا وہی ہے افضل عالم وہی ہے اعدل خلق ۶ اور مضمون حدیث نفیس قلب القرآن یٰس سمجھہ جاؤ کہ فرد دیا شکر خدا نے اُسکو قرآن کا تقریر ہے کہ جسمیں سورہ یٰس ظاہر قلب لشکر ہے صحیح ترمذی میں ہے دا بیت انس رض ہے کہ فرمایا حضرت نے لکل شئ قلب و قلب القرآن یٰس

مصرعہ ہر شی کا ایک دل ہی قرآن کا دل یٰس ہی اور نسائی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور صحیح ابن حبان مین ہی بروایت انس کہ دل قرآن کا
یعنے خلاصہ اور لب قرآن کا یٰس ہی نہین پڑہیگا اسکو کوئی مرد کہ ارادہ کرے رضائے الٰہی کا اور بہشت کا مگر مغفرت کیجاویگی واسطے اسکے
پڑہو اسکو اوپر مُردون اپنے کے یعنے اُن لوگون پر کہ قریب مرگ ہون کیونکہ اس سورت مین آیتین بعث کی اور زمین کے متعلق ہوتی ہین جیسے اُنکی یاد
یا خاصیت ہو اسکی کہ محتضر کو نفع بخشے اور حدیث مرفوع مین ہی اگر پڑہے اس سورۃ کو خائف امن پاوے اور بھوکا سیر ہو اور ننگا لباس
پہنے اور پیاسا سیراب ہو روایت کیا اسکو حارث بن اسامہ نے مسند اپنی مین اور اس سورت کا نام معمہ کہا ہے کہ اپنے قاری پر تمام کرتی ہی
بھلائیونکو اور دافعہ ہی کہ دفع کرتی ہی اس سے سب برائیون کو اور قاضیہ ہی کہ روا کرتی ہی اسکے سب حاجتون کو لکھا ہی کہ کفار مکہ کہتے تھے ای محمد
صلے اللہ علیہ وسلم تو رسول اللہ کا نہین اللہ نے فرمایا کہ یٰسٓ یعنے ای سید وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ قسم ہی قرآن محکم
کی یا حکم کرنے والے کی یا حکمت والے کی تحقیق تو البتہ بیشک و شبہ بھیجے گیون سے ہی اور بر خلق کے وہ بھیجے گئے کہ تھے اوپر راہ سیدہی کے کہ اونکی
یا تو بھیجا گیا ہی اوپر طریق استقامت کے کہ راہ ہی ملانے والی مقصود کو تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ اتارا قرآن اتارنا عزت والے مہربان کا اور تو رسولون سے
ہی لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَا أُنْذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ تو کہ ڈراوے تو عذاب الٰہی سے اُس قوم کو کہ نہین ڈرائے گئے باپ نزدیک والے اُنکے سبب
دوری اور دیر زمان فترتکے یا ڈراوے تو اُنکو ساتھ اُس چیز کے کہ ڈرائے گئے ہین باپ دور والے اُنکے زمان اسمعیل علیہ السلام مین پس وہ
غافل ہین لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰ أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ البتہ تحقیق ثابت ہوئی ہی بات عذاب کی اوپر اکثر کافرونکے یعنے کلمہ لاملئن جہنم من الجنۃ
والناس اجمعین پس وہ نہین ایمان لاتے مراد وہ لوگ ہین کہ حق تعالی جانتا ہی کہ وہ کفر پر مرینگے یا شرک پر مارے جاوینگے مانند ابو جہل
ناہل وغیرہ کے إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَحُونَ تحقیق ہمنے کردی ہین بیچ گردنون اُنکے طوق پس وہ ٹھڈیون
تک ہین سر نہین ہلاسکتے پس وہ گردن اُٹھائے ہوئے ہین تمثیل دی مشرکونکو اُس گروہ سے کہ طوق گردنون مین ڈالے ہین لکھا ہی کہ ابو جہل ناہل نے
قسم کھائی کہ جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اکیلے پاونگا تو سر توڑونگا ایکدن آپ نماز پڑھتے تھے اُس ملعون نے پتھر لا کر ہاتھہ اوپر
اُٹھا کر چاہا کہ آپکے سر پر پٹکون ہاتھہ اوسکا اُسکی گردن مین طوق ہوگیا اور پتھر ہاتھہ مین چپٹ رہا اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ تم
باز رکھا کا مونسے اُنکو جیسے طوق والے عاجز کار و بار سے ہوتے ہین پھر بنی مخزوم نے ہزار کوشش سے ہاتھہ اُسکا چھوڑایا اور گردن
سے جدا کیا ایک نے اُنمین سے کہا کہ جاتا ہون مین اس پتھر سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مارونگا جب آپکے پاس پہنچا اندہا ہوگیا اور
یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ اور کردیا ہمنے آگے اُنکے سے پردہ
اور دیوار اور پیچھے اُنکے سے حجاب اور آنکہین ڈھانک دیا ہمنے آنکھون انکے کو پس وہ نہین دیکھتے پیغمبر کو محقق کہتے ہین کہ آگے کا پردہ طول
امل ہی اور پیچھلا حجاب غفلت گناہان گذشتہ جیسے کیوان دو دیوارون سے گھیر لیا ہو آنکھین اوسکی بند ہونگی دیکھنے دلائل قدرت سے اور
اندہا ہوگا وہ راہ فلاح اور ہدایت سے وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ اور برابر ہی اوپر اُنکے یا ڈرایا تونے
اُنکو یا نڈرایا تونے اُنکو نہین ایمان لاسکے وہ کہ علم ازلی ہمارے مین مونا اور قتل اُنکا کفر پر ہی إِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ
الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ سوا اسکے نہین کہ ڈراتا ہی تو ڈرانا مفید اس شخص کو کہ پیروی کرتا ہی قرآن اور نصیحت کی اور ڈرتا ہی خدا سے
بن دیکھے یا ساتھہ پوشیدہ گی کے نہ ظاہر و کھلانے کو خلق کے یا ڈرتا ہی حق سے ساتھہ اُس چیز کے کہ غایب ہی اُس سے یعنے قیامت کے
معاملہ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ پس خوشخبری دی اُس ڈرنے والے کو ساتھہ بخشش گناہان گذشتہ کے اور ثواب بزرگی والے

زمانہ آیندہ میں کہ بہشت ہی اسباب نزول میں ہی کہ بنو سلمہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر ہمارے مسجد سے دور ہیں اگر ہم نزدیک
مسجد کے گھر بنالیں تو کیسا ہی یہ آیت اتری کہ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ تحقیق ہم جلاتے ہیں مردونکو ساتھ نفخہ بعث کے یا
دلیا مردہ کو ساتھ ہدایت کے اور لکھتے ہیں ہم جو کچھ آگے بھیجا ہی انھوں نے اچھے آوے کاموں سے اور لکھتے ہیں ہم نشانیوں کو قدموں انکے کے طرف
مسجد کے جاتے ہیں یعنے خطوات انکے کہ خطیات کرتے ہیں اور ہر قدم پر ثواب عنایت فرماتے ہیں وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ اور ہر
چیز کو گن لیا ہی یعنے یا نگاہ رکھا ہی یا بیان کیا ہی یعنے بیچ کتاب کہ پیشوا ہی سب کتابونکی اور بیان کرنے والی ہی اکثر اسرار و نکی یعنے لوح
محفوظ بعد نزول اس آیت کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای بنی سلمہ اپنے گھر و نمین رہو کہ ثواب تمہارے قدمونکا لکھا جاتا ہی صحیح
میں ہی کہ بزرگتر لوگونکا ثواب نماز میں وہ شخص ہی کہ دور تر ہو راہ آنے اسکا طرف مسجد کے اور بعضوں نے کہا ہی کہ آثار عام ہی اس کو شامل
جیسے علم کہ لوگوں کو پڑھاوے یا مواضع نیک میں جاوے یا صدقہ جاریہ جیسے پل و مسجد اور مہمان سرای اور چاہ بناوے یا سنت ہو جیسے ظلم یا
کا رواج دے اور ظلم کی بنا رکھے حق تعالی فرماتا ہی کہ سب کو ہم لکھتے ہیں موافق ہر ایک کے جزا دینگے کہ تم اپنے کئے ہوئے ولا نقل نہو کہ گیہوں سے
گیہوں ہوں پیدا ہوتے جو سے جو ہی بو یا تو نے پاویگا وہی جو پکایا تو نے کھاویگا وہی یعنے دنیا میں کیا ہی جو عمل آخرت میں پاویگا وہ
بے خلل کہ نیک کی نیک اور بد کی بد جزا بارگاہ کبریا میں ہی وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ اور بیان کر واسطے مکہ والونکے ایک
مثال رہنے والون گانوں انطاکیہ کے اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ جس وقت کہ آئے انکے پاس بھیجے ہوئے لکھا ہی کہ حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ
السلام نے یا شمعون خلیفے انکے نے بعد رفع عیسی علیہ السلام کے دو حواریونکو کہ یحیی اور تومان نام تھا یا تاروس اور مارونس اور بقول
ثعلبی صادق اور مصدوق نام تھا انطاکیہ کو بھیجا کہ خلق کو طرف خدا کے دعوت کریں وہ دونوں جب نزدیک شہر کے پہنچے ایک پیر مرد
کو کہ گوسفند چراتا تھا اسکو سلام کیا اسنے پوچھا تم کون ہو کہا ہم رسول عیسی کے ہیں لوگونکو ہدایت کرنے کو آئے ہیں کہا صدق دعوی پر تمہارا
کوئی دلیل ہی کہا ہی بیمار کو شفا دیتے ہیں ہم بحکم خدا اور ابرص اور گونگے کو صحت بخشتے ہیں پیر مرد نے کہا میرا فرزند مدت سے بیمار ہی اطبا اسکے
علاج سے عاجز آئے ہیں اگر وہ شفا پاوے تو میں ایمان لاؤں ان دونوں نے جاکر اسکے بالین پر کھڑے ہوکر دعا کی اسنے صحت پائی پیر مرد ایمان لایا
اور وہ حبیب نجار ہی کہ صاحب یاسین کہتے ہیں چھ برس پہلے حضرت پیغمبر ہمارے پر ایمان لایا ہی اور ایک پہلے اسلام لانے والونمیں سے ہی
القصہ خبر ان دونوں شخصونکی انطاکیہ میں فاش ہوئی بہت بیمار ان نے انکی برکت سے صحت پائی بادشاہ نے اس شہر کے کہ بت پرست
تھا خبر انکی سنکر کہ بت پرستی سے منع کرتے ہیں اور طرف وحدانیت کے بلاتے ہیں انکو قید کیا شمعون انکے پیچھے آئے اور مصاحب ہوئے بادشاہ
آشنائی پیدا کرکے ساتھ دانش اور حکمت کے مقرب بادشاہ کے ہوئے وہ قصہ حق تعالی بیان فرماتا ہی کہ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا
فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ یاد کر جس وقت بھیجا ہم نے طرف مردم انطاکیہ کے دو رسولونکو عیسی کے یا شمعون کے بیچ بھیجنا یا وہانکے لوگوں نے ان دونوکو پس
غلبہ دیا ہم نے انکو ساتھ تیسرے کے کہ بقول اصح شمعون الصفا تھے یا شمعان یا سلوم یا یونس فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ پس کہا انھوں
نے ای اہل انطاکیہ تحقیق ہم طرف تمہارے بھیجے گئے ہیں عیسی کی طرف سے یا اسکے خلیفے کی طرف سے قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَآ اَنْزَلَ
الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ کہا وہانکے لوگوں نے نہیں ہو تم مگر آدمی مانند ہمارے اگر با تو نہیں ہم نے کیا بڑائی پائی جو مخصوص
برسالت ہوا اور نہیں اتاری کچھ چیز اللہ نے وحی اور رسالت سے نہیں تم مگر جھوٹھ بولتے ہو دعوی رسالت میں قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ
اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ کہا انھوں نے پروردگار ہمارا جانتا ہی تحقیق ہم طرف تمہارے البتہ بھیجے گئے ہیں وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ اور نہیں ہم پر بیچارہ

مگر پہنچا دینا ظاہر سو ہمنے پہنچا دیا پیغام اگر تم نہ مانو نگے عذاب تم پر آویگا قَالُوْٓا اِنَّا تَطَیَّرْنَا بِکُمْ کہا انھون نے تحقیق ہمنے شگون بد لیا ساتھ آنے
تمھارے کے جیسے تم یہان آئے ہو مینہ نہین برسا سو باعث ہماری خشکسالی ہوگئی لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ اگر نہ باز
رہوگے تم دعوت اپنی سے البتہ سنگسار کرینگے ہم تمکو اور البتہ لگیگا تم کو ہماری طرف سے عذاب دردناک قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ کہا ان رسولون
نے شگون بد تمھارا ساتھ تمھارے ہی یعنے بشامت عقائد فاسدہ اور اعمال باطلہ تمھارے کے ہی اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ آیا اگر نصیحت دئے گئے تم شگون لیتے
ہو اور قتل سے ڈراتے ہو بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ بلکہ تم ایک قوم ہو حد سے نکل جانے والے لکھا ہی کہ شمعون بادشاہ کے ساتھ بتخانہ مین جاتے تھے اور
سجدہ خدا کو کرتے تھے لوگ سمجھتے تھے کہ بت کو کرتے ہین بادشاہ انپر بہت اعتماد رکھتا تھا اور بن مشورہ انکے کے کچھ کام نہین کرتا تھا ایکدن
انھون نے بادشاہ سے کہا کہ سنا ہی دو شخص غریب زندان مین ہین سبب قید کا انکے کیا ہی بادشاہ نے کہا کہ وہ دعوے کرتے ہین کہ سوا بتونکے
اور خدا ہی شمعون نے تعجب سے کہا کہ انکو بلاؤ تو بھی عجب باتین ہین انکے بادشاہ نے بلوایا وہ شمعون کو دیکھکر خوش ہوے اور دلیرانہ بیٹھ گئے شمعون
نے پوچھا کہ تم کسکو پوجتے ہو کہا اسکو جو آفریدگار زمین و آسمان ہی شمعون نے کہا تمھارا خدا کیا کرتا ہی کہا اندھونکو بینا کرتا ہی شمعون نے بادشاہ
کہا کسی اندھے کو بلاؤ اندھا حاضر ہوا شمعون نے کہا تم اپنے خدا سے کہو کہ اسکی آنکھین روشن کرے انھون نے دعا کی اسیدم بینا ہوا شمعون نے
کہا ای بادشاہ ہم اپنے خداؤن سے کہین کہ یہی کام کرین بادشاہ نے آہستہ سے کہا ای شمعون تو جانتا ہی کہ وہ نہ دیکھتے ہین نہ سنتے ہین
نہ کسی شی پر قدرت رکھتے ہین شمعون نے پھر کہا کہ ای جوانو تمھارا خدا اور کیا کرسکتا ہی کہا مردہ کو زندہ کرتا ہی شمعون نے کہا کہ اگر خدا تمھارا
یہہ کام کریگا ہم بھی اسپر ایمان لاوینگے پس دختر بادشاہ کو کہ مدت سے موئی تھی یا مردہ ہفت روزہ کو زندہ کیا بادشاہ کچھ قوم سے ایمان
لایا اور کچھ قوم درپے ایذا کے رسولون اور مومنونکے ہوئی حبیب نجار کو خبر ہوئی کہ کفار درپے ایذائے مومنان ہین اپنے گھر سے انکی
طرف چلا چنانچہ حق تعالے فرماتا ہی وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى اور آیا پرلی طرف شہر کے سے ایک مرد یعنے حبیب نجار دوڑتا
ہوا یہانتک کہ آن پہنچا قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ کہا ای قوم میری پیروی کرو پیغمبرونکی پیروی کرو
ان شخصونکی کہ نہین مانگتے تم سے مزدوری اوپر پہنچانے پیغام خدا کے اور وہ راہ بتانے والے ہین اور راہ پائے ہوے ہین وہ نوجوان کے
بھلائی کی وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ اور کیا ہی مجھکو کہ صدق دل سے نہ عبادت کرون اُس کسیکو کہ پیدا کیا ۲۳
مجھکو اور نیستی سے ہستی دکھائی اور طرف اسکے پھرا اور حکم کے پھیرے جاؤگے تم دن قیامت کے اضافت پیدایش کی طرف اپنے واسطے
اظہار شکر کے کی اور اضافت بعث کی طرف کافرونکے واسطے ڈرانے کے انکو و زجر اسے ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ
بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ کیا پکڑون مین سوا اسکے معبود اور یعنے بت اگر ارادہ کرے اللہ واسطے
میرے ساتھ ایذا کے نہ کفایت کریگی مجھ سے سفارش انکی یعنے بت بلا میری نہ ٹال سکینگے ذرا بھی اور نہ چھڑا سکینگے مجھکو
اگر مین انکو جو طاقت نفع اور ضرر کی نہین رکھتے پوجون اور عبادت اسکی جو قادر ہی نفع پہنچانے پر اور ضرر دفع کرنے پر چھوڑدون
اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ تحقیق مین اسوقت البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے ہون پس قوم نے جو یہہ بات حبیب نجار کی سنی قصد قتل اسکا
کیا اسنے منہہ طرف پیغمبرونکے کر کر کہا اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ تحقیق مین ایمان لایا مین ساتھ پروردگار تمھارے کے پس سنو یعنے
تو کل قیامت کو گواہی ایمان میرے کی دو بعضون نے کہا ہی کہ یہہ خطاب طرف قوم کے کیا اور وہ پتھر مارتے تھے اسکو یہانتک کہ
شہید ہوا قبر اسکے بازار انطاکیہ مین ہی اور ایک قول یہہ ہی کہ اسکو مارڈالا اور اللہ نے زندہ کرکر بہشت مین پہنچایا یا حضرت حسن

سے ہی کہ جب قصد قتل اُسکے کیا حق تعالےٰ نے اُسکو آسمان پر اُٹھا لیا اور از روئے کرامت قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّۃَ کہا گیا کہ اے حبیب
داخل ہو بہشت میں پس جب بہشت میں گیا قَالَ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ کہا اے کاش کہ قوم میری
جانتی ساتھ اُس چیز کے کہ بخشا واسطے میرے پروردگار میرے نے اور کیا مجھکو عزت دیے گیون سے ایک قول یہہ ہی کہ پیغمبر اور مومن اور بادشاہ
مارے گئے اور ایک قول یہہ ہی کہ سلامت نکل گئے اور حبیب نجار مارا گیا یا آسمان پر گیا وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِہٖ مِنْ بَعْدِہٖ مِنْ جُنْدٍ
مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا کُنَّا مُنْزِلِیْنَ اور نہ اتارا ہمنے اوپر قوم حبیب کے پیچھے قتل اور رفع اُسکے کے کوئی لشکر آسمان سے واسطے ہلاک کرنے کا فرون کے
اور نہ تھے ہم اُتارنے والے لشکر واسطے ہلاک کرنے کافرون کے یعنے کافر کیا قدر رکھتے ہین کہ اُنکے بھاگ نے کے واسطے لشکر ملائکہ نازل ہو اور
بدر اور حنین مین جو فرشتے اُترے تھے تعظیم سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کی تھی نہ واسطے کفار کے اِنْ کَانَتْ اِلَّا صَیْحَۃً وَّاحِدَۃً فَاِذَا ھُمْ
خٰمِدُوْنَ نہ تھی عقوبت اہل انطاکیہ کی مگر آواز سخت جبرئیل کی ایکبار کہ دو نو باز و اُس شہر پر کھو لکر کے ناگہان وہ بھی ہولناک
ایک چیخ مین جبرئیل کے مر گئے مانند آتش کے کہ یکبار بجھ جاتی ہی یٰحَسْرَۃً عَلَی الْعِبَادِ اے افسوس اوپر بندونکے مَا یَاْتِیْھِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا
کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ نہین آتا اُنکے پاس کوئی پیغمبر مگر ہوتے ہین ساتھ اُسکے ٹھٹھا کرنے والے اَلَمْ یَرَوْا کَمْ اَھْلَکْنَا قَبْلَھُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّھُمْ اِلَیْھِمْ لَا یَرْجِعُوْنَ
کیا نہین دیکھا اور نہین جانا انھون نے کہ کتنون کو ہلاک کیا ہمنے پہلے اُنسے اہل قرنون سے یہہ گروہ طرف اُنکے نہین پھر آتے یعنے دنیا مین عود نہین
کرتے وَاِنْ کُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ اور نہین سب مگر اکھٹے نزدیک ہمارے حاضر کئے جاوینگے دن قیامت کے واسطے جزا کے یعنے وہ جو پہلے
ہلاک ہوئے ہین اور یہہ مخالف جو پچھلے ہین سب عرصہ گاہ حشر مین ہماری درگاہ مین حاضر ہونگے اور اقوال اعمال اپنے کی جزا سزا پاوینگے دردناک
الیم اور عقاب عظیم مین گرفتار ہونگے وَاٰیَۃٌ لَّھُمُ الْاَرْضُ الْمَیْتَۃُ اور نشانی ہی قدرت ہماری کی واسطے کافرونکے زمین مردہ یعنے خشک ہے
گیاہ کہ ہمنے بسبب باران کے اَحْیَیْنٰھَا وَاَخْرَجْنَا مِنْھَا حَبًّا فَمِنْہُ یَاْکُلُوْنَ زندہ کیا ہمنے اُسکو اور نکالا ہمنے اُسمین سے دانہ اناج کا
پس اُسمین سے کھاتے ہین وَجَعَلْنَا فِیْھَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِیْھَا مِنَ الْعُیُوْنِ اور کئے ہمنے بیچ اُسکے باغ کھجورون سے اور
انگور وسے اور بہائے ہمنے بیچ اُسکے چشمون سے لِیَاْکُلُوْا مِنْ ثَمَرِہٖ تو کہ کھاوین میوون اُسکے سے وَمَا عَمِلَتْہُ اَیْدِیْھِمْ اور نہین بنایا نقصان
میوون کو جو مذکور ہوے ہاتون اُنکے نے بلکہ محض قدرت الٰہی سے بنے تھے اَفَلَا یَشْکُرُوْنَ کیا پس نہین شکر کرتے منعم کا اور اُن نعمتونکا
کے اور عبادت مین اُسکے نہین مصروف ہوتے تیسیر الحقایق مین ہی کہ معنے آیت اہل اشارت یون بیان کرتے ہین کہ زمین دل کی زندہ کیا ہم
ساتھ باران عنایت کے اور اُگایا ہمنے اُس سے دانہ طاعت تو کہ روحین اُس سے غذا پاتی ہین اور کئے ہمنے بیچ اُسکے باغ ذکر کے کھجورونکے
اور شوق کے انگورونکے اور بہائے ہمنے اُسمین چشمے حکمت کے تو کہ اثمار مکاشفات اور مشاہدات سے فائدہ اُٹھاوین اور بار
اعمال سے کہ بجالاتے ہین صدقات اور خیرات سے حظ پاوین آیا پس شکر نہین کرتے یعنے شکر کیا چاہیئے اوپر اس نعمت ظاہرہ اور باطنہ
کے تو کہ موجب مزید نعمت ہو لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ بیت شکر کر نعمت کا ہر دم شکر کر تا کہ نعمت ہو زیادہ اے پسر سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ
کُلَّھَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِھِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ پاک ہی وہ اللہ جسنے پیدا کیا اقسام سارے اُس چیز سے اگاتی ہی زمین مانند نباتات
اور اشجار کے اور جانون اُنکے سے مثل بیٹا بیٹی کے اور اُسی چیز سے کہ نہین جانتے طرح طرح کی خلقت سے وَاٰیَۃٌ لَّھُمُ الَّیْلُ نَسْلَخُ مِنْہُ
النَّھَارَ فَاِذَا ھُمْ مُّظْلِمُوْنَ اور نشانی ہی واسطے اُنکے ہماری قدرت کی رات کہ از دست ظلمت کے اتار لیتے ہین ہم اُس سے دن کو پس ناگہان
وہ آنے والے ہین اندھیری مین وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّھَا اور نشانی قدرت ہماری کی ہی واسطے اُنکے سورج کہ چلتا ہی طرف

قرار گاہ اپنے کے صحیح مسلم مین ہی کہ مستقر آفتاب تحت عرش ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مستقر سے مراد حد معین ہی کہ دورا اسکا جہان تک تمام ہوتا ہی
ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ یہہ جانا سورج کا طرف قرارگاہ اپنے کے اندازہ ہی خداوند غالب دانا کا وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ
الْقَدِيمِ اور چاند کے واسطے مقرر کین ہمنے منزلین اٹھائیس بارہ برجونمین کہ ہر برج مین دو منزلین اور تہائی ہوتی ہی اور ہر دن
قریب ایک منزل کے قطع کرتا ہی منازل اجتماعیہ مین نور اسکا بڑہتا اور استقبالیہ مین گھٹتا ہی اور بیل طرف جھکنے اور کمانوار ہونے
کرتا ہی یہانتک کہ پھرتا ہی مانند شاخ کھجور پرانے یک سالہ کے کہ خشک ہوکر تیڑہی بشکل ہلال ہوتی لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ
وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ نہ سورج کو لائق ہی اسکو یہہ کہ پالیوے چاند کو اسکے مکانمین کیونکہ چاند پہلے آسمان پر ہی اور سورج چوتھے پر
یا نہین لائق سورج کو کہ پالیوے چاند کو سرعت سیر مین کیونکہ چاند سب برجون کو ایک مہینے مین قطع کرتا ہی اور سورج برس مین پس
اگر سورج سرعت مین مانند ماہ کے ہو فصلین سال کی بد وضع ہو جاوین اور خلل معیشت حیوانات مین پڑ جاوے اور نہ رات نکل جاتی ہی
دن سے اس معنے کر کہ روشنی پر اسکے غالب ہو اور سب وقتونمین رات ہی رہے بلکہ آگے پیچھے آتی ہی بعضون نے کہا ہی کہ مراد دن رات
دونو انکی نشانین چاند سورج ہین اور حاصل یہہ ہی کہ جیسا سورج سرعت مین چاند کو نہین پاتا چاند بھی روشنی مین سورج پر سبقت نہین
لیجاتا وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ اور ہر ایک ستارا چاند اور سورج اور غیر انکے بیچ آسمان کے تیرتے ہین جیسے مچھلی پانی مین وَآيَةٌ لَّهُمْ أَنَّا
حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ اور نشانی قدرت ہمارے کی واسطے انکے ہی کہ تحقیق سوار کیا ہمنے باپون انکے کو بیچ کشتی بھری ہوئی کے
یعنے کشتی نوح مین کہ بھری تھی آدمیون سے اور تمام حیوانات سے اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد ذریت سے اولاد ہی کہ پشتونمین باپونکی تھی
یا مراد کشتی ہی یعنے فرزندان خورد کو جو قوت سفر کی خشکی مین نہین ہی تو انکے واسطے کشتی مقرر کی ہمنے وَخَلَقْنَا لَهُم مِّن مِّثْلِهِ
مَا يَرْكَبُونَ اور پیدا کیا ہمنے واسطے انکے مانند اس کشتی کے وہ چیزین کہ چڑھتے ہین انپر جیسے بجرے اور ناوین اور مانند اسکے بعضون
نے کہا ہی کہ مراد اونٹ ہین کہ کشتیان بیابانکی ہین وَإِن نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنقَذُونَ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ
اور اگر چاہین ہم ڈبو دیوین کشتی والونکو پس نہو فریاد کو پہنچنے والا واسطے انکے ڈوبنے سے بچالے اور نہ وہ چھڑائے جاوین موت سے
مگر مہربانی کر اپنی طرف سے اور فائدہ دین ہم انکو فائدہ دنیا ایک مدت تک کہ اجل انکی پہنچے وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ
وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ اور جب کہا جاتا ہی واسطے کافرونکے ڈرو اس عذاب سے کہ آگے تمھارے ہی تم سے امتون جھٹلانے
والیون پر آیا اور اس عذاب سے کہ پیچھے تمھارے ہی یعنے آخرت مین اور ایمان لاؤ تم تو کہ رحمت کئے جاؤ منہہ پھیرتے ہین اور عناد زیادہ
کرتے ہین وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ اور نہین آتی انکے پاس کوئی نشانی نشانیون پروردگار انکے
سے یعنے قرآن اور دلائل وحدانیت رحمان مگر ہوتے ہین اس سے منہہ پھیرنے والے وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ
الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ اور جب کہا جاتا ہی واسطے انکے کہ اوپر درویشون اور محتاجون کے
خرچ کرو اس چیز سے کہ دی ہی تمکو اللہ نے کہتے ہین وہ لوگ جو کافر ہین واسطے ان لوگونکے کہ ایمان لائے کیا کھلاوین ہم ان لوگونکو کہ اگر
چاہتا اللہ کھلا دیتا انکو یعنے تمھارے زعم مین اللہ قادر ہی کھلانے پر سب مخلوق کے جائے تھا کہ وہ انکو کھلاتا اور اسنے جو نہین کھلایا تو ہم
بھی نہین کھلاتے إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ نہین تم اے مسلمانو مگر بیچ گمراہی ظاہر کے کہ ہمکو اوپر مخالفت ارادہ الٰہی کے حکم کرتے ہو اور
یہہ بات انکی خطا تھی کیونکہ خدا نے بعضونکو غنی کیا بعضونکو محتاج واسطے آزمایش کے حکم فرمایا ہی کہ اغنیا اپنے مال مین سے فقرا کو دین

پس مشیت خدا کا بہانہ کرنا اور راہ کریا کو کہ نفقہ دینے کو فرمایا ہی ترک کرنا محض خطا اور عین جفا ہی نظم ای توانگر تیرا ہی جتنا مال ہی فقرا کا بھی
حصہ اسمین نکال ہی ورنہ آخر کو پھر قیامت مین ہی غرق ہوگا تو بحر حسرت مین نہ نفع پھر دیگا وہان نہ کچھ ارمان ہو سوچ کر دست جو کچھ ہو دنیا
یہان ۞ وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی ھٰذَا الْوَعْدُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اور کہتے ہین کافر کب ہی یہہ وعدہ یعنے قیام قیامت اگر ہو تم سچے مَا یَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَیْحَۃً
وَّاحِدَۃً تَاْخُذُھُمْ وَھُمْ یَخِصِّمُوْنَ نہین انتظار کرتے وہ مگر آواز ایک کا کہ پکڑلیوے انکو وہ جھگڑتے ہون سودا اور معاملہ دنیا مین اور اسرافیل
علیہ السلام صور پھونکین اور سب خلق مرجاوے الا ماشاء اللہ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ تَوْصِیَۃً وَّلَآ اِلٰٓی اَھْلِھِمْ یَرْجِعُوْنَ پس نکر سکینگے وصیت کرنا یا
حاضر ہونے اور نہ طرف اہل اپنے کے کہ غائب ہین پھر جا سکینگے یعنے طاقت بازار سے گھر جانے کی نرکھینگے وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا ھُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ
اِلٰی رَبِّھِمْ یَنْسِلُوْنَ اور پھونکا گیا بیچ صور کے بعد چالیس برس کے دوسری بار پس ناگہان وہ قبروں سے نکل کر طرف پروردگار اپنے
کے دوڑتے ہین اور ان چالیس برس مین کافرونکو عذاب نہین ہوگا جب اٹھینگے قَالُوْا یٰوَیْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا کہین گے اے وائے
ہمکو کس نے اٹھایا ہمکو اور جگایا خوابگاہ ہمارے سے یعنے قبر سے فرشتے جواب مین کہینگے ھٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ یہہ ہی جو کچھ
وعدہ کیا تھا خدا نے بعث اور نشر کا اور تم کہتے تھے کب ہی یہہ وعدہ مَتٰی ھٰذَا الْوَعْدُ اور سچ کہا تھا پیغمبروں نے کہ بعث اور جزا ہوگی لیکن تم نہین
مانتے تھے اِنْ کَانَتْ اِلَّا صَیْحَۃً وَّاحِدَۃً فَاِذَا ھُمْ جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ نتھا پکارنا انکا مگر آواز ایک کہ نفخہ اخیرہ ہی یعنے پھر پھونکنا زندہ ہوئے
پس ناگہان وہ سب نزدیک ہمارے حاضر کئے گئے فَالْیَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ پس آج کے دن ظلم کیا
جاویگا کوئی جی کچھ جزاے کردار اپنے سے نہ ثواب گھٹاوینگے نہ عذاب بڑھاوینگے قدر استحقاق ہر ایک کے سے اور نہ جزا دئے جاؤگے اے اہل
محشر مگر جو چیز کہ تھے تم کرتے برائی اور بھلائی سے اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّۃِ الْیَوْمَ فِیْ شُغُلٍ فٰکِھُوْنَ تحقیق رہنے والے بہشت کے آج کے دن بیچ
شغل کے ہین یعنے باتین کرتے اور خوشیان کرتے اور میوے کھاتے اور لذتین اڑاتے اور شغل حوروں کی صحبت ہی یا انکے سماع کی لذت ہی یا مہما
کی حق کرامت ہی یا نعمات بہشت کی مسرت ہی اور انواع عذاب دوزخیون سے فراغت یا اللہ تعالیٰ مشغول کریگا انکو ایسی چیزون مین کہ
بھول جاوینگے آخر یار ونکو اپنے جو دوزخ مین ہین کیونکہ یاد انکی موجب تلخی لذت عشرت ہی بحر الحقایق مین ہی کہ مراد اصحاب جنت سے
طالبان بہشت ہین کہ مقصود انکا نعیم جنان ہی حق تعالیٰ انکو نعم مین مشغول کریگا اور یہہ حال اگرچہ دوزخیون کے نسبت
بلند ہی لیکن یہہ نسبت طالبان حق پست نظر آتا ہی یہانتک کہ اکثر اہل الجنۃ بلہ سمجھا تا ہی کہا ہی کہ یہہ آیت حضرت شیخ شبلی رح کے روبرو
پڑھی آہ بھر کر بیہوش ہوگئے جب بخود آئے کہا کہ بیچارے اگر جانین کہ کسی سے مشغول ہوے ہین فی الحال گرداب ہلاکت مین ڈوب جاوین
کشف الاسرار مین شیخ الاسلام خواجہ عبد اللہ انصاری رح سے منقول ہی کہ مشغول ساتھ نعمت بہشت کے عام مومنون کے واسطے ہی اور
جو مقربان بارگاہ مین مطالع شہود اور ملاحظہ نور وجود سے ایک لحہ طرف نعیم بہشت کے نہین التفات کرتے مثنوی جس گھر مین
تیرا وصل میسر ہووے ہی بہتر وہ بہشت سے مجھے گھر ہووے تو نو بریان ہو تو بھی مجھے بستان ہی بستان شیرین بن سے بھی بد تر ہووے
ھُمْ وَاَزْوَاجُھُمْ فِیْ ظِلٰلٍ عَلَی الْاَرَآئِکِ مُتَّکِئُوْنَ وہ یعنے اصحاب بہشت اور بی بیان انکی دنیا کی یا حوروں بیچ سایون کے ہین
زیر قصور حرارت آفتاب سے دور اور تختون کے یا چھپر کھٹون کے تکیے لگائے ہوے کہ اہل نعم ہین لَھُمْ فِیْھَا فَاکِھَۃٌ وَّلَھُمْ مَّا یَدَّعُوْنَ
واسطے انکے بہشت کے میوے ہین سب طرح کے اور واسطے انکے ہی جو مانگین اختلاف ہی ابن عباس رض سے نقل ہی کہ جو کچھ بہشتی
خیال مین لاویگا کھانے اور پینے سے بن اسکے کہ زبان سے نکالے سامنے اپنے مہیا کر دیکھیگا اور واسطے انکے ہی سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ

رَّحِيْمٍ سلام کہا گیا ہے واسطے پروردگار مہربان کی طرف سے معالم میں جابر بن عبداللہ رضہ سے نقل کیا ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اہل بہشت نعیم اپنے میں مستغرق ہونگے کہ ناگہان نور انپر چمک جاویگا جب سر اوپر اُٹھاوینگے حضرت پروردگار فرماویگا
سلام علیکم یا اہل الجنۃ فرد عجب وہ دن ہی کہ جسدن پیام یار آوے کلام یار سنیں اور سلام یار آوے وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا
الْمُجْرِمُوْنَ اور جدا ہو جاؤ آج کے دن ای مشرکو موحدونسے اور ای منافقون مخلصونسے کہ تمکو دوزخ دکھاوینگے اور انکو بہشت
کہ انکا عقیدہ نیک تھا اور تمھارا زشت اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ کیا نہ عہد کیا تھا میں نے طرف
تمھارے اور نفرمایا تھا میں نے تمکو ای بیٹو آدم کے عبادت کرو شیطانکی یعنی ہتونکی شیطانکے کہنے سے اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ تحقیق وہ واسطے
تمھارے دشمن ظاہر ہی اور عداوت اُسکی تمھارے باپ آدم سے سب پر روشن ہی وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ اور یہہ کہ عبادت کرو میری کہ میں دو
تمھارا ہون هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ یہہ عبادت میری راہ ہی سیدھی بہشت کی وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا اور البتہ تحقیق گمراہ کیا شیطان
نے تم میں سے ای آدمیو خلقت بہت کو اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہ تھے تم سمجھتے اور اپنے اُسکو دام فریب میں نہ پھنسنے دیتے هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ
كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ یہہ ہی دوزخ جو تھے تم وعدہ دئیے جاتے دنیا میں تمھیں جانیکا اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ داخل ہو تم اُسمیں آج کے دن سبب
اُسکے کہ تھے تم چھپاتے حق کو اور کفر کرتے تھے انبیا سے اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ آج کے دن مہر رکھینگے ہم اوپر مونہون اُنکے کے
جو انکار کرتے ہین کہ ہم مشرک نتھے اور تکذیب رسل کی ہمنے نہین کی اور شیطانکی پرستش کی وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا
كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ اور بولینگے ہم سے ہاتھ اُنکے اور گواہی دینگے پاؤن اُنکے ساتھہ اُس چیز کے کہ تھے وہ دنیا میں کرتے کشف الاسرار
مین ہی کہ جیسے اعضا اعدا کے گواہی دینگے اوپر افعال بد اُنکے کے ایسے ہی جوارح اولیا کے شاہدی بھرینگے اوپر طاعات اُنکے کے چنانچہ
آثار مین وارد ہی کہ حقتعالی بندہ مومن کو خطاب فرمائیگا کہ کیا لایا وہ شرم کریگا کہ طاعت و عبادت اپنی بیان کرے حقتعالی
اعضا کو اُسکے گویا کریگا تا کہ ہر ایک اعمال اپنے بیان کریگا یہان تک کہ پورے انگلیون کے گواہی دینگے اوپر تسبیحات کے چنانچہ وارد ہی
کانہن مسئولات مستنطقات وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ اور جو چاہین ہم دنیا مین البتہ مٹا ڈالین ہم اوپر
آنکھون اُنکے کے پس ڈھونڈھنے پھرین راہ پس کہان دیکھینگے اُسکو وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا
وَّلَا يَرْجِعُوْنَ اور اگر چاہین ہم البتہ صورت بدل ڈالین ہم اوپر جگہہ اُنکے کے پس نکر سکین وہ آگے چلنا اور نہ پھر جانا یا طرف حرکت
پہلی کے رجوع کرنا وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ اور جسکو عمر دراز دیتے ہین ہم الٹا کر دیتے ہین ہم اُسکو بیچ پیدائش کے یعنے قوت کو اُسکے
ضعف سے بدل ڈالتے ہین اور جوانی کو بڑھاپے سے اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے کہ جو کوئی اُلٹنے پر پیدائش کے قادر ہی وہ مٹانے
آنکھونکے اور بدلنے پر صورتکے قدرت رکھتا ہی بلبت کرنا انکار اُسکی قدرت کا کمال جہل ہی یہہ سب کچھ صعب ہی اور اُسپے
کچھ سہل ہی کفار مکہ کے کہتے تھے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم شاعر ہین رد قول اُنکے مین حق تعالی فرماتا ہی وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ
اور نہین سکھایا ہمنے اُس پیغمبر اپنے کو شعر اور نہین لائق واسطے اُسکے شاعر کہنا کیونکہ اگر شعر کہتا تو شبہ لوگون کو پڑتا کہ فصاحت
شاعری کے سبب سے قرآن بنالیا ہی اسواسطے حق تعالے نے اسکو شعر نہین سکھایا کہ وہ شبہ نہ پڑے اور جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کسی شاعر کا بطور تمثیل شعر زبان مبارک پر لاتے تھے تو بحر اُسکی بدل جاتی اور موزونیت مین اُسکے خلل آجاتا تھا چنانچہ
ایکدن آپنے پڑھا کفی الاسلام والشیب للمرء ناہیا امیر المومنین ابوبکر صدیق رضہ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

شاعر یون کہا ہی کفی الشیب والاسلام للمرء ناہیا پھر آپنے بطریق اول ہی پڑھا ابوبکرؓ نے کہا اشہد انک رسول اللہ وما علمک الشعر
وما ینبغی لک اور کلمات حضرتکے سے کہ بعضے موزون واقع ہین جیسے انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب بغیر تکلف کے اور بن قصد کے صادر
ہوئے ہین انکو شعر نہ کہا چاہیئے کیونکہ شعر اُسے کہتے ہین کہ کلام موزون مقفّی صادر ہو ساتھ قصد قائل کے اور تشریح اسکی مفصل سورہ بقرہ
مین بیچ تفسیر آیتہ ثم اقررتم وانتم تشہدون کے گذری ہی اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ
نہین وہ جو ہمنے اُسکو سکھایا ہی مگر نصیحت اور قرآن روشن معانی اور حقائق مین یا روشن کرنیوالا احکام حلال اور حرام کے تو کہ ڈراوے
قرآن یا محمد ساتھ قرآن کے اُس شخص کو کہ ہی وہ زندہ یعنے عاقل اور فہم دار کیونکہ جاہل اور غافل مثل مردہ کے ہی یا اُس شخص کو کہ مومن ہی علم
الٰہی مین کیونکہ حیات ابدی ساتھ ایمانکے ہی اور تخصیص ڈرانے کی مومن کو واسطے انتفاع اُسکے کے ہی ساتھ اسکے اور ثابت ہووے بات
عذاب کی اوپر کافرونکے کہ قرآن کو قبول نہین کرتے اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ کیا نہین دیکھا
اور نہین جانا اُنھونے یہہ کہ پیدا کیا ہمنے واسطے اُنکے اُس چیز سے کہ بنائے ہاتھون ہمارے نے چارپائے جانور مانند اونٹ اور گائی اور گوسفند کے
پس وہ واسطے اُسکے مالک ہوتے ہین اور تصرف کرتے ہین سمجھ لیجے کہ ہاتھون سے بنانا موافق محاورہ خلقت کے بیان کیا ہی کہ جو کوئی آپ اکیلا کوئی
کام کرتا ہی تو کہتا ہی کہ یہہ کام مین نے اپنے ہاتھون سے کیا ہی یعنے کوئی اور شریک نتھا وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ اور مسخر
کیا ہمنے اُن جانورون کو واسطے اُنکے پس بعضا اُنہین سے سواری اُنکی ہی جیسے اونٹ اور بعضا اُنہین سے کہاتے ہین جیسے گائے اور گوسفند
وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ اور واسطے اُنکے بیچ چارپایون کے فائدے ہین پوست اور بال اور پشم سے اور پینے کی چیزین ہین دودھ
اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ کیا پس نہین شکر کرتے نعمت ہماری کا کہ انعام کے ساتھ پیدائش انعام کی اور مسخر کرنے اُنکے کے اور فائدہ دینے کے ساتھ
اُنکے وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ اور پکڑا مشرکون نے سوا اللہ کے معبود تو کہ وہ مدد کیے جاوین اُنسے اور حال اُنکا
وہ ہی لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ نہین کر سکتے مدد اُنکی کیونکہ بے شعور قدرت کا بھی نہین رکھتے اور بت پرست
واسطے بتونکے لشکر ہین حاضر کیے گئے کہ دنیا مین نگہبانی اُنکی کرتے ہین یا قیامت کو لشکر اُنکا ہونگے کہ ساتھ اُنکے حاضر ہونگے دوزخ مین فَلَا
يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ پس چاہیئے کہ نہ غمگین کرے تجھکو بات اُنکی کہ نسبت اولاد کی جناب باری کو کرتے ہین اور شریک اُسکے ٹھہراتے ہین
یا تجھے شاعر ساحر بتاتے ہین اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ تحقیق ہم جانتے ہین جو کچھ پوشیدہ کرتے ہین کینہ اور بغض اور جو کچھ ظاہر
کرتے ہین کلمے کفر کے اور جزا دینگے ہم اُسپر انکو فرد کرتے ہو بیان جو کہ پاؤگے جزا ہی وہ دانائے نہان و آشکارا کہ بیان لکھا ہی کہ
ابی ابن خلف یا ابوجہل یا عاص بن وائل چند استخوان کہنہ ہاتھ مین ملتا ہوا مجلس شریف نبوی مین حاضر ہو کر کہنے لگا کون ہی کہ ان اجزاء
متفرق کو جمع کرکر بار دگر زندہ کرے بعضے سردار قریش کے بھی وہان حاضر تھے آپنے وہ اُسکے منہ پر مار کر فرمایا کہ آفریدگار تیرا انکو
جلاویگا اور تجھے بھی اور یہہ آیت نازل ہوئی اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ کیا نہین دیکھا اور
نہین جانا آدمی نے یہہ کہ پیدا کیا ہمنے اسکو آب منی سے اور مرتبہ بمرتبہ ترقی دیکر پیٹ سے باہر نکال کر بچے سے بڑا کیا گویائی دی پس
ناگہان وہ جھگڑنے والا ہی ظاہر وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ اور بیان کی واسطے ہمارے ایک مثال یعنے امر عجیب لایا استخوان
کہنہ ہاتھ مین ملکر ہوا پر اڑا کر اور بھول گیا پیدایش اپنی کو کہ ہم نے کسطرح اسکو پیدا کیا قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ کہا کون
زندہ کریگا ہڈیون کو اور حال آنکہ وہ بوسیدہ ہین یعنے گوشت پوست رگ پٹھے سے قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ کہدے

محمد صلے اللہ علیہ وسلم زندہ کریگا اسکو وہ جسنے قدرت کاملہ اپنی سے پیدا کیا تھا اسکو پہلے بار اور عدم سے وجود مین لایا تھا وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ
عَلِيمٌ ﴿۷۹﴾ الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ اور وہ ہر پیدایش کو جانتا ہی تفصیل وار سب مخلوق کا
اُسے علم ہی کوئی چیز کیسی کہین ہو اُسکو معلوم ہی اکٹھا کرنے پر اسکے قدرت رکھتا ہی جسنے کیا واسطے تمہارے درخت سبز مین آگ کو پس
ناگہان تم اُس سے آگ روشن کرتے ہو سمجھ لیجئے کہ جیسے پتھر سے آگ نکلتی ہی ویسے ہی درخت سبز سے کہ مرخ اور عفار اور بانس ہی ڈالیان
اُنکی جبین رگڑی جاتی ہین تو آگ نکلتی ہی سو حقتعالے فرماتا ہی کہ جو قادر ہی آگ نکالنے پر درخت سبز سے کہ اُسمین پانی ہی جو جوہر نار کی ضد ہی
وہ البتہ قادر ہی اعادہ طراوت پر بیچ اُس چیز کے کہ تر و تازہ تھا اور خشک ہو گیا أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يَخْلُقَ
مِثْلَهُم کیا نہین وہ کوئی کہ جسنے پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو قادر ہی اوپر اسبات کے کہ پیدا کرے مانند اُنکے بَلَىٰ ہان ہی قادر اوپر اُسکے
وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿۸۱﴾ اور وہ ہی پیدا کرنیوالا بہت خلق جاننے والا کیفیت احوال مخلوقات کی إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ
سوا اسکے نہین کہ حکم اُسکا جسوقت کہ ارادہ کرے کسی چیز کے پیدا کرنیکا یہہ ہی کہ کہے واسطے اُسکے ہو پس ہو جاتا ہی سمجھ لیجئے کہ یہہ تمثیل
ہی اوپر کمال قدرت کے کہ جو چاہتا ہی وہ اُسے دم ہوتا ہی ایک آن کی اُسمین تاخیر نہین ہوتی چنانچہ تفسیر کبیر مین ہی کہ مراد اس قول سے سرعت
نفاذ امر ہی تکوین اشیا مین اوپر اسرع وجہ کے کہ ممکن ہو نہ تکلم ساتھ اس کلمہ کے اور بعض کہتے ہین کہ یہہ کلمہ علامت ہی کہ جب فرشتے
سنتے ہین جانتے ہین کہ کوئی شئی حادث ہوگی فرد کیونکہ نہ حرف کاف و نون صنعت حق پر دال ہی کہتے ہی جسکے بن گیا فاقہا خاتم
تمام فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۸۳﴾ پس پاکی اور بے عیبی ہی اُسکو کہ بیچ ہاتھ قدرت
اُسکے کے ہی بادشاہی ہر چیز کی اور طرف اُسیکے پھر جاؤگے واسطے جزائے اعمال کے یہہ آیت وعدہ ہی واسطے دوستونکا اور وعید
ہی واسطے دشمنونکے فرد اعدا کے واسطے تو اشد العذاب ہی اور دوستونکو طوبی وحسن مآب ہی سورۃ صافات مکی ہی ایک سو
بیاسی آیتین ہین آٹھ سو ساٹھ کلمے ہین تین ہزار آٹھ سو چھبیس حرف ہین فواصل اُسکی قدم بنا ہین اور نظم اور تطبیق اُسکی سورہ
سورۃ والصّافات مکیّۃ وھی تیس سے یہہ ہی کہ آغاز دونون کا بذکر توحید خدا ہی مائۃ واثنتان وثمانون آیۃ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَالصَّافَّاتِ صَفًّا ﴿۱﴾ قسم ہی فرشتون کی جو صف باندھتے ہین عبادت حق مین صف باندھ کر فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا ﴿۲﴾ پھر ڈانٹ سنے
والون کی شیطانون کو کہ باتین سننے کو آسمان پر چڑھتے ہین ڈانٹ کر فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا ﴿۳﴾ پھر تلاوت کرنے والون کی ذکر کو
یعنے وحی کو کہ انبیا پر اُترتی ہی سمجھ لیجئے کہ حق تعالی قسم کھاتا ہی فرشتونکی کہ صف باندھے ہین ہوا پر کہ جو فرمان ہو بجا لاوین یا قسم
کھاتا ہی غازیون کی کہ صف باندھے واسطے جہاد کے یا قسم کھاتا ہی مومنونکی کہ صف باندھے ہین واسطے جماعت کے یا قسم کھاتا ہی
علما کی کہ صف باندھے ہین واسطے افادہ خلق کے یا قسم کھاتا ہی مرغونکی کہ صف باندھے ہین ہوا پر اگر مراد فرشتے ہین تو ڈانٹ
سنے ہین بادلونکو اور قصد تلاوت مین تسبیح تحمید کے مشغول ہین اور اگر مراد غازی ہین تو ڈانٹنے والے گھوڑونکے ہین
یا دشمنونکے اور تلاوت اُنکی تکبیر وتہلیل ہی اور اگر مراد مومن ہین تو انوار ریاضت سے ڈانٹنے والے شیطانونکے ہین اور نماز مین
پڑھنے والے قرآن کے ہین اور اگر مراد علما ہین تو ڈانٹنا اُنکا کفر اور فسق سے ہی ساتھ دلیل وحجت کے اور تلاوت اُنکی احکام شرع
ہین اوپر خلق کے اور اگر مراد مرغ ہین تو ذکر حق کی تلاوت سے آفات اپنے سے ٹالتے ہین صاحب تاویلات نے کہا ہی کہ قسم کھائی

ہی نفوس سالکان طریق توحید کی کہ موافق مشاہدے کے بیچ صف باندھے ہین اور خطرات شیطانی اور خیالات نفسانی کو زجر کرتے ہین اور انواع ذکر قلبی یا زبانی مین مشغول رہتے ہین بحر الحقایق مین ہی کہ صافات ارواح ہین اور زاجرات الہامات الٰہی کہ زاجر ہین عوام کو مناہی سے اور خواص کو رویت طاعات سے اور اخص کو التفات کونین سے اور تالیات نفوس ذاکرہ ہین کہ بحکم من احب شیئا اکثر ذکرہ عمر اپنی یاد حضرت حق مین صرف کرتے ہین بیت یاد مین تیری دن رات بسر کرتے ہین یہ شام کرتے ہین یون ہین یون ہین سحر کرتے ہین ۔ لکھا ہی کہ کفار مکے کے تعجب سے کہتے ہین کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم سب خداؤنکو طرف ایک خدا کے لایا ہی حق تعالی نے ان آیتون مین قسم کھا کر فرمایا کہ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ تحقیق معبود تمھارا اپنی ذات مین البتہ ایک ہی یکتا اور یگانہ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ پروردگار آسمانونکا اور زمین کا اور جو کچھ کہ درمیان انکے ہی اور پروردگار مشرقونکا اور کواکب کا کیونکہ ہر کوکب کی ہر روز مشرق علاحدہ ہی جسمین نکلتا ہی اور ایسے ہی مغرب جدی ہی جسمین ڈوبتا ہی اور یہان مغارب کا ذکر نہین کیا واسطے اکتفا کرنے ساتھ احد الضدین کے اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ۨالْكَوَاكِبِ تحقیق ہمنے زینت دی ہمنے آسمان دنیا کو ساتھ آرایش کواکب کے کشاف مین ہی کہ مراد شکلین مختلف ستارون کی ہین جیسے ہیئت ثریا اور بنات النعش اور سوا انکے کے اشکال نیئر شکلون مین سے وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ اور نگاہ رکھا ہمنے آسمانونکو نگاہ رکھنا چڑھنے ہر شیطان سرکش کے سے لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى نہین سن سکتے یعنے طاقت سننے کی اور کان رکھنے کی نہین رکھتے طرف باتون فرشتون بلند تر کے کہ مطلع ہین اوپر بعضے اسرار لوح محفوظ کے اور آپس مین کہتے ہین وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُحُوْرًا اور پھینکے جاتے ہین یعنے آگ یا رانڈھے جاتے ہین ہر جانب سے رانڈھے جانا وَلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ اور واسطے انکے ہی عذاب سخت آخرت مین یا لازم ہو جانیوالا دنیا مین اور انکو طاقت سننے کلام ملائکہ کی نہین ہی اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ مگر جو کوئی اوچک لے گیا ایکبار اُچک لیجانا کچھ بات فرشتے کی پس پیچھے لگتا ہی اسکے شعلہ جلانے والا یا ستارا چمکتا کہ اسکو جلا دیا ابدا پہنچا د لکھا ہی کہ رکانہ بن زید اور ابو الاسدین کہ منکر حشر اور بعث کے تھے ہمیشہ اپنی قوت پر گھمنڈ کرتے تھے اور درمیان قریش کے اپنی بڑائی بیان کرتے تھے حق تعالی نے یہہ آیت اتاری کہ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا پس پوچھ مشرکان مکے سے کیا وہ سخت تر پیدایش مین یا جو پیدا کئے ہین ہمنے فرشتے اور آسمان اور زمین اور ستارے اور مشارق اور شہب اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ تحقیق ہمنے پیدا کیا ہے پدر انکے کو مٹی چپکتی ہوئی سے پس مادہ انکا اصلی کیچڑ ہی کہ ملا ہی جزو آب اور جزو خاک سے سمجھ لیجے کہ مراد اس کلام سے اثبات بعث کا ہی اور رد انکی بات کا کیونکہ وہ اگر بسبب عدم قابلیت مادہ کے محال جانتے ہین تو مادہ موجود ہی اور قابل انضمام کے ہی اور اگر قدرت فاعل کے منکر ہین تو جو ان اشیا سے مذکورہ کے پیدا کرنے پر قادر ہو وہ ضم اجزا اور اعادہ حیات پر بطریق اولی قدرت رکھیگا کیونکہ قدرت صفت ذاتی اسکی ہی کبھی آن نہین جاتی اور سب کے حق مین برابر ہی پس جب مہر قدرت اسکا مطلع ارادات سے طلوع ہوگا سب ظلمت ممات سے نکلکر نور حیات پاوینگے اور بعث اور حشر قایم ہوگا فرد
لیس ہلا تو ہوا سے پیارے تو یہہ بیہ پایا ہو حشر بہ جی اُٹھے قبر دینے مردے کفن پہنے ہوئے ۔ معالم التنزیل مین ہی کہ گمان تھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ جو کوئی قرآن سنیگا ایمان لاویگا مشرکان مکے نے جو قرآن سنا اور ٹھٹھا کیا آپ کو انکا حال سے تعجب آیا یہہ آیت نازل ہوئی بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ بل واسطے قطع کلام اول کے ہی اور زاد المسیر مین ہی

دع ہی یعنے چھوڑ کلام کفار کو اور اُنسے ہاتھ اُٹھا تعجب کیا تو اُنکے نہ ایمان لانے پر ساتھ قرآن کے اور ٹھٹھا کرتے ہین ساتھ اُسکے یا تعجب کیا تو
کہ باوجود قدرت حق کے کیون انکار بعث کا کرتے ہین اور ٹھٹھا کرتے ہین اوپر تعجب کرنے تیرے کے وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ اور داب
انکا یہہ ہی کہ جسوقت نصیحت دیئے جاتے ہین ساتھ کسی چیز کے نہین یاد رکھتے اُسکو اور پند پذیر نہین ہوتے ساتھ اُسکے وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً
يَّسْتَسْخِرُوْنَ اور جس وقت دیکھتے ہین کوئی معجزہ کہ دلیل صدق قول تیرے کا ہی ٹھٹھا کرتے ہین آپسمین ایک دوسرے کو بلا کر
وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ اور کہتے ہین نہین یہہ کہ ہمنے دیکھا مگر جادو ہویدا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ اَوَاٰبَآؤُنَا
الْاَوَّلُوْنَ کیا جب مر جاوینگے ہم اور ہوجاوینگے ہم مٹی اور ہڈیان بن گوشت اور پوست کے کیا ہم البتہ اُٹھائے جاوینگے یا باپ
ہمارے پہلے قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہان اُٹھائے جاؤگے تم اور باپ تمہارا اور حال اسکا تم ذلیل
ہوگے اور جب قیامت آویگی فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ پس سوا اسکے نہین کہ وہ اُٹھانا ڈانٹنا ہی
ایک بار یعنے ایک پھونک ہی صور مین پس ناگہان وہ زندہ ہون قبر و نسے اُٹھکر دیکھتے ہونگے وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ
اور کہینگے ای وائے واسطے ہمارے یہہ ہی دن جزا کا کہ ہم سے وعدہ کرتے تھے فرشتے کہینگے ہان هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ
بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ یہہ ہی دن فیصل کرنیکا معاملونکے یا جدا کرنیکا نیکون کو بدونسے جو تھے تم ساتھ اُسکے جھٹلاتے اور باور نکرتے تھے
پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم آویگا فرشتونکو اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ اکٹھا کرو اُن لوگونکو جو ظلم کرتے
تھے اپنی جان پر ساتھ شرک لانیکے اور قسم اُنکے کو یعنے بت پرستونکو ساتھ بت پرستونکے اور ستارون پرستونکو ساتھ
ستارہ پرستونکے یا عورتون اُنکی کو کہ کافر ہین اور اُس چیز کو تھے وہ عبادت کرتے بعضے کہتے ہین کہ مراد ظالم سے ظلم کرنیوالے
مخلوق پر ہین ساتھ جور کے اور اپنے نفس پر ساتھ گناہ کے اور حشر یہہ ہی کہ حساب گاہ مین اُنکو لیجاوینگے جیسے زانی کو ساتھ زانی کے
اور مددگار ونکو ظالم کے ساتھ ظالم کے قوت القلوب مین ہی کہ ایک شخص نے عبداللہ بن مبارک سے پوچھا کہ مین درزی ہون کبھی
واسطے ظالم کے کپڑا سیون اور اُسکے مددگارون سے ہو جاؤن ابن مبارک نے فرمایا کہ نہین تو اعوان سے نہین بلکہ ظالمون سے ہی
اعوان ظلمہ وہ ہین کہ سوئی اور تاگے تیرے ہاتھ بیچتے ہین فرد مدد ظالم کی مت کر ان سے رہ تو دور ای رافت گروہ ظالمان ہین تا ہو
محشور ای رافت اور اصح یہہ ہی کہ ظالم مشرک ہی ساتھ دلیل وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ کے کہ فرماویگا اکٹھا کرو مشرکون کو اور ازواج
اُنکے کو اور اُس چیز کو کہ تھے وہ پوجتے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے بتون وغیرہ سے فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ پس راہ دکھاؤ اُنکو
یعنے مشرکونکو اور معبودون اُنکے کو طرف رستے دوزخ کے وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ اور جب دوزخ کی طرف منہہ کرین کھڑا
کرو اُنکو حساب گاہ مین یا صراط پر تحقیق وہ سوال کئے گئے ہونگے یعنے اُنسے عقائد اور اعمال اُنکے سے پوچھنا واسطے زیادہ تنبیہ
اُنکے کے پھر فرشتے کہینگے مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ کیا ہی واسطے تمہارے کہ نہین مدد کرتے آپسمین ایکدوسرے کی اور اس عذاب
حساب سے نہین چھڑاتے وہ کچھ جواب ندینگے حق تعالیٰ فرماویگا فرشتونکو کہ یہہ آپسمین ایکدوسرے کی مدد نہین کرتے بَلْ هُمُ الْيَوْمَ
مُسْتَسْلِمُوْنَ بلکہ وہ آج کے دن فرمانبردار ہین وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ اور حساب گاہ مین منہہ کرینگے بعضے
اُنکے اوپر بعضونکے پوچھتے ہوئے یعنے رؤسا اور ضعفا آپس مین ایکدوسرے کو پوچھینگے کہ یہہ کیا حال ہی جو ہمپر پیش آیا یا سرزنش
کرینگے ایک دوسرے کو قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ کہینگے ضعیف رئیسونکو قوم کے کہ تحقیق تمہین تھے کہ آتے تھے

ہمارے پاس نصیحت اور نیکو اہی سے کہ تمہارے زعم میں ہم میں تھا یا قہر اور قوت سے یا طرف قسم سے یعنے قسم کہا کر کہتے تھے کہ دین یہی حق ہی جس پر ہم
تمہیں بلاتے ہیں قَالُوا بَلْ لَّمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ کہینگے رئیس جواب میں انکے یون نہیں ہی بلکہ تھے تم ایمان والے یعنے تم راہ راست پر نہ تھے
کہ ہم تمکو گمراہ کیا ہو وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ اور نہ تھا ہمکو اوپر تمہارے کچھ غلبہ کہ زبردستی تمکو گمراہی کے طرف لاتے یون
بَلْ كُنتُمْ قَوْمًا طَاغِينَ بلکہ تھے تم ایک قوم سرکش فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا پس ثابت ہوا اوپر ہمارے قول پروردگار ہمارے کا کہ
عذاب ہی یعنے لاملئن جہنم إِنَّا لَذَائِقُونَ تحقیق ہم البتہ چکھنے والے ہیں عذاب آج کے دن فَأَغْوَيْنَاكُمْ إِنَّا كُنَّا غَاوِينَ پس گمراہ کیا
تھا ہمنے تمکو تحقیق جیسے ہم تھے گمراہ کیونکہ جیسا آپ ہوتا ہی ویسا ہی دوسرے کو چاہتا ہی فرد چاہتا ہی بد ہی ہووے بد ہر ایک نیک کہتا ہی
ہووے ہر ایک نیک حق تعالیٰ فرماویگا فَإِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ پس تحقیق تابع اور متبوع آجکے دن بیچ عذاب کے شریک ہیں جیسے
گمراہی میں شریک تھے إِنَّا كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ تحقیق ہم اسیطرح کرتے ہیں ساتھ مشرکوں کے إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ
يَسْتَكْبِرُونَ تحقیق یہ تھے کہ جسوقت کہا جاتا تھا واسطے انکے کہ کوئی نہیں کوئی مستحق عبادت کے مگر اللہ تکبر کرتے تھے داعی اپنے سے
یا سرکشی کرتے تھے کہنے اس کلمہ کے سے وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُو آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ اور کہتے تھے کیا ہم البتہ چھوڑ دینے والے ہیں
عبادت معبودون اپنے کو واسطے ایک شاعر دیوانے کے یعنے اسکے کہنے سے ہم عبادت اصنام ترک نہیں کرنیکے حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کو جو نسبت شعر اور جنونکی کرتے تھے حقتعالے اسکے جواب میں فرماتا ہی بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ یون نہیں ہی جو
وہ کہتے ہیں بلکہ آیا محمد صلے اللہ علیہ وسلم اوپر ساتھ حق کے یا لایا حق کو اور سچا کہا ہی پیغمبرونکو جو پہلے اس سے گذرے إِنَّكُمْ لَذَائِقُو
الْعَذَابِ الْأَلِيمِ تحقیق تم اے کافرو البتہ چکھنے والے ہو عذاب درد دینے والا دوزخ میں بسبب شرک اور تکذیب کے وَمَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ
تَعْمَلُونَ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ اور نہ جزا دئے جاؤگے تم مگر جو کچھ کہ تھے تم کرتے مگر بندے اللہ کے خالص کئے گئے شک اور شرک سے کہ جزا انکے مضاعف
ہوگی أُولَٰئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ فَوَاكِهُ یہہ لوگ کہ واسطے انکے ہی رزق معلوم یعنے ظاہر نہ چھپا یا معلوم ہی خاصیت اسکی کہ ہمیشہ رہنیوالا
اور پر لذت والا ہی وہ رزق میوے ہیں ہر قسم کے خشک اور تر وَهُم مُّكْرَمُونَ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ اور وہ عزت دئے جاوینگے بیچ بہشتون نعمت کے
عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ اوپر تختونکے آمنے سامنے ایکدوسرے کے نا دیکھکر آپس میں خوش ہون يُطَافُ عَلَيْهِم بِكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ بَيْضَاءَ
لَذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ پھرایا جاویگا اوپر انکے یعنے ساقیان بہشت پھرا دینگے اوپر انکے پیالے شراب پاک اجلی سے سفید یعنے شیر سفید زیادہ تر
دودھ سے ہوگی لذت بخش پینے والونکو کہ جاری ہوگی روئے زمین پر مانند انہار اسکے لَا فِيهَا غَوْلٌ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنزَفُونَ بیچ اسکے
خرابی ہی جیسے شراب دنیا میں ہوتی ہی کہ عقل جاتی رہتی ہی درد سر وغیرہ پیدا ہوتا ہی اور نہ بہشتی اس شراب پینے سے مست ہوکر بیہودہ
بکینگے وَعِندَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِينٌ كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ اور نزدیک انکے بیٹھی ہونگی لونڈیان نیچے نظر رکھنے والیان یعنے سوا شوہر
اپنے کے کسی پر نگاہ نڈالینگی خوبصورت آنکھون والیان گویا کہ وہ انڈے ہیں چھپائے ہوئے یہہ تشبیہ فرمائی ہی حورونکی
ساتھ انڈونکے ملاحت اور پاکیزگی اور خوش رنگی میں اور مقرر ہی کہ بیضہ شتر مرغ سفید کچھ گونہ صفرت رکھتا ہی اور حسن الوان
ابدان اہل عرب کے نزدیک یہی ہی اور وہ اپنے انڈے کو پرونمیں اپنے پوشیدہ رکھتا ہی کہ غبار آلودہ نہو فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ
يَتَسَاءَلُونَ پس منہ کرینگے بعضے بہشتیون اوپر بعضونکے سوال کرتے ہوئے احوال دنیا کا اور ماجرا اسکا یا دشمن اور
دوست کا قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ کہیگا ایک کہنے والا بہشتیونمیں سے یاروں اپنے کو کہ تحقیق میں جب دنیا میں تھا

واسطے میرے ہمنشین منکر بعث کا تھا منافل نے کہا کہ یہہ وہ دونو بھائی ہین جنکا قصہ سورہ کہف مین ہی یہودا اسون اور قطروس کافر
یہودا مومن کہیگا کہ بھائی میرا قطروس نام دنیا مین سرزنش کرتا ہوا یقول ائنک لمن المصدقین کہتا تھا کیا تو قیامت کو البتہ ماننے
والون مین سے ہی ءاذا متنا وکنا ترابا وعظاما ءانا لمدینون کیا جب مرجاوینگے ہم اور ہو جاوینگے ہم مٹی اور ہڈیان پرانی کیا ہم
البتہ جزا دئے جاوینگے یعنے ہم کو زندہ کرکر جزا دینگے قال ہل انتم مطلعون کہیگا یہودا اہل بہشت کو کیا تم جھانکنے والے ہو دوزخیون کو
مراد اسکی یہہ ہوگی کہ احوال بھائی کا میرے معلوم کرو کہ کون سے درکے مین ہی اور کسطرح کے عذاب مین مبتلا ہی بہشتی کہینگے
کہ تو اسکو خوب پہچانتا ہی تو ہی جھانک کر دوزخ مین دیکھ فاطلع فراٰہ فی سواء الجحیم پس جھانکے گا یہودا پس دیکھے گا قطروس کو
درمیان دوزخ کے قال تاللہ ان کدت لتردین کہیگا یہودا کہ ای قطروس قسم ہی اللہ کی تحقیق نزدیک تھا تو کہ ہلاک کر ڈالے
مجھکو گمراہ کرکے ولولا نعمۃ ربی لکنت من المحضرین اور اگر نہوتی بخشش پروردگار میری کہ مجھکو ہدایت کی اور فتنے تیرے سے بچایا
البتہ ہوتا مین حاضر کئے گیون سے دوزخ مین ساتھ تیرے پھر یہودا فرشتون سے کہیگا ایسا کہ بھائی اسکا سن لے افما نحن بمیتین آیا
پس نہین ہم مرینگے بہشت مین الا موتتنا الاولی وما نحن بمعذبین مگر موت ہمارے پہلے تھی دنیا مین اور نہین ہم عذاب کئے گئے
فرشتے کہینگے ہان ہرگز نہین مروگے اور نہ معذب ہوگے یہودا کہیگا ان ہذا لہو الفوز العظیم تحقیق یہی ہی مراد پانا بڑا کہ ہمیشہ
راحت مین رہینگے اور عذاب نہ دیکھینگے لمثل ہذا فلیعمل العاملون واسطے ایسے ہی چیز کے کہ باقی ہی پس چاہیے کہ عمل کرین عمل
کرنیوالے نہ واسطے دولت دنیا کے کہ فانی ہی پھر حق تعالے فرماتا ہی اذلک خیر نزلا ام شجرۃ الزقوم کیا یہہ نعمت بہشت کی
جو مذکور ہوئی بہتر ہی از روئے مہمانی اور پیشکشی کے یا درخت سینڈ کا اور وہ درخت ہی ولایت تہامہ مین کہ پیدا ہوتا ہی اور
میوہ اسکا بدبو اور کڑوا ہی حق تعالے نے درخت دوزخ کا کہ میوہ اسکا دوزخیونکو زبردستی کھلاوینگے یہہ نام رکھا اور ایک نوع عذاب کا
یہہ بھی ہوگا اور فرمایا کہ انا جعلناہا فتنۃ للظالمین تحقیق کیا ہمنے درخت زقوم کو بلا اور عذاب واسطے ظالمونکے آخرت مین یا امتحان
دنیا مین کیونکہ کافر دنیا جو سنا کہ درخت زقوم دوزخ مین ہی کہنے لگے کہ آگ مین کیونکر درخت سبز ہوگا یہہ نجانا کہ اللہ قادر ہی سب چیز پر یہانتک
سمندر کیڑے کو کیسے آگ مین پیدا کرتا ہی اور جلاتا نہین درخت کو آگ مین پیدا کرے اور نہ جلاوے تو کیا عجب ہی معالم مین ہی کہ ابن زبعری نے
قریشونکے سردارونکو کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو زقوم سے ڈراتا ہی اور وہ لغت بربرہ مین مکھن اور کھجور کو کہتے ہین اور ابو جہل
نااہل اٹھا اور اکابر عرب کو اپنے ساتھ لایا اور لونڈی کو کہا کہ زقوم لا وہ مکھن اور کھجورین لائی کہنے لگا کہ کھاؤ یہہ وہ زقوم ہی
کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہمین ساتھ جسکے وعید کرتا ہی حق تعالی نے یہہ آیت اتاری کہ زقوم وہ نہین جو یہہ گمان کرتے ہین
انہا شجرۃ تخرج فی اصل الجحیم تحقیق وہ ایک درخت ہی کہ نکلیگا بیچ جڑ دوزخ کے اور شاخین اسکی بلند ہوکر سب درکونمین پہنچ جاوینگی
طلعہا کانہ رءوس الشیاطین شگوفہ اسکا گویا کہ دوسر ہین شیطانونکے زشتی اور ہولناکی مین بعضے کہتے ہین کہ شیاطین سانپ
ہولناک ہین بعضے کہتے ہین نیچر کالے گردنکے تھے انکو رؤس الشیاطین کہتے تھے فانہم لاٰکلون منہا فمالئون منہا البطون
پس تحقیق دوزخی البتہ کھانیوالے ہین اس درخت زقوم سے پس بھرنے والی ہین اس سے پیٹونکو مارے بھوک کے
یا زبردستی کھلاوینگے انکو ثم ان لہم علیہا لشوبا من حمیم پھر تحقیق واسطے انکے اوپر کھانے اسکے البتہ ملونی ہی پانی گرم
کرکے گرداب بہت جاگ یعنے زقوم کھلاکر آب گرم پلاوینگے کہ آنتین مل جاوے ثم ان مرجعہم لالی الجحیم پھر تحقیق

پھر جانا انکا بعد اس کھانے پینے کے البتہ طرف دوزخ کے ہے اور یہہ پہلی مہمانی انکی تھی اِنَّھُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَھُمْ ضَآلِّیْنَ فَھُمْ عَلٰٓی اٰثٰرِھِمْ
یُھْرَعُوْنَ تحقیق انھوں نے پایا تھا باپون اپنونکو گمراہ پس وہ اوپر قدمون انکے کے دوڑے جاتے ہین یعنے تقلید انکی کرتے ہین
وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَھُمْ اَکْثَرُ الْاَوَّلِیْنَ اور البتہ تحقیق گمراہ ہوگئے پہلے قوم انکے اکثر پہلے لوگونمین جیسے قوم نوح اور عاد اور ثمود وَ
لَقَدْ اَرْسَلْنَا فِیْھِمْ مُّنْذِرِیْنَ اور البتہ تحقیق بھیجے تھے درمیان انکے ڈرانے والے کہ انکو عذاب ہمارے سے ڈراتے تھے وہ انپر ایمان لاتے
فَانْظُرْ کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِیْنَ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ پس دیکھہ کیونکر ہوا آخر کام ڈرائے گیونکا یعنے عذاب انپر آیا مگر بندے اللہ کے
خالص کیے گئے کہ ڈرانے سے فائدہ مند ہوا اور عذاب سے بچ گئے وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِیْبُوْنَ اور البتہ تحقیق پکارا ہمکو نوح نے اور ہلاک
ہونا اپنی قوم کا چاہا اور اجابت کی ہمنے پس بہت اچھی اجابت کرنیوالے ہین ہم کہ غرق کردیا کفار قوم اسکے کو طوفانمین وَنَجَّیْنٰهُ وَاَھْلَهٗ
مِنَ الْکَرْبِ الْعَظِیْمِ اور نجات دی ہمنے اسکو اور اہل اسکے کو سختی بڑی سے کہ غرق ہونا تھا یا ایذا قوم کی تھی وَجَعَلْنَا ذُرِّیَّتَهٗ ھُمُ الْبٰقِیْنَ
اور کیا ہم نے اولاد اسکے کو وہی باقی رہنے والے واسطے نسل کے قیامت تک حدیث مین ہے کہ تین بیٹے انکے سام اور حام اور یافث
اور بیبیان انکی کشتی مین تھین باقی رہین اور سوا انکے کوئی نہ رہا سب آدمی انہین کے اولاد سے ہین سام پدر عرب اور فارس و روم
ہے اور یافث پدر ترک اور خزر اور سقالب اور حام پدر ہند اور حبش اور بربر ہین وَتَرَکْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ اور باقی رکھی ہمنے اوپر
نوح کے ثنا گوئی درمیان پچھلوں کے کہ امت محمدیہ ہین صلے اللہ علیہ وسلم یا چھوڑا ہمنے کہ انمین پچھلی کہین سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ
سلامتی ہو اوپر نوح کے بیچ عالمونکے اور ایک قول یہہ ہے کہ یہہ ابتدائے کلام ہے حق تعالی سلام کہکر اوپر نوح علیہ السلام کے فرماتا ہے
اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ تحقیق ہم اسیطرح جیسے نوح کو جزا دی ہے احسان کرنیوالونکو دیتے ہین اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ
تحقیق نوح بندون ہمارے ایمان والونسے تھا ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِیْنَ پیچھے دعائے نوح کے ڈبویا ہمنے اوروں کو یعنے کافران قوم انکی
وَاِنَّ مِنْ شِیْعَتِهٖ لَاِبْرٰھِیْمَ اور تحقیق تابعون اسکے سے البتہ ابراہیم تھا اصول شرائع طریق توحید مین تابع ہین کہ ہمیشہ
عاید طرف پیغمبر ہمارے کے ہے کنایت غیر مذکور اور حضرت خلیل اگرچہ صورت مین سابق تھے لیکن معنے مین متابع آپکے ہین کیونکہ متصل ہر وقت
فضیلت آپکی کے قابل ہوئے اور دین کو آپ کے سراہا اور واسطے آپکے دعا کی کہ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ الآیة نظم
ظاہر مین گرچہ آیا پس انبیا ہے تو یہ باطن مین لیک سب کا ہوا پیشوا ہے تو یہ الله رے یہہ رتبہ یہہ شوکت یہہ برات ہے معلوم [illegible]
ہمارے کہ کیا ہے تو اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ یاد کر اسکو جسوقت کہ آیا ابراہیم پروردگار اپنے کے پاس ساتھ دل سلامت
یا پاک کے علائق سے یا خالی کے محبت دنیا سے یا دل فارغ کے محبت غیر سے یعنے روئے نیاز لایا درگاہ مین نیاز مین ساتھ اس
دل کے کہ تعلق دوجہان سے وارستہ تھا فرد تھا مین غیر کا خطرا نہ غیر کی الفت نہ انسے بیگانہ دوجہان سے ہوا وہ آشنا کی تھی الفت
اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ یاد کر جسوقت کہا ابراہیم نے واسطے باپ اپنے آزر کے اور قوم اپنی کے کس چیز کی عبادت
کرتے ہو اَئِفْکًا اٰلِھَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِیْدُوْنَ آیا جھوٹھ باندھکر معبود سوا اللہ کے چاہتے ہو فَمَا ظَنُّکُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پس کیا
گمان ہے تمہارا ساتھ پروردگار عالمونکے کہ تمہین عذاب نکریگا اسپر کہ جو مستحق عبادت ہے اسکو چھوڑکر غیر اسکی عبادت
کرتے ہو قوم نے یہہ بات ابراہیم علیہ السلام کی سنکر جواب دیا کہ کل ہماری عید ہے صحرا کو جاوینگے آج کھانا طرح طرح کا بتون
کے رکھے جاتے ہین صبح کو وہان سے پھر کر بتخانے مین جاکر بطریق تبرک ان کھانون کو [illegible] تھا اور تماشا کرتا

کیا زیب و زینت ہمارے اصنام کی ہی بعد مشاہدہ کرنیکے ہمکو معتقد و رکھیگا تو اور ملامت نکریگا فرد کرتا ہی ملامت جو تجھے تو پھر آنے دیکھا نہیں
تو نے پیر سے بتون کو میری جان پر حضرت ابراہیم نے سنکر کچھ جواب نہ دیا دو تین دن باپ اور یارون اُنکے نے کہا کہ آؤ ای ابراہیم
چلین فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ پس نظر کی اُسنے ایک نظر بیچ تارو نکے اور مقام اور پھرنا اُنکا دیکھا یا بیچ کتاب علم نجوم کے اور
قوم اُسکی جو علم نجوم کو مانتی تھی اسواسطے اُسی علم سے اُنسے بات کی فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ پس کہا تحقیق مین بیمار رہونگا مین استدلال
کرتا ہون کہ مجھ پر طاعون آئیگا اور وہ لوگ طاعون کو بہت بد جانتے تھے فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ پس پھر گئے اُس سے پیٹھ موڑ کر اس خوف
سے کہ طاعون مرض متعدی ہی ایسا نہو کہ ہمپر بھی آجاوے پھر جب وہ صحرا کو چلے گئے حضرت ابراہیم بتخانہ کو چلے فَرَاغَ إِلَىٰ آلِهَتِهِمْ فَقَالَ
أَلَا تَأْكُلُونَ پس پوشیدہ آئے حضرت ابراہیم طرف بتون اُنکے کے بتونکو آراستہ دیکھا اور خوان کھانیکے چنے تھے پس کہا ٹھٹھے سے
کیا نہیں کھاتے اِن کھانون کو پھر کہا مَا لَكُمْ لَا تَنطِقُونَ کیا ہی واسطے تمھارے کہ نہیں بولتے تم اور مجھے جواب نہیں دیتے فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا
بِالْيَمِينِ پس پہنچے آئے اوپر بتونکے اور مارا بتونکو مارنا کرنا تھہ قوت نام کے پاس یدہ ہاتھ کے بالسبب قسم کے کہ کھائی تھی تاللہ
لاکیدن اصنامکم یعنی حضرت ابراہیم نے بتونکو ٹکڑے ٹکڑے کیا چنانچہ سورۂ انبیا مین گذرا اور نمرودیون نے عیدگاہ سے آکر بتخانہ
مین شکست و ریخت دیکھکر معلوم کیا کہ یہہ سب کام ابراہیم کے ہین فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَزِفُّونَ پس متوجہ ہوئے طرف ابراہیم کے دوڑتے ہوئے
اور پکڑ کر انکو نمرود پاس لیے آئے اور بعد مباحثہ کے کہ کچھ بیان اسکا پیچھے مذکور ہوا قَالَ أَتَعْبُدُونَ مَا تَنْحِتُونَ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ
کہا ابراہیم نے کہ کیا عبادت کرتے ہو تم اُس چیز کو کہ تراشتے ہو تم پتھر اور لکڑی سے اپنے ہاتھ سے اور اللہ نے پیدا کیا تمکو اور جو کچھ کرتے تم
اپنے ہاتھ سے یہہ آیت دلیل ہی کہ افعال بندونکے مخلوق خدا کے ہین اور جب ابراہیم علیہ السلام نے انکو الزام دیا قَالُوا ابْنُوا لَهُ بُنْيَانًا
فَأَلْقُوهُ فِي الْجَحِيمِ کہا نمرود اور مصاحبون اُسکے نے کہ بناؤ واسطے جلانے ابراہیم کے ایک عمارت اور پھر اُسکو پتھر کر اُس مین آگ
لگا دو پس ڈالدو ابراہیم کو بیچ آگ جلتی کے کہ جل جاوے فَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَسْفَلِينَ پس ارادہ کیا تھا ابراہیم کے
مکر کا کہ اُسکو جلا دین پس کیا ہمنے اُنہین کو زیر اور ذلیل کیونکہ آتش کو ابراہیم پر گلستان کیا پس یہہ برہان روشن ہوا حقیقت
ابراہیم پر اور بطلان اُنکے پر وَقَالَ إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَىٰ رَبِّي سَيَهْدِينِ اور کہا ابراہیم نے جب آتش سے سلامت نکلے تحقیق مین جا
والا ہون طرف فرمانے پروردگار اپنے کے یعنے زمین شام کو البتہ راہ دکھا دیگا مجھکو طرف مقصود میرے یا طرف مصالح دنیا اور آخرت
میری کے پس ابراہیم علیہ السلام نے راہ شام کی لی اُسی سفر مین ہاجرہ بی بی سارہ کے ہاتھ لگی اُنھون نے حضرت ابراہیم کو بخشا جب
بی بی ہاجرہ اُنکے ملک مین آئین دعا کی کہ رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ای پروردگار میرے بخش مجھکو فرزند صالحون سے کہ مددگار
میرا ہو طاعت مین اور مونس میرا ہو غربت مین فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ پس بشارت دی ہمنے اُسکو ساتھ ایک لڑکے تحمل والے کے
یعنے جب بلوغ کو پہنچیگا حلیم ہوگا پس حق تعالیٰ نے حضرت اسماعیل کو بی بی ہاجرہ سے پیدا کیا اور ابراہیم علیہ السلام کلام خدا سے
شام سے بی بی ہاجرہ اور پسر اُسکے اسمٰعیل کو مکے مین لائے اسمٰعیل وہان بڑے ہوئے ایکبار حضرت ابراہیم شام سے بیٹے کے دیکھنے کو آئے
تھے مین شب کو خواب مین دیکھا کہ فرزند اپنے کو قربان کر عید نحر کا دن تھا ابراہیم ہمراہ لیکر اسمٰعیل کو طرف منیٰ کے چلے فَلَمَّا
بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ پس جسوقت پہنچا ابراہیم ساتھ اسمٰعیل کے موضع سعی مین درمیان صفا اور مروہ کے قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ
فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَىٰ کہا ای بیٹے میرے یہہ تصغیر شفقت ہے تحقیق مین دیکھتا ہون بیچ خواب

میں کہ تحقیق میں ذبح کرتا ہوں تجھکو یعنے سپنے خواب میں دیکھتا ہوں کہ ذبح کر فرزند کو پس نگاہ کر بیچ کلام میں کیا دیکھتا
ہی تو اور رائے تیری کیا تقاضا کرتی ہی قَالَ یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ کہا اسمعیل نے اے باپ میرے کر جو کچھ حکم کیا جاتا ہی ساتھ
اُسکے سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ شتاب پاویگا تو مجھکو اگر چاہے خدا صبر کرنے والوں سے اوپر ذبح کے یا حکم قضا کے
فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ پس جب مطیع ہوئے دونوں حکم الٰہی ابراہیم ساتھ فدائے پسر کے اور پسر ساتھ فدا کے سر اپنے کے اور پچھاڑا
ابراہیم نے اسمعیل کو ماتھے پر یعنے ماتھا اُسکا زمین پر دھرا اُسکے کہنے سے معالم میں ہی کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے قصد ذبح اسمعیل
علیہ السلام کا کیا اسمعیل نے کہا اے باپ میرے ہاتھ پاؤں میرے مضبوط باندھ تو کہ نہ تڑپوں میں کیونکہ وقت اضطراب شاید کہ دامن مبارک
تیرا خون آلودہ ہووے اور میں اسکے بے ادبی سے نادم ہوں فرد ڈرتا نہیں میں قتل کا خوف اسکا مجھے ہی کہ تیرا دامن پاک نہو خون سے میرے آلودہ اور
جب گھر جاوے تو سلام میرا مادر دل افگار میری کو کہنا اور پیراہن میرا اُسے دینا تو کہ اُس سے اسکو تسلی ہو اور منہہ میرا خاک پر رکھ
تاکہ نظر تیری ذبح کے وقت مجھ پر نہ پڑے اور سلسلہ مہر پدری حرکت نکرے مبادا کہ حکم الٰہی میں تقصیر اور تاخیر واقع ہو ابراہیم
علیہ السلام نے دل قوی کر کر دست و پائے پسر باندھکر چھری حلق پر دھری حقتعالے نے حلقہ تانبے کا حلق اسمعیل پر پہنایا اور چھری کند ہو گئی
سے بچایا یعضے کہتے ہیں کہ حلق کٹ کر پھر درست ہو گیا پس حقتعالی فرماتا ہی کہ ہمنے عمل ابراہیم پسند کیا وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰٓاِبْرٰهِیْمُ
قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا اور پکارا ہمنے اُسکو یہہ کہ اے ابراہیم تحقیق سچ کیا تو نے خواب کو کہ دیکھا تھا واسطے بیچ خواب میں دیکھا تھا کہ پسر کو
ذبح کیا لیکن اثر خون نہیں دیکھا تھا سو ویسا ہی بیداری میں ہوا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ تحقیق ہم اسیطرح جزا دیتے ہیں ہم
احسان کرنیوالونکو اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ تحقیق یہہ کام البتہ وہی آزمایش ظاہر کہ اس سے مخلص اور غیر مخلص جدا ہو جاتا ہی
وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ اور چھڑا لیا ہمنے اسمعیل کو بدلے قربانی کبش بڑے کے یعنے موٹے کے اور وہ کبش شاید خدار تھا کہ چالیس برس
مرغزار بہشت میں چرا تھا جبرئیل علیہ السلام لائے تھے وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ اور باقی چھوڑی ہمنے اوپر ابراہیم کے تعریف کو
بیچ پچھلوں کے یعنے بیچ اُمت نبی آخر زمانکے یا باقی رکھا ہمنے اوپر ابراہیم کے درمیان پچھلوں کے کہیں سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِیْمَ سلامتی ہووے
اوپر ابراہیم کے یا ہم سلام بھیجتے ہیں اوپر ابراہیم کے كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ اسیطرح جزا دیتے ہیں ہم احسان کرنیوالونکو اِنَّهٗ مِنْ
عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ تحقیق ابراہیم بندوں ہمارے ایمان والوں میں سے تھا وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ اور بشارت دی ہمنے اُسکو بعد اسمعیل کے
ساتھ فرزند کے کہ اسحاق نام نبی تھا صالحوں سے وَبٰرَكْنَا عَلَیْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ اور برکت دی ہمنے اوپر ابراہیم کے اور اوپر اسحاق
کے کہ پشت اُسکے سے انبیائے بنی اسرائیل اور سوا انکے جیسے حضرت ایوب نکالے ہمنے وَمِنْ ذُرِّیَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ
مُبِیْنٌ اور اولاد ان دونوں کے سے احسان کرنیوالے ہیں یعنے مومن اور پرہیزگار اور ستمگار ہیں اوپر نفس اپنے کے ظاہر یعنے
گنہگار اور کفار حاصل یہہ ہی کہ نسل انکے میں دونوں فرقے ہیں نیک کار اور ستمگار مومن اور کفار وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ اور
البتہ تحقیق احسان کیا ہمنے اوپر موسی اور ہارون کے ساتھ نعمت نبوت کے وَنَجَّیْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ اور نجات دی ہمنے ان
دونونکو اور قوم انکی کو یعنے بنی اسرائیل کو سختی بڑی سے یعنے ایذا اور آزار قبطیوں کے سے اور غلبے انکے سے وَنَصَرْنٰهُمْ
فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِیْنَ اور مدد دی ہمنے موسی و ہارون اور قوم انکی کو پس ہوئے وہی غالب اوپر عدا کے وَاٰتَیْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِیْنَ وَهَدَیْنٰهُمَا
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ اور دکھائی ہمنے انکو راہ سیدھی اور دی ہمنے موسی اور ہارون کو کتاب بیان کرنیوالی وَتَرَكْنَا

عَلَیۡهِمَا فِی الۡاٰخِرِیۡنَ اور باقی چھوڑا ہمنے اوپر اُن دونون کے تعریف کرنا درمیان پچھلون کے یا یہہ باقی چھوڑا کہ کہین سَلٰمٌ
عَلٰی مُوۡسٰی وَ هٰرُوۡنَ سلام پہونچے اوپر موسی اور ہارون کے یا ہم سلام کہتے ہین دونون پر اِنَّا كَذٰلِكَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ تحقیق ہم اسیطرح
جزا دیتے ہین ہم نیک کارونکو اِنَّهُمَا مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ تحقیق وہ دونون بندون ہمارے ایمان والون مین سے تھے وَاِنَّ اِلۡیَاسَ لَمِنَ
الۡمُرۡسَلِیۡنَ اور تحقیق الیاس بن یاسین یا الیاس بن فنا بن فنحاص بن عیزار بن ہارون علیہ السلام البتہ بھیجے گیون سے ہی واسطے دعوت
خلق کے اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهٖۤ اَلَا تَتَّقُوۡنَ یاد کر جسوقت کہ کہا الیاس نے واسطے قوم اپنے کے کیا نہین ڈرتے تم عذاب الٰہی سے
اَتَدۡعُوۡنَ بَعۡلًا وَّ تَذَرُوۡنَ اَحۡسَنَ الۡخَالِقِیۡنَ کیا عبادت کرتے ہو بعل کو اور چھوڑتے ہو عبادت بہتر پیدا کرنیوالونکی کو پس مت عبادت کرو
تم اسکی بعل نام بت کا ہی کہ سونیکا بنا تھا بیس گز کا قد تھا اور چار منہہ تھے بک نام زمین تھی شام مین وہان تھا اسیواسطے اس موضع کو
بعلبک کہتے ہین اور خالقین سے مراد مصور ہین اَللّٰهَ رَبَّكُمۡ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الۡاَوَّلِیۡنَ اللہ پروردگار تمھارا اور پروردگار تمھارے باپون
پہلونکا ہی پس اُسیکی عبادت کرو اور شریک اُسکے مت ٹھہراؤ لفظ اللہ کا اور ربکا دونون جگہہ منصوب ہے بدل احسن سے اور قرات رفع مینو نگی بھی
ہی اوپر اضمار ہی کے فَكَذَّبُوۡهُ فَاِنَّهُمۡ لَمُحۡضَرُوۡنَ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الۡمُخۡلَصِیۡنَ پس جھٹلایا اسکو پس تحقیق وہ البتہ حاضر کیے جاوینگے واسطے عذاب
کے اور جھٹلایا سب قوم نے مگر بندون اللہ کے خالص کئے گیون نے شرک اور نفاق سے حاضر کئے جاوینگے سب مگر بندے اللہ کے خالص کئے گئے سمجھنا چاہیے کہ قصہ مختصر حضرت
الیاس علیہ السلام کا یہہ ہے کہ وہ شریعت حضرت موسی علیہ السلام پر مبعوث تھے حق تعالے نے انکو شہر بعلبک والون پر بھیجا وہان کا
بادشاہ واجب نام پہلے مسلمان تھا پھر اغوا زن سے کافر ہو کر بت پرستی کرتا تھا بعل بت سنہرا جڑاؤ بنا رکھا تھا حضرت الیاس نے
منع کیا بت پرستی سے جب نمانا انھون نے دعا کی تین برس قحط مین مبتلا رہے پھر آپکی طرف رجوع کی آپ نے فرمایا ایمان لاؤ اور وحدانیت
حق پر اقرار کرو وہ متامل ہوے آپ نے کہا کہ اگر چاہتے ہو کہ بطلان و حقیقت دین ہمارے اور تمھارے کی ظاہر ہو تو آؤ کہ ہم بھی اپنے خدا جناب مین
دعا کرین اور تم بھی اپنے بتون کو پکارو جو کوئی اجابت کرے لائق پرستش کے وہی ہی اس بات پر وہ راضی ہو کر بتون کو اپنے
آراستہ کر ثنا صفت کرنے لگے اور مینہہ مانگنے لگے کچھہ اثر اجابت کا ظاہر نہوا حضرت الیاس نے دعا کی اُسیدم باران آیا تب بھی
وہ انکار سے باز نرہے حضرت الیاس نے جناب باری مین زاری کی کہ قبل نزول عذاب کے مجھے انمین سے نکال حکم الٰہی ہوا کہ فلانے
دن فلانے موضع مین جاؤ جو سواری وہان ہو اُسپر سوار ہو کر چلا جاؤ حضرت الیاس اسدن اُس مکان مقرر مین گئے ایک جانور
شیر کی شکل یا گھوڑے کی آتش کا انکے سامنے آیا اُسپر سوار ہو کر الیسع کو اپنا خلیفہ کر کر چلے وہ جانور ہوا سے زیادہ تر جنگل اور
میدان طے کرتا تھا پھر حق تعالے نے انکو پر و بال دئے اور لباس نور پہنایا حاجت طعام اور شراب دور کی فرشتونکے ساتھ پرواز
کرنے لگے صفت مین انکے کہا ہی کہ انسی بھی ہین اور ملکی بھی ہین زمینی بھی ہین اور سماوی بھی ہین سنو اسلئے لاتقیا مین ہی کہ جب
قوم مین سے وہ نکل آئے قحط سخت وہان پڑا پھر نزدیک انکے گئے اور راہ ضلالت سے نکال کر ہدایت فرمائی حسن بصری رح نے
کہا ہی کہ مقام انکا بری جیسے خضر علیہ السلام کا بحری ہے اور تا نفخہ صور دونون باقی رہینگے اور واسطے فریاد رسی غمزدونکے مقرر ہین
بعضے سمجھتے ہین کہ حضرت الیاس جد حضرت خضر علیہ السلام خدمت انکی کرتے ہین جیسے فرزند خدمت باپون کی کرتے ہین اور وہ طویل القامت
اور قلیل الکلام اور کثیر المراقبہ ہین اور صاحب وقار اور تمکین بہت اور علوم اور معارف اور کرامات سے ہین اور متابع شرع
مصطفوی اور مراعی طریقہ ضیعہ نبویہ علے صاحبہا الصلاۃ والتحیۃ ہین جب حق رعایت ہی اور لوگون کو طرف تبعیت

مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم کے بلاتے ہین اور رعایت سنن ومتابعت اوامر ونواہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین کمال کوشش
کرتے ہین اور ایسے ہی خضر علیہ السلام اور عرفات مین یہہ دونون آپس مین ملاقات کرتے ہین اور رمضان مین بیت المقدس مین
باہم افطار فرماتے ہین اور بعضے علمائے امت انکو ولی کہتے ہین وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ اور چھوڑا اوپر الیاس کے ثنا اور درود کہنا
بیچ پچھلون کے یا یہہ چھوڑا کہ کہین سَلَامٌ عَلَىٰ إِلْ يَاسِينَ سلام ہو جیوا وپر الیاس کے سمجھ لیجئے کہ الیاسین بھی نام انہی کا ہے جیسے
میکال و میکائیل اور بعضے بصیغہ جمع پڑھتے ہین یہہ الیاس بھی ایک الیاسین ہین سے ہین کیونکہ بہت انبیاؑ ہین سے ہین کہ نام
انکا ابراہیم اور داؤد ہی سوا انکے کہ قرآن مین مذکور ہین کما فی سنوات إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ تحقیق ہم اسیطرح جزا دیتے
ہین احسان کرنے والونکو إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ تحقیق الیاس بندون ہمارا ایمان والون سے ہی ایمان آمری جامع ہی
کمالات صوری اور معنوی کا اور نام بندگی تشریف ہی خاص واسطے اہل اختصاص کے بندگی ہی خلعت خاصان حق بندے وہ
ہین جو کہ ہین مردان حق وَإِنَّ لُوطًا لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ اور تحقیق لوط البتہ پیغمبرون سے ہی کیونکہ تھا إِذْ نَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ
إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ یاد کر جسوقت نجات دی ہمنے اسکو اور سب اہل بیت اسکی کو مگر بڑھیا کو کہ زن اسکی تھی کیونکہ اسے
قرار پکڑا تھا بیچ پیچھے رہنے والون کے یا لوط علیہ السلام کی اسنے ہمراہی نہین کی تھی ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ پھر ہلاک کیا ہمنے اونکو
قوم اسکی سے دو بارہ انکو زیر و زبر کیا وَإِنَّكُمْ لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِمْ مُصْبِحِينَ وَبِاللَّيْلِ اور تحقیق تم ای گروہ قریش البتہ گذرتے ہو اوپر
منازل انکے کے صبح کو اور رات کو یعنے سبب تجارت کے تم طرف شام کے جاتے ہو تو مقامون پر انکے دن کو اور رات کو گذرتے ہو أَفَلَا تَعْقِلُونَ
کیا پس نہین سمجھتے کہ آخر کام جھٹلانے والونکا ہلاکت ہی وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ اور تحقیق یونس بن متی البتہ پیغمبرون سے
تھا حقتعالی نے اسکو اہل نینوی پہ کہ بلاد موصل مین تھا بھیجا چنانچہ سورۂ یونس مین گذرا قوم نے تکذیب کی اسنے عذاب مانگا
اور اپنی قوم سے باہر نکلا بعد ظہور اثر عذاب کے قوم ایمان لائی عذاب دفع ہوا یونس علیہ السلام نے خبر سنی اور قوم کو جو عذاب
آنیکا وعدہ کیا تھا تو دل مین اندیشہ کر کر کہ لوگ تکذیب کی نسبت نکرین دریا کی طرف چلا إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ یاد کر جسوقت کہ بھاگ
گیا یونس طرف کشتی بھری ہوئی کے لکھا ہی کہ یونس علیہ السلام دریا پر پہنچے قوم تجار کشتی مین سوار ہو لی تھی یہہ بھی سوار ہو گئے
جب کشتی درمیان دریا کی پہنچی کھڑی ہو گئی ملاحون نے کہا کہ غلام بھاگا ہوا کوئی اس کشتی مین ہی جو کشتی ٹھہر رہی حضرت یونس نے
کہا کہ بندہ گریختہ مین ہون اہل کشتی نے کہا حاشا کہ تو بندہ ہو تمہاری آزادی اور صلاحیت کی پیشانی تیری سے لایح ہی
حضرت یونس نے مبالغہ کیا کہ مین ہی ہون اور دستور اس قوم کا یہہ تھا کہ غلام بھگوڑے کو دریا مین ڈال دیتے تھے تو کشتی
روان ہو جب حضرت یونس نے کمال مبالغہ کیا کشتی والون نے کہا کہ قرعہ ڈالین فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ پس
قرعہ ڈالا تین بار پس ہو گیا یونس قرعہ مین دھکیلے گئون سے یعنے تینو بار قرعہ اسکے نام پر پڑا کشتی والون نے چاہا کہ دریا مین
ڈال دین حقتعالے نے وحی کی مچھلی پر وہ منہہ کھول کر کشتی کے سامنے آ لگی ملاح اور طرف لے گئے مچھلی سامنے اسکے
نکل آئی یونس علیہ السلام کملی اوڑھ کر آپ دریا مین کود پڑے فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ پس نگل گئی اسکو مچھلی اور
وہ ملامت کرنے والا تھا جان اپنی کو کہ کیون قوم سے بھاگا فرمان ہوا مچھلی کو کہ یہہ طعمہ تیرا نہین کیا اسکو بلکہ
پیٹ تیرا زندان کیا ہی واسطے اسکے دیکھو اسکا جسم نگلی مچھلی جیسے کہ مان رکھتی ہے فرزند کو اسطرح رعایت کرنے لگی اور دریا

سے نکل کر جینے لگی چالیس دن حضرت یونس شکم ماہی میں اور ساتوں دریا میں پھرآئی پیٹ اوسکا حق تعالے نے شفاف آئینہ وار
کردیا حضرت یونس عجائبات دریا کے دیکھتے تھے اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ پس اگر نہوتی یہہ بات
کہ یونس تھا تسبیح کرنیوالوں سے اور کہتا تھا لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین یا اگر نہوتی یہہ بات کہ یونس
پہلے اس سے کہ شکم ماہی میں جاوے تھا ذکر کرنیوالوں اور نماز پڑھنے والوں سے لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ البتہ رہتا بیچ شکم مچھلی کے
اُسدن تک کہ اُٹھائے جاوینگے مردے لیکن ذکر کی برکت سے جلد رہائی پائی فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ پس ڈال دیا
ہمنے اُسکو یعنے مچھلی کو حکم کیا ہمنے اوگل دیا یونس کو بیچ میدان صاف کے کہ درخت اور گھاس وہاں کچھ نہ تھا اور حال اسکی
آنکہ وہ بیمار تھا یعنے ضعیف نحیف مانند بچے کے کہ شکم مادر سے متولد ہو وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِنْ يَقْطِينٍ اور اگا دیا ہمنے اوپر اسکے
کے ایک درخت بیل والا یعنے کدو کا کہ اپنے پتوں سے سایہ کرے زاد المسیر میں ہے کہ خاصیت کدو کی یہہ ہے کہ مکھی گرد اسکے
نہیں پھرتی حق تعالی نے حضرت یونس کو اُسکے پتوں میں چھپایا تاکہ حرارت آفتاب اور آفت ذباب سے بچیں اور بزکوہی کو
حکم فرمایا وہ پستان اپنی اُنکے منہ میں دیکر دودھ پلا جاتی تھی یہانتک کہ پوست اُنکا محکم ہوا اور گوشت حالت اصلی کو
پہنچا وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ اور بھیجا ہمنے یونس کو دوسری بار طرف لاکھ آدمی کے بلکہ زیادہ کے یا او
معنی واو کی ہیں یعنے اور زیادہ کی کہ بیس ہزار یا ستر ہزار تھے جب خبر آئی حضرت یونس کی اہل نینوا کو سو بھی
بادشاہ قوم سمیت استقبال کو آپ کے آیا فَآمَنُوا پس ایمان لائے حضرت یونس پر یعنے اُنکے ہاتھ پر تجدید ایمان
کی فَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ پس فائدہ دیا ہمنے اُنکو تا وقت اجل اُنکی کے فَاسْتَفْتِهِمْ أَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُونَ پس پوچھ بنی ملیح اور
خزاعہ اور جہینہ سے کہ فرشتوں کو دختران خدا کہتے ہیں کیا واسطے پروردگار تیرے بیٹیاں ہیں اور واسطے اُنکے بیٹے أَمْ خَلَقْنَا الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا
وَهُمْ شَاهِدُونَ کیا پیدا کیا ہمنے فرشتوں کو عورتیں اور وہ حاضر وقت پیدا کرنے فرشتوں کے أَلَا إِنَّهُمْ مِنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ وَلَدَ اللَّهُ وَإِنَّهُمْ
لَكَاذِبُونَ أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ خبردار ہو تحقیق وہ طوفان اپنے سے البتہ کہتے ہیں جنا خدا نے اور تحقیق وہ جھوٹے ہیں کیا پسند کرلیا اللہ نے
بیٹیوں کو کہ مکروہ طبائع تمھاری ہیں اوپر بیٹوں کے کہ موجب شادمانی تمھارے ہیں مَا لَكُمْ کیا ہے واسطے تمھارے بیچ قسمت کے كَيْفَ تَحْكُمُونَ کیونکر حکم کر
ہو تم نسبت طرف خدا کے کرتے ہو اُس چیز کو کہ واسطے اپنے نہیں پسند کرتے أَفَلَا تَذَكَّرُونَ کیا پس نہیں سمجھتے یعنی تم اور نہیں فکر کرتے کہ اللہ
منزہ ہے جورو اولاد سے کیونکہ ولد جنس مولود کا ہوا کرتا ہے اور مثل اسکے ہے اور حضرت حق مثل و شبہ سے مقدس ہے أَمْ لَكُمْ سُلْطَانٌ مُبِينٌ کیا واسطے تمھارے ساتھ ہے
فرشتے بنات حق ہیں دلیل ظاہر یا کتاب آسمانی ہے فَأْتُوا بِكِتَابِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ پس لاؤ تم کتاب اپنی اگر ہو تم سچے دعوے اپنے میں
لکھا ہے کہ بعضے بنی خزاعہ نے کہا کہ حق تعالے نے پیدا کیا دو فرشتے کو پیدا ہوئے یا بخوستی کہا کہ خدا اور شیطان دونوں بھائی ہیں حق تعالے فرماتا
وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا اور ثابت کیا انھوں نے درمیان خدا کے اور درمیان جنوں کے ناتا وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ اور البتہ تحقیق
جانتے ہیں جن کہ قیامت کے دن تحقیق وہ حاضر کئے جاوینگے واسطے عذاب کے بعضے کہتے ہیں کہ مراد جن سے فرشتے ہیں کہ عرب والے جو چیز کہ آنکھ سے نہاں
تھی اُسکو جن کہتے تھے اور وہ درمیان خدا کے اور فرشتوں کے ناتا ٹھہراتے تھے کہ فرشتوں کو بیٹیاں بناتے تھے انکو واسطے سوال کے حاضر
کرینگے اور پرستش کفار سے انکو پوچھینگے وہ جواب دینگے کہ بل کانوا یعبدون الجن چنانچہ سورہ سبا میں گذرا
سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يَصِفُونَ پاکی ہے اللہ کو اُس چیز سے کہ بیان کرتے ہیں کافر نسبت قرابت اور ولادت کی ٹھہراتے ہیں

اور سب وہ حق تعالیٰ کی جناب پاک میں بھی طوفان اٹھاتے ہیں اِلَّا عِبَادَ اللّٰہِ الْمُخْلَصِیْنَ مگر بندے اللہ کے خالص کیے گئے شرک اور کفر سے فَاِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مَآ اَنْتُمْ عَلَیْہِ بِفٰتِنِیْنَ اِلَّا مَنْ ھُوَ صَالِ الْجَحِیْمِ پس تحقیق تم اے کافرو اور جس چیز کی کہ عبادت کرتے ہو تم نہیں تم اوپر اسکے کہ پوجتے ہو گمراہ کرنیوالے اور بہکانے والے مگر اُس شخص کو کہ وہ جانے والا ہی دوزخ کا یعنے تم اور شیطان بے مرضی رحمانکے کسیکو گمراہ نہیں کر سکتے گمراہ وہی ہوگا جسکو اللہ نے دوزخی لکھ دیا ہے سمجھہ لیجیے کہ واسطے دفع قول انکے کے جو ملائکہ پرست ہیں ذکر اعتراف کا فرشتونکے ساتھہ عبودیت کے کرتا ہی کہ وہ کہتے ہیں وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَہٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ اور نہیں ہم میں سے مگر واسطے اُسکے ہی ایک مقام خدمت اور عبادت میں جا کیا اور مقرر ہوا کہ اُس سے تجاوز نہیں کر سکتے ہم شیخ ابو بکر وراق قدس سرہ نے کہا ہی کہ ہمارے مقامات سینے میں ہیں مانند خوف اور رجا اور محبت اور رضا کے کہ ہر ایک فرشتہ مقرب بارگاہ ایک مقام میں انہیں سے متمکن ہی وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ اور تحقیق ہم البتہ بندگی میں حق تعالیٰ کے ہیں صف باندھنے والے وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ اور تحقیق ہم البتہ واسطے اُسکے ہیں تسبیح کہنے والے لباب میں ہی کہ یہہ کلام پیغمبر اور مومنونکا ہی کہ کہتے ہیں ہر ایک ہم میں سے مقام معلوم رکھتا ہی بہشت میں اور آج صف باندھے ہیں ہم واسطے نماز کے اور ساتھہ پاکی کے یاد کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کو اور ثنا کیدان دونوں جملونکی ساتھہ ان اور لام کے دلیل ہی دوام ذکر کی بے قصور اور فتور خواہ ملائکہ کرام ہوں خواہ جناب سید الانام خواہ اہل اسلام صحابہ عظام سے وَاِنْ کَانُوْا لَیَقُوْلُوْنَ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِکْرًا مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ لَکُنَّا عِبَادَ اللّٰہِ الْمُخْلَصِیْنَ اور تحقیق تھے کفار قریش پہلے بعثت سے یہہ کہتے کہ اگر ہوتا نزدیک ہمارے ذکر یعنے کتاب شامل وعظ اور نصیحت کو کتب پیشینیوں سے یہہ ہم پر بھی کتاب آتی البتہ ہوتے ہم سبھی بندوں اللہ کے سے خالص کیے گئے شرک اور کفر سے اور جب آئی اُن پر کتاب کہ اشرف کتب سماوی ہی فَکَفَرُوْا بِہٖ پس کفر کیا انھوں نے ساتھہ اُسکے فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ پس شتاب جان لیوینگے مآل کفر اپنے کا کہ آخر کو عقوبت اور مغلوبیت ہی وَلَقَدْ سَبَقَتْ کَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِیْنَ اور البتہ تحقیق گذری ہی بات ہماری یعنے وعدہ نصرت کا کہ کیا ہی ہمنے واسطے بندوں ہمارے پیغمبروں کے اور حکم اُس وعدہ کا لوح محفوظ میں لکھا ہی چنانچہ فرمایا ہی کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی اِنَّھُمْ لَھُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ تحقیق وہ پیغمبر البتہ وہی ہیں مدد دیے گئے وَاِنَّ جُنْدَنَا لَھُمُ الْغٰلِبُوْنَ اور تحقیق لشکر ہمارا یعنے مسلمان البتہ وہی ہیں غالب حجت میں یا نصرت میں اغلب اوقات اور غلبہ کفار اوپر طریق ندرت کے ہی فَتَوَلَّ عَنْھُمْ حَتّٰی حِیْنٍ پس منہہ پھیر لے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم انسے ایک مدت تک یعنے امر قتال تک یا وعدہ نصرت تک کہ روز بدر ہی یا روز فتح مکہ وَّاَبْصِرْھُمْ فَسَوْفَ یُبْصِرُوْنَ اور دیکھہ حال انکے کو پس البتہ دیکھہ لیوینگے وہ نصرت تیری دنیا میں یا علوی رتبت تیرا عقبی میں لکھا ہی کہ جب کفار نے وعید فسوف یبصرون سنا کہا کہ کب ہوگا یہہ آیت آئی کہ اَفَبِعَذَابِنَا یَسْتَعْجِلُوْنَ کیا پس ساتھہ عذاب ہمارے کے جلدی کرتے ہیں اور وقت نزول کا اُسکے پوچھتے ہیں فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِھِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ پس جسوقت اُتریگا عذاب آنگنوں اُنکے میں پس بری ہوگی صبح ڈرائے گیوں کی لکھا ہی کہ عرب میں لوٹ مار بہت تھی جو لشکر قصد کسی مکان کا رکھتا تھا رات کو دوڑ کر صبح ہوتے اُسکو غارت کرتا تھا کیونکہ وہ وقت نیند اور غفلت کا ہوتا ہی اور اسی سبب سے کہ اغلب غارت صباح میں واقع ہوتی ہی غارت کا نام صباح رکھا تھا پھر اور وقت میں بھی اگر واقع ہوتی تھی تو صباح ہی کہتے تھے اس آیت میں تشبیہ دی اللہ نے عذاب کو ساتھ لشکر کے کہ ناگہان آپڑے اور غارت کرے کہ عذاب ہلاکت ہی روایت ہی کہ اُس صبح کو کہ حضرت زمین خیبر پر پہنچے اور انکے قلعے نظر آئے فرمایا اللہ اکبر

خراب ہو صبح اُنکی انا اذا نزلنا بساحتهم فساء صباح المنذرین پس حق تعالی دوسری بار واسطے تاکید کے فرماتا ہی وتول عنہم
حتی حین وابصر فسوف یبصرون اور منہ پھیرلے انسے ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت تک کہ آیت سیف نازل ہو اور دیکھ
عذاب کو کہ انپر آوے پس البتہ دیکھینگے وہ طرح طرح عذاب دنیا میں اور عقبے میں سبحان ربک رب العزة عما یصفون پس
پاکی بیان کر پروردگار اپنے صاحب غلبہ اور قوت کی اس چیز سے کہ بیان کرتے ہیں مشرک وسلام علی المرسلین اور سلامتی
ہو اوپر پیغمبروں کے والحمد للہ رب العالمین اور سب تعریف واسطے خدا کے پروردگار عالموں کے ہی اس آیت میں بندونکو
تسبیح اور تسلیم اور تحمید تعلیم فرمائی معالم التنزیل میں امام محی السنہ نے ساتھ اسناد اپنی کے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے نقل
کیا ہی کہ جو کوئی چاہے کہ اوپر اُسکے پیمانہ کریں مزد ثواب کو ساتھ پیمانہ بزرگ کے چاہیے کہ آخر کلام اُسکا مجلس اُسکی سے
یہہ ہو کہ سبحان ربک رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین تیفسادی میں ہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
جو کوئی پڑھے والصافات اعطی من الاجر عشر حسنات وبعدد کل جنی وشیطان وتباعدت عنہ مردة الشیاطین وبرئ من
الشرک وشہد لہ حافظاہ یوم القیمة انہ کان مومنا بالمرسلین سورۂ ص مکی ہو اٹھاسی آیتیں ہیں سات سو چھتیس کلمے ہیں تین ہزار تئیس
حرف ہیں فواصل اُسکی صد قطر بست لج ہیں اور تطبیق اُسکی سورہ صافات سے یہہ ہی کہ آغاز میں اُسکے بیان توحید تھا اختتام اُسکی ساتھ حکایات
سورة ص مكية وهی اثنتان وثمانون آية اشتراک مشرکان اور شکایات کفار کا قرآن ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ص ابوبکر وراق نے کہا ہی کہ حروف مقطعہ کفار کے چپ کرنیکے واسطے اُترے ہیں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب قرآن شریف
نماز یا غیر نماز میں پکار کر پڑھتے تھے کافر تالیاں اور سیٹیاں بجاتے تھے کہ بھول جاویں حق تعالے نے یہہ حروف نازل
کئے کہ انکو سنکر سوچ میں پڑیں اور مغالطے دینے سے باز رہیں بعضوں نے بخصوصیت اس حروف کو کہا ہی کہ نام خدا ہی
یا اسم قرآن ہی یا علم سورت ہی یا مفتاح اسم صمد اور صانع اور صادق ہی یا اشارت ہی طرف صدق خدا اور صدق محمد کے تفسیر
میں ہی کہ ص دریا ہی کہ عرش خدا اُسپر ہی یا دہ بحر ہی کہ حق تعالے جس سے مردونکو زندہ کریگا امام قشیری رح نے کہا ہی کہ حق تعالے
قسم کھاتا ہی صفائے محبت دوستان کی شبلی نے کہا کہ صفائے دل عارفان کی تاویلات میں ہی قسم ہی صورت محمدیہ کی علیہ
افضل الصلواة والتحیة والقرآن ذی الذکر قسم ہی قرآن نصیحت والے کی یا شرف اور عظمت اور شہرت والے کی یا صاحب اُس ذکر کی
جسکی طرف احتیاج ہی اور جواب قسم کا یہہ ہی کہ یہہ کلام وہ نہیں جو کفار سمجھتے ہیں بل الذین کفروا فی عزة وشقاق بلکہ
وہ لوگ جو کافر ہوئے ہیں رؤسائے قریش سے بیچ سرکشی کے ہیں قبول کرنے حق کے سے اور بیچ مخالفت خدا کے ہیں اور عداوت
رسول کے کم اھلکنا من قبلھم من قرن فنادوا ولات حین مناص کتنے ہلاک کئے ہمنے پہلے کفار مکہ سے اہل قرنوں سے
یعنے پہلی امتیں بسبب تکبر اور خلاف انکے کے پس پکارتے تھے کہ کوئی انکی فریاد کو پہنچے اور نہ تھا وقت خلاص کا اور کہا گئے
کا معاملہ میں ہی کہ عادت کفار مکہ کی تھی کہ جب لڑائی میں سختی آئی تھی مناص کہتے تھے یعنی بھاگو حق تعالے خبر دیتا ہی کہ عذاب آنے کے وقت
بدر میں مناص کہینگے اور وہاں جائے گریز نہوگی وعجبوا ان جاءھم منذر منھم اور تعجب کیا کافروں نے یہہ کہ آیا انکے پاس پیغمبر ڈرانے والا انہیں کے
جنس میں سے یعنے آدمی انکی قوم میں سے وقال الکفرون ھذا ساحر کذاب اور کہا کافروں نے یہہ ہی جادوگر جھوٹا دعوی نبوت میں جو معجزہ ہیں

دکھاتا ہی وہ جادو ہین لکھا ہی کہ بعد اسلام حمزہ اور عمر رضی اللہ عنہما کے اشراف قریش ابو طالب کے پاس آکر کہنے لگے کہ ای عبد مناف تو بہتر
ہمارا ہی ہم بہتر سے پاس آئے ہین کہ درمیان ہمارے اور اپنے بھتیجے کے حکم کرے تو کہ وہ سب وقوفونکو فریب دیتا ہی اور دین آبائی اپنے کی
طرف کہ نیا نکالا ہی بلاتا ہی ہم مین تفرقہ ڈال رکھا ہی ہم عاجز آئے ہین اُس سے ابو طالب نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بلا کر کہا کہ ای
محمد قوم تیری آئی ہی اُنکے مدعا کو غور سے سنکر عمل مین لا حضرت نے فرمایا کہ ای گروہ قریش مطلب تمھارا مجھ سے کیا ہی سب نے کہا کہ ہمارے
دین کو مت بگاڑ اور بتون کو ہمارے برا مت کہہ تو کہ ہم بھی تجھ سے اور تیرے تابعون سے غرض نرکھین حضرت نے فرمایا کہ مین تم سے یہی
چاہتا ہون کہ ایک کلمہ کہہ لو اور آپس مین میرے متفق ہو تو کہ ملکت عرب تمھاری مسخر ہو اور اکابر عجم فرمانبردار رہون اُنھون کہا وہ کیا کلمہ ہی
آپ نے فرمایا کہو لا آلہ الا اللہ سب اشراف قریش نے یکبارگی منہہ پھیر لیا آپ کی طرف سے اور آپس مین کہنے لگے أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا
وَاحِدًا کیا کر دیا محمد نے سب معبودون کو معبود ایک إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ تحقیق یہہ البتہ ایک چیز ہی بہت تعجب کی کیونکہ تین سو ساٹھ
بت کہ ہم رکھتے ہین ایک شہر ہمارے کا کام درست نہین کر سکتے ایک خدا کہ محمد رکھتا ہی تمام عالم کا کام کیونکر سنبھالیگا وَانطَلَقَ
الْمَلَأُ مِنْهُمْ أَنِ امْشُوا وَاصْبِرُوا عَلَىٰ آلِهَتِكُمْ اور چلے ابو طالب کے گھر سے سردار قریش مین سے کہتے ہوئے یہہ کہ چلو اور صبر کرو اوپر پرستش
معبودون اپنے کے إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ يُرَادُ تحقیق یہہ مخالفت محمد کی ساتھ ہمارے ایک چیز ہی کہ ارادہ کی جاتی ہی ساتھ ہمارے حوادث
زمانی سے اور وقوع اُسکے سے چارہ نہین یا یہی برائی کہ مدعا محمد ہی ایک چیز ہی کہ چاہی جاتی ہی یعنے ہر ایک اپنے واسطے چاہتا ہی
مَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ نہین سنی ہمنے یہہ بات کہ یہہ کہتا ہی وحدانیت خدا کی بیچ ملت پچھلی کے کہ اپنے باپونکو
جسپر پایا ہی یا بیچ ملت عیسیٰ کے کہ آخرین ملل ہی کیونکہ تثلیث کے قایل ہین نہ توحید کے إِنْ هَٰذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ نہین یہہ توحید کہ محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کہتا ہی مگر جھوٹھہ بنا لیا اپنے جی سے أَأُنزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِن بَيْنِنَا کیا اُتارا گیا ہی اوپر اُسکے قرآن درمیان ہمارے
یعنے وحی اُترنے پر وہی مخصوص کیون ہوا کہ اور سب بزرگ قوم کے محروم رہے اور وہ یہہ بات حسد سے کہتے ہین بَلْ هُمْ
فِي شَكٍّ مِّن ذِكْرِي بلکہ وہ بیچ شک کے ہین وحی میری سے بَل لَّمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ بلکہ ابھی نہین چکھا اُنھون نے عذاب میرا جب
چکھینگے تب شک اور شبہہ سب جاتا رہیگا اور جانینگے کہ جو پیغمبر میرا وحی سے کہتا تھا حق تھا یعنے وقت نزول عذاب کے ایمان لاوینگے
اور فایدہ نکریگا أَمْ عِندَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيزِ الْوَهَّابِ کیا نزدیک اُنکے ہین خزانے رحمت پروردگار تیرے بخشنے
والے کے یعنے نبوت کافرون کے اختیار مین نہین کہ اپنے سردارون کو دین بلکہ داد الٰہی سے جسے چاہتا ہی وہ اپنے فضل سے
عنایت کرے أَمْ لَهُم مُّلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَلْيَرْتَقُوا فِي الْأَسْبَابِ یا واسطے اُنکے ہی بادشاہی آسمانون اور زمین کی اور
جو کچھ کہ درمیان دونون کے ہی پس چاہئے کہ چڑھہ جاوین بیچ رسی آسمان کے کہ اسباب یہین ہی کہ اسباب وہ ہی کہ فرشتے
آسمان پر چڑھتے ہوئے باز و اپنے جسپر مُنھہ کر اتراتے ہین حاصل یہہ ہی کہ اگر کافرون کو آسمان کی بادشاہی ہی تو چڑھہ جاوین
آسمان پر اور عرش پر بیٹھکر تدبیر امور عالم کرین جسپر سے چاہین وحی بند کرین اور جسپر چاہین اتارین جُندٌ مَّا هُنَالِكَ
مَهْزُومٌ مِّنَ الْأَحْزَابِ لشکر ہی بڑا سے اس جگہہ شکست پائے ہین فوجون سے یہہ بھی ایک معجزون قرآن کے سے ہی کہ
حق تعالیٰ نے خبر دی پیغمبر اپنے کو مکے مین کہ عنقریب لشکر قریش کا مقتول ہوگا اور شکست خوردہ ہوگا سو بدر مین واقع ہوا
كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ جھٹلایا تھا پہلے مکے والون سے قوم نوح نے نوح علیہ السلام کو اور قوم عاد نے

ہود علیہ السلام کو اور فرعون سے کہ میخون والے ہین سو پہلے علیہ السلام کو لکھا ہی کہ اوسکی چار میخین تھین اُنسے مسلمانون کو تعذیب دیتا
تھا کہ اوتاد سے مراد ملک ثابت ہی تشبیہ ملک خیمہ سے دی کہ طناب ہین اوسکی میخونسے استحکام پاتی ہین وَثَمُوْدُ اور قوم ثمود نے صالح
علیہ السلام کو جھوٹا ہی کہ دعوت ثانی مین جھٹلایا تھا کیونکہ اول جو حضرت صالح نے دعوت کی سب ایمان لائے جب اُنکی وفات
ہوئی سب مرتد ہوگئے پھر حق تعالیٰ نے اُنکو زندہ کیا اور قوم پر بھیجا قوم نے نہ پہچانا معجزہ چاہا ناقے کو پتھر سے نکالا بعضے ایمان لائے
اور بعضے جھٹلانے لگے اور ناقے کے پانون کاٹنے کے سبب ہلاک ہوگئے وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ اور قوم لوط نے لوط علیہ السلام کو
اور بنے والون بن کے نے شعیب علیہ السلام کو اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ یہہ ہین بڑی جماعتین جھٹلانے والو کی اور چند مہزوم فرقین بھی
انہین مین سے ہونگا اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ نتھے یہہ سب مگر جھٹلاتے تھے پیغمبرون کو پس سزاوار ہوئی عقوبت
میری اُنپر اور اترا عذاب میرا وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ اور نہین انتظار کرتے یہہ لوگ قوم تیری سے
مگر تند آواز ایک کا کہ نفخہ صور پہلا ہی اور اُس سے سب مرجاوینگے نہین اُسکو کچھ ڈھیل اور نہین اُسکو کوئی باز رکھنے والا وَقَالُوْا
رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ اور کہا معاندان قریش نے مانند نضر بن حارث وغیرہ کے ای پروردگار ہمارے جلد دے ہمکو حصہ
ہمارا عذاب سے کہ محمد ہمکو ساتھ اُسکے وعید کرتا ہی یا شتاب دے ہمکو نامۂ اعمال ہمارا تو کہ اُسمین دیکھین ہم پہلے دن حساب کے سے اور یہہ
جلدی ٹھٹھے کی راہ سے کرتے تھے اور حضرت کی خاطر عاطر اِس سے آزردہ ہوئی تھی حق تعالیٰ نے فرمایا اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ
صبر کر اوپر اوس چیز کے کہ کہتے ہین وہ یہہ حکم منسوخ ہی ساتھ آیت سیف کے وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ اور یاد کر بندے ہمارے داؤد
صاحب قوت کو کہ دین مین رکھتا تھا یا حرب مین یا مملکت مین بعضون نے کہا ہی کہ صاحب قوت عبادت مین تھا کہ آدھی شب
طاعت مین گذارتا تھا اور ایکدن روزہ رکھتا تھا اور ایکدن افطار کرتا تھا اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا طرف ہمارے
اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ تحقیق ہمنے مسخر کیا پہاڑون کو کہ جہان چاہتا تھا جاتے تھے ساتھ اُسکے
تسبیح کہتے تھے سورج ڈھلتے ہوئے اور سورج نکلتے کشف الاسرار مین ہی کہ تسبیح پہاڑون اور پتھرون کی اگرچہ عقل سے باہر ہی لیکن
قدرت حق سے بعید نہین اور سنگریزونکا تسبیح کہنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مین ایک شنوا ہد قدرت اُسکی سے ہی
نقل ہی کہ ایک ولی نے پتھر کو دیکھا کہ مثل باران کے قطرے اُس سے ٹپکتے تھے ایک لحظہ وہان ٹھہر کر تامل کیا پتھر اُنسے کہنے لگا کہ اے
ولی خدا اتنے برس ہوئے ہین کہ حق تعالیٰ نے مجھکو پیدا کیا ہی جلیسے اوسکے خوف سے روتا ہون نہین اُس ولی نے دعا کی کہ الٰہی
اِس پتھر کو امن فرما دعا اُنکی قبول ہوئی مژدہ امان اُسکو پہنچا وہ ولی بعد چند مدت کے پھر ادھر گذرے دیکھا تو وہ پتھر ویسا ہی
روتا تھا کہا اے سنگ جو امین ہوا تو پھر یہہ گریہ کسواسطے ہی پتھر نے جواب دیا کہ پہلے خوف عقوبت سے روتا تھا اب شادی
امن اور سلامت سے میرا سوا روئے کے کچھ کام نہین شیخ الاسلام نے فرمایا کہ سروکار رکھتا ہون گریہ دور دراز سے
نہین جانتا کہ حسرت سے روتا ہون یا ناز سے نظم گاہے ہی رولا دوری یار مجھے کبھو گریہ رکھے ہی دل زار مجھے ہوتا ہی جو وصل
بھی تو تم سے نہین انسک ہے رونے کے سوا نہین کچھ کار مجھے وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً اور مسخر کیا واسطے داؤد کے مرغونکو
اکٹھے کیے ہوئے نزدیک اُسکے اور صف باندھے ہوئے اوپر سر اوسکے كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ ہرایک کے واسطے اوسکے
پہاڑون اور مرغون سے مطیع تھے یا پھرانے والے تھے زبانین اپنی ساتھ اُسکے بیچ تسبیح کہنے کے وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ

وَفَصْلَ الْخِطَابِ اور زبردست کی ہمنے بادشاہت اوسکی اور دی ہمنے اسکو حکمت یعنے تمام علم اور کمال حلم عمل اور فیصل کرنے والی بات کہ
جب بولتے مخاطب مقصود اپنا پا جاتا سمجھہ لیجیے کہ استحکام سلطنت یا دعا سے مظلومون سے تھا یا وزرا سے نصیحت کوش
سے یا اس سے کہ ظلم رعیت پر نہین کرتے تھے یا رعب اونکا دشمنون کے دلون پر ڈالا تھا یا زرہ بنانے سے اونکے اور ہتھیار جنگ کے یا کثرت لشکر
یا پاسبان بہت تھے کہ ہر رات چھتیس ہزار جوان چوکی اونکے گھر کی دیتے تھے امام ابو اللیث نے کہا کہ استحکام مملکت اونکی
کا اس سے تھا کہ زنجیر آسمان سے اتری تھی وہ محکمے مین اونکا دیتے تھے جس کا حق ہوتا تھا اوسکے ہاتھہ مین آتی تھی اور ناحق والا نہین
چھو سکتا تھا اور فصل الخطاب کی حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے یہہ تفسیر کی ہے کہ البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر تحقیق بیچ
یہہ بات فیصل کرنیوالی جھگڑے کی ہے بحر مواج مین لکھا ہے کہ حضرت داود علیہ السلام باری رکھتے تھے تین دن کی ایکدن دربار کرتے تھے
ایکدن اپنی عورتون پاس رہتے تھے ایکدن عبادت مین مشغول رہتے تھے ایکدن عبادت خانہ مین بیٹھے تھے کہ شیطان مرغ زرین
کی شکل بنکر محراب مین آبیٹھا آپنے چاہا کہ پکڑون وہ دوڑکر بام پر گیا آپ بھی وہان پہنچ ہمسایہ مین ایک عورت نہاتی تھی اسپر نگاہ
آپکی پڑگئی اسے پیغام نکاح بھیجا اور اوسکی منگنی پہلے اس سے اور شخص سے ہو گئی تھی یہہ تحقیق نکیا اتنا پوچھہ لیا کہ اسکا بیاہ نہین
ہوا پیغمبرون سے اتنی بھی خطا بڑی ہے اسواسطے عتاب ہوا لکھا ہے کہ ننانوے عورتین حضرت داود کی تھین ایک یہہ ملکر سو ہوئین اور اس
قصے کو کئی طرح سے مفسرین نے لکھا ہے بعضون نے کہا ہے کہ اسکا پہلا خاوند اور تھا اسکو آپنے لڑائی پر بھیج دیا وہ وہان شہید ہوا
بعد اسکے اس عورت کو اپنے نکاح مین لائے آپنے کسیکا خون نہین کیا بے ناموسی نہین کی مگر بصفائے منصب نبوت پر اتنا داغ بھی
عیب تھا اسواسطے عتاب ہوا بعضون نے کہا ہے کہ بیاہ نہین ہوا تھا منگنی ہوئی تھی پھر آپسمین کچھہ رنجش ہو کر منگنی
چھوٹ گئی تھی آپنے نکاح کر لیا الغرض وہ عورت اوریا کی تھی بیاہا تھا یا منگیتر اور اوسکے وہ ایک ہی تھے اور آپکی ایک کم سو
جب آپنے اسکو بھی نکاح مین لے لیا عتاب ہوا اور صورت عتاب اسطرح تفصیل فرمایا ہے کہ وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ اور کیا آئی ہے تیرے
پاس خبر دو گروہ جھگڑنے والون کی تنبیہ نہین ہے کہ جبرئیل اور میکائیل دو جھگڑنے والون کی شکل مین حضرت داود علیہ السلام کے پاس آئے
اور ہر ایک کے ساتھہ جماعت فرشتون کی تھی حضرت داود نے جو دن بانٹ لئے تھے کسی دن وعظ کہتے تھے کسی دن مہمات خلق کرتے
تھے کسی روز صرف عبادت ہی مین مشغول رہتے تھے وہ دن عبادت کا تھا بالاخانہ پر تنہا بیٹھے تھے چوکی دار گرد اوسکے کھڑے تھے کسیکو
آنے نہ دیتے تھے یہہ فرشتے بصورت انسان وہان جا موجود ہوئے چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ یاد کر
جس وقت کہ دیوار پر چڑھہ کر آئے عبادت خانہ مین اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ جس وقت کہ داخل ہوئے اوپر
داود علیہ السلام کے پس ڈر اوٹھے داود آپسے کیونکہ بے اجازت بالاخانہ پر چڑھ گئے کہا اونھون نے مت ڈر ہم دو جھگڑنے والے ہیں خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا
عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ہم دو گروہ جھگڑنے والے ہین زیادتی کی ہے بعض ہمارے نے اوپر
بعض کے پس حکم کر درمیان ہمارے ساتھہ حق کے اور مت زیادتی کر حکم اپنے مین اور راہ دکھا ہمکو طرف میانہ راہ کے کہ
عدل اور راستی ہے حضرت داود علیہ السلام نے فرمایا کہ بیان کرو ایک نے اشارت طرف دوسرے کی کر کر کہا کہ اے داود اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ
تحقیق یہہ مرد بھائی میرا ہے دینی اور مجلسی لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِيْ فِي الْخِطَابِ واسطے اسکے
ننانوے دنبیان ہین اور واسطے میرے دنبی ایک ہے پس کہا اسنے سونپدے وہ بھی مجھکو اور غالب کیا مجھہ پر بیچ بات کے

تجھ وڑا مجھکو کہ کچھ حجت لاؤ منن بیچ اسکے قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ کہا حضرت داؤد نے کہ اگر یہی احوال
ہی تو البتہ تحقیق ظلم کیا اُس نے تجھ پر ساتھ مانگنے دنبی تیری کے طرف دنبیون اپنے کے وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ
بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ اور تحقیق بہت شریک والے کہ مال انہین ملا لیتے ہین البتہ تعدی کرتے ہین بعض
اُنکے اوپر بعض کے اور زیادہ حق اپنے سے طلب کرتے ہین مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے اور تھوڑے ہین وہ
درمیان شریکوں کے حضرت داؤد کی یہہ بات سنتے ہی وہ اُٹھے اور نظر سے غائب ہو گئے داؤد علیہ السلام سوچ کرنے لگے وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا
فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ اور جانا داؤد علیہ السلام نے یہہ کہ آزمایا ہی ہمنے اسکو پس تحقیق بخشش مانگی پروردگار اپنے سے
اور گر پڑا زمین پر سجدہ کرتا ہوا اور رجوع کی طرف خدا کے یہہ سجدہ نزدیک امام اعظم کے سجدۂ عظمت ہی یہہ آیت پڑھکر سجدہ کیا جاے
نماز مین ہو یا غیر نماز مین اور امام شافعی کے نزدیک واجبات سے نہین اور امام محمد سے دو روایتین ہین اور سجدہ دسوان ہی نقل از امام
اعظم فتوحات مین اسکو سجدہ انابت کہا ہی فَغَفَرْنَا لَهُ ذَٰلِكَ پس بخشا ہمنے واسطے داؤد کے یہہ کہ جس سے استغفار کی
اُسنے وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ اور تحقیق واسطے اُسکے نزدیک ہمارے مرتبہ نزدیکی کا بعد مغفرت کے اور اچھی جگہہ ہی بہشت ہین اور
کہا ہمنے اسکو يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ
اے داؤد تحقیق ہمنے کیا ہی تجھکو نائب بیچ زمین کے یا خلیفہ پیغمبرونکا کہ پہلے تجھ سے گذرے ہین پس حکم کر درمیان لوگون کے ساتھ حق
کے اور مت پیروی کر خواہش نفس کی پس گمراہ کریگی تجھکو راہ خدا سے إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ
بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ تحقیق جو لوگ کہ گمراہ ہوجاتے ہین راہ اللہ کی سے واسطے اُنکے عذاب سخت ہی بسبب اسکے کہ وہ بھول گئے
دن حساب کا اور اُس دن کے واسطے کچھ کام نکیا فوائد السلوک مین ہی کہ بتائی کیا سخت کام ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام کو باوجود
درجہ نبوت اور مرتبہ رسالت کے کیا خطاب آیا کہ حکم کر درمیان لوگون کے ساتھ حق کے اور داوری کر ساتھ راہ عدل اور
انصاف کے اور پانون طریق حق پر رکھ نہ باطل پر اور مت متابعت اپنے ہواے نفس کی مت کر تا کہ طریقہ مرضی ہمارے سے گمراہ
نظم عدل اور انصاف کے چل راہ پر یہ داد مظلومون کی دشنام و تحریر راہ حق پر رکھ قدم باطل کو چھوڑ دے دل کسی کام
سے ہرگز نہ کوڑ نہ ترک کر اپنی ہوا و آرزو یہ حق کی جو مرضی ہی چل وہ راہ تو وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا اور نہین پیدا
کیا ہمنے آسمان کو اور زمین کو اور جو کچھ درمیان اُن دونونکے ہی بیفائدہ بلکہ اسواسطے پیدا کیا ہی کہ دلیل پکڑو اوپر قدرت اور
حکمت ہماری کے ذَٰلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا یہہ پیدا کرنا اشیا کا بے حکمت گمان اُن لوگونکا ہی کہ کافر ہوئے اور بہت بعد
پیدایش کا نہ سمجھے فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ پس واے ہی واسطے اُن لوگونکے کہ کافر ہوے اور اس طرح کا گمان کیا آتش
دوزخ سے لکھا ہی کہ کفار قریش مسلمانون کو کہتے تھے کہ آخرت مین ہمکو تمہارے برابر یا تم سے زیادہ نعمتین ملینگی یہہ آیت اتری کہ
أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ کیا کردینگے ہم اُن لوگونکو کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے جزا دینے مین
مانند مفسدون کے بیچ زمین کے یعنے کافرونکے أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ یا کردینگے ہم پرہیزگارونکو مانند بدکارونکے یعنے نہین کرینگے ہم كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ
إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ یہہ کتاب ہی یعنے قرآن کہ اُتارا ہی ہمنے اُسکو طرف تیرے
برکت والی تو کہ اندیشہ کریں بیچ آیتون اُسکی کے اور فکر کریں بیچ معانی اور حقائق اُسکی کے اور تو کہ نصیحت پکڑین صاحبان

عقل وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ اور دیا ہمنے داؤد کو بیٹا سلیمان علیہما السلام نِعْمَ الْعَبْدُ بہت اچھا بندہ تھا سلیمان اِنَّهٗ
اَوَّابٌ تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا طرف ہمارے سب احوال مین لکھا ہی کہ سلیمان علیہ السلام نے کفار دمشق اور نصیبین سے لڑائی
کی تھی ہزار گھوڑے وہان سے آئے تھے بعضے کہتے ہین داؤد علیہ السلام نے عمالقہ سے جنگ کیا تھا وہان سے ہاتھ لگے تھے وہ انکو
میراث مین پہنچے تھے بعضے کہتے ہین کہ دریائی گھوڑے تھے پرون والے جنون نے دریا مین سے لاکر حضرت سلیمان کی نذر گذرانی
تھی پھر القصہ حضرت سلیمان بعد نماز عصر کے انکے تماشے مین مشغول ہوئے ورد آخر کا آپسے فوت ہوا ان سب کو قربانی کیا چنانچہ
حق تعالے فرماتا ہی اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ یاد کر جسوقت کہ روبرو لائے گئے اوپر سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام شام کے
تیسرے پہر گھوڑے تین پانون پر کھڑے رہنے والے اور ایک پانون اٹھائے کنارہ سم زمین سے لگائی بہت خاصے تیز رو سمجھ لیجئے کہ یہہ صفت
بہت بھلے گھوڑے کی ہی کہ ایک پانون اٹھائے کھڑا ہو پس سلیمان علیہ السلام انکے نظارے مین مشغول ہوئے ورد فوت ہوا فَقَالَ
اِنِّيْ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ پس کہا سلیمان نے تحقیق مین نے دوست رکھا محبت مال کو یعنے گھوڑون کو یہانتک کہ باز
رہا مین یاد پروردگار اپنے کی سے یعنے اس ورد سے کہ آخر روز پڑھتا تھا مین حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ یہان تک کہ چھپ گیا آفتاب
پردہ شب مین حجاب کوہ سبز ہے محیط کرہ زمین پر رُدُّوْهَا عَلَيَّ پھر لاؤ ان گھوڑونکو اوپر میرے جب پھر لائے انکو فَطَفِقَ مَسْحًا
بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ پس شروع کیا ہاتھ پھیرنا پانون پر گھوڑونکے اور گردنون پر یعنے تلوار سے گردن اور پانون اڑانے لگے
اسوقت مین گوشت اسپ حلال تھا سب کو براہ خدا ذبح کر ڈالا بعضون نے کہا ہی کہ مراد ذکر سے نماز ہی کہ آپ کے قضا ہو گئی اور
آفتاب غروب ہو گیا آپنے بحکم خدا فرشتے کو کہ موکل آفتاب پر ہی کہا کہ پھیر لا آفتاب کو وہ بمقام عصر لے آیا آپنے نماز پڑھی اور ہمارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے بھی آفتاب ڈوبا ہوا پھر چڑھ آیا تھا قصہ مختصر اسکا یہہ ہے کہ جنگ خیبر مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم امیر المومنین
علی مرتضیٰ رض کے گود مین سر رکھے ہوئے آرام فرماتے تھے علی رض پاس ادب کے اٹھا نسکے آفتاب غروب ہو گیا نماز عصر انکی فوت ہوئی
آپ بیدار ہوئے حضرت علی رض نے نماز قضا ہونے کا احوال آپسے عرض کیا آپنے دعا کی آفتاب اوپر چڑھ آیا حضرت مرتضیٰ علی رض نے نماز
ادا کی یہہ قصہ محدثین مین مشہور ہی امام طحاوی نے کہا ہی شرح آثار اپنے مین کہ راوی اس حدیث کے ثقات ہین احمد بن صالح
سے منقول ہی کہ اہل علم کو لائق ہی کہ یہہ حدیث یاد رکھیں کہ علامات نبوت سے ہی فرد ی دست دعوت اسکے نہ کوئی شق کیا
بعد از غروب لایا ہی کھینچ آفتاب کو یہہ لکھا ہی کہ سلیمان علیہ السلام کو حق تعالے نے بیٹا دیا جنون نے کہا کہ یہہ بھی ہمین مثل انکے
مسخر رکھیگا آؤ اسکو مار ڈالین حضرت سلیمان نے آگاہ ہو کر ہوا کے سپرد کیا کہ اسکو دودھ پلا کر پالے اور شیطین سے بچا وہ فوت مارا
وہ لیکے مردہ انکے تخت پر گرا چنانچہ حق تعالے فرماتا ہی وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ اور البتہ تحقیق آزمایا ہمنے سلیمان کو اور ڈالا
دیا ہمنے اوپر تخت اسکے کے بیٹے اسکے کو بدن بے روح سلیمان پہنے گئے پریشان ہو کر پھر رجوع کی طرف حق کے اور عالم پر ظاہر ہو گیا کہ توکل
غیر خدا پر بیجا ہے یہہ لباب مین ہی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایسے بیمار ہوئی کہ نہایت ضعف سے بدن بے روح معلوم ہوتا تھا تخت پر
انکو ڈال دیتے تھے تو کہ مہمات ملک مین خلل نہ پڑے پس پھر طرف صحت کے اور مشہور یہہ ہی کہ بواسطہ ترک ادب کے انگشتری
انکی صخر جنی کے ہاتھ لگ گئی چالیس روز وہ تخت سلیمان علیہ السلام پر بیٹھا پھر انگشتری انکی انکو ملگئی اور طرف پادشاہت اپنی کے
پھرے اور کمال نیاز سے دعا مین مشغول ہو کر قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ کہا اے پروردگار

مہربخش واسطے میرے بیچ اُس چیز کے کہ مجھ سے صادر ہوئی اور دے مجھکو ملک کہ لائق ہو واسطے کسی کے بعد میرے تو کہ وہ
معجزہ میرا ہووے اور کوئی مجھ سے چھین نہ سکے مانند صخر جنی کے بحر الحقائق میں ہی کہ مجھے ملک دے مخصوص تو کہ دوسرا ہوس طلب
اُسکے کے نکرے اور فتنے میں نہ پڑے کیونکہ اتنے بڑے ملک میں سوا قوت نبوت کے فتنے سے بچنا نہیں ہو سکتا اِنَّكَ أَنْتَ
الْوَهَّابُ تحقیق تو ہی ہی بخشنے والا جو کچھ چاہے اور جسکو چاہے دے امام قشیری نے کہا ہی کہ سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام نے الہام الٰہی سے
جانا تھا کہ حضرت پیغمبر ہمارے صلی اللہ وسلم طرف مملکت دنیا کے التفات نفرماوینگے اسواسطے یہہ دعا کی فتوحات میں ہی کہ مراد سلیمان
کی یہہ تھی کہ نہ دے وہ ملک بخش کہ بالفعل کسی کے لائق ہو کیونکہ بالقوۃ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل تھا چنانچہ صحیحین
میں مذکور ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عفریت ناگہان میرے پاس آیا تو کہ نماز میری قطع کرے حق تعالے نے مجھے
قوت دی میں نے اُسے پکڑا اور چاہا کہ ستون مسجد سے باندھ دون تو کہ تم سب دیکھو پس یاد آئی مجھکو دعا سلیمان علیہ السلام
کی کہ رب ہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی اسکو چھوڑ دیا میں نے تا کہ بے بہرہ اور نا امید پھر گیا فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ
رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ پس مسخر کیا ہمنے واسطے سلیمان کے باو کو چلتی تھی ساتھ حکم اُسکے کے ملایم جہان پہنچا یا چاہتا وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ
بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ اور مسخر کیا ہمنے واسطے اُسکے دیوون کو ہر ایک عمارت بنانے والا ہی اور غوطہ لگانے والے تھے
تو کہ اُسکے واسطے خشکی میں محل بناوین اور تری سے جواہر نکالین اور مسخر کیا اور دیوون کو جکڑے ہوئے بیچ زنجیرون کے تو کہ لوگون کو ضرر
نہ دین پس کہا ہمنے اُسکو هَذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ یہہ جو ملک تجھے دیا بخشش ہماری ہی تجھہ پر پس
مت رکھہ جیسے کہ چاہے محفوظ کر یا اُس سے بانذکر عطا ہی جسے کہ چاہے بغیر حساب بلکہ بخشنا اور نہ دینا تیرا ایعنی اختیار دیا ہمنے جاہے کسیکو دے
چاہے نہ دے کچھ تجھسے اسکا حساب نہو گا وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَى وَحُسْنَ مَآبٍ اور تحقیق واسطے سلیمان کے نزدیک ہمارے البتہ مرتبہ ہی قرب کا
دنیا اور آخرت میں باوجود اس وشاہت کے اور اچھی ہی جگہہ پھر جانے کی یعنی بہشت وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ اور یاد کر بندے ہمارے ایوب کو اِذْ
نَادَى رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ جسوقت کہ پکارا اُسنے پروردگار اپنے کو یہہ کہ ہاتھہ لگایا مجھکو شیطان نے ساتھہ
ایذا کے اور عذاب کے اور وہ یہہ تھا کہ شیطان نے حضرت ایوب علیہ السلام کو سرزنش کیا کہ کیا کیا تونے جو حقتعالے نے فوائد نعم تجھسے
لیکر شدائد الم دیئے یا وسوسے ڈالتا تھا اُنکے اتباع کو یہانتک کہ اُنہون نے اُنکو بستی سے باہر نکال دیا تھا اور وہ جو شکایتیں کچھہ سورہ
انبیا میں گذری ہیں القصہ اللہ تعالے نے دعا اُنکی قبول کی جبرئیل کو اُنکے پاس بھیجا جبرئیل علیہ السلام نے آکر کہا اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ
لات مار پاؤن اپنے سے زمین پر حضرت ایوب نے جو زمین پر لات ماری دو چشمے جاری ہوئے ایک آب گرم کا ایک سرد کا جبرئیل
نے کہا کہ هَذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ یہہ چشمہ گرم جگہہ غسل کرنی ہی یا یہہ پانی ہی کہ جس سے نہاوین اور یہہ دوسرا آب سرد
ہی اور پینے کا پس ایوب علیہ السلام نے اسمیں نہایا سب مرض بدن کا جاتا رہا اور سرد پانی پیا سب بیماری باطن کی دور ہوئی اور
بعضے کہتے ہیں کہ چشمہ ایک تھا وقت نہانے کے گرم ہو جاتا تھا اور وقت پینے کے سرد وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً
مِنَّا وَذِكْرَى لِأُولِي الْأَلْبَابِ اور دی ہمنے اُسکو اہل اُسکی یعنی فرزند اُسکے زندہ کئے ہمنے اور مانند اُنکے ساتھہ اُسکے یعنی اولاد اُسکی
دوچند کر دی بہ نسبت پہلی کے واسطے مہربانی کے اپنے ہماری طرف سے اور یادگاری واسطے عقلمندون کے تو کہ بلا پر صبر کرین
اور پناہ ساتھہ حق تعالے کے پکڑین کہ صبر مفتاح فرح ہی فرد عین بلا میں سنکا تعم ہی صبر و جین میں الصبر مفتاح الفرج راحت کو نو تین

لکھا ہی کہ ایوب علیہ السلام نے زمان مرض اپنے مین اپنی بی بی رحیمہ کو کسیکام کو بھیجا تھا اُسنے دیر لگائی تہی تو آپنے قسم کھائی تھی کہ
لکڑیان مارونگا جب آپنے صحت پائی اور تندرستی اور جوانی پھر آئی چاہا کہ قسم پوری کرون خطاب آیا کہ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ
بِهِ وَلَا تَحْنَثْ اور لے بیچ ہاتھ اپنے کے جھاڑو کہ سو تنکے اُسمین ہون لیس مار ساتھ اُسکے بی بی اپنی کو اور مت جھوٹی کر قسم اپنی
إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا تحقیق ہمنے پایا ایوب کو صبر کرنیوالا اُن بلاؤن پر جو اُسکے نفس اور مال اور اولاد پر آئیں نِعْمَ الْعَبْدُ
اچھا بندا تھا ایوب إِنَّهُ أَوَّابٌ تحقیق وہ رجوع کرنیوالا تھا طرف درگاہ ہمارے کے وَاذْكُرْ عِبَادَنَا إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ أُولِي الْأَيْدِي
وَالْأَبْصَارِ اور یاد کر بندون ہمارے ابراہیم اور اسحق اور یعقوب کو ہاتھون والے اور آنکھون والے مراد اعمال سے تعبیرا اور علوم نافعہ سے
تعبیر اعمال کو ساتھ ہاتھون کے کی کہ اکثر اسی سے ہوتے ہین اور علوم کو ساتھ آنکھ کے کہ مطالع کتب اسی سے کیا جاتا ہی یا مراد ایدی
سے قوت ہی طاعت مین اور ابصار سے بصیرت ہی شریعت مین إِنَّا أَخْلَصْنَاهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ تحقیق ہمنے خالص کیا انکو
ساتھ صفت خاص کے کہ وہ یاد تھی آخرت کی کیونکہ پیغمبر کا سوا لقاے کبریا کے کچھ مقصود نہین اور اُسکا مقام آخرت ہی وَإِنَّهُمْ عِنْدَنَا
لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ اور تحقیق وہ نزدیک ہمارے البتہ چنے ہوئے بہتر لوگون مین سے تھے وَاذْكُرْ إِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ
اور یاد کر اسمعیل ذبیح کو اور یسع بن اخطوب کو کہ خلیفے الیاس کے تھے پیغمبری سے مشرف ہوئے اور ذوالکفل کو کہ بشر بن ایوب تھے
سو پیغمبرون کے کہ قتل سے بھاگے تھے کفیل ہوئے تھے نبیان مین ہی کہ وہ پسر ایوب ہین کہ بعد پدر کے مبعوث ہوئے ایک قوم شام پر
اور اُنکا خدانے ذوالکفل نام رکھا اور بعضے کہتے ہین کہ وہی الیسع ہین کہ بعد الیاس علیہ السلام کے متکفل ہوئے کہ امر دین بقیام کرینا
اور اس تقدیر پر عطف اُسکا الیسع پر قبیل عطف صفت کے او پر موصوف کے وَكُلٌّ مِنَ الْأَخْيَارِ اور ہر ایک بہتر لوگون سے تھے هَذَا
ذِكْرٌ یہہ خبرین انبیا کی نصیحت ہین یا سبب یاد کرنیکے ہین تجھکو کہ محمد ہی اور قوم تیری کو وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ اور تحقیق واسطے
پرہیزگارونکے البتہ اچھی جگہہ پھر جانیکی ہی جَنَّاتِ عَدْنٍ مُفَتَّحَةً لَهُمُ الْأَبْوَابُ بہشتین ہمیش رہنے کی دراں حال کہ کھولے ہوئے
ہونگے واسطے اُنکے دروازے اُن بہشتون کے مُتَّكِئِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ تکیہ کئے ہونگے اور پر تختون کے بیچ ان
بہشتون کے جیسے دولتمند واسطے راحت کے تکیہ لگائے بیٹھے ہوتے ہین منگواوینگے بیچ اُن بہشتون کے میوے بہت اور پینے کی چیزین پینے
کے میوہ خوری واسطے لذت کے ہی اور طعام کھانا واسطے دفع گرسنگی کے اسو ہان گرسنگی نہوگی اسواسطے میوون کی طرف رغبت زیادہ
ہوگی وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ اور نزدیک اُنکے ہونگی عورتین بند رکھنے والی نظر کو اور طرف سے ہم عمر یعنے سب کی ایک
عمر ہوگی لکھا ہی کہ سب عورتین بہشت کی تینتیس برس کی عمر والیان ہونگیں بعضے کہتے ہین کہ مراد اتراب سے یہہ ہی کہ سب بی بیان
برابر ہونگی حسن مین کوئی ایک دوسرے سے کم نہوگی کہ طبیعت ایک کی طرف مائل ہو اور ایک سے ہٹ جاے فرشتے کہینگے بہشتیونکو
هَذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ یہہ ہی جو وعدہ دئے گئے تھے تم واسطے دن حساب کے اہل بہشت خوشی سے کہینگے إِنَّ هَذَا
الثلث
لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِنْ نَفَادٍ تحقیق یہہ ہی جو ہم دیکھتے ہین نعمت سے البتہ رزق ہمارا کہ حضرت رزاق نے اپنے منت سے ہمین عنایت کیا
نہین واسطے اُسکے کم ہونا هَذَا یہہ جو کچھ بہشتیونکو ہوتا ہی وَإِنَّ لِلطَّاغِينَ لَشَرَّ مَآبٍ جَهَنَّمَ اور تحقیق واسطے سرکشونکے یعنے
کافرونکے بُری جگہہ ہی پھر جانیکے دوزخ يَصْلَوْنَهَا داخل ہونگے اُسمین فَبِئْسَ الْمِهَادُ پس بُرا بچھونا ہی دوزخ هَذَا فَلْيَذُوقُوهُ
حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ یہہ ہی عذاب پس چاہیے کہ چکھین اُسکو گرم کھولتا پانی کہ لب تک پہنچتے ہی منہہ جلا دے اور پیپ بہتا

انتڑیان ٹکڑے ہو جاوین اور پیپ سمجھ لیجئے کہ غساق لغت ترک مین گندی چیز کو کہتے ہین اور مراد یہان پیپ ہی کہ گوشت اور پوست دوزخیون
کے سے اوترا کرم گاہون سے انہون نکے بہے گی اُسکو جمع کر کر انکو پلاوینگے یا غساق زمہریر ہی کہ دوزخیون کا اس سے تن بدن گلیگا جیسے آگ سے
جلیگا یہہ تعذیب نہایت شدید ہی وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ اور انکو عذاب ہی اسکی مثل اس عذاب کے سے یا جنس اسکی سے قسمین ہین یعنے عذاب
طرح طرح کے ہین لیکن ہم شکل ایک دوسرے کے درد اور دکھ مین لکھا ہی کہ جب رؤسا کفار دوزخ مین جاوینگے تو تابعون کو بھی انکے
انکے ساتھ دوزخ مین لیجاوینگے فرشتے رؤسا ان سے کہینگے هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ یہہ فوج ہی پیٹھنے والی ساتھ تمہارے دوزخ مین انہیں کہینگے
لَا مَرْحَبًا بِهِمْ نہ خوشی ہو جیو ساتھ انکے اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ تحقیق وہ داخل ہونے والے ہین آگ مین شامت اعمال اپنی سے جیسے کہ ہم داخل
ہوئے ہین مرحبا کلمہ ہی کہ واسطے اکرام مہمان کے کہتے ہین رئیس اپنے تابعون پر نفرین کرکر لا مرحبا کہینگے اور جب تابع ملعون سے یہہ کلام سنینگے
قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ کہینگے بلکہ تم لا مرحبا ہو جو ساتھ تمہارے یعنے نا خوشی ہو جو تمکو لائق نفرین کے نہین ہو اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا
تمہین نے آگے تیار کر رکھا تھا موجبات عذاب کو واسطے ہمارے کہ ہمین اغوا کیا تھا تمہارے ہی گمراہ کرنیکے سبب ہم دوزخ مین پڑے فَبِئْسَ
الْقَرَارُ پس بری جگہہ رہنے کی ہی دوزخ پھر تابع دوسرے بار قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ کہینگے ای
پروردگار ہمارے جنسے پہلے تیار کر رکھا ہی واسطے ہمارے کفر اور گمراہی کو اور راہ حق سے ہمارا پانون پھسلایا ہی پس زیادہ کر اُسکو عذاب
دوگنا بیچ آگ کے یعنے جتنا اب ہی اس سے دوچند کر یا سانپ بچھو دوزخ کے سے کٹوا وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ
اور کہینگے رئیس قریش کے دوزخ مین کیا ہی واسطے ہمارے آج کہ نہین دیکھتے ہم اُن مردونکو کہ تھے ہم گنتے اُنکو دنیا مین شریرون سے موضح مین ہی
کہ کفار قریش دوزخ مین فقرائے مسلمانانکو مثل عمار اور بلال اور صہیب اور خباب کے جو نہین دیکھینگے کہینگے اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ
عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ کیا پکڑا تھا ہمنے اُنکو یہان استفہام واسطے تقریر کے ہی یعنے پکڑا تھا ہمنے انکو زیردست محکوم اور اُنسے ٹھٹھے کرتے
تھے ہم انہین دوزخ مین نہین لائے یا کج ہو گئین اُنسے آنکھین ہمارے کہ ہم نہین دیکھتے اُنکو آثار مین ہی کہ حق تعالے اُس گروہ فقرا کو
بہشت کے غرفے مین جلوہ گر فرماویگا تا کہ کفار دیکھین اور زیادہ تر حسرت کھاوین اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ تحقیق یہہ جو
حکایت کی دوزخیون کی البتہ سچ ہی جھگڑنا دوزخ والونکا اور ماجرا اُنکا قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ کہہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم مشرکان
مکے کو سوا اسکے نہین کہ مین ڈرانیوالا ہون عذاب خدا سے وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ اور نہین کوئی معبود مستحق عبادت کے
مگر خدا اکیلا کہ ذات اُسکی شرکت قبول نہین کرتی اور طرف وحدت اُسکے کے کثرت راہ نہین پاتی قہر کرنے والا کہ شربت اجل چکھاتا ہے
تو کہ کثرت کو کہ حقیقت مین وجود نہین رکھتی نظر عارفون سے اُٹھا دے مثنوی غیرت اسکی نے غیر کب چھوڑا ماسوا اپنے سب کا سب توڑا
غرق کر پہلے پردۂ پندار دیکھ پھر نور واحد القہار رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ پروردگار آسمانونکا اور زمین کا اور
جو کچھ درمیان انکے ہی غالب عذاب کرنے مین بخشنے والا کہ باک نہین رکھتا بخشنے مین قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ کہہ
کہ جو کچھ کہا تمکو اور ڈرایا عذاب قیامت سے وہ چیز بڑی ہی تم اُس سے منہہ پھیرنے والے ہو کمال غفلت سے یا نبوت میری شان
بزرگ رکھتی ہی اور تم اُس سے اعراض کرتے ہو بھلا دیکھو تو اگر مین نبی نہوتا اور وحی مجھپر نہ آتی مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍۭ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى
اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ نہوتا واسطے میرے کچھ علم ساتھ سردارون بلند کے یعنے فرشتون کے جسوقت کہ جھگڑتے تھے شان آدم علیہ
السلام مین کہ اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا تا آخر آیت ہی پس نبوت پر میرے دلیل روشن تر اس سے کیا ہوگی کہ قصہ آدم کا اور

فرشتونکا بیان کرتا ہوں میں ہو بہو جو پہلی کتابوں میں مذکور ہی باوجود اسکے کہ کسی کتاب کا مطالعہ کیا ہی نہ کسی استاد سے سنا ہی اِن یُّ
وحٰی الیّ الا انما انا نذیر مبین نہیں وحی کیا جاتا ہی طرف میرے مگر یہہ کہ سوا اسکے نہیں کہ میں ڈرانے والا ہوں ظاہر انکار کرنیوالونکو
موجبات عذاب کیواذ قال ربک للملٰئکۃ انی خالق بشرا من طین یاد کر جب کہا پروردگار تیرے نے واسطے فرشتونکے تحقیق میں پیدا کرنیوالا ہوں انسان
شی یعنی آدم کو فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی فقعوا لہ ساجدین پس جسوقت کہ درست کروں میں اسکو اور پھونکوں بیچ اسکے روح اپنی
روح کی اضافت طرف اپنے واسطے طہارت اسکے کی حاصل یہہ کہ جب جان ڈالوں تمہیں پس گر پڑو واسطے اسکے سجدہ تعظیم کا کرتے ہوئے
فسجد الملٰئکۃ کلہم اجمعون الا ابلیس پس سجدہ کیا فرشتوں سب نے ساروں نے بعد روح پھونکنے کے بیچ قالب آدم کے مگر ابلیس نے سجدہ
نہ کیا استکبر تکبر کیا اپنی جان کو بڑا جانا کہا اللہ کا نمانا وکان من الکافرین اور تھا کافروں سے قال یا ابلیس ما منعک ان تسجد لما خلقت بیدی
فرمایا حقتعالے نے ای ابلیس کس چیز نے منع کیا تجھکو یہہ کہ سجدہ کرے تو واسطے اُس چیز کے کہ بنائی میں نے ساتھ دونوں ہاتھوں اپنے کے ذکر ہاتھ کا
واسطے تحقق خلقت آدم کے ہی یعنی سبحانہ یعنی میں نے ہاتھ سے پیدا کیا بغیر ماں باپکے یہاں میں ہی کہ ذکر ہاتھونکا تثنیہ اوپر مزید قدرت کے ہی بیچ خلقت
آدم کے بعضے تفسیر و نمین ہی کہ ید قدرت اور دوست نعمت ہی فتوحات میں ہی کہ قدرت اور نعمت شامل ہی سب موجودات میں پراس تاویل سے
کچھ شرف آدم کا ثابت نہیں ہوتا پس بہتری یہی ضرور ہی کہ ایسے معنے ہوں جو دلالت کریں اوپر شرافت آدم علیہ السلام کے پس تخصیل و تثنیہ نہیں تنزیہ
اور تشبیہ کے کہ آدم جامع اُن دونو صفت کا ہی مناسب معلوم ہوتا ہی بحر الحقایق میں ہی کہ مراد صفتیں سے لطف اور قہر ہی کیونکہ دو صفت
جمیع صفات کو شامل ہیں اس واسطے کہ کوئی صفت نہیں کہ قہر یا مہر سے خالی ہو بعضے جلالی ہیں بعضے جمالی تبارک اسم ربک ذی الجلال
والاکرام کوئی مخلوق نہیں مگر مظہر ایک کی اُن دو صفتوں سے ہی چنانچہ فرشتے مظہر لطف ہیں اور مظاہر قہر ہی اور انسان مظہر تجلی ہر دو صفت
ہیں اور اسی جامعیت کے سبب قابلیت مسجودیت پیدا کی فرد مظہر قہر ہی کوئی مظہر مہر ہی کوئی مگر جامع ہی جسکو حضرت انسان
کہتے ہیں القصہ حق تعالے نے ابلیس کو فرمایا کیوں نہ سجدہ کیا تو نے اس مخلوق کو کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا استکبرت
ام کنت من العالین کیا تکبر کیا تو نے بغیر لیاقت تکبر کے یا تھا تو بلند مرتبہ والوں سے ابلیس نے شق ثانی اختیار کی قال انا خیر منہ کہا
کہ میں بہتر ہوں اُس سے پھر وجہ بہتری کی بیان کی کہ خلقتنی من نار وخلقتہ من طین پیدا کیا ہی تو نے مجھکو آگ سے کہ وہ لطیف اور نورانی
ہی اور پیدا کیا تو نے اُسکو مٹی سے کہ کثیف اور ظلمانی ہی سمجھ لیجے کہ ابلیس نے اس قیاس میں خطا کی شمہ اُسکا سورہ اعراف میں گذرا کشف
الاسرار میں مذکور ہی کہ آتش سبب فتنہ ہی اور خاک وسیلہ وصلت آتش سے گشتن آیا اور خاک سے پیوستن آدم کہ خاک سے تھا پیوستہ
ہوا تا کہ مشرف بخلعت ثم اجتباہ ہوا ابلیس کہ آتش سے تھا گشتہ ہوا تا کہ بفرمان فاہبط منہا مردود درگاہ ہوا ایک شوریدہ نے سلطان العارفین
سے کہا کیا ہوتا جو یہہ خاک بیباک نہوتی بایزید قدس سرہ نے آواز دی کہ اگر خاک نہوتے مہر ازل کون سنتا اور آشنا قرب عالم یزل کون
ہوتا بیت گر خاک نہودی لو یہہ حسن کا نہ دکھاتا ہستی میں نہ یوں جلوہ عدم کا نظر آتا قال فاخرج منہا فانک رجیم فرمایا حق تعالی نے
ابلیس کو بعد دعوی انا خیر کے کہ پس نکل بہشت سے یا آسمان سے یا صورت ملکی سے پس تحقیق تو راندا گیا ہی رحمت سے اور دور ہوا ہی تیرے
کرامت سے وان علیک لعنتی الی یوم الدین اور تحقیق اوپر تیرے لعنت ہی روز جزا تک قال رب فانظرنی الی یوم یبعثون کہا
ابلیس ای پروردگار میرے پس ڈھیل دے مجھکو جو راندا ہی تو نے مجھکو اُسدن تک کہ اُٹھائے جاویں مردے غرض ابلیس کی یہہ تھی کہ
جام مرگ نہ پیئے قال فانک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم فرمایا حق تعالی نے پس تحقیق تو ڈھیل دیے گئے ہی دن وقت معلوم تک

یعنے دم نفخ اول تک کہ سب مر جاوینگے قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ کہا ابلیس نے کہ پس قسم ہی غلبے اور قہر
تیرے کی جسطرح سے ہے کہ طاقت رکھونگا البتہ گمراہ کرونگا میں بنی آدم کو اکھٹے مگر بندے تیرے انمین سے خالص کئے گئے اور پاک ہو شرک اور عصیان
سے قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ فرمایا حق تعالی نے کہ پس سچ بات یہہ ہی اور سچ کہتا ہون میں کہ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ
اَجْمَعِيْنَ البتہ بھرونگا مین دوزخ کو تجھسے اور اُن سے جو پیروی کرتے ہین تیری آدمیون اور جنون مین سے اکھٹے قُلْ مَا اَسْئَلُكُمْ
عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ نہین سوال کرتا مین تم سے اوپر تبلیغ وحی اور ادائے رسالت کے کچھہ بدلا اور نہین
تکلیف کرنیوالونسے یعنے اُس جماعت سے کہ تکلیف اور تصنع اپنے سے ایسی چیز ظاہر کرتے ہین کہ نہین رکھتے صاحب کشاف نے کہا ہی کہ حدیث
مین ہی کہ متکلف کی تین نشانیان ہین ایک یہہ کہ جھگڑتا ہی اُس سے کہ برتر اُس سے ہی دوسری یہہ کہ چاہتا ہی وہ چیز کہ پانا جسکا اُسکے
مقدور سے باہر ہی تیسری یہہ کہ کہتا ہی وہ چیز کہ نہین جانتا اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ نہین یہہ قرآن مگر نصیحت واسطے عالمون کے جن
اور انس سے وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ اور البتہ جانوگے خبر قرآن کی یعنے جو اُسمین ہی وعدہ اور وعید سے یا جانوگے خبر محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کی اور صدق کلام کا اُسکے معلوم کروگے پیچھے ایک مدت کے کہ وہ موت ہی یا قیامت ہی یا وقت ظہور اسلام ہی سورۂ ص مکی ہی
چھیاسی آیتین ہین ایک ہزار ایک سو ستر کلمے ہین تین ہزار سات سو آٹھہ حرف ہین فواصل اسکے من لی بد رہین اور ربط اسکا ساتھہ
سورۃ الزمر مکیۃ وہی سورہ ص کے یہہ ہی کہ ختم اُسکا بذکر قرآن تھا اور شروع اسکا بھی اُسی سے ہوا خمس وسبعون آیۃ ۳۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اُتارنا قرآن کا اوپر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اللہ عزت والے حکمت والے کی طرف سے ہی
اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ تحقیق ہمنے اُتارا ہی طرف تیرے قرآن ساتھہ حق کے یا واسطے بیان اور اثبات
حق کے پس عبادت کر اللہ کو در انحال کہ خالص کرنیوالے ہو واسطے اُسکے عبادت کو مخاطب پیغمبر ہین اور مراد امت والے ہین کہ مامور ہین
اسپر کہ عبادت اپنی شرک اور ریا سے خالص رکھین اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ خبردار ہو واسطے اللہ کے ہی عبادت خالص شرکت سے یعنے لائق
ہی اسکے کہ طاعت اُسکی خالص ہو کیونکہ وہ صفات الوہیت مین اکیلا ہی وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اور جن لوگون نے پکڑے ہین سوا
خدا کے دوست یعنے اور خدا کے بہت دوست رکھتے ہین اُنکو عام ہی کہ فرشتے ہون یا بت ہون یا سوا انکے ہون اور کہتے ہین مَا نَعْبُدُهُمْ
اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى نہین عبادت کرتے ہم اُنکو مگر تو کہ نزدیک کرین ہمکو طرف اللہ کے نزدیک کرنا یعنے شفاعت کرین ہماری
جناب باری مین تو کہ اُنکی سفارش سے ہمین مقام عالی ملے اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ تحقیق اللہ حکم کریگا درمیان اُنکے
بیچ اُس چیز کے کہ وہ بیچ اُسکے اختلاف کرتے ہین معبود ونمین یعنے کوئی آج فرشتون کی عبادت کرتا ہی جیسے بنی ملیح اور کوئی آدمی کی
جیسے یہود اور نصاری اسیطرح کوئی سورج کی کوئی ستارون کی کوئی گوسالے کی کوئی درخت کی کوئی پتھر کی کوئی جن کی کوئی اہرمن
کی اور ہر ایک کا مدعا یہہ ہی کہ معبود اُسیکا حق ہی اور باقی باطل پس حق تعالی دن قیامت کے درمیان اُنکے حکم کریگا اور بطلان انکا
ظاہر فرماویگا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ تحقیق اللہ نہین راہ دکھاتا اُس شخص کو کہ وہ جھوٹا ہی اور کہتا ہی کہ ہمارے معبود ہماری شفاعت
کرینگے ناشکر ہی کہ منعم حقیقی کا انکار کرتا ہی لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ سُبْحٰنَهٗ اگر ارادہ کرتا اللہ یہہ کہ پکڑے
اولاد جیسے یہہ گمان کرتے ہین البتہ چن لیتا اُس چیز کے کہ پیدا کرتا ہی جو کچھہ چاہتا ہی عزیز شئے سے خصیص تر دل سے کہ بیٹے مین نقص

سے کہ بیٹیاں ہیں لیکن مخلوق مانند خالق کے نہیں اور درمیان باپ اور فرزند کے ہم جنس ہونا شرط ہے لیکن اُسکی اولاد نہیں پاک ہے وہ اختیار کرنے فرزند کے سے هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ وہی اللہ اکیلا وحدت ذاتی اُسکی منافی ہے کہ ہم مثل اُسکے کوئی ماسوا اُسکے قہر کرنیوالا اور توڑنے والا ہے وہم اور خیالات مشرکوں کے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو ساتھ حق کے نہ باطل کے اور کھیل کے بلکہ پیدائش میں ہر ایک کے لاکھوں آثار قدرت اور کروڑوں اطوار حکمت رکھے ہیں تو کہ اہل بینائی عبرت سے صفحات اُسکے میں دلائل اقسام معرفت الٰہی مطالعہ کریں بیت ورق ورق بہ پشاخ جہان بخط بہار نہ لکھا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار قطعہ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لپیٹتا ہے رات کو اوپر دن کے اور پردہ ظلمت شب میں نور روز چھپاتا ہے اور لپیٹتا ہے دن کو اوپر رات کے اور شعلے روشنی اُسکے میں تاریکی اُسکی مخفی کرتا ہے یا بڑھاتا ہے رات سے اوپر دن کے اور دن کو اوپر رات کے اور مسخر کیا سورج کو اور چاند کو تو کہ سیر کرتے ہیں حکم اُسکے سے كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ہر ایک انمیں چلتا ہے ایک وقت مقرر تک کہ منتہی دورے اُسکے کا ہے بیچ ہر دن کے اور ہر مہینے کے اور ہر سال کے پانا وقت انقطاع سیر اُسکے کے یعنے دن قیامت تک اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ خبردار ہو وہی غالب ہے سب چیزوں پر اور سب عالم مغلوب اُسکا ہے بخشنے والا ہے کہ نعمتیں نہیں چھینتا ابنا آدم بیوفا سے باوجود اُسکے کہ شکر لانے میں عصیان کرتے ہیں خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ پیدا کیا تمکو ایک آدم تن تنہا سے کہ آدم علیہ السلام ہے ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ پھر پیدا کی اُس سے یعنے جنس اُسکی سے یا استخوان پہلو سے چپ اُسکی سے زن اُسکی حوا کہ پہلے اولاد آدم کی پشت اُسکے سے نکالی پھر حوا کو پیدا کیا اور اُتارے واسطے تمہارے یعنے پیدا کئے چار پایوں میں سے آٹھ قسم نر اور مادہ اونٹ اور گائے اور بھیڑ اور بکری سے تو کہ اُنسے فائدہ اٹھاؤ لباب میں ہے کہ بہشت سے زمین پر اتارے يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ پیدا کرتا ہے تمکو بیچ پیٹوں ماؤں تمہاری کے ایک پیدائش پیچھے دوسری پیدائش کے یعنے نطفے سے لوہو جما پھر لوہو جما گوشت کا پھر ہڈی پھر گوشت اُسپر چڑھاتا ہے پھر جسد برابر فرماتا ہے بیچ اندھیروں تین کے کہ اندھیرا پیٹ کا اور اندھیرا رحم کا اور اندھیرا جھلی کا ہے وہ جھلی جو بچے کے نکلتی ہے ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ یہہ جو ایسے کام کرتا ہے اللہ ہے پروردگار تمہارا واسطے اُسکے ہے بادشاہی کہ اُسکو نہ زوال ہے نہ فنا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہیں کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ پس کہاں سے پھیرے جاتے ہو تم راہ حق سے باوجود ان دلیلوں روشن کے اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ اگر کفر کرو تم اے اہل مکہ پس تحقیق اللہ بے پرواہ ہے ایمان اور عبادت تمہاری سے وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ اور نہیں پسند کرتا اور نہیں فرماتا واسطے بندوں اپنے کے کفر اور عدم رضا اُسکی ساتھ کفر کے اسواسطے نہیں کہ اُسکو کچھ ضرر پہنچتا ہے بلکہ نہیں پسند کرتا کہ بندے کو ضرر پہنچے وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ اور اگر شکر کرو تم نعمت توحید پر یا نعمت دعوت پیغمبر پسند کریگا اُسکو واسطے تمہارے کیونکہ سبب فلاح تمہاری کا ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى اور نہیں بوجھ اٹھاتا کوئی بوجھ اٹھانے والا بوجھ گناہ کو دوسرے کا بلکہ ہر ایک بار گناہ اپنا آپ ہی اٹھاتا ہے ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ پھر طرف پروردگار اپنے کے ہے پھر جانا تمہارا پس خبر دیگا تمکو ساتھ اُس چیز کے کہ تھے تم کرتے اور خبر دینا ساتھ محاسبہ اور مجازات کے ہوگا اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق وہ جانتا ہے سینے والی بات کو نیت اور عزم اور خطرے سے اور خیال سے وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ اور جب وقت لگتی ہے کافر کو کہ عتبہ بن ربیعہ ہے یا حذیفہ بن مغیرہ سختی یعنے مرض یا فقر یا بلا پکارتا ہے پروردگار اپنے کو رجوع کر کر طرف اُسکے اور سختی آرزو چاہتا ہے اور بتوں کی عبادت ترک کرتا ہے اور اُن سے کچھ خواہش نہیں رکھتا ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ پھر جب دیتا ہے اللہ تعالٰی

نعمت نزدیک اپنے سے اور وہ سختی دور کرتا ہی نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوٓا إِلَيْهِ مِن قَبْلُ بھول جاتا ہی جو کچھ کہ تھا پکارتا خدا کو طرف دفع
اسکے کے پہلے اس نعمت سے یعنے اُس سختی کو فراموش کرتا ہی یا بعد راحت کے دعا اور زاری سے ہاتھ اُٹھا لیتا ہی وَجَعَلَ لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلَّ
عَن سَبِيلِهِۦ اور مقرر کرتا ہی واسطے اللہ کے شریک یعنے بتون کو عبادت مین اُسکا شریک کرتا ہی تو کہ گمراہ کرے لوگون کو راہ خدا سے کہ اسلام ہی
قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کافر کو کہ فائدہ اُٹھا ساتھ کفر اپنے کے تھوڑا یا تھوڑی دیر دنیا مین یہہ امر تہدید
کا ہی یعنے جس سے چاہے دنیا مین کچھ بہرہ اُٹھالے إِنَّكَ مِنْ أَصْحَـٰبِ ٱلنَّارِ تحقیق تو رہنے والون دوزخ کے سے ہی اور لذتین دنیا کی عذاب
دوزخ کے آگے بہت ہی کم ہین یہں فرماتا ہی کہ آیا ایسا کافر بہتر ہی أَمَّنْ هُوَ قَـٰنِتٌ ءَانَآءَ ٱلَّيْلِ سَاجِدًا وَقَآئِمًا يَحْذَرُ ٱلْـَٔاخِرَةَ وَيَرْجُوا۟
رَحْمَةَ رَبِّهِۦ یا وہ شخص کہ فرمانبردار ہی مانند صدیق اور فاروق کے یا عمار کے یا سلمان کے یا عبداللہ بن مسعود کے اور اشہر یہہ ہی کہ
عثمان رضی اللہ عنہم کے اور بہر تقدیر قانت ہی یعنے استادہ ہی وظائف بندگی مین ساعتون رات کے مین سجدہ کرنیوالا اللہ تعالی کو اور
کھڑا نماز مین ڈرتا ہی عذاب آخرت سے اور امید رکھتا ہی بخشش پروردگار اپنے سے یعنے باوجود عبادت طاعت کے متردد ہی درمیان رجا
اور خشیت کے کبھی خائف کبھی امیدوار اور مرغ ایمان انہین دو بال اقبال سے ہوائے کمال پر ہوتا ہی طیار لو وزن خوف المومن و رجاء
لاعتدلا نظم بندگی کر گر ہوا مین دلا اور گنہہ سے ناامیدی بھی نہ لا پھر اسکا جیسا ہی حد سے فزون لطف بھی ویسا ہی عدد سے برون تو قہر
اسکے توڑ نا رہ سدا ہو مہر سے اُسکے تو رکھ ہر دم رجا بس ہی خوف و رجا ایمان ہی گر کم و بیشی ہی تو نقصان ہی قُلْ هَلْ يَسْتَوِى
ٱلَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَٱلَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیا برابر ہوتے ہین وہ لوگ کہ جانتے ہین توحید کبریا کو اور وہ لوگ
کہ نہین جانتے یگانگی خدا کو إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُو۟لُوا۟ ٱلْأَلْبَـٰبِ سوا اسکے نہین کہ نصیحت پکڑتے ہین ساتھ دلیلون ہمارے کے صاحب عقل خالص کہ
کہ آلودگی وہم سے پاک ہین قُلْ يَـٰعِبَادِ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ رَبَّكُمْ کہہ اے بندو میرے جو ایمان لائے ہو ڈرو پروردگار اپنے سے
اور بچو اعمال ناہنجار اپنے سے اور علامت تقوے کی ارتکاب طاعت اور اجتناب معصیت ہی لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا۟ فِى هَـٰذِهِ ٱلدُّنْيَا حَسَنَةٌ
واسطے اُن لوگون کے کہ نیکی کرتے ہین ساتھ کہنے کلمہ شہادت کے بیچ اس دنیا کے جزا نیک ہی کہ صحت اور عافیت ہی یا ان لوگون کو جو متخلق
باخلاق الٰہی ہین دل اور زبان کی رو سے اور ثنائے جمیل اس جہان مین ہی یا اُن لوگون کو عبادت حضور سے کرتے ہین جسے ہین
دنیا مین کہ شہود وانوار تجلیات جمالی ہی اور بعضے کہتے ہین یہہ آیت بیچ شان مہاجران حبشہ کے ہی جیسے جعفر بن ابی طالب اور اصحاب
اُنکے رضی اللہ عنہم اور معنے آیت کے یہہ ہین کہ واسطے ان لوگون کے کہ ہجرت کی ہی بیچ اس عالم کے راحت ہی اعدا سے اور نجات ہی بلا سے اُنکے وَأَرْضُ
ٱللَّهِ وَٰسِعَةٌ اور زمین اللہ کی واسطے ہجرت کے کشادہ ہی واسطے اُسکے کہ ارادہ ہجرت کا کرے إِنَّمَا يُوَفَّى ٱلصَّـٰبِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ
حِسَابٍ سوا اسکے نہین کہ پورا دیئے جاوینگے صبر کرنیوالے اوپر جدائی وطن کے یا اذیت غربت پر یا مشقت عبادت پر یا تکلیف اذیات
ثواب اپنا بغیر حساب کے یعنے جو شمار سے افزون اور حساب سے بیرون ہی معالم التنزیل مین کہ دن قیامت کے بلاکشان صابر کو عرصات مین
حاضر کرینگے نہ انکے واسطے ترازو کھڑی کرینگے نہ حساب کھینچینگے بلکہ انپر ڈھ دینگے ثواب بے حساب اور کام اُنکا اس درجہ کو پہنچیگا کہ عافیت
والے جنون دنیا مین کچھ الم و ستم نہ دیکھا ہوگا آرزو کرینگے کہ کاشکے تن بدن اُنکا مقراض سے ٹکڑے ٹکڑے کرتے تو کہ آج کے دن بلا والون کے
ساتھی ہوتے مثنوی یہان کے غم پاتے ہین وہان کی ہی خوشی ٭ اُن بلاؤن مین عطائین ہین چھپی ٭ زخم غم کھا کر جو مرہم پائین گے
رحمت باری کا مرہم پائین گے ٭ لکھا ہی کہ کفار مکے کے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے کہ تجھے کیا ہوا ہی کہ دنیا مین آنکھ لگتا ہی

جو مخالفت روش ہمارے بزرگونکی ہی اپنے باپ اور دادا اور سادات قوم کو دیکھہ کیا عبادت لات اور عزیٰ کی کرتے تھے تو بھی کہا کہ یہہ آیت نازل
ہوئی کہ قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰہَ مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَ کہہ کہ تحقیق مین حکم کیا گیا ہون یہہ کہ عبادت کرون اللہ کو پاک کرنیوالا واسطے اسکے
عبادت کو شرک سے یعنے موحد ہون اور بلانے والا طرف توحید کے وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَکُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ اور حکم کیا گیا ہون مین اسبات کا
کہ ہون مین پہلا مسلمانون اس امت کا کیونکہ مین پیشوا انکا ہون دنیا مین اور آخرت مین قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ
عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ کہہ تحقیق مین ڈرتا ہون اگر نافرمانی کرون مین پروردگار اپنے کی اور شرک لاؤن اور دین تمہارا قبول کرون
عذاب اس دن کے سے کہ بڑا ہی ہول اسکا قُلِ اللّٰہَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّہٗ دِیْنِیْ فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ کہہ اللہ ہی کو عبادت کرتا
ہون مین خالص کرنیوالا واسطے اسکے دین اپنا شرک سے یا پاک کرنیوالا عمل اپنا ریا سے پس عبادت کرو تم اس چیز کو کہ چاہو تم سوا اسکے
یہہ امر تہدید ہی اور تنبیہ ہی اوپر محرومی اور رسوائی انکے کے اور حکم اس آیت کا منسوخ ہی ساتھہ آیت سیف کے لکھا ہی کہ مشرکان
اس آیت کو سنکر جواب مین کہنے لگے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیان کیا تو نے بیچ مخالفت دین آبا اپنے کے یہہ آیت اتری کہ قُلْ اِنَّ
الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَہُمْ وَاَہْلِیْہِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کہہ تحقیق ٹوٹا پانیوالے وہی ہین جنہون نے ٹوٹا دیا جانون اپنے کو کہ گمراہ ہوئے
اور تابعون اپنے کو دن قیامت کے کہ ان سے جدا ہوئے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ حق تعالی نے واسطے ہر انسان کے منزل اور
اہل پیدا کی ہی پس جسنے حکم خدا اور رسول کا مانا اوسکو بہشت مین لیجا دینگے اور وہ دینگے آدمی سے فرمان خدا اور رسول سے انحراف
کیا اسکی منزل اور اہل دوسرے کے حوالہ کرینگے جو مطیع ہو گا پس کافر دن قیامت کے ٹوٹا پاوینگے منزل اور اہل مین اَلَا ذٰلِکَ ہُوَ
الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ خبردار ہو یہہ بات وہی ٹوٹا پانا ظاہر کہ کسی پر اہل موقف سے چھپا نرہیگا لَہُمْ مِّنْ فَوْقِہِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِہِمْ
ظُلَلٌ واسطے ان زیان کارون کے اوپر انکے سائبان ہونگے آگ کے اور نیچے انکے سے بھی سائبان ہونگے آگ کے دوسرے گروہ کے
کہ نیچے کے درکے مین ہونگے اور مفسر یہی کہتے ہین کہ درکے منافقونکے واسطے ہی یہان مراد کافرون سے وہی ہین یا مراد سائبانون سے
بچھونے اور تکیے ہین واسطے مجاز کلام کے ظلل انکو بھی فرمایا ذٰلِکَ یُخَوِّفُ اللّٰہُ بِہٖ عِبَادَہٗ یہہ عذاب کہ انکو ہوا ڈراتا ہی اللہ ساتھہ
اسکے بندون کو تو کہ بچین اس چیز سے کہ انہین انکو مبتلا کرے وہ کہتا ہی شکر ہو یٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ای بندو میرے پس ڈرو مجھہ سے ایسی
بات مت کرو کہ سبب غصے میرے کا ہو لکھا ہی کہ زمانہ جاہلیت مین بعضے وحدانیت حق کا اقرار کرتے تھے جیسے سلمان فارسی اور ابوذر غفاری
اور زید بن نوفل رضی اللہ عنہم حق تعالی انکی شان مین فرماتا ہی کہ وَالَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ یَّعْبُدُوْہَا وَاَنَابُوْٓا اِلَی اللّٰہِ
لَہُمُ الْبُشْرٰی اور جن لوگون نے کہ پرہیز کیا بتونسے یہہ کہ عبادت کرین اسکی اور رجوع کرتے ہین طرف اللہ کے اور سب کی عبادت سے
منہہ پھیرا کر متوجہ حق ہوتے ہین واسطے انکے خوشخبری ہی دنیا مین فرشتونکی زبانی دم مرگ اور عقبی مین ساتھہ بخشش گناہون کے
اور بہشت مین رہنے ہمیشہ کی اسباب نزول مین ہی کہ جب حضرت ابوبکر صدیق ایمان لائے پہ آدمی عشرہ مبشرہ سے کہ عثمان اور طلحہ اور زبیر
اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف اور سعید بن زید رضی اللہ عنہم انکے حقیقت اسلام پوچھنے لگے انہون جو باتین
کہین وہ سب مشرف باسلام ہوئے انکے حق مین یہہ آیت نازل ہوئی کہ فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ پس بشارت
دے بندون میرے کو جو سنتے ہین بات ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پس پیروی کرتے ہین بہتر اسکے کی مراد احسن سے حسن ہی کیونکہ باتین
حضرت صدیق کی سب حسن تھین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد استماع قول سے قرآن ہی اور احسن اسکا محکم اسکا ہی نہ منسوخ اور

عزیمت ہی نہ رخصت اختلاف مین ہی کہ قرآن مین مدح اعدا ہی اور مدح اولیا ہی وہ متابعت احسن کرتے ہین کہ مثلاً طریقہ موسیٰ ہی نہ سیرت فرعون
علی ہذا القیاس لباب مین ہی کہ مراد قول اہل ملل کے ہین اور احسن سب کا اسلام ہی اور اشہر یہہ ہی کہ مراد قول سے باتین ہین کہ
مجلسون مین ہوتی ہین اہل دل متابعت احسن اُن اقوالون کی کرتے ہین چنانچہ مثل ہی خذ ما صفا و دع ما کدر فرد باتین سنیکی جو
انہین تامل کر ڈالے بد چھوڑ دے بہتر کو لے دع ما کدر خذ ما صفا بحر الحقایق مین ہی کہ قول عام ہی کلام اللہ کا ہو یا فرشتے کا یا انسان
کا یا شیطان کا یا نفس کا اور انسان جھوٹا سچا برا بھلا سب کہتا ہی اور شیطان عصیان کی طرف بلاتا ہی اور نفس آرزون کی رغبت دلاتا
اور فرشتہ طاعت کی دعوت کرتا ہی اللہ تعالیٰ اپنی طرف بلاتا ہی کہ وتبتل الیہ تبتیلا پس بندگان خاص وہ ہین کہ احسن اقوال کی جو
خطاب رب الارباب ہی اور زبان پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی پیروی کرتے ہین فرد کیا ہجر وصل سے کام ہمکو قبول ہی سب
جو کچھ پیام لایا اپنا پیام بر ہی اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ھَدٰىھُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِکَ ھُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ یہہ لوگ پیروی کرنیوالے قول احسن کے ہین جنکو
ہدایت کی ہی اللہ نے اور یہہ لوگ وہی ہین صاحب عقلون خالص کے کہ وہم کا جنمین میل نہین اَفَمَنْ حَقَّ عَلَیْهِ کَلِمَةُ الْعَذَابِ
کیا پس جو شخص کہ ثابت ہوئی ہی اوپر اُسکے بات عذاب کی یعنے کلمہ وعید کہ مشیر اعذاب ہی جیسے لاملئن جہنم اور ہولاء فی النار مانند اُسکے
کہ نہین ثابت ہوئی اوپر اُسکے یہہ بات اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِی النَّارِ کیا پس تو ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم چھڑا دیگا اُسکو کہ بیچ دوزخ کے
یعنے کر سکتا ہی تو کہ اُسکو مسلمان کرکے آتش دوزخ سے بچاوے تاکید ہی انکار مین یعنے کار تیرے اختیار مین نہین کہ دوزخیون کو بچا
دے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مراد دوزخیون سے ابولہب ہی اور عتبہ بیٹا اُسکا لٰکِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّھُمْ لَھُمْ غُرَفٌ مِّنْ
فَوْقِھَا غُرَفٌ مَّبْنِیَّةٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ لیکن جو لوگ ڈرتے ہین عذاب پروردگار اپنے سے اور ساتھ ایمان و طاعت کے متصف ہوے
واسطے اُنکے بالاخانے ہین بہشت مین اوپر انکے اور بالاخانے ہین مستحکم بنائے ہوے چلتی ہین نیچے انکے نہرین وَعْدَ اللّٰهِ وعدہ کیا ہی اللہ
نے وعدہ کرنا لَا یُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِیْعَادَ نہین خلاف کرتا اللہ وعدے اپنے کو اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَکَهٗ یَنَابِیْعَ فِی الْاَرْضِ
کیا نہین دیکھا تو نے تحقیق اللہ نے اُتارا آسمان سے مینہہ پس چلا دیا اُسکو بیچ چشمون کے بیچ زمین کے ہین ثُمَّ یُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا
مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ پھر نکالتا ہی اُس سے کھیتی کہ مختلف ہین قسمین اُسکی جیسے گندم اور جو اور مسور اور چاول یا جدے ہین رنگ اُسکے
جیسے سبز اور سرخ اور سوا اُسکے ثُمَّ یَھِیْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَجْعَلُهٗ حُطَامًا پھر خشک ہو جاتی ہی وہ کھیتی بعد سبزی کے پس دیکھتا ہی
تو اُسکو زرد ہوئی پھر کرتا ہی اللہ اُسکو ریزہ ریزہ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِاُولِی الْاَلْبَابِ تحقیق بیچ مینہہ برسانے اور گیاہ اگانے کے
البتہ نصیحت ہی واسطے صاحب عقلون کے یا پند ہی واسطے ہوشمندون کے کہ دنیا کو مثل کشت تر و تازہ کے جانتے ہین اور اُسپر
اعتماد نہین کرتے کہ تھوڑی مدت مین طراوت اُسکی خشکی سے بدل جاتی ہی اور کٹ کٹا برابر ہو جاتی ہی ثنوی مال و دنیا جان
شکل سبزہ زار ہی تازگی رکھتا ہی در فصل بہار ہی جب خزان کی باد اُسپر آتی ہی زرد ہو جاتا ہی اور کملاتی ہی اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ
صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ کیا پس وہ شخص کہ کھول دیا اللہ نے سینہ اُسکا واسطے قبول اسلام اور فرمان رب السلام
اور متابعت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پس وہ اوپر نور معرفت کے ہی پروردگار اپنے سے یا اوپر یقین اور بصیرت کے ہی
اسباب نزول مین ہی کہ یہہ آیت بیچ شان علی اور حمزہ رضی اللہ عنہما کے ہی کہ حق تعالیٰ نے دل اُنکے نور معرفت سے روشن کئے
پھر ابولہب کے حق مین اور فرزند بے ادب اُسکے کے کہا فَوَیْلٌ لِّلْقٰسِیَةِ قُلُوْبُھُمْ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰهِ پس وای ہی واسطے اُنکو

کہ سخت ہین دل اُنکے یاد اللہ کی سے یا خالی ہین اُس سے أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ یہہ لوگ بیچ گمراہی ظاہر کے ہین یعنے اُنکی گمراہی
جو کچھ بھی عقل رکھتا ہی اُسپر روشن ہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ علامت شرح صدر اور کشادگی دل توجہ بآخرت ہی
اور اعراض دنیا سے یعنے دنیا سے پرہیز کرنا اور موت کی تیاری کرنی پہلے واقع ہونے اُسکے سے لطف الشان شرح ہی جسنے کہا ہی اعراض
دنیا سے یہ لگانا دھیان اپنا ہر گھڑی ہر آن مولا سے یہ اُدھر سے منہہ پھیرا دل کی توجہیں ادھر رکھنا رضا سے حق طلب کرنا نہ دنیا
اور عقبے سے یہ لکھا ہی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے استدعا کی کہ کیا خوب ہو جو ہم سے کلام آپ فرما دین
اور طوطی روح ہماری کو حدیث لب شکر بار اپنی سے شیرین کرین فرد شکر افشان لب شیرین کو ہو گویا کرے اہل اذواق کو ہی آپ کی
ہر بات نبات یہ یہہ آیت اتری کہ اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَانِيَ اللہ نے اتارا ہی نیک تر سخن کہ کتاب ہی مشابہ ایک
دوسرے کے یعنے قرآن کہ آیتین اُسکی مشابہ ہین ایک دوسرے سے اعجاز اور خوبی حسن الفاظ ہین اور صحت معنی مین یا بعض اُسکا سچا کرنیوالا
بعض دوسرے کا ہی اور اُنمین تناقض اور اختلاف نہین دوہرائے جانیوالے یعنے پھر پھرا اُنمین امر اور نہی اور وعد اور وعید مذکور
ہی اور بہشت اور دوزخ اور عذاب اور ثواب اور مومن اور کافر مذکور ہی تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بال کھڑے
ہو جاتے ہین اُس سے یعنے خوف اور وعید سے جو اُنمین ہی کہال پران لوگون کے کہ ڈرتے ہین پروردگار اپنے سے ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ
وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ پھر نرم ہو جاتے ہین چمڑے دل اُنکے طرف یاد کرنے رحمت اور مغفرت خدا کے امام قشیری نے کہا کہ
لرزتے ہین ہیبت آلہی سے اور ساکن ہوتے ہین اُنس بادشاہی سے اور بعضون نے کہا ہی کہ لرزہ اور آرام آثار قبض و بسط
سے ہوتا ہی یا بسبب استتار اور تجلی کے کشف الاسرار مین ہی کہ تقشعر منہ جلودہم صفت بندیان راہ ہی اور تلین جلودہم وقلوبہم
وصف نواختگان لطف اللہ ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ یہہ کتاب کہ قرآن ہی ہدایت اللہ کی ہی یعنے ارشاد خدا ہی واسطے
خلق کے راہ دکھاتا ہی ساتھہ اُسکے جسکو چاہتا ہی وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ اور جسکو چہوڑ دیوے اللہ البتہ وادی گمراہی
مین پڑے پس نہین واسطے اُسکے کوئی راہ دکھانیوالا اسیر گردانی سے نجات دے أَفَمَنْ يَتَّقِي بِوَجْهِهِ سُوءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آیا پس جو
شخص کہ بچاتا ہی ساتھہ منہہ اپنے کے برا عذاب یعنے شعلہ آتش دن قیامت کے مثل اُس شخص کے کہ بیغم ہو عذاب سے اور راحت سے
گذارے وسیط مین ہی کہ مراد ابوجہل ہی کہ اُسکو دوزخ مین لیجاوینگے ہاتھہ گردن مین باندھے ہوئے اور وہ ساتھہ منہہ اپنے کے بچاویگا
کہ آگ سے بچے وَقِيلَ لِلظَّالِمِينَ ذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ اور کہا گیا واسطے ظالمون کے چکہو جو کچہہ کہ تھے تم کماتے یعنے وبال اُسکا جو
کہ کرتے تھے تکذیب پیغمبر سے كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ جھٹلایا تھا جنھون نے کہ پہلے تھے
کفار مکہ سے اپنے پیغمبرون کو پس آیا اُنکو عذاب آلہی اُس جگہہ سے کہ نجانتے تھے اور توقع نہین رکھتے تھے فَأَذَاقَهُمُ اللَّهُ الْخِزْيَ
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا پس چکہائی اُنکو اللہ نے رسوائی اور خواری بیچ زندگانی دنیا کے ساتھہ قتل اور قید اور اجلا وغیرہ کے
وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ اور البتہ عذاب آخرت کا کہ واسطے اُنکے تیار کیا ہی بہت بڑا ہی عذاب دنیا سے کیونکہ وہ دائم اور غیر منقطع ہوگا
لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ کاش کہ ہوتے جانتے کہ عبرت پکڑتے اور اپنی جان کو عذاب سے بچاتے وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِنْ
كُلِّ مَثَلٍ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ اور البتہ تحقیق بیان کی ہمنے واسطے لوگون کے یا اہل مکہ کے بیچ اس قرآن کے ہر ایک مثال سے
کہ کام آوے وہ دین مین تو کہ وہ نصیحت پکڑین ساتھہ اُسکے اور راس قرآن کو ہمنے پڑھا قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ لَعَلَّهُمْ

يَتَّقُوْنَ قرآن ہی عربی زبان مین بن کجی والا یعنے بے عیب اور بے خلل اور بے نقصان فقیہ ابو اللیث نے ساتھ اسناد اپنی کے
ابن عباس رضسے نقل کیا کہ غیر مخلوق پہر تقدیر ہی نازل کیا تو کہ وہ بسبب تامل کرنے بیچ معانی اُسکی کے پرہیز کرین کفر او ر تکذیب سے
اور ڈرین تعذیب سے ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ بیان کی اللہ نے مثال واسطے مشرک اور موحد کے ایک
مرد کی کہ بیچ اُسکے شریک ہین یعنے ایک غلام کی کہ کئی خواجہ اُسمین شریک ہین بدخو ناسازگار کہ ہر ایک اُسکو ایک کام فرماتا ہی
اور کسی کا کام نہین تمام ہوتا سبب اُسکے سے ناراضی رہتے ہین وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ اور ایک مرد سلامت شریکون سے واسطے ایک مرد
کے یعنے ایک غلام کہ اُسکا ایک خواجہ ہی کوئی اُسمین نہین جھگڑتا اور وہ بفراغت متوجہ طرف اپنے مالک کے ہی اور اُسے خوش رکھتا ہی هَلْ
يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا کیا برابر ہوتے ہین یہہ دو غلام از روے مثال کے بیشک نہین برابر ہوتے کیونکہ ایک جھگڑے مین بہت
سے خواجاؤن کے عاجز ہین اور ہر ایک خواجہ اُس سے ناراضی ہی اور دوسرا شرکت سے خواجاؤن کے بچا ہی ایک خواجہ رکھتا ہی
سو وہ خوش ہی اُس سے پہلی مثال مشرک کی ہی کہ عبادت مین بہت سے معبودون کے دل چل بچل رکھتا ہی اور پریشان خاطر ہی
اور دوسری مثال موحد کی ہی کہ عبادت کرتا ہی ایک معبود کی او راُسیکو دوست رکھتا ہی اور سوا اُسکے کسی سے امید نہین رکھتا
فرد ایک کا رافت ہوا ایک ہی یار کافی ہی تجھے ؎ ایک دل رکھتا ہی ایک دلدار کافی ہی تجھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب تعریف واسطے
اللہ کے ہی کہ اکیلا ہی بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ بلکہ اکثر اُنکے نہین جانتے کہ وہ واحد لاشریک ہی اُسیکو مالکیت ہی نہ غیر اُسکے کو
لکھا ہی کہ کفار مکہ کہتے تھے نتربص بہ ریب المنون امید دار ہین ہم کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاوین اور ہم اُنسے چھوٹ جاوین
حق تعالے نے فرمایا اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ تحقیق تو بھی ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم مرنے والا ہی اور تحقیق مشرک بھی مرنے
والے ہین یا تو جیئے گا اور یہہ مردی ہین یعنے جلد مرینگے پس انتظار کرنا اُنکا دوسرے کے موت کا باوجود اِسکے کہ آپ مرنیوالے
ہین عین جہالت ہی ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ پھر تحقیق تم ای مومنون کافرون سے دن قیامت کے نزدیک
پروردگار اپنے کے جھگڑوگے امر دین مین اور تمھین غالب رہوگے اُنپر بعضے کہتے ہین کہ جھگڑنا عام ہی کہ بعضے جھگڑینگے قضایا
دنیوی مین اور سب اپنے اپنے حق کو پہنچینگے فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ پس کون شخص ظالم تر ہی اُس سے
کہ جھوٹھ باندھتا ہی اوپر اللہ کے اور اُسکے زن اور فرزند اور شریک ٹھہراتا ہی اور جھٹلاتا ہی سچ کو کہ قرآن ہی جب آیا اُسکے
پاس یا مراد ذی الصدق ہی یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلاتا ہی اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ کیا نہین یعنے ہی بیچ دوزخ
کے جگہہ رہنے کی واسطے کافرون کے وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ اور وہ شخص کہ آیا ساتھ سچ بات کے
اور جس نے مان لیا اُسکو یہہ لوگ وہی ہین پرہیزگار آنیوالا جبرئیل اور سچ بات قرآن اور باور کرنیوالا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
یا آنیوالا پیغمبر اور تصدیق کرنیوالا صدیق ہی رضی اللہ عنہ تبیان مین مجاہد سے منقول ہی کہ مصدق علی مرتضی رضی اللہ عنہ ہی
اور بعضے کہتے ہین کہ سب مسلمان ہین لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ واسطے اُنکے ہی جو چاہین نعمت اور کرامت نزدیک پروردگار
اپنے کے ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ یہہ ہی بدلا احسان کرنیوالونکا یعنے اہل تصدیق کا اور اللہ تعالے اُنکو جزا دیتا ہی لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ
اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا تو کہ دور کریگا اللہ تعالے اُنسے بدترین اس کام کا کہ کیا اُنھون نے ذکر لفظ اسوٰ کی واسطے مبالغے کے ہی
یعنے جو بہت بد ہی اُسکو دور کر ڈالیگا تو کہ بد کو بطریق اولی دور کریگا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور بدلا دیو

انکو ثواب انکا ساتھ بہتر اُس چیز کے کہ تھے وہ کرتے یعنے ایمان یا احسن اعمال انکے کا ثواب زیادہ دیوے اور باقی عملونکا بھی
دستور پر عطا فرماوے وَاَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کیا نہیں اللہ کفایت کرنیوالا بندے اپنے کو یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو حال
یہہ ہی کہ کفایت کریگا شر دشمنون کے سے اور فتح دیگا مشرکون پر اور غالب کریگا دین انکے کو سب دینون پر لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم عیب بتون کے بیان کرتے تھے مشرکون نے کہا کہ یہہ باتین مت کرو ایسا نہو کہ ہمارے خدا تمکو کچھ رنج پہنچا دین اور
تم تباہ ہو جاؤ حق تعالی نے فرمایا کہ وَیُخَوِّفُوْنَکَ بِالَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِہٖ اور ڈراتے ہین تجھکو مشرک ساتھ اُن شخصون کے کہ عبادت
کرتے ہین سوا خدا کے وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ ھَادٍ اور جسکو گمراہ کرے اللہ تعالی تو کہ ڈراوے لوگون کو بتون سے کہ نفع دے سکتے
ہین نہ ضرر پس نہین واسطے اسکے کوئی راہ دکھانیوالا کہ سیدھے رستے پر لاوے وَمَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ مُّضِلٍّ اور جسکو راہ دکھاوے
اللہ تو کہ سوا اسکے کسی سے نہ ڈرے پس نہین واسطے اسکے کوئی گمراہ کرنیوالا کہ سیدھی راہ سے پھیرے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِعَزِیْزٍ
ذِی انْتِقَامٍ کیا نہین اللہ غالب دشمنون پر بدلا لینے والا کافرون سے وَلَئِنْ سَاَلْتَھُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰہُ اور اگر پوچھے
تو مشرکان مکہ سے کہ کسنے پیدا کیا ہی آسمانون کو اور زمین کو البتہ کہینگے کہ اللہ نے کیونکہ ظاہر ہین دلیلین اوسکی یگانگیت پر اور نفی صفات
کے قُلْ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰہُ بِضُرٍّ ھَلْ ھُنَّ کٰشِفٰتُ ضُرِّہٖۤ اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَۃٍ ھَلْ ھُنَّ
مُمْسِکٰتُ رَحْمَتِہٖ کہہ کیا پس دیکھا ہی تمنے اس چیز کو کہ پکارتے ہو سوا خدا کے یعنے بتون کو کہ پوچھتے ہو اگر ارادہ کرے اللہ ساتھ سختی
اور محنت کے کیا ہین وہ بت کہولنے والے اور دور کرنے والے ضر اسکے کو یعنے اس سختی کو کہ خدا نے ساتھ تیرے چاہی ہی یا اگر خدا ارادہ
کرے مجھکو ساتھ راحت اور منفعت کے کیا ہین وہ بند کرنیوالے رحمت اسکی کو مجھ سے تفاضل نے کہا ہی کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے
یہہ سوال مشرکون سے کیا وہ چپ ہوگئے حق تعالی نے فرمایا کہ قُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ کہہ کہ کفایت ہی مجھکو اللہ بھلائی پہنچانے مین اور
برائی دور کرنے مین عَلَیْہِ یَتَوَکَّلُ الْمُتَوَکِّلُوْنَ اوپر اسکے نہ اوپر غیر اسکے کے توکل کرتے ہین توکل کرنیوالے اور کام سب اپنے سپرد
کرتے ہین اسیکو جیسے اللہ نعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَکَانَتِکُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ کہہ اے قوم میری عمل کرو اوپر جاہ
اپنی کے تحقیق مین بھی عمل کرتا ہون فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مَنْ یَّاْتِیْہِ عَذَابٌ یُّخْزِیْہِ وَیَحِلُّ عَلَیْہِ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ پس البتہ جان لوگے تم کون شخص
ہی ہمارے تمھارے بیچ مین کہ آویگا اسکو عذاب کہ رسوا کریگا اسکو اور اتر پڑیگا اوپر اسکے عذاب ہمیشہ رہنے والا یعنے کہ
بدر کی لڑائی مین عذاب رسوائی کا مشرکون پر آیا کہ بہت مارے گئے بہت ذلیل ہوکر پکڑے آئے اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ
لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ تحقیق ہمنے اتاری ہی اوپر تیرے کتاب یعنے قرآن واسطے لوگون کے ساتھ حق کے یا سب بیان حق کے ہیو
اسمین وہ باتین ہین جو معاد اور معاش مین کام آوین فَمَنِ اھْتَدٰی فَلِنَفْسِہٖ پس جسنے راہ پائی ساتھ قرآن کے یعنے عمل کیا اوپر اسکے
واسطے جان اپنے کے ہی یعنے فائدہ اسکا اسیکو ہی وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْھَا اور جو کوئی گمراہ ہوا یعنے قرآن سے پھرا پس نہیں سوا
اسکے نہین کہ گمراہ ہوتا ہی اوپر جان اپنی کے یعنے وبال اسکا اسی پر ہی وَمَآ اَنْتَ عَلَیْھِمْ بِوَکِیْلٍ اور نہین تو اوپر انکے نگہبان کہ گمراہی
مین نہ پڑنے دے بلکہ تجھپر فقط پہنچا دینا ہی احکام الٰہی کا اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِھَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِھَا اللہ قبض کر لیتا ہی
جانون کو وقت موت انکے کے اور جو نہین موے قبض کرتا ہی انکو بیچ نیند انکی کے بھی اسنے معالم التنزیل مین لکھا ہی کہ بیچ
آدمی کے دو نفس ہین نفس حیات اور نفس تمیز نفس حیات جدا ہوتا ہی اسکا اس سے دم مرگ اور اسکے جانے سے نفس تمیز بھی

جاتا رہتا ہی اور نفس تمیز مفارقت کرتا ہی وقت خواب اور اُسکے جانے سے نفس حیات نہین جاتا احقاف مین ابن جبیر سے منقول ہی
کہ حقفا سے جمع کرتا ہی درمیان ارواح احیا اور اموات کے تو کہ ساتھ ایک دوسرے کے نشان آشنائی کا دیتے ہین فَيُمْسِكُ
الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرَى إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى پس بند رکھتا ہی اس عالم مین اس نفس کو کہ پہلے اُسنے مقرر کی ہی اوپر اُسکے
موت اور بھیج دیتا ہی اور نفسون کو کہ جنسے زندگانی ہی طرف بدنون اُنکے کے ایک وقت مقرر تک کہ اجل اُنکی پہنچے اور نزدیک جمہور
مفسرون کے امساک اور ارسال واسطے اُن نفسون کے ہی کہ خواب مین قبض کیے جاوین إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ
تحقیق بیچ کرفہ کے جانون کے اور نگاہ رکھنے اُنکے اور طرف بدنون کے پہنچے کے البتہ نشانیان ہین اوپر کمال قدرت کے اور
علامتین ہین واسطے حشر اور بعث کے واسطے اس قوم کے کہ فکر کرتے ہین موت ہین کہ مشابہ نیند کی ہی اور زندگی ہین کہ مثل
جاگنے کے ہی توریت مین مذکور ہی کہ اے فرزند آدم جیسا کہ سو جاتا ہی تو مر جاویگا اور جیسا کہ جاگتا ہی تو زندہ ہوگا بعد موت کے اور
کافر تامل نہین کرتے أَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ کیا پکڑے ہین انھون نے سوا اللہ کے سفارش کرنیوالے کہ وہ کہکر بچا
لینگے قُلْ أَوَلَوْ كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ کہہ کیا سفارش کرینگے وہ جو نہین اختیار رکھتے ہون کسی چیز کا اور نہ سمجھتے
ہون اپنے پجاریون کو یعنے توقع شفاعت کی رکھتے ہو پتھرون سے کہ علم اور قدرت سے بے نصیب ہین قُل لِّلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا
کہہ واسطے خدا کے ہی سفارش سب یعنے حکم اُسکا کہ کوئی بے اذن اُسکے کے کسیکی شفاعت نکر سکیگا لَّهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
واسطے اُسکے ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ پھر طرف اُسکے پھیرے جاوگے تم دن قیامت کے وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ
وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ اور جسوقت یاد کیا جاتا ہی اللہ کو اکیلا بغیر یاد بتون کے جیسے کہیں لا اله الا اللہ
نفرت کرتے ہین دل اُن لوگون کے کہ نہین ایمان لاتے ساتھ آخرت کے وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِن دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ
اور جسوقت یاد کیے جاتے ہین وہ جو معبود اُنکے ہین سوا اللہ کے ناگہان وہ خوش ہوجاتے ہین بسبب غافل ہونیکے حق سے
اور مشغول ہونے کے ساتھ باطل کے لیکن معاملہ مومن کا برعکس اُسکے ہی کہ یاد خدا سے خوش ہوتا ہی اور ذکر ماسوا سے غمگین
مثنوی جب یاد تیری آئی تو دل خرم ہوئے اور غیر کا ذکر ہو تو کیا کیا غم ہوئے گر نام تیرا لون تو خوشی کمار ہے نہ عالم مین رہون وہ لے
عجب عالم ہو قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا
فِيهِ يَخْتَلِفُونَ کہہ کہ اے اللہ اے پیدا کرنیوالے آسمانون کے اور زمین کے اے جاننے والے پوشیدہ کے اور ظاہر کے تو ہی حکم
کریگا درمیان بندون اپنون کے قیامت کو بیچ اُس چیز کے کہ تھے وہ بیچ اُسکے اختلاف کرتے امر دین مین وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ
ظَلَمُوا مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ مِن سُوءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اور اگر ہووے واسطے اُن لوگون
کے کہ ظلم کرتے ہین یعنے کافر ہوئے ہین جو کچھہ بیچ زمین کے ہی مال متاع سارا اور مانند اُسکے ساتھ اُسکے البتہ بدلا دیوین
اُسکو بُرائی عذاب کے سے دن قیامت کے وَبَدَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ اور ظاہر ہو جاویگا واسطے اُنکے
اللہ کی طرف سے جو کچھہ کہ نہ تھے گمان کرتے یعنے گمان اُنکا یہہ تھا کہ بتون کی شفاعت سے رتبہ قرب کا پاوینگے جو عذاب
مین گرفتار ہونگے خلاف اپنے گمان کے معلوم کرینگے نقل ہی کہ ایک مشائخ وقت سے دم مرگ رو یا پوچھا کہ سبب
لیا ہی کہا ہی کہ ڈرتا ہون ایسی چیز ظاہر ہونے سے کہ مین جسکو حساب مین نہین لاتا تھا سفیان ثوری رح سے منقول

ہی کہ جب یہہ آیت پہنچی تھے کہتے تھے ویل لاہل الریا فی مرجائیے جانتا تھا جس عمل کو اپنے احسن ہی بوقت مرگ سمجھتا خلاف اُسکے
جو کچھ ظن ہی وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ اور ظاہر ہو وینگے واسطے اُنکے برائیان یعنے عذاب
برائیونکا اُس چیز کے کہ کماتے تھے اور گھیریگا اُنکو جو کچھ کہ تھے ساتھ اُسکے ٹھٹھا کرتے ڈرانے خدا اور رسول کے سے فَإِذَا
مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَاهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ پس جب لگتی ہی آدمی کو یعنے کافر کو کہ غضب ہی عام
کافرون کو سختی اور مفلسی پکارتا ہی ہمکو اور دفع اُسکا ہم سے چاہتا ہی پھر جب دیتے ہین ہم اُسکو نعمت اپنے پاس سے راہ تفضل سے
نہ اُسکے استحقاق سے کہتا ہی سوا اسکے نہین کہ دیا گیا ہون مین اس مال کو اوپر علم کے یعنے طور ڈھب کسب کے اور تحصیل مال کی
جانتا تھا مین اس سبب سے ہاتھ لگا یا اللہ تعالی جانتا تھا کہ مین مستحق اسکا ہون اسواسطے دیا بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ
نہین ایسا کہ وہ کہتے ہین بلکہ یہہ نعمت آزمایش ہی کہ کافر اور شاکر ظاہر ہو جاوے اور لیکن اکثر اُنکے نہین جانتے قَدْ قَالَهَا
الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ تحقیق کہی تھی یہہ بات اُن لوگون نے کہ پہلے اُنسے تھے یعنے قارون کہی تھی إِنَّمَا أُوتِيتُهُ
عَلَىٰ عِلْمٍ عِندِي اور اُسکی قوم نے پسند کی تھی پس نہ کفایت کیا ان سے اُس چیز نے کہ تھے وہ کماتے مال اور متاع دنیا سے
یعنے عذاب سے نہ بچایا فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا پس پہنچا اُنکو وبال برائیون کا اُس چیز کے کہ کماتے تھے اور مال سمیت زمین مین
دہس گئے وَالَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْ هَٰؤُلَاءِ سَيُصِيبُهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَمَا هُم بِمُعْجِزِينَ اور وہ لوگ کہ ظلم کرتے ہین اور ناشکری اُنمین سے
کہ مشرک زمانے تیرے کے ہین شتاب پہنچیگا اُنکو بدلا برائیونکا اُس چیز کے کہ کمایا ہی انھون نے اور نہین ہین وہ عاجز کرنیوالے ہمکو عذاب
دینے سے یا بہشتی پکڑنے والے اور پہر عذاب ہمارے کے أَوَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ کیا نہین جانتے
یہہ کہ اللہ کشادہ کرتا ہی رزق واسطے جسکے کہ چاہتا ہی اپنی مشیت سے نہ اسکی رفعت سے اور بند اور تنگ کرلیتا ہی اوپر جسکے
چاہتا ہی اپنی حکمت سے نہ اُسکی ذلت سے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ تحقیق بیچ فراخی اور تنگی رزق کے البتہ نشانیان
ہین اوپر کمال قدرت اور ارادت اُسکی کے واسطے اُس قوم کے کہ ایمان لاتے ہین اوپر خدا روزی دینے والے کے اور دیا
ہین کہ جو کچھ عطا کرتا ہی اور جسکو عطا کرتا ہی عین مصلحت ہی معالم مین مذکور ہی کہ ایک گروہ نے مشرکون کے قتل اور زنا اور طرح
طرح کے گناہ کئے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ جس چیز کی تم دعوت کرتے ہو نیک ہی اس شرط پر ہم قبول کرتے ہین
کہ ہمین بتادو گناہ ہمارے بخش جاوین یا نہین یہہ آیت نازل ہوئی قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ
اللَّهِ کہہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ ای بندو میرے جو زیادتی کرتے ہو اوپر جانون اپنے کے یعنے بہت گناہون مین ڈوبے
مت نا امید ہو رحمت اللہ کی سے تقنطوا ساتھ فتح نون کے ہی اور کسرہ و ضمہ بھی پڑھا ہی اور معنی یہی لکھا ہی شرح السنہ مین
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وحشی کو دعوت اسلام کی کی اُسنے کہا کہ کیونکر مجھے تم طرف اسلام کے بلاتے ہو اور تم جانتے ہو کہ
جو کوئی قتل کرے اور شرک اور زنا کرے یلق اثاما یضاعف له العذاب اور مین نے یہہ سب کچھ کئے ہین یہہ آیت اتری کہ
إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا وحشی نے کہا یہہ شرط شدید ہی مین طاقت اسکی نہین رکھتا کچھ اس سے سوا اور کہہ
حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ اُسنے کہا مین نہین جانتا کہ مجھے
بخشے گا یا نہین اللہ تعالے نے یہہ آیت اتاری قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا آخر مسلمانون نے عرض کیا کہ یہہ خاص وحشی کے

واسطے ہی یا ہم سب کے فرمایا حضرت نے واسطے عام مسلمانوں کے فہم کلام سمجھ لیجئے کہ یہہ آیت بڑی امید کی ہی قرآن شریف میں حدیث
میں ہی کہ دوست نہیں رکھتا میں دنیا اور مافیہا کو کہ مجھے ہو عوض اس آیت کے کیونکہ یہہ آیت دنیا سے اور جو کچھہ دنیا میں ہی
اُس سے بہتر ہی معالم میں ہی ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے کہ ایک مسجد میں آئے دیکھا کہ واعظ مذکور دوزخ کا اور طوق و سلاسل
اُسکے کا کرتا ہی فرمایا ای واعظ کیوں لوگوں کو ناامید کرتا ہی نہیں پڑھا تو نے کہ حق تعالے فرماتا ہی قل یا عبادی الذین اسرفوا الآیۃ
فصول میں ہی کہ امید واری کی اس آیۃ میں تین چیزیں ہیں اول لطف خطاب ہی کہ فرمایا یا عبادی اور نکہا یا ایہا العصاۃ دوسری
نرمی عتاب ہی کہ فرمایا اسرفوا اور نفرمایا اخطاؤ تیسری تنبیہ با سباب ہی کہ فرمایا لا تقنطوا فتوحات میں ہی کہ لا تقنطوا آلہی ہی اور حسب
حق تعالی نے نہیں فرمائی باز رہنا اس سے لازم ہی پس ناامیدی کسیطرح روا نہیں مصرعہ نکر ناامیدی کہ ہی کفر راہ ان اللہ
یغفر الذنوب جمیعا تحقیق اللہ بخشتا ہی گناہ سارے کتنے ہی بہت ہوں سوا شرک کے کہ مطلقا نہیں بخشا جاتا بعضے علما
کہتے ہیں کہ غفران ذنوب بشرط توبہ ہی یہہ قول خلاف ظاہر ہی وسیط میں ساتھہ اسناد اپنے کے لایا ہی اسما بنت یزید رضی اللہ
عنہا سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا ولا یبالی انہ ھو الغفور الرحیم تحقیق
وہ ہی بخشنے والا گناہوں کا مہربان بندوں پر یہہ آیت غریق بحر عصیان کو ساحل نجات پر لگاتی ہی اور مریض جرائم کو معجون شفا کا
ہی نظم ملا ہی ہمکو رافت توشہ راہ عجب لا تقنطوا من رحمۃ اللہ سہرا یا گرچہ ہیں ہم غرق عصیان یہہ ہی ہمکو امید فضل
رحمان نہ خدا نے خود کہا ہی پیغمبر بندو میری رحمت سے ناامید مت ہو پھر اپنی بخشش سے ناامید ہونا نہیں ہی کچھہ مگر ایسا
کہ ہونا وانیبوا الی ربکم واسلموا لہ من قبل ان یاتیکم العذاب اور رجوع کرو ساتھہ طاعت کے یا دعا اور زاری کے طرف
پروردگار اپنے کے اور مطیع ہو واسطے امر اسکے کے یا اخلاص اختیار کرو توحید میں پہلے اس سے کہ آوے تمکو عذاب
ثم لا تنصرون پس نہ مدد دئے جاؤ گے یعنی عذاب دور کرنے میں تمہاری مدد نکریگا واتبعوا احسن ما انزل الیکم من
ربکم من قبل ان یاتیکم العذاب بغتۃ وانتم لا تشعرون اور پیروی کرو بہتر اس چیز کی کہ اتاری گئی طرف تمہارے پروردگار
تمہارے سے یعنے عزیمت کو اختیار کرو نہ رخصت کو اور ناسخ کی پیروی کرو نہ منسوخ کی پہلے کہ اس سے کہ آوے تمکو عذاب
ناگہان اور تم نہیں جانتے ہو آنا اُسکا تو کچھہ تدارک کرو اسکا او رمشتابی ان تقول نفس یحسرتی علی ما فرطت فی جنب اللہ
وان کنت لمن السخرین پہلے اس سے کہ کہے کوئی جی ای افسوس اوپر اسکے کہ تقصیر کی میں نے بیچ حق اللہ کے یا بیچ طلب رحمت اور
قرب اُس درگاہ کے اور تحقیق تھا میں البتہ ٹھٹھا کرنیوالوں سے اوپر قرآن اور رسول اور مومنوں کے او تقول لو ان اللہ
ھدانی لکنت من المتقین یا کہے کہ اگر تحقیق اللہ ہدایت کرتا مجھکو البتہ ہوتا میں پرہیزگاروں سے اور شرک و معصیت میں
آلودہ نہوتا او تقول حین تری العذاب لو ان لی کرۃ فاکون من المحسنین یا کہے جب دیکھے عذاب کو کاش کہ ہو واسطے میرے پھر جانا
طرف دنیا کے پس ہوؤں میں نیکی کرنیوالوں سے اور فرمانبرداروں سے پس ایسی کہنے والے کو کہ کہے مجھے ہدایت نہیں کی اگر کرتا
تو میں پرہیزگار ہوتا کہیں بلی قد جاءتک ایتی فکذبت بہا واستکبرت وکنت من الکفرین یہہ نہیں جو تو کہتا ہی بلکہ تحقیق آئی تھیں
تیرے پاس آیتیں کتاب ہمارے کی کہ قرآن ہی پس جھٹلایا تو نے انکو اور نہ مانا اور تکبر کیا تو نے اور سرکشی کی ایمان
لانے سے اوپر اونکے اور تھا تو کافروں سے ویوم القیمۃ تری الذین کذبوا علی اللہ وجوھھم مسودۃ اور دن قیامت

سکے دیکھیگا تو ان لوگون کو کہ جھوٹھ بولتے ہین اوپر اللہ کے شریک اور اولاد ٹھہرا کے منہ انکے کالے کیے گئے پہلے دوزخ
مین داخل ہونے سے کہ علامت دوزخیون کی ہی چنانچہ فرمایا ہی یعرف المجرمون بسیماھم اَلَیْسَ فِیْ جَہَنَّمَ مَثْوًی لِّلْمُتَکَبِّرِیْنَ کیا نہین
بیچ دوزخ کے جگہہ رہنے کی واسطے متکبرون اور گردن کشون کے کہ حکم خدا اور رسول کا نہین مانتے وَیُنَجِّی اللّٰہُ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا
بِمَفَازَتِہِمْ اور نجات دیگا خدا دوزخ سے ان لوگون کو کہ پرہیز کرتے ہین شرک سے ساتھہ مقصد اپنے کے کہ رستگاری ہی یعنے
ساتھہ اسباب نجات کے کہ ایمان اور احسان ہی لَا یَمَسُّہُمُ السُّوْٓءُ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ نہ لگے گی انکو برائی اور نہ وہ اندوہناک
ہون گے اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ اللہ ہی پیدا کرنیوالا ہر چیز کا وَّہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّکِیْلٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے کارساز اور
اور نگہبان ہی لَہٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ واسطے اسکے ہین کنجیان خزانون اور آسمانون کی اور زمین کی یعنے تمام
امور علوی اور سفلی کا وہی ہی سوا اسکے کسیکو تصرف اسمین ممکن نہین جیسا کہ خزانون مین دخل کسیکو نہین ہوسکتا ہی مگر اس
شخص کو کہ کنجیان اسکی جسکے اختیار مین ہون حدیث مین ہی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے کہ مقالید السموات والارض کی تفسیر کیا ہی فرمایا کہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وسبحان اللہ وبحمدہ واستغفر اللہ ولا حول ولا قوۃ
الا باللہ ھو الاول والاخر والظاھر والباطن یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر یعنے کلمات مفاتیح خزائن آسمان وزمین ہین
جوکوئی یہہ پڑھے تو فتوح وفیوض اس خزائن کے دست تصرف مین اسکے ہی جب چاہے مینہہ برساوی اور جو چاہے پیدا کرے
وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ اور جنھون نے کفر کیا ساتھہ نشانیون خدا کے یعنے دلیلون قدرت اسکی کے یا آیتون کتاب اسکی کے
اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْخٰسِرُوْنَ یہہ لوگ وہی ہین زیان پانیوالے کہ مرجع انکا دوزخ ہی لکھا ہی کہ کفار قریش پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو طرف
دین اپنے کے دعوت کرتے تھے حق تعالی نے فرمایا قُلْ اَفَغَیْرَ اللّٰہِ تَاْمُرُوْٓنِّیْٓ اَعْبُدُ اَیُّہَا الْجٰہِلُوْنَ کہہ کیا پس سوا اللہ کے
حکم کرتے ہو مجھکو کہ عبادت کرون مین بعد ان سب دلیلون ظاہر کے ای جاہلو وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْکَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ
اور البتہ تحقیق وحی کی گئی ہی طرف تیرے اور طرف ان لوگون کے کہ پہلے تجھسے تھے پیغمبر یعنے تجھسے اوپر ہر ایک پیغمبر کے لائیک
ہی کہ لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ اگر شریک لاویگا یعنے ساتھہ فرض محال کے اور واضح یہہ ہی کہ خطاب
ظاہر مین پیغمبر ہین اور حقیقت مین افراد مسلمانان امت انکے ہین ہر ایک کو فرماتا ہی کہ اگر شریک لاویگا تو البتہ کھوئے جاوینگے
عمل تیرے جو بوقت ایمان واقع ہوئے ہین اور البتہ ہوجاویگا تو زیان پانیوالون سے کہ بعد نعمت دین کے لذت شرک مین
پڑیگا بَلِ اللّٰہَ فَاعْبُدْ وَکُنْ مِّنَ الشّٰکِرِیْنَ بلکہ اللہ ہی پس عبادت کر اور ہو شکر کرنیوالون سے نعمت توحید اور عبادت پر ابن
عباس رضی اللہ نے کہا کہ ایک عالم یہودی نے حضرت سے عرض کیا کہ ای محمد جانتا ہی کہ اللہ تعالے قیامت کے دن آسمانونکو ایک
انگلی پر رکھیگا اور زمین کو ایک انگلی پر اور پہاڑون کو ایک پر اور آب وخاک کو ایک پر پس ہلاکر انکو فرماویگا انا الملک
وابن الملوک حضرت نے سنکر تعجب سے تبسم فرمایا یہہ آیت اتری کہ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ اور نہ قدر پہچانی یہود نے
اللہ کی حق قدر اسکی وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ اور زمین ساری مٹھی مین ہی اسکے دن
قیامت کے اور آسمان لپیٹے ہوئے ہین بیچ سیدھے ہاتھہ اسکے کے معالم مین ابن عمر سے منقول ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ حق تعالے آسمانون کو لپیٹیگا دن قیامت کے اور رکھیگا سیدھے ہاتھہ اپنے مین اور فرماویگا انا الملک

وابن الجبار دن وابن المنکر دن لپس لپیٹے ہوؤن کو کھولیگا معتقد اہل ایمان کا اسطرح کے کلام تنزیہ سے تشبیہ بحر الحقائق مین
ہر کہ مذہب ہمارا بیچ تحقیق اس آیت کے یہہ ہی کہ چہوڑدین اُسکو اللہ کے مراد پر کیونکہ اسطرح کے کلمات متشابہات ہین اُن پر
ایمان لایا چاہیے اور حقیقت مین اُنکے کلام نکیا چاہیے سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ پاک ہی وہ وصف جواہر اور اعراض اور اجسام
سے اور بر تر ہی اس چیز سے کہ شریک لاتے ہین وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ اور پہونکا
جاویگا بیچ صور کے پہلے بار اُنکے قول پر کہ دو نفخے ثابت کرتے ہین اور اُسکو نفخہ صعوق کہتے ہین کہ جب پہونکا جاویگا بیہوش ہوجاوینگے
اور اصح یہہ ہے کہ مرجاوینگے جو کچھہ کہ بیچ آسمانونکے اور جو بیچ زمین کے ہین مگر جسکو چاہے اللہ کہ اُٹھانے والے عرش کے ہین یا نگہبان
بہشت اور دوزخ کے ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ پہر پہونکا جاویگا بیچ صور کے دوسری بار اُسکو نفخہ بعث کہتے
ہین اس پہونکنے سے سب مردے جی اُٹھینگے پس ناگہان وہ کھڑے ہونگے کنارے قبرون کے دیکھتے ہونگے ہر طرف جیسے مبہوت
کی شکل کہ منتظر ہونگے کہ انسے کیا کرین وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا اور چمک جاویگی زمین محشر کی ساتھہ نور پروردگار اپنے کے
یعنے اُس نور سے کہ خدا وہان پیدا کریگا بعضون نے کہا ہی کہ مراد روشنی عدل کی ہی کہ حقوق خالق اور خلایق کے اس سے ظاہر
ہوجاوینگے اور ظلمت ظلم کی دور ہوگی وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ اور رکھے جاوینگے اعمال نامے جیسے ورہمت
عمل کرنیوالون کے اور لایا جاویگا پیغمبرون کو واسطے دعوے پہچانے احکام الٰہی کے اوپر امت کے اور گواہونکا واسطے صحت
جہوٹ اُنکے کے مراد اس سے امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ شہیدون کو صف جہاد کے حاضر کرینگے واسطے
شرف اُنکے کے وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور حکم کیا جاویگا درمیان بندون کے ساتھہ حق کے اور عدل اور انصاف کے
اور وہ ظلم کیے جاوینگے ساتھہ نقصان ثواب اور افزونی عقاب کے وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ اور
پورا دیا جاویگا ہر جی کو جو کچھہ کیا تھا یعنے جزا عمل اُسکے کی اور وہ خوب جانتا ہی جو کچھہ کرتے ہین بندے اور جزا مناسب اُسکے
دیگا وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا اور ہانکے جاوینگے وہ لوگ جو کافر ہوے ہان کے جانا سخت ساتھہ قہر اور غضب
کے طرف دوزخ کے گروہ گروہ آگے پیچھے حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ
اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا یہان تک کہ جب آوینگے دوزخ کے پاس کھولے جاوینگے دروازے ساتون
اُسکے واسطے آنے اُنکے کے اور کہینگے واسطے اُنکے چوکیدار دوزخ کے کیا نہ آئے تھے تمہارے پاس پیغمبر جنس تمہاری سے اللہ کی
طرف سے پڑھتے تھے اوپر تمہارے آیتین پروردگار تمہارے کی کہ اُتاری تھین اور ڈراتے تھے تمکو ملاقات اس دن تمہارے سے
قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ کہینگے کافر ہان آئے تھے اور ہمین ڈراتے تھے اولیکن ثابت ہوئی بات عذاب کی
یعنے حکم خدا کا ساتھہ عذاب کے اوپر کافرونکے قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا کہا جاویگا کافرون کو کہ داخل ہو دروازون
دوزخ کے ہمیش رہنے والے بیچ اُسکے فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ پس بری ہی جگہہ رہنے متکبرون کی دوزخ مین وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ
اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا اور ہانکے جاوینگے وہ لوگ کہ ڈرتے ہین پروردگار اپنے سے ہانکنا ساتھہ لطف اور ملائمت کے یعنے
فرشتے شتابی کرینگے اُنکے چلنے مین طرف بہشت کے گروہ گروہ اوپر تفاوت مراتب اُنکے کے سمجہے لیجے کہ ہانکنا اہل بہشت کا
بطریق اعزاز واکرام ہی یا مراکب کو اُنکے ہانکینگے کیونکہ نہ جاوینگے سوار بہشت مین جاوینگے حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا یہان تک کہ جب

آوینگے بہشت کے پاس اور کھولے ہونگے دروازے اُسکے پہلے ہی پہنچنے اُنکے سے کہ انتظار نہ کھینچیں وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ
طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِيْنَ اور کہینگے واسطے اُنکے جو کہیدار بہشت کے سلامتی ہو جو او پر تمھارے پاک تھے تم دنیا میں گناہوں
سے یا پاکیزہ ہی تمھارا مقام اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جب بہشتی دروازے پر بہشت کے پہنچینگے وہان
درخت ہوگا اُسکے تلے دو چشمہ جاری ہونگے ایک میں نہاوینگے ظاہر اُنکا پاکیزہ ہو جاویگا وہ دوسرے کا پانی پئیں گے باطن
اُنکا مطہر اور منور ہو جاویگا اُسوقت فرشتے کہینگے پاک ہو تم ساتھہ ظاہر اور باطن کے پس داخل ہو بہشت میں ہمیشہ رہنے واسطے
وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاۗءُ اور کہینگے مسلمان جب بہشت میں
داخل ہونگے سب تعریف واسطے اللہ کے ہی جسنے سچا کیا وعدہ اپنے کو ساتھہ ثواب کے اور وارث کیا ہمکو زمین بہشت کا
تو کہ جگہہ پکڑتے ہیں ہم بہشت میں جہان چاہیں ہم فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ پس بہت اچھا ہی ثواب عمل کرنے والونکا یعنی فرمانبردارونکا
سمجہہ لیجئے کہ بہشتیون کو حکم ہوگا کہ جہان چاہیں رہیں لیکن ہر ایک وہی مقام چاہیگا جو اُسکے واسطے مقرر ہی وَتَرَى الْمَلٰۗىِٕكَةَ
حَاۗفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ اور دیکھیگا تو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم جب مقام قرب میں ہوگا فرشتونکو کھڑے ہو
گرد عرش کے یعنی طواف کرتے ہوئے چہارون طرف اُسکے پاکی بیان کرتے ہیں ساتھہ تعریف اُسکی کے یعنی کہتے ہیں سبحان
اللہ وبحمدہ ساتھہ تسبیح کے نفی کرتے ہیں اُن چیزون کی جو لائق جناب کبریا کے نہیں ہیں اور حمد سے اثبات کرتے ہیں اُن
صفاتونکا جو سزاوار حضرت مولی ہیں وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور فیصل کیا جاویگا درمیان خلق کے
ساتھہ حق کے یعنی ہر ایک کو اُسکے مقام پر اتار رینگے اور کہا جاویگا یعنی فرشتے یا مومن کہینگے سب تعریف واسطے اللہ کے ہی کہ پروردگار
عالمونکا ہی سمجہہ لیجئے کہ جب ابتدا خلق آسمان و زمین میں ثنا اپنی کہی کہ الحمد للہ الذی خلق السموات والارض ویساہی وقت قرار
پکڑنے اہل آسمان اور زمین کے منزلون اپنی میں وہی تعریف اپنی کی تو کہ جانیں کہ فاتحہ اور خاتمہ لائق اُسیکے تعریف کے ہی
فرد کلہ حمد تیری شان پر جیسبت آتا ہی کسکا قد ہی کہ سرو پا بہ درست آتا ہی ؕ سورۃ المؤمن مکی ہی پچاسی آیتیں ہیں
ایک ہزار ایکسو ننانوے کلمے ہیں چار ہزار نوسو ساٹھہ حرف ہیں فواصل اُسکی من علق دبر ہیں اور ربط اُسکا سورہ
زمر سے یہہ ہی کہ افتتاح دونونکا بذکر تنزیل قرآن اور ساتون حمیمون میں یہہ پہلی ہی حصن حصین میں مستدرک سے منقول
ہی بروایت معقل بن یسار کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیا گیا ہون میں سورہ طہ اور وہ سورتیں جنکی
اول طس ہی یعنی سورہ شعرا اور نمل اور قصص اور حم سا تون الواح موسی سے کہ وقت مناجات کے اللہ تعالے نے
اُنکو دین تھیں تفسیر امام ابواللیث میں باسناد مذکور ہی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی چاہے چرنے
روضہائے بہشت میں پس چاہیئے کہ حامیمون کو پڑھے معالم میں ابن مسعود سے نقل کیا ہی کہ جسسم میں پڑتا ہون میں گویا کہ بہشت
میں پڑتا ہون میں کہ زمین نرم میں واقع ہی اور تعجب سے اُسمین نظر کرتا ہون میں اور ابن عباس نے فرمایا کہ اللہ تعالی قسم کھاتا ہی
ساتھہ حکم تا قدا و رماک باقی اپنے کے کہ ہر شے کا لباب ہے اور لباب قرآن کا حمیمیں ہیں اور بعضے صحابہ
سورۃ المؤمن مکیۃ وھی اور تابعین سے منقول ہی کہ یہہ عرائس قرآن ہیں ؕ اللہ اعلم خمس وثمانون اٰیۃ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ یعنے علما کہتے ہین کہ حروف مقطعہ اشارت طرف کلمون کے ہین کہ حق تعالی نے قسم کھائی ہی انکی اور عرب جزو کلمہ کو تعبیر ساتھہ
کل کے کرتے ہین پس یہان حرف حا اشارت طرف حکم حق کے ہی کہ کسی کے پھیرائے سے نہین پھرتا اور میم ایما ساتھہ ملک اُسکے
کے ہی کہ زوال اور فنا اُسمین راہ نہین پاتا اور جواب قسم کا یہہ ہے کہ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ اتارنا کتاب کا یعنے
قرآن کا اللہ غالب جاننے والے سے ہی کہ وہ قادر ہی اتارنے پر اور عالم ہی کہ کسوقت مین کسپر اتارے غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ
التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ بخشنے والا گناہ اُس کسیکا کہ تصدیق دل سے کہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور قبول
کرنیوالا توبہ کا کلمہ توحید کہنے والے سے سخت کرنیوالا عذاب کا اُس کسیکو کہ کلمہ توحید سے پھرے صاحب بخشش اور انعام کا
لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ طرف اُسیکے ہی پھرجانا سب بندونکا واسطے جزا کے مَا يُجَادِلُ فِي
آيَاتِ اللَّهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ نہین جھگڑتے بیچ نشانیون اللہ کے یا آیتون کتاب خدا کے
بعد اُسکے اُتارنا اُسکا محقق ہوا مگر وہ لوگ جو کافر ہوے اور چھپاتے ہین حق کو پس چاہیئے کہ نہ فریب دے تجھکو پھرنا انکا بیچ
شہرون شام اور یمن کے واسطے تجارت کے یعنے خیال مت کر کہ انکو مہلت اور فرصت ہی مآل کار اور خاتمہ روزگار
انکا بہت برا ہوگا كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَالْأَحْزَابُ مِنْ بَعْدِهِمْ جھٹلایا پہلے قوم تیری سے قوم نوح کی نے نوح
علیہ السلام کو اور گروہون نے بعد قوم نوح سے پیغمبرون اپنون کو مانند قوم داؤد اور ثمود کے وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ
بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ اور قصد کیا تھا ہر ایک امت نے انمین سے ساتھہ پیغمبرون اپنے کے تو کہ پکڑ لیوین اُسکو اور جو ایذا
چاہین پہنچاوین وَجَادَلُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ فَأَخَذْتُهُمْ اور جھگڑا کرتے تھے پیغمبرون اپنے سے ساتھہ جھوٹھ
بات کے تو کہ دھادیوین ساتھہ اُسکے سچی بات کہ ماننا جسکا واجب ہی پس پکڑ لیا مین نے انکو اور ہلاک کیا عوض مین اُسکے
فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ پس کیونکر ہوا عذاب میرا اُن پر وَكَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ أَصْحَابُ النَّارِ اور جس طرح ثابت
ہوا عذاب مکذبان اُمم ماضیہ پر اسیطرح ثابت ہوا حکم پروردگار تیرےکا ساتھہ عذاب اور عقاب کے اوپر اُن لوگون کے جو کافر ہوے
قوم تیری سے یہہ کہ وہ رہنے والے آگ کے ہین یعنے سزاوار عذاب اُس جہان کے بھی ہین اور قوم تیری نے عبادت حق سے اعراض
کیا تو کچھہ زیان اُسکے ملک کو نہین پہنچتا کیونکہ عبادت کرنیوالے اور ثنا کہنے والے اُسکے بہت ہین خواص مخلوقات سے کہ انمین سے
الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وہ جو اٹھا رہے ہین عرش کو اور وہ اشراف ملائکہ ہین کشاف مین
ہی کہ حق تعالی سب فرشتون کو فرماتا ہی بہ نسبت اجلال اور اکرام صبح وشام عرش حملہ کو سلام کرین اور جو کوئی کہ گرداگرد عرش کے ہین
کروبیون سے کہ طواف کرتے ہین اور وہ ستر ہزار صف ہین عرش کو درمیان لئے ہوے پاکی بیان کرتے ہین ساتھہ تعریف
پروردگار اپنے کے یعنے اللہ کا ذکر کرتے ہین ساتھہ جامع ثناے صفات جلال اور اکرام کے معالم مین ہی کہ حملہ عرش ہین سے
چار کہتے ہین سبحانک اللہم وبحمدک لک الحمد علی حلمک بعد علمک اور چار کہتے ہین سبحانک اللہم وبحمدک لک الحمد علی عفوک
بعد قدرتک اور گویا کہ وہ یہہ نسبت کرم الہی ساتھہ ذنوب بنی آدم کے یہہ کلمات کہتے ہین وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ
لِلَّذِينَ آمَنُوا اور ایمان لاتے ہین ساتھہ پروردگار اپنے کے اور بخشش مانگتے ہین اللہ سے واسطے اُن لوگون کے جو ایمان
لائے ہین اور کہتے ہین رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا اے پروردگار ہمارے سمالیا ہی تونے ہر چیز کو از روے

بخشش

بخشش اور علم کے یعنے رحمت اور علم تیرا سب شی کو پہنچا ہی پس بخشش واسطے اُن لوگونکے کہ توبہ کی وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ
عَذَابَ الْجَحِيمِ اور پیروی کی راہ تیرے کی کہ دین اسلام ہی اور بچا اُنکو عذاب دوزخ سے رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ
الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ اے پروردگار ہمارے اور داخل کر اُنکو بہشتون ہمیشگی کے
رہنے کے مین جو وعدہ دیا ہی توسنے اُنکو اور داخل کر ساتھہ اُنکے بہشت مین اُسکو جو لایق ہی بہشت کے یعنے مسلمان ہی
باپون اُنکے سے اور بیبیون اُنکی سے اور اولادونکے سے توکہ سرور اُنکو اُنکے دیکھنے سے تمام ہو إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ
تحقیق توہی ہی غالب حکمت والا وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ اور بچا اُنکو برائیون سے یعنے گناہون سے دنیا مین وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ
فَقَدْ رَحِمْتَهُ اور جسکو بچایا توسے برائیو سے آج کے دن اُس جہانمین پس تحقیق رحمت کی توسنے آخرت مین اُسکو وَذَٰلِكَ
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ اور یہہ بچانا تیرا وہی ہی مراد پانا بڑا کیونکہ جو صاحب دولت کہ یہان بناہ عصمت الٰہی مین ہوگا وہان سایہ رحمت
نامتناہی مین ہوگا خوشی پاوے جو کوئی آج تیرا دست پناہ بخشش کی ملے نہ کیونکہ فردا اُسسے راہ ہو یہان جسپے پڑے ہی
مہر سے تیری نگاہ ہو وہان کیون نہ وہ حسرت سے تجہ نالہ و آہ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِنْ مَقْتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ
إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے پکارے جاوینگے زبان ملائکہ سے یعنے جب کافر دوزخ مین جاوینگے اور
اپنے نفسون سے دشمنی آغاز کر کر زبان ملامت اور عتاب کھولینگے کہ کیون زمانہ اختیار مین ایمان نہ لاسے فرشتے اُنکو پکارینگے اور
کہینگے البتہ ناخوش رکھنا اللہ کا بہت بڑا ہی ناخوش رکھنے تمہارے سے اپنے آپ کو اور اللہ تمکو ناخوش رکھتا تھا جس وقت کہ پکارے
جاتے تھے تم طرف ایمان کے پس کفر کرتے تھے تم اور ایمان نہین لاتے تھے قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ کہینگے کافر کہ اے
پروردگار ہمارے مارا توسنے ہمکو دوبارا اور جلایا توسے ہمکو دوبار یعنے پہلا مارنا وقت اجل آسنے کے تھا دنیا مین اور پہلا جلانا قبر مین
دوسرا مارنا قبر مین اور دوسرا جلانا بعث مین تبیان مین ہی کہ اولاد آدم کو پشت اُنکی سے نکال کر عہد لیا پھر مارا پہلا مارنا وہی
پھر رحم مین نطفہ مرد سے زندہ کر کر دنیا مین مارا دوسرا مارنا وہ ہی پھر آخرت مین زندہ کریگا یہہ دوبارا جلانا ہی پھر تقدیر کا فرمارنے
اور جلانے کے قایل ہونگے اور کہینگے فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِنْ سَبِيلٍ پس اقرار کیا ہمنے ساتھہ گناہون اپنے کے
کہ انکار کرنا اور چھپانا بعث کا تھا پس آیا ہی طرف نکلنے ہمارے کے دوزخ سے کوئی راہ کہ اُس سے نکلکر بہشت کو پہنچین مراد اُنکی قبول
ایمان اور توبہ ہی پس فرشتے اُنکو نا امید کر کر کہینگے ذَٰلِكُمْ بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ یہہ بند ہونا تمہارا دوزخ مین
اُسکے ہی کہ دنیا مین جب پکارا جاتا تھا اللہ کو اکیلا کفر کرتے تھے تم ساتھہ یگانگی اُسکے کے اور کہتے تھے اجعل الالهة الٰها
واحدا وَإِنْ يُشْرَكْ بِهِ تُؤْمِنُوا اور اگر شریک لایا جاتا تھا ساتھہ اللہ کے بتون کو اور کہتے تھے هٰؤلاء شفعاؤنا عند اللہ اقرار
کرتے تھے اور ایمان لاتے تھے تم ساتھہ شریکون کے فَالْحُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ پس حکم اللہ کا ہی کہ برتر ہی اِس سے کہ اُسکا
شریک ٹھہراوین بزرگتر ہی اِس سے کہ اُسکا ہم سر بناوین هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ رِزْقًا وہ ہی خدا جو کمال قدرت
سے دکھاتا ہی تمکو نشانیان دال اوپر وحدانیت اُسکی کے اور اُتارتا ہی واسطے تمہارے آسمان سے رزق یعنے باران
یا فرشتے کہ تدبیر کرتے مین اُس چیز کی جو سبب رزق کی ہی وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَنْ يُنِيبُ اور نہین نصیحت قبول کرتا اور عبرت
پکڑتا اِن آیتون پر مگر جو شخص کہ رجوع کرتا ہی طرف خدا کے یعنے گناہ سے پھر کر منہ لاتا ہی طرف عبادت کبریا کے فَادْعُوا اللَّهَ

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ پس پکارو اللہ کو اور عبادت کرو اسکو درانحال کہ خالص کرنے والے ہو
واسطے اسکے عبادت اپنی کو شرک اور ریا سے اور اگرچہ ناخوش رکھیں کافر اخلاص توحید تمہارے کو کیونکہ وہ ساتھ نعمت ایمان کے
کافر ہیں اور تم اسپر شاکر ہو پس درمیان تمہارے اور انکے بیری قول اور فعل تمہارے انکو برے لگتے ہیں جیسے گفتار کردار
انکے تمکو مکروہ معلوم ہوتے ہیں رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ وہی ہے بلند کرنیوالا درجوں بندوں کا دنیا میں اور عقبی میں یا رافع درجات
انبیا ہے بلند کرتا ہے درجہ آدم کا ساتھ صفوت کے اور نوح کا ساتھ دعوت کے اور ابراہیم کا ساتھ خلت کے اور موسیٰ کا ساتھ
قربت کے اور عیسیٰ کا ساتھ زہادت کے اور حضرت مصطفیٰ کا ساتھ شفاعت کے علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات سلمی رح نے کہا ہے
کہ درجہ جنکا چاہے بلند کرے ساتھ معرفت اور پہچاننے اپنے کے بحر الحقایق میں ہے کہ بلند کرنیوالا درجے محبوں کے ہے ساتھ فنا
محبت کے اور لقا کے ساتھ محبوبیت کے ایک بزرگ نے کہا کہ نہیں پائی جاتی بقا مگر ساتھ فنا کے جب تک شربت فنا نہ پیگا
خلعت بقا نہ پہنیگا فرد گر ہی بقا چاہتا جام فنا نوش کر تا ملنا خدا کا ہے یہ اپنے خودی سے گذر ذُو الْعَرْشِ صاحب عرش
کا ہے یعنے خالق اور مالک اسکا یا ملک اور سلطنت والا ہے يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ڈالتا ہے روح کو حکم
اپنے سے یا بھیجتا ہے جبرئیل علیہ السلام کو اوپر جسکے کہ چاہتا ہے بندوں اپنے سے رتبہ نبوت کا عطا کرتا ہے جسکو چاہتا ہے
لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ تو کہ ڈراوے وہ جسپر وحی آئی ہے لوگوں کو دن ملاقات ایکدوسرے کے سے یعنے
اسدن سے کہ روحیں جسموں سے ملینگی یا اہل آسمان اور زمین ملاقات کرینگے یا اولین اور آخرین یا معبودوں اور عابدوں کی ملاقات
ہوگی یا ظالم اور مظلوم ملینگے یا ہر عامل ملاقات کریگا عمل اپنے سے جسدن کہ بندے ظاہر ہونگے قبروں سے لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ
شَيْءٌ نہ چھپیگا اوپر اللہ کے بندوں سے اور احوال انکے سے باوجود کثرت انکے کچھ بلکہ سب کو جانیگا اور موافق اعمال
کے جزا دیگا اور پکارنیوالا پکاریگا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ واسطے کس کے ہے بادشاہی آج کے دن پس سب بندے متفق ہوکر
جواب دینگے لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ واسطے اللہ کے اکیلے غالب کے ہے یہ جواب سب مسلمان دینگے بلکہ کفار بھی کہ علم ضروری
وحدانیت حق پر انکو حاصل ہوگا اس جواب میں مومنوں کے موافق ہونگے اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ آج کے دن بدلا
دیا جاویگا ہر جی ساتھ اس چیز کے کہ کمایا تھا لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ نہیں ظلم آج کے دن نہ ثواب کسیکا کم کرینگے نہ عذاب بڑھادینگے
نہ کسیکو کسیکے گناہ پر پکڑینگے نہ بھلائی کا بدلا برائی دینگے اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ تحقیق اللہ جلد لینے والا ہے حساب اور
جزا ہر ایک کی دیگا قیامت کو ثواب وسیط میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالے فرماویگا کہ میں بادشاہ
ہوں جزا دینے والا نہ چاہیے کہ کوئی بہشتی بہشت میں جاوے اور نہ کوئی دوزخی دوزخ میں جبتک کہ جسپر کسی نے ظلم کیا
ہے اسکا قصاص نکرلوں پس یہ آیت پڑھی کہ الیوم تجزی کل نفس بماکسبت لاظلم الیوم مثنوی ظالم کا قیامت میں ٹھکانا ہے برا
ہے حال بد اور وبال پاتا ہے برا بچ ظلم سے رافتا کہ دن محشر کے ہے لاظلم الیوم تازیانہ ہے برا وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ
لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ اور ڈرا کافروں کو عذاب دن نزدیک کے سے یعنے روز قیامت کے کہ البتہ آنیوالا ہے اور جو آنیوالا
ہے وہ نزدیک ہے جس وقت کہ دل نزدیک حلق انکے کے ہونگے غم سے بھرے ہوئے یعنے خوف سے اسدن کے دل اپنی جگہہ سے قصد نکلنے کا
کر کر حلق تک آوینگے اور وہیں ٹھہر جاوینگے نہ پھر کر اپنے مقام پر آوینگے کہ صاحب انکا راحت پاوے اور نہ باہر نکل جاوینگے کہ مخلصی ہاتھ آوے

اسپیسے دل والے ہوں گے غم بھرے ہوئے مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ نہین واسطے ظالمونکے یعنے کافرونکے اُسدن کوئی
دوست کہ عذاب اُنسے دفع کرے اور نہ شفاعت کرنیوالا کہ کہا اُسکا مانا جاوے اور شفاعت اُسکی قبول ہو يَعْلَمُ خَآئِنَةَ
الْاَعْيُنِ جانتا ہی خیانت آنکھونکی یعنے نگاہ کرنی اُن چیزون پر کہ حرام ہی یا آنکھ مارنی لوگونکے عیب پر یا دروغ گوئی دیکھنا اور
نہ دیکھنے پر امام قشیری رح نے کہا ہی کہ خیانت محبونکے آنکھونکی یہہ ہی کہ وقت مناجات کے جھپک جاوین چنانچہ زبور مین ہی
کہ جھوٹھا ہی جو کوئی دعوی محبت کرے اور رات کو سو رہے مصرعہ سن نام عشق نام عنہ وصالنا نظم عاشقونکو خواب سے کیا کام ہی
وہان خیال یار صبح و شام ہی نالہ و زاری ہی بیتابی کے ساتھہ اشکباری وہان ہی بجوالی ساتھہ شمع سان رونا
ساری رات ہی کاناجل جل کے بس اوقات ہی وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ اور جانتا ہی اللہ جو کچھہ چھپاتے ہین سینے فرد
جی کی باتین ہین وہ سب پہچانتا ہی جو چھپے ہین راز وہ ہی جانتا وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ اور اللہ حکم کرتا ہی ساتھہ حق کے بیچ جزا
نیک کار اور بدکار کے وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ اور جن کو کہ مشرک پکارتے ہین اور عبادت کرتے ہین
سوا اللہ کے نہین حکم کرتے وہ ساتھہ کسی چیز کے کیونکہ اگر بت ہین تو جماد ہین اُنکو قدرت ثبات کی نہین اور اگر حیوان ہین تو مخلوق
ہین اور مخلوق مملوک کو طاقت حکمرانی کی کہان اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ تحقیق اللہ وہی ہی سننے والا باتین بندونکی ع
دیکھنے والا کام اُنکے اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ کیا نہین سیر کی مشرکان مکہ نے اور
سفر نہین کرتے بیچ زمین شام اور یمن کے واسطے تجارت کے پس دیکھین کیونکر ہوا آخر کام ان لوگونکا کہ تھے پہلے اُنسے جیسا
جیسے قوم عاد اور ثمود اور اہل موتفکہ کہ دیار اُنکے رستے بیچ تجار قریش کے ہین كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ
فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ تھے سخت زیادہ اُنسے بیچ قوت اور نشانیون کے بیچ زمین دیار اپنے کے یعنے قلعے محکم اور شہر بڑے
رکھتے تھے پس پکڑا اُنکو اللہ نے اور عذاب کیا بسبب گناہون اُنکی کے یعنے کفر تکذیب کی وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ اور نتھا
واسطے اُنکے عذاب خدا سے کوئی بچانیوالا کہ دفع کرتا اُنسے اُسکو ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ
یہہ گرفت بسبب اسکے ہی کہ وہ لوگ تھے کہ آتے تھے اُنکے پاس پیغمبر اُنکے ساتھہ حجتون روشن اور معجزون ظاہر کے پس کفر کیا انھون نے
اور انکار کیا پس پکڑا اُنکو اللہ نے اور عذاب دیا اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ تحقیق وہ زور آور ہی جیسا ہے کرتے سخت عذاب
کرنیوالا ہی مشرکون پر وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے موسی کو ساتھہ نشانیون اپنے
کہ نو معجزے تھے اور غلبہ ظاہر اور حجت ہویدا کی کہ عصا ہی اور علاحدہ لانا اُسکا واسطے تعظیم اُسکے کے ہی یا آیات دعوت
حق ہی اور سلطان مبین معجزہ اُسکا یعنے ساتھہ دعوت اور حجت کے بھیجا ہمنے اُسکو اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ طرف فرعون
کے کہ اعظم عمالقہ مصر تھا اور دعوی خدائی کا کرتا تھا اور ہامان وزیر اُسکا تھا اور قارون کہ مقرب اور مشیر اُسکا تھا انکو
دعوت طرف حق کے کی اور معجزے دکھائے انھون نے جھٹلایا اور ایمان نہ لائے فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ پس کہا
یہہ جادوگر ہی جھوٹھا جو معجزے دکھاتا ہی جادو سے اور جھوٹھہ بولتا ہی کہ خدا ہی اور مین رسول اُسکا ہون فَلَمَّا جَآءَهُمْ
بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ پس جب آیا اُنکے پاس موسی ساتھہ پیغام سچ کے نزدیک ہمارے کہا انھون نے
مار ڈالو بیٹے اُن لوگونکے جو ایمان لائے ہین ساتھہ موسی کے فرعون نے پہلے حضرت موسی کے پیدا ہونے سے فرزندان بنی اسرائیل

کو قتل کرتے تھے بعد پیدا ہونے کے موقوف کیا تھا جب حضرت موسی آئے اور دعوے نبوت کا کیا پھر امرائے فرعون نے
کہا کہ پسران بنی اسرائیل کو قتل کرو تو کہ دل انکے شکستہ ہون اور موسی کی مدد نکرین وَاسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ اور جیتا رکھو عورتون
انکی کو یعنی بیٹیون کو تو کہ خدمت زنان قبطیان کی کرین انھون نے یہہ مکر کیا وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ اور نہین مکر کافرونکا
بہ نسبت پیغمبرون اور مومنون کے مگر بیچ گمراہی اور بیہودگی کے یعنے کچھ پیش نہین جاتا ہی اور وبال اسکا انہین پر آتا ہی
پس فرعون نے حضرت موسی کے حق مین اپنے مصاحبون سے مشورہ کیا اور کہا اسکو مار ڈالا چاہیئے سبنے کہا کہ اپنے
قاتل پر اسنے جادو کیا ہوا اور اس سے خلل تمھین پہنچے یا یہہ کہ لوگ کہین فرعون اس سے معارضہ نکرسکا مروا ڈالا صلاح
یہہ ہی کہ جادوگرون کو بلاوین تو کہ اسکے مقابلہ کرین فرعون کو یہہ بات پسند آئی اور سمجھا کہ وہ پیغمبری فضل سے اسکے ڈرالیکن قوم
کے روبرو اپنا دبدبہ ظاہر کیا وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ اور کہا فرعون نے چھوڑ دو مجھکو تو کہ ابتک
سے مار ڈالون موسی کو اور چاہیئے کہ پکارے خدا اپنے کو تو کہ قتل میرے سے اسکو بچاوے اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ
فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ تحقیق مین ڈرتا ہون اس سے کہ بدل ڈالے دین تمھارے کو اور عبادت میری سے باز رکھے یا یہہ کہ ظاہر کرے
بسبب دعوت اپنی کے بیچ زمین کے فساد یا ظاہر ہو بسبب دعوت اسکی کے بیچ زمین مصر کے تباہی یہہ پچھلے یعنے موافق قرات لیظہر کے
ہین کہ آئی ہی وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ اور کہا موسی نے اپنی قوم کو یہہ خبر سنکر تحقیق مین نے
پناہ پکڑی ساتھ پروردگار اپنے کے اور پروردگار تمھارے کے شر ہر تکبر کرنیوالے کے سے کہ بسبب سرکشی کے نہین ایمان
لاتا ساتھ حساب کے فرعون کا نام نہ لیا لیکن وصف سے ذکر کیا کہ اسکو اور اسکے مصاحبون کو شامل ہوا اور جب خبر قتل
موسی علیہ السلام کی فاش ہوئی دوست غمگین اور دشمن شاد ہیں وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اور کہا ایک مرد
ایمان والے نے لوگون فرعون کے مین سے یعنے حزقیل یا شمعان نے کہ مدت سے چھپاتا تھا فرعون اور مصاحبون اسکے سے
ایمان اپنے کو لکھا ہی کہ سو برس سے ایمان رکھتا ہی اور چھپاتا تھا جب خبر سنی کہ فرعون قصد قتل کا موسی کے کرتا ہی کہا
اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ کیا مار ڈالو گے تم ایک شخص کو اسواسطے کہ کہتا ہی پروردگار میرا اللہ ہی وَقَدْ جَآءَكُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ اور تحقیق آیا ہی تمھارے پاس ساتھ دلیلون ظاہر کے پروردگار تمھارے سے وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ
كَذِبُهٗ اور اگر ہی وہ جھوٹھا ہی پس اوپر اسکے ہی وبال جھوٹھ اسکیکا اور وہ اسے ہلاک کریگا وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ
الَّذِيْ يَعِدُكُمْ اور ہی وہ سچا پہنچے گی تمکو بعضے وہ چیز کہ وعدہ دیتا ہی تمکو یعنے کہتا ہی کہ عذاب دنیا اور آخرت کا تمکو
پہنچیگا پس اگر سچا ہی تو بعضے چیزین وعدے سے کہ عذاب دنیا ہی جلد تمکو پہنچیگا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ
تحقیق اللہ تعالے نہین ہدایت کرتا یعنے توفیق راہ پانیکی نہین دیتا اس شخص کو کہ حد سے نکل جانیوالا ہی قتل کرنے مین کو کان بے گناہ
کے جھوٹھا ہی دعوے خدائی مین يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ اے قوم میرے واسطے تمھارے ہی بادشاہی آج
درانحال کہ غالب ہو بنی اسرائیل پر بیچ زمین مصر کے فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا پس کون مدد دیگا ہمکو اور حمایت کریگا عذاب
خدا کے سے اگر آجاوے ہمپر پس قصد قتل کا موسی علیہ السلام کے سست کرو اور رہا تھا اس سے اٹھا وَقَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا
مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ کہا فرعون نے اس شخص کو کہ مومن تھا اور قتل موسی سے نہی کرتا تھا اور اور لوگونکو

ہو نزدیک اُسکے حاضر سنتے نہیں دکھاتا ہین تمکو مگر جو کچھہ دیکھتا ہون مین یعنے نہین دکھاتا ہون مین راہ صواب کی اُسکے
قتل مین اور دیکھتا ہون مین صلاح اسی مین اور نہین بتاتا ہین تمکو مگر راہ بھلائی کی حزبیل نے جو یہہ بات سنی غصے ہوکر قوم کو
ڈرانے لگا چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی وَقَالَ الَّذِيٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ اور کہا اُس شخص نے جو ایمان لایا تھا اے
قوم میری تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تمھارے بسبب جھٹلانے موسیٰ کے اور الغرض حال اُسکے کے مانند دن اُس لشکرون کے
سے کہ تکذیب پیغمبرونکی کی تھی مراد روز ہلاک ہونے اُنکے کا ہی پھر تفصیل اُسکی فرماتا ہی کہ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ
وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مانند عادت قوم نوح علیہ السلام کے کہ طوفان سے ہلاک ہوئی اور قوم عاد کی کہ باد صرصر سے موئی اور گروہ ثمود کی
کہ جبرئیل علیہ السلام کے چیخ سے غارت ہوئی اور مانند حال اُن لوگون کے کہ پیچھے اُنکے تھے جیسے اہل مؤتفکہ کہ شہر اُنکا اُلٹ گیا اور
اصحاب ایکہ کہ عذاب ظلمت مین گرفتار ہوئے وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ اور نہین اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ظلم کا واسطے بندون اپنے
یعنے اُنکو بے گناہ عذاب نہین دیتا پس تم بھی ظلم مت کرو تو کہ عذاب نہ پاؤ وَيٰقَوْمِ اِنِّيٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ اور
اے قوم میری تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تمھارے عذاب دن پکارنے کے سے ایکدوسرے کو یعنے دن قیامت کے سے کہ بعضے
پکارینگے ساتھہ فریاد کے بعضون کو اور کوئی کسیکی فریاد کو نہین پہنچیگا یا اہل بہشت اور دوزخ ایکدوسرے کو ندا کرینگے چنانچہ
سورۂ اعراف مین گذرا یا بعد ذبح کرنے موت کے ندا کرینگے کہ اے بہشت والو ہمیشہ رہو اور نہین موت اور اے دوزخیو ہمیشہ رہو
اور نہین موت یا اُسدن پکارنیوالا پکاریگا کہ فلانا شخص نیک بخت ہوا کہ ہرگز بدبخت نہوگا اور فلانا بدبخت ہوا کہ تا ابد نیک
بخت نہوگا يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ اُسدن کہ پھر جاؤگے تم موقف حساب سے پیٹھ پھیر کر طرف دوزخ کے مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ نہین
واسطے تمھارے عذاب دوزخ کے سے کوئی بچانیوالا وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ اور جسکو ہووے گمراہی مین اللہ تعالیٰ نہین
واسطے اُسکے کوئی راہ دکھانیوالا کہ منزل مقصود کو پہنچاوے وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ
اور البتہ تحقیق آیا تھا تمھارے پاس یوسف بن یعقوب علی نبینا وعلیہما السلام پہلے موسیٰ علیہ السلام سے ساتھہ دلیلون کے
پس ہمیش رہے تم بیچ شک کے اُس چیز سے کہ آیا تمھارے پاس ساتھہ اُسکے امر دین سے لکھا ہی کہ فرعون موسیٰ کا وہی فرعون تھا
یوسف کا تھا اور یوسف علیہ السلام نے اُسکے گھوڑے سے بیٹھنے کو کہ مر گیا تھا جلایا تھا وہ ایمان لایا تھا جب حضرت
یوسف کا اِس عالم سے انتقال ہوا وہ دین سے پھر گیا اور زمانہ موسیٰ علیہ السلام تک زندہ رہا پس مومن نے کہا کہ یوسف
علیہ السلام پہلے موسیٰ سے آئے اور معجزے تمھین دکھائے مثل احیائے فرس کے اور شہادت طفل کی اوپر بے گناہی اُنکے کے اور
بعضون نے کہا ہی کہ فرعون زمانہ موسیٰ کا اولاد سے اُس فرعون کے تھا جو زمانہ یوسف مین تھا اور حق تعالیٰ نے یوسف بن
ابراہیم بن یوسف بن یعقوب کو ساتھہ رسالت کے طرف اُنکے بھیجا اور بیس برس وہ درمیان اُنکے رہا اور معجزے دکھائے
لیکن اُسپر ایمان نہ لائے پس مومن آل فرعون نے اِس بات سے آگاہ کیا کہ تم ہمیش شک مین رہے حَتّٰىٓ اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ
اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا یہانتک کہ جب وہ اِس عالم سے گذر گیا کہا تمنے ہرگز نہ بھیجیگا اللہ پیچھے اِس سے کوئی پیغمبر یعنے اب
رسول کی ہمنے بات نہ سنی تو دوسرا کوئی رسول پیغمبر نہ آئیگا اس خوف سے کہ اُسکی بات بھی ہم نہین مانینگے كَذٰلِكَ يُضِلُّ
اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ اسیطرح گمراہ کرتا ہی اللہ اُس شخص کو کہ وہ ہی حد سے نکل جانیوالا انکار مین شک لانیوالا

جو ہین جو معجزون سے ثابت ہولیں اسراف اور شک والونکے وصف مین کہتا ہی الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ
وہ جو جھگڑتے ہین پیغمبرون سے بیچ باطل کرنے آیتون خداکے بغیر دلیل کے کہ آئی ہو اُنکے پاس كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ الَّذِينَ
آمَنُوا بہت بڑا ہی یہہ جدال اُنکا از روے ناخوشی کے نزدیک اللہ کے اور نزدیک اُن لوگون کے جو ایمان لاے یعنے اللہ سخت دشمن
رکھتا ہی جدال اُنکے کو اور مسلمان بھی دشمن رکھتے ہین كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ اسیطرح مہر رکھتا ہی حق تعالے اوپر ہر دل
تکبر کرنیوالے سرکش کے پس یہہ نصیحتین مومن کی سُنکر فرعون اندیشناک ہوا کہ مبادا کلام اِسکا سامعون پر اثر کرجاوے وزیر کو بلایا اور
اپنے آپ کو اور لوگون کو اور ہی طرف مشغول کیا وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا هَامَانُ ابْنِ لِي صَرْحًا لَعَلِّي أَبْلُغُ الْأَسْبَابَ اور کہا فرعون نے اى ہامان
بنا واسطے میرے ایک محل تو کہ جا پہنچو مین رستونکو أَسْبَابَ السَّمَاوَاتِ فَأَطَّلِعَ إِلَىٰ إِلَٰهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي لَأَظُنُّهُ كَاذِبًا رستون آسمان کے
پس جھانکو مین طرف خداے موسی کے یا واقف ہون مین احوال اُسکے سے اور تحقیق مین گمان کرتا ہون موسی کو دروغ گو دعوی
رسالت مین یا اِسمین کہ اُسکا خدا ہی پیدا کرنیوالا آسمانونکا پس محل بنانے کی تیاری کی حضرت موسی پر وحی ہوئی کہ غم مت کھا دیکھ
کہ مین کیا کرتا ہون اُس سے پیچھے حق تعالے نے بعد تمام ہونے اُسکے کے خراب کیا اُسکو چنانچہ قصہ اِسکا سورہ قصص مین گذرا وَكَذَٰلِكَ
زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوءُ عَمَلِهِ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيلِ اور اسیطرح زینت دی گئی تھی واسطے فرعون کے برائی عمل اُسکے کی اور بند کیا گیا تھا
راہ راست اور طریق ثواب سے وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ إِلَّا فِي تَبَابٍ اور نہین مکر فرعون کا محل بنانے مین اور قوم کے بدراہ
کرنے مین مگر بیچ ہلاک کے وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُونِ أَهْدِكُمْ سَبِيلَ الرَّشَادِ اور کہا اُس شخص نے کہ ایمان لایا تھا یعنے حزبیل
نے اى قوم میری پیروی کرو میری تو کہ دکھاؤن مین تمکو راہ بھلائی کی اور ہدایت کی يَا قَوْمِ إِنَّمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ اى قوم
میری سوا اِسکے نہین کہ یہہ زندگانی دنیا کی فائدہ ہی کم جلد جانیوالا اور بساط زندگی پر بیٹھے کر دم بھر مکر غرہ کہ فراش اجل اِستادہ
ہی اِسکے اُٹھانے کو وَإِنَّ الْآخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ اور تحقیق آخرت وہی گھر رہنے کا کہ نہ اُسکو زوال ہی نہ وہانسے انتقال ہی مَنْ
عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا جسنے کیا عمل برا پس نہ جزا دیا جاویگا مگر مانند اُسکے اور یہہ عدل ہی حق کا وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا
مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ اور جسنے عمل کیا اچھا مرد ہو یا عورت اور حال
آنکہ وہ ہی مومن کیونکہ اصل قبول اعمال مین ایمان ہی پس یہہ لوگ داخل ہونگے بہشت مین اور بصیغہ مجہول بھی قرات ہی یعنے داخل
کیئے جاوینگے بہشت مین رزق دیے جاوینگے بیچ اُسکے پاکیزہ میوؤن سے اور لذیذ کھانون سے اور خوشگوار شربتون سے
بیشمار اور بیحساب یعنے اندازہ اعمال پر نہین بلکہ زیادہ تر اُس سے اور یہہ فضل ہی اُسکا قوم فرعون نے باتین حزبیل کی سُنکر
سمجھ لیا کہ یہہ ایمان لایا ہی ملامت کرنے لگے کہ شرم نہین رکھتا تو کہ عبادت فرعون سے اعراض کرکر اور کی عبادت کی طرف متوجہ ہوا ہی
حزبیل نے پھر وہی باتین شروع کین کہ شاید مستی غفلت سے ہشیار اور خراب ہونیسے بیدار ہون اور کہا وَيَا قَوْمِ مَا لِي أَدْعُوكُمْ إِلَى النَّجَاةِ
وَتَدْعُونَنِي إِلَى النَّارِ اور اى قوم میری کیا ہے مجھکو کہ پکارتا ہون تمکو طرف نجات کے عذاب خدا سے ساتھ ایمان لانے
کے اُسپر اور متابعت کرنے کے اُسکے پیغمبر کی اور پکارتے ہو تم مجھکو طرف آگ کے یعنے اُس عمل کے کہ جسکے سبب سے دوزخ مین
جاؤن یعنے عبادت فرعون کی تَدْعُونَنِي لِأَكْفُرَ بِاللَّهِ وَأُشْرِكَ بِهِ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ پکارتے ہو تم مجھکو تو کہ کافر ہوجاؤن
ساتھ خدا کے اور واسطے اُسکے کہ شریک لاؤن مین ساتھ اُسکے اُس چیز کو کہ نہین مجھکو ساتھ ربوبیت اُسکے کے

ع

النصف

عامرا دفعی علم سے نفی معلوم ہی یعنے مین بغیر اُسکے کوئی خدا نہین جانتا ہپر کیونکر اور کو اُسکا شریک کرون وَّاَنَا اَدۡعُوۡكُمۡ اِلَى الۡعَزِيۡزِ
الۡغَفَّارِ اور مین پکارتا ہون تمکو طرف غالب بخشنے والے کے یعنے طرف اللہ کے کہ قادر ہی اوپر لقمہ دینے مشرکون کے اور بخشنے والا ہی گناہ
مومنون کے لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدۡعُوۡنَنِىۡۤ اِلَيۡهِ لَـيۡسَ لَهٗ دَعۡوَةٌ فِى الدُّنۡيَا وَلَا فِى الۡاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الۡمُسۡرِفِيۡنَ هُمۡ اَصۡحٰبُ
النَّارِ نہین کچھہ شک بیچ اسبات کے جو چیز کہ پکارتے ہو تم مجھکو طرف عبادت اُسکی کے نہین واسطے اُسکے پکارنا کہ اجابت
کو پہنچا ہو بیچ دنیا کے اور نہ بیچ آخرت کے اور تحقیق پھر جانا ہما را طرف اللہ کے ہی اور وہ ہمکو جزا دیگا اور تحقیق حد سے نکل جانیوالے
گمراہی مین ہین وہی ہین رہنے والے دوزخ کے پہر فرعونی اُسپر غصہ کرنے لگے اور مارنے کے در پے ہوئے اُسنے کہا
فَسَتَذۡكُرُوۡنَ مَاۤ اَقُوۡلُ لَـكُمۡ پس البتہ یاد کروگے تم وقت دیکھنے عذاب کے جو کچہ کہتا ہون مین واسطے تمہارے یعنے سچ
قول میرا یاد کروگے وَاُفَوِّضُ اَمۡرِىۡۤ اِلَى اللّٰهِ اور سونپتا ہون مین کام اپنا طرف اللہ کے اور اُسی پر توکل کرتا ہون نہین تو کہ
مجھکو شر تمھارے سے بچاوے اِنَّ اللّٰهَ بَصِيۡرٌۢ بِالۡعِبَادِ تحقیق اللہ دیکھنے والا ہے بندون کا اور کہا ہر دن اُنکے کو لکہا ہی کہ
فرعون نے کہا کہ اُسکو مار ڈالو وہ بھاگ کر پہاڑ پر نماز پڑھنے لگا اُسکے درندے گرد اُسکے پاسبانی کرتے تھے یہ بھی
کا جلد ظاہر ہوا کشف الاسرار مین ہی کہ فرعون نے اپنے مصاحبونکو بھیجا کہ اُسکو پکڑ لاؤ انھون نے جاکر دیکھا کہ نماز پڑھتا ہی
اور درندے گرد اگرد چوکی دیتے ہین ڈرے اور احوال فرعون سے ظاہر کیا فرعون نے کہا چپ رہو دیکھو اس احوال
کسی کو آگاہ نکرو تھا حق تعالی اُس مومن کا احوال بیان فرماتا ہی کہ فَوَقٰٮهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوۡا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرۡعَوۡنَ سُوۡۤءُ الۡعَذَابِ
پس بچا لیا اُسکو اللہ نے برائی اُس چیز کے سے کہ اندیشہ کرتے تھے بیچ حق اُسکے کے اور گھیر لیا لوگون کو فرعون کے
کہ اُسکے پکڑنے کو گئے تھے برے عذاب نے کہ قتل ہی یا مراد آل فرعون سے سب قبطی ہین اور عذاب بد غرق ہونا ہی انکا اور بعضے
کہتے ہین کہ سوء عذاب آتش ہی کیونکر بدل اُس سے ہی اَلنَّارُ یعنے آل فرعون کو سوء عذاب یعنے آتش سے يُعۡرَضُوۡنَ عَلَيۡهَا
غُدُوًّا وَّعَشِيًّا حاضر کئے جاتے ہین اوپر آتش دوزخ کے صبح اور شام معالم التنزیل مین ہی کہ اُنکے رہنے کی جگہہ دوزخ مین صبح
شام اُنکو دکھاتے ہین ابن مسعود نے کہا روحین فرشتون کی مرغان سیاہ مین ہین صبح شام اور دوزخ اُنکو دکہاتے
ہین قیامت تک یہی حال رہیگا وَيَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَةُ اور جس دن قایم ہوگی قیامت اور روحین انکی بدنونمین اُنکے ڈالینگے
اللہ تعالے فرشتون کو فرماویگا اَدۡخِلُوۡۤا اٰلَ فِرۡعَوۡنَ اَشَدَّ الۡعَذَابِ داخل کرو لوگون فرعون کے کو سخت تر عذاب مین نسبت تمام
کے اور ادخلوا بضم اول اور کسر خا بہی قراءت ہی یعنے فرشتے کہینگے داخل ہو آل فرعون سخت تر عذاب مین کہ عذاب دوزخ کا
وَاِذۡ يَتَحَآجُّوۡنَ فِى النَّارِ فَيَقُوۡلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيۡنَ اسۡتَكۡبَرُوۡۤا اِنَّا كُنَّا لَـكُمۡ تَبَعًا فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّغۡنُوۡنَ عَنَّا نَصِيۡبًا مِّنَ النَّارِ اور
یاد کر جس وقت جھگڑینگے دوزخی بیچ آگ کے پس کہینگے بیچارے ناتوان واسطے اُن لوگون کے کہ سرکش اور متکبر تھے یعنے تابع متبوعون کو کہینگے
کہ تحقیق تھے ہم واسطے تمھارے تابع اور فرمانبردار اُن چیزونمین جو تم ہمین بتاتے تھے شرک اور تکذیب سے غرض یہہ ہوگی کہ
سبب دوزخ مین پڑنے کا ہمارے تم ہو پس کیا ہو تم دفع کرنیوالے ہم سے ایک حصہ آگ سے قَالَ الَّذِيۡنَ اسۡتَكۡبَرُوۡۤا
اِنَّا كُلٌّ فِيۡهَاۤ کہینگے وہ لوگ جو سرکش تھے یہہ کیا باتین کرتے ہو تحقیق ہم سبھی بیچ دوزخ کے ہین کیونکر تم سے عذاب
دفع کرین اگر ہمین قدرت ہوتی تو اپنے جان سے ہی دفع کرتے اِنَّ اللّٰهَ قَدۡ حَكَمَ بَيۡنَ الۡعِبَادِ تحقیق اللہ نے تحقیق حکم

کہا ہی درمیان بندون کے اور ہر ایک کو جس جگہہ کے لایق تھا وہان بھیجا ہی وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا
رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ اور کہینگے وہ لوگ جو بیچ آگ کے ہین بعد اسکے کہ ناامید ہونگے ایک دوسرے سے واسطے چوکیدارون
دوزخ کے کہ ہمارے لئے دعا کرو پروردگار اپنے سے کہ تخفیف کر دے ہم سے مقدار ایکدن کی ایام دنیا سے عذاب سے کچہہ تھوڑی
تو کہ آرام پاوین ہم قَالُوا أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُم بِالْبَيِّنَاتِ کہینگے وہ چوکیدار دوزخ کے انکو کہ دنیا مین کیا
نہ آئے تھے تمہارے پاس پیغمبر تمہارے ساتھہ دلیلون ظاہر کے اور تمکو طرف حق کے بلاتے تھے قَالُوا بَلَىٰ کہینگے ہان آئے تھے
لیکن ہم انکو جہٹلاتے تھے قَالُوا فَادْعُوا کہینگے وہ چوکیدار جو حال یہی ہی پس دعا کرو تم اور تخفیف عذاب کی چاہو کہ ہمین حکم نہین ہم جیسے کے
واسطے دعا کرینگے پس وہ آپ دعا کرینگے اور قبول نہو گی وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ اور نہین دعا کافرونکی مگر بیچ گمراہی کے
اور قبول نہونے کی إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا تحقیق ہم البتہ مدد دیتے ہین پیغمبرون اپنون کو اور ان لوگون
کو جو ایمان لاتے ہین بیچ زندگانی دنیا کے یعنے اس عالم مین بھی انکی مدد کرتے ہین ہم کہ انکے دشمنون کو ہلاک کرتے ہین
اور انکو نجات دیتے ہین انکا بدلا لیتے ہین انکے قاتلون سے جیسے حضرت یحیی کے قتل کے بدلے ستر ہزار کو قتل کیا وَيَوْمَ يَقُومُ
الْأَشْهَادُ اور مدد کرینگے ہم انکی اس دن کہ کہڑے ہونگے گواہی دینے والے اوپر لوگون کے اور وہ انبیا ہونگے اور فرشتے
اور امت حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَوْمَ لَا يَنفَعُ الظَّالِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ جس دن کہ نہ نفع
دیگا ظالمون کو عذر لانا انکا اور واسطے انکے دوری ہی رحمت خدا سے اور واسطے انکے برا گہر ہی یعنے دوزخ وَلَقَدْ آتَيْنَا
مُوسَى الْهُدَىٰ وَأَوْرَثْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ هُدًى وَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسی کو ہدایت یا وہ چیز
کہ جس سے راہ پائی جاتے معجزون سے اور کتاب سے اور احکام شرایع سے اور وارث کیا ہمنے بنی اسرائیل کو توریت کا یعنے باقی
رکھی ہمنے انمین توریت راہ دکہانے والی اور نصیحت دینے والی واسطے صاحب عقلون سالم کے فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ
پس صبر کر ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم اوپر ایذائے کفار کے تحقیق وعدہ اللہ کا ساتھہ نصرت انبیا اور ہلاک اعدا کے بیچ ہی خلاف
نہین اور استشہاد کر ساتھہ حال موسی اور فرعون کے وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ اور بخشش مانگ واسطے خطا اپنی کے کہ واقع
ہوئی ہو بسبب ترک اولی کے وسیط مین ہی کہ مقصود اس امر سے یہہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوشش کرین استغفار
مین واسطے زیادتی درجون کے اور بعد آپکے امت کو یہہ سنت ہو جاوے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایکدن مین ستر بار یا
زیادہ استغفار کرتے تھے تبیان مین ہی کہ معنے آیت کے یہہ ہین کہ بخشش چاہ واسطے گناہ امت کے کہ تیری جناب سے امید رکھتے
ہین نظم لب بتیرا الشفاعت مین اگر ہل جاوے ہر مجرم بدکار رہے رشید یا وے بخشش جیسے کہتے ہین سو از راہ کرم کے اپنے
کو وہ انکے آپ دوڑا دے وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ اور پاکی بیان کر ساتھہ تعریف پروردگار اپنے کے
تیسرے پہر اور شام و صبح کو یعنے سبحان اللہ وبحمدہ کہہ لکھا ہی کہ کفار قرآن اور بعث مین جھگڑتے تھے کہ قرآن کلام خدا نہین
اور مرکر اٹھنا محال ہی حق تعالی نے یہہ آیت اتاری کہ إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ إِن فِي صُدُورِهِمْ إِلَّا
كِبْرٌ مَّا هُم بِبَالِغِيهِ تحقیق وہ لوگ جو جہگڑتے ہین بیچ ابطال آیتون خدا کے اور دفع مین انکے کوشش کرتے ہین
بے حجت کہ آئی ہو انکے پاس آسمان سے یا بغیر دلیل کے کہ رکہتے ہون ادلہ عقلیہ سے نہین بیچ سینون انکے

سے کہ تکبر اور سرکشی کلام حق سے با ارادہ سرداری اور حکومت کا کہ ہرگز نہیں وہ پہنچنے والے اسکے فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ پس پناہ پکڑ ساتھ اللہ کے شر انکے سے اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ تحقیق اللہ وہی سننے والا باتین اونکی دیکھنے والا کام انکے لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ ور البتہ پیدا کرنا آسمانونکا اور زمین کا بہت بڑا ہے نزدیک تمھارے پیدا کرنے آدمیوں کے سے پس جو قدرت رکھے پیدایش زمین و آسمان پر باوجود اس بڑائی اور اونچائی کے بغیر اصل اور مادے کے البتہ قادر ہوگا انسان کے پیدا کرنے پر دوسری بار اصل اور مادے سے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے کہ یہہ پیدا کرنا آسان ہے بعضے مفسرین کہتے ہین کہ جدال کرنے والے یہود ہین کہ حضرت کو کہتے تھے تو صاحب ہمارا نہین بلکہ وہ ابو یوسف بن مسیح بن داؤد ہی ہے یعنے دجال کہ سلطنت اُسکی بحر اور بر مین پہنچ جاویگی اور نہرین پانی کی اسکے ساتھ چلینگی اور بادشاہی ہماری طرف پھریگی اور وہ ایک آیت ہوگا آیات خدا سے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ جو لوگ جھگڑتے ہین بیچ حق دجال کے اور اسکو آیت خدا کہتے ہین انکے دلونمین کبر یعنے خواہش حکومت کی اور سلطنت کی ہے اوسکو نہین پہنچنے کے پس تو پناہ پکڑ ساتھ خدا کے شر دجال کے سے اور دوسرے کہتے ہین کہ جیسا اسکا بڑا ہوگا فتنہ آدمیونکے سے حق تعالی نے فرمایا کہ پیدایش آسمان اور زمین کی بڑی ہے پیدایش اُسکی سے ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے کہ دجال ایسا مخلوق حقیر ہے یعنے سمجھتے کہ دجال آدمی ہے جسیم تھا اور ایک چشم اور ظہور اسکا ایک علامات قیامت سے ہے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نشانیان ظہور اسکے کی بیان فرمائی ہین کہ لوگ تین سال پہلے خروج اسکے سے قحط مین مبتلا ہونگے پہلے برس تھائی اناج پیدا ہوگا اور اسیقدر مینہہ برسیگا دوسرے برس دو تہائی تیسرے سال مطلق نہ آسمان سے مینہہ برسیگا نہ کچھہ زمین سے اناج اور گھاس پیدا ہوگا پھر دجال نکلیگا اور قصہ مختصر اسکا یہہ ہے کہ قوم یہود سے ہوگا لقب اسکا لوگونمین مسیح مشہور ہوگا داہنی آنکھ مین اسکے پھنٹ مانند انگور کے بلند ہوگا اور بال مڑوڑی دار ہونگے اور گدہا سواری کا بہت بڑا ہوگا پہلے شام و عراق سے خروج کریگا اور وہان دعوی نبوت کا کریگا پھر اصفہان مین آویگا ستر ہزار یہود اصفہانی رفیق اسکے ہونگے اور دعوی خدائیکا شروع کریگا بہت زمین پر پھریگا اور لوگون کو اپنی خدائی کی طرف بلاویگا اور کرامات معجزات حکم خدا سے واسطے آزمایش بندونکے اُس سے ظاہر ہونگے اور باوجود خرق عادات کے لفظ کافر کا اسکے ماتھے پر لکھا ہوگا ایمان والا پڑھا اور بن پڑھا معلوم کریگا اور بے ایمان نہین پہچانیگا اور ایک آگ اسکے ساتھ ہوگی نام اسکا دوزخ ہوگا اور ایک باغ بنام بہشت ہوگا اعدا کو اپنے آگ مین ڈالیگا اور احبا کو باغ مین لیکن آگ حقیقت مین باغ ہوگی اور باغ آگ ہوگا اور اجد قحط سالہ کے وہ نکلیگا ڈھیر روٹیونکا اور پانی کا اسکے ساتھ ہوگا جسکو چاہیگا دیگا اسوقت تسبیح اور تہلیل سے مومنون کو بجاے طعام و شراب ہوگی تشنگی اور گرسنگی سے نجات بخشیگی اور جس فرشتے پر گذریگا اگر اسکے خدائیکا اقرار کرینگے بدلی کو کہیگا برس برسنے لگے گی زمین کو کہیگا کھیتی لا کھیتی لاویگی اور درختون کو کہیگا پھل لا دے پھل لاوینگے بکریونکو کہیگا فربہہ اور شیر دار ہوجاونگی اور اگر مخالفت اوسکی کرینگے مینہہ اور کھیتی بند کریگا میوہ اور دودھہ موقوف کردیگا جانور دبلے ہوجاوینگے اور خزانونکو زمین سے کہیگا نکل آؤ نکل آوینگے اور اسکے ہمراہ چلینگے اور بعضے لوگون کو کہیگا کہ اگر ماباپ تمھارے کو مین جلادون اور وہ حقیقت میرے پر گواہی دین تو مانوگے پھر شیطانون کو کہیگا کہ زمین دھس کر نکل آؤ وہ انکے مان

باپ کی صورت بنکر نکل آوینگے اور کہینگے ای بیٹو اسپر ایمان لاؤ اور اسیطرح مسلمانون کو طرح طرح کی ایذا دیگا اور کتنے
ہی ملکون مین گذریگا یہانتک کہ یمن مین آویگا اور مرتد بہت ساتھہ لیگا ہر جگہہ سے جب نزدیک مکہ معظمہ کے پہنچیگا مکہ کے اندر
فرشتون کی نگہبانی کے سبب سے نہ آسکیگا وہان سے قصد مدینے کا کریگا اُسوقت مین مدینہ منورہ کے سات دروازہ ہونگے
حق تعالے ہر دروازہ پر دو فرشتے کھڑے کر دیگا تلوارین ننگی لئے ہوئے وہ اوسکی فوج مین سے کسیکو اندر آنے نہ دینگے
اور اُسوقت مین مدینہ منورہ مین تین بار بھونچال آویگا بد اعتقاد اور منافق شہر سے باہر نکل جاوینگے ساتھی ہونگے دجال
کے ایک جوان مدینہ مین ہوگا وہ واسطے مقابلے ہی دجال کے نکلیگا لشکر والون سے اُسکے پوچھیگا کہ دجال کہان ہی لوگ اوسکی بے
ادبی دیکھکر قصد مارنیکا کرینگے بعضے سپاہی کہینگے کہ پروردگار تمھارے نے منع کیا ہی کہ کسیکو بن حکم میرے مت مارنا پھر
لوگ دجال کو خبر کرینگے کہ ایک شخص بے ادب حضور مین حاضر ہوا چاہتا ہی دجال بلالیگا وہ شخص منہہ اسکا دیکھکر کہیگا کہ مین نے
تجھکو پہچانا تو وہی دجال ملعون ہی کہ پیغمبر ہمارے نے تیرے احوال کی خبر دی ہی اور جھوٹھ اور گمراہی تیری بیان کی ہی دجال غصے مین
آویگا اور کہیگا کہ آرہ لاکر اسکے سر پر دھرو پھر آرہ سے اُسکو دو ٹکڑے کر کر ایک ادہر ایک اُدہر ڈالے گا اور بیچ مین آپ راہ
چلیگا پھر امراؤن سے اپنے کہیگا کہ اگر مین اس مردے کو جلادون تو تمکو اوپر خدائی میرے کے یقین کامل ہوا کہینگے
کہ ہمکو اب بھی کچھہ شبہہ نہین اور اگر ایسا ہو تو اور یقین زیادہ ہو پھر دو نون ٹکڑون کو آپس مین ملاکر کہیگا جی اُٹھہ حکم الٰہی سے
جی اُٹھیگا اور کہیگا اب مجھکو یقین کامل ہوا کہ تو وہی دجال ملعون ہی کہ ہمارے پیغمبر نے حقیقت تیری بیان فرمائی ہی دجال
دوبارہ غصے ہو کر کہیگا کہ اسکو ذبح کرو پھر لوگ چھری حلق پر پھراوینگے وہ ہرگز نہ کٹے گا دجال شرمندہ ہو کر حکم کریگا
دوزخ مین ڈالو دوزخ مین ڈال دینگے حق تعالے آگ کو اُسکے حق مین برد او رسالم کریگا پھر دجال کسی مردیکو نجلا سکیگا اور
یہان سے قصد ملک شام کا کریگا جب نزدیک دمشق کے پہنچیگا حضرت امام مہدی دمشق مین ہونگے اور سامان لڑائی کا
کیا ہوگا مؤذن عصر کی اذان دیگا لوگ نماز کی تیاری مین مشغول ہونگے کہ حضرت عیسی علیہ السلام دو فرشتون کے مونڈہون
پر تکیہ لگائے ہوے آسمان سے اوپر منارہ شرقی جامع مسجد کے اُترینگے اور پکارینگے کہ سیڑھی لاؤ لوگ سیڑھی لگا وینگے
آپ اُتر آوینگے اور حضرت امام مہدی سے ملاقات فرماوینگے حضرت امام کہینگے یا نبی اللہ امام ہو حضرت عیسی فرماوینگے امامت
تمہین کرو اسواسطے کہ بعض تمھارے اوپر بعض کے امام ہین یہہ شرافت اسی امت کو حقتعالی نے عنایت کی ہی پھر حضرت
امام مہدی امامت کرینگے اور حضرت عیسی علیہ السلام پیچھے کھڑے ہو وینگے بعد نماز کے حضرت امام کہینگے یا نبی اللہ
آراستگی لشکر کی اب اختیار مین آپکے ہی جسطرح سے چاہو آراستہ کرو حضرت عیسی فرماوینگے کہ نہین لڑائی تمھارے
ہی ہاتھہ مین ہی مین فقط مارنے کو دجال کے آیا ہون اُسکا قتل میرے ہاتھہ سے مقدر ہی جب شب گذر جاویگی اور
صبح نمود ہوگی تو حضرت امام ساتھہ لشکر کے واسطے لڑائی کے نکلینگے اور حضرت عیسی کہینگے گھوڑا اور نیزا لاؤ
کہ اُس کافر پر حملہ کرون پھر حضرت عیسی لشکر اہل اسلام لے حملہ کرینگے بڑا جنگ واقع ہوگا اُسوقت خاصیت دم
عیسوی یہہ ہوگی کہ جس کافر پر دم اُنکا پہنچیگا بیمار ہو کر ہلاک ہوجاویگا دجال مقابلہ سے بھاگیگا اور وہ پیچھے
دوڑینگے یہانتک کہ ایک مقام پر نیزہ مار کر کام اُسکا تمام کرینگے اور خون اُسکا لوگون کو دکھاوینگے اور اگر بھاگی

مارے نہین نکرین تو آپ گل جاوے جیسے نمک پانی مین پھر لشکر اسلام قتل لشکر دجال مین مشغول ہوگا اور یہود دون
لشکر والون اُسکے کو کہین بچاؤ نہوگا یہان تک کہ اگر کسی درخت کے پیچھے کوئی یہودی چھپیگا یا کسی پتھر کے تو وہ درخت
اور پتھر پکاریگا کہ ای بندگان خدا لو اس یہودی کو اور ٹھہرنا دجال کا روے زمین پر اس شر اور فساد کے ساتھ چالیس
دن ہوگا لیکن ایک دن برابر ایک برس کے اور ایکدن برابر ایک مہینے کے اور ایکدن برابر ہفتے کے اور دن برابر
دنون کے اور بعضے روایات مین ہی کہ درازی دنکے موافق خواہش دجال کے ہوگی جو وہ ملعون سورج کو تھام رکھیگا تو
حق تعالے قدرت کاملہ اپنے سے اسکو ٹھہرا رکھیگا اصحابون نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اسدن جو برابر سال
ہوگا نماز ایکدن کی ادا کرین یا سال کی فرمایا انکل سے تخمینا نمازین ایک برس کی ادا کرین وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ اور نہین
برابر ہوتا اندھا اور دیکھنے والا یعنے غافل اور عاقل یا جاہل اور عالم وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَلَا الْمُسِيءُ اور
وہ لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے اور نہ برے کام کرنے والا یعنے یکسان نہین ہوتا مومن صالح اور کافر طالح
مراد یہہ ہی کہ اعمی اور بصیر دنیا مین مساوی نہین اور مومن اور کافر عقبے مین کہ ایک مقیم درجات بہشت ہی اور دوسرا ساکن
درکات دوزخ قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ تھوڑا نصیحت پکڑتے ہو اور جب ثابت ہوا کہ نیک کام اور بدکار برابر نہین اور دنیا دار
ہونہ دار جزا ہے کہ اور گھر ہو جسمین جزاے اعمال ملے اور وہ قیامت ہی کہ وہان ثواب اور عقاب موافق اعمال کے ملیگا
إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ تحقیق قیامت البتہ آنیوالی ہی نہین شک بیچ آنے اُسکے کے کیونکہ پیغمبرون
نے اُسکے آنیکا وعدہ دیا ہی اور لیکن اکثر لوگ نہین ایمان لاتے ساتھ آنے اُسکے کے وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ اور
کہا پروردگار تمہارے نے کہ دعا کرو مجھہ سے قبول کرونگا مین واسطے تمہارے اغلب علما نے دعا کو اس آیت مین بمعنے عبادت
کہا ہی یعنے عبادت کرو میری تو کہ ثواب دونگا تمکو اور موید اس قول کا ہی کہ آگے فرماتا ہی إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي
سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ تحقیق وہ لوگ کہ تکبر کرتے ہین عبادت میری سے شتاب داخل ہونگے دوزخ مین ذلیل ہوکر
اور سیدخلون بصیغہ مجہول بھی قرات ہی یعنے شتاب داخل کئے جاوینگے دوزخ مین اور بعضون نے دعا کو بمعنے استغاثہ
کہا ہی یعنے فریاد چاہو مجھہ سے وقت درماندگی کے تو کہ تمہاری فریاد کو پہنچو مین اور بقول بعضے مراد دعا سے سوال
ہی یعنے مانگو مجھہ سے تو کہ مراد دون مین کہ خزانہ رحمت میرا بھرا ہی اور کرم میرا بخشنے والا بڑا ہی جسنے دست نیاز آگے
میرے پھیلایا کہ نقد مراد کف امید اُسکی مین نہ رکھا مین نے اور کسی محتاج نے زبان سوال کھولی کہ عرض حاجت اُسکی
صادر نکیا فرد سر نیاز جھکایا ہی جسنے اوپر رافت ہی کہ لطف حضرت حق اُسکے حال پر نہوا ہی اور بعضے نے کہا ہی کہ دعا بمعنے
ثنا ہی اور استجابت بمعنی قبول ہی یعنے میری ثنا کہو مین فضل کامل اپنے سے ثنا ناقص تمہاری قبول کرونگا یا مراد
دعا سے توبہ ہی اور استجابت قبول توبہ یعنے توبہ کرو تو کہ قبول کرون مین فرد دل پر خطا دیکھہ توبہ نہ بھول کہ کرتا ہی اللہ
توبہ قبول اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا اللہ وہ شخص ہی کہ جسنے پیدا کیا واسطے تمہارے رات
تو کہ آرام پکڑو بیچ اُسکے اور پیدا کیا دن کو دکھلانے والا تو کسب معاش مین چلو پھرو إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ
تحقیق اللہ البتہ صاحب فضل کا ہی اوپر آدمیون کے ساتھہ پیدا کرنے کے رات اور دن یا ساتھہ خلق اور رزق

یا ساتھ ہنر تلبیب اُن اُمور کے کہ جو جان اور مال اُنکے ہین فائدہ مند ہین وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ اور لیکن اکثر لوگ
نہین شکر کرتے ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ یہہ ہی جو ایسے کام کرتا ہی اللہ پروردگار تمھارا پیدا کرنیوالا ہر چیز کا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ پس کہاں سے پھر جاتے ہو عبادت اُسکی سے طرف عبادت غیر اُسکے کے
كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ اسیطرح پھیرے جاتے ہین وہ لوگ کہ تھے عناد سے ساتھ آیتون اللہ کے
انکار کرتے اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً اللہ وہ ہی جسنے کیا واسطے تمھارے زمین کو جگہہ قرار کی تو کہ اُسپر چلو
بیٹھو اور آسمان کو خیمہ وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ اور صورت بنائی تمھاری ای آدمیو پس اچھی کین صورتین تمھاری یعنی
قد سیدھا منہہ پاکیزہ اعضا مناسب پیدا کئے وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ اور رزق دیا تمکو پاکیزہ سے یعنے کھانے لذیذ تمھا
واسطے بنائے بخلاف اور حیوانون کے بحر الحقایق مین ہی کہ حسن صورت انسان یہہ ہی کہ آینہ جہان نما ہی جامع حقایق علوی
اور سفلی اور مجموعہ دقایق صوری اور معنوی ہی مظہر آثار ذات اور مصدر انوار صفات آئینہ تجلیات وجود مرات ظہورات
شہودی ہی فرد عدم مین جلوہ گر آثار و انوار وجودی ہین ۔ عجب ہی نسخہ جامع جسے انسان کہتے ہین ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ جسنے
ایسی صورت بنائی وہ ہی اللہ پروردگار تمھارا فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ پس بہت برکت والا ہی اللہ پروردگار عالمونکا
هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وہی ہی زندہ بحیات ازلی نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ پس عبادت
کرو اُسکی دور اتحال کہ خالص کرنے والے ہو واسطے اُسکے دین اپنے کو شرک سے یا عبادت اوسکی دور رکھو
ریا سے اور کہو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سب تعریف واسطے اللہ پروردگار عالمون کے ہے قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم
اُن کافرون کو جو کہتے ہین کہ دین آبا و اجداد پر ثابت رہ کہ تحقیق مین منع کیا گیا ہون یہہ کہ عبادت کرون اُس چیز کو کہ عبادت
کرتے ہو تم سوا اللہ کے جب آئین میرے پاس دلیلین ظاہر پروردگار میرے سے اور حکم کیا گیا ہون یہہ کہ مطیع ہون
مین واسطے پروردگار عالمون کے هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ
لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا وہ ہی جسنے پیدا کیا تمکو مٹی سے یعنے باپ تمھارے آدم علیہ السلام کو پھر تمکو اس فرزندان
آدم نطفے سے پھر خون بستہ سے کہ منی بعد چالیس دن کے ہو جاتی ہی پھر نکالتا ہی رحم مادر سے بچے پھر پالتا ہی تمکو تو کہ
پہنچو تم جوانی اپنی کو پھر اس درجے سے زیادہ بڑھاتا ہی تو کہ ہو جاؤ تم بوڑھے وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى
وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ اور بعضا تم مین سے وہ ہوتا ہی کہ مرجاتا ہی پہلے جوانی سے یا بڑھاپے سے اور تو کہ پہنچو تم
وقت مقرر کو کہ وقت موت ہی اور تو کہ تم عقل پکڑو اور فکر کرو پیدایش اپنی مین درجے بدرجے هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ
وہ ہی جو جلاتا ہی اور مارتا ہی فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ پس جسوقت کہ مقرر کرتا ہی کچھہ کام پس سوا اسکے
نہین کہ کہتا ہی واسطے اُسکے ہو پس ہو جاتا ہی بے مہلت فرد وہ ایسا خالق مطلق ہی جسکو خلق مین حاجت نہ علت کی
نہ عدت کی نہ فرصت کی نہ کلفت کی اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ کیا نہین دیکھا تو نے طرف ان
لوگون کے کہ جھگڑتے ہین بیچ رد کرنے آیتون خدا کے کہان سے پھیرے جاتے ہین ایمان لانے سے اُسپر اَلَّذِيْنَ

كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا وہ لوگ کہ جھٹلاتے ہین اور نہین ایمان لاتے ساتھ کتاب کے کہ قرآن ہے یا جنس کتاب کے
آسمان سے اُتری ہین اور ساتھ اُس چیز کے کہ بھیجا ہے ہمنے ساتھ اُسکے پیغمبرون اپنون کو احکام اور شرائع سے فَسَوْفَ
يَعْلَمُوْنَ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ پس شتاب جانینگے مآل تکذیب اور انکار کا جسوقت کہ طوق آتشین ہوگا
بیچ گردنون اُنکے کے اور زنجیرین بھی اُسمین پڑی ہونگی يُسْحَبُوْنَ فِي الْحَمِيْمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ گھسیٹے جاوینگے بیچ
اُن زنجیرون سے تو کہ ڈال دین اُنکو بیچ پانی کھولتے کے پھر بیچ آگ کے جھونکے جاوینگے یعنے طرح طرح کے عذاب سے
پانی اور آگ کے معذب ہونگے ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ پھر کہا جاویگا واسطے اُنکے کہان ہین وہ جو تھے
تم شریک کرتے سوا اللہ کے قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْئًا کہینگے دوزخی کہ وہ شریک کھوئے گئے ہم سے
ہم نہین پاتے اُنکو اور ہم اُنسے توقع مدد کی رکھتے تھے اُنھون نے ہمکو بلا مین چھوڑ دیا بلکہ نہ تھے ہم پکارتے اور عبادت
کرتے سوا اللہ کے پہلے اس سے دنیا مین کسی چیز کی كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ جسطرح جھگڑنے والون کو چھوڑا
اسیطرح گمراہ چھوڑ دیتا ہے اللہ کافرون کو تو کہ نہ راہ چلین ایسی کہ اُنکو آخرت مین نفع دے پس اُنکو کہو ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ یہ ذلت اور خواری تمھاری آج آخرت مین بسبب اسکے ہے کہ تھے تم خوش
ہوتے بیچ زمین کے یعنے دنیا مین بغیر حق کے یعنے ساتھ اُس چیز کے کہ حق نہ تھی یعنے شرک اور سرکشی اور بسبب اسکے
کہ تھے تم اِتراتے اور اکڑ کر تکبر سے چلتے اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا داخل ہو دروازون مین دوزخ کے کہ تمھارا
حصہ مقرر کر دیا ہے یعنے ہر گروہ ایک در کے ہین آؤ ہمیشہ رہنے واسطے بیچ اُسکے فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ پس بُری ہے
جگہہ تکبر کرنیوالونکی دوزخ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ پس صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایذا قوم پر تحقیق وعدہ اللہ کا ساتھ نصرت اولیا اور ہلاک
اعدا کے بیچ ہے شک واقع ہوگا فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ پس اگر دکھلاوین ہم تجھکو بعضے وہ چیز کہ وعدہ
دیتے ہین ہم اُنکو قتل اور قید سے تو خود جان سے ملے تو یا قبض کر لیوین ہم تجھکو پہلے ظہور اُس عذاب کے سے پس طرف ہماری پھیرے
جاوینگے دن قیامت کے اور سزا جزا اپنی پاوینگے یعنے کسطرح بچ ہونگے اور حق تعالیٰ نے یہان دنیا مین بعضے عذاب
کفار کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائے قتل اور قید اور قحط وغیرہ سے اور باقی عذاب اُنکے آخرت مین اُنکو دیگا اور
دوست اُسکے یہان بھی شاد اور وہان بھی خوش ہے اور دشمن یہان وہان در کشمکش ہے لکھا ہے کہ کفار مکے کے عناد
اور فساد سے نئے نئے معجزے چاہتے تھے جیسے جاری ہونا چشمہ کا اور کھلنا باغ کا اور آسمان پر چڑھنا اُنکے حضور اسیطرح
سے کہ سورۂ بنی اسرائیل مین گذرا حق تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا
عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ اور البتہ تحقیق بھیجے تھے ہمنے کتنے پیغمبر پہلے تجھ سے بعضے اُنمین
سے وہ ہے کہ قصہ اُسکا بیان کیا ہے ہمنے اوپر تیرے اور وہ پچیس پیغمبر ہین اور بعضے اُنمین سے وہ شخص ہے کہ نہین بیان کیا
ہے ہمنے قصہ اُنکا اوپر تیرے لیکن نام اُنکا جانا ہے تو نے جیسے الیسع وغیرہ اور بعضے اُنمین سے وہ ہین کہ نہ نام اُنکا تو
جانتا ہے نہ قصہ اُنکا سنا ہے چاہیے کہ تسمیہ اعداد انبیا علیہم السلام مین اقتصار عدد معین پر نکرے اگرچہ بعضے احادیث
مین واقع ہوا ہے کہ تمام انبیا ایک لاکھ چوبیس ہزار ہین کیونکہ آیت شریفہ سے صریح نکلتا ہے کہ بعضے ایسے ہین

کہ قصہ انکا تجھہ سے نہین بیان کیا اور نام نہین بتایا اور ہوسکتا کہ یہہ خبر ایکو فقط یہین ہو پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان
کردیا ہو پھر وجہ احتیاط ابہام مین ہی اور بعضون نے لکھا ہی کہ سب پیغمبر آٹھہ ہزار ہین چار ہزار بنی اسرائیل مین اور چار ہزار
اور تمام عالم مین واللہ اعلم اور ایمان مین تعیین عدد اور شناخت نسب اور اسم اُنکے کی شرط نہین وَمَا کَانَ لِرَسُوْلٍ
اَنْ یَّاْتِیَ بِاٰیَۃٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ اور نتھا مقدور کسی رسول کو یہہ کہ لے آوے کوئی معجزہ مگر ساتھہ حکم اللہ کے
یعنے تم پیغمبر سے معجزے طلب کرتے ہو اور وہ خود مختار نہین اس امر مین بلکہ امر میرے سے وہ کرتا ہی اور بین
عدم وقوع مین اُسکے حکمت دیکھتا ہون فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰہِ قُضِیَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِکَ الْمُبْطِلُوْنَ پس جب آیا حکم اللہ کا
ساتھہ عذاب کے معجزہ مانگنے والون کو بعد واضح ہونے آیات کے فیصل کیا گیا ساتھہ حق کے یعنے مشرک مبطل معذب ہوئے
اور مومن محق نے نجات پائی اور زیان مین پڑے اُسوقت جھوٹھے معاند کہ بعد دیکھنے معجزون کے کہ دال وپر نبوت کے
تھے اور معجزے مانگتے تھے اَللّٰہُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْکَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْکُلُوْنَ اللہ وہ ہی جسنے پیدا کیا واسطے تمہارے
چارپائے جیسے اونٹ بکری گائی تو کہ سوار ہو تم بعضے اُنکے پر جیسے اونٹ اور بعضے اُنہین سے کھاتے ہو جیسے بکری
اور بعضا وہ ہی کہ کھانے اور سواری دونون کی لیاقت رکھتا ہی جیسے بیل وَلَکُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَیْهَا حَاجَۃً فِیْ صُدُوْرِکُمْ
وَعَلَیْهَا وَعَلَی الْفُلْکِ تُحْمَلُوْنَ اور واسطے تمہارے ہین بیچ چارپایونکے فائدے بہت جیسے دودھہ اور پشم اور سواری اسکے
اور پیدا کیا اُنکو تو کہ پہنچ جاؤ اوپر اُنکے سفر مین یعنے بعض اُنکے اوپر حاجت کو کہ بیچ سینون تمہارے کے ہی سود و منفعت
اور اوپر اُنکے خشکی مین اور اوپر کشتیون کے دریا مین سوار کئے جاتے ہو وَیُرِیْکُمْ اٰیٰتِہٖ اور دکھاتا ہی تمکو اللہ نشانیان
قدرت اپنے کی فَاَیَّ اٰیٰتِ اللّٰہِ تُنْکِرُوْنَ پس کون سی نشانی کو دلائل قدرت کے یا معجزات نبوت سے مانند شق ہونے
قمر کے اور خبر دینے غیب کے انکار کرتے ہو اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کیا پس نہین
سیر کیا اُنھون نے بیچ زمین کے اور نہ دیکھے پس دیکھین کیونکر ہوا آخر کار اُن لوگونکا کہ پہلے اُنسے تھے کَانُوْا اَکْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ
قُوَّۃً وَّاٰثَارًا فِی الْاَرْضِ تھے وہ پہلی امتین زیادہ تر اُنسے عدد مین اور سخت تر قوت مین اور زیادہ تر نشانیون مین
بیچ زمین کے محلون اور قلعون سے فَمَآ اَغْنٰی عَنْهُمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ پس نہ دفع کیا عذاب کو اُنسے اُس چیز نے کہ تھے کماتے
جمع مال اور ترتیب سپاہ سے فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ پس جب آئے اُنکے پاس پیغمبر اُنکے ساتھہ
معجزون اور دلیلونکے خوش ہوئے ساتھہ اُس چیز کے کہ نزدیک اُنکے تھی علم سے اُنکے زعم مین یعنے جہل کہ اُسکا نام علم رکھا
اور مراد عقاید باطلہ اور شبہے بے اعتبار اُنکے ہین یا مراد علم سے کسب اور تجارت ہی یا ہنسی ٹھٹھا ہی کہ پیغمبرون سے
کرتے تھے اسیواسطے اُنکو حق تعالے نے ہلاک کیا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ اور گھیر لیا اُنکو اُس چیز نے کہ تھے
ساتھہ اُسکے ٹھٹھا کرتے فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَحْدَهٗ وَکَفَرْنَا بِمَا کُنَّا بِہٖ مُشْرِکِیْنَ پس جب دیکھا اُنھون نے عذاب ہمارا دنیا مین
کہنے لگے ایمان لائے ہم ساتھہ اللہ کے اور کافر ہوئے ہم ساتھہ اُن کے کہ تھے ہم ساتھہ اُسکے شریک لاتے یعنے بتون سے کافر ہوئے
فَلَمْ یَکُ یَنْفَعُهُمْ اِیْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا پس نتھا کہ نفع کرتا اُنکو ایمان اُنکا جب دیکھا اُنھون نے عذاب ہمارا کیونکہ
وقت دیکھنے عذاب کے تکلیف اٹھہ جاتی ہی اور ایمان وقت تکلیف مین مقبول ہی نہ بیچ وقت یاس کے سُنَّتَ اللّٰہِ الَّتِیْ

قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهٖ عادت کی اللہ نے عادت کرنا جو تحقیق گذر گئی ہی بیچ بندون اُسکے کے امم ماضیہ مین کہ نہین نفع
دینا ایمان وقت نزول عذاب کے نصب سنّت کا اوپر مصدریت کے ہی ساتھہ فعل مقدر کے لفظ اُسکے وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ
اور زیان پایا اُسوقت یا اُس جگہہ کافرون نے یعنے زیان اُنکا اُسوقت ظاہر ہوگیا اگرچہ تمام عمر زیان مین تھے
سورۃ فصّلت مکّی ہی چوّن آیتین ہین نوسو چھیانوے کلمے ہین تین ہزار تین سو پچاس حرف ہین فواصل اُسکی ظن طب حرم صدر
ہین اور ربط اُسکا سورہ مومن سے یہہ ہی کہ ختم اُسکا ساتھہ بیان یاس کے تھا کہ دال اوپر ملک اور حکم کے ہی ابتدا اُسکے

سورۃ فصّلت مکیّۃ وھے	ساتھہ حم کے ہوئی کہ دال حکم اور ملک پر ہی	اربع وخمسون اٰیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ حا اشارہ طرف حکم کے اور میم طرف ملک کے ہی یا حا سے حکمت اور میم منت ہی حق تعالے منت رکھتا ہی بندون پر اوپر
نازل کرنے حکمت کے بحر الحقایق بابین ہی کہ حم اشارت ہی طرف اُس بھید کے کہ درمیان اللہ کے اور حبیب اُسکے
ہی کہ کوئی ملک مقرب اور نبی مرسل وہان نہین پہنچ سکتا ہی کیونکہ حا اور میم دو حرف ہین کہ وسط اسم رحمن ہین اور یہی وسط
نام محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین نہیں ساتھہ ہنر حرفین کے کہ دونون نامون مین ہین قسم کہا کر فرماتا ہی یہہ قرآن شریف تَنْزِيْلٌ مِّنَ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اتارا ہوا ہی بخشنے والے مہربان کی طرف سے اضافت تنزیل کی طرف ان دو اسم کے کرنے سے سمجھا جاتا ہی کہ
مصالح دنیا اور دین کے وابستہ ہین ساتھہ قرآن کے اور یہہ قرآن كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا کتاب
ہی جدا جدا کی گئین آیتین امر اور نہی اور وعد اور وعید کے سے درانحال کہ قرآن ہی زبان عربی کہ آسان پڑھا جاوے
اور سمجھہ مین آوے اور آیتین اوسکی جدا جدی ہین واسطے اُس قوم کے کہ جانتے ہین علم والے ہین اور پہچانتے ہین اللہ کی طرف
سے اُترا ہی خوشخبری دینے والا اُسکو جو اس پر عمل کرے ڈرانے والا اُسکو جو اُس پر ایمان نلاوے فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ
لَا يَسْمَعُوْنَ پس منہہ پھیرا بہت مشرکون نے قبول کرنے اُسکے سے پس وہ نہین سنتے گوش قبول سے وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا
فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ اور کہا مشرکون نے
کہ ہمیشہ دل ہمارے بیچ پردون کے ہین سمجھتے اُس چیز کے سے کہ پکارتا ہی تو ہمکو طرف اُسکے یعنے قرآن ہم نہین سمجھتے
اور بیچ کانون ہمارے کے بوجھہ ہی جو آیتین تو پڑھتا ہی ہم نہین سنتے اور درمیان ہمارے اور درمیان تیرے پردا
ہی کہ جمال نبوت تیرا نہین دیکھتے ہم یا حجاب ہی کہ ہمکو تیرے ملنے سے مانع ہی وسیط مین ہی کہ ابوجہل ناہل نے جامے
کا درمیان اپنے اور حضرت کے پردہ کرکر کہا کہ تو ادھر ہم ادھر پس عمل کر تو اپنے دین پر تحقیق ہم بھی عمل کرنے والے
ہین اپنے دین پر یا تو جو کرسکے ہمارے حق مین کر ہم بھی جو کرسکینگے کرینگے یا تو اپنی آخرت کے واسطے عمل کر ہم اپنے دنیا
کے واسطے عمل کرتے ہین قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ کہہ سوا اُسکے نہین کہ مین آدمی ہون
مانند تمہارے نہ فرشتہ ہون نہ جن کہ بات میری نہ سمجھو اور مین ایسے چیز کی طرف دعوت نہین کرتا کہ تمہاری سمع کو
کراہت اور طبع کو نفرت ہو بلکہ وحی کیا جاتا ہی طرف میرے یہہ کہ معبود تمہارا معبود اکیلا ہی پس سیدھے چلو طرف اُسکے
ساتھہ توحید اور طاعت کے جہت استقامت کرو شریعت پر لاؤ ایمان اوسکی وحدت پر اور بخشش

مانگو اُس سے گناہون اپنو نکی کہ بعد اسلام کے صادر ہوئی ہین موضح مین ہی کہ استقامت مساوات افعال اور
اقوال اور احوال کی ہی یعنے چاہیئے کہ ظاہیر و باطن ایکسا ہوا ور جب مرتبہ استقامت کو پہنچو استغفار کرو رویت
اعمال سے کہ رویت اعمال گناہ عظیم اور خطاے بزرگ ہی وَوَیۡلٌ لِّلۡمُشۡرِکِیۡنَ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ اور وائے ہی
اور عذاب سخت ہی واسطے شریک لانے والون کے وہ لوگ جو نہین دیتے زکواۃ یعنے ساتھ کلمہ لا الہ الا اللہ کے
کہ زکوۃ نفس ہی متکلم نہین ہوتے مراد یہہ ہی کہ اپنی جان کو پلیدی شرک سے ساتھ توحید کے پاک نہین کرتے یا یہہ کہ زکوۃ
مال کی نہین دیتے اور وجہ تخصیص منع زکوۃ کی سب صفات ذمیمہ انکے مین سے یہہ ہی کہ مال محبوب انکا ہی اُسکا دینا
نفس پر انکے سخت تر ہی اور اعمال سے اور اِس صفت کے لانے مین اشارہ ہی طرف بخل انکے کے اور عدم شفقت اُنکے
کے اوپر خلق کے اور بخل اکبر ذمائم اور اعظم رذائل ہی لکھا ہی کہ جو تونگر کہ سخاوت نہین رکھتا مانند اُس تن کے ہی کہ جان نہین رکہتا
اور اُس درخت کے ہی کہ پھل نہین رکھتا فرد جو کہ ممسک ہی اور تونگر ہی تن بیجان درخت بے بر ہی وَهُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ
کٰفِرُوۡنَ اور وہ لوگ ساتھ آخرت کے وہ ہین کافر اسواسطے نفقہ نہین دیتے کہ جزا وہان ملنے کا اعتبار نہین کرتے اِنَّ الَّذِیۡنَ
اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ اَجۡرٌ غَيۡرُ مَمۡنُوۡنٍ تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے واسطے اُنکے ثواب ہی
نہ گھٹنے والا یا غیر محسوب معالم مین ہی کہ یہہ آیت بیمارون اور عاجزون اور ناتوانون کی شان مین ہی کہ حالت ضعف اور
عجز مین اداے عبادت نہین کرسکتے حق تعالیٰ وہی ثواب طاعت کا کہ زمانہ صحت مین کرتے تھے عطا فرماتا ہی پس غیر
ممنون بمعنے غیر موقوف ہونے والا ہی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ
اوپر طریقے نیک کے ہو عبادت سے پس جب بیمار ہو حق تعالےٰ فرشتے کو جو موکل اُسپر ہی فرماوے لکھہ واسطے اُسکے مانند اُس
عمل کے کہ حالت صحت مین کرتا تھا یہان تک کہ بند مرض سے چھڑاؤن مین اور یا بہیج درگاہ اپنی کے بلاؤن مین قُلۡ اَئِنَّكُمۡ
لَتَكۡفُرُوۡنَ بِالَّذِيۡ خَلَقَ الۡاَرۡضَ فِيۡ يَوۡمَيۡنِ وَتَجۡعَلُوۡنَ لَهٗۤ اَنۡدَادًا کہہ کیا کفر کرتے ہو تم ساتھ اُس شخص کے کہ پیدا کیا ہی اُسنے زمین کو
بیچ دو دن کے امام ابو اللیث نے کہا کہ یکشنبہ کو زمین پیدا کی اور دوشنبے کو بچھائی اور کرتے ہو تم واسطے اُسکے شریک
ذٰلِكَ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ یہہ جو پیدا کرنیوالا زمین کا ہی پروردگار عالمونکا وَجَعَلَ فِيۡهَا رَوَاسِيَ مِنۡ فَوۡقِهَا وَبٰرَكَ فِيۡهَا وَقَدَّرَ فِيۡهَاۤ اَقۡوَاتَهَا
فِيۡۤ اَرۡبَعَةِ اَيَّامٍ اور پیدا کئے بیچ اُسکے پہاڑ اوپر اُسکے سے تو کہ دیکھنے والے نظر کرکر قدرت کا ملہ مشاہدہ کرین اور
برکت رکھی بیچ پہاڑون کے کہ معادن اُنمین پیدا کئے یا برکت رکھی بیچ زمین کے کہ باغ اور کھیتی اور انعام اور انہار
بناوے اور مقرر کئی بیچ زمین کے قوت اہل زمین کی جیسے گندم جو چاول گوشت دال کہ غالب قوت ہر بلد کے
والونکا ہی اور یہہ رزق مقرر کیا بیچ تتمہ چارون کے یعنے اور دو دن مین کہ سہ شنبہ اور چار شنبہ ہی سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيۡنَ
برابر ہوا جواب برابر ہوتا کر واسطے پوچھنے والونکے مدت پیدائش زمین کی اور اُسکی جو اوسمین ہی یعنے جواب سائلونکا
بے کم و زیادہ کہا گیا ثُمَّ اسۡتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ پھر قصد کیا طرف بنانے آسمان کے اور حال یہہ ہی کہ وہ دہوان تھا
یعنے بخار پانی کا دھوئین کی شکل زاد المسیر مین ہی کہ جب اللہ تعالیٰ نے آب اور آتش کو پیدا کیا باد کو اُسپر چلایا وہ شور
ہوئین اُسکو لائی بخار اُس سے بلند ہوا حق تعالیٰ نے اُس سے آسمان پیدا کیا معالم مین ہی کہ اللہ تعالیٰ نے

جوہر سبز پیدا کیا اور نظر ہیبت سے اُسکو دیکھا وہ گھل کر بہنے لگا آگ کو اُسپر مسلط کیا تو کہ جوش مین آیا کف اور بخار
اُس سے پیدا ہوا کف سے زمین اور بخار سے آسمان بنایا فردکف سے زمین بخار سے پیدا کیا ہی پروردگار میرے نے دیکھو تو
کیا کیا فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا پس فرمایا اللہ نے بعد پیدا کرنے آسمان کے واسطے آسمان کے اور واسطے
زمین کے کہ دو نو آؤ ساتھ اُس چیز کے کہ تمکو حکم کیا ہین نے از روے فرمانبرداری کے یا ناخوشی کے یعنے خواہ نخواہ آؤ
مراد اس سے اظہار قدرت ہی نہ اثبات خوشی اور ناخوشی اُنکے کی لکھا ہی کہ آسمان کو کہا کہ سورج چاند ستارے اپنے ظاہر کر
اور زمین کو حکم کیا کہ نہرین جاری کر درخت نکال بار و بر قَالَتَا اَتَيْنَا طَائِعِيْنَ کہا اُن دونون نے آئے ہم دونون
ساتھ اُس چیز کے کہ فرمایا تو نے خوشی سے لکھا ہی کہ اول موضع کعبہ معظم زاد اللہ شرفا و کرامتہ نے تمام اجزا زمین مین سے
بات کی پھر آسمان نے کہ برابر اُسکے ہی اجزاے آسمان سے اسی سبب سے وہ مقام کعبہ اسلام اور قبلہ انام ہوا اور جب آسمان بنے
اُسکو پھاڑ ڈالا فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا پس مقرر کیا اُنکو ساتھ آسمان اور سب کام آگے بنائے
بیچ دو دن کے پنجشنبے اور جمعے کو اور ڈال دیا بیچ ہر آسمان کے کام اُسکا یعنے مقرر کر دی شان ہر فلک کی اور جو کچھ اُسمین
پیدا ہوا یا اہل ہر آسمان کو الہام کیا کہ اسطرح عبادت کرو وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَحِفْظًا اور زینت دی ہمنے
آسمان نزدیک والے کو ساتھ چراغون کے یعنے ستارونکے کہ چراغون کی طرح روشن ہین اور محافظت کی ہمنے آسمان کی
محافظت کرنا کر آفتون سے یا شیطانون سے کہ سننے کو کلام ملائکہ قصد چڑھنے کا کرین ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ یہہ جو مذکور
ہوا پیدا کرنا اور اندازہ کرنا خداوند غالب کا ہی کہ اپنے ملک مین اپنی قدرت کاملہ سے جو چاہے کرے جاننے والا کہ جو کرتا ہی حکمت سے
کرتا ہی فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ پس اگر منہہ پھیرین کافر مکے والے ایمان سے باوجود
اس بیان کے پس کہہ ڈراتا ہون مین تمکو عذاب آسمان سے مانند عذاب آسمانی کے قوم عاد کے کہ باد صرصر تھی اور عذاب
قوم ثمود کے کہ چیخ جبرئیل تھا تخصیص ان دونون قومونکی اسواسطے ہی کہ قریش سفر موسم گرما و سرما مین مقامون پر ان
دونون گروہ کے گذر کر آثار عذاب کے مشاہدہ کرتے تھے اور وہ مستحق ہوے اور صاعقہ کے ہوئے اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ
اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ جس وقت کہ آئے تھے اُنکے پاس پیغمبر ہود اور صالح علٰی نبینا و علیہما السلام آگے
اُنکے سے اور پیچھے اُنکے سے یعنے سب طرف سے ساتھ نرمی اور گرمی اور نصیحت اور فضیحت کے آئے اور دعوت کی یہہ کہ
نہ عبادت کرو مگر اللہ کو قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ کہا کافرون نے جواب مین اُنکے اگر چاہتا
پروردگار ہمارا البتہ اُتارتا فرشتونکو تمھارے جگہہ پس تحقیق ہم ساتھ اُس چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم ساتھ اُسکے
کافر ہین کیونکہ تم بھی مثل ہمارے آدمی ہو سمجھے تمکو فضیلت شرافت ہمپر نہین نظم مشرکون نے انبیا کو دیکھکر مثل اپنے
جہل سے جانا البشر صورت اُنکی ظاہری دیکھا گئے معنی باطن سے بس غافل رہے را قفا صورت پہ نوبت کر نگاہ
دیکھہ معنی تا ہو واسرار آلہہ چشم صورت بین کو اپنے کر لے بند تو معنی سے ہو توبا بہرہ مند اب قصہ اُنکا حق تعالٰی
فرماتا ہی فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ پس جو تھی قوم عاد پس تکبر کیا اُنھون نے بیچ زمین احقاف کے
بلا دلیل مین بغیر حق کے یعنے استحقاق تکبر کا نہین رکھتے تھے پھر حضرت ہود نے اُنکو ڈرایا عذاب سے اُنھون نے

تکبر سے اُنکے کہنے پر التفات نکیا وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً اور کہا اُنھون نے کون ہی سخت تر ہم سے از روے قوت کے عاد
مغرور ہوئے اپنی قوت شوکت پر کیونکہ جسیم اور طویل تھے اور پتھر کو پہاڑ سے ٹکڑون سے اکھیڑ ڈالتے تھے اَوَلَمْ
یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً کیا نہین دیکھا اور نہین جانا اُن مغرورون نے کہ تحقیق اللہ جسنے پیدا کیا
اُنکو وہ سخت تر ہی اُن سے قوت مین وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ اور تھے عادی تعصب سے ساتھ نشانیون ہماری کے انکار
کرتے باوجود اسکے کہ جانتے تھے کہ حق ہی فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ پس بھیجا ہمنے اوپر اُنکے باد تند کو
بیچ دنون نحس کے عشرہ اخیر شوال مین چارشنبہ سے آخر چارشنبہ دوم تک کہ آٹھ دن سات راتین تھین اور باد صرصر
بھیجا لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا تو کہ چکھاوین ہم انکو عذاب رسوائی کا بیچ زندگانی دنیا کے اور سب کو
ہلاک کر دین وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ اور البتہ عذاب آخرت کا بہت رسوا کرنیوالا ہی اور وہ نہ مدد دئیے
جاوینگے عذاب دور کرنے مین اُسدن وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ اور جو تھی قوم ثمود پس راہ دکھائی ہمنے خیر اور شر کی انکو یا دلائل بتلائے
کی ہمنے انکو طرف راہ راست کے فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى پس اختیار کیا اُنھون نے اندھے پن کو یعنے جہل اور ضلالت اور کفر
کو اوپر علم اور ہدایت اور ایمان کے فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ پس پکڑا اُنکو کڑک عذاب رسوا کرنیوالے
نے یعنے چیخ نے جبرئیل کے ہلاک کیا بسبب اسکے کہ تھے کماتے تکذیب صالح علی نبینا و علیہ السلام سے اور پانون کاٹنے
ناقہ کے سے وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ اور نجات دی ہمنے صاعقہ سے اون لوگون کو جو ایمان لائے صالح پر اور
پرہیز کرتے تھے شرک سے وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ اور یاد کر اُسدن کو کہ اکھٹے کئے جاوینگے دشمن اللہ کے طرف
آگ کے پس وہ قسم قسم کئے جاوینگے دوزخین ڈالنے کو یا پہلو انکو جدا کرینگے پچھلو لینے تو پہنچین پھر سب کو دوزخ کی طرف ہانکے جاوینگے
حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ یہانتک کہ جب آوینگے دوزخ کے پاس گواہی دینگے
اوپر اُنکے کان اُنکے ساتھ اُس چیز کے کہ سنے ہونگے اور آنکھین اُنکی ساتھ اُس چیز کے کہ دیکھے ہونگے اور چمڑے اُنکے یعنے
اُنکے اور پہلے سب عضوون سے ران جب بولے گی اور ہتھیلی داہنی اور بعضون نے کہا ہی کہ شرمگاہین اُنکی گواہی دینگی
ساتھ اُس چیز کے کہ تھے وہ کرتے وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا اور کہینگے کافر تعجب سے یا غصے کے واسطے چمڑون اپنے کے
کیون گواہی دی تمنے اوپر ہمارے کہ ہم تمھین راحت سے رکھتے تھے زحمت سے بچاتے تھے قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ
شَيْءٍ کہینگے اعضا اُنکے کہ ہم پر غصہ مت کرو ہم اپنے اختیار سے نہین بولے بلکہ گویا کیا ہمکو اللہ نے جسنے گویا کیا ہر چیز کو
وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اور حال آنکہ اُسنے پیدا کیا تمکو پہلے بار عدم سے وجود مین لایا وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ اور طرف
اُسکے پھیرے جاؤگے تم واسطے جزا کے وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ
ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ اور نتھے تم چھپا سکتے اسبات سے کہ گواہی دیوین اوپر تمھارے کان تمھارے
اور نہ آنکھین تمھاری اور نہ اعضا تمھارے ولیکن گمان کیا تمنے یہہ کہ اللہ نہین جانتا بہت اُس چیز سے کہ کرتے ہو تم
زاد المسیر مین ہی کہ کفار کہتے تھے کہ جو ظاہر کرتے ہین ہم اُسکو خدا جانتا ہی اور چھپے کرتے ہین ہم اُس سے آگاہ نہین حقتعالے نے فرمایا
وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ اور اسی گمان تمھارے نے جو گمان کیا تمھاتے دنیا مین ساتھ

پروردگار اپنے کے کہ چھپے کام ہمارے نہیں جانتا ہلاک کیا تمکو آخرت میں پس ہو گئے تم زیان پانے والوں سے فَإِنْ يَصْبِرُوا فَالنَّارُ
مَثْوًى لَّهُمْ پس اگر صبر کریں کافر یا جزع کریں پس آتش دوزخ ہی جگہہ رہنے انکے کی وَإِنْ يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُم مِّنَ الْمُعْتَبِينَ
اور اگر توبہ کریں وہ پس نہیں وہ توبہ قبول کئے جاوینگے وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُم مَّا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ اور مقرر
کئے ہیں ہمنے واسطے مشرکوں کے ہمنشین شیطان پس زینت دلاتے ہیں وہ واسطے انکے جو کچھ کہ آگے انکے ہی دنیا اور متابعت
نفس اور ہوا سے تو کہ طالب ہیں اسکے قائم ہیں اور جو کچھ کہ پیچھے انکے ہی امور اخروی سے اور وعدہ اور وعید سے تو کہ اسکے
منکر ہیں وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ اور ثابت ہوئی اوپر انکے بات عذاب کی ساتھ
امتوں دوسروں کے کہ گذری ہیں پہلے انسے جنوں سے اور آدمیوں سے کہ ان سب نے یہی عمل کئے تھے یعنی جیسے وہ امتیں
جھٹلانے والیاں عذاب کی لائق تھیں ایسے ہی یہہ گروہ سزاوار عذاب کے ہی کشف الاسرار میں ہی کہ اللہ بندے سے جو بھلائی
چاہتا ہی تو ہمنشین اسکا صالح کرامت فرماتا ہی تو کہ طاعت میں مددگار اسکا ہوا اور جو بندے سے برائی چاہتا ہی تو مصاحب اسکا
فاجر کرتا ہی تو کہ معصیت میں اسکو ڈالے اور مخالفت حق میں حرص دلاوے جیسا کہ شیطانوں کو ہمنشین کافروں کا کیا اور
سزاوار عذاب کے ہوئے إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ تحقیق کافر تھے زیان پانیوالے [illegible] میں لکھا ہی کہ کفار قریش آپس میں
ایک دوسرے کو وصیت کرتے تھے کہ جب محمد کو دیکھو قرآن پڑھتے ہوئے تو ایسی تشویش ڈالو کہ غلط پڑھ جاوے پھر جب حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم تلاوت کرتے تھے تو بعضے انمیں سے تالیاں بجاتے شعر پڑھتے کلام بیہودہ بکتے تھے یہہ آیت نازل ہوئی کہ
وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ اور کہا ان لوگوں نے جو کافر ہوئے مت سنو تم اس قرآن کو کہ
محمد صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہیں اور بکبک کرو بیچ اسکے تو کہ تم غالب ہو تلاوت پر انکی اور وہ پڑھنے سے بند ہو جاویں فَلَنُذِيقَنَّ
الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ پس البتہ چکھاوینگے ہم ان لوگونکو جو کافر ہوئے مراد اس گروہ
سے قائل ہیں یا عام کافروں کو عذاب سخت یعنی بہت اور ہمیشہ اور البتہ جزا دینگے ہم انکو بدتر اس چیز کا کہ تھے وہ عمل کرتے
ذَٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارُ یہہ عذاب بدتر ہی جزا دشمنان خدا کی آگ النار عطف بیان جزا ہی لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ
واسطے انکے بیچ دوزخ کے گھر ہمیشہ رہنے کا ہی جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ بدلا دیے جاوینگے بدلا دینا بسبب اسکے
ہی کہ تھے ساتھ نشانیوں ہمارے کے انکار کرتے یا آیات کلام ہمارے کے جھگڑتے وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذَيْنِ أَضَلَّانَا
مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ کہینگے وہ لوگ جو کافر ہوئے ہیں اسوقت کہ آگ میں پڑے ہونگے اے پروردگار ہمارے دکھلا ہمکو وہ شخص
کہ دنیا میں جنہوں نے گمراہ کیا ہمکو جنوں سے اور آدمیوں سے یعنی ابلیس کہ نافرمانی اسنے ظاہر کی اور قابیل کہ خون
ناحق کیا اور ان دو شخصوں کو ہمیں دکھا کہ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ کریں ہم انکو نیچے پانوں اپنے کے
اور انسے بدلا لیں تو کہ ہوجاویں وہ نیچے والوں سے یعنی نیچے کے درکے میں ہوں یا ذلیل والوں سے ہوں إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا
رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تحقیق ان لوگوں نے کہ کہا پروردگار ہمارا اللہ ہی پھر ثابت رہا اوپر اسکے حضرت امیرالمؤمنین ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ شرک نہ لائے حضرت امیرالمؤمنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ امر و نہی پر قائم رہا اور روبہ بازی
نہ کی حضرت امیرالمؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عمل اپنے خالص کر پاکیزہ کئے حضرت امیرالمؤمنین علی مرتضے رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فرائض

اور کہے حضرت حسن بصری رض نے کہا کہ طاعت کرتے رہے گناہوں سے بچتے رہے بعضوں نے کہا کہ دنیا سے اعراض کیا اور آخرت
کی طرف راغب ہوئے صاحب کشف الاسرار نے کہا کہ ربنا اللہ عبادت توحید اقرار سے ہی اور ثم استقاموا اشارت
طرف توحید معرفت کے ہی توحید اقرار یہہ ہی کہ سب کو ایک کہے اور توحید معرفت یہہ ہی کہ اسکو ایک پہچانے تتنزل
علیہم الملئکۃ اترتے ہین اوپر مومنان مستقیم کے فرشتے دم مرگ یا وقت نکلنے کے قبر سے یا محشر سے اور انکو کہتے
ہین الا تخافوا ولا تحزنوا یہہ کہ مت ڈرو آخرت کے معاملے سے کہ تمپر آسان ہوگا اور مت غم کھاؤ اہل اور ولد کا کہ
اللہ تعالے کارسازی انکی بخوبی فرماویگا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون اور خوشخبری سنو اُس بہشت کی جو کہ تم
تم دنیا مین وعدہ دئے جاتے پیغمبر حسنہ اصلے اللہ علیہ وسلم کی زبان سے نحن اولیاؤکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ ہم ہین
دوست دار تمہارے بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے دنیا مین آفت سے بچاتے تھے نیک باتین الہام کرتے تھے راستی
کی طرف لاتے تھے معاونت کرتے تھے اور آخرت مین ساتھ تعظیم تکریم شفاعت کے مدد دینے والے ہین ولکم فیہا ما تشتہی
انفسکم ولکم فیہا ما تدعون اور واسطے تمہارے ہی بیچ آخرت کے جو کچھہ چاہین جی تمہارے لذتین اور کرامتین اور واسطے
تمہارے ہی بیچ عقبی کے جو مانگو نزلا من غفور رحیم مہمانی بخشنے والے مہربان کی طرف سے لفظ نزل مین ایماہی طرف
اسکے کہ اہل استقامت کے واسطے بڑی بڑی چیزین مقرر ہین کہ انکی نسبت یہہ جو کچھہ عطا کیا ماحضر مین گنتے کہ نتیجہ استقامت
نہایت کرامت ہی کیونکہ روش طریقت مین کوئی درجہ عالی تر کرامت سے نہین شیخ ابو علی دقاق قدس سرہ نے کہا کہ
استقامت نگاہ رکھنا سر کا ما سوا اللہ سے یعنے چاہیے کہ خلوت خانہ مین غیر حق کو دخل نہ دے اور اغیار بار نہ پاوے
نظم طالب کر تو رافتی ہی استقامت کہ یہہ استقامت ہی فوق کرامت نہ دل مین در آئے سوائے خدا نہ جی مین سماوے
بجز کبریا کے اگر دھیان ہو تو اسیکے ہو دھیان نہ سوا اسکے مت جائے وہم و گمان نہ دلمین خیال آئے اغیار کا اگر
عمر نوحی ہو اسکو عطا ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا وقال اننی من المسلمین اور کون شخص ہی بہتر ازروئے بات کے اُس
شخص سے کہ پکارتا ہی خلق کو طرف طاعت اللہ کے اور کرتا ہی عمل اچھے اور کہتا ہی تحقیق مین مسلمانون سے ہون یہہ آیت حضرت
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مین ہی کہ خلق کو دعوت بحق فرماتے تھے امام ابو اللیث نے کہا کہ مراد اس سے علما ہین
کہ احکام دین کے لوگون کو سکھاتے ہین اور عمل صالح انکے یہہ ہین کہ عمل پر عمل کرتے ہین یا محتسب ہین کہ امر معروف اور نہی منکر
سے ڈراتے ہین اور عمل نیک انکا یہہ ہی کہ جو انمین رنج اور ایذا پہنچتی ہی صبر اور تحمل فرماتے ہین بعضون نے کہا ہی کہ سب
امام اور مشائخ اس آیت مین داخل ہین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نہین دیکھتی مین اس آیت کو مگر
بیچ شان مؤذنون کے صاحب عین المعانی نے کہا کہ جب بلال رضی اللہ عنہ اذان کہتے تھے یہود کہتے تھے کہ گدھا آواز کرتا
اور نماز کے واسطے بلاتا ہی اور یہہ بیہودہ باتین بکتے تھے یہہ آیت نازل ہوئی بہر تقدیر کہ مراد موذن ہون عمل صالح انکا یہہ ہی
کہ درمیان اذان اور قامت کے دو رکعت نفل پڑھتے ہین ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ اور نہین برابر ہوتی نیکی اور نہ بدی
جزا سزا مین یعنے توحید اور شرک مساوی نہین کہ وہ موجب رفع درجات اور یہہ سبب افت درکات ہی اور بعضونے
کہا ہی کہ حسنہ نرمی اور خوش خلقی ہی اور سیئہ سختی اور بدخوئی یا حسنہ سے مراد علم ہی اور سیئہ جہل اور تفسیر یا وردی وتبیان

اور

اور علمِ المعانی مین ہی کہ حسنہ حسب آل پیغمبری اور سیئہ عداوت انکی اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ پس دفع کر بکو سات اس خصلت
کے کہ نفس الامر مین وہ نیکتر ہی یعنے غضب کو ساتھ حلم کے تسکین دے اور گناہ کو ساتھ عفو کے محو کر اور لغو سے ساتھ
تغافل کے درگذر فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ حسب ایسا کر تو ناگہان وہ شخص کہ درمیان تیرے
اور درمیان اسکے دشمنی ہی گویا کہ وہ دوست ہی قرابتی اخفاف مین امام اعظم رح سے منقول ہی کہ مین جو سنتا ہون کہ کوئی
شخص میری برائی کرتا ہی تو اسکے حق مین یہانتک بھلائی کرتا ہون کہ وہ مجھے بھلا کہنے لگتا ہی وَمَا یُلَقّٰهَاۤ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا
اور نہین سکھلائی جاتی یہہ خصلت کہ مقابل بدی کے نیکی کرتا ہی مگر ان لوگون کو کہ صبر کرتے ہین ایذا پر اور نفس کو بدلا
لینے سے باز رکھتے ہین وَمَا یُلَقّٰهَاۤ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ اور نہین سکھایا جاتا یہہ صفت اور عادت مگر بڑے نصیب والا
کہ جسکو بہرہ تمام ایمان سے ہی یا کمال نفس سے یا خیرت یا اخلاق حسنہ سے اور بعضون نے کہا ہی کہ حظ عظیم بہشت ہی
وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اور اگر چوک دے تجھکو شیطان کی طرف سے کوئی چوکنی والا یعنے اگر وسوسہ
شیطان چاہے کہ یہہ خصلت تیری اڑا دے پس پناہ پکڑ ساتھ اللہ کے شر اسکے سے اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ تحقیق اللہ
وہی ہی سننے والا استفادہ تیرا جاننے والا نیت تیری وَمِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ اور نشانیون
قدرت اسکی سے رات ہی اور دن کہ پے در پے آتے ہین دن واسطے آرایش کے اور رات واسطے آسایش کے اور سورج
اور چاند کہ اندازہ مقرر اور سیر مقدر پر آتے جاتے ہین لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ
كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ مت سجدہ کرو واسطے سورج کے اور نہ واسطے چاند کے کہ یہہ مخلوق ہین مانند تمہارے اور سجدہ کرو واسطے
اللہ کے جسنے پیدا کیا ہی انکو اگر ہو تم ساتھ یگانگی کے اسکو عبادت کرتے کیونکہ سجود اخص عبادات ہی اور وہ خالق کو چاہیے
نہ مخلوق کو امام شافعی یہین سجدہ کرتے ہین تاکہ سجدہ متصل امر کے ہو جاوے فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ یُسَبِّحُوْنَ لَهٗ
بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا یَسْـَٔمُوْنَ پس اگر تکبر کرین وہ سجدہ کرنے سے حق تعالے کے پس جو کوئی کہ نزدیک پروردگار تیرے کے ہین
فرشتون سے نماز پڑھتے ہین تسبیح کہتے ہین واسطے اسکے رات اور دن اور وہ نہین تھکتے کثرت عبادت سے امام اعظم رح
یہان سجدہ کرتے ہین کیونکہ سخن سجدہ یہین تمام ہوا ہی اور یہہ روایت ابن عباس اور ابن عمر سے ہی رضی اللہ عنہما اور مذہب
شافعی رح موافق روایت عبد اللہ ابن مسعود رض کے تھا سمجھیئے کہ یہہ سجدہ گیارہوان ہی باتفاق علما محی الدین ابن عربی رح
نے فتوحات مین اسکو سجدہ اجتہاد کہا ہی اور فرمایا ہی کہ اگر آخر آیت اولی مین سجدہ کرین سجدہ شرط ہی کیونکہ مقارن اِنْ
كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ کے ہی اور اگر بعد آیت دوسری کے سجدہ کرین سجدہ نشاط اور رغبت ہی کیونکہ متصل وَهُمْ لَا یَسْـَٔمُوْنَ کے ہی
وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ اور نشانیون قدرت اسکی سے ہی یہہ کہ تو دیکھتا ہی زمین کو
دبی ہوئی اور خشک پس جب اتارتے ہین ہم اوپر اسکے پانی ہلتی ہی بسبب اوگنے نباتات کے اور پھولتی ہی اِنَّ الَّذِیْۤ اَحْیَاهَا
لَمُحْیِ الْمَوْتٰى تحقیق جسنے زندہ کیا زمین مردہ کو البتہ زندہ کرنیوالا ہی مردون کو اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تحقیق وہ اوپر
ہر چیز کے مارنے جلانے سے قادر ہی اور اسکی قدرت کے آگے سب یکسان ہی اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا
تحقیق وہ لوگ کج راہی کرتے ہین بیچ آیتون کتاب ہمارے کے یعنے طعن کرتے ہین یا تاویل باطل کر کر راہ صواب سے پھر لیتے ہین نہین چھپتے اوپر ہمارے

السجدة

اور ہمارے سے یعنے ہم جانتے ہیں انکو ہمارا طعن اور الحاد کی انکو دینگے اَفَمَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْٓ اٰمِنًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ کیا پس جو کوئی
ڈالا جاوے بیچ آگ کے یعنے ابوجہل کہ باتفاق مفسرین بہتر ہی یا جو کوئی کہ آوے امین دوزخ سے دن قیامت کے کہ پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم ہیں یا حمزہ یا عمر یا عثمان یا عمار رضی اللہ عنہم اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ کرلو جو چاہو تم یہہ
امر تہدید ہی کفار کو تحقیق وہ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہی جزا دیگا اسکی اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ
لَمَّا جَآءَهُمْ تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ قرآن کے جب آیا انکے پاس یہی لوگ معاند ہیں وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِیْزٌ تحقیق قرآن البتہ کتاب ہی
عزت والی اور بزرگ نزدیک اللہ کے یا کثیر النفع یا بے مثل امام قشیری نے کہا کہ قرآن عزیز ہی اسواسطے کہ کلام پروردگار عزیز کا ہی اور فرشتہ
عزیز لایا ہی واسطے امت عزیز یا نامہ دوست کا طرف دوست کے اور نامہ دوست نزدیک دوستونکے عزیز ہوتا ہی فرد جان و دل سے انسیکو سمجھتے
محبوب عزیز نامہ ہر اسکا عزیز اور یہی مکتوب عزیز لَّا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ نہیں آتا اس کتاب کے
پاس جھوٹ آگے اُسکے سے اور نہ پیچھے اُسکے سے یعنے کسی جہت سے جھوٹ کو اوسمیں دخل نہیں بار یاد وہ او نقصان اسمیں
راہ نہیں پاتا یا اخبار گذشتہ اور آیندہ اسکی بیچ دروغ نہیں سما یا تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَكِیْمٍ حَمِیْدٍ اور اُتاری گئی ہی حکمت
والے تعریف کئے گئے کی طرف سے مَا یُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِیْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ نہیں کہا جاتا واسطے تیرے اے محمد صلے اللہ علیہ
وسلم یعنے نہیں کہتے تجھکو کفار قوم تیری کے مگر جو تحقیق کہا گیا تھا یعنے کافرون نے کہا تھا واسطے پیغمبرونکے پہلے تجھ
حق تعالے تسلی اپنے حبیب کی فرماتا ہی کہ کافرونکے باتوں سے ملال خاطر عاطر پر نلا کہ پہلے تجھسے جو پیغمبر ہوا ہی منکران قوم اوسکے
نے اسیطرح اُسکو کہا ہی اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِیْمٍ تحقیق پروردگار تیرا البتہ بخشنے والا ہی پیغمبرونکو اور انکے تابعونکو
اور عذاب دردناک دینے والا ہی منکرونکو اور جھٹلانے والونکو کہا ہی کہ کفار کہتے تھے قرآن زبان عجمی میں کیون نہ اُترا یا کچھ
زبان عرب میں ہوتا کچھ زبان عجم میں تو کہ دونون فرقے حظ اُٹھاتے یہہ آیت اُتری کہ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا
فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ اور اگر کرتے ہم اُسکو قرآن عجمی زبان کا البتہ کہتے کافر عرب کے کیون نہ جدا جدا اور ہویدا کی گئیں
آیتیں اُسکی ایسی زبان میں کہ ہم سمجھتے ءَاَعْجَمِیٌّ وَّعَرَبِیٌّ کیا عجمی بولی اور عربی لوگ کہ جنکو خطاب ہی قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًى
وَّشِفَآءٌ کہہ قرآن واسطے اُن لوگونکے کہ ایمان لائے ہیں راہ دکھانی والا ہی طرف حق کے اور شفا بخشنے والا ہی بیماری شک
اور شبہ کی سے وَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ فِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَیْهِمْ عَمًى اور جو لوگ کہ نہیں ایمان لاتے قرآن پر بیچ کانون انکے
کے بوجھ ہی گوش ہوش سے نہیں سنتے اور وہ قرآن اوپر انکے اندھا پا ہی جلوہ جمال کمال اُسکا نہیں دیکھتے اُولٰٓئِكَ یُنَادَوْنَ
مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ یہہ لوگ کہ سننے دیکھنے حقیقت قرآن کی سے بہرے اندھے ہیں پکارے جاتے ہیں مکان دور سے یعنے
مثل انکی ایسی ہی کہ کسی شخص کو دور سے پکارے کہ نہ وہ آواز سنے پکارنیوالے کی نہ صورت دیکھے پھر کیا نفع اُس سے اُٹھاوے فرد
وا ماندہ کیا منزل مقصود کو پہنچے نہ آواز ہی جسکو کہ لبس آئی جرس کی وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِیْهِ اور البتہ
تحقیق دی ہم نے موسی کو توریت پس اختلاف کیا گیا بیچ اُسکے جیسے قرآن میں کہ بعضون نے مانا اور بعضون نے جھٹلایا
وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ اور اگر نہوتی ایک بات کہ پہلے گذری ہی پروردگار تیرے سے کی یعنے وعدہ
قیامت کا اور فیصل کرنا جھگڑونکا اُس دن یا ڈھیل دینا عذاب میں جھٹلانے والونکے البتہ فیصل کیا جاتا درمیان اہل تکذیب کے اور

ہلاک کیا جاتا انکو وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ اور تحقیق ہود یا مشرکان عرب البتہ بیچ شک کے ہیں توریت سے یا قرآن سے
وہ شک کہ قلق میں ڈالنے والا ہے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ جو کوئی عمل کرے اچھا پس واسطے جان اسکی کے ہے کہ نفع اسکا اسے
پہنچتا ہے وَمَنْ اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا اور جو کوئی عمل کرے برا پس اوپر جان اسکی کے ہی ضرر اسکا اسیکو ملتا ہے وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ
لِّلْعَبِيْدِ اور نہیں پروردگار تیرا ستم کرنیوالا واسطے بندون کے کہ عمل نیک کی جزا بد دے اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ طرف اللہ کے
پھیرا جاتا ہے علم قیامت کا یعنے جب اس سے سوال کریں تو چاہیے کہ کہیں کہ اللہ ہی جانتا ہے سوا اسکے اسکا علم کسیکو نہیں
وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ اور نہیں نکلتے کچھ میوے غلافون اپنے سے اور نہیں حاملہ ہوتی کوئی
عورت اور نہیں جنتی مگر ساتھ علم اسکے کے یعنے جیسا کہ علم قیامت اسیکو ہے ویسا ہی علم پھل آنیکا اور بچہ پیدا ہونیکا خاصہ اسیکا
اور بشرہ با فراد بھی قرأت ہے وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيْ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ اور جس دن کہ پکاریگا اللہ مشرکونکو
اور غصے سے فرماویگا کہاں ہیں شریک میرے جو تم گمان کرتے تھے کہینگے الٰہی سنا تمنے اور جتا یا ہمنے تمکو اسکے کہ نہیں ہم
کوئی گواہی دینے والا اوپر اسکے کہ واسطے تیرے شریک ہے کیونکہ ہمنے انسے تبرا کیا وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ
وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ اور کھویا گیا مشرکوں سے جو کچھ کہ تھے عبادت کرتے پہلے قیامت سے یعنے بتونکو کہ دنیا میں عبادت
کرتے تھے اس دن نہ دیکھینگے یا انسے مدد نہ پاوینگے اور یقین جانینگے کہ عذاب خدا سے نہیں واسطے انکے کوئی جگہ بھاگنے
کی لَا يَسْـَٔـمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَاۗءِ الْخَيْرِ نہیں تھکتا کافر مانگنے بھلائی کے سے اس جہان میں جیسے صحت اور نعمت وسوا اسکے
وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔـوْسٌ قَنُوْطٌ اور اگر لگے اسکو برائی جیسے بیماری ناداری پس ناامید ہے رحمت سے امید کٹا ہے رحمت کی
اور قنوط دونو صفتیں کافرون کی اور گمراہونکی ہیں وَلَىِٕنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّاۗءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ اور جو چکھا دیں
ہم کافر کو مہربانی اپنی طرف سے جیسے تندرستی اور تونگری پیچھے سختی کے کہ لگتی تھی اسکو البتہ کہیگا یہ ہے واسطے میرے
اور میں اسکے لائق تھا یا ہمیشہ رہیگی مجھسے دور نہیں ہونے کی وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَاۗىِٕمَةً وَّلَىِٕنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى
اور نہیں گمان کرتا میں قیامت کو قائم ہونے والی اور اگر پھیرا جاؤں میں طرف پروردگار اپنے کے یعنے موافق گمان مسلمانوں
کے کہ قیامت ہو اور مجھے اٹھاویں تحقیق واسطے میرے البتہ نزدیک اللہ کے بھلائی ہے یعنے میں لائق نعمت اور کرامت
ہوں یہاں دنیا میں بھی اور وہاں آخرت میں بھی مضمون عجب تصور ہے باطل انکا عجب خیال محال ہے یہ امام ثعلبی نے
امام حسن رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ کافر کو دو آرزوئیں عجب ہیں ایک دنیا میں کہ کہتا ہے قیامت کو بہشت کی نعمتیں
مجھے ملینگی اور ایک عقبی میں کہ کہیگا ای کاش کے میں ہوتا مٹی اور ایک کام ان دونوں میں سے ظہور نہ ہوگا فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا پس البتہ خبر دیوینگے ہم ان لوگونکو کہ کافر ہوئے ساتھ عمل انکے کے کفر اور تکذیب سے اور خبر دینا سبب
عذاب کے ہوگا وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ اور البتہ چکھاوینگے ہم انکو عذاب گاڑھے سے اور وہ پاوینگے برعکس اعتقاد
کے نعمت اور کرامت سے وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَي الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ اور جسوقت نعمت رکھتے ہیں ہم اوپر
درعافیت کھولتے ہیں اوپر کافر کے منہہ پھیر لیتا ہے شکر سے اور دور کر لیتا ہے کروٹ اپنی کو راہ حق سے یا تکبر کرتا
ہے وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَاۗءٍ عَرِيْضٍ اور جب لگتی ہے اسکو برائی اور بلائیں دعا کرنیوالا ہے چوڑی لمبی

تشبیہ دی دعاکو شی عریض سے واسطے وسعت اور کثرت اُسکے کے قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ
مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ کہہ ای محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا دیکھا تمنے اگر ہو یہہ قرآن نزدیک اللہ کے سے پھر کفر کیا تمنے ساتھہ اُسکے
بے تامل کون ہی بہت گمراہ اُس شخص سے کہ وہ بیچ خلاف کے ہی دور حد سے وضع موصول بجائے صلہ شرح حال و تعلیل مزید
اضلال انکی ہی تفسیر امام ابو اللیث مین ہی کہ ابو جہل نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ معجزہ دکھا آپنے چاند کو دو ٹکڑے
کیا ابو جہل نے کہا ای قریش محمد نے قمر پر سحر کیا تم لوگون کو اطراف مین روانہ کرو وہان جاکر پوچھین اگر شہرون والون نے
بھی یہہ صورت مشاہدہ کی تو آیت احدی ہی والا سحر محمدی پھر قاصد ہر طرف بھیجے اور سب نے اس معجزہ کے واقع ہونے کی
خبر دی ابو جہل نے کہا ہذا سحر مستمر یہہ جادو تمام آفاق مین پہنچا ہی حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ
وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ شتاب دکھاوینگے ہم انکو یعنے کفار قریش کو نشانیان قدرت اپنے کی
کہ ایک اُن مین سے شق قمر ہی بیچ ملکون کے اور کنارون جہان کے ہی اور بیچ جانون انکی کے تھی یعنے مکے مین یہان تک
کہ روشن ہوجاویگا واسطے انکے کہ تحقیق رسول ہمارا حق ہی اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ آیا نہین کفایت
پروردگار تیرے کو یہہ کہ وہ اوپر ہر چیز کے حاضر ہی یا گواہ ہی یعنے اگر کفار انکار معجزات تیرے کا کرین اللہ گواہ تیرا کفایت ہی
بعضے کہتے ہین کہ دلائل اخبار حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے حوادث آئندہ کے جیسی فتح روم اور یمن اور فارس اور
آیات انفسی وہ جو درمیان اہل مکہ کے واقع ہوا قحط اور خوف اور قتل وغیرہ سے معالم التنزیل مین ہی کہ دلائل آفاقی واقع
الہم ماضیہ ہی کہ حضرت نے خبر دی ہی اور انفسی واقعہ بدر ہی اور فصول مین محمد بن کعب سے نقل ہی آفاقی غلبہ دین اسلام ہی وقت
ظہور مہدی ہین اور انفسی وہ جو زمانہ کرامت نشانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین تھا فتح مکہ وغیرہ سے بعضے ضمیر کو طرف آدمیون کے
پھراتے ہین یعنے دکھاوینگے ہم لوگون کو دلائل آفاقی کہ ہدم بنیان ہی اور انفسی کہ ہلاک ابدان ہی یا آفاق مین اختلاف زمانون
اور مکانونکا اور انفس مین تفاوت احوال اور مزاجون کا یا آفاقی عجائب مصنوعات ہی آسمان زمین ستارے دریا درخت اور
سوا اُسکے اور انفسی جو نفس انسانی مین کاریگریان موجود ہین اختفا مین ہی کہ آفاق عالم کبیر ہی اور انفس عالم صغیر جو کچھہ
دلائل قدرت کی عالم کبیر مین ہین عالم صغیر مین بھی نمودار ہین عالم کبیر تمام جہان ہی اور عالم صغیر انسان فرد آدمی زادہ
رافت عجب یک نشانہ نہین ہی جو ہی سب خلق مین شی وہ فقط انسان مین ہی اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ خبردار رہو
تحقیق کافر بیچ شک کے ہین ملاقات پروردگار اپنے کے سے ساتھہ بعث اور جزا کے اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ خبردار رہو تحقیق
اللہ ساتھہ ہر چیز کے گھیر رہا ہی قدرت اور علم سے مجمل اور مفصل اشیا کو جانتا ہی جو چاہے اپنے ملک مین کرے تو انا ہی
پس سزا دیگا انکو ساتھہ کفر انکے کے سورۃ شوریٰ مکی ہی مگر قل لا اسئلکم سے سات آیتین ترپن آیتین ہین آٹھہ سو چھیاسٹھہ ۸۶۶
کلمے ہین ایک ہزار پانچ سو اٹھاسی ۱۵۸۸ حرف ہین فواصل اُسکے نوزف لصب دم ہین اور ربط اسکا سورہ فصلت سے
سورۃ شوریٰ مکیۃ یہہ ہی کہ دونون سورتون مین وصف اور وعدہ مومنونکا اور ذم اور وعید کافرونکا ثلث وخمسون آیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ عٓسٓقٓ حدیث مرفوع ہی کہ بعد نزول اس حروف کے اثر اندوہ کا پیشانی نور افشانی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم

ظاہر ہوا صحابہ نے سبب پوچھا فرمایا کہ مجھے خبر دی اُن چیزون کی کہ امت پر میرے نازل ہونگی پھر ذکر قذف اور خسف اور اشباہ
انکے کا فرمایا خروج دجال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام تک لکھا ہے کہ حروف مقطعہ حوادث اور فتن کی طرف اشارت ہیں
امام ثعلبی نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ علی مرتضیٰ رضہ سمجھتے ہیں انکو اور کہا ہے کہ یہان حا حرقت اور میم مہلک اور عین عذاب
اور سین مسخ اور قاف قذف ہے اور ایک قول یہہ ہے کہ یہہ حروف سر اسم حکیم اور مجید اور علیم اور سمیع اور قدیم ہیں بالاشتقاق
طرف صفت علم اور مجد اور علم اور ثنا اور قدرت کے ہیں کشف الاسرار میں ہے کہ حق تعالےٰ نے جو نعمتیں پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا کی ہیں
اُنکی طرف اشارت فرمایا ہے حا حوض مورود آپکا ہے یعنے حوض کوثر کہ تشنہ لبان امت کو اُس سے سیراب فرماوینگے اور میم ملک ممدود
آپکا ہے کہ شرق سے غرب تک تحت تصرف اُنکے ہیں لاوینگے اور عین عز موجود آپکا ہے کہ عزیز تر سب اشیا سے نزدیک اللہ تعالیٰ
آپ ہی ہیں اور سین سنا کے مشہود آپ کی ہے کہ کوئی شخص اُس رفعت کو اور مرتبے کو نہیں پہنچیگا اور قاف قیام مقام محمود آپکا ہے
شب معراج میں کہ درجہ اداولی ہے اور روز قیامت میں کہ شفاعت کبریٰ ہے آلہی بھیج تو اُسپر سلام اور درود کہ جسکا نام محمد مقام
محمود و كَذٰلِكَ يُوحِيٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ جیسے کہ اس سورہ میں مذکور ہیں معانی اسیطرح وحی کرتا ہے
طرف تیرے ہمیشہ اور طرف اُن لوگونکے کہ پہلے تجھ سے تھے پیغمبر و لیکن اللہ غالب ہے کوئی وحی اُتارنے میں اُسکو منع نہیں کر سکتا حکمت
والا کہ جسکو لائق وحی کے دیکھتا ہے اسپر نازل کرتا ہے لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ واسطے اُسکے ہے جو کچھہ بیچ آسمانون کے
ہے اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہے وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ اور وہی ہے برتر بزرگتر فرد رفعت و عظمت اُسکی شان ہے وہ علو قادر
ہے تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ نزدیک ہیں آسمان کہ پھٹ جاوین اوپر اپنے سے یعنے پہلے آسمان اوپر والا سے شق
پھر اُس سے نیچیکا پھر اُس سے ہیبت اور جلال کبریا سے کشاف میں ہے کہ یہہ حال ظہور کبریا اور جلال و عظمت میں ہے کیونکہ
بالائے آسمان بلند عرش ہے اور کرسی اور صفوف ملائکہ پس شق ہونا واسطے دلیل بڑی ہے آثار عظمت کبریا پر وَالْمَلٰٓئِكَةُ
يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ اور فرشتے عرش اُٹھانیوالے یا سب پاکی بیان کرتے ہیں ساتھہ تعریف پروردگار
اپنے کے اور بخشش مانگتے ہیں واسطے اُن لوگون کے جو بیچ زمین کے ہیں مسلمان اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ خبردار
ہو تحقیق اللہ وہ ہے بخشنے والا گناہ بندون کے مہربان اُنپر ساتھہ قبول کرنے توبہ کے اور اُسکی بخشش اور مہربانی سے
یہہ بھی ہے کہ فرشتونکو واسطے استغفار کرنے گنہگارونکے فرمایا وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ
اور جن لوگون نے کہ پکڑے ہیں سوا خدا کے دوست یعنے شریک اور مانند کہ ساتھہ دوستی کے اُنکی عبادت کرتے ہیں اللہ
نگہبان ہے اوپر اقوال اور افعال اور احوال اُنکے کے پس جزا دیگا اُنکو ساتھہ اُسکے وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ اور نہیں تو اے
محمد صلے اللہ علیہ وسلم اوپر اُنکے داروغہ تو کہ نگہبانی اُنکے اعمال کی کرے بلکہ تجھہ پر بلاغ ہے اور بس وَكَذٰلِكَ اور
جیسی کہ وحی کی ہے ہر پیغمبر پر بیچ زبان قوم اُسکی میں اسیطرح اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا
وحی کیا ہمنے طرف تیرے قرآن اوپر زبان قوم تیری کے کہ عربی ہے تو کہ ڈراوے تو اہل مکے کو اور جو کہ گرد اُسکے ہیں
یعنے اہل سب شہرونکے کہ کیونکہ تمام زمین مکہ ہی سے بچھی ہے اسواسطے اُسکو ام القریٰ کہتے ہیں یعنے ماں شہرونکی
پس سب گرد اگرد اُسکے ہیں وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ اور ڈراوے تو دن اکٹھے کرنیکے سے کہ روز قیامت

نہیں شک بیچ آنے اُسکے کے اور روز جمع اسواسطے اُسکو کہا کہ خلق پہلی پچھلی سب اُس دن جمع ہوگی یا روحیں ساتھ
بدنوں کے اکھٹی ہونگی یا عامل ساتھ اعمال اپنے کے جمع ہونگے اور بعد جمع کرنے سب خلق کے پھر انکو متفرق کرینگے فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ
وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ایک فرقے کو بیچ جنت کے لیجاوینگے کہ مومن اور موحد ہیں اور ایک فرقے کو بیچ دوزخ کے ڈالینگے کہ
منافق اور مشرک ہیں وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلٰكِنْ يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ اور اگر چاہتا اللہ البتہ کرتا سب خلائق
کو گروہ ایک او پر طریق ہدایت کے یا او پر راہ ضلالت کے ولیکن داخل کرتا ہے جسکو چاہتا ہے راہ دکھا کر اور توفیق عبادت
کی دیکر بیچ رحمت اپنے کے یعنے بیچ بہشت اپنی کے وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ اور ظالم یعنے کافر اور منافق نہیں
واسطے اُنکے کوئی دوست کہ متولی اُنکے کاموں کا ہو اور نہ یاری دینے والا کہ عذاب سے اُنکو بچاوے اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ
بلکہ پکڑے ہیں کافروں نے سوا اللہ اُنکے دوست مانند بتوں کے اور لائق دوستی اُنکی کا رکھتے ہیں فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ
يُحْيِ الْمَوْتٰى پس اللہ وہ ہی دوست اور کارساز ساتھ حق کے جواب شرط محذوف ہے یعنے اگر ارادہ کرو ولی بحق کا پس اللہ ہی ولی
بحق کہ دوستوں کی دستگیری کرتا ہے اور وہ ہی زندہ کرتا ہے مردوں کو ساتھ قدرت کے نہ بت عاجز کافروں کے وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ او پر ہر چیز کے قادر ہے اور بت کچھ قدرت نہیں رکھتے وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗۤ اِلَى اللّٰهِ اور
جو کچھ کہ اختلاف کرو تم بیچ اُسکے اے مسلمانو کسی چیز سے ساتھ کافروں کے دین اور دنیا کے کاموں میں پس حکم اُسکا
طرف اللہ کے ہے قیامت کو سب فیصل کر دیگا بیضاوی میں ہے کہ کہا گیا ہے کہ جو کچھ اختلاف کرو تم بیچ اُسکے تاویل متشابہ سے
پس رجوع کرو بیچ اُسکے طرف محکم کے کتاب اللہ سے ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ یہہ کہ حکم کرتا ساتھ حق کے
صفت اُسکی ہے یہ اللہ پروردگار میرا او پر اُسیکے توکل کیا میں نے سب کاموں میں اور طرف اُسیکے رجوع کرتا ہوں میں
سب حالتوں میں فرد فی التحقیق نہیں ہے بندے کا کوئی مرجع کہیں بجز مولا فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنیوالا ہے
آسمانوں کا اور زمین کا جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا پیدا کئے ہیں واسطے تمہارے جنس تمہاری سے جوڑے عورتیں وَمِنَ
الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا اور پیدا کئے چارپایوں سے جنس اُنکی سے جوڑے یا پیدا کئے واسطے تمہارے چارپایوں سے قسم قسم طرح طرح
کے یا مادہ اور نر يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ بہت کرتا ہے تمکو ذریات سے بیچ اس کارخانے کے یعنے بیاہ کرنے اور اولاد ہونے کے
بیضاوی میں ہے کہ یذرؤکم یعنے یکثرکم ہے لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ نہیں مانند اُسکے کوئی چیز لفظ مثل کا کلام عرب میں زاید آتا ہے جیسے
فان امنوا بمثل ما امنتم بہ یا مثل یعنے ذات ہے جیسے کہتے ہیں مثلک لا یبخل کذا چنانچہ بیضاوی میں ہے وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ
اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے واسطے ہر چیز کے کہ سنی اور دیکھی جاوے لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ واسطے اُسیکے ہیں کنجیاں
خزانوں آسمانوں کی اور زمین کی ہیں فرد ہیں مفاتیح رزق اُسکے ہاتھ ہے چرخ سے مینہ زمین سے روئیدگی نبات يَبْسُطُ الرِّزْقَ
لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ کشادہ کرتا ہے رزق واسطے جسکے کہ چاہتا ہے بمقتضائے ارادت اور تنگ کرتا ہے واسطے جسکے کہ چاہتا
بوفق مشیت اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ تحقیق وہ ساتھ ہر چیز کے دانا ہے پس کرتا ہے جیسا کہ لائق جانتا ہے شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ
مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖۤ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰۤى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ
مقرر کیا واسطے تمہارے طاعت اور عبادت اور اصل توحید سے وہ کچھ کہ حکم کیا تھا ساتھ اُسکے نوح علیہ السلام

کو اور جو وحی کیا ہے ہمنے طرف تیرے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں یعنے اصل مشترک سا دین ہے کہ درمیان نوح کے اور تیرے تھی
اور جو کچھہ حکم کیا تھا ہمنے ساتھہ اُسکے ابراہیم کو اور موسیٰ کو اور عیسیٰ کو اصول دین یہہ ہے کہ قائم رکھو دین کو کہ ایمان ہے ساتھہ
اُن چیزوں کے کہ تصدیق جنکی واجب ہے اور فرمانبرداری ہے احکام الٰہی کی اور مت اختلاف کرو اور نہ متفرق ہو بیچ اس اصل کے
کہ توحید اور طاعت ہے سمجھہ لیجیے کہ اصل دین ایک ہے اور فروع شریعت میں اختلاف ہے موافق زمانے اور وقتون کے اور مصلحت
بندگان کے چنانچہ فرمایا ہے لکلٍ جعلنا منکم شرعة ومنهاجا كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ بہت بڑی اور دشوار ہے اور سخت
اور گران بار او پر شریک لانیوالون کے وہ چیز کہ پکارتا ہے تو اُنکو طرف اُسکے توحید اور نفی شرک سے اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَن يَشَاءُ
وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَن يُنِيبُ اللہ کھینچ لیتا ہے طرف اپنے جسے چاہتا ہے اور راہ دکھلاتا ہے ساتھہ توفیق اور ارشاد کے طرف اپنے اُس
شخص کو کہ رجوع کرتا ہے طرف اُسکے اور منہہ موڑتا ہے غیر اُسکے سے فقر و افتقار خیر خواستہ پھیرلیتا ہے جو اپنی جانب صاف او
راہ دکھا دیتا ہے وہ سمجھہ لیجیے کہ ایک راہ اجتبا ہے اور ایک راہ انابت راہ اجتبا کو راہ جذب کہتے ہیں اور راہ انابت کو راہ سلوک
اور ولایت اتم اور اکمل ساتھہ ان دونوں کے ہوتی ہے بعضون کو بعد سلوک جذب واقع ہوتا ہے بعضونکو بالعکس فرقۂ اولیٰ سالکان
مجذوب ہیں اور طائفۂ ثانیہ مجذوبان سالک چنانچہ اہل طریقۂ شریفۂ نقشبندیہ کہ جذب اُنکا مقدم ہے سلوک پر اور دل کا انتہا
ابتدا ہے اسیواسطے فرمایا ہے خواجہ خواجگان امام الطریقہ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس اللہ سرہ نے کہ ما نہایت را
در بدایت درج میکنیم و فرمایا ہے کہ ما فضلانیم بامرادانیم راہ مرادی راہ جذب ہے اور راہ مریدی راہ سلوک ہے مردان راہ
قطع بیرون و رفتن میں ہے فرق عظیم سوچ لے اگر تجھکو ہے عقل سلیم جسکا ہو جذب عنایت کارساز ہے اُسکو چلنے کا
ہو کیا سوز و گداز ہے منزل کا تعب بیچ راہ کے جذب حق کھینچ لیے جاتا ہے راہ وَمَا تَفَرَّقُوا اور نہیں متفرق ہوئے
پہلے امتون والے جیسے عاد اور ثمود اور اصحاب ایکہ اور سوا اُنکے دین میں یعنا وہی ہے کہ کہا گیا ہے نہیں متفرق ہوے
اہل کتاب چنانچہ فرمایا ہے وما تفرق الذين اوتوا الكتاب إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ مگر پیچھے اُسکے کہ آیا اُنکے پاس علم پیغمبر کے
بتانے سے یا دین سے نہیں پھرے یہود اور نصاریٰ مگر بعد جاننے کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو توریت اور انجیل کی
آیاتون سے ہے یا بعد علم کے ساتھہ اسباب کے کہ اختلاف کرنا محض گمراہی ہے بَغْيًا بَيْنَهُمْ اور یہہ متفرق ہونا از روے
سرکشی کے واقع ہے درمیان اُنکے واسطے دنیا کے یا حسد کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے رکھتے ہیں وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ إِلَىٰ
أَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ اور اگر نہو تی ایک بات کہ پہلے ہو چکی ہے یعنے وعدہ پروردگار تیرے سے مہلت دینے میں اُنکے ایک
وقت مقرر تک کہ وہ آخر عمر ہے یا دن قیامت کا ہے البتہ فیصلا کیا جاتا درمیان اُنکے ساتھہ عذاب اہل کے اور نجات حق کے
وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا الْكِتَابَ مِن بَعْدِهِمْ اور تحقیق وہ لوگ کہ وارث کیے گئے ہیں قرآن کے پیچھے امتون اگلی کے یونکہ مراد کافر ہیں
زمانہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ قرآن شریف اُنکو دیا اور وہ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ البتہ بیچ شک کے ہیں دین یا قرآن یا پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم سے شک خلق میں ڈالنے والے کے فَلِذَٰلِكَ فَادْعُ پس واسطے اس اختلاف کرنے اُنکے کے یا واسطے
علم کے یا دیا ہے تجھکو لیس پکار تو خلق کو باتفاق ملت اسلام پر وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ اور قائم رہ سیدھا اور پر دعوت کے
جیسا کہ حکم کیا گیا ہے تو ولید بن مغیرہ نے حضرت سے کہا کہ دعوت سے اور دین اپنے سے کہ رکھتا ہے تو پھر جا آدھا مال اپنا

تجھے دونگا اور شیبہ بن ربیعہ نے کہا کہ اگر دین آبا پر اپنے آجاویگا تو اپنی دختر عقد نکاح مین دونگا یہہ آیت اتری کہ اپنی دعوت پر
قایم اور دین پر مستقیم رہ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ اور مت پیروی کر خواہشون باطلہ اُنکے کی وَقُلْ آمَنْتُ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ كِتَابٍ
اور کہہ ایمان لایا ہین ساتھ اُس چیز کے کہ اُتاری ہی اللہ نے کتاب سے محمد پر اور تمام انبیا پر یعنے سب کتابون پر جو نازل ہوئی ہین ایمان
رکھتا ہون مین مثل اور کفار کے کہ ایمان لاتے ہین بعض پر اور کفر کرتے ہین ساتھ بعض کے اور سب کتابون مین امر کیا ہی ساتھ توحید
کے وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ اور حکم کیا گیا ہون مین کہ عدل کرون مین درمیان تمہارے تبلیغ شرایع اور حکومت مین اور اشراف
اور ارذل کو طرف حق کے یکسان بلاؤن اللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ اللہ پروردگار ہمارا اور پروردگار تمہارا ہی لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ
أَعْمَالُكُمْ واسطے ہمارے ہی جزا عمل ہمارے کی اور واسطے تمہارے ہی سزا اعمال تمہارے کی لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ نہین جھگڑا درمیان
ہمارے اور درمیان تمہارے کہ جب حق ظاہر ہوگیا حجت تری پھر جو کوئی خلاف کرے عناد اور ستمگاری سے ہی اللَّهُ يَجْمَعُ
بَيْنَنَا اللہ اکٹھا کریگا درمیان ہمارے دن قیامت کے وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ اور طرف اسیکے ہی پھر جانا سب کا بعضا یہی کہ حکم اسکا
منسوخ ہی ساتھ آیت قتال کے وَالَّذِينَ يُحَاجُّونَ فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِيبَ لَهُ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ اور جو لوگ کافر
کہ جھگڑتے ہین بیچ دین خدا کے بعد اسکے کہ قبول کئے گئے ہین واسطے قول خدا کے یعنے میثاق کے دن اقرار کر گیا ہی ربوبیت پر
یا مراد یہہ ہی کہ سخن حق کو قبول کرلیا ہی تو ریت مین اور حضرت مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے ہین یا وہ لوگ کہ جھگڑتے ہین
بعد اسکے کہ قبول کی ہی اللہ نے دعا رسول اپنے کی ظاہر کرنے مین اُن معجزونکے کہ صدق پر اسکے دلالت کرتے ہین حجت انکی
زایل باطل ہی نزدیک پروردگار انکے کیونکہ بعد ظہور آیاتکے ایراد دلائل عناد محض ہی وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ
اور اوپر انکے غضب ہی اللہ کا بسبب اسکے کہ جھگڑتے ہین دین کے باطل کرنے مین اور واسطے انکے عذاب سخت ہی دوزخ مین سبب
کفر انکے کے اللَّهُ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ اللہ تعالی وہ ہی جسنے اُتارا کتاب کو آسمان سے ساتھ حق کے اور ترازو کو تاکہ
تولنے کی چیزین اُس سے تولین کہ لین دین مین ستم نہ واقع ہو بعضاوی مین ہی کہ میزان شرع ہی کہ اُس سے وزن کئے جاتے ہین
حقوق لوگونکے یا عدل ہی معاملات مین عمین المعانی مین ہی کہ مراد میزان سے پیغمبر خدا صلعم ہین کہ قواعد عدل کے اُنسے ظاہر ہوئے
اور انزال ارسال انکا ہی وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ اور کس چیز نے دانا کیا تجھکو اور کیا جانتا تو نے شاید کہ قیامت نزدیک ہی
یالعل بمعنے تحقیق ہی یعنے تحقیق وقت قایم ہونے قیامت کا نزدیک ہی پس متابعت کر کتاب کی اور عمل کر شرع پر اور التزام کر عدل پر
پہلے اس سے کہ آوے وہ دن کہ وزن کئے جاوینگے جسمین اعمال تیرے اور پوری دی جاویگی جزا تیری يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ
لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا شتابی کرتے ہین ساتھ آنے قیامت کے وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتے ساتھ اسکے ازروے استہزا
اور تکذیب کے یا چاہتے ہین کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک وقت مقرر کرین تو کہ وہ وقت گذر جاوے اور قیامت نہ آوے
اور انکو اُسپر حجت ہو وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ اور جو لوگ کہ ایمان لائے خدا اور رسول پر ڈرتے ہین قیامت
سے کیونکہ نہین جانتے کہ خدا کیا انسے کرے اور کس طرح حساب لیگا اور جانتے ہین یہہ کہ آنا اسکا حق ہی أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ
فِي السَّاعَةِ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ خبردار رہ تحقیق وہ لوگ کہ جھگڑتے ہین بیچ آنے قیامت کے بیچ گمراہی کے ہین دور صواب سے
اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ اللہ مہربان ہی ساتھ بندون اپنے کے رزق دیتا ہی ساتھ لطف اپنے کے جسے چاہتا

فصول مین ہی کہ لطیف کے چار معنے ہین اول مہربان امام قشیری نے کہا کہ لطف اُسکا سے ہی کہ زیادہ حاجت دیتا ہی اور کم قدر
سے کام فرماتا ہی دوم نوازش کرنیوالا اور کون ہی نوازش برابر اسکے ہو کی کہ بندہ ولی کو اپنی طرف اضافت فرمائی قہر د بندہ
اپنا اُسنے فرمایا تو سمجھ کیا رہ گیا دا چہرے سے جبی دا چہرے کس کی طرف منسوب ہون سیوم باریک دان اور دور بین قہر د اسرار دقیقہ
جانتا ہی پوشیدہ ظہور جانتا ہی چہارم پوشیدہ کار قہر د قضا و قدر سے اسکے نہین کوئی آگاہ کسی کو دخل نہین اسکے کام مین پنجم
راہ موضع مین ہی کہ لطیف وہ ہی کہ غوامض امور کو علم سے جانے اور جرائم جمہور کو حلم سے بخشے کشف الاسرار مین ہی کہ اللہ لطیف ہی
نعمت بقدر خود دی اور شکر بقدر بندہ چاہا وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ اور وہ ہی زور آور لطف اور رحمت مین غالب حکم اور ارادت مین
مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ جو کوئی چاہتا ہی ساتھ عمل دست کے کھیتی نیکی آخرت کی زیادہ دیتے ہین ہم اسکو بیچ
کھیتی اسکے کے یعنی نیکی اُسکی سے یا ثواب اسکے کے تشبیہ دی ثواب کو کھیتی سے اسواسطے کہ جیسے کھیتی سے اناج بڑھتا ہی اسیطرح
عمل مومن کا اللہ کے نزدیک زیادہ ہوتا جاتا ہی یہان تک کہ ذرہ سے برابر کوہ احد ہو جاتا ہی حرث اصل مین بیج ڈالنا ہی زمین مین پہلے
جسنے عمل کیا بیج ڈالا واسطے آخرت کے یعنی کہ پھل اسکا وہان پائیگا اسیواسطے کہا ہی الدنیا مزرعة الآخرة وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ
الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ اور جو کوئی چاہتا ہی ساتھ عمل اپنے کے کھیتی دنیا کی اور کوشش کرتا ہی حاصل کرنے مین
اسکے دیتے ہین ہم اسکو کچھ اسمین سے جتنا اوسکی قسمت مین لکھا ہی اور نہین واسطے اسکے بیچ آخرت کے کچھ حصہ کیونکہ اعمال موقوف ہین
نیتون پر ولکل امرئ ما نوی مراد اس سے کافر ہین کہ دنیا ہی چاہتے ہین یا منافق ہین کہ غزوات مین مومنون کے ساتھ جاتے تھے
تو غنیمت لینے کو پس اس آیت مین فرمایا کہ جو کوئی دنیا چاہے جسقدر کہ واسطے اسکے مقدر کی ہی دینگے ہم اور نعمت آخرت سے بے
نصیب رکھینگے ہم اور جو کوئی آخرت طلب کرے دنیا سے بھی اپنا حصہ لیگا اور آخرت مین زیادہ سے زیادہ پاویگا کہ ایک کے بدلے
دس اور سات سو اور زیادہ تر اس سے دیا جاویگا مثنوی تا کہ طلب مال مین گم ہو دیگا چھوڑا اسکو دا کہ یہ نہ کام آویگا دنیا مانگے
تو ملیگی کم سے عقبیٰ چاہیگا دوجہان پاویگا أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ کیا واسطے اُنکے شریک ہین
معصیت مین شیطان کہ مقرر کیا ہی ان شیطانون نے واسطے اُنکے یعنی زینت دی اُنھون نے اُنکے دلون مین دین جاہلیت سے
جو کچھ کہ نہین اذن دیا ہی ساتھ اُسکے اللہ نے کسی کو مانند شرک اور انکار بعث کے اور عمل کرنے کے واسطے دنیا کے اور تحریم بحیرہ اور
سائبہ کے اور سوا اُنکے یہان مجاز واسطے تقریر کے ہی بعضون نے کہا ہی کہ شرکا اُنکے بت ہین اور اضافت طرف اُنکے واسطے پکڑنے
اُنکے کے ہی شریک وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ اور اگر نہ ہوتی بات فیصل کرنیوالی یعنی قضا سے سابق ساتھ قیامت کے بیچ جزا
کے البتہ حکم کیا جاتا درمیان کافر اور مومن کے یا درمیان مشرکون اور شریکون اُنکے کے اور ہر ایک اپنی جزا سزا پاتا ہی لیکن وعدہ
فیصل کرنیکا ہی دن قیامت کے وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اور تحقیق ظالم یعنی کافر واسطے اُنکے ہی عذاب درد ناک دن قیامت
کہ ہمیشہ رہیگا تَرَى الظَّالِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ دیکھیگا تو مشرکون کو دن قیامت کے ترسان ہونگے ڈرنیوالے اس چیز کی
کہ کمائی اُنھون نے اور وبال اعمال اُنکے کا لاحق ہوگا ساتھ اُنکے وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ اور جو لوگ
ایمان لائے اور عمل کئے اچھے بیچ باغون بہشتون کے ہین پاکیزہ ترقطعون مین اور صاف تر مکانون مین لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ
عِنْدَ رَبِّهِمْ واسطے اُنکے ہی بہشت مین جو کچھ چاہین نہایا اور مقرر نزدیک پروردگار اُنکے کے ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ یہہ کرامت

بہشتون کی کہ مذکور ہوئی وہ ہی فضل بڑا کہ حق تعالی نے بندون پر فرمایا کہ جسکے سامنے نعمتین خانہ دنیا کی کچھ چیز نہین ذٰلِكَ الَّذِي
يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یہہ ثواب ہی جو بشارت دیتا ہی اللہ ساتھہ اُسکے بندون اپنے کو وہ جو ایمان لائے
اور عمل کئے اچھے * شعر * نقادیم خبر یابن کرامت * مومن کیلئے ہی بحر فرحت * اعمال نکو کرو کہ یارو * وہان اُنکی جزا سے نیک پاؤ *
امام ثعلبی نے قتادہ سے نقل کیا ہی کہ کئیتے مشرک جمع ہوکر آپس مین کہنے لگے کہ کچھ جانتے ہو محمدؐ دعوت پر اُن اعمال کے کہ
ضمیر بشارت مین ہین مزدوری چاہتا ہی یا نہین سو یہہ آیت اُتری کہ قُلْ لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا کہہ ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم نہین مانگتا مین
تم سے اوپر تبلیغ رسالت کے کچھ بدلا اور کسی نبی نے پہلے آپ سے بھی مزدوری اس بات کی نہین کہائی تبیان مین ابن عباس رضی
منقول ہی کہ جب حضرت مدینے مین تشریف لائے انصار نے عرض کیا کہ آپ ہمارے بھانجے ہین اور دین مین ہمارے پیشوا ہین اور
خرچ آپکا بہت ہی اور آمد کم حکم ہو تو ہم اپنے مال مین سے جمع کرکر نذر گذرانین تا کہ خاطر عاطر کو فراغ کلی حاصل ہو یہہ آیت اُتری
کہہ مین پیغام پہنچانے پر کسی سے مزدوری نہین چاہتا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى مگر دوستی چاہتا ہون بیچ قرابت کے یعنے قریش چاہئے
کہ مجھے دوست رکھین کیونکہ قرابت اُنسے رکھتا ہون اور مددگاری کرین اعدا پر اور دشمنی نہ رکھین یا دوستی ثابت ہی بیچ
قرابت والونکے یعنے مین مزدوری رسالت کی نہین چاہتا مگر دوست رکھین میرے قرابت والونکو ابن عباس سے منقول ہی کہ صحابہ
نے بعد نزول اس آیت کے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون ہین قرابتی آپکے جنکی محبت ہم پر لازم ہی فرمایا علی اور فاطمہ اور حسنین رضی اللہ
عنہم تفسیر ثعلبی مین ہی کہ قرابتی حضرت کے بنی ہاشم ہین اور مطلب کہ خمس کی تقسیم آپنے اُنپر فرمائی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مراد قربی سے
تقرب ہی بخدا یعنے دوست رکھو اُنکو جو تقرب بخدا کرتے ہین ساتھہ اعمال صالحہ کے وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِيهَا حُسْنًا اور
جو کوئی کمائے نیکی یعنے طاعت عین المعانی مین ہی کہ حسنہ یہان حب آل رسول ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ نازل ہوئی ہی یہہ آیت بیچ شان
حضرت ابوبکر صدیق رضہ کے اور محبت اُنکی ہی ساتھہ آل پیغمبر کے پس فرماتا ہی حق تعالی کہ زیادہ دیتے ہین ہم اسکو بیچ اس حسنہ کے نیکوئی
یعنے دوچند کرتے ہین ثواب اُس نیکی کا إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہی گنہگارون کو قبول کرنیوالا ہی طاعت فرمانبردارون
کی أَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا بلکہ کہتے ہین کافر کہ باندھ لیا ہی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اوپر اللہ کے جھوٹھ ساتھہ دعوی
ہونے کے یا نزول قرآن کے فَإِنْ يَّشَإِ اللّٰهُ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ پس اگر چاہتا اللہ تعالی مہر کر دیتا اوپر دل تیرے کے تو اگر جھوٹھ باندھتا
اللہ پر او رقرآن تجھسے بھلا دیتا یا مہر کر دیتا دل پر تیرے صبر کی کہ ایذائے قوم سے نہ گھبراتا اخفاف مین سہل بن عبد اللہ تستری رح سے
منقول ہی کہ مُہر شوق ازلی اور محبت لم یزلی کی دل پر رکھتا تا کہ غیر کی طرف التفات ہی نکرتا وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ
اور مٹا دیتا ہی اللہ جھوٹھ کو اور ثابت کرتا ہی حق کو ساتھہ باتون اپنی کے کہ وحی ہی یا ساتھہ حکم قضا کے کہ کسیکو دفع کرنے کی اُسکے
قدرت نہین إِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق اللہ جاننے والا ہی سینے والی بات کو تیری راستی اور اُنکا گمان کہ تجھہ پر جھوٹھ باندھنے
کا کرتے ہین اسپر کچھ چھپا نہین ہی عین المعانی مین ابن عباس رضہ سے روایت ہی کہ بعد نزول آیت قل لا اسئلکم علیہ اجرا کے بعضے
لوگون کے دلمین گذرا کہ پیغمبر ہمکو ساتھہ محبت اقربا اپنے کے فرماتے ہین تو کہ بعد آپکے اُنکے ہم تابع رہین اور وہ ہمپر حاکم رہین جبرئیل
علیہ السلام نے یہہ آیت لاکر آپکو خبر کی اُس خطرے کی آپنے اُنسے کہا اُنھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گواہی
دیتے ہین ہم کہ آپ سچے ہین اور اس اندیشہ سے توبہ کی ہمنے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا

عن السیئات ویعلم ما تفعلون اور اللہ وہ ہی جو قبول کرتا ہی توبہ بندون اپنے سے جب گناہ کر کر نادم ہوتے ہین اور اوسکی طرف رجوع کرتے
ہین اور معاف کرتا ہی برائیون سے یعنے بعد توبہ کے گناہ بخشتا ہی اور جانتا ہی جو کچھ کہ کرتے ہو تم گناہ اور توبہ سے اور یفعلون یا تحتانیہ کے
بھی قرأت ہی ویستجیب الذین آمنوا وعملوا الصالحات ویزیدہم من فضلہ اور قبول کرتا ہی عمل اور دعائین اُن لوگونکی جو ایمان لائے او کام
کئے اچھے اور زیادہ دیتا ہی اُنکو فضل اپنے سے یعنے وہ عنایت کرتا ہی جسکے مانگنے کی جرأت نہین رکھتے وہ دیدار ہی واسطے مسلمانون کے
والکافرون لہم عذاب شدید اور کافر واسطے اُنکے ہی عذاب سخت کہ دیدار سے محروم ہین اور دوام عذاب سے مغموم اور کوئی عقاب
بدتر ذلت حجاب سے نہین فرد دوری جانان عذاب سخت ہی جو جدا ہی وہ بڑا ممتحن ہی اصحاب صفہ کے خاطر مین گذرا کہ فقر او
فاقے ہم کھینچتے ہین کیا سبب ہو جو ہم تونگر ہو جاوین اور مال نیک جگہہ دین یہہ آیت اتری کہ ولو بسط اللہ الرزق لعبادہ
لبغوا فی الارض اور اگر کشادہ کرتا اللہ رزق واسطے بندون اپنے کے البتہ سرکشی کرتے بیچ زمین کے اور تکبر اور فساد کرتے یعنے
کہ یہہ باعتبار اغلب کے ہی کیونکہ حضرت عثمان اور حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہما باوجود مالدار ہونے کے ہرگز یہہ امور اُنسے ظاہر نہین ہوئے لکھا ہی
کہ مال دنیا کا مینہہ کی مثل ہی کہ تمام زمین پر برستا ہی اور ہر قطرہ سے گیاہ جدی پیدا ہوتی ہی بیان اسکا بھی شعر سعدی کا ہی فرد باران کہ
در لطافت طبعش خلاف نیست ۔ در باغ لالہ روید و در شوربوم خس ۔ اور اغلب طبایع خلق کے مائل ہین ہوا و ہوس پرورش صفات
سبعی اور بہیمی انپر غالب ہی ازبس اور مال دنیا اس حق مین قوی ترین اسباب ہی پس اگر حق تعالی رزق خلق پر فراخ کرتا ہی اکثر
باغی طاغی ہو جاتے اسکو حکمت سے قسمت کیا چنانچہ فرمایا ولکن ینزل بقدر ما یشاء اور لیکن اُتارتا ہی رزق ساتھ اندازے کے
جو کچھ چاہتا ہی واسطے جسکے کہ چاہتا ہی انہ بعبادہ خبیر بصیر تحقیق وہ ساتھ بندون اپنون کے خبردار ہی دیکھنے والا جانتا ہی
اور دیکھتا ہی کہ کسکو کیا چاہئے کتنا چاہئے کب چاہئے وہو الذی ینزل الغیث من بعد ما قنطوا وینشر رحمتہ اور اللہ
ہی جو اُتارتا ہی مینہہ پیچھے اسکے کہ ناامید ہوئے اثر نفع اُسکے سے اور پھیلاتا ہی رحمت اپنی یعنے باران بستی اور ویران مین یعنی سبزہ اور
وہو الولی الحمید اور وہ ہی دوست مسلمانونکا اور کارساز بندونکا ساتھ برسانے باران کے اور پھیلانے رحمت اور احسانکے تعریف
کیا گیا ساتھ ہر زبان کے ومن آیاتہ خلق السموات والارض وما بث فیہما من دابۃ اور نشانیون قدرت اُسکی سے ہی پیدا کرنا آسمانونکا
اور زمین کا اور جو کچھ پھیلایا ہی بیچ ان دونونکے جانور یعنے جاندارون سے کہ فرشتے اور آدمی اور جن اور سب حیوان ہین اور
وہو علی جمعہم اذا یشاء قدیر اور وہ اوپر اکٹھے کرنے اُنکے کے میدان حشر مین جس وقت چاہے قادر ہی وما اصابکم من مصیبۃ
فبما کسبت ایدیکم ویعفوا عن کثیر اور جو پہنچتی ہی تمکو ای مومنون مصیبت ساتھہ مال اور جان اور اہل و عیال کے پس بسبب
اُس چیز کے ہی کہ کمایا ہاتھون تمہارے نے یعنے شامت معاصی سے ہی اگرچہ میری قضا سے ہی لیکن عقوبت تمہارے گناہون کی ہی
اور معاف کرتا ہی بہت گناہون سے اور اگر بے جرم کسیپر آفت آوے تو اجر اُسکا زیادہ بڑھتا ہی تفسیر امام ابو اللیث مین ہی کہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ امیدوار تر آیتون کی کہ اللہ نے پیغمبر پر نازل کین ہین یہہ ہی کیونکہ خبر دی کہ سبب بعضے گناہ کے مصیبت پہنچاتا ہی دنیا مین
اور اکثر معاف فرماتا ہی نہین اور وہ کریم تر ہی ایکبار گناہ بخش کر دنیا مین پھر عذاب نکریگا اسپر آخرت مین نظم رافت رکھنا غم جرم کبیرہ
نفس قاطع ہی ویعفو عن کثیر گو پڑے ہین اور رحمت تیری گناہ سے بھر گئے ماہی ایسے تا ماہ ہی پر کرم کے آگے اسکے ہین قلیل ہی وہ
بڑا ہی مہربان رب جلیل وما انتم بمعجزین فی الارض اور نہین تم عاجز کرنیوالے اے کافرو اللہ کو کہ حکم اُسکا ٹلا دو یا عذاب

اُسکا اپنے سے قطع کرو بیچ زمین کے وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ اور نہین واسطے تمھارے سوا اللہ کے کوئی دوست
یا کارساز ہو دنیا مین اور نہ مددگار کہ عذاب دفع کرے عقبے مین وَمِنْ آيَاتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ اور نشانیون قدرت اُسکی سے
ہین کشتیان چلنے والی بیچ دریا کے مانند پہاڑون کے بڑائی مین إِن يَشَأْ يُسْكِنِ الرِّيحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلَىٰ ظَهْرِهِ اگر چاہے اللہ تعالیٰ تھمارکھے
باؤ کو جو سبب ہے کشتی چلنے کی پس ہوجاوین کشتیان تھمی ہوئی اوپر پیٹھ پانی کے اور کشتی والے بحر غم مین غوطے کھاوین رباح بھی
قرأت ہے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ تحقیق بیچ اس تسخیر باد اور رواںگی کشتی کے البتہ نشانیان ہین واسطے ہر صبر کرنے والے
کے بیچ کشتی کے شکر کرنیوالے کے اُتر کر کشتی سے أَوْ يُوبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوا وَيَعْفُ عَن كَثِيرٍ یا اگر چاہے ہلاک کرے کشتیونکو یعنے اہل انکے کو بسبب
اُسکے جو کمایا اُنھون نے گناہون سے اور معاف کرے بہت گناہون سے کشتی والونکے یا نجات دی بہت لوگون کو غرق ہونے سے
یہی اگر چاہے مومنونکو بچادے اور اگر چاہے کافرون کو ڈبودے تا کہ بدلا لے اللہ وَيَعْلَمَ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِنَا اور تو کہ جانے وہ لوگ
کہ جھگڑتے ہین بیچ نشانیون قدرت ہمارے کے محل نزول بلا مین مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ نہین واسطے اُنکے کوئی جگہہ بھاگنے کی عذاب سے
فَمَا أُوتِيتُم مِّن شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا پس جو کچھ دئے گئے ہو تم کسی چیز سے اس عالم کے پس فایدہ ہے وہ زندگانی دنیا کا
فرد جب تلک زندہ ہو کھاؤ اُسکا پھل بعد پھر جاوے کی قبضے سے نکل وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ
اور جو کچھ نزدیک اللہ کے ہے ثواب آخرت اور نعیم بہشت سے بہتر ہے اور پایندہ تر ہے واسطے اُن لوگون کے جو ایمان لائے اور اوپر پروردگار
اپنے کے توکل کرتے ہین وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ اور جو لوگ جو بچتے ہین بڑے
گناہون سے اور حیائیون سے اور جب وقت غصے ہو جاتے ہین لوگون پر سبب ایذا اور دکھ کے کہ انکو پہنچاتے ہین وہ بخشش دیتے ہین
اُنکو اور معاف کرتے ہین اُنکا قصور مروی ہے کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مال اپنا سب براہ خدا دیا
ایک جماعت نے ملامت کی اُنکو یہہ آیت نازل ہوئی اور تفسیرون مین بھی ہے کہ یہہ آیت حضرت صدیق رض کی شان مین اُتری ہے کہ انفاق
تمام مال پر لوگ ملامت کرتے تھے اور ستم دہ حکم کئے جاتے تھے فرد پیا ہے جسنے جرعہ تیرے صہبائے محبت کا نہ طعن غیر سے عار
اور نہ ننگ اُسکو ملامت کا ہے لباب مین ہے کہ یہہ آیت حضرت عمر رض کی شان مین آئی کہ مکے مین لوگ گالیان اونکو دیتے تھے اور وہ
غصے کو سنبھال کر تحمل کرتے تھے فرد تیرے ظلم سے ستم کیا کیا یہہ کچھ ہے الام سہتے ہین اُٹھاتے خلق کے غصے ہین اور دشنام سہتے ہین
وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ اور واسطے اُن لوگون کے کہ قبول کیا اُنھون نے واسطے پروردگار اپنے کے بیچ اوسی بیت
ہے کہ نازل ہوئی یہہ آیت بیچ شان انصار کے کہ حضرت نے دعا کی واسطے ایمان اُنکے کے اُنھون نے فی الحال برغبت تمام قبول کیا
اور قائم رکھتے ہین نماز کو وقتون اُسکے ساتھ شرائط اور ارکان کے وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ اور کام اُنکا مشورت ہے درمیان
اُنکے یعنے جب کچھ کام کرتے ہین تو مشورہ کر کر آپس مین کرتے ہین اور یہہ فرط تدبیر انکی سے ہے وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ اور اُس چیز
کہ دی ہے ہمنے انکو مال سے خرچ کرتے ہین اللہ کی راہ مین وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنتَصِرُونَ اور واسطے اُن لوگونکے کہ جب
پہنچتی ہے انکو کراہت ذلت کافرون سے وہ بدلا لیتے ہین اُنسے کیونکہ وصف اونکا شجاعت ہے اور عوض لینا کافرون سے لازم
اور جہاد کرنا اُنسے واجب ہے وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا اور بدلا برائی کا برائی ہے مانند اُسکے دوسری جگہہ لفظ سیئہ کا واسطے
ازدواج کلام کے ہے نہ سیئہ ہے جیسے فان عاقبتم فعاقبوا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ پس جس شخص نے کہ معاف کیا ستمگار

اپنے سے کہ مسلمان ہو اور عوض نہ لیا اور صلح کی درمیان اپنے اور ظالم اپنے کے پس ثواب اسکا اوپر اللہ کے ہی یعنی بیشک لا وعدہ بہم ثواب
اور عظمت عمو دیر دلالت کرتا ہی تنبیان بین حسن البصری رح سے منقول ہی کہ قیامت کو ندا آویگی کہ جو کوئی خدا پر اجر رکھتا ہی کھڑا ہو جاوے
کوئی نہیں اٹھیگا مگر جسنے کہ معاف کیا ہوگا ظالم سے ظلم پہنچا ہوا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا ظالمون
کو جو پہلے ظلم کرتے ہین یا ظلم کے عوض بین حد سے گذرتے ہین وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ اور البتہ
جس کسی نے کہ عوض کیا ظلم سے پیچھے مظلوم ہونے اپنے کے پس وہ لوگ نہین اوپر اُنکے کچھہ راہ ملامت کی یا معصیت کی اِنَّمَا السَّبِيْلُ
عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ سوا اسکے نہین کہ راہ ملامت کی یا معصیت کی اوپر ان لوگونکے ہی کہ پہلے ظلم کرتے ہین
لوگون پر اور سرکشی کرتے ہین بیچ زمین کے ناحق اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ یہہ لوگ واسطے اُنکے عذاب ہی دردناک یعنے عذاب دوزخ کا
وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ اور البتہ جس کسی نے صبر کیا ایذا پر لوگونکے اور بخش دیا اپنے ظالم کو بدلا نہ لیا تحقیق یہہ
صبر اور غفران البتہ ہمت کے کام میں سے ہی امام زاہد نے کہا ہی کہ یہہ کام مردان مرد کے ہی ہر ایک کو طاقت نہین کہ جفا کھینچے اور وفا کرے
فرد نہ پوچھے ہم سے لیکے دل کو کہ کہئے اب آپکیا کرینگے جفا کروگے وفا کرینگے دغا کروگے دعا کرینگے یہہ روش خاندان عالیشان
نقشبندیہ ہی قدس اللہ اسرارہا کہ عوض برائی کے بھلائی کرنا اور کسی سے نہ آزردہ ہونا کسیکو آزردہ کرنا مصرعہ مانرنجیم و ہم رنجانیم
قول بزرگان طریقت ہی کہ درویشی چیست خاکی است بیختہ و آبی بروریختہ نہ پشت پارا از و گردی نہ کف پارا از و دردی فرد جفا بین
کھینچے ہین اور خفا ہوتے نہین راقت یہ کہ رنجیدن طریقت بین ہمارے جرم اکبر ہی وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ اور جسکو چھوڑ
دے گمراہی مین اللہ پس نہین واسطے اُسکے کوئی دوست کارسازی کرے پیچھے اُسکے وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ
هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ اور دیکھیگا تو ظالمون کو یعنے کافرون کو جسوقت دیکھینگے عذاب دن قیامت کے کہینگے کیا ہی طرف پھر جانے دنیا
کوئی راہ کہ جا کر پچھلی خطا و نکا تدارک کرین ہم وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ اور دیکھیگا
تو کافرونکو کہ اُسدن حاضر کئے جاوینگے اوپر آتش دوزخ کے درانحال کہ عاجزی کرتے ہونگے ذلت سے دیکھتے ہونگے طرف آگ کے
نظر چھپی سے یعنے کن آنکھیون سے دوزخ کو دیکھینگے اور ہیبت وحشت سے نہ اٹھا سکینگے حق تعالیٰ نے کہا کہ جب کافرون کو دوزخ کی طرف
کہ مانگینگے وزدیدہ نگاہ کرینگے کبھی طرف فرشتونکے کبھی طرف دوزخ کے یعنے کہتے ہین کہ مراد طرف خفی سے دل ہی کہ کافر اندھے اٹھینگے پس حال
دوزخیونکا دلسے پہچانینگے جیسے یہان دنیا مین نابینا اٹکل سے احوال معلوم کرتا ہی وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور جب کافرون کو اس حالت پر دیکھینگے کہینگے وہ لوگ جو ایمان لائے تحقیق زیان پانیوالے وہی
شخص ہین کہ ٹوٹا دیا جانون اپنی کو اور لوگون اپنے کو دن قیامت کے سمجھئے کہ زیان جانونکا یہہ ہی کہ بتون کو پوجکر اپنے
آپکو دوزخی کیا اور زیان اپنے لوگونکا یہہ ہی کہ اگر دوزخی ہین تو انکو ایمان سے باز رکھا اور اگر بہشتی ہین تو اُنکے دیدار سے
محروم رہا اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ خبردار ہو تحقیق ظالم یعنے مشرک بیچ عذاب ہمیشہ رہنے والے کے ہین وَمَا كَانَ لَهُمْ
مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور نہین ہی واسطے مشرکونکے کوئی دوست کہ بوقت عذاب مدد دیوے انکو
سوا اللہ کے یعنے کوئی عذاب سے نہ چھڑا سکیگا سوا خدا کے اور خدا عذاب نہین دور کرنے کا وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ
اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہین واسطے اُسکے کوئی راہ چھٹکارے کی اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ

قبول کرو واسطے پروردگار اپنے کے جو کچھ حکم کیا ہی اُسنے ایمان اور توحید سے پہلے اس سے کہ آوے وہ دن کہ نہیں پھرنا واسطے اُسکے نزدیک
اللہ کے سے یعنی پھرا دیگا اُسکو اللہ بعد حکم کرنے کے من صلہ یاتی کا ہی اے من قبل ان یاتی یوم من اللہ لا یمکن ردہ یعنی پہلے اس سے
کہ آوے وہ دن نزدیک اللہ کے سے کہ نہیں ممکن پھرنا اُسکا مَا لَكُم مِّن مَّلْجَإٍ يَوْمَئِذٍ وَمَا لَكُم مِّن نَّكِيرٍ نہیں واسطے تمھارے کوئی
جگہہ پھر جانے کی اُسدن اور نہیں واسطے تمھارے کچھ انکار اپنے اعمال میں کہ کراما کاتبین نے لکھے ہونگے اور اعضا تمھارے گواہی دینگے
فَإِنْ أَعْرَضُوا فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا پس اگر منھہ پھیرلیویں مشرک دعوت سے پس نہیں بھیجا ہمنے تجھکو اوپر اُنکے نگہبان کہ اعمال بد سے
اُنکو نگاہ رکھے إِنْ عَلَيْكَ إِلَّا الْبَلَاغُ نہیں اوپر تیرے مگر پہنچا دینا احکام سو پہنچا دیا وَإِنَّا إِذَا أَذَقْنَا الْإِنسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا اور تحقیق ہم
جسوقت چکھاتے ہیں کافر کو اپنی طرف سے رحمت کہ صحت اور غنا ہی خوش ہوتا ہی ساتھہ اُسکے وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ
فَإِنَّ الْإِنسَانَ كَفُورٌ اور اگر پہنچتی ہی کافرونکو زحمت کہ مرض اور بلا ہی بسبب اُسکے کہ آگے بھیجا ہی ہاتھون اُنکے نے اعمال بد سے پس تحقیق
کافر بہت ناشکر ہی اوپر نعمت ایمان اور ہوسکتا ہی کہ مراد انسان سے جنس انس ہو کہ اغلب لوگ نعمت کو بھول جاتے ہیں اور محنت کو یاد
رکھتے ہیں ابو منصور ماتریدی نے کہا ہی کہ کفران مومن کا ترک شکر ہی لِّلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ واسطے اللہ کے ہی بادشاہی
آسمانونکی اور زمین کی يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ پیدا کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہی يَهَبُ لِمَن يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَن يَشَاءُ الذُّكُورَ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا
وَإِنَاثًا دیتا ہی جسے چاہے بیٹیاں فقط جیسے لوط علیہ السلام کو اور دیتا ہی جسے چاہے بیٹے محض جیسے ابراہیم علیہ السلام کو یا ملا دیتا ہی
اُنکو بیٹے اور بیٹیاں جیسے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اُسکے ارادہ پر ہی بیٹا دے چاہے بیٹی دے دونون چاہے دونون دے
کچھہ والدین کی خواہش پر نہیں کیونکہ وہ بیٹا چاہتے ہیں اور اللہ بیٹی دیتا ہی اور ایسے ہی بیٹی چاہتے ہیں وہ بیٹا دیتا ہی پھر واسطے
دفع اس توہم کے کہ ارادہ والدین سے فرزند وجود میں آتا ہی فرماتا ہی وَيَجْعَلُ مَن يَشَاءُ عَقِيمًا اور اگر دیتا ہی جسے چاہتا ہی بانجھہ
جیسے یحیی علیہ السلام کو یعنی اُسکے ارادہ سے اولاد ہوتی ہی وہ نہ چاہے تو کچھہ نہیں ہوتا إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ تحقیق وہ جاننے
والا ہی جو کچھہ دیتا ہی قادر ہی چاہے دے چاہے نہ دے لکھا ہی کہ یہود نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اللہ تعالی کیون تم سے
بیواسطہ باتیں نہیں کرتا کہ اُسکو دیکھو جیسے موسی علیہ السلام سے کلام کرتا تھا اور وہ اُسکو دیکھتے تھے حضرت نے فرمایا کہ موسی کلام حق
سُنتے تھے دیکھتے نہ تھے یہہ آیت اُتری کہ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ اور نہیں طاقت
واسطے کسی آدمی کے یہہ کہ بات کرے اُس سے اللہ تعالے بے پردہ روبرو کہ وہ اللہ تعالی کو دیکھے مگر بوحی کہ کلام ہی خفی کہ بسرعت دریافت
کرتے ہیں بطریق الہام یا بمنام یا کلام کرے اُس کے پیچھے پردے کے سے یعنے آدمی حجاب میں ہو جیسے موسی کلام کرتا تھا فرشتہ
اور وہ درمیان حجاب نور کے تھے چشم موسی سے تھا پس مستور تھا موضح میں ہی کہ اللہ تعالی نے ہمارے پیغمبر سے کلام کیا دو حجاب ہونگے
یعنے درمیان اللہ اور پیغمبر کے دو حجاب تھے کہ کلام الہی سنتے تھے ایک حجاب تھا سرخ کا اور ایک حجاب مروارید سفید کا دل دونون حجابونکا
ستر برس کی راہ تھی أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا یا بھیجے فرشتے پیغام لانیوالا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ پس ڈال دیوے فرشتہ اور
وحی کرے طرف اُسکے ساتھہ حکم اللہ کے جو کچھہ چاہے اللہ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ تحقیق وہ بلند مرتبہ حکمت والا ہی فرد جو چاہے
بات دور کرے نہ حکمت سے کرے ہی جو کرے وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا اور اسیطرح جیسے پہلے تجھ سے پیغمبرون
وحی کی تھی وحی کیا ہمنے طرف تیرے قرآن کو حکم اپنے سے قرآن شریف کو روح فرمایا اسواسطے کہ اس سے دل زندہ ہو

ہین جیسے کہ بدن روح سے حیات پاتے ہین مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ تو نہین جانتا تھا تو پہلے وحی سے کہ کیا ہی
کتاب یعنے قرآن یا نوشتۂ ازلی بیچ سعادت و شقاوت کے تجھے معلوم تھا اور نہین جانتا تھا تو دعوت کرنی طرف ایمان کے یا اہل
ایمان کو نہین پہچانتا تھا کہ تجھہ پر کون ایمان لاویگا یا شرایع ایمان تجھے معلوم نہ تھے وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ
مِنْ عِبَادِنَا ولیکن کیا ہی ہمنے قرآن کو یا ایمان کو روشنائی کہ راہ دکھاتے ہین ہم ساتھ اُسکے جسے چاہتے ہین ہم بندون اپنون سے
یعنے جو اُسکو قبول کرین دین کی راہ پاوین وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور تحقیق تو ساتھہ وحی ہماری کے البتہ بلاتا ہی
اور رہنمائی کرتا ہی تو طرف راہ سیدھی کے دعوت تجھہ سے عام ہی اور ہدایت تجھہ سے خاص جسکو چاہون راہ پر لے آؤن
اور صراط مستقیم دین اسلام ہی یا وہ راہ ہی کہ منزل مقصود کو پہنچاوے صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ راہ
اللہ کی ہی وہ اللہ کہ واسطے اُسکے جو کچھہ کہ بیچ آسمانونکے ہی اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی اَلَاۤ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ خبردار ہو طرف
اللہ کے پھیرے جاتے ہین تمام کام خلایق کے آخرت مین اور نزدیک محققون کے بازگشت سب کامون کی سب وقت
اور سب احوال مین اُسیکے طرف ہی بعد رفع حجب اسباب و وسائط کے یہہ بات کھلتی ہی قطعہ پردہ وحدت نہ تو کثرت کو
تیری ہی غفلت ہی حجاب حضور دیدۂ دل کھول کے رافت تو دیکھہ سر الی اللہ تصیر الامور سورۂ زخرف مکی ہی نواسی
آیتین ہین تین سو تیس کلمے ہین تین ہزار چار سو حرف ہین فواصل اسکی لمن ہین اور ربط اسکا سورہ شوری سے یہہ ہی کہ اختتام دونو نکا
بذکر پایان کار عباد ہی کیونکہ آیت الا الی اللہ تصیر الامور آخر شوری مین ہی اور آیت فسوف یعلمون آخر مین زخرف کے دونون متضمن مضمون یہین

سورۃ الزخرف مکیۃ وھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تسع وثمانون آیہ

حٰمٓ حروف مقطعہ واسطے تنبیہ اور اعلام کے ہین کہ سامع کو خواب غفلت سے ہشیار کرین اور موید اسی کا ہی قول ثعلبی کا
کہا ہی حروف تہجی واسطے تنبیہ کے آتے ہین الا کی جگہہ لیس یہان خبردار کرتا ہی سامع کو اوپر سننے کلام عظیم کے کشف الاسرار مین ہی
کہ حا اشارت طرف حیات حق کے ہی اور میم طرف ملک اُسکے کے قسم کہا کر حیات بے زوال اور ملک بے انتقال اپنے کی فرماتا ہی وَ
الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ قسم ہی قرآن روشن کی یا روشن کرنیوالے کی احکام شرع کو اور جواب قسم کا یہہ ہے اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ
تَعْقِلُوْنَ تحقیق کیا ہی ہمنے اُسکو قرآن عربی تو کہ تم کہ عربی زبان والے ہو سمجھو معانی اُسکے یا صحت نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
قرآن کی فصاحت بلاغت دیکھہ کر وَاِنَّهٗ فِيْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ اور تحقیق قرآن بیچ لوح محفوظ کے نزدیک ہمارے البتہ بلند مرتبہ
حکمت بھرا ہی یا محکم کیا گیا ہی کہ اوسمین تناقض نہین یا ناسخ ہی ہرگز منسوخ نہوگا اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ
کیا باز رکھینگے ہم تم سے قرآن کو باز رکھنا اسواسطے کہ ہو تم قوم حد سے نکلے ہوئے یعنے اس سبب سے کہ تم نہین مانتے قرآن یا وحی اپنی بندونکو
ہم بلکہ بیان کرینگے ہم تمہارا الزام دینے کو تنبیہ یا ان یہہ ہی کہ بسبب شرک تمہارے کے قرآن کو آسمان پر نہ اٹھا لیوینگے ہم کیونکہ جان لیا ہی ہمنے
کہ جلد ایسے لوگ آوینگے کہ اسپر ایمان لاوینگے اور اُسکے احکام پر عمل کرینگے وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ اور بہت بھیجے ہین ہمنے نبی
بیچ پہلے لوگونکے کہ انمین مشرک تھے اور شرک اُنکا ہمکو مانع ارسال رسل نہوا وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ اور نہ آیا
تھا کفار گذشتہ کے پاس کوئی پیغمبر ہماری طرف سے مگر تھے عناد رکھنے والے اُس قوم کے ساتھہ اسکا ٹھٹھا کرتے جیسے کہ جاہلان
قریش تیری جناب مین بے ادبی کرتے ہین آیت واسطے تسلی خاطر عاطر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے آئی استہزاء قوم فَاَهْلَكْنَاۤ اَشَدَّ مِنْهُمْ

بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ط پس ہلاک کئے ہمنے بسبب استہزا کے اشد انکے سے از روے قوت کے یعنے انو یا کو آنکے ہلاک کیا ہمنے
اور انکی شدت شوکت نے ہمین عاجز نہ کیا اور گذر گئی ہی قرآن مین کئے جگہہ مثال اور وصف خبر اور قصہ اور خبر پہلون کی کہ انکو انکے
پیغمبرونکے ساتھہ کیا کیا اور ہمنے انکے ساتھہ کیا کیا بیان وعدہ پیغمبرونکو ہی ساتھہ نصرت کے اور وعید دشمنون کو ساتھہ عقوبت کے
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ اور البتہ اگر پوچھے تو قوم اپنی سے کہ کسنے پیدا کیا ہے
آسمانونکو اور زمین کو البتہ کہینگے پیدا کیا ہی انکو عزت والے علم والے نے کیونکہ یہہ پیدایش کام جاہل اور عاجز کا نہین اس آیت
مین خبر دی کمال جہل انکے کی کہ اقرار کرتے ہین اوپر خالق قوی داناکے اور عبادت غیر اسکے کی کرتے ہین پس حقتعالے اپنے وصف مین
فرماتا ہی الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ خدا سچا وہ ہی جسنے پیدا کیا واسطے تمہارے زمین کو بچھونا
کر اور کین واسطے تمہارے بیچ اسکے راہین تو کہ تم رستہ پاؤ طرف شہرون اور رستونکے کہ جا ہو سو کو فیون نے مہادا ساتھہ الف کے
پڑھا ہی وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ اور جسنے اتارا آسمانسے پانی ساتھہ انداز سے حاجت اور مصلحت کے یعنے نہ ایسا بہت
کہ سبب ڈوبنیکا ہو مانند طوفان نوح اور نہ اتنا کم کہ پیدا ہو کھیتی فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا پس زندہ کیا ہمنے بسبب اس پانی کے
شہر مردہ کو یعنے زمین خشک اور افسردہ کو گیاہ اگا کر سمجھہ لیجئے کہ التفات غیبت سے طرف تکلم کے واسطے اختصاص کے ہی ساتھہ اسی معنی
کے كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ مانند اس زندہ کرنے کے نکالے جاؤگے تم قبرون سے جلاکر وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ
وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ اور جسنے پیدا کین قسمین مخلوقات کی ساری نر مادہ اور مددگار سے اور بنائی واسطے تمہارے کشتیون
اور چار پایون سے وہ چیز کہ سوار ہو تم اسپر تری اور خشکی مین لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ تو کہ چڑھ بیٹھو
تم اوپر پیٹھون ان سواریون کے پھر یاد کرو نعمت پروردگار اپنی کو جس وقت کہ سوار ہو تم اوپر انکے وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا
هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اور کہو پاک ہی وہ اللہ جسنے مسخر کیا واسطے ہمارے اس کشتی اور اس جانور کو تو کہ مدد
اسکی سے بحر اور بر قطع کرین ہم اور نتھے ہم واسطے اسکے طاقت پانیوالے اور فرمانبرداری کرنیوالے اور تحقیق ہم طرف پروردگار
اپنے کے البتہ پھر جانیوالے ہین آخر عمر مین مرکب جنازہ پر کہ آخر سواریون دنیا کے سے ہی فرد عمر پھر تخت سلیمان پر پہونچیگا تو سوار
تختہ تابوت پر آخر تجھے لیجاینگے حدیث مین ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکاب مین پانون ڈالتے تھے کہتے تھے بسم اللہ اور جب پشت
مرکب پر بیٹھہ جاتے تھے فرماتے تھے الحمد للہ علی کل حال سبحان الذی سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين وانا الى ربنا لمنقلبون موضح مین ہی کہ سوار ہو
جائے تو کلمہ الحمد للہ کہے کشف الاسرار مین ہی کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ سوار ہو کر پڑھتا تھا سبحان
الذی سخر لنا تا آخر آپنے فرمایا کہ کیا تجھکو یہہ فرمایا ہی اسنے عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کیا فرمایا ہی
کہان تذکروا نعمۃ ربکم یہہ کہ یاد کرو نعمت پروردگار اپنے کی سواری مین اسمین اشارہ ہی کہ حمد حق سے غافل مت ہو مقرنین بتشدید
بھی قرات ہی اور معنے دونونکے ایک ہین وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا اور مقرر کیا کافرون نے واسطے اللہ کے بندون اسکے مین سے کہ فرشتے ہین
ایک جز وہ یعنے کہتے ہین کہ فرشتے دختران حق ہین یہہ عجب جہالت ہی کافرون کی کہ بعد اقرار خالقیت اور عزت اور علم اسکے کے
واسطے اسکے اثبات ولد کرتے ہین اور نہین جانتے کہ ولادت صفات اجسام سے ہی اور وہ خالق سب جسمونکا ہی اِنَّ الْاِنْسَانَ
لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ تحقیق کافر البتہ ناشکر گذار ہی ظاہر کہ واسطے خداوند عالم کے اثبات فرزند کرتا ہی اور دوسری جہالت اسکے یہہ ہی

ع ۶

کہ بیٹیان اسکی ٹھہراتا ہی اور بیٹے اپنے کیا کفر ہی معاذ اللہ پس اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ کیا پکڑا
ہی اللہ نے واسطے اپنے اُس چیز سے کہ پیدا کی ہین بیٹیان کہ اخس اور ارذل ہین اور برگزیدہ کیا تمکو ساتھ بیٹون کے کہ اشرف اور اعلا
ہین وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ اور جسوقت خبر دیا جاتا ہی ایک مشرکو کہ ہوا ہی اُس چیز کے
کہ بیان کی ہی واسطے اللہ مہربان کے مثال یعنے بیٹیان کہ واسطے اللہ کے ثابت کرتے ہین کہ فی الحقیقت یہی مثل اور مانند اللہ کے ٹھہراتا ہی
ہو جاتا ہی منہہ اُسکا کالا کمال اندوہ اور وہ غم سے بھرا ہوا ہوتا ہی یہ حال یہہ ہی کہ ایسی بری چیز کہ بیٹیان ہین جنکے پیدا ہونے سے غم کھاتے ہین وہ
جناب باری کے واسطے ٹھہراتے ہین اس سے زیادہ کفر کیا ہی اور اس سے جہالت کیا ہی بڑی اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ
غَيْرُ مُبِيْنٍ کیا جو شخص پالا جاتا ہی بیچ گہنے کے یعنے ناز و نعمت مین پرورش پاتا ہی اور اسکو قوت لڑائی کی نہین ہوتی اور وہ بیچ
جھگڑے کے ظاہر ہونا عرب کو شجاعت اور فصاحت پر فخر تھا اور اغلب عورتین ان دونون چیزون سے عاری ہوتی ہین پس حق تعالی فرماتا
کہ ایسی کو اللہ فرزند پکڑیگا کہ صفات کمال سے بے نصیب ہو اور پھر جہل انکا بیان فرماتا ہی کہ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ
الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا اور مقرر کیا انہون نے فرشتون کو کہ بندے اللہ کے ہین عورتین اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ کیا حاضر ہوئے تھے تم وقت پیدا ہونیکی انکی
یا مشاہدہ کیا ہی تمنے پیدا کرنا اللہ کا انکو کہ صفت انوثیت کی دیکھ لی ہی معالم مین ہی کہ حضرت نے انسے پوچھا کہ تم کیا جانتے ہو کہ فرشتے
کیا ہین کہا کہ ہمنے اپنے آبا سے سنا ہی کہ عورتین ہین اور گواہی دیتے ہین ہم کہ وہ جھوٹے نہ تھے حق تعالی نے فرمایا کہ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ
وَيُسْئَلُوْنَ البتہ لکھی جاویگی گواہی انکی اور وہ سوال کئے جاوینگے دن قیامت کے اس سے وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ اور کہا
بنو ملیح نے اگر چاہتا اللہ مہربان نہ عبادت کرتے ہم فرشتونکو حق تعالی نے فرمایا مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ نہین انکو ساتھ اسبات کے
کہ کہتے ہین کچھہ علم یعنے عقل و دانش سے نہین کہتے بلکہ مشیت کو حجت پکڑتے ہین تضییع فرمان الہی مین اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ نہین وہ مگر
کہتے وسے دابین ہی کہ مدعا انکا یہہ تھا کہ اللہ تعالی نے ہماری تقدیر مین لکھ دی ہی پرستش فرشتون کی اور اسپر راضی ہوا ہی پس وہ
اسپر عذاب نکریگا اور وہ جھوٹے تھے کیونکہ حق تعالی کفر پر کسی کافر کے راضی نہین ہی اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ
مُسْتَمْسِكُوْنَ ایسا نہین ہی جو وہ کہتے ہین کیا دی ہی ہمنے انکو کوئی کتاب پہلے قرآن سے کہ صحت قول پر انکے ناطق ہو پس وہ ساتھ اُسکے
محکم پکڑ رہے ہین اور حجت لاتے ہین اور مقرر ہی کہ ہمنے کوئی کتاب پہلے قرآن کے نہین دی تو کہ دلیل نقلی لاوین اور عقلی بھی کوئی حجت
نہین رکھتے بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ بلکہ کہا انھون نے تحقیق ہمنے پایا ہی باپون اپنے کو اوپر
ایک راہ کے اور تحقیق ہم اوپر نشان قدم انکی کے راہ پانیوالے ہین یعنے حجت پکڑی انکی طرف پیروی کرنا پدران جہال کی ہی
وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ اور اسیطرح
نہین بھیجا تھا ہمنے پہلے تجھسے بیچ کسی بستی کے کوئی پیغمبر ڈرانے والا عذاب حق سے اور شرک سے طرف توحید کے بلانے والا مگر
کہا تھا دولتمندون اُس بستی کے نے تحقیق ہمنے پایا باپون اپنون کو اوپر ایک راہ کے اور تحقیق ہم اوپر نقش قدم انکے کے پیروی
کرنیوالے ہین قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ کہا پیغمبر انکے نے اور قل بھی قرات ہی یعنے کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ
آیا متابعت پدران جاہل اپنے کی کرتے ہو اور اگرچہ لاؤن تمہارے پاس دین بہت راہ بتانے والا اُس دین سے کہ پایا ہی تمنے اوپر اسکے
باپون اپنون کو سمجھ لیجئے کہ وہ تقلید مین بڑے مضبوط تھے محض عنادا سے قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ کہا انھون نے تحقیق ہم

النصف ۲ ع

ساتھ اُن چیز کے بھیجے گئے ہو تم ساتھ اُسکے بے اعتقاد ہیں فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ پس بدلا لیا ہمنے اُنسے
ہلاک کر کر اُنکو پس دیکھہ کیونکر ہوا آخر کام جھٹھلانیوالوں کا اسباب مانین تسلی خاطر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی پھر فرماتا ہی اگر پیروی باپوں
کی کرتے ہو تو ابراہیم علیہ السلام کی کرو کہ اشرف آبا تمہارے ہیں وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا الَّذِيْ
فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ اور یاد کرو جسوقت کہا ابراہیم نے غار سے نکل کر واسطے باپ اپنے کے اور قوم اپنی کے جب بتونکو پوجتے دیکھا
کہ تحقیق میں بیزار ہوں اُس چیز سے کہ عبادت کرتے ہو تم اُسکو مگر اُس سے کہ جسنے پیدا کیا مجھکو پس تحقیق وہی شتاب ہدایت کریگا مجھکو یا
ثابت رکھیگا مجھکو ہدایت پر وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ اور کیا ابراہیم نے کلمہ توحید کو بات باقی رہنے
والی بیچ اولاد اُسکی کے اسی سبب سے اولاد خلیل اللہ میں موحد اور واعظ ہوئے یا مراد عقب ابراہیم سے آل محمد ہیں یا امت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم بعضے کہتے ہیں کہ خدا نے کلمہ توحید باقی رکھا نسل ابراہیم میں تو کہ مشرک شرک سے پھر آویں اور توجہ طرف
دین اُسکے کے لاویں بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ بلکہ فائدہ دیا ہمنے کفار قریش کو کہ زمانہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم میں ہیں اور باپوں اُنکے کو ساتھ طول عمر اور کثرت نعمت کی یہانتک کہ آیا اُنکے پاس قرآن یا دین اسلام اور آیا
پیغمبر ظاہر ساتھ دلائل اور معجزات کے بیان کرنیوالا توحید ساتھ حجج اور آیات کے وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا
بِهٖ كٰفِرُوْنَ اور جب آیا اُنکے پاس حق تو بجاے شکر گذاری انکار کر کر کہا اُنھوں نے یہہ جادو ہی اور تحقیق ہم ساتھ اسکے کافر ہیں
اور باور نہیں رکھتے کہ یہہ اللہ تعالی کی طرف سے ہی وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ اور کہا انھوں نے
کیوں نہ اتارا گیا یہہ قرآن اگر اللہ کے نزدیک سے ہی اوپر ایک مرد کے ان دونوں بستیوں میں سے کہ مکہ اور طائف ہی مرد بزرگ کہ بہت
مال و جاہ جلال رکھتا مکہ والونکی غرض ولید بن مغیرہ یا عتبہ بن ربیعہ یا اخنس بن شریف اور طائف والونکی غرض عروہ بن مسعود ثقفی یا حبیب
بن عمرو اور مدعا اُنکا یہہ تھا کہ رسالت منصب بڑا ہی چاہیے کہ کسی مرد بزرگ کو دیا جاتا اور بزرگی اُنکے نزدیک مال و اسباب دنیوی
پر منحصر تھی یہہ نہیں جانتے تھے کہ رسالت رتبہ عالیہ ہی مستحق اُسکا وہ ہی کہ فضائل روحانیہ اور کمالات قدسیہ رکھتا ہو اور باوجود
اسکے ساتھ فضل خاص حضرت حق کے اختصاص پاوے کہ مثل ہندی ہی جسکو پیا چاہے وہی سہاگن ہو فرد نگاہ فضل اپنی جسپر وہ
محبوب کرتا ہی ہزاروں میں سے پیدا ایک تر اسلوب کرتا ہی اسیواسطے حق تعالی نے اُنکے جواب میں فرمایا اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ
رَبِّكَ کہ کیا یہہ قسمت کرتے ہیں رحمت پروردگار تیرے کی کہ نبوت ہی یعنے اُنکے ہاتھ میں رسالت نہیں ہی کہ جسکو چاہیں دے دیویں
نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ہم بانٹتے ہیں درمیان اُنکے معیشت اُنکی بیچ زندگانی دنیا کے یعنے وہ چیزیں کہ زندگانی
بسر کریں ساتھ اُنکے ہم اُنکو دیتے ہیں اور وہ اُنکی تدبیر سے عاجز ہیں پھر منصب رسالت کہ اعلا مراتب انسانیہ ہی کیونکر اُنکے
اختیار میں ہووے اور کیا اُنمیں دخل کر سکیں وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ اور بلند کیا ہمنے بعضے آدمیونکو اوپر بعض کے
درجوں میں رزق سے کہ کوئی غنی ہی کوئی فقیر یا آزاد ہیں کہ کوئی میاں ہی کوئی غلام یا فضائل میں کہ ایک فاضل ہی ایک مفضول خلائق
سلمی ہیں ہی کہ تفاوت درجونکا اخلاق حسنہ سے ہی جسکی خو نیک تر اُسکا درجہ بلند تر اور یہہ تفاوت اسواسطے پیدا کیا ہمنے لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ
بَعْضًا سُخْرِيًّا تو کہ پکڑیں بعضے اُنکے بعضوں کو کام کرنیوالے یعنے بعضوں کو کام فرماویں تو کہ اُنکی مہم بسر آوے اور اُنکی معاش چلے
وہ مال دیں یہہ کام کریں امور دینوی انتظام پاویں وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ اور مہربانی پروردگار تیرے کی یعنے نبوت

بہتر ہی اس چیز سے کہ جمع کرتے ہین کافر مال اسباب دنیا کے سے اور اسکو سبب زندگانی جانتے ہین وَلَوْلَا أَنْ يَكُونَ النَّاسُ
أُمَّةً وَاحِدَةً لَجَعَلْنَا لِمَنْ يَكْفُرُ بِالرَّحْمَٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا مِنْ فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ اور اگر نہوتا یہہ خطرہ کہ ہوجاوین
سب آدمی امت ایک مجتمع اوپر حرص کے یا اختیار دنیا کے اوپر آخرت کے البتہ کرتے ہم واسطے اُن لوگون کے کہ کفر کرتے ہین ساتھ
الرحمٰن کے واسطے گھرون انکے کے چھتین چاندی کی اور سیڑھیان کہ اوپر انکے چڑھتے اور خودنمائی کرتے وَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوَابًا وَسُرُرًا
عَلَيْهَا يَتَّكِئُونَ وَزُخْرُفًا اور کرتے ہم واسطے گھرون انکے کے دروازے اور تخت کہ اوپر اسکے تکیہ کرتے اور باوجود اسکے انکو سونا
دیتے یا ایسا مال دار کرتے کہ یہہ سب وہ سونیکا بنا سمجھتے کہ اس آیت مین اشارت طرف حقارت دنیا کے ہی یعنے دنیا کے نزدیک ہماری
کچھہ قدر قیمت نہین اگر یہہ خطرہ نہوتا کہ لوگ طلب دنیا اور جمع مال مین مشغول ہونگے اور عبادت چھوڑ دینگے اور کفر اور ناشکری اختیار
کرینگے کیونکہ دنیا کی طرف طبیعتین بہت راغب ہین تو چھتین گھرونکے اور سیڑھیان اور دروازے اور تخت چاندی کے کر دیتے اور سوا
اسکے سونا دیتے وَإِنْ كُلُّ ذَٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا اور نہین یہہ سب جو مذکور ہوا مگر فائدہ زندگانی دنیا کا کہ فانی ناپایدار ہی
وَالْآخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ اور نعمت آخرت کی یا بہشت نزدیک پروردگار تیرے کے یعنے ہی انکے کے واسطے پرہیزگارون کے ہی
کہ شرک اور عصیان سے بچے ہین یا لذائذ نفسانی سے بچ اس سرائے فانی کے باز رہتے ہین فرد جستے یہان ترک کری لذت ہی وہان
مزید اُسے جنت ہی وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ اور جو کوئی آنکھین چراوے یاد خدا کی سے یعنے
ذکر حلال حرام کا نکرے عذاب الٰہی سے نہ ڈرے رحمت نامتناہی سے امید نہ رکھے مقرر کرتے ہین ہم واسطے اسکے ایک شیطان پس وہ
واسطے اسکے ہم نشین ہوتا ہی دنیا مین اور ہمیشہ اسکو وسوسہ مین ڈالتا ہی فرد یاد حق مین جو نہین دمسازی سے اسکا شیطان ہمدم
ہمرازی ہی نفحات الانس مین ہی کہ شیخ ابو القاسم نصیر آبادی قدس سرہ ایک مسلمان جن سے دوستی رکھتے تھے ایکدن مسجد مین بیٹھے
جن سے فرمایا کہا ای شیخ ان لوگون کو کیسا دیکھتا ہی تو کہا بعضونکو خواب مین بعضونکو بیدار کہا جن نے کہ انکے سر پہ جو ہی وہ بھی
دیکھتا ہی تو کہا نہین اُسنے آنکھین انکی مل دین انھون نے نظر کی تو ہر ایک کے سر پر ایک بیٹھا نظر آیا بعضونکی آنکھون مین پنجہ ڈالا تھا بعضونکے منہ مین
پر ڈالتا تھا کبھی نکالتا تھا شیخ نے کہا کہ یہہ کیا ہی جنی نے کہا یہہ آیت نہین پڑہی تو نے ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض لہ شیطانا
فہو لہ قرین یہہ شیاطین ہین انکے سرون پر بیٹھے اور ہر ایک پر بقدر غفلت اُسکی کے غلبہ پاتے ہین نظم جو حق کو بھولا خدا کا نہین
اسکا درست اسکا نہ مذہب ہی اور نہ دین اسکا سوائے نفس بد دلیو گمراہ و انبساط نہ ہم نفس ہی نہ ہمدم نہ ہمنشین اُسکا وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ
عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ اور تحقیق شیطان البتہ بند کرتے ہین ہمنشینون اپنون کو راہ حق سے اور گمان کرتے
ہین کافر آدمی یہہ کہ بسبب متابعت شیطانون کے راہ پانے والے ہین یا گمان کافرونکا یہہ ہی کہ شیطان ہدایت پائے ہین اور اسی
گمان مین رہینگے حَتَّىٰ إِذَا جَاءَنَا یہانتک کہ جب آویگا ہمارے پاس عاشی یعنے کافر کہ آنکھین چرانیوالا ہی ہماری یاد اور قراءت
حجازیون کی اور ابن عامر اور ابو بکر کی جاءانا ہی یعنے عاشی اور شیطان قَالَ يَا لَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِينُ
کہیگا عاشی واسطے شیطان کے ای کاشکے درمیان میرے اور درمیان تیرے ہوتی دوری دو مشرق کی سے یعنے مشرق اور مغرب کی
یہان مشرق کو غلبہ دیا ہی موضح مین ہی کہ مراد ایک مشرق ایام سرما اور ایک سے ایام گرما ہین اور درمیان انکے بھی بہت دوری
ہی غرض کافر کہیگا کہ کاشکے تو مجھہ سے دور ہوتا پس برا ہمنشین ہی تو پھر کہنے والا کافرونکا ہی وَلَنْ يَنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ إِذْ ظَلَمْتُمْ

النصف

اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ اور ہرگز نہ نفع کرے تمکو آج آخرت میں یہہ آرزو جسوقت صحیح ہوا یہہ کہ ظلم کیا تمنے جانون اپنے
پر دنیا میں اسواسطے کہ تم بیچ عذاب کے شریک ہو شیطانون کے جیسے شریک تھے سبب عذاب میں بعضون نے کہا ہی کہ نفع نہیں دیگا
تمکو یہہ کہ شریک ہو کہ تخفیف عذاب شرکت نہیں کرنے کی لکھا ہی کہ حضرت بہت چاہتے تھے کہ قوم ایمان لاوے اور جسقدر دعوت اسلام کرتے
تھے وہ انکار وعناد میں فزون تر ہوتے تھے یہہ آیت اتری کہ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ وَمَنْ كَانَ فِي ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ کیا پس تو سناتا
ہی بہرون کو یا دکھاتا ہی اندھونکو اور انکو جو ہیں بیچ گمراہی ظاہر کے یعنے تو قدرت نہیں رکھتا کہ دل کے بہرون کو حق بات سنا سکے
اور دل کے اندھونکو راہ حق دکھا سکے اور گمراہون کو راہ پر لاوے پھر اسقدر رنج اپنی جان پر کیون کھینچتا ہی فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ
فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ پس اگر لیجاوین ہم تجھکو اس عالم سے پہلے اس سے کہ عذاب انکا تجھے دکھاوین تو دل خوش رکھ پس تحقیق ہم
انسے بدلا لینے والے ہین ساتھ عذاب کے اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِيْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ یا دکھاوین ہم تجھکو وہ جو وعدہ دیا ہین ہم
انکو عذاب کا پس تحقیق ہم اوپر عذاب انکے کے قادر ہین یعنے ہر حال مین وہ عذاب پاوینگے حالت حیات تیری مین یا بعد وفات تیری کے
فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ پس محکم پکڑ اس چیز کو کہ وحی کی گئی ہی طرف تیری سے آیات اور احکام سے اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
تحقیق تو اوپر راہ سیدھی کے ہی کہ پہنچتی ہی اوسمین جلد مقصود کو پہنچتی ہی وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ اور تحقیق قرآن البتہ شرف اور عزت
ہی واسطے تیرے اور واسطے قوم تیری کے کہ قریش ہین مجاہد نے کہا ہی کہ تمام عرب مراد ہین اور شرف انکا یہہ ہی کہ قرآن انکی زبان مین اترا ہی
اور قریش کو خصوصیت ہی کہ پیغمبر انہین سے ہین اور بنی ہاشم کو زیادہ تر اُنسے اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد قوم سے امت ہی وَسَوْفَ
تُسْـَٔلُوْنَ اور البتہ سوال کئے جاوگے دن قیامت کے اس نعمت سے اور شکرگذاری سے اوسکے وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ
اور سوال کر تو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم احوال انکے سے کہ بھیجا ہی ہمنے پہلے تجھسے پیغمبرون ہمارے سے یعنے امتون انکی سے یا علمائے
دین انکے سے پوچھ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ کیا مقرر کئے ہین ہمنے سوا اللہ کے معبود کہ عبادت کئے جاوینگے یعنے
پوچھ کہ کبھی کسیکا حکم کیا ہی ہمنے ساتھ عبادت بتونکے اور کسی ملت مین پہلی ملتون مین سے پرستش کسیکی سوا اللہ کے مقرر نہین مراد اس
کلام سے استشہاد ہی باجماع انبیا اوپر توحید کے معالم مین ہی کہ شب معراج سب پیغمبرون کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
جمع کیا اور کہا پوچھ انسے آپ کو کچھ اسمین شک نتھا نہ پوچھا صاحب عین المعانی نے کہا ہی کہ آثار مین آیا ہی کہ جبرئیل نے میکائیل سے
پوچھا کہ سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انبیا سے یہہ سوال کیا تو میکائیل نے کہا کہ یقین آپکا کامل تر اور ایمان محکم تر تھا اسسے کہ
پوچھین فرو چھین مین کشف انہین کیا ہی احتیاج دلیل بدلیل سے جو ہین محتاج وہ ہین سخت دلیل وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى
فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے موسی کو ساتھ نشانیون اپنی کے کہ معجزے تھے دلالت کرتے
اوپر نبوت اسکی کے طرف فرعون کے اور سردار دل انکے کے پس کہا موسی نے انکو تحقیق مین بھیجا ہوا ہون پروردگار عالمون کی طرف
سے فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ پس جب آیا موسی انکے پاس ساتھ نشانیون ہماری کے ناگہان وہ اس سے
ہنستے تھے وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِيَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا اور نہ دکھاتے تھے ہم انکو کوئی نشانی مگر وہ بڑی تھی بہن اپنی سے یعنے
ایک سے ایک نشانی بڑی تھی وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ اور پکڑا ہمنے اونکو ساتھ عذاب قحط اور جراد اور قمل
وغیرہ کے تو کہ وہ پھر آوین دین باطل سے طرف حق کے لیکن وہ نہ پھرے اور جب عذاب دیکھا لیا مقام استغاثے مین آتے

وَقَالُوا يَا أَيُّهَ السَّاحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ إِنَّنَا لَمُهْتَدُونَ اور کہا انھون نے اے جادوگر پکار واسطے ہمارے پروردگار اپنے
کو ساتھ اُس چیز کے کہ عہد کیا ہی تیرے پاس یعنے تجھ سے عہد کیا ہی کہ دعا تیری قبول کرونگا سو دعا کر واسطے دفع عذاب ہمارے کے
تحقیق ہم البتہ راہ پر آوینگے یعنے عذاب اگر ہم سے دفع ہوا تو ایمان تجھ پر لاوینگے ساحر کہہ کر حضرت موسی کو اسواسطے پکارا کہ عادت اُس لفظ
کی تھی سو وہی زبان سے نکلا یا تعظیم کی راہ سے کہا کیونکہ سحر اُنکے نزدیک بڑا علم اور کمال تھا یا شدت حماقت سے کہا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ
الْعَذَابَ إِذَا هُمْ يَنْكُثُونَ پس جب کھول دیا ہم نے اُنسے عذاب دعاے موسی سے ناگہان وہ پھر جاتے ہین عہد سے اور فرعون حضرت موسی کی
دعا قبول ہونے سے خوف کھانے لگا کہ مبادا لوگ اسپر ایمان لے آوینگے پس سب قوم کو جمع کر کر آپ بلندی پر چڑھ گیا وَنَادَى فِرْعَوْنُ
فِي قَوْمِهِ اور پکارا فرعون نے بیچ قوم اپنی کے بعد دفع عذاب کے قَالَ يَا قَوْمِ أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ وَهَذِهِ الْأَنْهَارُ تَجْرِي
مِنْ تَحْتِي کہا اے قوم میری قبضہ کیا نہین ہی واسطے میرے ملک مصر کا اور یہہ نہرین چلتی ہین نیچے میرے محلون کے دریاے نیل کے تئین
سو ساتھ نہرین تھین جا بجا نہرین بڑی اُسکے باغ مین آئی تھین اور محلونکے نیچے سے بہتی تھین اسپر فخر کیا کہ کیسی نہرین میرے باغون اور محلون کے
تلے بہتی ہین أَفَلَا تُبْصِرُونَ کیا پس نہین دیکھتے تم بڑائی میری اور موسی یہہ نہین رکھتا أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِنْ هَذَا الَّذِي هُوَ مَهِينٌ وَلَا يَكَادُ
يُبِينُ بلکہ مین بہتر ہون اُس شخص سے کہ ملک مین میرے وہ ذلیل اور نہین نزدیک کہ صاف بیان کرے بات کیونکہ زبان مین اُسکے
لکنت ہی سمجھلیجے کہ یہہ فرعون نے جھوٹھ کہا کیونکہ حق تعالی نے اُنکی دعا سے کہ واحلل عقدة من لسانی ہی لکنت اُنکی زبانکی دور
کر دی تھی لیکن قوم کو معلوم تھا کہ پہلے رسالت کے لوگون پر لکنت ظاہر تھی فَلَوْلَا أُلْقِيَ عَلَيْهِ أَسْوِرَةٌ مِنْ ذَهَبٍ پس کیون نہ ڈالے
گئے اوپر اُسکے کڑے سونے کے سمجھ لیجیے کہ اُس زمانے مین جسکو مہتری اور سرداری دیتے تھے اُسکے ہاتھ اور گردن مین کڑے ہیکل
سونے کی ڈال دیتے تھے سو وہ فرعون نے کہا کہ اگر موسی کو رئیس قوم کا کیا ہی تو خدا نے کیون ہیکل کڑے سونے کے نہین دئے
أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ مُقْتَرِنِينَ یا کیون نہ آئے ساتھ اُسکے فرشتے پرا باندھ کر واسطے یاری اور مددگاری اُسکے کے فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ
فَأَطَاعُوهُ پس سبک عقل کر دیا فرعون نے اُس مکر سے قوم اپنی کو یعنے یہہ فریب انپر اثر کر گیا پس کہا مان گئے اُسکا اور متابعت موسی
علیہ السلام سے دل اٹھا لیا إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ تحقیق وہ تھی قوم فاسق فَلَمَّا آسَفُونَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ پس
جب غصہ مین لائے وہ ہمکو بہت گناہ کر کر یا غضب مین لانے رسول ہمارے کو نہایت جھگڑ جھگڑ کر بدلا لیا ہمنے اُنسے پس ڈبو دیا ہمنے انکو
سب کو دریاے نیل مین فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِلْآخِرِينَ پس کیا ہمنے انکو پیشوا کافرونکا جو پیچھے اُنکے ہونگے اور مثال واسطے پچھلون کے
یعنے قصہ فرعون اور قوم اُسکا عجیب ہی اُسکو قائم مقام مثال کے کیا کہ کہا جاوے کافرون کو تم ایسے ہو جیسے قوم فرعون یا پند
اور وعظ کیا کہ پچھلے لوگ اُسکو سنکر عبرت پکڑین اور نافرمانی حق سے ڈرین اور سمجھین کہ جسپر فرعون کو فخر تھا اُسی سے ڈوبا نہرون پر
اپنے کیا کیا نازان تھا سو دریا مین مع لشکر غرق ہوا فقط جو تکبر کرتا ہی ایسا ہی ہوتا ہی اُسکا فضل برا نہین لگتا کہین ف اسباب نزول اس آیت
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو فرمایا کہ جسکو سوا خدا کے پوجتے ہو اُسمین کچھ خیر نہین ایک جماعت نے کہا کہ عیسی معبود نصاری
کا ہی اور سوا خدا کے ہی اور تم خود قایل ہو کہ وہ بندہ صالح ہی قریش پکار اور گمان کرنے لگے کہ آپ ملزم ہوے یہہ آیت نازل ہوئی
وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ اور جب بیان کیا گیا بیٹا مریم کا مثال ناگہان قوم تیری اُس مثال سے غل مچاتی
تھی اور ایک قول سبب نزول مین یہہ ہی کہ قریش نے کہا کہ عیسی مخلوق ہی اور معبود نصاری ہی پھر ہمارے بت معبود مخلوق ہون

کہا ہو یا نسبت بیہودی کہ جب عیسی کا دین انشد ہونا روا ہی تو فرشتو نکا بنات اللہ ہونا کیون ناسزا ہی اور واضح ہو کہ بعد نزول آیت انکم وما
تعبدون من دون اللہ حصب جہنم کے ابن زبعری نے کہا کہ عیسی کو بھی سوا اللہ کے پوجتے ہین جب وہ دوزخ مین جاوینگا توہم اور معبود ہمارے بھی
جاوینگے یہہ آیت اُتری اور موید اسی قول کا یہہ جو فرمایا ہی وَقَالُوٓا ءَاَلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ اور کہا مشرکون نے آیا معبود ہمارے بہتر ہین
یا عیسی جب وہ جہنم مین ہوگا یہہ بھی ہون مَا ضَرَبُوهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا نہین بیان کرتے وہ اس مثال کو واسطے تیرے مگر واسطے جھگڑے
کے نہ واسطے تمیز حق کے باطل سے بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ بلکہ وہ قوم ہین جھگڑالو اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيٓ اِسْرَآءِيلَ
نہین ہی عیسی مگر ایک بندہ کہ انعام کیا ہی ہمنے اوپر اُسکے ساتھ نبوت اور رسالت کے اور کیا ہی ہمنے اُسکو نمونہ قدرت الہی کا واسطے
بنی اسرائیل کے کہ بن باپ پیدا ہونا ایک امر عجیب ہی وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ اور اگر چاہتے ہم البتہ کرتے
ہم بدل تم سے فرشتو نکو یعنے تمھین ہلاک کرکرا نہین لاتے کہ وہ بیچ زمین کے جانشین ہوتے بعد تمھارے وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ اور تحقیق
عیسی البتہ علم ہی واسطے آنے قیامت کے یا علامت قیامت کی ہی نزول اُسکا کہ بعد خروج دجال کے آسمان سے اتریگا مسجد دمشق
کے منارہ شرقی پر رنگین کپڑے پہنے دونو ہاتھہ فرشتونکے بازو پر دھرے ساتھہ چہرہ عرق آلودہ کے جس کافر کو اُسکا دم پہنچیگا مرجاویگا اور نفس
اوسکا مدنظر تک جائیگا دجال کو ولایت شام مین جاکر ہلاک کریگا خنازیر مار یگا صلیب توڑیگا کنیسا خراب کریگا نصاری کو قتل کریگا مگر جو شخص
کہ ایمان لاویگا اُسپر اور بیضاوی مین ہی کہ بعض کہتے ہین کہ ضمیر راجع طرف قرآن کے ہی پس تحقیق بیچ اُسکے اعلام ہی واسطے قیامت کے اور
دلالت ہی اُسکے آنے پر فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ پس مت شک لاؤ اور نہ جھگڑا کرو ساتھہ آنے قیامت کے اور پیروی کرو ہدایت
میری کی یا شرع میرے کی یا رسول میرے کی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی یعنے پیروی کرو میری
هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ یہہ جو بلاتا ہون مین تمکو طرف اُسکے راہ سیدھی کہ نہین گمراہ ہوتا سالک اُسکا وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ اور چاہیے
کہ نہ بند کرے تمکو شیطان سلوک راہ مستقیم سے ساتھہ وسوسے اپنے کے پس متابعت اُسکی مت کرو اور قدم اُسکی مخالفت مین
رکھو اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ تحقیق وہ واسطے تمھارے دشمن ہی ظاہر وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ
بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ اور جب آیا عیسی ساتھہ آیتون انجیل کے یا معجزون ظاہر کے کہا بنی اسرائیل کو کہ تحقیق لایا ہون
مین واسطے تمھارے شریعت کہ شامل ہی اوپر حکمت قولی اور فعلی کے اور تو کہ بیان کرون مین واسطے تمھارے وہ سب چیزین کہ اختلاف
کرتے ہو تم بیچ اُسکے امور دین سے یا احکام توریت فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ پس ڈرو اللہ کے عذاب سے اور کہا مانو میرا جو مین
کہون اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ تحقیق اللہ وہ ہی پروردگار میرا اور پروردگار تمھارا پس عبادت کرو اُسکی ساتھہ یگانگی کے
هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ یہہ ہی راہ سیدھی کہ سر گز نہین رکھتی کجی فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ پس اختلاف کیا فرقون نے درمیان اُنکے سا تھہ
کے مانند یعقوبیہ اور نسطوریہ اور ملکانیہ اور مرقوسیہ اور شمعونیہ کے فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ
پس وائے ہی واسطے اُن لوگون کے کہ ظلم کرتے ہین اِن فرقو نمین عذاب دردناک ایکدن کے سے هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ ۶
اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ نہین انتظار کرتے یہہ فرقے مگر قیامت کا یہہ کہ آوے اُنکے پاس ناگہان اور وہ نہ سمجھتے ہون
آنا اُسکا سبب غفلت اور شغل دنیاوی کے اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ دوست اُسدن بعضے بعضون کے
دشمن ہونگے مگر پرہیزگار ایماندار یعنے کافر جو آپس مین دوستی رکھتے ہین واسطے کفر اور معصیت کے مددگار یکدیگر سوا اُنہین

دوستدار کے دشمن ہونگے

روز قیامت کے دشمن ہونگے وبعض بعضہم لبعضٍ اور مسلمان کہ محبت واسطے خدا کے رکھتے ہین الفت اُنکی قائم رہیگی تو کہ ایک
دوسرے کو شفاعت کرین تا و ولایت کا شائبہ ہین ہی کہ خُلت چار قسم ہی اول خلّۃ تامہ حقیقیہ ہی کہ محبت روحانیہ ہی کہ مناسبت ارواح
سے پیدا ہی جیسے محبت انبیا اور اولیا اور شہدا اور اصفیا کی آپس مین دوم محبت قلبیہ کہ مناسبت اوصاف کاملہ اور اخلاق
فاضلہ سے ہویدا ہی جیسے محبت صلحا اور ابرار کی آپس مین دوستی امتون کی انبیا سے اور مرید ونکی مشایخ سے یہہ دونون قسم
کی محبت خلل پذیر دنیا مین ہی نہ آخرت مین اور نتیجے اور فائدہ دیتی ہی ظاہر اور باطن سیوم محبت عقلیہ ہی کہ متعلق تحصیل معاش
اور مصالح دنیا ہی جیسے محبت تجار اور صناع کی آپس مین خادمونکی مخدومون سے اور محتاجون کی دولتمندون سے چارم محبت نفسانیہ
ہی کہ بواسطہ لذات جسمیہ اور باعث شہوات ہوا ہی پس دن قیامت کہ اسباب ان دونون قسمون محبت کے مٹ جاوینگے وہ محبت بھی
زائل ہو جاویگی بلکہ جب غرض حاصل نہوگی اور آرزو ظہور مین نہ آویگی وہ دوستی دشمنی سے بدل جاویگی اُفّ ہی شائبہ غرض ہوا
ورنہ تو ہزار اومین کلفت ہی الفت جو غرض بھری ہوئی ہی آخر جھوٹی وہ جون سوئی ہی وہ دوستی دشمنی کہ رافت ہیچ اسکی
اگر تو چاہے راحت ہی خالص الفت برائے حق کر اطوار غرض کو اپنے شق کر چاہنے جیسے اُسکو پھر حق چاہ المؤمن من احب للّٰہ
يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ پکار رہنے والا اُس دن پکاریگا پرہیزگارون کو کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہی اے بندو میرے نہین ڈر
اوپر تمھارے آج کے دن کسی اذیت کا اور نہ تم غمگین ہوگے فوت مقاصد سے پس صفت اُن پکارے گیون بندون کی فرماتا ہی کہ
اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ وہ لوگ ہین جو ایمان لائے ساتھ آیتون کلام ہمارے کے اور تھے مسلمان مطیع لفرمان پھر پکارا
گیا اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ داخل ہو بہشت مین تم اور بی بیان مسلمان تمھاری کہ شاد کرواے جاؤ گے
يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ لئے پھرینگے اوپر بندون کے جب بہشت مین داخل ہو جاوینگے طباق سونے کے قسم قسم کے
کھانے بھرے اور آبخورے رنگ رنگ کے شرابون سے لبریز وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ اور بیچ بہشت کے ہی جو کچھہ کہ چاہے
اسکو جی اور لذت پکڑین آنکھین سمجھ لیجئے کہ ان دو کلمون مین تمام نعمتین بہشت کی بیان ہین کیونکہ نعم جہان نصیب نفس ہی یا بہرہ عین اور بہرہ
عین کیا ہی مشاہدہ جمال باکمال محبوب ہی فرد لذت چشم نہین جز سیر دیدار کے یار کیا مزا ہی جو تیری دید ہوا ور پیا ہو نثار امام
قشیری نے کہا ہی کہ لذت دیدار کی موافق اشتیاق کے ہی عاشق کو جتنا شوق زیادہ لذت دیدار بیشتر ذوالنون مصری نے کہا ہی کہ نشو
ثمرہ محبت ہی جسکو محبت بیشتر شوق اُسکا ساتھہ دیدار محبوب کے زیادہ ہی زبور مین ہی اے بندو میرے بہشت میری واسطے مطیعون کے ہی اور کفایت
میری واسطے متوکلون کے ہی اور زیادت میری واسطے شاکرون کے ہی اور انس میرا واسطے طالبون کے ہی اور رحمت میری واسطے محسنون
کے ہی اور مغفرت میری واسطے تائبون کے ہی اور مین خاص مشتاقونکا ہون طال شوق الابرار الی لقائی و انا الیہم اشد شوقا
فرد دل ہی اور شوق تیرا ہی اور دل ہی زندگی کا یہی مایہ ہی ہی حاصل ہی پھر واسطے کمال نعمتون اور لذتون بہشت کے
فرماتا ہی کہ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور تم بیچ اسکے ہمیشہ رہنے والے ہوا ور وہان کمال نعمت ہی بیم زوال وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ
اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اور یہہ ہی وہ بہشت جو وارث کئے گئے ہو تم اُسکے بمقتضائے وعدہ لور ثن من عبادنا من کان
تقیا بسبب اُس چیز کے کہ تھے تم کرتے دنیا مین خیرات اور طاعت جزا کو بلفظ میراث لایا کہ خالص ہی یا استحقاق ہاتھ آئی ہی لَكُمْ
فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ واسطے تمھارے ہی بیچ بہشت کے میوہ بہت اونمین سے کہ کھاتے ہو ہمیشہ معالم مین ہی

اگر کیا ہم یا تشبیہ دی کہ جب عیسی کا ابن اللہ ہونا روا ہی تو فرشتون کا بنات اللہ ہونا کیون ناسزا ہی اور اصح یہہ ہی کہ بعد نزول آیۃ انکم وما
تعبدون من دون اللہ حصب جہنم کے ابن زبعری نے کہا کہ عیسی کو بھی سوا اللہ کے پوجتے ہین جب وہ دوزخ مین جاویگا تو ہم اور معبود ہمارے بھی
جاوین یہہ آیت اتری اور مؤید اسی قول کا یہہ جو فرماتا ہی وَقَالُوٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ اور کہا مشرکون نے آیا معبود ہمارے بہتر ہین
یا عیسی جب وہ جہنم مین ہوگا یہہ بھی ہو مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا نہین بیان کرتے وہ اس مثال کو واسطے تیرے مگر واسطے جھگڑے
کرنے واسطے تمیز حق کے باطل سے بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ بلکہ وہ قوم ہین جھگڑالو اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
نہین ہی عیسی مگر ایک بندہ کہ انعام کیا ہی ہمنے اوپر اسکے ساتھ نبوت اور رسالت کے اور کیا ہی ہمنے اسکو نمونہ قدرت الہی کا واسطے
بنی اسرائیل کے کہ بن باپ پیدا ہونا ایک امر عجیب ہی وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ اور اگر چاہتے ہم البتہ کرتے
ہم بدل تم سے فرشتون کو یعنے تمہین ہلاک کرکر انہین لاتے کہ وہ بیچ زمین کے جانشین ہوتے بعد تمہارے وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ اور تحقیق
عیسی البتہ علم ہی واسطے آنے قیامت کے یا علامت قیامت کی ہی نزول اسکا کہ بعد خروج دجال کے آسمان سے اتریگا مسجد دمشق
کے منارہ شرقی پر رنگین کپڑے پہنے دو ہاتھ فرشتون کے بازو پر دھرے ساتھ چہرہ عرق آلودہ کے جس کافر کو اسکا دم پہنچیگا مرجاویگا اور نفس
اوسکا مد نظر تک جائیگا دجال کو ولایت شام مین جاکر ہلاک کریگا خنزیر ماریگا صلیب توڑیگا کنیسا خراب کریگا نصاری کو قتل کریگا مگر جو شخص
کہ ایمان لاویگا اسپر اور بیضاوی مین ہی کہ بعض کہتے ہین کہ ضمیر راجع طرف قرآن کے ہی پس تحقیق بیچ اسکے اعلام ہی واسطے قیامت کے اور
دلالت ہی اسکے آنے پر فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ پس مت شک لاؤ اور نہ جھگڑا کرو ساتھ آنے قیامت کے اور پیروی کرو ہدایت
میری کی یا شرع میرے کی یا رسول میرے کی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی یعنے پیروی کرو میری
هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ یہہ ہی جو بلاتا ہون مین تمکو طرف اسکے راہ سیدھی کہ نہین گمراہ ہوتا سالک اسکا وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ اور چاہیے
کہ نہ بند کرے تمکو شیطان سلوک راہ مستقیم سے ساتھ وسوسے اپنے کے پس متابعت اسکی مت کرو اور قدم اسکی مخالفت مین
رکھو اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ تحقیق وہ واسطے تمہارے دشمن ہی ظاہر وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ
بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ اور جب آیا عیسی ساتھ آیتون انجیل کے یا معجزون ظاہر کے کہا بنی اسرائیل کو کہ تحقیق لایا ہون
مین واسطے تمہارے شریعت کہ شامل ہی اوپر حکمت قولی اور فعلی کے اور تو کہ بیان کرون مین واسطے تمہارے وہ سب چیزین کہ اختلاف
کرتے ہو تم بیچ اسکے امور دین سے یا احکام توریت سے فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ پس ڈرو اللہ کے عذاب سے اور کہا مانو میرا جو مین
کہون اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ تحقیق اللہ وہ ہی پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا پس عبادت کرو اوسکی ساتھ یگانگی
هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ یہہ ہی راہ سیدھی کہ ہرگز نہین رکھتی کجی فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ پس اختلاف کیا فرقون نے درمیان تین ساتو
کے مانند یعقوبیہ اور نسطوریہ اور ملکانیہ اور مرقوسیہ اور شمعونیہ کے فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ
پس واے ہی واسطے ان لوگون کے کہ ظلم کرتے ہین ان فرقون مین عذاب دردناک ایکدن کے سے هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ
اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ نہین انتظار کرتے یہہ فرقے مگر قیامت کا یہہ کہ آوے انکے پاس ناگہان اور وہ نہ سمجھتے ہون
آنا اسکا بسبب غفلت اور شغل دنیاوی کے اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ دوست اسدن بعضے بعضون کے
دشمن ہونگے مگر پرہیزگار ایماندار یعنے کافر جو آپس مین دوستی رکھتے ہین واسطے کفر اور معصیت کے مددگار دیکھے سوا آپس مین

روز قیامت کے دشمن ہونگے

روز قیامت کے دشمن ہونگے ولیکن بعضہم لبعض اور مسلمان کہ محبت واسطے خدا کے رکھتے ہین الفت انکی قایم رہیگی تو کہ ایک
دوسرے کو شفاعت کرین تا وہ لات کا ہی باین ہی کہ خلت چار قسم ہی اول خلت تامہ حقیقیہ ہی کہ محبت روحانیہ ہی کہ مناسبت ارواح
سے پیدا ہی جیسے محبت انبیا اور اولیا اور شہدا اور اصفیا کی آپس مین دوم محبت قلبیہ کہ مناسبت اوصاف کاملہ اور اخلاق
فاضلہ سے ہویدا ہی جیسے محبت صلحا اور ابرار کی آپس مین دوستی امتون کی انبیا سے اور مرید ونکی مشایخ سے یہہ دونون قسم
کی محبت خلل پذیر دنیا مین ہی نہ آخرت مین اور نتیجے اور فایدہ دونون ہی ظاہر اور باطن سیوم محبت عقلیہ ہی کہ متعلق بتحصیل معاش
اور مصالح دنیا ہی جیسے محبت تجار اور صناع کی آپس مین خادمونکی مخدومون سے اور محتاجون کی دولتمندون سے چارم محبت نفسانیہ
ہی کہ بواسطہ لذاید حسیہ اور باعث شہوات ہوا ہی پس دن قیامت کہ اسباب ان دونون قسمونکے مٹ جاوینگے وہ محبت انکی
زائل ہو جاویگی بلکہ جب غرض حاصل نہوگی اور آرزو ظہور مین نہ آویگی وہ دوستی دشمنی سے بدل جاویگی اور ظم سے شاید غرض یہوا نفس
ورنہ تو ہزار اوسمین کلفت ہے الفت جو غرض بھری ہوئی ہی آخر چھٹی وہ جون ستی ہی وہ دوستی دشمنی ہی رافت سچ انکو کسے
اگر تو چاہے راحت ہے خالص الفت برائے حق کر بطور غرض کو اپنے شق کر ہ چاہنے جیسے انکو پھر حق چاہے المومن من احب لله
یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ پکار رہنے والا اسدن پکاریگا پرہیزگارون کو کہ اللہ تعالے فرماتا ہی اے بندو میرے نہین ڈر
اوپر تمھارے آج کے دن کسی اذیت کا اور نہ تم غمگین ہوگے فوت مقاصد سے پس صفت ان پکارے گیون بندون کی فرماتا ہی کہ
اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاٰیٰتِنَا وَکَانُوْا مُسْلِمِیْنَ وہ لوگ ہین جو ایمان لائے ساتھہ آیتون کلام ہمارے کے اور تھے مسلمان مطیع بفرمان پھر پکارا
جاے گا اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ تُحْبَرُوْنَ داخل ہو بہشت مین تم اور بی بیان مسلمانان تمھاری کہ بناو کروائے جاؤگے
یُطَافُ عَلَیْہِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَہَبٍ وَّاَکْوَابٍ لئے پھرینگے اوپر بندون کے جب بہشت مین داخل ہو جاوینگے طباق سونے کے تم کے
کھانے کے اور آبخورے رنگ رنگ کے شراب سے لبریز وَفِیْہَا مَا تَشْتَہِیْہِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ اور بیچ بہشت کے ہی جو کچھہ کہ چاہے
اسکو جی اور لذت پاوین آنکھین سمجھہ لیجئے کہ ان دو کلمونمین تمام نعمتین بہشت کی بیان ہین کیونکہ نعم جنان نصیب نفس ہی یا بہرہ عین اور بہرہ
عین کیا ہی مشاہدہ جمال باکمال محبوب ہی فرد لذت چشم نہین جز سیر دیدار کے یار کیا مزا ہی جو نہیری دید ہوا دیدہ ہو نثار امام
قشیری نے کہا ہی کہ لذت دیدار کی موافق اشتیاق کے ہی عاشق کو جتنا شوق زیادہ لذت دیدار بیشتر ذو النون مصری نے کہا ہی کہ نعو
ثمرہ محبت ہی جسکو محبت بیشتر شوق اسکا ساتھہ دیدار محبوب کے زیادہ نز زیادہ رہین ہی اے بندو میرے بہشت میری واسطے مطیعونکے ہی اور کفایت
میری واسطے متوکلون کے ہی اور زیادت میری واسطے شاکرون کے ہی اور انس میرا واسطے طالبون کے ہی اور رحمت میری واسطے محسنون
کے ہی اور مغفرت میری واسطے تائبونکے ہی اور مین خاص مشتاقونکا ہون طال شوق الابرار الی لقائی وانا الیہم اشد شوقا
فرد دل ہی اور شوق تیرا ہی اور دل سے زندگی کا یہی مایہ یہی ہی حاصل پھر واسطے کمال نعمتون اور لذتون بہشت کے
فرماتا ہی کہ وَاَنْتُمْ فِیْہَا خٰلِدُوْنَ اور تم بیچ اسکے ہمیشہ رہنے والے ہو اور وہان کمال نعمت سے ہی بیم زوال وَتِلْکَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ
اُوْرِثْتُمُوْہَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اور یہہ ہی وہ بہشت جو وارث کئے گئے ہو تم اسکے بمقتضائے وعدہ لوز شئن عبا فامن کان
تقا بسبب اس چیز کے کہ تھے تم کرتے دنیا مین خیرات اور طاعت جزا کو بلفظ میراث لایا کہ خاص ہی باستحقاق ہاتھہ آئی ہی لکم
فِیْہَا فَاکِہَةٌ کَثِیْرَةٌ مِّنْہَا تَاْکُلُوْنَ واسطے تمھارے ہی بیچ بہشت کے میوہ بہت اومین سے کہ کھاتے ہو ہمیشہ طعام کے ساتھ

کہ حدیث میں واقع ہی کہ کوئی کسی درخت بہشت کے سے میوہ نہ توڑیگا مگر اُسی دم مثل اُس میوہ کے آہی درخت میں لگ جاویگا اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ
فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ تحقیق کافر بیچ عذاب دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہیں لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ سست
اور سبک کیا جاویگا اُنسے عذاب اور وہ بیچ عذاب کے نا امید ہیں رحمت اور نجات اور خفت عقوبات سے وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ
الظّٰلِمِيْنَ اور نہیں ظلم کیا ہمنے اُنکو اس عذاب دینے میں لیکن تھے وہی ظالم کہ شرک لائے تھے اور عبادت کو غیر محل میں رکھا تھا وَ
نَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ اور پکارینگے کہ ای مالک چاہ اللہ سے کہ موت ڈال دے اوپر ہمارے پروردگار تیرا تو کہ چھوٹ جاویں
ہم عذاب سے قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ کہیگا مالک خازن دوزخ جواب میں اُنکے بعد ہزار سال کے یا بعد چالیس دن کے ایام آخرت سے
تحقیق تم ہمیشہ رہنے والے ہو نہ دوزخ سے نکلوگے نہ عذاب ہلکا ہوگا پھر حق تعالی بعد جواب مالک کے فرماویگا لَقَدْ جِئْنٰكُمْ
بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ البتہ تحقیق لائے ہم تمھارے پاس حق بات پیغمبر کی زبانی اور لیکن اکثر تمھارے واسطے
حق بات کے ناخوش رکھنے والے ہیں اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ بلکہ مقرر اور محکم کیا ہی کافروں نے کچھ کام رد اور باطل کرنے حق
باتکے میں یا فریب واسطے پیغمبر ونکے پس تحقیق ہم بھی مقرر اور محکم کرنے والے ہیں کام کے واسطے بدلے اُنکے کے اور رد کرنے مکر انکے
کے اور فتح دینے پیغمبر ونکے اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ کیا گمان کرتے ہیں مکار کفار یہہ کہ ہم نہیں سنتے آہستہ بولنا دلونمین انکا
اور مصلحت کرنا اُنکا بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ یون نہیں بلکہ بھیجے ہوئے ہمارے فرشتے حفظہ نزدیک اُنکے لکھتے ہین اُسکو فرمان ہمارے
سے پھر جبکہ ہمارے فرشتون پر کچھ بات اُنکی چھپی نہین تو ہم پر کہ خداوند ہیں کیونکر پوشیدہ رہے قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ کہہ ای محمد
صلے اللہ علیہ وسلم اگر ہوتی واسطے اللہ کے اولاد جیسا کہ گمان تمھارا ہی فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ پس مین پہلا عبادت کرنیوالا اُسکا
ہون ساتھ یگانگی کے چاہئے کہ مین جانتا اور میں جو نہیں جانتا اسکا فرزند تو تم کہانسے اثبات کرتے ہو صاحب کشاف نے معنے ٰیہہ نہیں آیت
کے کہا ہی کہ اگر خدا کا فرزند ہوتا اور برہان صحیح اور حجت روشن سے ثابت ہوتا پس اول میں تعظیم کرنیوالا اُنکا ہوتا اُسکو یہہ بات بسبیل
تمثیل ہی اور مبالغہ نفی اولاد رب العباد میں امام زاہد نے لکھا ہی کہ ایکدن نضر بن حارث بیٹھا تھا اکثر سردار قریش کے حاضر تھے ایک آیت
قرآن میں خوض کر کر استہزا کرنے لگا ولید بن مغیرہ نے کہ ان دنون طرف اسلام کے مائل تھا اور مدح قرآن کیا کرتا تھا کہا ای نضر
قرآن پر ہنستا ہی قسم ہی خدا کی نہیں کہتا محمد مگر حق نضر نے کہا میں بھی حق کہتا ہون محمد کہتا ہی لا الہ الا اللہ میں بھی کہتا ہون
لا الہ الا اللہ لیکن اضافت کرتا ہون میں کہ فرشتے بنات اللہ ہیں یہہ بات پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچی حضرت ناخوش ہوئے
جبرئیل علیہ السلام یہہ آیت لائے نضر نے ولید کے سامنے یہہ آیت پڑھی اور کہا کہ خدائے محمد نے میری تصدیق کی اس آیت میں کہ
ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین ولید نے کہا ای احمق خدائے محمد نے تیری تکذیب کی کیونکہ ان بمعنے نفی ہی کہتا ہی کہ نہین
اور نتھا واسطے خدا کے ولد پھر فرمایا کہ میں اول موحد ونکا ہون سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ
پاکی سے عیبی ہی پروردگار آسمانون کے کو اور زمین کے کو پروردگار عرش کے کو اس چیز سے کہ بیان کرتے ہیں کافر یعنے فرزند
ٹھہراتے ہیں فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ پس چھوڑ دے اُنکو تو کہ سعی کریں باطل میں اور کھیل میں مشغول
ہون بیچ دنیا کے یہانتک کہ ملیں اُس دن سے جو وعدہ دئے جاتے ہیں ملاقات اُسکیکا کہ روز قیامت ہی وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ
اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ اور وہی ہی اللہ ساتھ استحقاق سجدے کے بیچ آسمانونکے معبود فرشتوں کا ہی اور بیچ زمین کے معبود جن اور انس

کاہی وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ اور وہ ہی حکمت والا علم والا ہی وَتَبَارَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا اور بہت برکت
والا ہی وہ کہ واسطے اسکے ہی پادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور جو کچھ درمیان انکے ہی یعنے سب پر حکم اسکا ساری جاری ہی
وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ اور نزدیک اُسکے ہی علم اس ساعت کا کہ قیامت جسمین قایم ہوگی وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ اور طرف اُسکے
پھیر جاوینگے سب خلائق اُسدن وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ اور نہین اختیار رکھتے اُسدن وہ
لوگ کہ پکارتے ہین اور عبادت کرتے ہین سوا خدا کے شفاعت کرنا یعنے معبود کفار کے فرشتے اور جن اور انس اور بت
کہ مشرک اُنکی شفاعت کی امید رکھتے ہین اُسدن شفاعت کر سکینگے إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ مگر وہ شخص کہ گواہی دے
ساتھ حق کے جیسے فرشتے اور عیسے اور عزیر علیہم السلام کہ انکو رتبہ شفاعت کا ہی کیونکہ اُنھون نے گواہی ساتھ حق دی ہی
اور وہ جانتے ہین انکو کہ زبان سے گواہی دیتے ہین اور اُنکی شفاعت نکرینگے مگر مومنان گنہگار کی وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ
اللَّهُ فَأَنَّى يُؤْفَكُونَ اور اگر پوچھے تو عابدون یا معبودون کو کہ کسنے پیدا کیا ہی انکو البتہ کہینگے اللہ نے کیونکہ کمال ظہور سے اسکے جواب
کہنے کی جگہ نہین سکتے کہ کہان سے پھیرے جاتے ہین مشرک عبادت حق سے طرف عبادت غیر اسکی کے وَقِيلِهِ يَا رَبِّ إِنَّ
هَؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُونَ اور بہت کہا کرتا ہی پیغمبر یا قسم ہی اس کہنے کی پیغمبر کے یا نزدیک اللہ کے ہی جاننا قول رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا کہ کہا ای پروردگار میرے تحقیق یہہ معاندان قریش ایک قوم ہین کہ نہین ایمان لاتے از روے عناد اور جہالت کے
فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ پس منہہ پھیر لے تو اُنسے یعنے دعوت اُنکی سے یا بدلے اُنکے اور کہہ کہ سلامتی مانگتے ہین ہم یہہ حکم ساتھ
آیت سیف کے منسوخ ہی فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ پس البتہ جان لینگے سرانجام کفر اپنے کا جب عذاب اُتریگا دنیا مین یعنے
بدر کے اور عقبی مین وقت دخول نار کے سورۃ دخان مکی ہی اُنسٹھ آیتین ہین تین سو چالیس کلمے ہین چار سو اکتیس حرف
ہین فواصل اُسکے من ہین اور ربط اسکا سورہ زخرف سے یہہ ہی کہ افتتاح دونکا ساتھ ذکر قرآن کے اور اختتام دونکا ساتھ ذکر قرآن کے ہی واللہ اعلم

سُورَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ تسع وخمسون آية

حٰمٓ امام محمد حکیم ترمذی سے امام ابو اللیث نے اپنی تفسیر مین نقل کیا ہی کہ حق تعالے نے سب احکام اور قصص حروف مقطعات
کہ اوایل سورتون مین مجملا جمع فرماے ہین اور جو اسکو نہین جانتے مگر اہل نبوت اور ولایت پس واسطے تفہیم عوام کے تمام سورتون
مین تفصیل کی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ حروف اشارت طرف کلمات کے ہین چنانچہ حم مین کہا ہی کہ حمیت المحبین حمایت کی مین نے
دوستون اپنے کی توجہ رکھنے سے طرف ماسواے کے یعنے التفات غیر کا انکے دل سے دور کیا اور بعضے یہہ معنے کہتے ہین حم الی قضیہ یعنے
کام بن چکا اور معلوم ہو چکا وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ قسم ہی کتاب بیان کرنے والے کی یعنے قرآن کی کہ نص کرے إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي
لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ تحقیق ہمنے اُتارا ہی اسکو بیچ رات برکت والی کے کہ شب قدر ہی اور کوئی شب
برابر اسکے ہو کہ کتاب کریم جو سبب نفع دینی اور دنیوی اور باعث فائدہ صوری اور معنوی ہی بیچ اس خصوصیت آسمان
دنیا پر اتری تحقیق ہم ہین ڈرانے والے ساتھہ اُتارنے قرآن کے اس رات مین بعضے کہتے ہین کہ لیلہ مبارکہ شب برات
ہی کہ شب نصف شعبان ہی اور برکت اُسکی یہہ ہی کہ فرشتے اُترتے ہین دعائین قبول ہوتی ہین حصے روزی اور آجال کے
ہین رزق بٹتے ہین فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ بیچ اس شب کے جدا اور تفصیل کیا جاتا ہی ہر کام حکمت والا یا ہر کام محکم کیا گیا ہی

بیچ سارے برس کے رزقون اور اجلون سے سمجھ لیجئے کہ شب برات بڑی بزرگ راتون سے ہی کہ حقتعالے نے اس امت کو
عنایت فرمایا ہی حدیث مین ہی کہ اس شب بخشے جاتے ہین گنہگار ساتھہ شمار بالون کے گوسفندان بنی کلب کے ہین اور
اس رات آب زمزم زیادہ ہوتا ہی صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ حدیث مین ہی جو کوئی اس شب سو رکعت نماز پڑھیگا حق تعالے سو
فرشتے اُتاریگا کہ اُسکے ہمراہ رہین تیس فرشتے اُسے بشارت بہشت کی دینگے اور تیس فرشتے اُسکو عذاب دوزخ سے امین کرینگے
اور تیس فرشتے آفات دنیوی اُس سے ٹالینگے اور دس فرشتے مکر شیطان کے اُس سے دفع کرینگے اور اس رات وظیفے
نعمتونکے اوپر بندون کے قسمت کرتے ہین اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا حکم کیا ہمنے حکم کرنا ساتھہ تفصیل کرنے تقضایا کے اس شب مین نزدیک اپنے سے
اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ تحقیق ہم ہین بھیجنے والے تجھکو کہ محمد ہو صلے اللہ علیہ وسلم رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ رحمت پروردگار تیرے کی طرف سے اوپر خلق کے
چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہی وما ارسلناك الا رحمة للعلمین یا ہم بھیجنے والے ہین جبرئیل کو ساتھہ قرآن کے اوپر حبیب اپنے کے یا فرشتون
کو اس رات مین ساتھہ سلام مومنانکے اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ تحقیق اللہ سننے والا ہی سب باتین بندون کی جاننے والا ہی نیتین
اُنکی رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا پروردگار آسمانونکے اور زمین کے طرف سے اور جو کچھہ درمیان اُنکے ہین جانو اے لوگو
اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ اگر ہو تم یقین لانیوالے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ کہ زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی
رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ پروردگار تمھارا اور پروردگار باپون تمھارے پہلونکا بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ بلکہ کافر بیچ
شک کے ہین قرآن سے کھیلتے اور ٹھٹھا کرتے ساتھہ اُسکے فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ پس منتظر رہ واسطے اُنکے اُس دن
کے کہ لاویگا آسمان دھوان ظاہر عرب والے اکثر غالب کو دخان کہتے تھے پس مراد عذاب ہی کہ انکو لگا جامع المعانی مین ہی کہ مراد دخان
ہی کہ فتح مکے کے دن چڑھا تھا بعضے کہتے ہین مراد زمانہ قحط ہی کہ پیغمبر کی دعا سے کافرون پر آیا تھا یہان تک کہ کتنے موے ہوئے ہڈیان
سمیت کھاتے تھے شدت بھوکھہ کی سے اُنکی آنکھونکے آگے اندھیرا آگیا تھا اُسکو تعبیر دھوئین سے فرمایا اور مقرر ہی کہ ہوگا
ضعف بصر سے درمیان اپنے اور آسمان کے دھوین کی شکل کچھہ نظر آتی ہی اور قحط کے برس بسبب خشکی سالی کے
غبار سیاہ زمین سے اُٹھتا تھا دھوئین کی شکل اسیواسطے سال قحط کو سنة الغبرا کہتے ہین اور وجہ تسمیہ عام الرمادی بھی یہی ہی
اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ دھوان ایک علامات قیامت سے ہوگا چنانچہ حدیث اشراط الساعة مین ہی اور وہ دھوان پھیلا ہوگا
کہ مشرق سے مغرب تک يَّغْشَى النَّاسَ ڈھانک لیگا لوگون کو چالیس دن تک مسلمانون کو مثل زکام کے ایک حالت ہوگی
اور کافر بیہوش اور سراسیمہ ہونگے اور فرشتے کہینگے کافرونکو هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ یہہ ہی عذاب دردناک کہ حق تعالی
نے وعدہ کیا تھا وہ زاری لاچاری سے کہینگے رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ اے پروردگار ہمارے کھولدے ہم سے
عذاب تحقیق ہم ایمان لانے والے ہین بعد رفع عذاب کے یعنی جو یہہ بلا ہم سے دور ہو تو ایمان لاوین حق تعالے فرماویگا اَنّٰى لَهُمُ
الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ کہان ہی واسطے اُنکے نصیحت پکڑنا آنے عذاب سے اور حال آنکہ آیا اُنکے پاس پیغمبر
بیان کرنیوالا احکام اور ظاہر کرنیوالا معجزات اور وہ اُس سے پندپذیر نہوے ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ پھر پھرے
اُس سے اور ایمان نہ لائے اور کہنے لگے سکھلایا ہوا ہی یعنی جبر اور یسار نے قرآن سکھا دیا ہی دیوانہ ہی دماغ مین خلل
واقع ہوا ہے اور باوجود اسکے جو وعدہ ایمان کا دیتے ہین وہ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ تحقیق ہم

کھوسانہ ۲۰

کھولنے والے ہین عذاب اسنے تھوڑا سا کھولنا یا تھوڑا سا زمانا سا تھہ دعا کے پھر گئے تا آخر عمر وں انکی کے ایکن کچھہ فائدہ نہ کیا تحقیق
تم پھرنے والے ہو طرف کفر کے لکھا ہے کہ وقت قحط کے قریش نے مدینے مین آکر حضرت کو قسم دلوا کر دعا کروا لی آپنے دعا کی
قحط دفع ہوا اور وہ ویسے ہی کفر پر قایم رہے اور موافق قول انکے کے کہ دخان کو علامات قیامت سے لیتے ہین جب لوگ
دعا اور زاری کرینگے بعد چالیس دن کے وہ دھوان دور ہوگا اور وہ پھر جاوینگے اس حال پر کہ رکھتے تھے شرک
اور فسق سے یَوۡمَ نَبۡطِشُ الۡبَطۡشَةَ الۡکُبۡرٰی یاد کر اس دن کو کہ پکڑینگے ہم کافرون کو پکڑنا بڑا یعنے روز قیامت کو بعضے کہتے
ہین مراد روز بدر ہے حق تعالے وعید کرتا ہے مشرکو نکو کہ بڑی عقوبت قتل اور قید سے تم پر لا دینگے اِنَّا مُنۡتَقِمُوۡنَ تحقیق ہم
بدلا لینے والے ہین اسدن وَلَقَدۡ فَتَنَّا قَبۡلَهُمۡ قَوۡمَ فِرۡعَوۡنَ وَجَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌ کَرِیۡمٌ اَنۡ اَدُّوۡۤا اِلَیَّ عِبَادَ اللّٰهِ اور البتہ تحقیق آزمایا تھا ہمنے پہلے
کفار مکہ سے قوم فرعون کی کو کہ قبطی تھے اور آیا تھا انکے پاس پیغمبر بزرگوار حسب نسب مین یعنے موسی بن عمران علی نبینا
وعلیہ السلام یہہ کہ ادا کرین یعنے ہاتھہ اسنے اٹھا او اور حوالہ کرین طرف میرے بندگان خدا کو یعنے بنی اسرائیل کو اِنِّیۡ لَکُمۡ رَسُوۡلٌ
اَمِیۡنٌ وَّاَنۡ لَّا تَعۡلُوۡا عَلَی اللّٰهِ تحقیق مین واسطے تمہارے پیغمبر ہون امانت دار وحی مین اور خیر خواہ خلق کا اور یہہ کہ نہ سرکشی کرو اوپر
اللہ کے اور نہ ہلکا جانو وحی کو اِنِّیۡۤ اٰتِیۡکُمۡ بِسُلۡطٰنٍ مُّبِیۡنٍ تحقیق مین لانے والا ہون تمہارے پاس دلیل روشن اور جب صدق
مدعا اپنے کے فرعونیون نے بعد سننے اس بات کے قصد آزار موسی علیہ السلام کیا حضرت موسی نے کہا وَاِنِّیۡ عُذۡتُ بِرَبِّیۡ وَ
رَبِّکُمۡ اَنۡ تَرۡجُمُوۡنِ اور تحقیق مین نے پناہ پکڑی ہے ساتھہ پروردگار اپنے کے اور پروردگار تمہارے کے اس سے کہ سنگسار
کرو تم مجھکو یا قتل کرو یا دشنام دو اور وہ نگہبان میرا ہے وَاِنۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا لِیۡ فَاعۡتَزِلُوۡنِ اور اگر نہین یقین لاتے
تم ساتھہ میرے پس ایکطرف ہو جاؤ مجھسے اور مت ستاؤ مجھکو مصرعہ امید خیر نہین تم سے شر نہ پہنچاؤ وہ انہون نے
بات حضرت موسی کی قبول کی اور رہا تھا در پے ستانے اور ایذا دینے کے فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوۡمٌ مُّجۡرِمُوۡنَ پس دعا
مانگی موسی نے پروردگار اپنے سے تحقیق یہہ گروہ قبطی قوم ہین ثابت کفر اور کبر پر یعنے انکو ہلاک کر کہ مشرک ہین حق تعالے نے
دعا موسی علیہ السلام کی قبول کی اور فرمایا فَاَسۡرِ بِعِبَادِیۡ لَیۡلًا اِنَّکُمۡ مُّتَّبَعُوۡنَ پس لیچل بندون میرے کو رات کو
مصر سے تحقیق تم پیچھا کئے جاؤ گے یعنے تم جب جاؤ گے تو فرعون کو خبر ہو کر تمہارے پیچھے آویگا اور تم دریا پر پہنچوگے
تو عصا دریا مین مارنا دریا پھٹ جاویگا راہین پیدا ہونگی تو کہ بنی اسرائیل گذر جاوین وَاتۡرُكِ الۡبَحۡرَ رَهۡوًا اور چھوڑ دے
دریا کو خشک اسی طرح کہ راہین او سمین بنی ہون یعنے دوسری بار عصا مت مار کہ بحال اول رجوع کرے اور چھوڑ دے
اسکو کہ قبطی اوسمین در آوین اور مت ڈر اِنَّهُمۡ جُنۡدٌ مُّغۡرَقُوۡنَ تحقیق وہ لشکر ہین کہ غرق کئے جاوینگے یعنے سب ڈوبنا
ڈوب جاوینگے پس فرعونی سب کے سب ڈوبے کَمۡ تَرَكُوۡا مِنۡ جَنّٰتٍ وَّعُیُوۡنٍ وَّزُرُوۡعٍ وَّمَقَامٍ کَرِیۡمٍ وَّنَعۡمَةٍ کَانُوۡا فِیۡهَا فٰکِهِیۡنَ کَذٰلِكَ
بہت کچھہ چھوڑ گئے باغون سے او چشمو نسے اور کھیتو نسے اور مکان پاکیزہ سے اور آرام کی چیزین کہ تھے بیچ اسکے
عیش کرتے اسیطرح سے ہی کام سا تھہ تبار جھٹلانے والونکا وَاَوۡرَثۡنٰهَا قَوۡمًا اٰخَرِیۡنَ اور وارث کیا ہمنے انکا دوسری قوم
دوسری کو مراد بنی اسرائیل سے فَمَا بَکَتۡ عَلَیۡهِمُ السَّمَآءُ وَالۡاَرۡضُ وَمَا کَانُوۡا مُنۡظَرِیۡنَ پس نہ روئے اوپر انکے آسمان
اور زمین یعنے انکے ہلاکت کا کسی نے غم نکیا اور کوئی حساب مین نہ لایا اور نہ ہوئے ڈھیل دیئے گئے ایک دم سے دوسرے

ومعالم التنزیل میں ہی کہ جب مسلمان مرتا ہی چالیس صباح زمین و آسمان روتے ہیں انس بن مالک رضی سے منقول ہی کہ پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی بندہ نہیں مگر واسطے اسکے دو دروازے ہیں آسمان زمین کہ ایک میں سے رزق اسکا اترتا ہی
دوسرے میں سے عمل اسکے چڑھتے ہیں پس جب بندہ مرتا ہی یہہ دونوں در کہ نزول رزق اور عروج عمل سے محروم رہتے ہیں اوسپر روتے ہیں عطا
رحمہ نے کہا ہی کہ گریہ آسمان سرخی اطراف اسکے کی ہی معالم میں ہی کہ جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے آسمان اوپر
رویا اور رونا اسکا یہہ تھا کہ اطراف اور کنارے سرخ ہوگئے فرد و سرخی شفق نہیں ہی بے وجہ ماتم شہید کربلا کا ملا بدر الدین
سرہندی نے حضرات القدس میں لکھا ہی کہ حضرت مجدد کے انتقال کے دن بھی آسمان سرخ ہوگیا تھا بیت اولیا کے
غم میں روتا ہی فلک اس سبب سے سرخ ہوتا ہی فلک بعضون نے کہا ہی کہ رونا آسمان زمین کا مثل رونے آدمیون
کے ہی بعضے کہتے ہیں کہ جو علامت پر ظاہر ہوتی ہی سو دلیل ہوتی ہی اوپر حزن اور تاسف انکے جیسے گریہ کہ اغلب دال غم اور
اندوہ پر ہوتا ہی پھر تقدیر فرعونیوں کا ایسا عمل تھا کہ آسمان پر جاتا اور زمین پر بھی کام بھلا نہیں کیا تھا آسمان زمین انپر روتے
فرد مرے پھر ایسے کے غم خاک ہو ٭ کہ جتنا ہو خس کم جہان پاک ہو وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ مِنْ فِرْعَوْنَ
اور البتہ تحقیق نجات دی ہمنے بنی اسرائیل کو عذاب رسوا کرنیوالے فرعون کے سے إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِنَ الْمُسْرِفِينَ تحقیق
وہ تھا سرکش حد سے نکل جانیوالے ایمان کے وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى الْعَالَمِينَ اور البتہ تحقیق پسند کرلیا ہی ہمنے موسی
اور مومنان بنی اسرائیل کو ساتھ علم کے یعنے جان لیا ہی ہمنے کہ یہہ لائق ہیں اسکے کہ پسند کریں ہم انکو اوپر عالموں کے زمانہ
اُنکے کے وَآتَيْنَاهُمْ مِنَ الْآيَاتِ مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُبِينٌ اور دی ہمنے انکو نشانیون قدرت اپنی سے وہ چیز کہ تھی بیچ اسکے آزمائش ظاہر
جیسے دریا کا پھٹنا اور من اور سلوی کا اترنا إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَيَقُولُونَ إِنْ هِيَ إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِينَ تحقیق یہہ کفار قریش
البتہ کہتے ہیں نہیں مآل کار اور خاتمہ حال مگر موت ہماری پہلے دنیا میں اور نہیں ہم پھر جلائے گئے اور اٹھائے گئے بعد موت
فَأْتُوا بِآبَائِنَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ پس لے آؤ باپوں ہماروں کو اگر ہو تم سچے بعث بعد موت میں سمجھ لیجے کہ یہہ بات انکی جہل سے تھی کیونکہ
جسکا وقوع وقت خاص میں مقرر ہو تو یہہ نہیں ہی کہ جس وقت اسکا ظہور چاہو ہو جاوے پس وعدہ بعث آخرت میں ہی اگر
دنیا میں واقع نہو مضایقہ نہیں أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ کیا قوم قریش بہتر ہیں قوت شوکت مال متاع میں یا قوم تبع حمیری کہ
لشکر نہایت کثرت میں بڑا شان شوکت والا تھا وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور جو لوگ کہ پہلے قوم تبع سے تھے جیسے عاد اور ثمود اور
سوا اسکے جب ایمان نہ لائے أَهْلَكْنَاهُمْ ہلاک کیا ہمنے انکو إِنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ تحقیق وہ تھے کافر منکر بعث حشر کے سمجھ لیجے کہ تبع
بادشاہ تھا حمیر سے کنیت اسکی ابو کرب اور نام سعد بن ملیکا کرب تھا فوجیں لئے ہوئے مشرق سے مغرب پھرا تھا حیرہ
کی بنا ڈالی اور بقول اکثر سمرقند بھی اسنے بنایا ایک روایت ابن عباس رضی سے ہی کہ وہ پیغمبر تھا اور حدیث میں ہی کہ نہیں جانتا
میں کہ تبع پیغمبر تھا یا غیر پیغمبر حضرت عائشہ سے منقول ہی کہ دشنام مت دو تبع کو کہ اسلام لایا تھا اور اسیواسطے حق تعالے نے
قوم کی اسکے مذمت کی ہی نہ اسکی بعضون نے کہا ہی بادشاہ یمن کا تھا معالم التنزیل میں ہی کہ جسوقت میں اسکے بیٹے کو مار ڈالا
اسنے ہلاک اور غارت کرنے کا اہل مدینہ کے قصد کرکے لشکر جمع کیا دو مرد دانا بنی قریظہ میں سے کعب اور اسد نام یہہ خبر سنکر
اسکے پاس آکر کہنے لگے کہ ایسی جرات نکر یہ مدینہ مقام ہجرت نبی آخر زمان ہی اور انکی تعریف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کی اسنے دوست

مارے سے اہل مدینہ کے توبہ کی اور پہلے آتش پرست تھا ان دونوں زاہدوں کے ہاتھ پر اسلام لایا اور جماعت اہل کتاب کو ساتھ ہو کے
یمن کو چلا گئی شخص ہذیل راہ میں اسکو کہنے لگے کہ ہم تجھے وہ مقام بتادیں جہاں خزانہ ہے لؤلؤ اور زمرد اور یاقوت اور زبرجد اسنے کہا کہاں ہے
کہا مکے میں اور غرض انکی یہ تھی کہ خانہ کعبے کا قصد کر کر ہلاک ہو جاوے تبع نے احوال پہلے آدمیوں سے پوچھا انھوں نے کہا مگر یہ خیال مت کیجئے
وہ عجب بقعہ شریفہ ہے روئے زمین پر جس کسی نے اسکا قصد کیا ہلاک ہوا تم وہاں حاضر ہوکر تعظیم اسکی بجا لاؤ اور قربانی کرو تبع نے خانہ کعبہ میں
حاضر ہوکر غلاف چڑھایا اور چھ ہزار اونٹ نحر کئے اور وہاں سے متوجہ طرف یمن کے ہوا قوم اسکی حمیر اس سے پھر گئے کہ تو دین باپ
سے برگشتہ ہے تبع دلائل خداپرستی کے لایا انھوں نے ایک نہ مانی اور کہنے لگے ہم ساتھ آتش کے امتحان کرینگے اور وہ آگ دامن کوہ میں
یمن تھی دو شخصوں کا جو آپس میں جھگڑا ہوتا تھا اوسمیں کو دیتے تھے جھوٹا جل جاتا تھا سچا بچ جاتا تھا چنانچہ مثل ہندیوں کی ہے
سانچ کو آنچ نہیں القصہ پہلے آدمی کتابیں اپنے لئے آگ میں کو دے سلامت نکل آئے اور وہ گروہ سب جل گئے اور بات سیر
نزدیک ثابت ہے کہ تبع نے نام حضرت کے صلے اللہ علیہ وسلم کو لکھا اور شامول یہودی کو دیا کہ پیغمبر کو اگر پاؤ تو دیجو والا اولاد اپنی کو وصیت کیجیو
کہ حضرت کو پہنچادے ایسی وہ ان فرزند نسل شامول سے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہوئے انھوں نے حقیقت نامے کی عرض کی
حضرت نے تین بار فرمایا مرحبا بالاخ الصالح اور رقاشی رح سے منقول ہے کہ ابو کرب اسعد حمیری تبع ایمان لایا تھا سات سو برس پہلے
بعثت حضرت کے حضرت پر اور ربیع الدرر میں ہے کہ ایک ہزار چالیس برس پہلے بعثت کے ایمان لایا تھا واللہ اعلم وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ اور نہیں پیدا کیا ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ درمیان انکے ہے کھیلتے ہوئے یعنے ساتھ حکمت کے پیدا کیا ہے نہ ساتھ
کھیل کے بلکہ سب مخلوقات حکمت کا باعث ظہور ہیں لاہیں ہم اور حکمت نہیں چاہتی کہ آدمیوں کو معطل اور مہمل چھوڑ دیں ہم بن ثواب اور عقاب
مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ نہیں پیدا کیا ہم نے اہل آسمان اور زمین کو مگر ساتھ حق کے کہ ثواب دینا ہے طاعت پر
اور عذاب کرنا ہے معصیت پر اور لیکن اکثر منکر بسبب غفلت اور عدم فکر کے نہیں جانتے کہ فعل حکیم کا ساتھ حق کے ہوتا ہے اِنَّ
يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ تحقیق دن جدا ہونے حق کا باطل سے اور جدا ہونے مومنوں کا کافروں سے اور مطیع کا عاصی سے وعدہ ہے ان
سب کا اور وقت ہے جمع ہونے سب آدمیوں کا يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ جسدن دفع کریگا کوئی
دوست دوست سے کچھ عذاب اور نہ دوست مدد دیا جاوے گا کسی دوست سے مگر جسکو رحمت کی اللہ نے یعنے مومن
مدد دیا جاوینگے اور آپس میں ایک دوسرے کی شفاعت کرینگے ضمیر کی راجع طرف مولی پہلے کے ہے باعتبار المعنی لانہ عام
کما فی البیضاوی اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ تحقیق اللہ غالب ہے جسکو وہ عذاب کرے کون چھڑا سکے مہربان ہے جسپر رحمت
کرے اسکا اور شفاعت اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ تحقیق درخت سیہنڈ کا یعنے پھل اسکا کھانا ہے گنہگار کا یعنے
ابوجہل کا اور جب اسکو گنہگار کھاوینگے كَالْمُهْلِ مانند تانبے گلے ہوئے کے يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ جوش مارےگا بیچ پیٹوں
مانند جوش مارنے آب گرم کے یعنے دل جگر اور انکا ٹکڑے ٹکڑے کر دیگا پھر حکم ہوگا زبانیہ دوزخ کو گنہگار خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ
اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ پکڑو اس گنہگار کو پس کھینچو قہر اور غضب سے بیچوں بیچ تک دوزخ کے ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ
الْحَمِيْمِ پھر ڈالو اوپر سر اسکے عذاب آب گرم سے تو کہ سارا بدن اوپر سے ساتھ اس پانی کے معذب ہو جیسا
کہ بدن اسکا اندر سے ساتھ زقوم کے معذب ہے اور کہینگے اسکو ذُقْ چکھ اس عذاب کو اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ تحقیق تو

تو ہی عزت والا نزدیک قوم اپنی کے بزرگی والا زعم اپنے مین ابوجہل نا اہل کہا کرتا تھا کہ مین اعز و اکرم وادی ہون بطحا مین مجھ سے عزیز
اور بزرگوار نہ کوئی نہین ہی سو اُسکو اسدن حقتعالے فرماویگا کہ کہو چکہہ عذاب کہ تو دعوا کرتا تھا کہ مین عزیز کریم ہون اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ
بِهٖ تَمْتَرُوْنَ تحقیق یہہ عذاب وہ چیز ہی کہ تھے تم ساتھ اُسکے شک لاتے اب ظاہر دیکھو اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ تحقیق پرہیزگار
بیچ مقام امن والے کے ہین فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ بیچ بہشتونکے اور چشمونکے يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ پہنے نے
نرم ریشم او زنافتے سے دراںحال کہ آمنے سامنے ہونگے مجالس مین ایکدوسرے کے توکہ آپس مین دیکھکر خوش ہون بعضون نے
لکھا ہی کہ یہہ مقابلہ دار الجلال مین مہمانی کے دن ہوگا کہ حقتعالے ایک خوان پر سب مومنونکو بٹھا دیگا سب آپسمین ایک دوسریکا منہہ دیکھینگے
كَذٰلِكَ اسیطرح رہینگے نہ تغیر ہوگا نہ تبدیل وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ اور بیاہ دینگے ہم اُنکو ساتھ حورون گورے رنگ
اچھی آنکھون والیونکے بیضاوی مین ہی کہ اختلاف ہی بیچ اسکے کہ وہ عورتین دنیا کی ہونگی یا غیر اُنکے يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ
اٰمِنِيْنَ منگالیونگے بیچ بہشت کے ہر ایک میوہ کی کہ آرزو کرینگے دراںحال کہ امین ہونگے ضرر اور نقصان اُسکے سے لَا
يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى نچکھینگے وہ بیچ آخرت کے موت کو مگر موت پہلی کہ دنیا مین چکھہ چکے سمجھ لیجیے کہ لوگون کے
نزدیک یہہ ہوا ہی کہ ہر زندگی کے واسطے موت ہی سو حقتعالے خبر دیتا ہی کہ حیات بہشت کو مرگ نہین وَوَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ
اور بچایا حق تعالے نے بہشتیونکو اور دور کیا اُنسے عذاب دوزخ کا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ از روے فضل کے کہ واقع ہی پروردگار
تیرے سے ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ یہہ عذاب سے بچانا اور حیات ابدی عنایت فرمانا یہی ہی مراد پانا بڑا فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ
لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ پس سوا اسکے نہین کہ آسان کیا ہمنے قرآن کو اوپر زبان تیری کے توکہ قوم تیری سمجھین اور نصیحت پکڑین
اور جو پند پذیر نہوے فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ پس منتظر رہ اُس چیز کا کہ اوپر اُنکے اُتریگی تحقیق وہ بھی منتظر ہین اُس چیز کے کہ تجھپر نازل
ہو لیکن تجھپر نصرت الٰہی اُتریگی اُنپر عذاب نامتناہی نظم دوستون کو فتح تازہ ہی دشمنون کو رنج بے اندازہ ہی
اُنکو ہر پل وعدہ حسن المآب ہی اُنکو ہر دم ہیبت ذو العذاب وہان ہی رحمت یہان ہی زحمت کے گمان مومن و کافرین ہی
یہہ فرق جان رسورہ جاثیہ مکی ہی سینتیس ۳۷ آیتین ہین چار سو اٹھاسی ۴۸۸ کلمے ہین تین ہزار ایک سو اکانوے حرف ہین وجہ فضل
اسکی عنہی اور نظم اور تطبیق اُسکی سورہ دخان سے یہہ ہی کہ اختتام اُسکا بذکر قرآن تھا افتتاح اُسکا بھی ساتھ ذکر قرآن کے ہی اور دوسری
سورۃ الجاثیۃ مکیۃ یہی ہی کہ ختم سورہ دخان کا ساتھ مذکور انتظار آثار قدرت کے تھا شروع اُسکا ساتھ ذکر اظہار فطرت کے ہوا واللہ اعلم وھی سبع وثلثون اٰیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ لکھا ہی کہ حروف مقطعہ اختصار اسماء الٰہی ہین حا حی اور حفیظ کی مختصر ہی اور میم ملک اور مجید کی لطائف مین ہی کہ حا حکمت
ازلی کی ہی اور میم مملکت ابدی کی حق تعالے اِن دونون کی قسم کھا کر فرماتا ہی تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اتارنا قرآن کا
اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے ہی اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ تحقیق بیچ آسمانون کے اور زمین کے البتہ نشانیان
ہین واسطے ایمان والونکے اوپر وحدت اور قدرت صانع برحق کے وَفِيْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ
اور بیچ پیدائش تمہاری کے نطفے سے اور تغیر تمہاریکی ایک حال سے طرف دوسرے حال کے اور بیچ اُس چیز کے کہ پھیلاتی
ہی بیچ زمین کے جانوروں سے نشانیان ہین قدرت کاملہ حضرت باری کی واسطے اُس قوم کے کہ یقین لاتے ہین وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

من ۳۹

مِنَ السَّمَآءِ مِن رِّزۡقٍ فَاَحۡیَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا وَتَصۡرِیۡفِ الرِّیٰحِ اٰیٰتٌ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ اور بیچ اختلاف رات اور دن کے ساتھ رنگ اور
اندازے کے اور بیچ اُس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے آسمان سے یا برسے رزق سے یعنی مینہ کہ سبب رزق کا ہی پس زندہ کیا ساتھ
اُسکے زمین کو بعد موت اُسکی کے کہ خشکی اور پژمردگی ہی اور بیچ پھیرنے باد کے کہ شرقی اور غربی اور جنوبی اور شمالی ہیں اور کوئی سرد ہی کوئی گرم
نشانیاں ہیں واسطے اُس قوم کے کہ سمجھتے ہیں تِلۡكَ اٰیٰتُ اللّٰهِ نَتۡلُوۡهَا عَلَیۡكَ بِالۡحَقِّ یہہ دلیلیں دلائل قدرت حضرت سبحان ہیں یا یہہ آیتیں ہیں آیات قرآن
ہیں کہ پڑھتے ہیں ہم اُنکو اوپر تیرے ساتھ حق کے فَبِاَیِّ حَدِیۡثٍۭ بَعۡدَ اللّٰهِ وَاٰیٰتِهٖ یُؤۡمِنُوۡنَ پس ساتھ کس بات کے بعد کلام خدا کے کہ قرآن ہی اور
نشانیوں قدرت اُسکی کے ایمان لاوینگے اگر اس کلام پر اور آیات پر ایمان نہیں لاتے اور تومنون ساتھ نے کے بھی قرات ہی وَیۡلٌ
لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِیۡمٍ واے ہی واسطے ہر جھوٹ باندھنے والے کے سخت گنہگار کے یعنی نضر بن حارث کہ یَّسۡمَعُ اٰیٰتِ اللّٰهِ تُتۡلٰی عَلَیۡهِ ثُمَّ یُصِرُّ
مُسۡتَكۡبِرًا كَاَنۡ لَّمۡ یَسۡمَعۡهَا سنتا ہی آیتوں اللہ کی کو کہ پڑھی جاتی ہیں اوپر اُسکے پھر اصرار کرتا ہی کفر اپنے پر تکبر کرتا ہوا ایمان لانے سے اوپر
گویا کہ نہیں سنتا اُسکو فَبَشِّرۡهُ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ پس خبر دے اُسکو ساتھ عذاب دردناک کے کہ دوزخ ہی ہوگا وَاِذَا عَلِمَ مِنۡ اٰیٰتِنَا
شَیۡـًٔا اتَّخَذَهَا هُزُوًا اور جب جانتا ہی اور سنتا ہی آیتوں کتاب ہماری سے کوئی چیز یعنی کوئی آیت قرآنی تو اُسکو ٹھٹھے سے پکڑتا ہی اُنکو
اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِیۡنٌ یہہ لوگ ٹھٹھے والے واسطے اُنکے ہی عذاب رسوا کرنیوالا مِنۡ وَّرَآئِهِمۡ جَهَنَّمُ پیچھے سے اُنکے دوزخ ہی یعنی بعد موت
دوزخ میں جاوینگے یا آگے اُنکے دوزخ ہی کہ اُسکی طرف متوجہ ہیں وَلَا یُغۡنِیۡ عَنۡهُمۡ مَّا كَسَبُوۡا شَیۡـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَوۡلِیَآءَ اور نہ دفع
کریگا اُنسے جو کمایا ہی اُنہوں نے اموال اور اولاد سے کچھہ ذرا عذاب خدا سے اور نہ دفع کرینگے وہ جنکو پکڑا ہی سوا اللہ کے دوست
اور معبود وَلَهُمۡ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ اور واسطے اُنکے عذاب ہی بڑا کہ شدت اُسکی حد سے ہی هٰذَا هُدًی یہہ قرآن ہی راہ دکھانیوالا
وَالَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمۡ لَهُمۡ عَذَابٌ مِّنۡ رِّجۡزٍ اَلِیۡمٌ اور جو لوگ کافر ہوئے ساتھ آیتوں پروردگار اپنے کے کہ قرآن ہی یا دلیلیں قدرت
اور حکمت اُسکے کی ہیں واسطے اُنکے ہی عذاب سخت تر قسم سے دردینے والا اَللّٰهُ الَّذِیۡ سَخَّرَ لَكُمُ الۡبَحۡرَ لِتَجۡرِیَ الۡفُلۡكُ فِیۡهِ بِاَمۡرِهٖ وَلِتَبۡتَغُوۡا
مِنۡ فَضۡلِهٖ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ اللہ وہ ہی جسنے مسخر کیا واسطے تمہارے دریا کو یعنی سطح اُسکا ہموار کیا تو کہ چیزیں متخلخل مثل لکڑی کے
اُسپر ٹھہر جاویں یا تسخیر اُسکی یہہ ہی کہ تیرنے اور سیر کرنے سے اپنے پر منع نہیں کرتا تو کہ چلیں کشتیاں بیچ اُسکی ساتھ حکم اللہ
کے اور تو کہ طلب کرو فضل الٰہی سے طرح طرح کے فائدہ مانند تجارت اور غواصی اور صید ماہی کے اور تو کہ تم شکر کرو اُسکا
اوپر ان نعمتوں کے وَسَخَّرَ لَكُمۡ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا مِّنۡهُ اور مسخر کیا واسطے تمہارے یعنی پیدا کیا واسطے منفعت تمہاری
کے جو کچھہ بیچ آسمانوں کے ہی چاند سورج تارے باران سے اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی درخت پھل پانی پہاڑ دریا بارش
سارا اپنی طرف سے یعنی اُسنے بنایا سب کچھہ نہ غیر اُسکے نے اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَكَّرُوۡنَ تحقیق بیچ مسخر کرنے اُن چیزوں
البتہ نشانیاں ہیں واسطے اُس قوم کے کہ فکر کرتے ہیں نظر دیکھنے قدرت الٰہی کو اور حکمت و سلطنت پادشاہی کو جو ہوئی اُس سے
چیزوں ظاہر ہی پس عجیب و غریب نادر ہی ہر پتے پتے میں اُسکی حکمت ہی ہر ذرہ ذرہ گواہ قدرت ہی لکہا ہی کہ جہجاہ غفاری نے
ہیں حضرت عمر کو دشنام دی عزت اُنکی تاب تحمل نہ رکہہ سکی انتقام کو اُٹھے یہہ آیت اتری قُلۡ لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یَغۡفِرُوۡا لِلَّذِیۡنَ لَا یَرۡجُوۡنَ اَیَّامَ
اللّٰهِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم واسطے اُن لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں بخش دیویں واسطے اُن لوگوں کے کہ نہیں امید رکھتے دن ہلاک اور عذاب خدا کے یعنی اُن
دنوں کی کہ جنمیں ہلاک ہونگے کافر لِیَجۡزِیَ قَوۡمًۢا بِمَا كَانُوۡا یَكۡسِبُوۡنَ تو کہ جزا دیوے ایک قوم کو ساتھ اُس چیز کے کہ تھے کماتے عفو اور درگذر کرنے سے کشادہ پیشانی

سے منقول ہی کہ مین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا ایک قاری نے یہہ آیت پڑھی حضرت عمر نے کہا الیجزی عمر بما صنع اور
بعضے کہتے ہین کہ سبب نزول اس آیت کا قصہ جہجاہ غفاری اور سنان جہنی کا ہی کہ تتمہ اُسکا سورۂ منافقون مین مذکور ہوگا
اس تقدیر پر اس آیت کو مدنی کہا جا کیونکہ یہہ سورت باتفاق مکی ہی اور تفسیر امام ثعلبی مین مذکور ہی کہ بعد نزول آیت و
من ذا الذی یقرض اللہ کے فنحاص یہودی نے کہا طعن سے کہ خدا مگر محتاج ہوا کہ قرض مانگتا ہی یہہ خبر حضرت عمر کو پہنچی تلوار
کھینچ کر چلے کہ جہان پاؤنگا اُسکو قتل کرونگا جبرئیل یہہ آیت لائے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو بلوایا وہ حاضر ہوے
آپ نے فرمایا ای عمر تلوار رکھہ کہ حق تعالے نے حکم ساتھہ عفو کے فرمایا اور یہہ آیت پڑھی حضرت عمر نے کہا یا رسول صلے اللہ علیہ
وسلم قسم ہی اُس خدا کی کہ جسنے تمکو ساتھہ حق کے طرف خلق کے بھیجا پھر اثر غضب کا منہہ پر میرے نہ دیکھوگے اور بدلے
گناہ سوا عفو کے مجہہ سے نہ مشاہدہ کروگے ثنوی دم فقیر ہین جو کہ کفر ہین عوض جرم عفو کرتے ہین بلکہ وہ چاہتے
ہین بات ایسی ہی کہ بدی کے عوض کرے نیکی اور بعضے کہتے ہین کہ حکم ساتھہ آیت قتال کے منسوخ ہی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ
جو کوئی عمل کرے نیک پس واسطے جان اپنی کے ہی یعنے ثواب اُسکا اُسکو ملیگا وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا اور جو کوئی برائی کرے پس اوپر اُسکے
ہی وبال اُسکا ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ پھر طرف پروردگار اپنے کے پھیرے جاؤگے واسطے جزا سزا پانے کے قول فعل اپنے کی
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ اور البتہ تحقیق دی ہمنے اولاد یعقوب کو توریت اور
حکم کرنا بیچ دین کے اور پیغمبری یعنے بعضون کو پیغمبر کیا اور جتنے انہین پیغمبر ہوئے ہین کسی قوم مین نہین ہوئے اور رزق دیا ہمنے انکو پاکیزہ
حلال چیزون سے یا مراد اُس سے من اور سلوی ہی وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اور بزرگی دی ہمنے انکو اوپر عالمون زمانے انکے کے
وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ اور دی ہمنے انکو دلیلین روشن امر دین مین یا معجزے یا نشانیان ظاہر معاملے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
مین تو کہ انکو پہچانین اور حکم انکا مانین پھر جو نبوت پیغمبر کی اوپر ثابت ہوگئی فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ
پس نہ اختلاف کیا انھون نے بیچ امر پیغمبر کے مگر بعد اسکے کہ آیا انکے پاس علم ساتھہ حقیقت حال اور حقیقت احوال انکے کے کہ نفر
وہ بہی پیغمبر ہین جنکا توریت مین مذکور ہی اور اُسکو پوشیدہ کیا اور وے بغاوت اور عداوت کے کہ درمیان انکے ہی
اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ تحقیق پروردگار تیرا حکم کریگا درمیان انکے دن قیامت کے
بیچ اُس چیز کے کہ تھے وہ بیچ اُسکے اختلاف کرتے یعنے اُن کلمون مین کہ بیچ توریت کے نعت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم
مین آئے تھے ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ پھر کیا ہمنے تجھکو بعد بنی اسرائیل کے
اوپر راہ کشادہ کے امر دین سے پس پیروی کر اسی راہ کی اور اُسی شریعت پر چل اور مت پیروی کر خواہشون ان لوگون
کی کہ نہین جانتے حقیقت توحید کو یعنے روسا قریش کا کہا مت مان کہ تجھکو دین آبا کی طرف بلاتے ہین اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ
مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا تحقیق وہ ہرگز نہ دفع کرینگے تجھہ سے اللہ سے عذاب کچھہ جو وہ تجھہ پر لاویگا وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ
اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ تحقیق ظالم بعضے اُنکے دوست ہین بعض کے اور دوستی اُنکی آپس مین ہم جنس ہونے سے ہی اور تجھکو
جو اُنسے جنسیت نہین تو اُنکی خواہشون کی طرف مت جا مصاحب اپنے جنس کا طلب کر فرد یار وہ ہی کہ اپنا ہو ہم جنس اُنس
رافت ہو جن کو کیونکہ بانس وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ اور اللہ دوست ہی پرہیزگارونکا تو بہی اُنکو دوست رکھہ هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ

وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوقِنُونَ یہہ پیروی شریعت کی بینائیان ہین واسطے لوگون کے یعنے خبرین ہین روشن کہ راہ حق جنسے
نظر آتی اور راہ دکھانیوالی ہی گمراہی سے اور بخشش ہی جناب الٰہی سے واسطے اُس قوم کے کہ یقین لاتے ہین معالم التنزیل
مین ہی کہ کسی مشرکان مکہ نے مومنون سے کہا کہ جو کچھہ تم بعث اور حشر کا احوال کہتے ہو اگر سچ ہی اور ہین اُس جہان مین
لیجاوینگے تو وہان بھی ہم مال اور جاہ مین تمسے زیادہ ہونگے جیسے یہان اس جہان مین یہہ آیت نازل ہوئی کہ ایسا نہین
اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ کیا گمان
کرتے ہین وہ لوگ کہ کرتے ہین برائیان مانند کفر اور معصیت کے یہہ کہ کر دین ہم انکو آخرت مین مانند اُن لوگون کے
کہ ایمان لائے اور عمل کئے اچھے یعنے مشرک بزرگی مین مثل مومنون کے نہونگے برابر ہی زندگی آدمیون کی اور موت انکی
دنیا اور آخرت مین یعنے جو کوئی ایمان پر مریگا ایمان پر زندہ ہوگا اور جو کوئی کفر پر مریگا کفر پر مبعوث ہوگا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ
برا ہی جو کچھہ کہ حکم کرتے ہین وہ اور ثمرہ شرک اور توحید کا مساوی جانتے ہین نظم شور و شیرین آب کو یکسان جان یہہ کہان
اور وہ کہان اک جان جان یہ سماغر زہر ہلاہل گو ہی ایک یہ جرعۂ آب بقا تاکی ہی لیک تو اُسکا پھل موت ہی اور اسکا حیات
شرک اور توحید کی ایسی ہی بات ہی کچھہ مساوات انکو آپس مین نہین ہی فرق دیکھہ انمین کہین کا ہی کہین وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور پیدا کیا اللہ نے آسمانونکو اور زمین کو ساتھہ راستی اور
عدل کے اور عدل یہہ چاہتا ہی کہ درمیان نیک اور بد اور موحد اور مشرک کے تفاوت ہو اور تو کہ جزا دیا جاوے ہر جی ساتھہ
اُس چیز کے کہ کمائی اُسنے بھلائی اور برائی سے اور وہ عالم نہ ظلم کئے جاوینگے ساتھہ گھٹانے ثواب اور بڑھانے عقاب کے بلکہ ہر ایک موافق
عمل اپنے کے جزا سزا پاویگا اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ کیا دیکھا تونے اُس شخص کو کہ پکڑا ہی اُسنے معبود اپنا خواہش
اپنی کو کہ اُسیکے پیچھے جاتا ہی اور اُسیکا کہا مانتا ہی جیسے کہ اللہ کا حکم مانا چاہئے یا معبود اپنا آرزو اپنی کو کہا ہی کہ ایک بت
پوجتا ہی اور دوسرا بت جو اُس سے خوش شکل دیکھہ لیتا ہی تو پہلے کو چھوڑ کر اُس دوسرے کو پوجنے لگتا ہی وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى
عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً اور گمراہ کیا اُسکو اللہ نے اور چھوڑ دیا اوپر علم کے کہ اُس جناب تعالٰی
کو ہی عاقبت اُسکے کا اور مہر رکھی اوپر شنوائی اُسکی کے کہ حق بات نہ سنے اور اوپر دل اُسکے کہ دریافت حق بات نکرے
اور کر دیا اوپر بینائی اُسکے کے پردہ کہ نظر اعتبار سے نہ دیکھے پھر ایسا شخص کیونکر ہدایت پاوے فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ پس کون
ہدایت کریگا اُسکو پیچھے چھوڑ دینے اللہ کے اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کیا پس نہین نصیحت پکڑتے تم یعنے نصیحت پکڑو اور متنبہ ہو وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا
حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا اور کہا انھون نے یعنے منکران بعث نے نہین یہہ مگر زندگانی دنیا کی کہ ہم اسمین مرتے ہین ہم
اور جیتے ہین ہم یعنے کوئی ہم مین سے مرتا ہی کوئی جیتا ہی اور احتمال ہی کہ یہہ بات کہنے والے مذہب تناسخ کا رکھتے ہون کہ انکے نزدیک
جو کوئی مرتا ہی روح اُسکی دوسرے جسد مین در آتی ہی اور یہہ یہان دنیا مین ظہور کرتا ہی اسیطرح پھر مرتا ہی پھر آتا ہی شامت
کورنی سے کہ انکی زعم مین پیغمبری نقل کرتے ہین کہ اُسنے کہا مین نے خود کو ایک ہزار سات سو قالب مین دیکھا اور وہ
جو بعضے صوفیہ نے کہا ہی شعر ہفتصد و ہفتاد قالب دیدہ ام ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام وہ باعتبار تجلیات جلالیہ اور
جمالیہ کے ہی کہ ہر آن عالم پر فائض ہوکر موجب فنا اور بقا اُسکی کے ہوتے ہین قسمد و یہہ وہ ہی کہ بینا ہی جدا ہی اُسکا

کیفیت اور یہی اور نشہ نیا ہی جسکا یہ یا باعتبار تجلی استتار کے ہی کہ عاشق کے لئے باعث موت اور حیات ہی فر زندہ ہو جاتے
ہیں ہم مکرر دکھانے سے تجلی کے اور مرجاتے ہیں ہمارے منہہ چھپانے سے تجلی کے اور یہہ بھی مشرک کہتے ہیں وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا
الدَّهْرُ اور نہیں ہلاک کرتا ہمکو مگر زمانہ کہ بڑھاپے کا آنا ہی مرجاتے ہیں وَمَا لَهُمْ بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اور نہیں واسطے کافروں کے
ساتھہ اِس نسبت کرنے ذکر کے طرف زمانے کے کچھہ علم کیونکہ پھرانے والا زمانے کا اللہ ہی زمانیکا کسی کام میں کچھہ
اختیار نہیں فرد مالک ومختار زمانہ نہیں ہی وہ تو خالق مطلق دو جہان میں ہی وہ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ نہیں وہ مگر گمان کرتے
اور محض تقلید سے ہیں بے دلیل بات کرتے وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ اور جب پڑھی جاتی ہیں اوپر انکے آیتیں کتاب ہماری کی درحالیکہ
کہ روشن اور واضح الدلالہ ہیں بعث کے مقدمے میں جیسے قل یحییہا الذی انشاہا اول مرۃ اور ان الذی احیاہا لمحی الموتی
اور مانند انکے مَا كَانَ حُجَّتَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا ائْتُوا بِآبَائِنَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ نہیں ہی دلیل انکی مگر یہہ کہتے ہیں لے آؤ باپوں ہمارے کو
اگر ہو تم سچے زندہ ہونے میں خلق کے بعد موت کے دن قیامت کے اور یہہ بات جہل اور عناد سے کہتے تھے کیونکہ جلانا بعد مرگ کے مقرر وقت
خاص میں موقوف حکمت کے ہی بموجب خواہش انکے اگر نہ ظہور کرے تو محمول عجز پر نہیں ہوسکتا قُلِ اللَّهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ
يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ کہہ کہ اللہ زندہ کرتا ہی تمکو رحم امہات میں پھر مارتا ہی تمکو دنیا میں پھر اکٹھا
کریگا تمکو جلا کر قبروں سے اٹھا کر طرف دن قیامت کے کہ نہیں شک بیچ آنے اسدن کے اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے قصور نظر اور فقد فکر سے
ع
وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہی بادشاہی آسمانونکی اور زمین کی وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ
الْمُبْطِلُونَ اور جسدن کہ قایم ہوئی قیامت اسدن زیان پاوینگے جھوٹے اور زیان انکا یہہ ہوگا کہ دوزخمیں پڑینگے مارکو ٹے
وَتَرَىٰ كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً اور دیکھیگا تو اسدن ہر ایک امت کو زانو پر کھڑے ہو مارے عاجزی کے بعضون نے کہا ہی کہ
جثو خاصہ کفار ہی اور اصح یہہ ہی کہ عام کہے کیونکہ ہر ایک کو ہیبت اسدن کی ہو گی كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَىٰ إِلَىٰ كِتَابِهَا ہر ایک
امت پکاری جاوے گی طرف اعمالنامے اپنے کے اور انکو کہینگے الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ آج جزا دئے جاؤگے
جو کچھہ کہ تم کرتے هَٰذَا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ یہہ کتاب ہماری کہ کراما کاتبین سے لکھوائی ہی ہمنے بولتی ہی اوپر اعمال
تمھارے کے ساتھہ راستی کے بے کم و بیش إِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ تحقیق ہم لکھتے تھے جو کچھہ تھے تم کرتے یعنی ہم
کراما کاتبین سے لکھواتے جاتے تھے اور معالم میں ہی کہ جب فرشتے عمل نامے انسان کے آسمان پر لیجاتے ہیں تو حق تعالی
ثواب عقاب انمیں لکھہ دیتا ہی اور لغو اور بیہودہ مٹا دیتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ لکھنا لوح محفوظ کا ہی کہ سال بسال
اعمال بنی آدم فرشتونکو سپرد ہوتا ہی فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهِ پس جو لوگ ایمان لائے او عمل کئے
اچھے پس داخل کریگا انکو پروردگار انکا بیچ رحمت اپنی کہ ٹہ بہشت ہے ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ یہہ داخل کرنا رحمت میں وہی ہی مراد پانا آشکارا
وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا اور جو لوگ کہ کافر ہوئے انکو کہینگے أَفَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُجْرِمِينَ کیا پس نتھیں آیتیں میری پڑھی جاتی اوپر
تمھارے یعنی پیغمبر بھیجے تھے وہ آیتیں میری کتابکی تمپر پڑھتے تھے پس تکبر کیا تمنے اور ایمان اوپر نہ لائے اور تھے تم قوم شرک لانے والے وَإِذَا قِيلَ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ
حَقٌّ اور جب کہا جاتا تھا تمکو اے قوم تحقیق وعدہ اللہ کا حشر اور حساب اور ثواب اور عقاب کا حق ہی وَالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا اور قیامت
نہیں شک بیچ اسکے قُلْتُمْ مَا نَدْرِي مَا السَّاعَةُ کہتے تھے تم نہیں جانتے ہم کہ کیا ہی قیامت إِنْ نَظُنُّ إِلَّا ظَنًّا وَمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِينَ

نہین گمان کرتے ہم قیامت قائم ہوئیگا مگر گمان تھوڑا سا اور نہین ہم یقین کرنے والے وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ
يَسْتَهْزِئُونَ اور ظاہر ہونگی آخرت مین واسطے انکے برائیان اُس چیز کی کہ تھے کرتے دنیا مین اور اُتر پڑیگا ساتھ انکے عذاب
اُس چیز کا کہ تھے وہ ساتھ اسکے ٹھٹھا کرتے یعنی عقوبات قیامت سے وَقِيلَ الْيَوْمَ نَنسَاكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا اور کہا جاویگا
انکو کہ آج بھول جاوینگے ہم تمکو یعنے تمپر مہربانی نکرینگے یا چھوڑ دینگے ہم تمکو آتش دوزخ مین اسطرح سے کہ جیسے کوئی چھوڑ
دیتا ہے چیز بھولی ہوئی کو جیسا بھول گئے تھے تم دیکھنے دن اپنے کو کہ یہہ ہے یعنے اسدن کی ملاقات کو بھول گئے تھے
اور کچھ تیاری آنے کی اسکے نہین کرتے تھے وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن نَّاصِرِينَ اور جگہہ تمہاری آگ ہے اور نہین واسطے تمھا
مدد دینے والونسے کہ پھیر دین تمکو دوزخ سے ذَٰلِكُم بِأَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا وَغَرَّتْكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا یہہ اترنا عذابکا تمپر سبب
اسکے ہے کہ پکڑا تمنے آیتون کتاب خدا کو یا دلیلین قدرت اسکی ٹھٹھا اور فریب دیا تمکو زندگانی دنیا کی سے اور حیات فانی
پر مغرور ہوکر حیات جاودانی سے غافل رہے فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ پس آج نہ نکالے جاوینگے
آتش دوزخ سے اور نہ وہ عذر قبول کئے جاوینگے توبہ اپنے نہ انسے کہینگے کہ تم توبہ کرو کہ ہم قبول کرین اور خوش ہون
تمسے کیونکہ خوشنودی الٰہی انسے بہت دور ہے فَلِلَّهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِينَ پس واسطے
اللہ کے ہے سب خوبی جو پروردگار ہے آسمانونکا اور پروردگار ہے زمین کا اور پروردگار ہے عالمون کا وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ
فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اور واسطے اسکے ہے بزرگی اور عظمت اور حکم چلانا اور آثار اسکے ظاہر ہین بیچ آسمانون کے اور زمین
کے وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ اور وہ ہے غالب سب خلق پر دانا سب کام مین سمجھیئے کہ رب الارض مین داخل ہے
اور رب العالمین مین نہ لائے اسواسطے کہ زمین مغائر آسمان کی ہے اور صورت مغائرت مین عطف روا ہے پس عظمت
رب الارض کا رب السموات پہونچا ہے اور رب السموات ورب الارض مفید معنی رب العالمین ہے کیونکہ معظم عالم آسمان
وزمین ہین مالک معظم چیز کا بیچ الکل کے ہوتا ہے اس طریق پر درمیان اُن دونون کے اتحاد معنوی ہے اور اتحاد بین
نچاہئے سورہ احقاف مکی ہے پینتیس آیتین ہین چھہ سو چالیس کلمے ہین دو ہزار چھہ سو حروف ہین فواصل اسکی نمار
ربط اسکا ساتھ سورت جاثیہ کے یہہ ہے کہ اختتام اسکا ساتھ ذکر آسمان اور زمین اور ثنا و حمد اور صفت

سُورَةُ الْأَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ	عزت و حکمت تھا آغاز اسکا بھی اوپر اسی ذکر کے ہے	خَمْسٌ وَثَلَاثُونَ آيَةً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

حٰمٓ اشارہ ہے جلال الٰہی اور میم کنایہ ہے باد شاہی سے یعنی حق تعالیٰ نے قسم کھاتا ہے حکم کامل اور مجد شامل اپنے کی کہ جو ایمان لاوینگا
عذاب نکرونگا تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ اتارنا کتاب کا اللہ زبردست حکمت والے کی طرف سے ہے
مَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون کو اور زمین اور جو کچھ درمیان انکے
ہر طرح کے مخلوقات وجود اتکے مگر ساتھ راستی جیسا ہماری حکمت و عدل نے چاہا اور وقت مقرر کہ ہم ایک انتہا کا
کردیا ہے اسکے تمام ہونے یا وقت مقرر قیامت ہے کہ اُس میں سب کا ہے وَالَّذِينَ كَفَرُوا عَمَّا أُنذِرُوا مُعْرِضُونَ اور جو لوگ کہ کافر
ساتھ آخرت کے اُس چیز سے کہ ڈرائے جاتے ہین احوال بہشت اور احوال حشر سے منہ پھیرنے والے ہین نہ اُنمین فکر کرتے ہین اسکا آنا

باور رکھتے ہین قُلْ اَرَاَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کافرونکو کہ کیا دیکھا تمنے اُس چیز کو کہ پکارتے ہو تم
سوا اللہ کے جیسے ملائکہ و بت اور سوا انکے اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ دکھاؤ مجھکو کیا چیز پیدا کی انھون نے
زمین سے اور اجزا اُسکے سے یا واسطے اُنکے ساجھا ہے بیچ آسمانون کے پیدایش کے اور یہہ بات ظاہر ہے کہ معبود تمہارے عاجز ہین
زمین آسمان مین انکا کچھہ تصرف نہین پھر کیون انکو پوجتے ہو اور شریک ہمارا کرتے ہو اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ لاؤ میرے پاس
کتاب جو تمکو آئی ہو پہلے آنے قرآن سے کہ اُسمین شرک لانے کا فرمایا ہو اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ یا لاؤ کچھہ
نقل علم سے پہلونکے یا روایت انبیائے گذشتہ سے کہ دلالت کرے انکے عبادت کرنے پر اگر ہو تم سچے اپنے دعوے مین
جو مشرک اس حجت مین عاجز ہوئے تو حق سبحانہ تعالے انکی گمراہی مین فرماتا ہے وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ
لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اور کون شخص بہت گمراہ ہے اُس شخص سے کہ پکارتا ہے سوا اللہ کے اُس شخص کو کہ نہ جواب دیگا اُسکو
قیامت کے دن تک حاصل یہہ ہے کہ مشرک اپنے جھوٹے معبودون کو تمام عمر دنیا کی پکارا کرین کچھہ جواب انسے نہ سنینگے وَهُمْ
عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ اور بت پکارنے اُن بت پرستونکے سے بیخبر ہین اور جب سنتے ہی نہین تو جواب کیا دینگے بڑا بدبخت ہے
کہ عبادت سے خدائے شنوندہ اجابت کنندہ کے ہاتھہ اُٹھا کر پتھرون کو کہ نہ سنتے ہین نہ دیکھتے ہین فرد کو چہ صمد کو چھوڑ کر سوئے
صنم جو سجدہ کرتا ہے * وہ اندھا چشمہ حیوان سے ظلمت کو جاتا ہے وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً اور جس وقت کہ اکٹھے کئے
جاوینگے لوگ ہووینگے وہ بت واسطے پوجنے والون اپنے کے دشمن بخلاف انکے گمان کے کہ شفاعت اور مددگار رکھتے
ہین وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ اور ہونگے پوجے گئے ساتھہ عبادت پوجنے والونکے انکار کرنیوالے یا عابد ہونگے عبادت اُن معبودونکی
سے منکر یعنے بت کہینگے کہ ہمین نہین پوجتے تھے چنانچہ حقتعالے فرماتا ہے ویوم القیمۃ یکفرون بشرککم یا بت پرست
کہینگے کہ ہم انکی پرستش نہین کرتے تھے چنانچہ خدا سبحانہ ارشاد کرتا ہے واللہ ربنا ما کنا مشرکین وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا
بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ اور جب پڑھی جاتی ہین اوپر کافرونکے آیتین کتاب ہماری کی
اس حالت مین کہ ظاہر ہوتی ہین دلیلین معجزات انکے کی کہتے ہین وہ لوگ کہ کافر ہوئے واسطے سخن حق کے جب آیا انکے پاس یہہ جادو
ہے ظاہر اور فقط جادو ٹھہرانے پر التفات نہین کرتے اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ بلکہ کہتے ہین کہ بہتان باندھہ لیا ہے محمد نے قرآن کو اللہ
اور آپ بنایا ہے قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر باندھہ لیا ہے مین نے اُسکو بطور فرض محال تو بڑا گناہ واقع ہوا
ایسپر عذاب سخت ہوگا فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا پس نہین ہو تم مالک واسطے میرے اللہ کی طرف سے کسی چیز کے یعنے تمھین قدرت نہین عذاب
دفع کرنیکی اگر مجھہ پر اللہ کی طرف سے آوے پھر مین کیون ایسی بات کرون اور کس کے بھروسے پر اس کلام پر دلیر ہوون هُوَ اَعْلَمُ بِمَا
تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ وہ خدا دانا تر ہے ساتھہ اُس چیز کے کہ شروع کرتے ہو تم بیچ اُسکے یعنے طعن مارتے ہو قرآن پر اور سحر اور بندش
ٹھہراتے ہو كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ کفایت ہے خدا گواہ درمیان میرے اور درمیان تمہارے میرے واسطے گواہی
دیگا ساتھہ سچے کلام کے اور سچے احکام کے اور تمہارے لئے ساتھہ کذب اور عناد اور انکار اور فساد کرنے کے وَهُوَ الْغَفُوْرُ
الرَّحِيْمُ اور وہ ہے بخشنے والا اس شخص کو کہ شرک سے توبہ کرے مہربان ہے اُس کسی پر کہ ایمان پر ثابت رہے قُلْ
مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہین ہون مین نیا آیا پیغمبرون مین سے یعنے مین کچھہ پہلا پیغمبر نہین آیا ہون مجھسے پہلے بھی پیغمبر آچکے ہین بہتیرے

میری نبوت سے کہ تم کیون منکر ہو وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ اور نہین جانتا مین جو کچھ کہ کیا جاویگا ساتھ میرے راحت اور
محنت سے یا اقامت اور ہجرت سے یا انقطاع تکے قوم سے اور نہین جانتا مین جو کچھ کیا جاویگا ساتھ تمہارے خسف مسخ قتل اسیری وغیرہ
سے معالم مین ہی کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی تو مشرک سنکر خوش ہوئے کہ ہم اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے نزدیک ایک سے ہین
جیسے ہم نہین جانتے اپنا انجام کام کا ویسے ہی وہ بھی خبر نہین رکھتے اگر اللہ کی طرف سے آئے ہوتے تو البتہ اللہ انکو آگاہ کرتا
کہ مین تم سے یہہ معاملہ کرونگا یہہ آیت نازل ہوئی کہ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر اور اسباب نزول
مین لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ ہجرت فرمائی ہی ایسی زمین مین کہ جہان پانی اور درخت اور
نخلستان ہی صحابہ یہہ سنکر خوش ہوئے پھر جو واقع ہونے مین اسکے تعبیر کے دیر ہوئی اور مشرکونسے ایذا انکو بہت پہنچی تو ہجرت
جلدی کرنے لگے یہہ آیت آئی کہ نہین جانتا مین کہ مجھے اور تمہین حق تعالے ہجرت کا حکم فرماویگا یا نہین اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا
يُوْحٰٓى اِلَيَّ نہین پیروی کرتا مین مگر اس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہی طرف میرے یعنے وحی جو آتی ہی مین وہی کرتا ہون اسکے خلاف نہین
کرتا وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ اور نہین ہون مین مگر ڈرانیوالا عذاب خدا سے ظاہر اور مین انجام کام کا اور مآل حال بغیر وحی کے نہین جانتا
مثنوی رافت یہہ سوچ خوب اپنے جی مین تو صد توسن فکر لا اگر نہ ہی مین نہ پیدا ہے نشان عاقبت کیا ممکن ہے سرگشتہ
ہی ہین وادی مالوری مین ؁ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا دیکھا ہی تمنے اگر ہووے قرآن نزدیک اللہ کے
اور کفر کیا تمنے ساتھ اسکے اور گواہی دی ہو ایک شاہد نے بنی اسرائیل مین سے یعنے ہر شخص بنی اسرائیل مین سے جیسے عبد اللہ ابن
سلام رضی اللہ عنہ اوپر قرآن کے کہ اللہ کی طرف سے ہی یعنی ایمان لایا وہ اور تکبر کیا تمنے اور ایمان نہ لائے تم اوپر اسکے یعنے مفسر نے لکھا
کہ شاید عبد اللہ ابن سلام نہین اور نہ اور صحابہ سے ہی بنی اسرائیل کے علما کو یقین ہے کیونکہ ابن سلام ایمان مدینے مین لائے اور
یہہ سورہ مکے مین نازل ہوئی بلکہ یہہ آیت جھگڑے مین اتری ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قریش کے درمیان واقع
ہوا تھا اور شاہد موسی علیہ السلام ہین اور مثل قرآن توریت ہی پس معنے آیت کی یہہ ہین کہ اگر قرآن نزدیک خدا کے سے ہو اور
تم اسپر ایمان نہین لاؤگے اور موسی علیہ السلام نے گواہی دی توریت مین کہ وہ نزدیک اللہ کے سے ہی اور وہ قرآن پر ایمان لائے
اور تمنے سرکشی کی اور ستم کیا اپنی جان پر اس کام مین اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا قوم
ستمگارونکو لکھا ہی کہ جب قبائل جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار ایمان لائے تو بنو عامر اور اسد اور اشجع طعن کرنے لگے
ان پر یہہ آیت آئی کہ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور کہا ان لوگوں نے کہ کافر ہین مانند بنو عامر وغیرہ کے واسطے
ان لوگوں کے کہ ایمان لائے مثل جہینہ وغیرہ کے لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ اگر ہوتا یہہ دین بہتر نہ آگے نکل جاتے ہم سے
طرف اسکے لوگ ارذل قبائل کے بلکہ ہمین سابق ہوتے کیونکہ ہم رتبے مین ابتدای اسلام سے بڑھکر ہین یا بعد اسلام عبد اللہ ابن سلام
اور یارون انکے کے کہتے تھے کہ اگر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اچھا ہوتا تو ہم سے سبقت نکرتے کیونکہ عقل ہماری
زیادہ ہی وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ اور جس وقت نہ راہ پائی انہون نے ساتھ قرآن کے یا دین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے فَسَيَقُوْلُوْنَ
هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ پس البتہ کہینگے یہہ جھوٹ قدیم ہی یعنے پہلے بھی مثل اسکے کہتے تھے وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا

وَّرَحْمَةً اور حال آنکہ پہلے قرآن سے کتاب تھی موسیٰ کی توریت کہ کیا تھا ہمنے اُسکو پیشوا اہل دین کا اور سبب رحمت کا
ایمان والونکے واسطے وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور یہہ قرآن کتاب ہے سچا کرنے والی
توریت کو تمام کتب منزلہ سمیت بولی عربی مین تو کہ ڈراوے اُن لوگون کو کہ ظلم کرتے ہین اپنی جانپر ساتھہ کفر اور معصیت
کے وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ اور خوشخبری دینے والی ہے واسطے نیک کارونکے ساتھہ رضامندی خدا کے اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا
رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تحقیق جن لوگون نے کہ کہا پروردگار ہمارا اللہ ہے پھر قائم رہے اسی پر اور اس سے نہ پھرے
یعنے جمع کیا دونون کو ایک توحید اختیار کی کہ خلاصہ علم ہے دوسری استقامت کہ منتہاے عمل ہے اور استقامت بجوارح
ٹھہرانا بارکان شریعت ہے بحال رضا اور مقبوس تادیب باداب طریقت ہے اور بقلوب تصفیہ تعلقات سے ہے اور بروح
تحلیہ بانوار صفات اور بسر توحید ذات اور تخفی بسلب صفات خود و بقا بحق اور بخفی تخلق باخلاق کبریا یہہ ہے کمال استقامت
حق تعالی میسر فرمائے فرد کرامت ہے رافت بابین استقامت ہے سہی استقامت ہے فوق کرامت فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
پس نہین ڈر اوپر مومنون استقامت والونکے کسی بات کا اُس جہا نین اور نہ وہ غم کھاوینگے کچھ چیز نہ ملنے سے اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا یہہ لوگ ہین مسلمان مستقیم رہنے والے بہشت کے ہمیشہ ہونے والے بیچ اُسکے جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بدلا
دئے جاوینگے بدلا دینا کر بسبب اُس چیز کے کہ تھے وہ کرتے وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا اور حکم کیا ہمنے انسان کو ساتھہ
مان باپ اپنے کے احسان کرنا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا اُٹھائی ہے مان اُسکی تکلیف سے اور جنتی ہے اسکو مشقت
اور محنت سے وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا اور مدت پیٹ مین رکھنے اوسکے کی اور زمانہ دودھ چھوڑنے اُسکے کا تیس مہینے
ہین اگر کوئی چاہے کہ مدت دودھ کی کامل کرے یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ اقل مدت حمل کی چھہ مہینے ہین کیونکہ زمانہ
رضاع کا دو برس ہے چنانچہ اور آیت مین مذکور ہے حولین کاملین لمن اراد ان یتم الرضاعۃ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ
اَرْبَعِيْنَ سَنَةً یہان تک کہ جب پہنچا آدمی جوانی اپنی کو کہ تینتیس برس ہین اور بقول بعضے اٹھارہ سے چالیس تک
اور پہنچا چالیس برس کو قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ
لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ کہا اے پروردگار میرے توفیق دے مجھکو یہہ کہ شکر کرون مین نعمت تیری کا وہ جو کہ تمنے انعام کی ہے تونے اوپر میرے
نعمت اسلام کی اور اوپر مان باپ میرے کے حیات اور قدرت ہے یا نعمت اسلام اور توفیق دے مجھکو یہہ کہ کرون مین عمل
نیک جو پسند کرے تو اُسکو اور اصلاح کر واسطے میرے بیچ اولاد میری کے اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ
تحقیق مین نے توبہ کی طرف تیرے اُس چیز سے کہ جسمین رضا تیری نہین اور تحقیق مین قبول کرنے والون سے ہون
حکم تیرا سمجھہ لیجیے کہ اکثر مفسرین کہتے ہین کہ یہہ آیت خاص امیر المومنین ابوبکر صدیق رض کی شان مین ہے کہ چھہ مہینے وہ پیٹ مین
رہے اور دو برس کامل دودھ پیا اٹھارویں برس حضور نبوی مین حاضر ہوئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیس برس کے
تھے پھر سفر اور حضر مین رفیق آپکے رہے جب حضرت چالیس برس کے ہوئے اور یہہ اڑتیس برس کے تو مشرف باسلام ہوئے جب
چالیس برس کے ہوئے تو دعا کی توفیق کی اپنی نعمت پر اور والدین کی اور کسی مہاجر اور انصار کے مان باپ مشرف باسلام نہین ہوئے سوا انکے اور توفیق عمل
صالح کی حق تعالے سے چاہی سو دی اللہ تعالی نے کہ نو غلامونکو بسبب دین کے عذاب کرتے تھے انھون نے خرید کر کر آزاد کردئے اونمین ایک بلال تھے

ہین رضی اللہ عنہ اور دعا کی اُنھون نے واسطے اصلاح اولاد اپنی کے سو وہ بھی قبول ہوئی حضرت عائشہ انکی بیٹی رضی اللہ
عنہا بشرف فراش اشرف رسول صلی اللہ علیہ وسلم مشرف ہوئین اور عبدالرحمن انکا بیٹا اور ابو عتیق انکا پوتا دولت خدمت
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سرفراز ہوئے لکھا ہی کہ چار پشت کسیکی صحابہ نہین مگر ابو قحافہ اور ابو بکر اور عبدالرحمان
اور ابو عتیق رضی اللہ عنہم اور بہت گروہ انکی اولاد سے عالم مین موجود ہین اکثر انمین عالم صالح متقی ہین اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا یہہ لوگ ہین کہ مان باپ سے نیکی کی اور شکر نعمت بجا لاے قبول کرتے ہین ہم انسے بہتر اعمال جنکا
کہ عمل کیا اُنھون نے بعضے کہتے ہین کہ احسن بمعنی حسن ہی یعنے سب عمل نیک اُنکے قبول کرتے ہین ہم وَنَتَجَاوَزُ عَنْ
سَيِّاٰتِهِمْ اور درگذر کرتے ہین ہم گناہون انکی سے اور گنتے ہین ہم اُنکو فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ بیچ رہنے والون بہشت کے
وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ وعدہ کیا خدا نے وعدہ سچا نیکیان قبول کرنے کا اور برائیان معاف فرمانے کا
وہ وعدہ جو کہتے تھے دنیا مین وعدے دئے جاتے وہ آیت وعدے کی یہہ ہی وعد اللہ الذین امنوا وعملوا الصلحت جنات
الایۃ وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اور جس شخص نے کہا واسطے مان باپ اپنے کے جسوقت اسکو کہا کہ ایمان آخرت
پر لا بیزار ہون مین تم سے بحر مواج مین ہی کہ اف صوت ہی کہ دلالت بیچ حروف کرے اور سامع کو ناخوش لگے
اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ کیا وعدہ دیتے ہو مجھکو یہہ کہ نکالا جاؤن مین قبر سے یعنے بعد مرنے کے قبر سے زندہ اُٹھاؤن وَقَدْ
خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ اور تحقیق گذر گئے ہین بہت قرن پہلے مجھ سے اور اُن مین سے کوئی جیا نہین وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ
اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ اور وہ دونون مان باپ اسکے فریاد کرتے ہین اللہ سے واے ہی تجھکو ایمان القیامت پر لا اِنَّ
وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ تحقیق وعدہ اللہ تعالے کا قیامت اور بعث اور حشر ہونے کا سچ ہی فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ
پس کہتا ہی وہ شخص نہین ہی یہہ کہ تم مجھے کہتے ہو مگر کہانیان پہلونکی اور جھوٹے قصے کہ لکھے ہین یہہ آیت ایک کافر کے شان
مین نازل ہی کہ عاق والدین تہا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
یہہ لوگ ہین کہ ثابت ہوئی اوپر انکے بات عذاب کی بیچ گروہون کافرونکے کہ گذر رہے ہین پہلے انسے جنون سے اور آدمیون سے
اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ تحقیق یہہ اور وہ ہین زیان پانے والے وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا اور واسطے ہر ایک کے ان دونو
فرقون سے درجے ہین اُس چیز سے کہ کیا اُنھون نے اہل خیر کی بلندی کی طرف اور اہل شر کی پستی کی جانب وَلِيُوَفِّيَهُمْ
اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور یہہ مقرر کیا خدا نے تو کہ پوری دے انکو جزا عمل اُنکے کی اور وہ نظلم کئے جاوینگے تو اب
مین ساتھ نقصان نیکیونکے اور عقاب مین ساتھ زیادتی کے وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ اور یاد کر اُسدن کو کہ روبرو
لائے جاوینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے اوپر آگ کے اور انکو کہینگے اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ
بِهَا لے گئے اور لیگئے تم نیکیان اپنی بیچ زندگانی دنیا کے اور فائدہ اُٹھا لیا تمنے ساتھ انکے یعنے دنیا ہی مین حظ
اُٹھا لئے کچھ آخرت کے واسطے نچھوڑے فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ
وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ پس آج جزا دئے جاوگے تم عذاب رسوائی کا بسبب اسکے کہ تھے تم تکبر کرتے بیچ زمین کے ساتھ
ناحق کے اور دنیاء فانی کے اور بسبب اسکے کہ تھے تم فسق کرتے خط فرمان پر سنہین رکھتے دائرہ امر سے قدم باہر نکالتے تھے

ع

بہتر سمجھ بوطالبان نجات کو کہ حد شرع سے تجاوز نکریں نظم رافت خط فرمان آلہی پہ توسر دھر نہ رکھہ دائرہ امر سے باہر
نہ قدم کو بکس سخن نفس نہ غافل ہو یہہ دمبازنہ دم دیتا ہی طمع نکر ایک اپنے تو دم کو وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ اور یاد کر بھائی
عاد کے کو حق تعالی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہی کہ حضرت ہود علیہ السلام کو کہ قبیلہ عاد سے تھے یاد کر اور انکا اور اُن کے
قوم کا احوال معاندان قریش سے کہہ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ جس وقت کہ ڈرایا قوم اپنی کو عذاب خدا سے بیچ ریگستان کے
وادیون مین وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اور تحقیق گذرے تھے پیغمبر ڈرانے والے آگے اُسکے سے اور
پیچھے اُسکے بھی آئے نہ وہ پہلا پیغمبر تھا نہ پچھلا جب اُسکو قوم عاد پر بھیجا اُسنے نصیحت کی انکو اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ یہہ کہ نہ
عبادت کرو مگر اللہ کو کہ لائق عبادت کے وہی ہی اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تمہارے
عذاب دن بڑے ہیبت والے کے سے قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا کہا عادیون نے کہ اے ہود کیا آیا تو ہمارے پاس تو کہ
پھیر دے ہمکو پوجنے بتون ہمارے کے سے ڈرا ڈرا کر فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ پس لے آ ہمارے پاس جو کچھ وعدہ دیتا
ہمکو عذاب کا اگر ہی تو سچو لنمیں وعدے اپنے مین قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ کہا ہود علے نبینا وعلیہ السلام نے کہ عذاب کا علم نزدیک
اللہ کے ہی مجھے کچھ اسمین دخل نہین وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ اور پہنچاتا ہون تمکو وہ چیز کہ بھیجا
گیا ہون مین ساتھہ اُسکے اور سوا پہنچانیکے میرا کچھ کام نہین اور لیکن مین دیکھتا ہون تمکو قوم جہالت کرتے ہو اور عذاب شتاب
مانگتے ہو سورہ اعراف مین گذرا ہی کہ پہلے اسسے ایک جماعت عادیونکی حرم شریف مین جاکر مینہہ مانگنے لگے تھین بادل آئے
اور ایک آواز ہوئی کہ ایک انمین سے لے لو اُنھون نے سیاہ بادل لیا وہ اُنکے ساتھہ چلا آیا اُنکے ملک تک فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا
مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا پس جب دیکھا اُس چیز کو کہ وعدہ دئے گئے تھے عذاب سے بادل پھیلا ہوا آسمان
مین منہہ کئے ہوئے جنگلون اُنکے کو کہا اُنھون نے یہہ بادل ہی مینہہ برسانے والا ہود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہہ مینہہ برسانیوالا بادل
نہین ہی بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ بلکہ یہہ وہ چیز ہی کہ شتابی کرتے تھے تم ساتھہ اُسکے رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ہوا ہی
بیچ اُسکے عذاب ہی درد دینے والا اور یہہ باؤ کمال تندی کے سبب سے تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِاَمْرِ رَبِّهَا ہلاک کرتی ہی ہر چیز کو
ساتھہ حکم پروردگار اپنے کے پھر باؤ چلی تندی تیزی سے اور رہتے تھے متصل اُنپر ڈالے سات راتین آٹھہ دن وہ آنمین دبے
پڑے رہتے پھر ہیت کو انپر سے اُٹھا اُن کی لاشونکو دریا مین پھینک دیا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ پس ہوگئے اس حالت
پر کہ کوئی جو اُن کے وہان جاتا نہ دکھائے دیتے تھے مگر گھر اُنکے حاصل یہہ ہی کہ سب ہلاک ہوگئے خالی گھر رہ گئے كَذٰلِكَ نَجْزِي
الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ اسیطرح جیسے اُن کو جزا دے جزا دیتے ہین ہم قوم کافرون اور جھٹلانے والون کو وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ
اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ اور البتہ تحقیق قدرت دی تھی ہم نے اُن کو بیچ اُس چیز کے کہ نہین قدرت دی ہمنے تمکو بیچ اُسکے یہہ کفار قریش کو
خطاب ہی کہ قوم عاد کو جو قوت دی تھی وہ تمہین دی اُن کا بڑا زور اور شوکت اور مال تھا وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا
وَّاَفْـِٕدَةً اور دیے ہمنے واسطے اُنکے کان سننے کو اور آنکھین دیکھنے کو اور دل سمجھنے کو اُنھون نے نہ کان سے حق بات سنی
نہ آنکھونسے دیکھین ہماری قدرتکی دکھین نہ دل سے وحدانیت کو ہماری سوچا پھر جب عذاب اُنپر اترا فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ
وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ پس نہ کفایت کیا یعنے نہ دفع کیا اُنسے کان اُنکے نے اور نہ آنکھون اُنکے نے اور نہ دلون اُنکے

نے کچھ چیز عذاب خدا سے اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ جس وقت کہ تھے وہ انکار کرتے ساتھ آیتوں اللہ کے یا معجزوں پیغمبر
کے وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ اور گھیر لیا اُن کو ساتھ اُس چیز کے کہ تھے ساتھ اسکے ٹھٹھا کرتے یعنی عذاب کو جو ٹھٹھا
جانتے تھے سو اُن پر آپہنچا وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى اور البتہ تحقیق ہلاک کئے ہم نے ای اہل مکہ جو کچھ گرد اگرد تمہارے
تھیں بستیوں سے جیسے حجر اور موتفکہ وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ اور طرح طرح کہیں ہم نے آیتیں اور حجتیں ان بستیوں
والوں پر تو کہ وہ رجوع کریں کفر سے وہ نہ پھرے کفر سے اور ہلاک ہو گئے فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا
اٰلِهَةً پس کیوں نہ مدد کی انکے تئیں اُن لوگوں نے کہ پکڑے تھے اُن ہلاک ہونے والوں نے انکو سوا اللہ کے واسطے
تقرب بخدا کے معبود یعنی اُن کے بتوں نے اُن کو مدد کیوں نہ کی عذاب کے وقت بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ بلکہ کھوئے گئے مدد اُن کی
سے یعنی نا امید ہوئے بتوں کی مدد سے وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ اور یہ ہی بتوں کا ماننا جھوٹ تھا انکا اور جو کچھ تھے باندھ
لیتے اور مخلوق عاجز کو اِلٰہ ٹھہراتے اور خالق سے منہ پھراتے تھے فرد جسنے ڈھونڈھا غیر تیرے رائگاں کی جستجو منہ پھرایا
جسنے تجھسے کھوئی اپنی آبرو۔ لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے آتے ہوئے بطن نخلہ میں اترے رات کو اٹھ کر
تہجد پڑھی اور قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول ہوئے جن نصیبین یمن کو جاتے تھے وہاں جو آئے قرأت آپکی سنی اور اپنا آپ
ظاہر کیا اور ایمان لائے وہ قصہ حق تعالیٰ بیان فرماتا ہے وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ اور یاد کر جس وقت
کہ پھیر لائے ہم طرف تیرے جماعت کو جنوں میں سے سنتے تھے قرآن کو اور کان رکھتے تھے وہ سات تھے یا نو یا دس یا بارہ یا ستر
فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا پس جب حاضر ہوئے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے لگے آپس میں کہ چپ رہو تو کہ سنیں اچھی
طرح لکھا ہے کہ نہایت شوق استماع سے ایک دوسرے پر گرتے تھے فَلَمَّا قُضِيَ پس جب تمام ہوا پڑھنا ایمان لائے
اور کچھ چیزیں پوچھیں آپنے بتائیں اور فرمایا کہ اپنی قوم میں جاکر تبلیغ اسلام کی کرو وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ پھرے طرف قوم اپنی
کے ڈراتے ہوئے اور بلاتے ہوئے طرف اسلام کے قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى کہنے لگے ای گروہ
ہمارے تحقیق سنی ہم نے ایک کتاب کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سے اتاری گئی ہے پیچھے کتاب موسیٰ کے مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ
سچا کرنیوالی اُس چیز کو کہ آگے اسکے ہے کتابوں سے یا موافق اُن کتابوں کے ہے اور انزل من بعد موسیٰ اسواسطے کہا
کہ وہ جن یہود تھے انجیل کے اترنے کی انکو خبر نہ تھی یا اعتبار اسکا نہیں کرتے تھے يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ
مُّسْتَقِيْمٍ راہ دکھاتی ہے طرف حق کے اور طرف راہ سیدھی کے کہ پہنچانیوالی ہے طرف مقصود کے يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا
دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ ای قوم ہماری قبول کرو بلانے والے اللہ کی طرف کے کو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اللہ کی طرف
سے بلاتا ہے اور ایمان لاؤ ساتھ اسکے اور سچ جانو اسکی باتوں کو يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ تو کہ بخشے اللہ واسطے تمہارے گناہ
تمہارے وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ اور پناہ دے تمکو عذاب درد دینے والے سے وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ
بِمُعْجِزٍ فِي الْاَرْضِ اور جو کوئی نہ مانے پکارنے والے اللہ کی طرف کے کو کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پس نہیں عاجز کرنے والا بیچ
زمین کے یعنی جسنے پیغمبر کو نہ مانا عذاب اسپر آوے گا اور عاجز نہیں کر سکتا اللہ کو اسکے عذاب دینے سے وَلَيْسَ لَهٗ
مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ اور نہیں واسطے اسکے سوا اللہ کے کوئی دوست اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ یہ لوگ نہ ماننے والے بیچ گمراہی

ظاہر کرتے ہین یعنے اُن کی گمراہی سبب پر آشکارا ہی سمجھہ لیجئے کہ حکم بیچ مومنان جن کے علما کا اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ
ثواب اُنکا یہی ہی کہ آگ مین نہ جلین چنانچہ فرمایا ہی ویجرکم من عذاب الیم سفیان ثوری سے منقول ہی کہ ثواب جنکا آگ سے
بچنا ہی اور اُن کو خاک کر دینا بہائم کی طرح سے اور امام اعظم بھی یہی کہتے ہین اور امام مالک کہتے ہین کہ ان کو نیکیون پر ثواب ہی
جیسے برائیون پر عذاب اور ضحاک سے منقول کہ یہہ بہشت مین جاوینگے کھاوینگے پیونگے اور تفسیر امام ابوبکر نقاش مین حدیث
مذکور ہی کہ یہہ بہشت مین جاوینگے اور امام ابوبکر نقاش سے پوچھا کہ یہہ کھانے بھی بہشت کے کھاوینگے کہا کہ حق تعالے تسبیح اور
ذکر ان کو سکھاویگا اُس مین ایسی لذت پاوینگے جیسے بنی آدم نعم بہشت سے حظ اُٹھاوین معالم مین ہی کہ ضمرہ بن حبیب
سے پوچھا کہ مومنان جن کو بھی ثواب ہی کہا کہ ہان ہی اور یہہ آیت پڑہی لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان اور فرمایا کہ انسیات
واسطے انس کے اور جنیات واسطے جن کے ہین اور یہہ بھی معالم مین عمر بن عبد العزیز سے نقل کی ہی کہ مومنان جن گرد اگرد بہشت کی
فصیلون پر ہونگے نہ بہشت کے اور قاضی نے انوار مین لکھا ہی کہ اظہر یہہ ہی کہ جن توابع تکلیف مین مانند انس کے ہین واللہ اعلم بالصواب
اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى کیا نہین دیکھا اور
نہین جانا منکرون بعث کے نے یہہ کہ اللہ جس نے پیدا کئے ہین آسمان اور زمین اور نہین تھکا ساتھہ پیدا کرنے اُنکے
کے قادر ہی اوپر اسکے کہ زندہ کرے مردونکو کیونکہ قدرت اُسکی ثابت ہی اور نقصان کو اُسکی درگاہ مین راہ نہین حاصل یہ ہی
کہ کیا اللہ باوجود اس قدرت کے مردے جلانے پر قادر نہین بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ہان ہی تحقیق وہ اوپر ہر چیز کے
قادر ہے عجز اور مشقت کے وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ اور یاد کر جسدن روبرو کئے جاوینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین
اوپر آگ کے یعنے آگ کو اُنکے سامنے کرینگے یہہ قلب خلاف مقتضی ظاہر کے واسطے مبالغے اور تاکید کے لائے ہین پھر اُنکو کہینگے
اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ کیا نہین یہہ عذاب برحق اور تم نہین باور کرتے تھے قَالُوْا بَلٰى کہینگے ہان سچ ہی پھر قسم کھاوینگے
وَرَبِّنَا قسم ہی پروردگار کی یہہ حق تھا قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ فرمائیگا حق تعالے یا نگہبان دوزخ کا
کہیگا ان کو پس چکھو عذاب بسبب اُسکے کہ تھے تم کفر کرتے ساتھہ قیامت کے اور باتین پیغمبر کی نہین مانتے تھے
فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ پس صبر کر ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم جفائے قوم پر جیسے کہ صبر کیا صاحب عزم
رسولون نے سمجھئے کہ اولو العزم وہ رسول ہین کہ جو نئی شریعت لائے ہین اور قاعدے احکام کے اجتہاد سے نکالے ہین
امام محی السنہ رحمتہ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ اولو العزم وہ ہین جنکو حق تعالی نے ایک مقام پر اخذ میثاق مین تخصیص ذکر فرمایا ہی
واذ اخذنا من النبیین میثاقہم ومنک ومن نوح وابراہیم وموسی وعیسی ابن مریم اور دوسری وضع شرع مین کہ شرع لکم
من الدین ما وصی بہ نوحا والذی اوحینا الیک وما وصینا بہ ابراہیم وموسی وعیسی اور ایک قول یہہ ہی کہ انحصار نہین ہی
جنکا نام حق تعالے نے سورۂ انعام مین بیان فرمایا ہی وتلک حجتنا آتیناہا ابراہیم علی قومہ نرفع درجت
من نشاء ان ربک حکیم علیم ووہبنا لہ اسحق ویعقوب کلا ہدینا ونوحا ہدینا من قبل
ومن ذریتہ داؤد وسلیمان وایوب ویوسف وموسی وہارون وکذلک نجزی المحسنین
وزکریا ویحیی وعیسی والیاس کل من الصلحین واسمعیل والیسع ویونس ولوطا بعضے

کہتے ہین سوا حضرت یونس کے سب اولوالعزم ہین کیونکہ شتابی کرکر قوم سے نکل گئے تھے حق تعالٰے نے فرمایا ولا
تکن کصاحب الحوت تو مت ہو مثل یونس کے بے صبری مین اور یہان بھی فرماتا ہی کہ صبر کرو ولا تستعجل لہم اور مت شتابی
کر واسطے کفار قریش کے عذاب نازل ہونے مین کہ اپنے وقت پر بے شبہ نازل ہوگا کانہم یوم یرون ما یوعدون
گویا کہ وہ جسدن دیکھینگے جو کچھ وعدہ دیے جاتے ہین عذاب سے یعنے جب ہول قیامت کے مشاہدہ کرینگے تو ایسا معلوم
ہوگا کہ انہون نے لم یلبثوا الا ساعۃ من نہار نہین ڈھیل کی دنیا مین مگر ایکساعت دن کے سے یعنے دنیامین رہنے کو انہ
بہت کم جانینگے بلاغ جو کچھ اس سورہ مین کہا پہنچاتا ہی پیغام کا اور یہہ پند کافی ہی فہل یہلک الا القوم الفسقون پس کیا
ہلاک کیے جاوینگے عذاب سے جب نازل ہوگا یعنے نہین کیے جاوینگے مگر قوم فاسق کہ دائرہ فرمانسے قدم باہر دھرتے ہین
اور احکام پر عمل نہین کرتے ہین سورہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم مدنی ہی انتیس آیتین ہین کلمات اسکے چہہ سو انتالیس ہین
اور دو ہزار تین سو انچاس حرف ہین فواصل اسکے ما ہین اور تطبیق اسکی ساتھہ سورہ احقاف کے یہہ ہی کہ ابتدا اسکا
سورۃ محمد مدنیۃ ساتھہ ذکر کافرونکے تھا ابتدا اسکی بھی اسی سے ہوئی وهي ثمان وثلثون اية

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ اضل اعمالہم جو لوگ کہ کافر ہوئے اور بند کیا انہون نے لوگونکو راہ اللہ کی سے باطل کردیا
خدا نے عملون انکے کو وہ بارہ شخص تھے سردار عرب کے جیسے ابوجہل و نضر و عتبہ وغیرہم اسلام مین داخل ہونے سے لوگونکو منع کرتے تھے انکے
اعمال کہ برے جانتے تھے وہ باطل کردی جیسے صلہ رحم کرتے تھے قیدیونکو چھڑاتے تھے ہمسایونکی محافظت کرتے تھے دوستونکی ضیافت
کرتے تھے والذین امنوا وعملوا الصلحت وامنوا بما نزل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کیے اچھے جیسے کھانا کھلانا فقیر
کو اور صلہ رحمی کرنا اور ایمان لائے ساتھہ اس چیز کے کہ اتارا گیا ہی اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے قرآن مجید
وهو الحق من ربہم اور وہ قرآن یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہین پروردگار انکے سے طرف انکے آئے کفر
عنہم سیاتہم واصلح بالہم دور رکھین اللہ نے ان سے برائیان ان کی اور سنوارا حال انکا دین و دنیامین یا دل انکا
صلاح مین لایا توبہ گناہ سے بخشین ذلک بان الذین کفروا اتبعوا الباطل وان الذین امنوا اتبعوا الحق
من ربہم یہہ گمراہ کرنا اور اصلاح مین لانا اسواسطے ہی کہ جو لوگ کہ کافر ہوئے پیروی کی انہون نے شیطان کی کہ
باطل ہی اور یہہ کہ جو لوگ کہ ایمان لائے پیروی کی انہون نے حق کی کہ قرآن ہی آیا انکے پاس پروردگار انکے
سے کذلک یضرب اللہ للناس امثالہم اسیطرح سے بیان کرتا اللہ واسطے لوگونکے مثالین انکی یعنے دونون فریقون
کا احوال ظاہر کرتا ہی فاذا لقیتم الذین کفروا فضرب الرقاب پس جب ملاقات کرو تم اے مومنون ان لوگون
سے کہ کافر ہین وقت جنگ کے پس مارو گردنین انکی حتی اذا اثخنتموہم فشدوا الوثاق یہان تک کہ جب خونریزی کر دو
انکو پس محکم کرو قید کرنا یعنے بعد قتل کے پکڑکر قید کرو خوب مضبوط کہ بھاگ نہ جاوین فاما منا بعد واما فداء
حتی تضع الحرب اوزارہا پس یا احسان کرنا کر پیچھے قید کے یعنے آزاد کیجیو بن عوض کے یا بدلا لیجیو بدلا
لینا کر یہان تک کہ رکھہ دیوے اہل حرب سلاح حرب کی یعنے دین اسلام سب تمام پر پہنچ جاوے اور حکم قتل

تر ہے یہہ بات نزدیک نزول عیسیٰ علیہ السلام کے ہوگی کیونکہ حدیث میں وارد ہی کہ آخر قتل اُمت میری کا ساتھہ دجال
کے ہی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ یہہ حکم منسوخ ہے یا مخصوص جنگ بدر پر تھا اور اب قتل متعین ہے یا استرقاق اور امام شافعی اور مالک کے نزدیک امام مختیر
قتل اور استرقاق اور اطلاق اور فدیہ مین ذٰلِكَ بات یہہ ہی نگاہ رکھو اسکو وَلَوْ يَشَاءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ اور اگر چاہے اللہ البتہ بدلا لیوے تمہارے
دشمنون سے بن لڑے تمہارے ہی وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ اور لیکن حکم جہاد کا کیا تو کہ آزماوے بعض تمہارے کو بعض سے
یعنے معاملہ آزمانے والونکا کرے مومن کو کافر مبتلا کرے تا جہاد کرکے ثواب پاوے اور کافر کو مومن گرفتار کرے
تا گوشمالی پا کر کفر سے کھرے وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ اور وہ لوگ کہ مارے جاتے ہین بیچ راہ اللہ کے
پس خدا نہین ضایع کریگا عملون اُنکے کو یہہ قرأت امام حفص کی ہی قتلوا بالضم قاف اور کسرہ تا مثناۃ فوقانیہ بصیغہ مجہول اور
اورون نے قاتلو پڑہا ہی یعنے وہ لوگ کہ لڑائی کرین براہ خدا سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ شتابی اللہ راہ دکھاویگا اُنکو
دنیا مین نیک کامونکی اور آخرت مین بڑے درجے اور مقامونکی اور سنواریگا حال اُنکے وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ
عَرَّفَهَا لَهُمْ اور داخل کریگا اُنکو بہشت مین تعریف کردی ہی اُس بہشت کی واسطے اُنکے تو کہ مشتاق ہون اُسکے
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو خدا اور رسول پر اگر مدد کرو تم دین
خدا کی کو اور پیغمبر اُسکے کو مدد دیوے گا تمکو خدا کہ اعدا پر فتح پاؤ اور ثابت کریگا قدمون تمہارے کو میدان جنگ مین تا
شکست نہ کھاؤ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ اور وہ لوگ جو کافر ہوئے پس خواری اور نگونساری
ہی واسطے اُنکے اور گمراہ کردیا ہی عملون اُنکے کو ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ یہہ خواری اور گمراہی
عمل کی اُنکے سبب اسکے ہی کہ اُنھون نے مکروہ رکھا تھا اُس چیز کو کہ نازل کیا ہی اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر
وہ امر توحید کا اور احکام شرع کے ہین پس کھو دیئے خدا نے عمل اُنکے جنکو وہ حساب مین رکھتے تھے جیسے عمارت
کعبہ معظمہ اور طواف اُسکا اور یتیمون پر شفقت کرنا اور مظلومونکا مددگار ہونا اور مہمان داری کرنا اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا
فِي الْاَرْضِ کیا پس نہین سیر کی کافرون نے عرب کے بیچ زمین کے یہان استفہام بمعنے امر ہی یعنے سیر کرین اور زمین سے
مراد ثمود اور عاد کے بلاد مین فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ پس دیکھین کہ کیونکر ہوا آخر کام اُن لوگونکا
کہ پہلے اُنسے تھے کافرون سے دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ بلا کی ڈالی اللہ نے اوپر اُنکے وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا اور کافرون کو ہونا ہے مانند اُسکے
مانند اُسکے یہہ کفار مکے کو سنایا ہی ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ یہہ جو مذکور ہوا اعوان
عقاب دشمنان اور نصرت دوستان سبب اسکے ہی کہ اللہ دوست ہی اون لوگونکا کہ ایمان لائے پس اُنکی مدد
کرتا ہی اور یہہ جو کافر ہین نہین دوست واسطے اُنکے پس اُنسے عذاب نہین دفع کرتا اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ تحقیق اللہ داخل کریگا فضل اپنے سے اون لوگونکو جو ایمان لائے
ہین اور عمل کئے ہین اچھے بیچ باغ بہشتون ہین کہ چلتے ہین نیچے درختون انکے کے نہرین وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ
وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے فائدہ اُٹھاتے ہین اسباب دنیا سے اور کھاتے ہین جیسے کہ کھاتے ہین چارپائے
جانور حاصل یہہ ہی کہ ہمت اُنکی کھانے ہی کے طرف مصروف ہی اور چاہتے یہہ کہ کھانا واسطے قوت آدمی کے طاعت کے

کھاتے کتا بدن انکو قوت پائے اور عبادت مین کسل نہ آئے فرو کھانا ہی زیست کے اور ذکر کے کرنے کے لئے یہ شہوتین
زیست ہی کیجہ لذت ہی بھرنیکے لئے وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ اور آگ دوزخ کی جگہہ رہنے کی ہی واسطے کافرون کے وَكَأَيِّن مِّن
قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِّن قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجَتْكَ اور بہت صاحب بستیون کے تھے کہ وہ سخت تر تھے قوت مین اہل
بستی تیری سے وہ بستی کہ نکال دیا تجھکو اہل اسکے نے یعنے مکہ أَهْلَكْنَاهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ہلاک کیا ہمنے انکو نہین ہوا مدد
دینے والا واسطے انکے کہ ہلاکت سے وقت انکو تھام رکھتا أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ كَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ
وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُم نہین جو شخص کہ ہی اوپر دلیل کے پروردگار اپنے سے جیسے پیغمبر اور مسلمان مانند اس شخص کے زینت
دیا گیا واسطے اسکے برا عمل اسکا شرک اور معصیت اور پیروی کی اسنے خواہشون اپنے کی جیسے ابوجہل اہل اور مشرک
مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ صفت اس بہشت کی کہ وعدہ کئے گئے ہین مانند اسکے پرہیزگار فِيهَا أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ
غَيْرِ آسِنٍ بیچ اسکے نہرین ہین پانی سے بن بگڑا ہوا یعنے بو اور رنگ اور مزہ کو اسکے تغیر نہین ہوا بخلاف آب دنیا
کے متغیر ہوجاتا ہی وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ اور نہرین ہین دودھ کی کہ نہین بدلا گیا ہی مزہ انکا یعنے طول
زمانے کے سبب ترشی بدمزگی نہین آئی وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ اور نہرین ہین شراب کی مزہ والی واسطے پینے والون کے
لذت رکھتے ہین خمار نہین وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى اور نہرین ہین شہد صاف کئے گئے کی وہ صاف کرنا کار کرین بلکہ صاف پیدا ہیں موم اور آلائش وَلَهُمْ فِيهَا مِن
كُلِّ الثَّمَرَاتِ اور واسطے پرہیزگارونکے ہین بیچ بہشت کے ہر طرح کے میوے صاف رنگ لذیذ خوشبو وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ اور بخشش اور پوشش گناہون
کی پروردگار انکے سے سمجھ لیجئے کہ جیسے چار نہرین زمین بہشت مین زیر شجر طوبی جاری ہین ایسی ہی انہار اربعہ
باطن صوفی مین زیر شجرہ طیبہ اصلہا ثابت وفرعها فی السماء روان ہین منبع فائضہ آب انابت اور ینبوع
لبن صفوت اور خمخانہ خمر محبت اور مجری روح عسل مودت اور بحر الحقائق بجز ہی کہ آب اشارت بحیات دل
شیر کنایت بفطرت اصلیہ اور شراب جوش وخروش محبت اور عسل مصفی حلاوت قرب اور ثمرات عبارت ہی مکاشفات
سے اور مغفرت غفران ذنب وجود ہی تا کہ قائم ہی انا ای رافت جو عبادت ہی سو ہی جرم کے ساتھ خودی
مین تجدا ہی شہرہ جان توحید کو اسقاط انا بعد ذکر بہشتیونکے دوزخیونکا حال بیان فرماتا ہی كَمَنْ هُوَ
خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ کیا وہ مانند اس شخص کے ہی کہ وہ ہمیشہ رہنے والا ہی بیچ آگ دوزخ
کے اور پلائے جاوینگے بجائے شربت بہشتیان پانی گرم کھولتا ایس کاٹ ڈالے گا وہ پانی انتڑیون انکی کو
لکھا ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے تو بعضے منافق مسجد سے نکل کر علماء صحابہ سے بطریق استہزا پوچھتے کہ ہم
سمجھے نہین کیا کہا آپ انھون نے حق تعالی نے انکے حال کی خبر دیا ہی وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ اور بعضے ان منافقون
سے وہ شخص ہین کہ کان رکھتے ہین طرف خطبے تیرے کے روز جمعہ وغیرہ کو حَتَّىٰ إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِندِكَ
قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ آنِفًا یہان تک کہ جب باہر نکلتے ہین نزدیک تیرے کہتے ہین واسطے ان لوگون
کے کہ دئے گئے ہین علم اصحاب مین سے جیسے عبداللہ بن مسعود اور ابو درداء وغیرہ رضی اللہ عنہم کیا کہا تھا پیغمبر نے ابھی ہم کچھ
نہین سمجھے انکی بات اور یہ کہنا انکا بطریق سخریہ تھا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ مین بھی انہین علماء صحابہ سے ہون کہ منافق مجھسے پوچھتے

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ یہی لوگ ہین جو کہ بحکم ازل مہر کی اللہ نے اوپر دلون اُنکے کے ساتھ
نفاق اور شک کے اور پیروی کی اُنھون نے خواہشون نفس اپنے کے اسی جہت سے خیال ہین نہ لائے کلام پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ اور جن لوگون نے راہ پائی یعنے مومن زیادہ
دی استماع سخن پیغمبر نے اُنکو ہدایت اور دی انکو پرہیزگاری اُنکی یعنے وہ چیز جو پرہیزگاری زیادہ کرے اور اُسپر
ثابت رکھے فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً پس نہین انتظار کرتے منافق اور کافر مگر قیامت کا یہہ کہ آوے
اُنکے پاس ناگہان فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا پس تحقیق آئی ہین نشانیان اُسکی جیسے پیغمبر آخر زمان کا ظہور فرمانا اور شق قمر کا ہونا
فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ پس کہان سے ہوگا واسطے اُنکے جب آویگی قیامت اُنکے پاس نصیحت پکڑنا اُنکا اور توبہ کرنی یعنے
جب قیامت آجاویگی تو تائب اور پندپذیر ہونا کچھ فائدہ نہین رکھیگا فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پس جان تو یہہ کہ نہین کوئی
مستحق عبادت کے مگر اللہ یعنے جو ذکاوت موحدون کی اور شقاوت مشرکون کی اور منافقون کی دریافت کرلی تو نے
پس ثابت رہ اِس وحدانیت پر کہ جانتا ہی لکھا ہی کہ عالم کو جو اعلم کہین تو مراد ذکر اور یاد دلانا ہوتا ہی اور بعضون نے
یہہ معنی کہے ہین کہ جان تو یہہ کہ کوئی ثواب نہین برابر ثواب اُسکے کہ کہے لا الٰہ الا اللہ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ اور بخشش
مانگ واسطے گناہ اپنے کے سمجھہ لیجیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مغفور رہین اور یہان جو باستغفار مامور رہین سو واسطے
کہ امت اُنکی پیروی کر کر گناہون کی مغفرت طلب کرے یا یہہ معنی ہین کہ عصمت مانگ خدا سے تا گناہون سے بچا رہے
وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اور بخشش مانگ واسطے ایمان والون کے اور ایمان والیون کے یہہ بڑا فضل الٰہی ہی اِس اُمت پر
کہ اُنکے پیغمبر ون کو اُنکی گناہون کی استغفار کا امر فرمایا سمجھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو امر فرمایا باستغفار امت
اور خلاف امر الٰہی آپسے ہونا متصور نہین ہے استغفار کیا ہی ہوگا اور اللہ تعالیٰ ایسا کریم نہین کہ اپنے محبوب کو ارشاد کرے کہ فلانی چیز
مجھہ سے مانگ اور وہ مانگے پھر نہ دے پس اِس سے صریح نکلتا ہی کہ دولت مغفرت نصیب امت ہو لطف آپکا جسکا شفیع
ہووے اُسکو خوف عذاب کیا ہووے جب شفاعت مین لب ہلاوینگے اُسکو غم سے وہین چھڑا وینگے کہ مغفرت
یہان نصیب امت ہی کہ قبول اُنکی شفاعت ہی وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ اور اللہ جانتا ہی جگہہ پھرنے تمھارے
کی دنیا مین اور رہنے تمھارے کی عقبیٰ مین یا جانتا ہی جہان دنکو تم پھرتے ہو اور رات کو آرام کرتے ہو وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ اور کہتے ہین وہ لوگ کہ ایمان لائے اور جہاد کرنے پر بہت حرص رکھتے ہین کیونکر نہین اُتاری
جاتی سورت جہاد کی فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ پس جسوقت اُتاری جاوے گی سورت ثابت کہ جسمین منسوخ نہو
وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ اور ذکر کیا جاوے بیچ اُسکے امر لڑنیکا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ دیکھیگا تو اُن لوگونکو بیچ
دلون اُنکے کے بیماری ہی شک اور نفاق کی یا سستی دین کی يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ دیکھتے ہین
طرف تیرے جیسے دیکھتا ہی وہ شخص کہ بیہوشی آتی ہی اوپر اُسکے صدمے مرگ سے یعنے حیران پریشان ترسان ہوتے ہین
فَاَوْلٰى لَهُمْ پس وائے ہی اُنپر دوزخ واسطے اُنکے ہی طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ کام اُنکا فرمانبرداری ہی اور بات معقول جیسے
سمعنا واطعنا فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ پس جب مقرر ہوا حکم قتال کا اور اصحاب تیار ہوئے اُنھون نے خلاف کیا اور عورتون کے مانند گھر مین

ع ۲

بیٹھے رہے فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ پس اگر سچ بولیں اللہ سے ظاہر کرتے ہیں جہاد کی حرص کو البتہ بہتر ہووے
واسطے اُن کے فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ پس کیا ہو تم نزدیک اسباب کے یعنے تم سے یہی توقع ہے اے منافقو کہ اگر پھیرو تم
حکومت پر یعنے تمکو حکومت ہو اگر اعراض کرو تم قرآن سے اور منہ پھیرو فرمان سے أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ
یہہ کہ فساد کرو بیچ زمین کے اور کاٹو ناتے اپنے تکبر کی جہت سے أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ یہہ لوگ مفسد
اور معرض ہیں جنکو لعنت کی ہے اللہ نے اور بہرا دیا انکو تا کہ حق بات نہ سنیں اور اندھا کر دیا آنکھوں انکی کو تا کہ دیکھیں عبرت اور
قدرت کی نہ دیکھیں أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ کیا پس نہیں فکر کرتے بیچ قرآن کے اور نہیں دھیان کرتے پند اور وعظ
اُسکی پر کہ نافرمانی سے بچیں أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا کیا اوپر دلوں کے قفل ہیں اُنکے لکھا ہے کہ نعت حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی یہود و نصارٰی توریت میں دیکھی تھی یقین کامل صحت نبوت پر آپکے رکھتے تھے اور قبل بعثت سے آپکی صفتیں بیان
کیا کرتے تھے اور آپ کے ظہور کی خبر دیتے تھے جب آپ مبعوث ہوئے اور مدینے میں تشریف لائے آپ سے پھر گئے
اُنکے حق میں یہہ آیت اُتری إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ تحقیق جو لوگ کہ پھر گئے
اوپر پیٹھوں اپنے کے یعنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہوئے پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوئی واسطے انکے ہدایت یعنے
نبوت آپکی ساتھ دلیلوں روشن کے شیطان نے زینت دلائی واسطے اُنکے انکار اور عناد کی وَأَمْلَىٰ لَهُمْ اور ڈھیل دی اللہ نے
واسطے اُنکے عذاب کرنے میں جلدی نہ فرمائی کہ اور بھی گناہوں میں غرق ہوں ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا
نَزَّلَ اللَّهُ یہہ ڈھیل دینا واسطے اسکے ہے کہ کہا تھا یہود نے واسطے اُن لوگوں کے کہ ناخوش رکھتے تھے اُس چیز کو کہ اتار
ہے اللہ نے قرآن اور احکام دین سے یعنے منافق حاصل یہہ ہے کہ یہود نے منافقوں کو کہا تھا مخفی سَنُطِيعُكُمْ فِي
بَعْضِ الْأَمْرِ البتہ کہا مانینگے ہم تمہارا بیچ بعضے کاموں کے یعنے مدد کرینگے ہم تمہاری اگر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے لڑوگے
وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ اور اللہ تعالٰے جانتا ہے آہستہ بات کرنی انکی کو فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ
وَأَدْبَارَهُمْ پس کیونکر ہوگا حال انکا جب قبض کرینگے جان انکی کو فرشتے مارتے ہونگے منہ اُنکے کو کہ حق سے پھرایا تھا
اور پیٹھیں انکی کو کہ اہل حق کی طرف کئی ہیں ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ یہہ قبض روح انکا اس خرابی سے سبب
اسکے ہے کہ پیروی کی انھوں نے اُس چیز کی کہ ناخوش کرنی ہے اللہ کو اور موجب غضب الٰہی کا ہوتی ہے جیسے چھپانا نعت
اور بیان حال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور مددگاری منافقوں اور مشرکوں کی وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ اور بسبب اسکے
کہ مکروہ رکھی رضامندی اللہ کی یعنے وہ عمل کہ سبب رضاء الٰہی ہوتے ہیں اظہار نعت پیغمبر اور اقرار نبوت اور فرمانبرداری
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ پس باطل کر ڈالے خدا نے عمل اُنکے أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ أَنْ لَنْ
يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ کیا گمان کرتے ہیں وہ لوگ کہ بیچ دلوں اُنکے کے بیماری ہے نفاق کی یہہ کہ ہرگز نہ نکالیگا
یعنے ظاہر نہ کریگا اللہ کینے اُنکے کہ دلوں میں چھپائے رکھتے ہیں پیغمبر اور مومنوں سے وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيمَاهُمْ اور اگر
چاہیں اللہ دکھلا دیں ہم تجھکو اُنکو نشانیاں ظاہر کرکے پس البتہ پہچان لیوے تو انکو ساتھ چہرے اُنکے کے علامت
کہ نفاق پر اُنکے دلالت کرے وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ اور البتہ پہچان لیگا تو انکو بیچ لحن بات کے وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ

اور اللہ جانتا ہی کاموں تمہارے کو اور مناسب اسکے جزا دیگا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کہا بعد نزول اس
آیت کے کوئی منافق ایسا نتھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو نہ پہچانتے ساتھ چہرے اور بات اسکی کے بعضے مفسرین نے
انس بن مالک سے نقل کیا ہی کہ ایک گروہ میں نو شخص منافق تھے رات کو سوگئے صبح کو جو اٹھے تو ہر ایک کی پیشانی پر ہذا
منافق لکھا ہی وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ اور البتہ آزماوینگے ہم تمکو جہاد کا حکم کر کر
یعنے معاملہ آزمانیوالوں کا کرینگے تم سے یہانتک کہ ظاہر کر دینگے ہم جہاد کرنے والوں کو تمھین سے اور صبر کرنیوالوں کو مشقت حرب پر
اور آزماوینگے ہم خبرین تمہاری کو کہ ایمان میں کہتے ہو یا سچ جھوٹھہ سب پر ظاہر ہوجاوے یہہ قرات ما تحفص کی ہی کہ تینوں
جگہہ نون پڑھا ہی اور اوروں نے بصیغہ غایب یعنے خدا آزماتا ہی تمکو تو کہ جانے مجاہدوں کو تم میں سے اور صابروں کو
اور آزماتا ہی خبرون تمہاری کو اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے یعنے یہود بنی قریظہ
اور بنی نضیر کے اور بند کیا انھوں نے اپنی قوم کو راہ خدا کی سے کہ دین اسلام ہی وَشَاقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى
اور مخالفت کی رسول خدا کی پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوئی واسطے انکے راہ حق کی کہ توریت میں پہچانی تھی لَنْ يَّضُرُّوا
اللّٰهَ شَيْئًا ہرگز نہ ضرر کرینگے خدا کو کچھہ یعنے انکے کفر اور ضد سے کچھہ دین خدا کو اور رسول خدا کو ضرر نہوگا بلکہ ضرر انہین
کو ہوویگا وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ اور جلد ناپید کریگا اللہ ثواب عبادت اور عمل انکے کو يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا
الرَّسُوْلَ ای لوگو جو ایمان لائے ہو کہا مانو اللہ کا جو حکم فرماوے اور کہا مانو رسول کا جو ارشاد کرے وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ اور مت
باطل کرو عملوں اپنے کو ساتھ ریا اور سمعہ کے یا تکبر کے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ
كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ تحقیق وہ لوگ جو کافر ہوئے اور بند کیا انھوں نے لوگونکو راہ اللہ کی سے پھر مر گئے جنگ بدر
میں اور حال آنکہ وے کافر تھے پس ہرگز نہ بخشیگا اللہ انکو نزول اس آیت کا کفار بدر کی شان میں ہی اور حکم اسکا عام ہی جو کافر مرے
فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ پس مت سستی کرو تم ای مومنوں اور مت بلاؤ کافروں کو طرف صلح کے کہ اسنے صلح کا
پیغام کرنا نشانی ضعف اور ذلت تمہارے کی ہی وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اور حال آنکہ تم غالب ہو وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ
يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ اور اللہ ساتھہ تمہارے ہی مددگاری میں اور ہرگز نہ چھین لیگا تم سے ثواب عملوں تمہارے کا اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا
لَعِبٌ وَّلَهْوٌ سوا اسکے نہین کہ زندگانی دنیا کی بازی ہی ناپایدار اور شغل ہی بیہودہ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ
وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ اور اگر ایمان لاؤ تم دل سے خدا اور رسول پر اور پرہیزگاری کرو دیویگا تمکو ثواب تمہارا آخرت
میں اور نہین مانگیگا خدا تم سے عوض میں ثواب دینے کے سب مال تمہارے کو اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا اگر مانگے وہ تم
سے سارے مال کو پس تنگ کرے تمکو یعنے کہے کہ سب کو میری راہ میں دو بخیلی کرنے لگو تم اور نہ دو دل کی چاہت سے وَيُخْرِجْ
اَضْغَانَكُمْ اور نکال دیگا خدا اور ظاہر کر دیگا مانگنے کے سبب یا تمہارے بخل کے سبب بدنیتین تمہاری کو هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَاۤءِ
تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خبردار ہو تم ای مخاطبو وہ لوگ ہو تم کہ پکارے جاتے ہو کہ خرچ کرو مال کو بیچ راہ خدا کے یعنے
زکواۃ دو یا اسباب جہاد کا تیار کرو فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ پس بعضا تم میں سے وہ شخص ہی کہ بخیلی کرتا ہی وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا
يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ اور جو کوئی بخیلی کرے نفقہ واجب کے دینے میں پس سوا اسکے نہین کہ بخیلی کرتا ہی جان اپنے سے

کہ اسکو ثواب سے محروم رکھتا ہے وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اور اللہ بے پرواہ ہے تمہارے نفقے صدقے سے اور تم محتاج ہو اسکی
نعمتیں لینے کے پس آج تم دنیا میں ایک دو اور اسکے عوض کل آخرت میں دس لو کہ اسکا خزانہ کرم کا کم نہوگا اور تم مراد کو
پہنچوگے وَاِنْ تَتَوَلَّوْا اور اگر پھر جاؤ تم نفقہ واجب سے یا اسلام اور قبول احکام سے يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ بدل لیگا ایک
قوم غیر تمہاری یعنے تمہیں ہلاک کرکر اور قوم پیدا کریگا ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ پھر نہوگی وہ قوم مانند تمہارے بلکہ حکم بردار اور پرہیزگار
ہونگے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ وہ پرہیزگار حکم بردار کون ہیں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ آپکے پاس بیٹھے تھے دست
مبارک انکی ران پر مارکر فرمایا کہ یہہ ہے اور قوم اسکی حدیث میں ہے کہ اگر دین معلق ہو ثریا تک لے لیوینگے اسکو پارس والے
اور اسباب میں ہے کہ ابو درداء رضی اللہ عنہ بعد قرأت اس آیت کے کہتے تھے ابشروا یا بنی فروخ مراد اس سے پارس والے ہیں الخ
فضائل حضرت سلمان کے بہت احادیث صحیحہ میں وارد ہیں چنانچہ ایک بڑی فضیلت انکی یہہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے لاحق اہل بیت میں اپنے فرمایا ہے کہ سلمان منا اہل البیت سمجھیے کہ اہل بیت تین قسم ہیں ایک اصل اہل بیت ہیں وہ
ازواج مطہرات اور اولاد آپکی ہیں دوسری داخل بیت ہیں وہ علی مرتضے اور حسنین ہیں تیسرے لاحق اہل بیت ہیں
کہ بسبب کمال طہارت اور صفائی باطن اس مرتبہ اعلی کو پہنچے ہیں جیسے سلمان فارسی رضی اللہ عنہم اجمعین اور برکت
لحوق اہل بیت کا یہہ ظہور رہی کہ ہزاروں اولیاء اللہ انکے سلسلہ میں ہوئے اور جیسا شیوع طریقے کا انکے ہوا ایسا کسی
ہوا کہ مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک عالم جن وبر کا فیض باطن انکی سے بھر گیا طریقہ نقشبندیہ
کہ اطراف اور اکناف عالم میں شایع اور رایج ہے انہیں سے ہے قدسنا اللہ تعالی باسرارہا الیہا وانوارہا الیہا سورۂ فتح
مدنیہ ہے انتیس آیتیں ہیں پانچ سو ساٹھہ کلمات ہیں دو ہزار چار سو اٹھتیس حرف ہیں فواصل اسکی ا ہیں اور ربط اسکا ساتھ
سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یہہ ہے کہ اسمیں ذکر منع کرنیکا تھا کافروں کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آنے سے مسجد حرام میں
سورۃ الفتح مدنیۃ اسمیں وعدہ فتح کا اور ذکر آنیکا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسجد حرام میں وھی عشرون وتسع اٰیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لکھا ہے کہ چھٹے برس ہجرت سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب دیکھا کہ کعبہ معظمہ میں گئے ہیں وعدہ ہوا لاجرم ارادہ کیا مکے
جانیکا مدینہ سے نکل احرام عمرہ کا باندھے پندرہ سو آدمی اور ستر شتر قربانی کے واسطے اپنے ساتھ لیے پیر کے دن غرہ ذیقعدہ کو روانہ
ہوئے مشرکان مکہ یہہ خبر سنکر لڑائی کے واسطے شہر کے باہر آئے جب آپ وہاں پہنچے جہاں سے مکہ نظر آتا تھا انکا اونٹنی آپ
کی بیٹھ گئی آپنے قسم کھاکر فرمایا ہے کہ اور بے ادبی کعبہ شریف کی نہیں کرینگا وہ اٹھی آپ منہہ موڑکر حدیبیہ کے میدان میں جا اترے
کفار مکہ نے عروۃ بن مسعود ثقفی کو احوال دریافت کرنیکو بھیجا اسنے آکر معلوم کیا کہ ارادہ جنگ کا آپ نہیں رکھتے زیارت
کعبے کو آئے ہیں جب بھی حرم آنے پر آپکے راضی نہوئے آپنے حضرت عثمان کو انکے پاس بھیجا خبر حضرت عثمان کے شہادت
کی جھوٹی مشہور ہوئی آپ اندوہگین ہوئے سب صحابہ نے جو وہاں تھے سر پر بیعت کی اسکو بیعت رضوان کہتے ہیں
قصہ اسکا آگے آویگا پھر یہہ خبر کفار سنکر ہراسان ہوئے اور سہیل بن عمرو کو بھیجا پھر درمیان آپکے اور اہل مکہ کے صلح واقع
ہوئی صحابہ اس صلح سے ملول ہوئے اور اس سال عمرہ نکرسکے دیا دوسرے برس عمرہ قضا کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے وہین حدیبیہ مین موے مبارک سر تراشے اور کچھ اونٹ وہان قربانی کئے اور کچھ ناجیہ اسلمی کے ہاتھہ مکہ کو بھیجے کہ وہان نحر
کرکے فقرا کو تقسیم کر دے اور صحابہ نے بھی قصر اور حلق کیا بیس روز وہان حدیبیہ مین آپ رہے جب وہان سے چلے تو ایک رات
مین مراجعت مین یہہ سورت نازل ہوئی آپنے فرمایا کہ امشب مجھہ پر ایسی سورت نازل ہوئی ہی کہ دوست رکھتا ہون مین اُسکو اس
سے کہ آفتاب اُسپر چمکے پھر یہہ سورت پڑھی اور مبارکبادی صحابہ کو اور صحابہ نے آپ کو إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا تحقیق حکم
کیا ہمنے تجھکو حکم ظاہر صلح کا قریش سے اور یہہ صلح مقدمہ ہی بہت فتوح کا یا کھولا ہمنے واسطے تیرے شہر مکے کا اور تعبیر ماضی
سے واسطے تحقیق وقوع کے فرمایا مراد فتح خیبر اور فدک کی ہی پس اللہ سے مغفرت مانگ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ
وَمَا تَأَخَّرَ تو کہ بخشے واسطے تیرے خدا جو کچھہ گذرا پہلے وحی سے گناہون تیرے سے اور جو کچھ رہا پیچھے وحی سے یا پہلے فتح کے اور
پیچھے فتح سے یا قبل نزول اِس آیت کے اور بعد اُسکے امام ابو اللیث نے کہا ہی کہ گناہ گذشتہ خطا آدم اور حوا کی ہی اور گناہ آیندہ جرائم
امت کی اُسکو برکت سے آپکے بخشنا اور اُسکو شفاعت سے سلمی رح نے کہا کہ ذنب آدم کی اضافت آپکی طرف فرمائی کیونکہ
وقت خطا آپ اُنکی صلب مین تھے اور گناہ امت کی بھی اسناد آپ کے طرف کی کہ پیشوا اور سردار ہین قشیری ہم سراسر خطا کے
سالک ہین ہم آپ لیکن ہمارے مالک ہین ہم موالی ہین آپ ہین مولی ہم کیون نہ اسناد ہوا دھر اولی وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ
اور تمام کرے نعمت اپنی اوپر تیرے ملک فتح کرکے یا دین اسلام بلند کرکے یا شفاعت تیری قبول فرماکر وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا
اور دکھلا دے تجھکو راہ سیدھی یعنے ثابت رکھے اسپر وَيَنصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا اور مدد کرے تجھکو اللہ تعالے مدد غالب
سمجھہ لیجے کہ صلح حدیبیہ مین صحابہ متردد تھے حق تعالے نے ارشاد کیا کہ هُوَ الَّذِي أَنزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ وہی
ہی جس نے اُتاری تسکین بیچ دلون ایمان والون کے لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَّعَ إِيمَانِهِمْ تو کہ بڑھہ جاوین ایمان مین ساتھہ ایمان
اپنے کے یعنے اصول دین پر ایمان رکھتے ہین فروع شرع پر اور زیادہ کرین وَلِلَّهِ جُنُودُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اور واسطے اللہ
کے ہین لشکر آسمانونکے کہ فرشتے ہین اور زمین کے کہ مسلمان ہین جہاد کرنیوالے پس ای مومنو جہاد کرو اور اُسکی مدد پہ
بے غم رہو کہ جسکے حکم مین لشکر آسمان اور زمین کا ہی وہ اپنے دوستونکو غزاے اعدا مین عاجز کرکے نہین چھوڑیگا فرد
رافت طلب کر اُسکی نصرت کہ جسکی قدرت ہی پشے کو صفدری دے ذرہ کو پہلوانی وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا اور ہی
اللہ جاننے والا مصلحت خلق کی حکمت والا سب کام اُسکے حکمت کے ساتھہ ہین اُنہین سے یہہ کہ تسکین قلوب مومنین مین ڈالی
لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ تو کہ داخل کرے ایمان والون
کو اور ایمان والیون کو رسوخ دین اور ثبات عقیدے کی برکت سے بہشتونمین کہ چلتے ہین نیچے محلون یا درختون اُنکے کے
نہرین ہمیشہ رہنے والی ہین بیچ اُسکے اور تو کہ دور کرے اُنسے برائیان اُنکی پہلے بہشت مین جانے کے تا پاک صاف ہوکر
روضۂ رضوان مین خرامان ہون وَكَانَ ذَٰلِكَ عِندَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا اور ہی یہہ وعدہ اُنکو نزدیک اللہ کے یعنے بحکم خدا مراد
پانا بڑا کہ غم سے چھوٹنا مقصود سے ملنا ہی وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ اور تو کہ عذاب کرے نفاق والون اور نفاق والیون
کو اہل مدینے سے وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ اور شرک کرنے والون کو اور شرک کرنے والیونکو اہل مکہ سے الظَّانِّينَ بِاللَّهِ ظَنَّ
السَّوْءِ گمان کرنیوالے ساتھہ اللہ کے گمان بُرا مشرکونمین بنی اسد اور غطفان اور بعضے منافق گمان کرتے تھے کہ پیغمبر خدا اصلا

علیہ وسلم حدیبیہ کو جاتے ہین وہان سے سلامت مدینہ کو نہین آینگے اور لشکر بھی انکا تباہ ہو جاویگا جب آپ عافیت سے مدینہ
مین تشریف لائے حق تعالےٰ نے فرمایا عَلَیْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ اوپر ان گمان کرنیوالونکے ہی گردش برائی کی یعنی مغلوب ہونگے
وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ اور غصے ہوا اللہ اوپر انکے اور دور کیا اپنے رحمت سے انکو اور تیار کیا ہی واسطے
انکے دوزخ وَسَاءَتْ مَصِیرًا اور بُری ہی جگہہ پھر جانیکی دوزخ وَلِلّٰهِ جُنُودُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ اور واسطے اللہ کے
ہی لشکر آسمانونکا اور زمین کا تکرار اس آیت کی واسطے وعدہ مومنون کے ہی کہ نصرت حق امید رکھین اور وعید مشرکون اور
منافقون کی ہی کہ عذاب الٰہی سے ڈرتے ہین وَكَانَ اللّٰهُ عَزِیزًا حَکِیمًا اور ہی غالب اللہ اپنے حکم مین باحکمت إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ
شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِیرًا تحقیق بھیجا ہمنے تجھکو گواہی دینے والا اوپر قول اور فعل امت اپنی کے اور خوشخبری دینے والا انکو جنکے
دلون پر سکینہ القا کی اور ڈرانیوالا انکو جنھون نے گمان بد کیا پس تو امت کو آیہ کہ مژدہ دینا اور خوف دلانا اسواسطے کہ
لِتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ تو کہ ایمان لاؤ تم ساتھہ اللہ کے اور رسول اسکے وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ اور قوت دو دین اسکے کو
اور بڑا جانو حکم اسکا وَتُسَبِّحُوهُ بُکْرَةً وَأَصِیلًا اور تسبیح کرو اللہ کو یا نماز پڑھو واسطے اسکے صبح اور شام بعضون نے کہا ہی
کہ ضمیر تعزروہ اور توقروہ کی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے راجع ہی یعنے نصرت دو انکو اور تعظیم انکی بجا لاؤ صبح شام تحقیق
تعظیم الٰہی ہی کیونکہ اسکے امر سے ہی إِنَّ الَّذِینَ یُبَایِعُونَكَ إِنَّمَا یُبَایِعُونَ اللّٰهَ تحقیق وہ لوگ کہ بیعت کرتے ہین تجھسے
سوا اسکے نہین کہ بیعت کرتے ہین اللہ سے کیونکہ مقصود بیعت سے اتقا اور رضا اللہ کی ہی مراد اس سے بیعت الرضوان ہی کہ حدیبیہ مین
واقع ہوئی قصہ اسکا آگے آویگا اور صوفی کہتے ہین کہ یہہ بیان مقام جمع کا ہی حق تعالیٰ نے تصریح اسکے سوا اس اشرف عالم صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھہ کسی کے نہین فرمائی اور اسی مقام کی وہ بات ہی کہ فرمایا مَنْ یُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ فرو گذاشت کی ہی
بیعت اپنے اسنے خدا سے بیعت کی مرادفت اسمین خوض کی جا ہی سو تو کیا ہی اشارت کی یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَیْدِیهِمْ
ہاتھہ اللہ کا ہی اوپر ہاتھون انکے کے جنھون نے کہ بیعت کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ مطلع ہی انکی مبایعت پر
پس جزا دیگا انکو اسپر معالم مین لکہا ہی کہ وقت بیعت کے ہاتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پکڑتے تھے اور ہاتھہ اللہ کا اوپر ہاتھون
انکے کے تھا مبایعت مین فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰی نَفْسِهِ پس جسنے عہد توڑا پس سوا اسکے نہین کہ اسنے عہد توڑا
اوپر جان اپنی کے کہ ضرر اسکا اسیکو پہنچتا ہی یعنے کہ تین چیزین راجع طرف صاحب اپنے کے ہوتی ہین ایک مکر کہ وَلَا
یَحِیقُ الْمَكْرُ السَّیِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ دوسرے ستم کہ إِنَّمَا بَغْیُكُمْ عَلٰی أَنْفُسِكُمْ تیسرا نقض عہد فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰی نَفْسِهِ وَمَنْ
أَوْفٰی بِمَا عَاهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیهِ أَجْرًا عَظِیمًا اور جسنے وفا کی ساتھہ اس چیز کے کہ عہد کیا ہی اوپر اسکے کہ بہشت ہی اور آیا ہی
کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بارادہ عمرہ کے مکہ معظمہ کو چلے تھے تو بعضے قبائل عرب کو واسطے جمعیت اسلام کے مدینہ کے گرد
اور غفار اور اشجع فرمایا تھا کہ اس سفر مین ہمراہ ہون وہ جنگ قریش سے ڈر کر کنارہ کش ہوئے تھے انکا حال حضرت
ذوالجلال اپنے محبوب کو ارشاد کرتا ہی کہ جب تو مدینے مین پہنچیگا سَیَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا
وَأَهْلُونَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا شتاب کہینگے واسطے تیرے پیچھے چھوڑ گئے ہوئے گنوار لوگ یعنے وہ قبائل کہ پیچھے مذکور ہوئے
لاوینگے کہ مشغول کیا تھا ہمکو مالون ہمارے نے کہ کوئی غمخوار نتھا اگر چھوڑ جاتے تو ضائع ہو جاتا اور جورو لڑکے اور فرزند وغیرہ

کہ ہم جاتے تو وہ تباہ ہو جاتے پس بخشش مانگ واسطے ہمارے اللہ سے کہ ہم یہاں رہ گئے اور آپکے ساتھی نہ ہوئے يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ
مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ کہتے ہیں ساتھ زبانوں اپنی کے وہ چیز کہ نہیں بیچ دلوں انکے کے یعنی یہہ عذر اور استغفار زبانی کرتے ہیں
دل سے غافل ہیں قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا کہہ جواب میں انکے پس کون مالک ہوگا
واسطے تمہارے یعنی منع کریگا تم سے سوا حکم خدا تعالی کے اس چیز کو کہ ارادہ کریگا اللہ ساتھ تمہارے ضرر کا یا ارادہ کرے ساتھ تمہارے
نفع کا بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا بلکہ ہے اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار جانتا ہے جو قصد تمہارا تخلف میں تھا
بہانہ مال اور فرزند کا کر کر رہ گئے تھے انکے سبب سے نہیں رکے تھے بَلْ ظَنَنْتُمْ أَنْ لَنْ يَنْقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ أَبَدًا
بلکہ گمان کیا تھا تمنے یہہ کہ ہرگز نہ پھرینگے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان طرف لوگوں اپنے کے کبھی بلکہ مشرکوں کے ہاتھ سے
مارے جاوینگے وَزُيِّنَ ذَلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ اور زینت دیا گیا یہہ گمان یعنی شیطان نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کا مارے
جانا ٹھہرادیا بیچ دلوں تمہارے کے وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ اور گمان کیا تھا تم نے گمان برا کہ دین اللہ کا باطل ہوا اور ملت اسلام
برہم ہوئی وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُورًا اور تھے تم بسبب اس گمان کے قوم ہلاک ہونے والی کہ نیت بد اور عقیدہ فاسد رکھتے ہو وَمَنْ لَمْ
يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا اور جو کوئی نہیں ایمان لایا دل سے ساتھ اللہ کے اور رسول
کے پس تحقیق ہمنے تیار کیا ہے واسطے کافروں کے دوزخ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ اور واسطے اللہ کے ہے بادشاہی
آسمانوں کی اور زمین کی يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ بخشتا ہے بڑی گناہ واسطے جسکے چاہتا ہے اور عذاب
کرتا ہے ساتھ چھوٹے گناہ کے جسے چاہتا ہے وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا اور ہے اللہ بخشنے والا توبہ کرنیوالوں کو مہربان
انپر سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انْطَلَقْتُمْ إِلَى مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ شتاب کہینگے پیچھے رہے ہوئے یعنی
وہ لوگ جو حدیبیہ میں نہیں گئے تھے بہانہ کر کر رہ گئے تھے جب چلوگے تم طرف غنیمتوں کے کہ فتح خیبر میں ہاتھ لگینگی چھوڑ دو
ہمکو کہ پیروی کرینگے ہم تمہاری اس سفر میں لکھا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ذی الحجہ میں چھٹے برس ہجرت کے حدیبیہ
سے تشریف لائے اور محرم میں ساتویں سال ہجرت کے غزوہ خیبر کی تیاری کی حکم ہوا کہ جو حدیبیہ میں حاضر تھا وہی اس سفر میں
بھی ساتھ جاوے نہ اور قبائل مخلفین جو حدیبیہ کو نہیں گئے تھے کہنے لگے کہ ہمیں چھوڑ دو تاکہ ہم موافقت کریں تمہاری
اور خیبر کو چلیں يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ ارادہ کرتے ہیں وہ قبائل جو حدیبیہ کو نہیں گئے تھے یہہ کہ بدل ڈالیں
کلام اللہ کا کہ اسنے فرمایا ہے غیر اہل حدیبیہ اس حرب میں نجاویں قُلْ لَنْ تَتَّبِعُونَا كَذَلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِنْ قَبْلُ کہہ کہ ہرگز نہ پیروی
کروگے تم ہماری یہہ نفی بمعنی نہی ہے یعنی ہماری پیروی نکرو اور ہمارے ساتھ نہ چلو اسیطرح کہا ہے اللہ تعالے نے پہلے
تیاری تمہاری سے یا پہلے آنے ہمارے سے مدینے میں فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا پس شتاب کہینگے وہ خدا نے یہہ حکم نہیں
کیا بلکہ حسد کرتے ہو تم ہمپر تاکہ غنیمت میں تمہارے شریک ہوں ہم اور یہہ بات نہیں ہے جو یہہ کہتے ہیں بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ
إِلَّا قَلِيلًا بلکہ ہیں کہ نہیں سمجھتے ہیں مگر تھوڑا قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَى قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ کہہ واسطے
پیچھے رہے ہوؤں کے اہل بادیہ سے شتاب بلائے جاؤگے تم طرف جنگ قوم کے سخت لڑائی والوں کے کہ اہل یمامہ ہیں بلکہ یا
تابعین والوں میں سے یا قبائل عرب ہیں کہ مرتد ہوگئے ہیں بعد وفات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے یا ہوازن اور

عطفان ہین کہ حیات مین آپکے وادی حنین مین حرب کیا بعضون نے کہا ہی مراد اہل فارس اور روم ہین فارس کہ بہت
زبردست سلطنت ہی حضرت عمرؓ اور عثمانؓ کے وقت مین وہ ملک فتح ہوا اور کچھ لوگ لڑے بھی مسلمان ہوئے اور بہت غنیمت
بہت آئی حاصل یہہ ہی کہ تم بلائے جاؤگے طرف جنگ قوم سخت لڑائی والونکے کہ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ لڑوگے تم
اُنسے یا وہ مسلمان ہو جاوینگے فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا پس اگر کہا مانوگے تم بلانیوالیکا اپنی طرف واسطے
لڑائی اُس گروہ کے دیویگا تمکو اللہ تعالے ثواب اچھا کہ غنیمت ہی دنیا میں اور جنت ہی عقبے مین وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ
مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا اور اگر پھر جاؤ تم اور بلانیوالے کو پیٹھ دو جیسے پھر گئے تھے تم پہلے اسکے سفر حدیبیہ مین عذاب کریگا
خدا انکو عذاب درد دینوالا سمجھہ لیجئے کہ جب متخلفون پر یہہ وعید آیا عاجز اور ضعیف مسلمان ڈرے کہ ہم عاجز اور ضعف کے سبب
جہاد کو نہین جا سکتے کیا جانے ہمارا حال کیا ہوگا حق تعالی نے یہہ آیت اتاری کہ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى
الْمَرِيْضِ حَرَجٌ نہین ہی اوپر اندہے کے گناہ اگر جہاد کو نجاوے اور اوپر لنگڑے کے گناہ اور نہ اوپر بیمار کے گناہ کیونکہ یہہ معذور ہین
وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور رسول اُسکے کی جہاد
وغیرہ مین داخل کریگا خدا اُسکو بہشتون مین کہ بہتی چلتے ہین نیچے مکانون اُنکے سے نہرین وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا
اور جو کوئی پھر جاویگا فرمان خدا اور رسول اُسکے سے عذاب کریگا اُسکو خدا عذاب درد دینے والا کہ ہرگز منقطع نہوگا
لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ مین نزول فرما کر خراش بن امیہ کو مکے کو بھیجا کہ وہان لوگونکو بتا دے کہ آپ
عمرہ کے واسطے تشریف لائے ہین ارادہ حرب کا نہین رکھتے مکے والون نے خراش کو آنے دیا نہ اُسکی بات سنی آپنے پھر حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجا یہہ وہان گئے انکے قتل ہونیکی خبر جھوٹی مشہور ہوئی آپنے اصحاب کو بلایا بالقول اصح وہ پندرہ سو
تہے کیکر کے درخت کے تلے بیٹھکر اُنسے بیعت کی اس بات پر کہ قریش سے لڑین اور نہ بہاگین اگرچہ مارے جاوین
کشاف مین ہی کہ حضرت کیکر کے نیچے بیٹھے تھے ایک شاخ اُسکی آپکی پشت مبارک سے لگتی عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہین میں
کھڑا تھا اُس شاخ کو اُٹھائے ہوئے اور صحابہ بیعت مرگ اور قتل پر کرتے تھے کہ ہرگز نہین بہاگینگے حضرت نے فرمایا کہ آج
تم بہترین اہل زمین ہو معالم التنزیل مین جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ مین کوئی
ایک نہین جاویگا اُنمین سے کہ درخت کے نیچے بیعت کی ہی اور یہی بیعت رضوان ہی کہ حق تعالی راضی ہوا ہی چنانچہ فرمایا ہی لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ البتہ تحقیق راضی ہوا اللہ تعالے مسلمانون سے جسوقت کہ بیعت کرتے
تھے تجھہ سے نیچے درخت کیکر کے میدان حدیبیہ مین قریب مکے کے فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ
فَتْحًا قَرِيْبًا پس جانا جو کچھہ بیچ دلون اُنکے کے تھا اخلاص اور وفا اور صدق اور صفا پس اتاری تسکین اوپر اونکے
اور ثواب دیا انکو فتح نزدیک کہ فتح خیبر ہی یا فتح مکہ یا ہجرت وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً اور دوسری جزا دی انکو غنیمتین بہت سے
لوٹین بہت یعنے خیبر سے يَّاْخُذُوْنَهَا کہ لیوین اُسکو فضل خدا سے وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا اور ہی اللہ غالب اور غلبہ دینے
والا دوستون کو حکم کرنیوالا مغلوب ہونیکا دشمنون کے وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا وعدہ کیا ہی تمکو
اللہ نے امت والو غنیمتون بہت کا فارس اور روم کے اور اور ملکون کی لوگے اُنکو قیامت تک فَعَجَّلَ لَكُمْ

ع النصف

هٰذِهٖ یعنی شتاب دی تمکو یہہ لوٹ خیبر کی وَکَفَّ اَیْدِیَ النَّاسِ عَنْکُمْ اور بند کیے ہاتھ لوگوں کے یعنے اہل خیبر کے
اور حلفائ انکے کہ بنی اسد او غطفان تھے تم سے کہ حلفاء ہو کر جنگ کو نہ آئے تم سلامت رہے وَلِتَکُوْنَ اٰیَۃً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ
اور تو کہ ہو وہ غنیمت نشانی واسطے ایمان کے اور یہ صدق قول پیغمبر کے فتح خیبر پر اور قول حق کے وعدہ غنائم پر وَیَھْدِیَکُمْ
صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا اور دکھلاوے تمکو راہ سیدھی کہ راہ توکل ہی فــ واقفات دہر کو اسکے رضا پر چھوڑ دے تو کام
سب اپنے تو ای رافت خدا پر چھوڑ دے سمجھ لیجئے کہ حدیبیہ سے آکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بموجب وعدہ و اثابہم
فتحا قریبا کے حرب خیبر پانچ تیاری کی ایک ہزار چار سو آدمیوں سے نکل کر چلے صبح کو انکے قلعوں کے نزدیک پہنچے وہ اپنے
ہل اور پھاوڑے لیکر باغ اور کھیتوں کی طرف نکلے تھے جو ہیں لشکر اسلام کو دیکھا قسم کھا کر کہنے لگے کہ محمد کا لشکر آن پہنچا
اور اپنے قلعوں کو بھاگ گئے لگے حضرت نے فرمایا اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء صباح المنذرین بعد
مسلمانوں نے انکو گھیر لیا پہلے اہل نطات سے جنگ کیا وہ قلعہ لیکر قلعہ شق فتح کیا بعضوں نے کہا ہے کہ خیبر قلعوں میں سے اول قلعہ
ناعم فتح ہوا کہ ہم لڑا اور شق پھر یہ و صعب ابن معاذ کے قلعے میں متحصن ہو بہت لڑائی سے وہ فتح ہوا وہاں قتبہ اسباب بہت
مسلمانوں کے ہاتھ لگا پھر قلعہ قموص کو گھیرا وہ قلعہ بہت محکم تھا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو درد سر تھا سو انہیں ہو سکتے
تھے بہت جنگ ہوا آخر حضرت مرتضی علی رض نے فتح کیا مرحب خیبری کو مارا غنیمت بہت ملی وہاں حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو بردہ بریان زہر آلودہ دیا وہ بھونا ہوا بول اٹھا کہ آپ مجھ میں سے مت کھاؤ مجھے زہر آلودہ کیا ہے فــ تو الہ معجزہ
خوان سے تو اگر بیاہی کے تو بات بردہ بریان کی یا حضرت ہی سمن وَّاُخْرٰی لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَیْھَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰہُ بِھَا اور وعدہ
کیا ہے خدا نے تمکو اور غنیمتوں کا یا اور شہروں کے فتح ہونے کا کہ ابھی نہیں قادر ہوئے تم اوپر انکے اور نہیں جانتے تم انکو تحقیق
گھیر لیا ہے علم خدا نے اسکو وہ غنائم فارس اور روم کی ہیں مجاہد نے کہا ہے کہ قیامت تک جو فتح اس امت کو میسر ہو
وہ سب اسمیں داخل ہے وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا اور ہے اللہ تعالی اوپر ہر چیز کے فتح کرنے پر غنیمت دینے پر قادر
وَلَوْ قٰتَلَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ اور اگر لڑتے تم سے حدیبیہ میں وہ لوگ جو کافر ہوئے تکے والو نہیں اور صلح نکرتے
البتہ پھیر یعنے پیٹھوں کو اور شکست کھاتے ثُمَّ لَا یَجِدُوْنَ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا پھر نہ پاتے کوئی دوست اور نہ یاری
دینے والا سُنَّۃَ اللّٰہِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ عادت اللہ کی ہے جو تحقیق گذری ہے پہلے اس سے اور امتوں میں
کہ سب انبیا انپر غالب ہوتے ہیں وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلًا اور ہرگز نہ پاویگا تو واسطے عادت اللہ کے بدل جانا نہ انکے تغیر
نہ تبدیل کسیے موقوف ہے کہ اسکو پھیر اوے اور کسکو قدرت ہے کہ نوشتہ ازلی کو مٹا وے لکھا ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
حدیبیہ میں تھے تو اسی آدمی اہل مکے سے صبح کے وقت جبل تنعیم سے صحابہ پر شب خون مارنے کو اترے مسلمانوں نے غلبہ
کر کر پکڑ لیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آزاد کر دیا یہہ آیت اتری کہ وَھُوَ الَّذِیْ کَفَّ اَیْدِیَھُمْ عَنْکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ عَنْھُمْ
بِبَطْنِ مَکَّۃَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَکُمْ عَلَیْھِمْ اور وہ ہی خدا جس نے کرم سے بند کیے ہاتھ کفار مکے کے تم سے کہ صلح کر
او باز رکھے ہاتھ تمہارے انسے بیچ سرحد مکے کے یعنے حدیبیہ کے پیچھے اسکے کہ غالب کیا تمکو اوپر انکے مراد اس سے
وہ اسی شخص ہیں کہ شب خون مارنے کو پہاڑ سے اترے تھے وَکَانَ اللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا اور ہے اللہ ساتھ اس

چیز کے کہ کرتے ہو تم قتال کفار سے واسطے رضائے الٰہی کے باریابی سے اُنکے واسطے تعظیم حرم شریف کے دیکھنے والا
جزا اُسکی نہیں دیگا هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ وہی لوگ ہیں
جو کافر ہوئے اور بند کیا اُنھوں نے تمکو طواف مسجد حرام سے اور منع کیا اُسکو بھی کہ قربانی کو لائے تھے دراں حال کہ رکے ہوئے
تھے اُس بات سے کہ پہنچے جگہہ حلال ہونے اپنے کو کہ منا ہی حاصل یہہ ہی کہ کفار مکہ نے عمرے سے منع کیا تمکو اور قربانی کو منا ہی پہنچنے سے
اُن حرکتوں سے لائق قتل کے ہیں لیکن مسلمان مؤمنوں کے سبب سے کہ مکہ میں ہیں اُنکے قتل سے تمکو منع کرتے ہیں ہم وَلَوْلَا
رِجَالٌ مُؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ اور اگر نہوتے مرد مسلمان اور عورتیں مسلمانیاں کہ نہیں جانتے تھے تم اُنکو
یعنی مرد اور عورتیں نہیں کہ ایمان اپنا چھپا رکھے تھے سو حق تعالی نے فرمایا کہ تم اُنکو نہیں جانتے ہو کیونکہ مشرکوں میں
ملے جلے ہیں اور خطرہ ہی أَنْ تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُمْ مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ یہہ کہ کچل ڈالو تم اُنکو وقت قتال کے پس پہنچ جاوے
تمکو اُن سے یعنی اُنکے ہلاک ہونے کے سبب سے ایذا یعنی غم کہ مسلمان مارے گئے یا کفارت اور دیت پہنچے بڑی بے خبری سے یعنی
بے خبری میں اُنکو مارا سو اسواسطے قتل مکہ سے منع کیا ہمنے تمکو اور اُنکی اسواسطے نگاہ داشت کی لِيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ
مَنْ يَشَاءُ تو کہ داخل کرے اللہ بیچ رحمت اپنی کے جسے چاہے رحمت دین اسلام ہی یا توفیق زیادتی حسنات کی لَوْ تَزَيَّلُوا
لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا اگر جدا ہو جاتے وہ مسلمان کافروں سے اور ملے ہوئے نہوتے البتہ عذاب
کرتے ہم اُن لوگوں کو جو کافر ہوئے اہل مکہ سے عذاب دردینے والا آخرت میں اور دنیا میں قتل و قید کا إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي
قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کیا اُن لوگوں نے جو کافر ہوئے بیچ دلوں اپنے کے
تعصب تعصب جاہلیت کا کہ بندے کو حکم مولی سے باز رکھے یعنی آپس میں کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اُنکے اصحاب کو
کو مکے میں نچھوڑیں کیونکہ بدر اور احد میں ہمارے بھائیوں کو قتل کیا ہی جب یہہ تعصب کیا فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ
وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ پس اتاری اللہ نے تسکین اپنی اوپر رسول اپنے کے اور اوپر مومنوں کے تا کہ قتال نکیا صلح پر راضی
ہو کر معاودت کی اور سہیل بن عمرو نے کہ باعث صلح نامہ کا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے نہ دیا اور نہ یہی ہوا کہ
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لکھیں حقتعالے نے فرمایا ہی وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا اور ثابت رکھا اللہ نے
مسلمانوں کو اوپر کلمہ تقوی کے کہ کلمہ توحید ہی یا بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی یا محمد رسول اللہ صلعم اور تھے مسلمان سزاوار تر
ساتھ اُس کلمے کے اور لائق اُسکے وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا اور ہی اللہ تعالی ساتھ ہر چیز کے دانا بعد عمرے
کے حدیبیہ سے بعضے صحابہ نے کہا کہ تعبیر خواب رسالت مآب کی راست نہوئی کہ طواف خانہ کعبہ نہ کیا پس یہہ آیت
اُتری لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ البتہ تحقیق سچ دکھلایا اللہ تعالی نے رسول اپنے کو خواب ساتھ حق کے لیکن
اس برس ٹھہرو اگلے سال سے لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ البتہ داخل ہو گے تم مسجد حرام میں إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ
۲۱ رُءُوسَكُمْ اگر چاہا اللہ تعالے نے امن سے منڈاتے ہوئے سروں اپنے کو وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ اور کترتے ہو نہ ڈرتے ہو
کسی سے یعنی بعضے سر منڈاوینگے بعضے کترواوینگے امن چین سے خانہ کعبہ میں داخل ہونگے کسیکا خوف نہوگا فَعَلِمَ مَا لَمْ
تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا پس جانا اللہ نے جو کچھ نہ جانا تمنے سبب تاخیر عمرہ کا پس کیا واسطے

آگے دخول مسجد حرام کے کہ واسطے قضا عمرہ کے جاو فتح نزدیک کہ فتح خیبر ہی تو کہ عمرہ سے قضا کے خالی ہو کر اہل اسلام
کے دل فتح سے خوش ہوں هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وہ ہی اللہ جس نے
بھیجا پیغمبر اپنے کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ساتھ راہ دکھلانے خلق کے یا بیان کرنے احکام کے اور دین حق کے کہ اسلام
ہی تو کہ غالب کرے اس دین اسلام کو اوپر دین سارے کے یعنے سب دینوں پر اگر دین حق ہو تو اسے منسوخ کر دے اور
اگر باطل ہو تو زائل کر دے بعضوں نے کہا ہی کہ یہہ بات وقت نزول عیسی علیہ السلام کے ہو گی کہ سب دین جا کر ایک دین
اسلام رہ جاویگا وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا اور کفایت ہی اللہ گواہ اوپر نبوت تیری کے سہیل کے کہنے پر ملال خاطر عاطر پر نہ لا
کہ کہتا تھا محمد بن عبداللہ لکھو کلام صدق التیام میرا سن کہ فرماتا ہوں ہیں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ محمد بھیجا گیا اللہ کا ہی ساتھ
حق کے وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ اور جو لوگ ساتھ اسکے ہیں سخت ہیں اوپر کافروں کے رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ
رُكَّعًا سُجَّدًا مہربان ہیں آپس میں درمیان ایک دوسرے کے دیکھتا ہی تو انکو رکوع کرنیوالا سجدہ کرنیوالا یعنے اکثر اوقات نماز
میں مشغول رہتے ہیں یہہ مناقب صحابہ کے ہیں لیکن خاص اشارہ چاروں یاروں کی طرف ہی والذین معہ ہیں صدیق
ہی کہ رفیق غار تھے اور اشداء علی الکفار صفت فاروق ہی کہ سختی انکی اہل شرک اور نفاق پر اظہر من الشمس ہی اور رحماء
بینہم نعت ذی النورین ہی کہ رحم اور حیا اور حلم اور وفا انکی مشہور و معروف ہی اور رکعا سجدا بیان حال علی مرتضے ہی کہ طاعت
عبادت انکی کمال تھی رضی اللہ عنہم اجمعین يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا چاہتے ہیں یہہ الکا فضل اللہ کے یعنے زیادتی ثواب
اور رضامندی خدا کی جناب کی سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ علامتیں انکی بیچ مونہوں انکے کے ظاہر ہیں اثر
سجدوں کے سے فرد نورانی چہرہ کیونکہ شب کو نماز سے تھے راضی وہ سب نیاز ہی دل کے نیاز سے ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ
فِي التَّوْرٰىةِ یہہ جو مذکور ہوی صفت ہی انکی بیچ توریت کے کہ کتاب موسی ہی وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ اور صفت ہی انکی بیچ
انجیل کے کہ کتاب عیسی ہی یا صفت انکی توریت اور انجیل میں كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ مانند کھیتی کے ہی کہ پہلے نکالے شاخ اپنی
فَاٰزَرَهٗ پس قوی کرے اسکو فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ پس موٹی ہو جاوے پس کھڑی ہو جاوے اوپر جڑ اپنی
کے یعنے دانے سے پہلے گیاہ نکلے پھر رفتہ رفتہ درخت ہو جاوے يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ خوش لگے اور تعجب میں لاوے کھیتی کرنے
والوں کو قوت اور نشوونما اور خوبی اسکی یہہ مثل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی ہی کہ اول اسلام ضعیف تھا پھر ہوتے
ہوتے قوت پکڑ گیا اور سبب تعجب کا ایک عالم کے ہوا حق تعالی نے یہہ تمثیل فرمائی لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ تا کہ غصہ
میں لاوے اللہ بسبب ان مسلمانوں کے کافروں کو یا تو کہ غصہ پکڑیں ساتھ صحابہ کے کافر امام قشیری نے کہا کہ
آیت صحابہ کی شان میں ہی پس جو کوئی ایسے دشمنی رکھے اور غصے ہو کفار میں داخل ہو گا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا وعدہ کیا ہی اللہ نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور عمل کئے اچھے
انمیں سے یعنے اول سے بخشش اور ثواب بڑا سورۃ حجرات مدنی ہی اٹھارہ آیتیں تین سو تینتالیس کلمے ایک ہزار
چار سو ستہتر حرف ہیں فواصل اسکی مر ہیں اور ربط اسکا ساتھ سورہ فتح کے یہہ ہی کہ ختم اسکا ساتھ ذکر ترقی تمام
کے اور وعدہ مغفرت انکے کی اور وعدے سے قوت پکڑنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور غالب ہونے

اسلام کے تھا افتتاح اسکا بیچ رعایت آداب نبوی کے اور نہی تقدم سے بیچ افعال اور اقوال مصطفوی کے ہوا

سورۃ الحجرات مدنیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وھی ثمان عشرۃ آیۃ

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت آگے بڑھو بات مین آگے قول خدا اور رسول خدا کے یعنے حضرت کے بات کے پہلے بات نکرو یا جلدی امر اور نہی مین مت کرو پہلے حضرت کے یا معنے یہ ہین اور زیادتی کتاب اور سنت کے پیش دستی مت کرو پیغمبر سے کہ وہ بڑے جاننے والے ہین اسکے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے بڑھنے مین پیغمبر سے قول و فعل مین اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ تحقیق اللہ سننے والا ہی بات تمھاری جاننے والا ہی کام تمھارے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت بلند کرو آوازون اپنے کو اوپر آواز نبی کے کیونکہ بے ادبی ہی وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اور مت آواز بلند کرو واسطے اسکے بیچ بولنے کے یعنے آواز بلند پیغمبر کو مت پکارو جیسے بلند آواز سے پکارتے ہین بعض تمھارے واسطے بعض کے بلکہ اواز اپنے پست کرو کہ مقتضا ادب ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ نام اور کنیت سے آنکو مت پکارو جیسے آپس مین ایک دوسرے کو پکارتے ہو بلکہ یا رسول اللہ اور یا نبی اللہ اور یا حبیب اللہ کہو اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ تاکہ نہ کھوئے جاوین عمل تمھارے بے ادبی کے سبب اور تم نہ سمجھو کہ عمل جاتے رہے ترک ادب سے فـ در رافت سے بیچ ہی قول بزرگان با صفا مردود بابِ تارک آداب ہی بدانستی ہی کہ فردوس عشق مین عجز سے رکھنے کلام سے ادب ہی ادب بس طریقت تمام ہی لکھا ہی کہ ثابت بن قیس بلند آواز تھے مجلس نبوی مین پکار کر باتین کیا کرتے تھے بعد نزول اس آیت کے اپنے گھر بیٹھ رہے اور گریہ و زاری کرنے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر بلوایا اور فرمایا کہ ای ثابت کیا حال ہی انھون نے عرض کیا یا رسول اللہ مین گرانی گوش رکھتا ہون آپکے حضور بلند آواز سے کلام کرتا ہون ڈرتا ہون کہ عمل میرے حبط ہو جاوین آپنے فرمایا کہ تو راضی نہین کہ جیسے خوبی سے اور مرے خیر سے یعنے شہید ہو اور تو اہل بہشت سے ہی عرض کیا کہ خوش ہوا مین اس بشارت سے پھر کبھی آواز آپکے حضور مین بلند نکرونگا یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰی تحقیق وہ کہ نیچا کرتے ہین آوازون اپنے کو نزدیک رسول خدا کے اور آہستہ ادب سے باتین کرتے ہین وہ لوگ ہین وہ جو آزمایا ہی خدا نے دلون انکے کو واسطے پرہیزگاری کے محققون نے کہا ہی کہ آزمانے کی معنی پاک کرنے کی ہین یعنے پاک کیا ہی انکے دلون کو نہ قبول تقوی کے لئے جیسے طلائی کو گٹھریا مین رکھکر میل جلا کر خالص کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ زر آزمایا ہوا اگر فردہ ہوسنے مین امتحان کریم کے کا ایک ہی بخشش ہو ان صدمے کرم کے مجھے بخشش بناہی لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ واسطے اس گروہ پاکیزہ دمون کے ہی بخشش گناہون کی اور ثواب بڑا لکھا ہی کہ بنی تمیم اپنے قیدی چھڑانے کو مدینے مین آئے دوپہر کے وقت حضرت آرام فرماتے تھے وہ ہر ایک حجرہ شریفہ کے باہر کھڑے ہو کر پکارنے لگے کہ ای محمد باہر نکلو ہمارے اسیرون کی رہائی کرو یہ کلام انکا بے ادبانہ تھا بے ادبی کی کسی زبانی کہلا بھیجنا تھا یا ٹھہر جانا تھا کہ آپ برآمد ہوتے تب عرض کرتے آخر آپ بیدار ہو کر باہر رونق افروز ہوئے اور انکا فیصلہ کر دیا آدھونکا فدیہ لیا اور آدھون کو آزاد کیا یہ آیت اتری اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ تحقیق وہ لوگ کہ پکارتے ہین تجھکو باہر سے

حجرونکے اکثر اُنکے نہین عقل رکھتے اور ادب نہین جانتے وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ اور اگر تحقیق وہ صبر کرتے
یہان تک کہ نکلے تو طرف اُنکے البتہ ہوتا بہتر واسطے اُنکے کہ تمام قیدیون کو آزاد کر دیتا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور خدا بخشنے
والا ہی اسکو جو توبہ کرے بے ادبی سے مہربان ہی ادب کرنے والون پر لطیفہ رافت آداب سے سدا رکھہ کام ہی کہ ادب
ہی طریق اہل کرام با ادب بانصیب ہو جاتا ہی بے ادب بے نصیب رہتا ہی جاذب رحمت خدا ہی ادب متضمن ہی
اُنہین بخشش رب یہہ نکتہ بہہ کیا عجیب ہی دریاب کہ طریقت تمام ہی ادب لکہا ہی کہ حضرت نے ولید بن
عقبہ کو طرف بنی المصطلق کے بھیجا کہ زکوٰۃ لے ولید مین اور انمین جاہلیت مین خون واقع ہوا تھا انہون نے وہ عداوت چھوڑکر طرح
محبت کی لئے اور راستہ کے استقبال کو باہر نکلے اسنے سمجھا کہ قتال کو آئے بھاگ کر حضرت کے پاس آیا اور کہا بنی المصطلق مرتد ہو گئے
میرے قتل کو نکلے تھے اور زکوٰۃ دینے سے انکار کرتے ہین آپنے خالد بن ولید کو لوگ ساتھہ دیکر بھیجا اور فرمایا کہ احتیاط کرنا جلدی
نکرنا خالد نے جاکر پہلے ایک شخص کو احوال دریافت کرنے واسطے بھیجا دیکھا کہ وہ اذان کہتے ہین نماز جماعت سے پڑہتے ہین اسلام
کی باتین سب ظاہر ہین پھر آیا اور خالد سے کہا خالد نے حضرت سے عرض کیا یہہ آیت نازل ہوئی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ
جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر آوے تمہارے
پاس کوئی فاسق دروغ گو خبر لیکر بری کہ موجب غم کا ہو پس تحقیق کرلو ایسا نہو کہ ایذا پہنچاؤ تم کسی قوم کو ساتھہ نادانی کے
کہ کافر جانکر اُنسے حرب کرو اور وہ مسلمان ہون پس ہو جاؤ اوپر اُس چیز کے کہ کی ہی تمنے پشیمان یعنے سنتے ہی فاسق کی بات
جلدی مت کرو کانون مین جبتک کہ سچ ظاہر نہو یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ فاسق کی گواہی درست نہین اور فاسق
وہی ہی جو گناہ کبیرہ ظاہر کرے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اور جانو یہہ کہ درمیان تمہارے رسول اللہ کا ہی اُسکا ادب
یہہ چاہتا ہی کہ سخن دروغ بیہودہ اُسکی خدمت مین نہ عرض کرو لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ اگر کہا مانا کرے پیغمبر
تمہارا یعنے تمہارا قول سنکر عمل کرے البتہ ایذا مین پڑو تم اور ہلاک ہو جاؤ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ ولیکن خدا
نے دوست کیا ہی طرف تمہارے ایمان کو وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ اور زینت دی ہی اُسکو بیچ دلون تمہارے دلیلین قایم کرکے
وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اور مکروہ اور دشمن کیا ہی طرف تمہارے حق کے چھپانے کو اور سیدھی راہ سے
نکلنے کو اور نافرمانی کرنیکو فسق گناہ کبیرہ ہی اور عصیان گناہ صغیرہ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ وہ لوگ جو خبرونکی تحقیق کرتے
ہین وہی ہین راہ راست پانے والے اور زینت دینا ایمان کا اور مکروہ کرنا کفر کا فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً فضل ہی
اللہ کی طرف سے اور نعمت وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور اللہ جانیوالا ہی سچ جھوٹھہ خبر دینے والونکا محکم کار ہی بندون کے
کاموں مین اور اُسکی حکمت سے ہی کہ تحقیق کرنیکو خبرون کے فرمایا ہی کیونکہ سخنان دروغ سے بہتیرے فتنے برپا ہوتے ہین
نظم بوجھہ کہ راہ حق کا سالک ہی صدق ناجی ہی کذب ہالک ہی جو سخن راست ہو وہ منہہ سے نکال گوہر یہی ہی صدق
مقال اہل راست گو کو ہمیشہ راحت ہی اور جھوٹے پہ لاکھہ آفت ہی جلالین مین لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
حمار پر سوار ابن ابی کی طرف سے گذرے حمار نے بول کیا اُسنے اپنی ناک بند کی عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا
بول حمار کا آپکے خوشبو تر ہی عبیر سے مشک سے دونو مین قضیہ واقع ہوا قوم دونونکی جمع ہوئی نوبت ضرب اور قتال کو پہنچی

یہہ آیت نازل ہوئی وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا اور اگر دو گروہ مسلمانوں سے لڑیں آپس میں
پس صلح کرو درمیان اُن دونوں کے ساتھہ نصیحت کے اور حکم خدا اُن کو بتا دو فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى پس اگر ظلم
کرے اور زیادتی کرے ایک اُن دونوں میں سے اوپر دوسرے کے اور صلح پر راضی نہو اور حکم الٰہی سے عدول کرے فَقَاتِلُوا
الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ پس لڑو اُس گروہ سے جو سرکشی کرتا ہے یہاں تک کہ پھر آوے طرف حکم خدا کے
فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا پس اگر پھر آوے وہ گروہ سرکش راہ حق پر اور سرکشی چھوڑ کر حکم خدا پر راضی ہو
پس صلح کرو درمیان اُنکے ساتھہ عدل کے یعنے کسیکی طرف داری مت کرو اور حق کو مت چھوڑو اور انصاف کیا کرو سب کاموں
میں اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے انصاف کرنے والوں کو نظم ملک دین عدل سے آباد ہو جہان عدل کر
تاکہ ہو وسے ویران تو رعایت قانون عدالت کے بتا تا بقدر خود وہی کہ عادل ہے بشارت حبیب مسرور ہی شگفتہ عدل سے
گلزار دین عدل ہی پارسا تین یقین ہو رافتا عادل خدا کا دوست ہی نص ہی اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ
فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ سوا اسکے نہیں کہ مسلمان بھائی ہیں آپس میں ایک دوسرے کے دین میں پس اصلاح کرو درمیان دو بھائیوں
تمہارے کے جس وقت کہ جھگڑا ہو تخصیص ذکر دو بھائیوں کی اسواسطے ہی کہ اقل جماعت میں جو جھگڑا واقع ہو وہ ہیں یا مراد اُنکا
اوس اور خزرج ہیں کہ وہ بھائی تھے وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اور ڈرو عذاب اللہ سے مخالفت فرمانے میں تاکہ تم رحم کئے جاؤ اور
حق سے ڈر رحمت سے مت محروم ہو متقی ہو رافتا اور محروم ہو مفسرین نے لکھا ہی کہ بعضے بنی تمیم فقرا مسلمین پر
ہنستے تھے مثل عمار اور بلال اور صہیب کے رضی اللہ عنہم یہہ آیت نازل ہوئی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ
عَسٰٓى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو چاہئے کہ ٹھٹھا کرے اور نہ تخفیف اور تحقیر کوئی قوم کسی قوم سے
دوسرے شاید کہ وہ ہوویں جنکی حقارت کرتے تھے بہتر اُنسے جو حقارت کرتے ہیں اور بعضے عورتیں حضرت ام المؤمنین ام سلمہ
رضی اللہ عنہا کے قامت کوتاہ و پستی تھیں اور ام المؤمنین حضرت صفیہ کے یہودیت پر عیب کرتی تھیں اُنکے حق میں
فرمایا وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ اور نچاہئے کہ ٹھٹھا کریں بیبیاں بیبیوں سے شاید کہ وہ ہوویں
بہتر اُنسے اور ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کسی اصحاب کا عیب کہتے تھے اُس سے نہی وارد ہوئی کہ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ
اور مت عیب لگاؤ آپس میں نفسوں اپنوں کو یعنے ہم دینوں اپنوں کو کیونکہ مسلمان آپس میں مانند نفس واحد کے ہیں پس
جسنے دوسرے کو عیب لگایا اپنی جان کو عیب لگایا **مثنوی** سب مسلمان مثل یک تن ہیں کل ہیں مومن سب
ایک ہیں سو شیشوں میں جوں ہو یک ہمی رافتا سوچ کہ یہہ بالیقین کو کہتے تو عیب انکا تو کرتے تیری طرف عائد ہی
ابو مالک انصاری رضی نے عبد اللہ بن ابی حدرد کو کہا کہ اے نصرانی اسنے جواب میں کہا اے یہودی حکم الٰہی ہوا وَلَا
تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ اور مت نام کرو ساتھہ ایک دوسرے کے لقبوں ناخوش کو یعنے یہودی اور نصاری جو مسلمان ہوجاویں تو انکو
یہودی اور نصاری کہکر مت پکارو ایسے ہی مسلمان کو فاسق یا منافق کہکر مت بلاؤ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ
برا نام ہی کسی کو یاد کرنا ساتھہ فسق کے یعنے یہودی اور ترسا کہنا پیچھے داخل ہونے اسکے کے بیچ ایمان کے وَمَنْ لَّمْ
یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ اور جس شخص نے نہ توبہ کی اُن منہیات سے پس یہہ لوگ وہی ہیں ظالم اپنے نفس پر کہ

اسکو غضب الٰہی مین ڈالتے ہین یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ای لوگو جو ایمان لائے ہو بچو بہت سارے گمان
سے تحقیق بعضا گمان گناہ ہی سمجھہ لیجئے کہ گمان چار قسم پر ہی اول مامور بہ ہی وہ حسن ظن ہی خدا اور مومنون پر اور حدیث مین آیا ہی
کہ ان حسن الظن من الایمان دوم حرام ہی وہ گمان بد ہی خدا اور مومنون پر وہی موجب اثم ہی سیوم مندوب الیہ ہی
وہ تحری ہی امر قبلہ مین اور بنا رکھنا غلبہ ظن پر امور اجتہادیہ مین چہارم مباح ہی وہ ظن ہی امور دنیا اور مہمات معیشت مین
اور اس صورت مین بدگمانی موجب سلامت اور انتظام مہام ہی لکھا ہی دو شخصون نے اکابر صحابہ سے سفر مین سلمان کو
حضرت پاس بھیجا کہ کچھہ سالن یا کھانا لاوے حضرت نے اسامہ پر حوالہ کیا اسامہ نے کہا اسوقت میرے پاس کچھہ کھانے کی چیز موجود نہین
سلمان نے جاکر جواب کہا انہون نے غیبت سلمان کی کی اور کہا کہ سلمان کا ایسا قدم ہی کہ جو کوئی ٹیہ پر آپ پر جاوے خشک ہووے
پھر تلاش کیا کہ اسامہ سچ کہتا تھا کہ میرے پاس کہانا نہین یا جھوٹھہ دوسرے دن جو حضرت کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا
کہ کیا ہی یہہ کہ سرخی گوشت کی تمہارے دانتون کی دیکھتا ہون ہین انہون نے عرض کیا کہ ہمنے گوشت نہین کھایا فرمایا
گوشت کھانے کا نہین کہتا ہون گوشت آدمی کا کہتا ہون اور یہہ آیت نازل ہوئی وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ
بَعْضًا اور مت جاسوسی کرو جیسے اسامہ کے کھانا نہ دینے مین بدگمان ہوئے تھے اور تجسس کرتے تھے اور نہ غیبت
کرین بعضے تمہارے بعضون کی جیسے سلمان کی کی اور غیبت وہی کہ غائبانہ کسی کو ایسی بات کہے کہ وہ بات اگر روبرو کہے تو برا
مانے پھر حق تعالے تمثیل دیتا ہی اسکے برائی کی اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْہُ کیا دوست رکھتا ہی کوئی
تم مین سے یہہ کہ کھاوے گوشت بھائی اپنے کا درانحال کہ مردہ ہووہ بھائی پس ناخوش رکھوگے تم اسکو اور تمہارا دل
نچاہیگا اسکے کھانے کو پس جیسے اس گوشت سے تنفر کرتے ہو ایسے ہی غیبت سے بھی بچو اور برا سمجھو نظم کہئے
غیبت یہہ کس کا گروہ ہی ؎ اکل لحم اخ مردہ ہی ؎ ایسے کھانے کو کس کا جی چاہے ؎ والی یہہ جو اسے چاہے ؎
چار حرف اسپہ ہیچ ای رافت ؎ یہہ کھانا گنا وہ بے لذت ؎ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اور ڈرو عذاب خدا سے بسبب غیبت کرنے کے
اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ تحقیق اللہ توبہ قبول کرنیوالا ہی ان لوگونکا جو غیبت سے توبہ کرین مہربان ہی انپر جو غیبت سے بچین
لکھا ہی کہ فتح مکے کے دن بلال بام بیت الحرام پر اذان دیتے تھے بعضے غیبت انکی کرنے لگے کہ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو اور کوئی نہین ملتا جو اس کلاغ سیاہ کو اذان پر مقرر کیا یہہ آیت نازل ہوئی یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ
وَّاُنْثٰی ای لوگو تحقیق ہمنے پیدا کیا تمکو ایک مرد اور عورت سے کہ آدم اور حوا ہین پھر جب ایک ماں باپ سے ہوئے تو ایک
نسب پر فخر کرنا اور دوسرے پر طعنے مارنا نادانی ہی اور جو اپنے کنبے اور قبیلون پر نازان ہین وہ یہہ سمجھہ لین کہ یہہ واسطے
پہچان کے مقرر کئے ہین نہ واسطے فخر کے چنانچہ فرماتا ہی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اور کئے ہمنے تمکو کنبے
یعنے جماعتین بڑی منسوب بیک اصل اور قبیلے منسوب کنبون کی طرف تو کہ ایک دوسرے کو پہچانو اور امتیاز
کرو جیسے دو شخص ہون ایک نام کے تو قبیلہ سے معلوم ہون کہ یہہ زید تمیمی ہی اور یہہ زید قریشی سمجھہ لیجئے کہ شعوب
مشتمل ہی قبایل کو جیسے خزیمہ شعب ہی مشتمل کئی قبیلون کو کہ ایک انمین سے کنانہ ہی اور قبائل مشتمل عمایر پر ہین جیسے
قریش ایک عمارہ ہی کنانہ سے پھر عمائر بطون کو شامل ہی جیسے لوی کہ ایک بطن ہی قریش سے پھر افخاذ ہی مشتمل بطون

سب جیسے ہاشم کہ ایک فخذ ہی تو نبی ہی پھر عشائر ہی جیسے عباس ہاشم سے پھر فصیلہ ہی وہ اہل بیت ہی جیسے بنی عباس غرض
اصل طبقات نسب سے شعب ہی بفتح شین اور آخر فصیلہ ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ شعوب قحطان سے ہی اور قبائل
عدنان سے اور ایک قول یہہ ہی کہ شعوب عجم سے ہی اور قبائل عرب سے غرض ہر طرح اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ
تحقیق بہت بزرگ تمھارا نزدیک اللہ کے پرہیزگار تمھارا ہی لطف متقی ہوکر تا فضیلت ہووے بارگاہ خدا مین عزت ہو
علم سے شرف اور ادب سے ہی نہ اصل سے نہ ہی نہ نسب سے ہی زر الغنا یاد رکھہ یہہ بات سدا اے وہی اکرم ہی جو کہ ہی اتقا
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ تحقیق اللہ جاننے والا اصل اور نسب تمھارا ہی خبردار از علم ادب تمھارا ہستے ہی لکھا ہی کہ یہہ لوگ بنی
اسد کے مدینے مین آکر کلمۂ شہادت پڑھکر کہنے لگے یا رسول اللہ تمام عرب تنہا آپ پاس آئے ہین اور ہم اہل وعیال سمیت
حاضر ہوئے ہین اور اکثر عربون نے آپ سے قتال کیا ہی اور ہمنے یہہ بے ادبی نہین کی غرض اپنے ایمان لانیپر منت احسان جتاتے
یہہ آیت اتری قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا کہا گنوارون نے کہ ایمان لائے ہم قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا کہہ نہین ایمان لائے تم کیونکہ ایمان اقرار
زبان کا ساتھہ تصدیق دل کے ہی تمھارا فقط اقرار ہی بے تصدیق لیس مت کہو کہ ایمان لائے ہم وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا اور
لیکن کہو کہ اسلام لائے ہم یہان اسلام لغوی مراد ہی کہ عبارت انقیاد سے ہی اور دخول اسلام سے اور کلمۂ شہادت پڑھنے
سے مطلب انکا قتل اور قید سے بچنا تھا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ اور ابھی نہین داخل ہوا ایمان بیچ دلون تمھارے کے
اسواسطے تمھارا دل موافق زبان کے نہین وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا اور اگر فرمانبرداری کرو
اللہ کی اور رسول اسکے کی دل سے اور نفاق چھوڑ دو نہ کم دیگا خدا ثواب عملون تمھارے سے کچھہ بلکہ تمام اور کمال
عطا کریگا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا مطیعون کے گناہ کا ہی مہربان انپر ثواب کم نہین کریگا اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ سواسکے نہین کہ ایمان
والے سچے وہ لوگ ہین کہ ایمان لائے ساتھہ اللہ کے اور رسول اسکے کے صاف دل خالص نیت سے پھر شک نہ لائے
اقرار کے بعد اور واسطے تحقیق ایمان کے جہاد کیا ساتھہ مالون اپنے کے کہ غازیونکے خرچ کو دیا یا ہتھیار خرید کرکے دیا
اور ساتھہ جانون اپنے کے کہ خود لڑائی کو کافرونکے چڑھے بیچ راہ رضامندی خدا کے اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ
یہہ لوگ مسلمان مجاہد وہی ہین سچے دعوی ایمان مین بعد نزول اس آیت کے وہ لوگ بنی اسد کے آکر قسم کھانے لگے کہ ہم
مومن صادق ہین یہہ آیت نازل ہوئی قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ کہہ کیا معلوم کرواتے ہو تم اللہ کو دین اپنا بھولی
قسم کھاکر ایمان پر وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اور حال یہہ ہی کہ خدا جانتا ہی جو کچھہ کہ بیچ آسمانون کے ہی
اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اور اللہ ساتھہ سب چیزون کے دانا ہی اس سے کچھہ نہین چھپا تمھارا اعلام
کرنے کا محتاج نہین ہی يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا احسان کرتے ہین اوپر تیرے یہہ کہ مسلمان ہوئے قُلْ لَّا تَمُنُّوْا
عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ کہہ مت احسان رکھو اوپر میرے مسلمان ہونے اپنے کا بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ بلکہ
اللہ ہی احسان رکھتا ہی اوپر تمھارے یہہ کہ ہدایت کیا تمکو طرف ایمان کے اگر ہو تم سچے اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ تحقیق اللہ جانتا ہی چھپی چیزین آسمانون کی اور زمین کی وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ دیکھتا ہی جو کچھہ

کرتے ہو تم اظہار ایمان کا اور ابطال نفاق کا سورۂ ق مکی ہے پینتالیس آیتین ہین کلمات اسکے تین سو ستر ہین اور ایک ہزار
چار سو ستتاون حرف ہین فواصل اسکی طب خط جرد ہین اور ربط اسکا ساتھ سورۂ حجرات کے یہہ ہی کہ آغاز اسکا ساتھ
نگاہ رکھنے آداب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھا افتتاح اسکا بھی ساتھ مذکور اوسی جناب کے ہوا

سورۃ ق مکیۃ وھی بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ خمس واربعون اٰیۃ

قٓ یہہ حرف مقطعہ ہی اور جہان حروف مقطعات اوائل سور کلام اللہ مین آئے ہین وہ فرق کرنیکے واسطے ہین بیچ میان
کلام منظوم اور منثور کے کہ پڑھنے والا دیکھتے ہی اور سنتے ہی دریافت کرلے کہ بعد اس کلام کے شعر آئیگا نہ نظم اور ان
حروف کے لانے مین رد ہی اُن لوگو نکا کہ قرآن شریف کو شعر بتاتے تھے بعضون نے کہا ہے کہ قاف نام ہی ایک اسمِ اللہ تعالی
کے نامو مین سے یا نام قرآن کا ہی یا سر اسم قادر قدیر قدوس قہار قابض قوی قیوم ہی یا اشارہ ہی ساتھ کلمہ قف کے یعنے
ٹھہرا ای محمد عمل کرنے پر ان چیزون کے کہ تو مامور ہی امام ابو اللیث نے کہا ہی کہ معنے ق کی اللہ قائم بالقسط ہین اور بعضے کہتے
ہین قاف نام پہاڑ کا ہی جو کرۂ زمین محیط ہی زبرجد سبز کا بنا ہی اسکی حق تعالی نے قسم کھائی ہی یا اپنی قدرت کی قسم کھائی ہی
یا اپنی قرب کی کہ نحن اقرب الیہ من حبل الورید اس سورۃ مین وارد ہی یا حقتعالی قسم کھاتا ہی قوت قلب حبیب اپنے کی وَالۡقُرۡاٰنِ
الۡمَجِيۡدِ قسم ہی قرآن بزرگوار کی کہ سب آدمی قبرون سے اُٹھینگے اور کافر اسپر ایمان نہین لاتے بَلۡ عَجِبُوۡۤا اَنۡ جَآءَهُمۡ
مُّنۡذِرٌ مِّنۡهُمۡ فَقَالَ الۡكٰفِرُوۡنَ هٰذَا شَىۡءٌ عَجِيۡبٌ بلکہ تعجب کیا انھون نے یہہ کہ آیا انکے پاس پیغمبر ڈرانے والا جنس اونکی سے پس کہا کافرون
نے یہہ چیز ہی اچنبے کی کافرون ظاہر الموضع ضمیر ہین واسطے تقبیح حال انکے کے اوپر کفر کے ءَاِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرَابًا کیا
مرجاوینگے ہم اور ہو جاوینگے مٹی تو پھر جِلاوینگے ہمین اور جان ڈالینگے ہمارے بدن مین ذٰلِكَ رَجۡعٌ ۢ بَعِيۡدٌ یہہ بازگشت ہی
دور عادت سے عقل سے امکان سے پس حقتعالی نے رد انکا فرمایا قَدۡ عَلِمۡنَا مَا تَنۡقُصُ الۡاَرۡضُ مِنۡهُمۡ تحقیق جانتے ہین ہم
جو کچھہ کم کر دیتی ہی زمین گوشت پوست استخوان انکے مین سے بعد مرگ انکے کے وَعِنۡدَنَا كِتٰبٌ حَفِيۡظٌ
اور نزدیک ہماری کتاب ہی یاد رکھنے والی تفصیل اشیا کی جو کچھہ اُسمین سے خاک ہوگیا ہی وہ ہم سب جانتے ہین اور
نام سب کے اسمین لکھے ہین اور تغیر سے محفوظ ہی پس پھر بار کر جلانا کچھہ دشوار نہین اور جو یہہ کافر کہتے ہین وہ نہین بَلۡ
كَذَّبُوۡا بِالۡحَـقِّ لَمَّا جَآءَهُمۡ فَهُمۡ فِىۡۤ اَمۡرٍ مَّرِيۡجٍ بلکہ جھٹلایا انھون نے اور نہ ایمان لائے ساتھ حق کے کہ قرآن ہی یا پیغمبر آخر زمان
ہی جب آیا انکے پاس اور معجزے دکھائے پس وہ بیچ بات مختلف کے ہین کبھی قرآن کو سحر کہتے ہین کبھی شعر کبھی افسانہ
اور پیغمبر کو کبھی کاہن کبھی مفتری کبھی دیوانہ اَفَلَمۡ يَنۡظُرُوۡۤا اِلَى السَّمَآءِ فَوۡقَهُمۡ كَيۡفَ بَنَيۡنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنۡ فُرُوۡجٍ
کیا پس نہین دیکھتے منکر بعث اور حشر کے طرف آسمان کے جو واقع ہی اوپر انکے کہ بمحض قدرت کیونکر بنایا ہمنے اسکو
طبقے پر طبقے اور زینت دی ہمنے اسکو ستارون سے اور نہین ہی واسطے اسکے شگاف یعنی ہمد گر ملا ہی بڑی چیز کا عیب بے
شگاف دلیل ہی کمال قدرت پر اور نہایت دانائی اور حکمت پر وَالۡاَرۡضَ مَدَدۡنٰهَا وَاَلۡقَيۡنَا فِيۡهَا رَوَاسِىَ وَاَنۡۢبَـتۡنَا
فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ زَوۡجٍ ۢ بَهِيۡجٍ اور زمین کو پھیلایا ہمنے پانی پر اور ڈالے ہمنے بیچ اسکے پہاڑ بلند محکم اور اگائی ہمنے بیچ اسکے
ہر ایک قسم سے نبات گیاہ رونق اور یہہ سب کیا ہمنے تَبۡصِرَةً وَّذِكۡرٰى لِكُلِّ عَبۡدٍ مُّنِيۡبٍ دکھانے کو واسطے تمہارے قدرت

اپنی اور یاد دلانے کو واسطے ہر بندے رجوع کرنیوالے کے وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ اور اتارا
ہمنے جانب آسمان سے پانی برکت اور منفعت والا پس اُگائے ہمنے ساتھ اُسکے باغ اور اناج کاٹنے کے جیسے گیہون
اور جوارہان وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ اور کھجورین بلند واسطے اُنکے خوشے ہین تہ بتہ رِزْقًا لِّلْعِبَادِ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً
مَّيْتًا رزق واسطے بندونکے اور زندہ کیا ہمنے ساتھ اُس پانی کے زمین مردہ کو پس جیسے کہ زمین مردہ کو جلایا
كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ اسیطرح سے نکلنا ہے تمہارا قبرون سے اور زندہ ہوکر میدان محشر مین حاضر ہونا اگر کوئی غور سے دیکھے واسطے
کو کہ مثل مردہ کے خاک مین دفن ہوکر روئید ہوتا ہے تو پھر زندہ ہونے مین کچھ تعجب نہین جسنے نطفہ گور سے ہکہ وہ اٹھاویگا
اور اچنبھا نہین ہے کچھ اُسکا یہ خاکسے دانہ جو اگاتا ہے یہ زندہ کرنا بھی اسکو آتا ہے شمس کو وہ غروب کرکے ہر شام
صبح کو پھر نکالتا ہے مدام یہ اُسکی قدرت نہین کچھ اخفا ہے ذرہ ذرہ مین آشکارا ہے یہ پھر واسطے تسلی دل مبارک پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کے کہ جھٹلانے سے قوم کے گرد ملالت کہ آئینۂ خاطر دریا مقاطر پر جمی تھی احوال مکذبان امم سابقہ کا بیان فرمایا
كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ جھٹلایا پہلے اہل مکہ سے قوم نوح کی نے کہ نسل شیث اور بنی قابیل تھے حضرت نوح علیہ السلام
کو وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ اور جھٹلایا اہل چاہ یمامہ نے یا بیر معطلہ والون نے اپنے نبی کو جو حنظلہ بن صفوان علیہ السلام تھے
وَثَمُوْدُ اور جھٹلایا قوم ثمود نے حضرت صالح علیہ السلام کو وَعَادٌ اور قوم عاد نے حضرت ہود علیہ السلام کو
وَفِرْعَوْنُ اور فرعون نے حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو وَاِخْوَانُ لُوْطٍ اور بھائیون لوط کے نے حضرت
لوط علیہ السلام کو وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ اور رہنے والون بن کے نے حضرت شعیب علیہ السلام کو وَقَوْمُ تُبَّعٍ اور
قوم تبع کے نے تبع کو تبع کی نبوت مین اختلاف ہے حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ پیغمبر تھے حضرت عائشہ سے
مروی ہے کہ قوم تبع کو برا نہ کہو کہ وہ ایمان لایا تھا اسیواسطے حقتعالی نے اُسکو برا نہین کہا اور اُسکے قوم کو کہا ہے
اور قصہ اسکا سورۂ دخان مین گذرا اور اسیطرح ہر ایک کا احوال اپنے اپنے مقام مین مسطور ہوا كُلٌّ كَذَّبَ
الرُّسُلَ ان سب نے جھٹلایا سب پیغمبرون کو کیونکہ انبیا سچا کرنے والے ایک دوسرے کے ہین پس ایک کو جھٹلانا سب کا
جھٹلانا ہے اور جب اُنھون نے جھٹلایا فَحَقَّ وَعِيْدِ پس ثابت ہوا اور اترا انپر وعید عذاب میرا اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ
الْاَوَّلِ کیا تھک گئے ہین ہم ساتھ پیدا کرنے پہلی کے کہ پیدا کرنے دوسری سے عاجز ہون مشرکان عرب قائل تھے
کہ سب چیز حق تعالے نے پیدا کی ہے اور پھر قبرون سے اُٹھانے اور جلانے سے انکار کرتے تھے حق تعالی فرماتا ہے کہ
جو کوئی قادر ہو پیدا کرنے پر بن مادے اور بے مددگار کے اُسکو دوسری بار جلانا کیا دشوار ہے بین قادر ہون
اعادۂ حیات پر بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ بلکہ کافر بیچ شک کے ہین بسبب وسواس ڈالنے شیطان کے
پیدا کرنے نئی سے کہ بعث اور حشر ہے کیونکہ مخالف عادت کے دیکھتے ہین وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ
اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے انسان کو اور جانتے ہین ہم جو کچھ کہ خطرہ کرتا ہے ساتھ اُسکے دل اُسکا برے اندیشون سے
وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ اور ہم بہت نزدیک ہین طرف اُسکے رگ جان سے ساتھ اُسکی سمجھے لینے
کہ یہہ نزدیکی ساتھ علم اور قدرت کے ہے نہ ساتھ مکان و مسافت کے بحر الحقائق مین لکھا ہے کہ حبل الورید اقرب اجزا

نفس انسانی ہی ساتھ انسان کے لیس اس بات مین ایما ہی کہ حق تعالیٰ اقرب ہی اوس سے بھی جو اقرب ہے بندہ ہی چنانچہ
انسان جب اپنے آپ کو ڈھونڈھتا ہی پاتا ہی اپنے ہی جب اللہ تعالیٰ کو طلب کریگا پاویگا الا من طلبنی وجدنی زبور مین
وارد ہی اور کیونکر نہ ہووے کہ وہ تو اسکی جان سے بھی نزدیکتر ہی ساتھ اوسکے نسمجھ لیجئے کہ سر اقربیت کا کسی نے
بیان نہین کیا اور عقل اور فکر سے بھی یہہ معاملہ وراہی کیونکہ اپنے آپ سے نزدیکتر خیال مین نہین آتا ہی مگر سالک بعد طی
کرنے ولایت صغرے کے کہ ولایت اولیا ہی قدم ولایت کبری مین جو ولایت انبیا ہی جب رکھتا ہی اور وہ متضمن ہی دو ابرو
اور ایک قوس کے اسکے پہلے دایرہ کی سیر مین اسرار اسکے مکشوف ہوتے ہین اور اپنی جان سے بھی نزدیکتر حضرت
حق کو پاتا ہی حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ علیہ نے جلد ثالث کے اول مکتوب مین بیان اسکا خوب لکھا ہی اور
بدلائل عقلی اقربیت حضرت حق ثابت کی ہی جسکو شوق ہو دیکھ لے اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ
اور یاد کر جسوقت کہ لے لیتے ہین دو فرشتے لینے والے قول عمل مکلفون کے اور لکھ لیتے ہین ایک دہنے اور
ایک بائین طرف سے بیٹھا ہی نگہبانی کو مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ نہین بولتا کچھ بات مگر نزدیک
اوسکے نگہبان ہین تیار اسیوقت لکھ لیتے ہین لباب مین لکھا ہی کہ تعجب ہی پسر آدم سے کہ دو فرشتے تیار لکھنے
کو بیٹھے ہین زبان اسکی قلم انکی ہی اور آب دہن اسکا سیاہی انکی پھر کیونکر بیہودہ بات کرتا ہی حدیث مین آیا ہی
من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ مثنوی ابلہی ہی صرف زرکا ای پسر نہ حرفہ گفتار گر کرتا ہی کہ یہ بند لولنا رکھنا زبان
کا ہی بکام یہ جیسے ہی شمشیر اولی در نیام ہے اور یہہ دونون فرشتے نگہبان بندے کے ہین اور لکھتے ہین نیک اور
بد باتین اوسکی یہان تک کہ اجل اسکی آتی ہی وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ اور آویگی بیہوشی موت کی ساتھ
حکم اللہ کے کہ حق ہی اور کہینگے اسکو ذَلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ یہہ ہی وہ چیز کہ تھا تو اس سے بھاگتا اور ڈرتا
وَنُفِخَ فِي الصُّورِ اور پھونکا جائیگا بیچ صور کے دوسری بار اور اس پھونک سے مردے زندہ ہو کر قبرون سے اٹھینگے اور
فرشتے کہینگے ذَلِكَ يَوْمُ الْوَعِيدِ یہہ ہی دن وعدہ عذاب کا وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ اور آویگا
میدان محشر مین ہر جی کہ ساتھ اسکے ہانکنے والا فرشتہ ہوگا جو ہانک کر حساب گاہ مین لیجاویگا اور ساتھ اسکے گواہی
دینے والا ہوگا کہ نیک اور بد عملون کی شہادت دیگا اور وہ فرشتہ ہوگا یا اعضا ہونگے اور کسیکو یہ سایق سے
فرار میسر ہوگا اور نہ شاہد سے انکار متصور پھر حق تعالیٰ کی طرف سے ہر ایک کو خطاب ہوگا کہ لَقَدْ كُنْتَ فِي غَفْلَةٍ
مِنْ هَذَا البتہ تحقیق تھا تو دنیا مین بیچ غفلت کے اس دن سے فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ پس کھول دیا ہمنے اور
اٹھا دیا آنکھ تیری سے پردہ جہل اور غفلت تیری کا تو کہ جو نہ تھا تو نے دیکھ لے فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ پس نظر تیری آج
بسبب دور ہوجانے پردے کے تیز ہی بعضون نے کہا ہی کہ بینائی یہان بمعنے دانائی ہی یعنی جو دنیا مین احوال بعث
اور حشر کا تجھ پر چھپا تھا آج دکھلایا ہمنے تجھکو اور تو دانا ہوا ساتھ اسکے وَقَالَ قَرِينُهُ هَذَا مَا لَدَيَّ عَتِيدٌ اور کہیگا
ہمنشین اسکا یعنے وہ فرشتہ کہ اسپر موکل تھا یہہ ہی جو کچھ میرے پاس تھا حاضر یعنے دفتر اعمال کا تیرے پھر خطاب
پہنچیگا سایق اور شہید کو أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ ڈالدو تم دونون بیچ دوزخ کے ہر ایک کافر

عناد کرنیوالے کو مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيبٍ منع کرنے والے کو بھلائی سے باز رکھنے والے مال کے حقوق مفروضہ
سے نکل جانیوالے حدود الٰہی سے شک لانیوالے کو بیچ وحدانیت کے الَّذِي جَعَلَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَأَلْقِيَاهُ
فِي الْعَذَابِ الشَّدِيدِ جس نے مقرر کیا ساتھہ اللہ کے معبود دوسرا پس ڈال دو تم دونون اسکو بیچ عذاب سخت کے بعضون
نے کہا ہی کہ یہہ آیت ولید پلید کی شان مین اُتری ہی اور مراد خیر سے دین اسلام ہی وہ منع کیا کرتا تھا اپنی
اولاد و اقربا کو مسلمانی سے اور یہہ صفاتین کفر کی اسمین تھین غرض جب اُس کافر کو دوزخ مین ڈالینگے کہیگا
میرا کیا گناہ ہی شیطان نے مجھے بدراہ کیا تھا پھر اُس شیطان کو حاضر کرینگے قَالَ قَرِينُهُ کہیگا ہمنشین اُسکا یعنے
وہ شیطان جو دنیا مین اُسکے ساتھہ تھا رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ وَلَٰكِن كَانَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ اے پروردگار ہمارے نہین سرکش
کیا تھا مین نے اُسکو ولیکن وہی تھا بیچ گمراہی دور کے اور اُس سے نہ پھرا قَالَ لَا تَخْتَصِمُوا لَدَيَّ کہیگا اللہ تعالی
مت جھگڑو میرے پاس کہ کچھہ فائدہ جھگڑنے مین نہین ہی وَقَدْ قَدَّمْتُ إِلَيْكُم بِالْوَعِيدِ اور تحقیق پہلے بھیج دیا تھا مین نے
طرف تمھارے وعید اپنے عذاب کی کتابون پیغمبرونکی زبانون پر اب تمکو کچھہ حجت نہین رہی اور عذر تمھارا
مسموع نہین مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ نہین بدلی جاتی بات میری جو وعدہ اور وعید کیا ہی مین نے اُسکے تبدیل
نہین وَمَا أَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ اور نہین مین ظلم کرنے والا واسطے بندون کے کہ بیجو جب انکو عذاب کرون
يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ یاد کر اُسدن کو کہ کہینگے ہم واسطے دوزخ کے یہہ قرات امام حفص کی ہی نون سے اور بعضے
قاریون نے يَقُولُ بیا پڑھا ہی یعنے کہیگا اللہ دوزخ کو کیا بھری تو یعنے مین نے وعدہ کیا تھا کہ تجھکو کفار جن و انس سے
بھر دونگا سو تو بھری یا نہین وَتَقُولُ هَلْ مِن مَّزِيدٍ اور کہیگی دوزخ کیا کچھہ بھی زیادتی ہی یہہ استفہام یعنے سوال بغرض
یہہ ہوگی کہ زیادہ کر پھر حق تعالی اور کافرون کو اوسمین ڈال کر بھر دیگا اور ایک قول یہی کہ حتی تضع الجبار قدمه
فيها فتقول قط قط دوزخ کسیطرح سے نہین بھرنے کی یہانتک جناب الٰہی قدم مبارک اپنا اُسمین رکھہ دیگا
پس کہیگی بس بس اب مین بھر ہوگئی اور امام زاہدی وغیرہ نے کہا ہی کہ یہان استفہام بمعنے نفی ہی یعنے لا مزید بھر گئی مین
زیادتی کی گنجایش نہین وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ اور نزدیک کی جاویگی بہشت واسطے پرہیزگارون کے نزدیک
غیر بعید واسطے تاکید کے ہی اور یہہ معاملہ پہلے بہشت مین لیجانے سے ہوگا کہ اول بہشت کو انکے دکھا وینگے اور وہان
مکان اور نعمتین انکی نگاہ مین رجا وینگے تو کہ لذت اُسکی زیادہ ہو پھر فرما وینگے هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ
یہہ ہی وہ جو وعدہ دئے گئے تھے تم دنیا مین اور اسکو آمادہ کیا ہی تمھارے واسطے ہر ایک رجوع کرنیوالے کے شرک
سے ساتھہ توحید کے یا معصیت سے ساتھہ طاعت کے نگاہ رکھنے والے احکام شرع کے یا رعایت کرنیوالے امر اور
نہی کے یا محافظت کرنیوالے عہد الٰہی کے بعضون نے کہا ہی کہ آداب رجوع کرنیوالے خلق سے طرف حق کے
ہی اور حفیظ نگہبانی کرنیوالا اسرار دم کا ہی کہ کوئی سانس غفلت مین اللہ تعالی سے نہ گذرے نظم پاس انفاس فنا
ہی ضرور نہ کوئی گذرے نہ دم بغیر حضور نہ آہ جو دم کئے غفلت باعث حسرت ندامت ہو دہان اوسکا پھر نفس و
نی ہوا اور افسوس ہو و نہ یاد حق مین لوگا انکا ایک دم تا کشتہ شو مندم مَّنْ خَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ

کہ ڈرتا ہی اللہ سے بن دیکھا اور آتا ہی ساتھ دل رجوع کرنیوالے کے یا ڈرتا ہی اللہ سے چھپے ہوے یعنے عمل اپنے خلق سے چھپاتا ہی
یا نہان و آشکارا سے ایک ہی جیسے ظاہر ڈرتا ہی ویسے ہی دلمین ڈرتا ہی اوسکو کہینگے ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ داخل ہو بہشت مین
ساتھ سلامتی کے یا ساتھ سلام خدا اور فرشتونکے ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ یہہ دن ہمیش رہنے کا ہی یعنے اسمین موت نہین ہی
لَهُم مَّا يَشَاؤُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ واسطے اہل بہشت کے ہی جو کچھ چاہین نعمتین اور لذتین بیچ بہشت کے اور نزدیک ہمارے
زیادتی ہی کہ دیدار سے مشرف کرینگے وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ اور بہت لوگ ہلاک کیے ہمنے پہلے قوم تیری سے اہل
قرن سے کہ وہ بحسب واقع هُمْ أَشَدُّ مِنْهُم بَطْشًا وہ سخت تر تھے ان کفار مکے سے از روے قوت کے مثل عاد
اور ثمود کے فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ پس چھید ڈالے انہون نے بیچ شہرونکے راہ کاٹ کاٹ اور سفر کر کر واسطے تجارت
کے اور مال و اسباب و متاع بہت حاصل کیا هَلْ مِن مَّحِيصٍ کیا تھی انکو جگہہ بھاگ جانے کی مرگ سے اور قضائے خدا سے جسوقت
اُنکے موت کا حکم آیا کسی چیز نے انکی دستگیری کی إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ تحقیق بیچ اسکے جو
مذکور ہوا اس سورہ مین البتہ نصیحت ہی واسطے اس شخص کے کہ ہی واسطے اسکے دل آگاہ حضرت شیخ ابن شبلی سے
منقول ہی کہ مواعظ قرآن کو دل حضور والا چاہیے کہ ایکدم غافل نہو أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ یا ڈالا سننے کانکو کہ کان لگاکر سنا
اور اعتبار کیا وَهُوَ شَهِيدٌ اور وہ حاضر ہی وقت استماع کے تو کہ فہم معانی کا کرسکے شیخ ابو سعید خراز رحمۃ اللہ
علیہ نے کہا ہی کہ القاے سمع وقت استماع قرآن ایسا چاہیے کہ گویا پیغمبر سے سنتا ہی بلکہ اور فہم تیز کرے گویا جبرئیل
سے سنتا ہی بلکہ اور فہم بلند کرے گویا حق سبحانہ سے سنتا ہی شیخ الاسلام نے کہا کہ یہہ بات درست ہی اور اسکا گواہ
قرآن مین ہی کہ شہید فرمایا اور شہید وہ ہی جو حاضر ہوا اور کہنے والے سے سنے نہ خبر دینے والے سے کیونکہ غایب خبر سے
سنتا ہی اور حاضر متکلم سے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ مین تکرار کرتا ہون قرآن شریف کو یہان
تک کہ متکلم سے سنتا ہون وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے آسمانو
اور زمین کو اور جو کچھ درمیان ان دونونکے ہی بیچ چھے دن کے یکشنبہ سے شنبہ تک وَمَا مَسَّنَا مِن لُّغُوبٍ اور نہ لگی ہمکو
پیدایش انکی مین ماندگی یہہ رد قول یہود کا ہی کہ کہتے تھے حق تعالیٰ ماندہ ہو گیا تھا انکے بنانے مین روز شنبہ کو استراحت
فرمائی کہتے ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ بات سنکر رنگ سرخ ہو گیا حق سبحانہ نے یہہ آیت نازل کی کہ
فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ پس صبر کر اوپر اس چیز کے کہ کہتے ہین یہود یا اوپر بات منکرونکے جو انکار بعث مین کہتے ہین
یا تیری شان مین جو سخن ناشایستہ ایسے صادر ہوتے ہین کہ نسبت شعر اور سحر اور جنون کی کرتے ہین یا جو میری جناب
مین بے ادبی کرتے ہین کہ شریک اور ولد ٹھہراتے ہین وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ اور نماز پڑھ
ساتھ امر پروردگار اپنے کے پہلے سورج نکلنے کے کہ نماز صبح ہی اور پہلے سورج ڈوبنے کے کہ نماز عصر کی ہی
وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ اور نماز پڑھ بعضے رات سے کہ نماز مغرب اور عشا کی ہی اور نماز پڑھ پیچھے سجدونکے امام
زاہدی نے حضرت امیر سے نقل کی ہی کہ ادبار السجود نماز دو رکعت بعد نماز شام ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ اس سے
وتر مراد ہی بعد عشا کے یا نوافل ہین بعد فرائض کے وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ اور سن اے سنن

کہ پکارے پکارنے والا یعنے اسرافیل علیہ السلام مکان نزدیک سے یعنے ساتھ آسمان کے وہ مکان صخرہ بیت المقدس ہے کہ سبب رو سے زمین سے اٹھارہ میل نزدیکتر ہے آسمان سے اور بعضون نے کہا ہے کہ مکان قریب اسواسطے فرمایا کہ آواز اسرافیل کی ہر کسی کو پہنچیگی کوئی مکان اُس سے دور نہوگا حدیث مین وارد ہے کہ اسرافیل صخرہ پر پڑھ کر انگشت بگشوش کرکے کہینگے کہ ای استخوانہائے ریزیدہ اور ای گوشتہا ازہم رفتہ اور ای موہا پریشان ہندون کے حق تعالی فرماتا ہے کہ جمع ہو واسطے جزا اور قضا کے یَوْمَ یَسْمَعُوْنَ الصَّیْحَۃَ بِالْحَقِّ جسدن کہ سنینگے اوازند بعث کو کہ نفخہ دوسرا ہے ساتھ اُس چیز کے کہ حق ہے یعنے اٹھنا قبرون سے اور کہینگے سننے والونکو کہ ذٰلِکَ یَوْمُ الْخُرُوْجِ یہہ ہے دن نکلنے کا قبرونمین سے اِنَّا نَحْنُ نُحْیٖ وَنُمِیْتُ وَاِلَیْنَا الْمَصِیْرُ تحقیق ہم جلاتے ہین مردونکو یعنے نطفہ مردہ کو حیات بخشتے ہین اور ہم مارتے ہین انکو دنیا مین اور طرف ہماری ہے بازگشت انکی دوسری بار کہ واسطے حساب کے زندہ کرینگے ہم یَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْہُمْ سِرَاعًا یاد کر اُسدن کو کہ پھٹ جاویگی زمین اور دور ہوگا آدمیون سے یعنے مردون سے ندا کرنے والا یہہ نکلینگے قبرون سے جلدی کرتے ہوئے طرف ندا کرنے والے کے ذٰلِکَ حَشْرٌ عَلَیْنَا یَسِیْرٌ یہہ زندہ کرنا قبرونسے اکٹھا کرنا اور اُٹھانا ہے اوپر ہمارے آسان نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَقُوْلُوْنَ ہم خوب جانتے ہین جو کچھ کہتے ہین کافر انکار قیامت سے اور افترا ہمارے حق مین اور نالائق باتین تیری شان مین وَمَآ اَنْتَ عَلَیْہِمْ بِجَبَّارٍ اور نہین ہے تو اوپر انکے زور کرنے والا کہ زبردستی انکو ایمان پر ثابت رکھے فَذَکِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ یَّخَافُ وَعِیْدِ پس نصیحت دے ساتھ مواعظ قرآن کے اُس شخص کو کہ ڈرتا ہے وعید میرے سے کیونکہ پند پذیر ہوا ترس گارون کے نہین ہوتا سورۃ ذاریات مکی ہے ساٹھ آیتین ہین تین سو ساٹھ کلما ہین ایک ہزار دو سو ستاسی حرف ہین فواصل اسکی ذاک معین ہون تطبیق اسکی ساتھ سورہ قاف کے یہہ ہے کہ آخر اسکے مذکور بعث سورۃ الذاریات مکیۃ اور نشر کا تھا ابتدا اسکی بھی اُسی سے ہوئی دھے ستون ایتنا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا قسم ہے اُن باؤن کی کہ پراگندہ کرتے ہین غبار زمین سے پراگندہ کرنا اور دانونکو کاہ سے جدا کرتے ہین یا قسم ہے فرشتون کی جو اُٹھاتی باؤن کو فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا پھر اُن باؤن کی کہ اُٹھاتے ہین یا دل بوجھ والے کو یا اُن فرشتونکی جو اُن بادلون کو اُٹھاتے ہین ؛

فَالْجٰرِیٰتِ یُسْرًا پھر چلنے والیون ساتھ آہستگی کے یعنے کشتیونکے یا ستارون کے جو اپنی منزلون مین چلتے ہین فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا پھر بانٹنے والیونکی ایک چیز کو یعنے قسم ہے اُن فرشتون کی کہ تقسیم امور مینہ کی اور رزق کی انکے متعلق ہے بعضون نے کہا ہے کہ مراد اس سے چار ملک مقرب ہین کہ اپنے اپنے کام پر ہر ایک متعین ہے جبرئیل وحی پر میکائیل ابر رحمت پر عزرائیل موت پر اسرافیل نفخ صور پر انھون کی قسم حق تعالے نے کہائی ہے اور جواب قسم کا یہہ ہے اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ تحقیق جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے سو سچا ہے وَّاِنَّ الدِّیْنَ لَوَاقِعٌ سوا اسکے نہین کہ جو کچھ وعدہ دیجاتے ہو تم حشر نشر ثواب عقاب سے البتہ سچا ہے یہین خلاف نہین اور تحقیق جزا اور حساب البتہ ہونیوالا ہے بے شک و شبہ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُکِ قسم ہے آسمان صاحب زینت کی یا خداوند استحکام اور شدت کی یا خوش آیندہ نیک صورت کی یا راہون والے کی کہ ستارون کی سیر گاہ ہے تبیان مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ مراد اس سے آسمان ہفتم ہے اور حق تعالے قسم کہاکر فرماتا ہے اِنَّکُمْ لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ تحقیق تم اے اہل مکہ بیچ باتہائے مختلف کے ہو پیغمبر کی شان مین کبھی شاعر ٹھہراتے ہو

کبھی ساحر بتاتے ہو کبھی کاہن کبھی مجنون یا تمہارا قول قرآن شریف کے حق مین مختلف ہی کبھی شعر کبھی کہانت کبھی کہانیان پہلے
لوگون کی کہتے ہو يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ پھیرا جاتا ہی اُس سے یعنے ایمان پیغمبر پر لانے سے یا قرآن پر لانے سے وہ شخص کہ پھیرا گیا ہی علم خدا اور
حکم قضا مین ایمان لانے سے ساتھ پیغمبر کے اور قرآن کے یعنے جو علم الٰہی مین محروم ہی ایمان بکتاب و پیغمبر سے وہ محروم
فرد علم ازلی مین جو ہی محروم ہو پاتا اسے راہ راست رافت معلوم قُتِلَ الْخَرَّاصُونَ لعنت کی گئی جھوٹھ بولنے والے مختلف
باتون والون مین سے مراد اس سے وہ لوگ ہین جو راہون مین جا بیٹھے تھے جو قافلہ آتا تھا جھوٹھی جھوٹھی باتین پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی اُس سے بیان کر کے خدمت سے حضرت کے محروم رکھتے تھے حق تعالیٰ نے اُنپر لعنت کی اور فرمایا الَّذِينَ
هُمْ فِي غَمْرَةٍ سَاهُونَ دروغ گو وہ ہین جو کمال جہالت اور نہایت غفلت مین بھولے ہوئے ہین اوامر اور نواہی الٰہی کو
يَسْأَلُونَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ پوچھتے ہین وہ پیغمبر سے اور مومنون سے کب ہوگا دن جزا کا کہ تمہارے خدا نے قسم کھا کر کہا ہی
ان الدین لواقع اور یہہ بات جھٹھلانے کی راہ سے اور تمسخر کی کہتے ہین حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جزا واقع ہی يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُونَ
جسدن کہ کافر اوپر آگ کے گرفتار کئے جاوینگے اور جلینگے اور معذب ہونگے اور خزنہ دوزخ انکو کہینگے ذُوقُوا فِتْنَتَكُمْ
چکھو تم گمراہی اپنی کو اور عذاب اپنے کو هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ یہہ ہی وہ چیز کہ تھے تم دنیا مین ساتھ اسکے جلدی
کرتے اور کہتے تھے ہاتو عذاب إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ تحقیق پرہیزگار اُسدن بیچ باغون کے ہونگے اور چشمون رواں
یعنے ایسے باغون مین ہونگے جہان نہرین جاری ہونگی آخِذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ لینے والے اُس چیز کو کہ ساتھ فضل اپنے
کے دیا انکو پروردگار اُنکے نے ثواب اچھے قول فعل اُنکے کا إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُحْسِنِينَ تحقیق وہ تھے
پہلے داخل ہونے بہشت کے نیک کار فرمانبردار كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ تھے تھوڑی رات سے سوتے تھے باقی نماز
پڑھتے تھے یعنے اکثر رات عبادت مین گذارتے تھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مغرب اور عشا مین نماز
نوافل پڑھتے تھے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ کم رات اُنپر نہین گذرتی تھی مگر یہہ نماز پڑھتے تھے
اول مین یا اوسط مین یا آخر مین اور اشہر یہہ ہی کہ سوتے تھے جب تک نماز عشا کی نہ پڑھ لیتے اور نماز عشا بہت رات گئے
ادا کرتے تھے وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ اور تھے وہ کہ بیچ سحرون کے استغفار کرتے تھے یعنے باوجود کم سونے
کے اور بہت عبادت کرنے کے جب سفیدی سحر کی ظاہر ہوتی تھی طلب بخشش کی حق تعالیٰ سے کرتے تھے اس طرح
سے کہ گویا تمام رات گناہ مین گذاری ہی اور یہہ دلیل ہی اپنے عمل پر غرور نکرنے کی اور حساب مین نہ لانے کی فرد طاعت
ناقص میری کب موجب غفران ہی جو عبادت اپنی ہی سو بدتر از عصیان ہی وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ اور
بیچ مالون اُنکے کے ہی نصیبہ اور بہرہ ہی واسطے سوال کرنے والونکے اور نہ سوال کرنے والونکے سمجھئے کہ محروم بے سوال لوگ
مستحق ہین کہ سستی کچھ مانگتے نہین تونگری کا گمان کر کے کوئی انکو صدقہ نہین دیتا یا وہ لوگ ہین کہ انکی کشت مین زراعت مین نقصان
آگیا ہی یا وہ فقیر ہین کہ بیٹیان رکھتے ہین بیاہنے کو یا وہ غلام ہین کہ اُنکے میان انکو روٹی کپڑا نہین دیتے اور ہر تقدیر پر
وہ اپنے مال مین سے انکا حق مقرر کرتے ہین وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوقِنِينَ اور بیچ زمین کے نشانیان ہین دلیل کی
اوپر قدرت الٰہی کے واسطے یقین لانے والون کے جیسے معادن ہین جواہر طرح طرح کے اور زمین سے نکلتے ہین

اور بہا نات ہین کہ قسم قسم کے اُنہین سے اناج اور ساگ پیدا ہوتے ہین اور حیوانات ہین کہ نوع نوع کی اُنہین جانور نمودار
ہین اور فی انفس زمین مین بھی دلائل قدرت موجود ہین کہ کوئی قطعہ اشجار مثمر سے سرسبز اور شاداب ہوا اور کوئی خشک
بے آب وتاب ہی کہین ہوا سرد ہی کہین گرم اور کہینکی زمین سخت ہی اور کہینکی نرم کسی جگہہ کی ہوا حار ہی اور کسی جا کی مرطوب
کہینکی سبب خفقان ہی اور کہینکی موجب راحت قلوب وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ اور نشانیان ہین بیچ جانون
تمہاری کے کیا نہین دیکھتے تم یہہ استفہام بمعنی امر ہی یعنے نظر عبرت سے دیکھو نشانیان کمال صنعت الٰہی کی اپنے
بیچ مشاہدہ کرو کہ جو کچھہ تمام عالم مین ہی وہ تم مین موجود ہی سیر انفسی کرو اگر سیر آفاقی مقصود ہی نظم جو کہ عالم مین ہی تجھہ مین
ہی سب تو واقف اپنے نہین دیکھہ قدرت رب تو سر تیرا ہی نمونہ افلاک تو خاک ہی تو ولی ہی مظہر پاک تو دو تو آنکھین تیری ہین
مہر و ماہ تو تجھہ مین روشن ہی قدرت اللہ تو رگ و ریشے تیرے ہین جون اشجار تو خون بدن ہی صورت انہار تو دل
تیرا بشکل عرش بالا ہی تو مورد نور حق تعالیٰ ہی تو تو صغیر اور کبیر ہی عالم تو سر تیرا ہی کچھہ اور ہی عالم تو
جو تجلی کہ تیرے اندر ہی تو فرش سے عرش تک وہ کسپر ہی تو تیری جس جا تلک رسائی ہی تو وہان تلک بار کسنے پائی ہی تو
تو تمہارا ہی مظہر باری تو واسطے تیرے سب ہی گلکاری تو باغ گیتی تیرے لیئے ہی کہلا تو چمن دہر کی شگفتہ ہوا گو سر بہ سہا
عجب ہی تو نہ جانتا آپکو پیکب ہی تو تو آپ اپنے کی آبرو و کرومت تو متوجہ کس طرف ہو مت تو دیکھہ اپنے ہی سینے مین بیٹھے
بیٹھے ہی اس نگینے مین سب کچھہ تو دل تیرا صاف آئینے سا ہی تو جلوہ گر اوسمین رو کجا ہی تو واقف اب اور بس نہ کچھہ کہئے
یہی کافی ہی نکتہ چپ رہیئے وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ اور بیچ آسمان کے ہی اسباب رزق تمہارے کا جو مینہہ ہی یا جو کچھہ تمہاری
قسمت مین رزق ہی وہ لکھا ہوا ہی لوح پر کہ آسمان چہارم ہی وَمَا تُوْعَدُوْنَ اور جو کچھہ وعدہ دیئے جاتے ہو تم ثواب
بہشت اور نعمتون اسکی کا وہ بھی آسمان ہفتم مین ہی نزدیک سدرۃ المنتہی کے فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ
اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ پس قسم ہی پروردگار آسمان کی اور زمین کی تحقیق وہ جو مذکور ہوا رزق اور ثواب البتہ
حق ہی مانند اسکے کہ بولتے ہو تم یعنے جیسا کہ شک نہین ہی تمکو اپنے بات کہنے مین ویسے ہی شک نہین ہمارے
رزق دینے مین هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ کیا آئی ہی تیرے پاس بات مہمانون ابراہیم علیہ السلام کی کہ
گیارہ فرشتے تھے قوم لوط علیہ السلام کے ہلاک کرنے کو نازل ہوئے تھے اور بعضون نے لکھا ہی کہ چار ملک
مقرب تھے جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل علیہم السلام جو ہوا تھا اُنہین الْمُكْرَمِيْنَ مہمان عزت کیئے ہوئے نزدیک پروردگار کے
یا نزدیک حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے کہ خود نفس نفیس اونکی خدمت مین کھڑے ہوئے اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا
سَلٰمًا جسوقت کہ داخل ہوئے مہمان اوپر ابراہیم علیہ السلام کے پس کہا سلام کرتے ہین ہم اوپر تیرے سلام کرنا
قَالَ سَلٰمٌ کہا ابراہیم علیہ السلام نے سلام کرتا ہون مین اوپر تمہارے قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ گروہ ہو نہ پہچانی ہوئے یعنے مہمانی
شکل سے کہ جیسا کوئی شخص نہین دیکھا مین نے صورت مین قامت مین تم کون ہو کہان سے آتے ہو انہون نے
کہا ہم مہمان ہین فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ پس پہر آئے حضرت ابراہیم طرف اہل اپنی کے اسطرح سے کہ مہمانون
نہ جانا کہ کہان سے لے پس لے آئے گاے کا بچہ موٹا بہنا ہوا فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ پس نزدیک کیا اُسکو طرف ان

مہمانون کے جب اُنھون نے اُسکی طرف میل نکیا قال الا تاکلون کہا حضرت ابراہیم نے کیا نہین تم کہاتے ہو یعنے کہاؤ اُنھون نے کہا ہم نہین
کہاتے فاوجس منہم خیفۃ پس خاطر مین پکڑا ابراہیم نے اُن مہمانونسے ڈر یعنے آپ جی مین ڈرے کہ مبادا یہہ چور ہون اور
میرے زیان کیواسطے آئے ہون کیونکہ اُس زمانے مین جو کوئی کسی سے عداوت رکہتا تہا اُسکے گہر کا کہانا نہین کہاتا تہا جب
فرشتون نے حضرت ابراہیم کو خوفناک دیکہا قالوا لا تخف کہا مت ڈر کہ ہم خدا کے بہیجے ہوئے ہین حضرت ابراہیم نے کہا کہ تم نے پہلے سے کیون نہین
کہا کہ مین اس گوسالے کو ذبح نکرتا اور انکے ہاتہ سے چہڑاتا جبرئیل علیہ السلام نے اپنا پر اس گوسالہ بریان پر لگا دیا وہ کود کر اپنی مان کی طرف
بہاگا بی بی سارہ رضی اللہ عنہا نے پردے کے اوٹ سے یہہ سارا حال مشاہدہ کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام متعجب ہوئے فرشتے پہر باتین کرنے
لگے وبشروہ بغلام علیم اور خوشخبری دی حضرت ابراہیم کو ساتہ لڑکے علم والے کے یعنے تمہارے پسر متولد ہوگا بی بی سارہ سے
اسحق نام اور جب وہ بلوغت کو پہنچیگا تو عالم ہوگا فاقبلت امراتہ فی صرۃ پس آئی بی بی اُسکی سارہ بیچ حیرت کے فصکت وجہہا
وقالت عجوز عقیم پس طمانچہ مارا منہہ پر اپنے جیسے بی بیان تعجب کے وقت اپنے منہہ پہ ہاتہ مارتی ہین اور کہا کیا جنتی ہی بڑہی بانجہہ
قالوا کذلک قال ربک کہا فرشتون نے کہ اسیطرح کہ خوشخبری دی ہی ہمنے کہا ہی پروردگار تیرے نے اور ہم اُسکے کہے سے کہتے ہین انہ
ھو الحکیم العلیم تحقیق وہ حکم کرنیوالا ہی ساتہ فرزند کے تجہکو دانا ہی ساتہ عقیم ہونے تیرے کے اور جو محکم کار اور دانا ہوتا ہی وہ البتہ قادر بہی ہوتا
اصلاح پر لطف ہم جو کام مین تیرے ہووے دانا ۞ اتمام مین بہی وہ ہو توانا ۞ ہر کام مین اپنے
رکہہ توکل ۞ وہان کچہہ نہین کارگر تعقل ۞ توکیا ہی جو عقل تیری وہان جائے ۞ وہ اُس سے ہو جو نہ فہم مین آوے ۞ دانے سے
درخت جو اُگاوے ۞ کام اُسکا بعقل کیونکہ آوے ۞ اور جب حضرت ابراہیم نے سمجہا کہ یہہ فرشتے ہین اور اُنکا اُترنا
سوا کسی بڑے کام کے نہوگا قال فما خطبکم ایہا المرسلون کہا پس کیا ہی مہم تمہارا ای رسولو قالوا انا ارسلنا الی قوم مجرمین
کہا فرشتون نے تحقیق ہم بہیجے گئے ہین طرف ہلاک کرنے ایک گروہ گنہگارونکے یعنے کافرون کے کہ سرسبب گناہونکا
کفر ہی اور ہم آئے ہین لنرسل علیہم حجارۃ من طین تو کہ بہیجین ہم اوپر انکے بعد ہلاک کرنے انکے کے اور زیروزبر کرنے
شہر انکے کے پتہر یعنے کنکر مٹی کے مسومۃ عند ربک للمسرفین نشان کئے ہوئے نزدیک پروردگار تیرے کے
واسطے حد سے نکل جانے والون کے بیچ کفر اور فجور کے ہون لکہا ہی کہ اُن کنکرون پر خط سفید سیاہ تہے یا نام ہر ایک کا
لکہا تہا جو اُس سے ہلاک ہوا اور یہہ سنگ باری اُنپر بعد ہلاک ہونے انکے کے ہوئی اور اصح یہہ ہے کہ اُنمین سے جو لوگ
شہر مین تہے اُنپر پتہر برسے یہانتک کہ سب ہلاک ہو گئے سمجہہ لیجئے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے معلوم
کیا کہ یہہ فرشتے طرف مؤتفکہ جاتے ہین قوم لوط کی ہلاکت کو تو دل مبارک آپکا واسطے برادرزادے کے
غمگین ہوا کہ حال اُسکا اُس بلا مین دیکہئے کیا ہو فرشتون نے کہا کہ تم کچہہ غم نہ کہاؤ لوط اور بیٹیان اونکی
سلامت رہینگی فاخرجنا من کان فیہا من المؤمنین پس نکال دیا ہمنے اُس شخص کو کہ تہا بیچ ضلع مؤتفکہ کے ایمان لا
والون سے فما وجدنا فیہا غیر بیت من المسلمین پس نہ پایا ہمنے بیچ اُس ضلع کے سوا ایک گہر کے
مسلمانون سے کہ لوط علیہ السلام اور دونون بیٹیان اُنکی تہین بعضون نے کہا ہی کہ سوا ایک شخص کے قوم لوط مین سے
کہ مدت تک بیس برس کی تہین وہ ایمان لایا تہا و ترکنا فیہا آیۃ للذین یخافون العذاب الالیم اور چہوڑ دی ہم نے

بیچ اس دیہات کے نشانی عذاب کی واسطے عبرت اُن لوگون کے کہ ڈرتے ہین عذاب درد دینے والے سے سمجھ لیجیے کہ وہ نشانی پانی کالا اور الٹ جانا اس طبقے زمین کا ہی وَفِیْ مُوْسٰۤی اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰی فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ اور بیچ قصے موسیٰ علیہ السلام کے بھی ہی نشانی واسطے ترسندگان کے جسوقت بھیجا ہمنے اُسکو طرف فرعون کے ساتھ معجزے ظاہر مانند ید بیضا اور عصا کے فَتَوَلّٰی بِرُکْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ پس پھر گیا فرعون ساتھ قوت اپنی کے کہ خزانہ اور لشکر رکھتا تھا اور کہا موسیٰ جادوگر ہے جسنے بندی کرکر خوارق عادات دکھاتا ہی یا دیوانہ ہی کہ اپنے مآل کا اندیشہ نہین کرتا سمجھ لیجیے کہ طعن فرعون کا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر دلیل ہی اُسکے جہل پر اسواسطے کہ دو چیزون جمع سمجھتا تھا اُسنے طعن کیا جو ضد ہین یعنی سحر کو تو کمال عقل ہی اور ذہن دراک چاہیئے اور دیوانگی کو جہل اور زوال عقل اور کمال عقل اور زوال عقل دونون آپسمین ضد ہین پس جب فرعون پھرا موسیٰ علیہ السلام سے طعن کرتا ہوا اور قوم اُسکی اُسکے ساتھ ہولی فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ وَهُوَ مُلِیْمٌ پس پکڑا ہمنے اُسکو ساتھ غضب اپنے کے اور لشکر اُسکے کو پھر پھینک دیا ہمنے اُنکو بیچ دریا کے یعنے ڈبو دیا اور فرعون مستحق ملامت کے تھا یا ملامت کرنیوالا اپنے آپ کو کہ کیون موسیٰ سے پھرا اور طعنہ زن اُسپر ہوا اور اسی سبب سے کہا آمنت انه لا اله الا الذی امنت به بنو اسرائیل وانا من المسلمین وَفِیْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ اور بیچ ہلاک ہونے عاد کے پند اور عبرت ہی واسطے اہل اعتبار کے جسوقت بھیجا ہمنے اوپر اُنکے باؤ کو بانجھ یعنے بے نفع اور بے خیر کو کہ بارور کرے درخت اور نہ برلاوے ابر کو مَا تَذَرُ مِنْ شَیْءٍ اَتَتْ عَلَیْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ کَالرَّمِیْمِ نہ چھوڑا اُس باد نے کسی چیز کو کہ گذرے اوپر اُسکے مگر پھر کہ کردیا اُسکو مانند ہڈی گلی ہوئی کے یا گھاس خشک کے وَفِیْ ثَمُوْدَ اِذْ قِیْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰی حِیْنٍ اور بیچ قصے قوم ثمود کے بھی نشانیان ہین واسطے ڈرنے والون کے جسوقت کہا گیا واسطے اُنکے بعد جسنے مارے صالح علیہ السلام کے اور پانو کاٹنے ناقہ کے کہ تم فائدہ اُٹھاؤ زندگانی اپنی سے تا وقت عذاب کہ تین روز باقی ہوگا فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ پس سرکشی کی اُنھون نے حکم پروردگار اپنے کے لئے اپنے حال کا کچھ تدارک نہ کیا فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ یَنْظُرُوْنَ پس پکڑا اُنکو کڑک نے کہ عذاب ہلاک کرنیوالا انکا بعد تین دن کے اور وہ دیکھتے تھے یا انتظار کرتے تھے مراد صاعقہ سے چیخ جبرئیل علیہ السلام کا فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِیَامٍ وَّمَا کَانُوْا مُنْتَصِرِیْنَ پس نہ سکے کھڑا رہنا یہ کنایہ ہی اُنکے عجز سے یعنے اُنکو قدرت نہ ہوئی کہ اُٹھ کر بھاگ جائین عذاب سے یا کھڑے رہکر دفع عذاب کی تدبیر کرین وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اور ہلاک کیا قوم نوح علیہ السلام کو پہلے قوم عاد کے اور ثمود کے اِنَّهُمْ کَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ تحقیق وہ تھے قوم فاسق وَالسَّمَآءَ بَنَیْنٰهَا بِاَیْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ اور آسمان کو بنایا ہمنے ساتھ قوت الوہیت کے یا ساتھ قدرت کے کہ اُسکے پیدا کرنے پر رکھتے تھے ہم اور تحقیق ہم اُسکو کشادہ کرنے والے ہین وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ اور زمین کو بچھایا ہم نے پس اچھا بچھونا کرنیوالے ہین وَمِنْ کُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَیْنِ اور ہر چیز سے جو موجودات سے پیدا کیا ہم نے دو قسمین کہ ایک جوڑا دوسرے کا ہی پھر وہ یا تو بسبب شکل ہے جیسے مرد اور زن یا بسبب ضد ہی جیسے نور اور ظلمت یا آگے پیچھے آنے والا ہے جیسے رات دن یا بطریق مخالفت ہی جیسے تر اور خشک اور اسی پر

قیاس کر لیجئے آسمان زمین بحر بر گرمی سردی جن انس کو اور صفات سے حلم اور قہر جبن اور شجاعت جود اور بخل
کو اسیطرح جیسے ہی حق اور باطل کفر اور ایمان شقاوت اور سعادت حلو اور مُر مرض اور صحت غنا اور فقر ضحک اور
بکا اور فرح اور غم موت اور حیات اور سوا اسکے لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ تو کہ تم نصیحت پکڑو اور جانو کہ وحدانیت صفت میری
ہی کیونکہ تعدد خواص ممکنات کے سے ہی اور مین واجب بالذات ہون اور واجب قابل تعدد اور انقسام کے نہین
رباعی قسمت سے تعدد کے منزہ ہی وہ از اشتراک سے پاک وحدت حق سمجھو واحد منکشف نہین ہوتا رافت ہے وہ ایک ایسی
دخل وہان دوئی کا مت دو فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ پس بھاگو کفر سے طرف توحید خدا کے یا عذاب سے اسکے طرف ثواب
اُسکے کے یا گناہ سے طرف طاعت اُسکی کے یا ماسوا اللہ سے طرف اللہ کے یا بھاگو طرف اللہ کے ساتھ قطع تعلقات کے یا اپنی
صفاتون سے طرف صفات حق کے بلکہ اپنی خودی سے فرار کرو اور بحد اقرار یکرو نظم تا نہ بھاگو گے خودی سے
نہ ملو گے بحد اے قطع اس راہ کا وابستہ بجود رفتن ہی فضل جب آپ سے رافت میسر ہو وصل ہے جسکو کہتے ہین مستی
وہی ہوستن ہی إِنِّي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ تحقیق مین واسطے تمہارے عذاب خدا سے ڈرانیوالا ہون ظاہر
یا بیان کرنے والا ہون وہ چیز جس سے ڈرنا چاہیے وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ اور مت مقرر کرو ساتھ اللہ کے معبود
إِنِّي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ تحقیق مین واسطے تمہارے خدا سے بیچ عبادت غیر اوسکی کے ڈرانے والا ہون آشکارا
كَذَٰلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِن قَبْلِهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ اسیطرح کہ قوم تیری تجھے نسبت سحر اور
جنون کی کرتی ہی نہ آیا تھا اُن لوگون کو جو پہلے اُنسے تھے یعنے اُن کفار مکہ سے کوئی پیغمبر مگر کہا انہون نے کہ وہ جادوگر
ہی یا دیوانہ جو اُسنے معجزہ دکھایا تو اُسے جادوگر بنایا اور جو بعث اور حشر کا احوال سنایا تو اوسکو دیوانہ ٹھہرایا
أَتَوَاصَوْا بِهِ کیا ایک دوسرے کو وصیت کرتے آئے ہین ساتھ اس بات کے کہ یہہ سب ہی کہتے ہین یہہ استفہام
بمعنے نفی ہی یعنے پہلے لوگون نے پچھلون کو وصیت نہین کی بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ بلکہ وہ ایک قوم ہین نافرمان سرکش اور
سرکشی کی جہت سے اسبات پر ہین فَتَوَلَّ عَنْهُمْ پس منہہ پھیر لے اُنسے یعنے اُنکی مکافات سے روگردانی کر جب تک کہ حکم قتال کا
اُنکے نہ آوے فَمَا أَنتَ بِمَلُومٍ پس نہین ہی تو ملامت کیا گیا نزدیک خدا کے سبب اعراض کے اُنسے معالم مین
لکھا ہی کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ غمناک ہوئے کہ شاید وحی منقطع ہوئے اور عذاب نزدیک
آیا حق تعالے نے یہہ آیت نازل فرمائی وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ اور نصیحت کر پس تحقیق نصیحت فائدہ دیتی
ہی ایمان والونکو یعنے کافرون کے عناد کے سبب تربیت سے مومنون کے غفلت نہ کیجیے جسطرح پند اور وعظ کرتے
آئے ہو اوسپر ثابت رہیے کہ نصیحت مین فائدہ بہت ہین فصول مین لکھا ہی کہ کلام واعظ دس چیزون کے مشتمل چاہیے تو کہ
سامعون کو نفع پہنچائے اول نعمت الٰہی لوگون کو یاد دلوائے تا شکر اُسکا ادا کرین دوسرے ثواب محنت اور بلا کا ذکر کرے
تو کہ اسپر صبر کرین تیسرے گناہون کا عذاب بیان کرے تو کہ لوگ باز رہین اور توبہ کرین چوتھے فریب اور مکر شیطان
کے بتاوے تو کہ اُسسے حذر کرین پانچوین فنا اور زوال اور بے اعتباری دنیائے پریشان کی روشن کرے
تو کہ دل اوسسے نہ لگاوین چھٹی موت کو یاد دلوائے تا کہ وہان کے جانے کی تیاری کرین ساتوین انکو قیامت کا ہیبت کہے تا کہ اُس دن کے کام مین

مشغول

مشغول رہین آٹھوین درکات دوزخ کے اور عقوبات وہان کے بیان کرین تاکہ اُس سے ڈرین نوین درجات بہشت کے اور اقسام وہان کی نعمتون کے شمار کرے تاکہ اُسپر راغب ہون دسوین بہت کلام کی اوپر خوف اور رجا کے رکھے کبھی عظمت کبریا اور ہیبت الٰہی بیان کرے کہ لوگ ڈرین اور کبھی رحمت اور مغفرت اور مہربانی اور شفقت حق تعالی کی تقریر کرے کہ امید وار ہون اوسکی جناب سے یس یہ باتین خمس پند اور وعظ مین ہونگی وہ بہت نافع اور سود مند ہوگا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ اور نہین پیدا کیا جن کو اور آدمی کو اہل ایمان مین سے مگر واسطے اسکے کہ عبادت کرین یا نہین پیدا کیا مجموع اُنکے کو مگر واسطے اسکے کہ عبادت کرین یا نہین پیدا کیا مجموع اُنکے کو مگر واسطے اسکے کہ امر کرون ... ساتھ عبادت کے اور امر عبادت کیا ہی وما امروا الا لیعبدوا الله اور مجاہد نے کہا کہ نہین پیدا کیا مین نے جن اور انس کو مگر واسطے اسکے کہ پہچانے مجھے اور سب جانتے ہین الله کو اتنا فرق ہی کہ بعضے فرمانبرداری کرتے ہین اسکی اور بعضے عبادت مین شریک ٹھہراتے ہین مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعِمُونِ اور نہین چاہتا مین کچھ رزق اور نہین چاہتا مین یہ کہ کھلاوین مجھکو بلکہ رزق اور طعام دینا میری صفت ہو اور کسیکی نہین ہو اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ تحقیق الله وہی ہی رزق دینے والا نہ غیر اوسکا اور استوار قدرت اپنی مین تعظیم ہی رزاق مطلق رزق سب کو دینے والا ہی تو اُس فضل سے اُسکے ہر ایک پاتا ہی تو الا کسی صورت فتور اسکی ہین ہی کارسازی مین بہ کسی عنوان قصور اُسکی نہین بندہ نوازی مین فَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذَنُوبًا مِثْلَ ذَنُوبِ أَصْحَابِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُونِ پس تحقیق واسطے اُن لوگون کے کہ ظلم کیا انھون نے اوپر آپ کے کفر اختیار کرکر یعنے اہل مکہ ایک ڈول ہی عذاب سے مثل ڈول یارون اُنکے کے جو کافر گذرے ہین پہلے اُنکے یعنے اُنپر بھی وہی پہنچیگا جو اُنپر پہنچتا تھا پس چاہئے کہ جلدی نہ مانگین مجھ سے فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ يَوْمِهِمُ الَّذِي يُوعَدُونَ پس وائے ہی واسطے اُن لوگون کے کہ کافر ہوئے عذاب دن اُنکے سے جو وعدہ دئے گئے ہین ساتھ اُس دن کے کہ قیامت کا دن ہو یا بدر کا ہی سورۃ طور مکی ہی انچاس آیتین ہین ا ہزار پچانون حروف ہین تین سو بارہ کلمات ہین فواصل اسکی من رعاہین تحقیق اسکی سات سورۃ ذاریات کے یہ ہی کہ

سورۃ الطّور مکیۃ ہے ختم اوسکا ذکر قیامت تھا آغاز اسکا ذکر وقوع عذاب ا تسع واربعون اٰیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالطُّورِ قسم ہی کوہ طور سینا کی کہ جبل ہی جسپر حضرت موسی علیہ السلام وسپر کلام الٰہی سنتے تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے مطلق پہاڑ ہین کہ زمین کی میخین ہین فائدے نفعے اُنمین بہت ہین وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ اور قسم ہی کتاب لکھی ہوئی کی فِي رَقٍّ مَنْشُورٍ بیچ صحیفے کھلے ہوئے کے مراد اُس سے قرآن شریف ہی یا لکھا ہوا لوح محفوظ کا یا اس تقدیر پر رق منشور مجازی کیونکہ لوح زمرد سبز کی ہی اور رق کی معنی نامے کی ہین اور جلد کو اہون کے پہلے بھی کہتے ہین مراد لوح موسی علیہ السلام ہی یا کتاب توراۃ کہ اُسمین نعت پیغمبر صلی الله علیہ وسلم مسطور تھی یا کتاب حفظ یا کتاب فرشتون کی کہ حق تعالی نے انکو لکھی ہی علم گذشتہ اور ابتدا او سمین پڑھتے ہین وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ اور قسم ہی گھر آباد کی وہ کعبہ شریف ہی کہ طواف کرنیوالون سے اور مجاورون سے معمور ہی یا ضراح ہی کہ مقابل خانہ کعبہ کے آسمان ہفتم پر واقع ہی اور

کثرت ملائکہ سے معمور ہی وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ اور قسم ہی چھت بلند کئے گیے کی کہ آسمان ہی مجمع انوار حکمت اور مخزن اسرار فطرت یا عرش
عظیم ہی وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ اور قسم ہی دریا جھونکے ہوئے اور گرم کئے ہوے کی کہ جہنم ہی یا بحر محیط ہی یا بحر الحیوان ہی کہ زیر عرش ہی چالیس
صباح اُسپر مردون پر برسیگا اُسکا بعد نفخۂ اول کے کہ مرینگے یا نفخۂ ثانیہ مین لوگ اُس سے اُٹھین سمجھنا چاہیے کہ نزدیک صوفیہ کے طور نفس
ہی کلیم قلب حقتعالی سے اسپر مناجات کرتا ہی اور کتاب مسطور ایمان ہی کہ رق منشور قلب پر رحمت ازلیہ سے لکھا گیا ہی
چنانچہ فرمایا ہی کتب فی قلوبہم الایمان اور بیت المعمور لطیفہ سِر عارفان ہی یا سر صوفیان ہی کہ تجلیات الٰہیہ سے آباد ہی
اور سقف مرفوع روح رفیع القدر ہی کہ سقف خانہ دل ہی اور بحر مسجور دل عشاقان کبریا ہی کہ شعلۂ شوق سے گرم کیا گیا ہی
نظم جو بیان نفس ہی سو رافت وہ طور ہستی ہی کلیم قلب مناجات اسپہ کرتا ہی کتاب جو ہر ایمان ہی جو کہ ہی مسطور یہہ
میان قلب کہ ہی وہ صحیفہ منشور یہ وہ گھر تجلی حق سے سدا ہی جو معمور یہ وہ گھر ہی عارفونکا جو کہ ہی سراسر نور یہ ہی جسکی نشان نہین
دار دکہ سقف ہی مرفوع یہ وہ سقف خانہ دل ہی بلند مرتبہ روح یہ جسے کہ کہتے ہین دریا سے شور افزا گرم یہ بحار عشق خدا
دل ہی وہ سراپا گرم یہ اور جواب قسم کا یہہ ہی اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ تحقیق عذاب پروردگار تیرا البتہ ہونیوالا ہی
مَا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ نہین ہی واسطے اُس عذاب کے کوئی ٹالنے والا بلکہ وہ ہر طرح ہر حال ہوگا يَوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا جسدن
کہ پھٹ جاویگا آسمان پھٹ جانا کر وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا اور چلنے لگین گے پہاڑ چلنا کر فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ پس وائے
اُسدن واسطے جھٹلانیوالون کے کہ خدا اور رسول کی باتون کو جھٹلاتے ہین الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ وہ جو بیچ
جھگڑے کے ہین جھوٹھی باتون مین کہ قرآن شریف کو کہانیان بتاتے ہین اور نبی آخر زمان کو جھٹلاتے اور بعث مین انکار
لاتے ہین بازی کرتے ہین یعنے مرتکب ان باتون کے ہوتے ہین غفلت کے سبب اور بیہودہ بکتے ہین يَوْمَ يُدَعُّوْنَ
اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا اور اسدن کہ دھکے دیے جاوینگے کافرون کو طرف آگ دوزخ کے دھکے دینا کر لکھا ہی کہ ہاتھ کافرون
کے اونکی گردنون مین باندھ پیشانی پشت پا پر رکھ کر دوزخ مین دھکا دیکر گراوینگے اور کہینگے هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ
بِهَا تُكَذِّبُوْنَ یہہ وہ آگ ہی کہ دنیا مین تھے تم اُسے جھٹلاتے اور باور نہین کرتے تھے اور وحی پیغمبر کو سحر جانتے تھے
اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ کیا جادو ہی یہہ کہ دیکھتے ہو تم یا نہین دیکھتے یہان جیسے دنیا مین کہتے تھے کہ ہماری نظر باندھی
ہی اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ داخل ہو دوزخ مین پس صبر کرو اوپر عذاب اسکے یا نہ صبر کرو
اور پیچ وتاب کھاؤ تم برابر ہی اوپر تمہارے صبر اور بے صبری کہ اس سے چھوٹ نہ سکوگے ہمیشہ اسی عذاب مین رہوگے
اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ سوا اسکے نہین کہ جزا دیے جاوگے تم وہ چیز کہ تھے تم عمل کرتے دنیا مین اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ
فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ تحقیق پرہیز کرنیوالے شرک اور کفر سے بیچ بہشتون کے اور نعمتونکے ہین فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ خوشی
باتین کرتے ہین اور قوت پانیوالے ہین ساتھ اُس چیز کے کہ دی ہی انکو پروردگار اُنکے نے کرامتون نعمتونکی کے
سے وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ اور بچالیا انکو پروردگار اُنکے نے عذاب دوزخ کے سے اور خزنہ بہشت ہمیشہ
انکو کہینگے كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا کھاؤ کھانے بہشت کے اور پیو شراب مین وہان کی پچتی ہوئی بغیر بدہضمی کے اور یہہ بدلا
ہی واسطے تمہارے بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ بسبب اُس چیز کے کہ تھے تم دنیا مین عمل کرتے سمجھ لیجیے کہ اگرچہ یہہ وعدہ ہمارے اعمال کا ہی

لیکن اصل فضل الٰہی ہی فقط نہین یہان اعمال مین زور بازو ہی کہ تیرے عدل سے ہون ہم تراز و تو فضل اپنے سے کچھ بو
رستگاری ہی نہ عدل اپنے سے کچھ بو تم ساری ہی مُتَّكِئِیْنَ عَلٰی سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ تکیہ لگائے ہوئے بہشت مین متقی اوپر تختون زرین کے
سجے ہوئے کہ ہین یا اوپر تختون صف باندھے ہوئون کے وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ اور بیاہ دیا ہے ہمنے انکو ساتھ کواریون اچھی
آنکھون والیون کے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّیَّتُهُمْ بِاِیْمَانٍ اور جو کہ ایمان لائے خدا اور رسول پر اور پیروی کی انھون کی اولاد
خورد انکی نے بیچ ایمان کے روز میثاق مین اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ ملا یا ہمنے ساتھ انکے اولاد انکی کو بہشت کے جانے
مین یا درجات پانے مین یعنے اگر آباؤن کے درجے بلند ہونگے تو اولاد کے بھی ویسے ہی درجے بلند کرینگے تا کہ باپون کی
آنکھین ٹھنڈی ہون اولاد کو دیکھکر وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ اور نہ کم دیا ہمنے باپون کو اس ملانے کے سبب
سے ثواب عملون انکے سے کچھ بھی یعنے اولاد کو آبا کے درجے دینگے بغیر نقصان ثواب آبا کے کچھ آبا کو ثواب مین کمی نہوگی اپنے فضل
سے ہم اولاد کے درجے بڑہا دینگے كُلُّ امْرِیٍٔ بِمَا كَسَبَ رَهِیْنٌ ہر آدمی عاقل بالغ مکلف بیچ اُس چیز کے کہ کمایا ہی گرفتار ہی
دن قیامت کے یعنے ہر ایک اپنے عمل کے ثواب سے وابستہ ہی اُس سے چھٹکارا پانا محال ہی اور زن مکلف کا بھی یہی حال
ہی وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ اور مدد دی ہمنے متقیون کو یعنے جو کچھ دیا تھا اسپر اور زیادہ ساتھ میوہ کے جن
جنس و نوع کے چاہین اور گوشت کے اُس چیز کے کہ خواہش رکھتے ہین یَتَنَازَعُوْنَ فِیْهَا كَاْسًا ایک دوسرے سے چھینینگے بیچ
بیچ بہشت کے یعنے آپسمین دینگے اور لینگے پیالے بھرے ہوئے شراب بہشت سے اور اصح یہ ہی کہ یہان کاس سے
شراب اور مئی ہی تسمیہ شئے باسم محل واقع ہی یعنے سب کو پلا دینگے مئی کہ لَّا لَغْوٌ فِیْهَا وَلَا تَاْثِیْمٌ کہ نہین بیہودہ بکنا
اُسکا اور گنہگاری یعنے وقت پینے کے فضیہ جھگڑا انکو نہ ہوینگا بیہودہ لغو نہ بکین گے اور کچھ فعل ایسا صادر نہوگا کہ موجب گنا
کا ہو وَیَطُوْفُ عَلَیْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ اور طواف کرینگے اوپر انکے یعنے گرد انکے پھرینگے واسطے خدمت کے غلام خادم
جو واسطے انکے ہین لڑکون کی شکل خوب صورت كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ گویا کہ وہ صفا اور لطافت مین موتی ہین پوشیدہ
صدف مین کہ ہاتھ کسیکا انہین نہین پہنچا اور تصرف کسیکا اُنپر نہین ہوا معالم التنزیل مین قتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول
ہی کہ کسی نے حضرت سے پوچھا یا رسول اللہ خادم جب ایسے ہونگے تو مخدوم کیسے ہونگے فرمایا فضل مخدوم کا خادم
پر مثل ماہ بدر کے ہی تمام ستارون پر وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ اور متوجہ کرینگے بعضے انکے یعنے بہشتون
اوپر بعضون کے پوچھتے ہوئے احوال اعمال اپنے کا قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِیْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِیْنَ کہینگے وہ کہ تحقیق تھے ہم
پہلے اس سے بیچ اہل اپنی کے دنیا مین ڈرنے والے عذاب خدا سے یا بدی قضا سے یا خاتمہ کار اور مآل حال سے فَمَنَّ
اللّٰهُ عَلَیْنَا وَوَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ پس احسان رکھا اللہ نے اوپر ہمارے ساتھ رحمت کے یا توفیق عصمت اور بچایا ہمکو
عذاب آتش سے کہ مثل باد گرم کے مسام مین نفوذ کرتی ہی بعضون نے کہا ہی کہ سموم نام جہنم کا ہی اِنَّا كُنَّا
مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ تحقیق ہم تھے پہلے اس سے دنیا مین پکارتے اُسکو اور دوزخ سے امن چاہتے پس اُسنے قبول فرمائی دعا
ہماری اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِیْمُ تحقیق وہی احسان کرنیوالا بندون پر مہربان دعا کرنیوالون پر لکھا ہی کہ بعضے لوگ راہون
مکے کے جا بیٹھتے تھے اور قافلے عرب والون جو آتے تھے تو انکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھیرتے تھے اور نسبت سحر اور

شعر اور کہانت اور جنون کی آپ کے جناب مقدس کو ٹھہراتے تھے ان باتون سے آپ خاطر عاطر پر ملالت لاتے تھے
یہہ آیت نازل ہوئی کہ فَذَكِّرْ پس نصیحت کر اے محمد ساتھہ قرآن کے اہل مکہ کو اور ثابت رہ اسپر اور باتون منکرون
کے غم مزاج اشرف پر نلا فَمَا أَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ پس نہین ہی تو ساتھہ نعمت پروردگار اپنے کے کاہن
کہ خبر دے غیب کی بغیر نزول وحی کے اور نہ دیوانہ کہ ہوش اڑ گیا ہو یا جنون گرفتہ ہو أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَتَرَبَّصُ بِهِ بلکہ
کہتے ہین کہ شاعر ہی یہہ نبی انتظار رکھتے ہین ہم ساتھہ اسکے رَيْبَ الْمَنُونِ حادثہ روزگار کا یعنی امیدوار ہین کہ مرجاسے
جیسے اور شاعر مر گئے یا موت آیا اسکی مثل موت آبا اسکے کے ہو کہ جلد مرجائے بڑھاپے کو نہ پہنچے قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُمْ
مِنَ الْمُتَرَبِّصِينَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم منتظر رہو کہ مرگ میرے کے پس تحقیق مین بھی ہلاکت کا تمہارے سے انتظار کرتا ہون
جیسے کہ تم میرے ہلاکت کے منتظر ہو أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُمْ بِهَٰذَا کیا حکم کرتے ہین انکو عقلا انکے ساتھہ اس تناقض کے کہ تجھے
کاہن کہتے ہین اور کہانت کو عقل درکار ہی اور مجنون ٹھہراتے ہین اور جنون کا جمع ہونا ساتھہ عقل کے دشوار ہی اور نسبت
بشعر کرتے ہین اور ساتھہ کمال فکر اور تیزی ہوش کے وابستہ مضمون اشعار ہی اہل جنون سے موزون ہونا دور از کار ہے
پس یہہ باتین مقتضائے عقل سے بعید ہین أَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ بلکہ یہہ گروہ حد سے گذرنے والے ہین جھگڑنے مین
اور عناد مین أَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ بلکہ کہتے ہین کہ بنالیا ہی قرآن کو اپنی طرف سے اسنے اور یہہ نہین ہی جو یہہ کہتے ہین بَلْ لَا
يُؤْمِنُونَ بلکہ تکبر اور حسد سے نہین ایمان لاتے فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِثْلِهِ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ پس چاہیئے کہ لے آوین بات مانند قرآن
کے اگر ہین سچے اسمین کہ قرآن کو اپنی طرف سے بناتے ہین پس انہین جو فصحا و بلغا ہین وہ بھی مثل اسکے بناوین أَمْ خُلِقُوا مِنْ
غَيْرِ شَيْءٍ کیا پیدا کئے گئے ہین یہہ بن کسی چیز کے یعنی بن ماباپ کے غرض یہہ ہی کہ یہہ بھی آدمی ہین کچھہ جماد نہین ہین کہ عقل
نہین رکھتے اور بعضون نے یہہ معنے کہے ہین کہ کیا یہہ مخلوق ہین بن خالق کے اور یہہ محال ہی کہ محدث بن محدث
کے ہو أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ کیا وہ وہی ہین پیدا کرنے والے اپنے آپ کو اور یہہ ظاہر جھوٹھہ ہی کہ نیست کیونکر ہستی
دیگا أَمْ خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ کیا پیدا کیا ہی انھون نے آسمانون کو اور زمین کو اور یون نہین بَلْ لَا يُوقِنُونَ بلکہ وہ نہین
یقین لاتے اور اپنے آپ کو گمان نہین بٹکاتے ہین أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ کیا نزدیک انکے ہین خزانے پروردگار تیرے کے
یعنی خزانۂ فضل کے یا نبوت کے تو کہ جسے چاہین دیوین یا خزانے علم کے تو کہ معلوم کرین کہ لائق منصب نبوت کے
کون ہی أَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُونَ کیا وہ داروغہ ہین کہ جو چاہین کرین أَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَسْتَمِعُونَ فِيهِ کیا واسطے انکے سیڑھی
ہی کہ اسپر چڑھہ کر آسمان پر جاکر سنتے ہین بیچ اسکے فرشتون کی باتین اور جو کچھہ غیب سے انپر وحی آتی ہی اور جو ایسا ہے
فَلْيَأْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ پس چاہیئے کہ لے آوے سننے والا انکا کہ آسمان پر جاکر کلام غیب سناوے دلیل ظاہر
کہ صدق استماع پر اوسکے گواہ ہو أَمْ لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبَنُونَ کیا واسطے اللہ تعالے کے ہین بیٹیان اور واسطے تمہارے
بیٹے اس فقرے مین بیوقوفی اور جہل مشرکون کا بیان فرمایا ہی اور یہہ مضمون بہت گذرا ہی أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ مِنْ
مَغْرَمٍ مُثْقَلُونَ کیا مانگتا ہی تو اُنسے اوپر تبلیغ رسالت کے بدلا کہ تاوان زدہ ہون پس وہ الزام تاوان کے سے بوجھل ہون
اور منہہ تجھہ سے پھیراوین أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ کیا نزدیک انکے علم غیب ہی یا لوح محفوظ کہ جسمین غیب مکتوب ہی پس

وہ لکھ لیتے ہین کہ پیغمبر قیامت اور بعث کے خبر مین باطل ہین یا لکھ لیتے ہین کہ موت تیری کب آویگی اور ایسا نہین اَمْ
یُرِیْدُوْنَ کَیْدًا بلکہ ارادہ کرتے ہین مکر کا تیرے حق مین فَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا هُمُ الْمَكِیْدُوْنَ پس جو لوگ کہ کافر ہین وہی مکر کیے
گئے ہین یعنے سزا اور وبال مکر کا اُنکے انہین کی طرف پھریگا اور جنگ بدر مین مارے جاوینگے اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ کیا واسطے
اُنکے معبود ہی سوا اللہ کے کہ عذاب اُنکے سزائی مکر کا ان سے دور کرے سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ پاک ہی اللہ اُس
چیز سے کہ شریک لاتے ہین فرد دیدۂ غیر سے بری دامن پاک بار ہی شرک کا وہان تلک رسا گرد ہی نفیا
ہے لکھا ہی کہ معاندان قریش کہتے تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فاسقط علینا کسفا من السماء یعنے گرا دو ہم پر
ٹکڑا آسمان سے اگر راست گو ہی تو وعدۂ عذاب مین حقتعالے نے یہ آیت نازل کی وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَاۗءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا
سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ اور اگر دیکھین ایک ٹکڑا آسمان سے گرتا ہوا اوپر اُنکے کہینگے عناد اور تکبر کے سبب کہ یہ
ٹکڑا آسمان کا نہین بلکہ یہ بادل ہین تہ بتہ حاصل یہ ہی کہ آثار عذاب بہی اگر دیکھینگے تو بھی اپنے کفر سے باز نہ رہینگے
فَذَرْهُمْ پس چھوڑ دے ان کو جنگ جدل مت کر کہ ہنوز انکے قتال پر مامور نہین ہی تو اور انتقام لینے کا ارادہ
مت کر حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ یہانتک کہ ملاقات کرین دن اپنے سے وہ دن جو بیچ اُسکے
بیہوش کیے جاوینگے یا ہلاک کیے جاوینگے نفخہ اولی سے يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ جس دن کہ
نہ کفایت کرے گا اُنسے مکر انکا کچھ عذاب سے اور نہ وہ مدد دیے جاوینگے یعنے کوئی بار عذاب سے نہ پھیر سکیگا اور اُسدن
سے مراد دن قیامت کا ہی یا روز بدر وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ اور تحقیق واسطے ان لوگونکے کہ کافر ہوئے
عذاب ہی غیر عذاب آخرت کے سے کہ عذاب قبر ہی یا مواخذہ دنیا مین ساتھ قتل بدر کے یا قحط ہفت سالہ کے وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اور لیکن بہت کفار نہین جانتے اُسکو وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا اور صبر کر واسطے حکم پروردگار
اپنے کے بیچ مہلت دینے کافرون کے اور رنج کھینچنے اپنے کے پس تحقیق تو بیچ آنکھون ہماری کے ہی یعنے ہماری نگاہ
مین ہی ہم حفاظت تیری کرتے ہین وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ اور نماز پڑھ ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے وقت
کہ اُٹھے خواب سے یا پاکی بیان کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے جسوقت کہ کھڑا ہو تو واسطے نماز کے یعنے
سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک پڑھ یا جسوقت کہ مجلس سے اُٹھے کہہ سبحانک اللھم و
بحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک حدیث مین ہی کہ جو کوئی یہ کلمات اُٹھتے ہوئے مجلس سے پڑھیگا جو لغو اور لہو کہ
مجلس مین واقع ہوا ہوگا اُسکا کفارہ ہو جائیگا وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ اور بعضے رات مین نماز پڑھ واسطے اُسکے یا تسبیح کہہ
اُسکی کہ عبادت شب کی ریا سے دور اور نفس پر سخت ہی وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ اور نماز پڑھ پیچھے جانے تارون کے یعنے روشنی صبح
سے یعنے دو رکعت سنت قبل صلوۃ فجر ادا کر اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے نماز صبح ہی سورۃ النجم مکی ہی
باسٹھ آیتین ہین تین سو ساٹھ کلمات ہین چودہ سو پینتالیس حرف ہین تواصل اسکی اٹھون ہین اور ربط اسکا ساتھ سورۂ
طور کے یہ ہی کہ اختتام اُسکا ادبار النجوم تھا افتتاح اسکا والنجم اذا ہوی ہوا

سورۃ النجم مکیۃ وھی بسم اللہ الرحمن الرحیم اثنتان وستون آیۃ

جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دعوت اسلام ظاہر فرمانے لگے مشرک طعن کرنے لگے کہ محمدؐ نے راہ گم کیا اپنے آبا کا رستہ
چھوڑ دیا حق تعالے نے فرمایا وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى قسم ہے ستارے کی جب طلوع ہو یا غروب ہو مراد اس سے سب ستارے ہین کہ
بحر اور بر مین مسافر جنسے راہ پہچانتے ہین یا وہ کواکب ہین جو وقت ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک آ گئے تھے
زمین پر یا وہ نجم ہین جو رجم ہین براے شیاطین اور بعضون کے نزدیک ستارۂ ثریا ہے یا زہرہ یا زحل اور بعضون نے کہا ہے کہ
مراد نجم سے قرآن ہے اور ہوی بمعنے نزول ہے یعنے قسم ہے سورہ اور آیات قرآنی کی جب نازل ہون اور حضرت امام
جعفر صادق رضہ سے مروی ہے کہ مراد نجم سے ستارہ وجود باجود مصطفوی ہے صلی اللہ علیہ وسلم کہ اترا ہے آسمان سے شب معراج مین اور
لباب مین ہے کہ مراد وہی جناب رسالتمآب ہین جب چڑھے معراج کو کیونکہ ہوی کے دونون معنے نکلتے ہین اور محققین
نے کہا ہے کہ قسم ہے ستارہ دل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فلک توحید پر ماسوی سے منقطع ہوا اور جواب
قسم کا یہہ ہے مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى نہین بہک گیا صاحب تمہارا اور نہ راہ سے پھر گیا صاحب حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرمایا اسواسطے کہ آپ مامور تھے ساتھہ صحبت کرنے کافرون کے واسطے دعوت کرنے انکے کے
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اور نہین بولتا ہے خواہش نفس اپنی سے اور ارزوے طبع اپنے سے یعنے باطل باتین نہین کہتا
یا بولنا اسکا ساتھہ قرآن کے اسکی خواہش سے نہین اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى نہین وہ کلام اسکا مگر وحی ہے کہ بھیجی جاتی
ہے اسپر عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى سکھائی اسکو یہہ وحی اور لایا اسپر فرشتہ سخت قوت والا یعنے جبرئیل علیہ السلام اور
قوت اسکی یہہ ہے کہ تمام شہر لوط علیہ السلام کا اکھیڑ کر اپنے پر پر اٹھا نزدیک آسمان کے لے گئے اور ایک آواز سے
انکے تمام قوم ثمود مرگئی ذُوْ مِرَّةٍ صاحب شکل اچھی نیک کا فَاسْتَوٰى پس سیدھا کھڑا ہوا جبرئیل اس چیز پر کہ
مامور ہے یا مستقیم ہوا اپنے کام مین یا پورا نظر آیا اوپر شکل اصلی اپنی کے وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى اور وہ بیچ کنارہ بلند تر کے
تھا آسمان سے یعنے نزدیک مطلع آفتاب کے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو دیکھا اور کسی نے جبرئیل کو صورت ملکی
نہین دیکھا سوا آپکے سو آپنے دو بار دیکھا ایکبار تو یہین کہ دیکھتے ہی بیہوش ہو گئے پھر جو ہوش مین آئے تو جبرئیل کو اپنے
پاس کھڑا پایا ایک ہاتھہ سینہ مبارک پر آپکے دھرے ہوئے اور ایک شانے پر چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے ثُمَّ دَنَا
پھر نزدیک آئے جبرئیل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسکے کہ دیکھکر آپ بیہوش ہو گئے تھے فَتَدَلّٰى پس پھر
جھکا یا واسطے باتین کرنے کے فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى پس تھی مسافت درمیان جبرئیل اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے مقدار دو کمان کے یا زیادہ نزدیک اس سے فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى پس وحی پہنچائی جبرئیل نے طرف بندہ
خدا کے کہ محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم جو وحی کی اللہ نے اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے یہہ معنی لکھے ہین دنی یعنے
نزدیک ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ساتھہ پروردگار اپنے کے بکیفیت فتدلی پس اٹھایا حجاب کو اور گذر گئے پھر اور
حجاب قطع کر گئے پھر اور یہان تک کہ کسی ملک مقرب نے آپکو نہ دیکھا دیکھتا کیا کوئی باریاب ہی تنہا تنہا تھے کہ ستر ہزار حجاب
نور کے اور ستر ہزار حجاب ظلمت کے اور ستر ہزار حجاب زمرد کے اور ستر ہزار حجاب موتی کے اور ستر ہزار حجاب یاقوت کے
سے گذر گئے حتی کان بین الحبیب والمحبوب قاب قوسین اور اگر اسی پر اکتفا فرماتے تو توہم مکان کا ہوتا اسواسطے

فرمایا او ادنی بلکہ قریب تر اس سے بھی تا کہ کسیکو توہم مکان نہ ہو اور شرح عوارف مین لکھا ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جبرئیل علیہ السلام سے جدا ہوے ساتھ مقاموں پر گذرے کہ ہر مقام سو ہزار درجے عرش سے تحت الثرے تھا جبرئیل امین کہ محرم اسرار سید المرسلین تھے مقام
اول سے بھی خبر نہین رکھتے تھے پھر باقی کے مقام ستہ سے کیا آگاہ ہوں فرد جبرئیل یہان نادان اس سرکو خدا بتانے
انتفا نہین حیران ہی انجام کم کیا سمجھے یہ نقل ہی کہ جب آپ قدم بڑھاتے تھے ندا ہوتی تھی کہ اے دوست میرے ہمین مکان نہین ہون
کہ دوسری طرف قدم سے ہو آنحضرت نے عرض کیا خداوندا میرے ہاتھ مین نہین ہی دلو حقیقی متعلق تجھ سے ہی خطاب ہوا کہ
نظم فرش سے عرش تلک عرش سے تا دور و دراز سوچ مت دلبہ نگہ کر کہ ہمین ہی سب سارے ہی خلوت کدہ نازمیرا ہی اگر دو دست
ہی محنکدہ عشق ہی اور جانے نیاز علما لطائف اور اشارات نے معنی دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی مین بہت لطیفے
لکھے ہین انہین سے کئی لطیفے یہان تحریر ہوتے ہین لطیفۂ اولیٰ معنے دنیٰ کے یہ ہین کہ نزدیک ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بجناب قدس الٰہی ساتھ قرب منزلت کے اور کرامت کے فتدلی پس سجدہ کیا اسکو اور کہا کہ جو سعادت مین نے پائی برکت
قدمت سے ہی پس وہان پہنچے کہ تمام لوگون نے نجانا کہ قدمگاہ آپکا کہان ہی اور قدم نے نجانا کہ نفس کہان ہی اور نفس نے نجانا کہ دل
کہان ہی اور دل نے نجانا کہ روح کہان ہی اور روح نے نجانا کہ سر کہان ہی فرد تن سے نفس او نفس سے دل دل سے جان اور جان سے سر نہ پایا
ہوا مکشوف جب اس جا کا سر کہ کون طلب قدم مین آپکے تھا اور قدم طالب نفس مین اور نفس طالب دل مین اور دل طالب
جانمین اور جان طالب سر مین اور سر مقام وصل الحبیب الی الحبیب مین لطیفۂ ثانیہ دنیٰ اشارہ بمقام نفس حضرت ہی اور فتدلی اشارہ
بمقام قلب اور قاب قوسین اشارت بمقام روح او ادنیٰ اشارت بمقام سر ہی اور ان چارون مقام مین ہمیشہ ہوتا ہون مطلوب کو پہنچے
مثلاً نفس مقام خدمت مین تھا اور دل مقام محبت مین روح مقام قربت مین سر مقام مشاہدہ مین تو تھا قرد نفس بخدمت
دل بمحبت روح بقرب و سر بحضور یہ چارون مقام مین چارون اٹھاتے سبب تھے سبکچھ ذوق و سرور یہ لطیفۂ ثالثہ شیخ ابوالحسن نوری
نے کہا کہ حقیقت اس معنے کی فہم و ادراک سے باہر ہی کہ دنیٰ بعد البعد سے ہوتا ہی وہان بعد کہان اور تدلی مکان مین ہوتا
مکانکا وہان کیا امکان اور مکان عبارت زمانے سے ہی اور زمانہ وہان گم ہی اور قاب اشارت بمقدار ہی مقدار وہان صرف
توہم ہی اور قوسین کنایت مثال سے ہی مثال وہان معدوم ہی اور او کلمۂ شک ہی شک وہان محروم ہی اور ادنی مبالغہ دنو مین
کون دنی کون دنو علوم سب علما کے تفسیر مین اس آیت کے عاجز ہین اور معارف سب عرفا کے تقریر مین اس معنے کے قاصر نظم
وصف جمال مین تیرے قاصر زبان ہی صحراے عشق مین تیرے گمراہ جان ہی درگاہ حق مین آپکا اللہ رے مرتبہ کیا قرب
کیا مقام ہی کیا عز و شان ہی لطیفۂ رابعہ قوسین کنایت چاشمین سے ہے اور او ادنی عبارت قرب سیاہی چشم ساتھ سفیدی
چشم کے یعنے قرب حضرت کا بحق سبحانہ ایسا ہوا جیسے قرب دو ابرو کا آپسمین بلکہ اس سے بھی نزدیکتر کہ عبارت سفیدی
چشم سے ہی سیاہی چشم لطیفۂ خامسہ دنی ای ترک نفسہ فی السماء فتدلی ترک قلبہ فی سدرۃ المنتہی و ترک روحہ بقاب
قوسین فبقی سرہ و ربہ قالت النفس این القلب و قال القلب این الروح و قال الروح این السر و قال السر این الحبیب
قال اللہ تعالے یا نفس لک النعمۃ والمغفرۃ و یا قلب لک العشق و التحب و یا روح لک الکرامۃ والقربۃ و یا سر انا لک وانت
لی فذلک قولہ او ادنی لطیفۂ سادسہ حکمت اسمین کیا ہی کہ قوسین یہان ذکر فرمایا ہے ہمین لکھا باوجود اسکی کہ کمانین بھی

ہی اور تیر مین استقامت اور راستی اسمین بہت حکمتین اور نکتے ہین اول تو یہی ہی کہ قیمت قوس کی اعلے ہی قیمت سہم سے دوسرے
اگر سہمین نسبت کہتے تو تنہا دفہم جہت دو تیر کا تو ہوتا کمان نہنے چنانچہ عرف مین درمیان لوگون کے اگر کہتے ہین کہ مقدار دو تیر کے راہ
ہی تو مراد دو پرتاب تیر ہوتا ہی اور جو کہتے ہین مقدار دو کمان کے ہی تو غرض مقدار دو قد کمان کے ہوتا ہی تیسری قوس متحد اور سہام
متعدد ایک کمان سے کے ہزار تیر ہوتے ہین نہ بالعکس اسمین اشارت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثال بادشاہ کے ہین کہ
ہزارون غلام انکے ہین اور حکم انکا سب پر جاری ہی اور انکو کسیکی متابعت لازم نہین سبکو انہین کی اطاعت واجب ہی
پھر اگر کوئی کہے کہ یہہ اشارت ایک قوس مین متحقق تھی احتیاج تثنیہ کی کیا ہی تو جواب اسکا یہہ ہی کہ تثنیہ اسواسطے لایا تا دلالت
کرے کہ حقتعالی کے لاکھون بندے ہین اور رسول اللہ صلعم کے ہزارون امتی کہ ان بندون کا سوا اللہ کے کوئی خدا نہین
اور اس امت کا سوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی پیغمبر نہین جو تھے تیر منفک ہوتا ہی اور کمان ملازم و ملازم المراشرف من المنفک
پانچوین اگر کمان کج ہی لیکن زہ اسکی راست ہی اسکی استقامت جبر نقصان کجی کمان کا کرتی ہی اشارہ اسمین یہہ ہی کہ نفس بندے
کا اگرچہ معاصی مین کجی رکھتا ہی لیکن دل اسکا بتوحید مستقیم ہی امید ہی کہ کجی نفس کی ساتھہ استقامت دل کے ضرر نہ پہنچاوے
چھٹے مرد دانا کمان کی کجی پر نظر نہین رکھتا بلکہ نظر استقامت تیر پر رکھتا ہی کہ کمان سے چلتا ہی یہہ اشارۃ ہی کہ نظر الٰہی سبحانہ
اوپر کجی معاصی نفس پر نہین بلکہ استقامت کلمۂ شہادت پر ہی کہ منہہ سے نکلتا ہی الیہ یصعد الکلم الطیب لطیفہ سابعہ بعضون نے کہا ہی
کہ قاب قوسین مین اشارہ طرف دنیا اور نفس کے ہی اور جب تک تیر کمان کے ساتھہ ہی ہرگز مراد کو نہین پہنچتا جب قوس سے جدا ہوا
نشانہ پر لگا یہہ اشارت ہی کہ جب تک سر ساتھہ نفس کے یا دنیا کے ہی حق تعالی کو نہین پہنچتا جب نفس اور دنیا سے جدا ہوا الا اللہ
فرد چھوڑے جو خودی خدا کو پاتے اس سر کو نہ سمجھے تا نہ سر جاوے ۔ اور بھی اشارت ہی کہ جب تک تیر انداز کمان مین عمل نکرے
کمان اور تیر دونون فعل سے عاجز ہین اور مقصود حاصل نہین ایسے ہی تا توفیق الٰہی دستیاری نکرے نہ نفس سے خدمت ہوسکے
نہ قلب سے محبت فرد چاہے خدا تو ہاتھہ سبھی مدعا لگے ۔ راضی ہو تو تیر نشانے پہ کیا لگے ۔ لطیفہ ثامنہ عرب مین مشہور ہی کہ
جب دو گروہ مین نزاع واقع ہوتا ہی اور چاہتے ہین کہ صلح ہو جاوے تو رئیس دونون گروہ کے زہ اپنی اپنی کمان کی اتار کر
اسکے زہ وہ اپنے کمان پر چڑھا لیتا ہی اسکی زہ یہہ اپنی کمان پر پھر کمانین گھر مین لیجا کر لٹکا دیتے ہین قتال موقوف ہو جاتا ہی اور
امان دونون فرقون مین پیدا ہوتا ہی پس گویا کہ حق تعالے فرماتا ہی ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیری کمان شفاعت کی ہی میری
کمان رحمت کی تو زہ میری رحمت کے اپنی کمان شفاعت پر باندھہ مین زہ تیری شفاعت کی اپنی کمان رحمت پر باندھون اور دونون کو
ساق عرش پر لٹکا دون جب تک کہ عرش باقی ہی عقد محبت اور صلح کا ساتھہ تیری امت کے جانبین سے باقی رہے
لطیفہ تاسعہ گویا کہ حق تعالی فرماتا ہی ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو تیر شفاعت کا میر قوس رحمت پر چڑھا مین تیر رحمت کا
قوس شفاعت پر تیری چڑھاؤن تو سہم عنایت کا درمیان لشکر گناہ امت کے لگا مین تیر کرامت کا درمیان معرکہ
صغائر امت تیری کے لگاؤن تا جنود کبائر انکا مدد شفاعت تیری سے بھاگے اور لشکر صغائر کا ہجوم رحمت میری سے
دفع ہو نظم عجب رحمت عجب رافت عجب احسان مولیٰ ہی ۔ عجب فضل و عنایت ہی عجب اکرام و اعطا ہی ۔ غرض ہر نوع سے مد نظر رحمت
رسانی ہی ۔ کہ بہانا واسطے بخشش کے کرنا نام اسکا ہی ۔ محققون نے تفسیر مین آیت فاوحی الی عبدہ ما اوحی کے لکھا ہی

کر فرمایا

کہ فرمایا حق تعالے نے بندے اپنے کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین جو کچھ فرمایا اظہار نہین کیا کہ کیا کہا اسواسطے کہ درمیان دوستون کے
اسرار پوشیدہ بہتر ہین لہذا فرمایا قاب قوسین او ادنی یعنے مقدار دو کمان کی یا کمتر کیفیت اور کمیت اور تعین معیت کچھ ذکر
نہین کی مبہم چھوڑا اور احوال سدرۃ المنتہی پر پہنچا اور وہان کے عجائبات دیکھنے کا بھی پوشیدہ ہی رکھا اسقدر کہدیا
اذ یغشی السدرۃ ما یغشی بیان ما یغشی کچھ نفرمایا اور آیات بینات دکھانے مین بھی بطریق ابہام مرعی رکھکر فرمایا لقد رای
من آیات ربہ الکبری اور تکلم مین بھی فاوحی الی عبدہ ما اوحی اتنا ہی کہا پس علماے اہل احتیاط تعین مین ان کلمات
کے دخل نہین کرتے اور اس راز سربمہر کو مفتاح بیان سے نہین کھولتے مگر بعضون نے روایات صحیحہ پاکر کچھ بیان کیا ہے اور ر
اسبات کا جو خلوت گاہ خاص مین درمیان محب و محبوب کے ہوئی نشان دیا ہے اسمین کئی قول بیان لکھتا ہون قول
اول مراد اس سے ایجاب صلوۃ خمسہ اور فضائل ثواب اسکے ہین قول دوم مراد خواتیم سورۃ بقرہ ہے قول سوم حق تعالی
فرمایا کہ اے محمد بعد نماز کے یہہ دعا پڑھا کر اللہم انی اسئلک فعل الخیرات وترک المنکرات وحب المساکین وان تغفرلی
وترحمنی وتتوب علی واذا اردت بقوم فتنۃ فتوفنی غیر مفتون قول چارم اللہ تعالے نے فرمایا یا محمد انا وانت وما سوی ذلک خلقتہا
لاجلک مقصود مین اور تو سوا اسکے سب مخلوق واسطے تیرے ہے قول پنجم حضرت حق سبحانہ نے آپ پر وحی کی کہ
بہشت حرام ہے سب انبیا پر جبتک کہ تو نجاے اور حرام ہے سب امتون پر جبتک کہ تیری امت داخل نہو نظم گر تو نہ قدم
رکھے جنا کہین ہے کیا دخل کہ کوئی جاسکے وہان ہے کیسا ہی نبی ہو یا کہ مرسل ہے ممکن نہین دخل پاسکے وہان ہے قول
ششم حق تعالی نے کہا اے محمد مال تیری امت کو بہت نہین دیا ہے تا حساب قیامت مین انسے بہت نہو اور عمر انکی بڑی
نہین کی تا دل انکے محکم نہون اور مرگ مفاجات سے انکو ہلاک نہین کیا مین نے تا بے توبہ مرین اور سب امتون کے
بعد انکو آخر زمانے مین پیدا کیا تا مکث انکا قبر مین بہت نہو قول ہفتم وحی کی حق تعالی نے کہ زندگانی کر جیسے چاہے کہ
آخر مرنا ہے دوستی کر جس سے چاہے کہ آخر اس سے جدا ہونا ہے عمل کر جو کچھ چاہے کہ جزا اسکی ملنی ہے اگر نیکی کریگا جزا نیکی کی
پاویگا اگر بدی کریگا سزا بدی کی دیکھیگا سب خلق سے نا امید ہو کہ بد ہے تجھے نہین ہمنشین میرا ہو کہ میری ہے طرف بازگشت تیری
دل اپنا دنیا سے متعلق نہ رکھ کہ تجھے واسطے اسکے نہین پیدا کیا قول ہشتم حق تعالی نے فرمایا کہ تیری امت کے
گناہون پر نظر کی مین نے تو سوا عفو کے کچھ چارہ نہ دیکھا فرد بیچارون کے ہم سے جو گناہ دیکھے خدا نے بجز عفو
کچھ اور نہ چارہ نظر آیا قول نہم اللہ تعالے نے فرمایا اے محمد میرے واسطے کیا تحفہ لایا حضرت نے عرض کیا دو قبضے ایک مین
تقصیرات طاعات امت دوسرے قبضے مین خطا و معصیت امت فرمایا تقصیر طاعت امت بخشی مین نے رحمت سے اور خطا و معصیت
امت کی معاف کی تیری شفاعت سے فرد روز حساب مین مجھے کیا ڈر حساب کا ہے فدوی ہو نہین جناب رسالت
مآب کا ہے قول دہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اللہ تعالے سے عرض کیا کہ حساب امت کا
دن قیامت کے میرے سپرد ہو ارشاد ہوا اے محمد غرض تیری کیا ہے عرض کیا مین نے الہی امت میری فضیحت نہو فرمایا کہ
اے محمد مین حساب انکا ایسا کرونگا کہ تو بھی قبائح اعمال سے انکے مطلع نہوگا جب مین گناہ انکے تجھ سے کہ پیغمبر شفیق ہے
چھپاؤنگا تو نبیون پر کس طرح ظاہر کرونگا اے محمد تو اگر انپر شفقت رسالت رکھتا ہے تو مین رحمت ربوبیت تو اگر پیغمبر اور رہنما انکا ہے

تونین معبود اور خدا تو آج بہ نگاہ الطاف انکو دیکھتا ہی میری نظر عنایت ازل سے انکے حال پر ہی نظم تجھہ سا غافر نہ ہی
نہوگا نہوا ئے مجھہ سا فاجر نہ ہی نہوگا نہوا ئے رافت کی گناہ بخشش اور عیب چھپا ئے تجھہ سا ستر نہ ہی نہوگا نہوا ئے قول یاز دہم حضرت
فاطمہ نے کہا کہ مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سخنان سر بمہر پوچھا آپ نے فرمایا کہ حق تعالے نے میری امت کی کئی شکایتین کین
اول یہہ کہ مین ضامن رزق کا ہون اور یہہ اعتماد نہین کرتے طلب رزق مین سرگردان ہین فرد رافتا ہردم تو غم کھانیکا
ناحق کھاتے ہی رزق کا ضامن ہی حق پھر کس لئے گھبرائے ہی دوسری بہشت تیرے اور تیری امت کے واسطے ہی اور امت
تیری اسطرف رغبت نہین کرتی یعنے اعمال نیک مین تقصیر کرتی ہی فرد اے دل دیوانہ گلگشت چمن کر گل کو دیکھہ
دشت کے خارون مین کیون دامن عبث الجھائے ہی تیسرے دوزخ کو واسطے تیرے اعدا کے پیدا کیا ہی امت تیری سعی
کرتی ہی وہانکے جانے کی یعنے میری نافرمانیان کرتی ہی فرد دشمنون کے واسطے جو گھر بنا اسکی طرف دوستو ہی بد دل
نافہم دوڑا جائے ہی چوتھے خلوت مین گناہ کرتے ہین مجھہ سے شرم نہین کرتے اور لوگون عصیان سے بچتے ہین ملامت سے
انکے اندیشہ کرتے ہین فرد خلوت وجلوت مین یکسان بچ گنہ سے رافتا خلق کا ننگ اسکو کیا خالق سے جو شرمائے ہی
پانچوین مین اسلیے آج کل کا عمل نہین طلب کرتا اور یہہ کل کا رزق بلکہ ہفتے کا بلکہ مہینے کا بلکہ برسونکا مانگتے ہین فرد آج
وہ کل کا عمل تجھسے طلب کرتا نہین رزق فردا کے لئے کیون ہاتھہ تو پھیلائے ہی چھٹی مین روزی انکی کسیکو نہین دیتا
یہہ طاعت میری غیر کو دیتے ہین کہ ریا کے واسطے کرتے ہین فرد تیری روزی اور کو وہ دے یہہ عادت ہی نہین پھر عبادت
مین شریک حق تو کیون ٹھہرائے ہی ساتوین عزیز کرنیوالا مین ہون اور یہہ اور سے عزت چاہتے ہین فرد عزت اسی سے چاہ ابدل
وہ ہی عزت بخش ہی ہاتھہ سے اسکے ہر ایک عالم نے عزت پائی ہی آٹھوین نعمت مین دیتا ہون شکر اور کا کرتے ہین فرد
نعمتین جسنے عنایت کین اسیکا شکر کر غیر کی توصیف مین کیون بھاٹ سا چلا ہی نوین یہہ نافرمانی میری کرتے ہین مین
شکایت انکی فرشتون نہین کرتا اور تھوڑی سی بلا بھی جو انپر لاتا ہون تو فرشتون شکایت کے لوگون کھولتے ہین فرد جرم کا
تیرے تو وہ رافت گلہ کرتا نہین تو بلا پر اسکے کیون لب پر شکایت لائے ہی مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى نہین جھوٹھہ بولا دل
محمد کا محمد کے دلسے جو کچھہ دیکھا مرئی بقول اول جبرئیل ہین اور بقول ثانی رب جلیل جلشانہ اکثر صحابہ اسی پر ہین کہ حضرت نے
شب معراج مین اللہ کو دیکھا اور معالم مین ہی کہ نزدیک ایک جماعت کے یہہ ہی کہ حقتعالے نے بصر پیغمبر کے دل مین رکھہ دیا اور
دیدۂ دل سے آپ نے مشاہدہ کیا منقول ہی کہ جب آپنے قدم بساط انبساط قدم پر دہرا ان خدمت مین دل مقام قربت مین
جان مشاہدے مین سر مواصلت مین ہوا دیدۂ حس اور سمع ظاہر بیکار رہے عالم عنایت سے کلام غیبی سنا سلام ملک علام جل ذکرہ
بیواسطہ سمع مین پہنچا علم عین مع مسافت اور مقابلہ درمیان سے اٹھا نور ربوبیت نے خرق حجب کیا وجود آپکا سراپا آئینہ بنا دل آئینے
مین مشاہدۂ جمال بے زوال کیا نظم دیکھا وہ جو عقل مین نہ آوے نہ وہم ونہ درک مین سماوے جو گفت وشنید سے ہی باہر
نظارۂ ودید سے ہی باہر افہام سے خلق کے وراہی اوہام سے عقل کے سوا ہی دور اس سے کسی مین جو در آوے پاس اسکے
جو دور اسکو پاوے انظار کے مس سے پاک ازلس دیدار سے چشم کے مقدس دیکھا آپنے بدیدہ
فی الفور بہو رخود رمیدہ بیخود ہو بخود نگاہ جو کی جو بات تھی وہان یہان بھی وہ تھی یہہ آئینہ تھے وہ جلوہ گر تھا یہہ شکل صدف تھے

وہ کہر تمہارے نہ صدف نہ آئینہ تھے نہ کیا جانئے بن گئے یہہ کیا تھے نہ کچھ تمنی بھی کہ کچھ نہین رہی تھی نہ معلوم نہین
کہ کیا ہوئی تھی نہ رافت یہہ ہی راز ہے سمجھ دور نہ ادراک سے پاک وہم سے دور نہ یہہان کا فہم ہی نہ گفتگو کا نہ بولا جو زیادہ یہان
سوجو کا نہ اَفَتُمٰرُوۡنَهٗ عَلٰی مَا یَرٰی کیا پس جھگڑتے ہو تم محمد سے اوپر اُس چیز کے کہ دیکھا ہی شب معراج مین
اور جھگڑنا یہہ تھا کہ صفت بیت المقدس کی اور احوال اپنے قافلے کا پوچھتے تھے وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی اور البتہ تحقیق دیکھا ہی
اُسنے جبرئیل علیہ السلام کو صورت اصلی پر ایکبار اور دوسرے بار عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی نزدیک درخت سدرة المنتہی کے
وہ درخت ہی کہ علم خلائق کا ساتھ اُسکے منتہی ہوتا ہی اور اعمال اُنکے بھی وہین تک جاتے ہین آگے گذر نہین جاتے یہہ معنی ہین کہ
کہ دیکھا اللہ تعالے کو دوسرے بار جب نزدیک سدرة المنتہی کے پہنچے اور قول ابن عباس مؤید اسیکا ہی کہ فرمایا پیغمبر
خدا نے دیدۂ دل سے دیکھا اللہ کو دوبار شب معراج مین اور علما مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج
مین عروجات بجہت تخفیف صلواۃ واقع ہوئی شاید کہ روئیت ثانیہ بعضے عروجات مین ہوئی ہو عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰی
نزدیک سدرہ کے ہی بہشت کہ آرامگاہ متقیان ہی یا وا آرواح شہیدان او رحضرت نے دیکھا جبرئیل کو یا اللہ تعالے
کو اِذْ یَغْشَی السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰی جسوقت کہ ڈھانکا تھا سدرہ کو اوس چیز نے کہ ڈھانکا تھا و فرشتے تھے کہ وہان جمع
ہر پتے پر مثل ملخ زرین بیٹھے تھے اور مانند شمع روشن تھے اور اتنے تھے کہ علم اُنکا سوا اللہ کے کسیکو نہین یا پوشیدہ
نور الٰہی تھا تجلیات گوناگون سے عرش کو چھپا لیا تھا مَا زَاغَ الْبَصَرُ میل کیا چشم محمد صلی اللہ علیہ وسلم چپ و راست نہ دیکھا
وَمَا طَغٰی اور نہ زیادہ بڑھ گئے حد کہ واسطے نظارہ کے مقرر تھے اس آیت شریف مین علو ہمت اور حسن ادب آپکا بیان فرمایا
کہ شب معراج مین کسی ذرہ پر ذرات کائنات سے التفات نہ فرمایا اور سوا مشاہدۂ جمال بے زوال حضرت ذو الجلال کے
دیدۂ دل سے کسیکا نظارہ نکیا قطعہ آنکھون مین لگا کے کحل مازاغ نہ پھر دیکھا نہ زاغ اور نہ باغ نہ کھول نہ کسی کی جانب
ڈالی نہ نظر کسیکی جانب نہ جز دوست حبیب کچھہ نہ دیکھا نہ عالم کا عجیب کچھہ نہ دیکھا نہ دیکھا وہ جو دیدہ سے وراء ہی کیا کہئے طلسم
ماجرا ہی نہ رافت یہہ مقام بے بیان ہی نہ تقریر کی قطع یہہان زبان ہی لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی بتحقیق دیکھا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم نے شب معراج مین نشانیون پروردگار اپنے کی سے بڑی کو چنانچہ حضرت جبرئیل کو دیکھا چھہ لاکھ فرشتون کے
اور سدرة المنتہی اور عرش اور کرسی کو اور سوا اسکے عجائبات ملکی اور ملکوتی کو اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ
الْاُخْرٰی کیا پس دیکھا تو نے لات اور عزیٰ کو اور منات تیسرے پچھلے کو کہ کسکے ہین یہہ جو کچھہ اللہ تعالی نے کہا لات تھا
بنی ثقیف کا طائف مین یا قریش کا نخلے مین اور عزیٰ درخت تھا کہ بنی غطفان اسکو پوجتے تھے اور منات پتھر تھا کہ ہذیل
اور بنی خزاعہ اسکا طواف کرتے تھے بابت تھا بیچ کعبے پرستش کا اور اعتقاد رکھتے تھے کفار کہ ہر ایک کے اندر ایک جن تھا
اور فرشتون کو بیٹیان اللہ کی جانتے تھے حق تعالی نے فرمایا اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰی کیا واسطے تمہارے ہین مرد
اور واسطے خدا کے عورتین تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِیْزٰی یہہ قسمت جسوقت کہ ایسی ہو ناانصافی ہی ناجس چیز سے
آپ تم ننگ و عار رکھتے ہو اُسکی نسبت اپنے خالق کی طرف کرتے ہو اِنْ هِیَ اِلَّا اَسْمَآءٌ سَمَّیْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ
نہین ہین یہہ بت باعتبار الوہیت کے مگر کئی نام کہ مقرر کیا ہی انکو تمنے اور باپون تمہارے نے اپنی طرف سے مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ

نہین اتاری خدا نے ساتھ عبادت انکے کے کچھ دلیل کہ جس کے راہ سے یہہ حجت پکڑین اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ نہین پیروی
کرتے مشرک بتون کی پرستش مگر شک اور گمان کو یعنے انکو یہہ وہم ہی کہ عمل انکا حق ہی وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ اور نہین متابعت
کرتے مگر اُس چیز کی کہ چاہتے ہین جی انکے یعنے اپنی طبع کے تابع ہین شیطان نے جو انکے دل مین ڈال دیا ہی وہ کرتے
ہین وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى اور البتہ تحقیق آیا ہی انکے پاس پروردگار انکے سے کتاب اور رسول کہ سبب ہدایت
ہین اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى کیا ملتی ہی واسطے آدمی کافر کے جو آرزو کرے بتون کے شفاعت کی یا کہے کہ نبوت فلانے کو
اور فلانے کو کیون نہ دی فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى پس واسطے اللہ کے ہی گھر پچھلا کہ ملک آخرت کا ہی اور گھر پہلا کہ مملکت دنیا ہی ع
جسکو چاہے دے کوئی اُسکو منع نہین کر سکتا وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ اور بہت فرشتے ہین بیچ آسمانون کے کہ کافر امیدوار
ہین انکی شفاعت کے لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا نہین کفایت کرتی سفارش اُنکی کچھہ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ مگر پیچھے اسکے
کہ حکم دیوے خدا بیچ شفاعت کے لِمَنْ يَّشَآءُ واسطے جس شخص کے کہ چاہے فرشتے کو حکم فرماوے تو وہ شفاعت کرے اور آدمی
کو ارشاد کرے تو وہ شفیع ہووے وَيَرْضٰى اور پسند کرے اللہ اُسکو واسطے شفیع ہونے کے اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ
لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى تحقیق وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتے ساتھ آخرت کے البتہ نام رکھتے ہین فرشتون کا نام رکھنا
عورتون کا یعنے کہتے ہین بنات اللہ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اور نہین انکو ساتھ اسکے کہ فرشتون کو عورتین کہتے ہین کچھ علم
اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ نہین پیروی کرتے اس قول مین مگر گمان کی وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا اور تحقیق گمان
نہین کفایت کرتا سخن حق سے کچھ چیز کو یعنے حق بات سوا علم کے پاتا دشوار ہی اور گمان معرفت حقائق مین بے اعتبار ہے
فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى عَنْ ذِكْرِنَا پس مونہہ پھیر لے اُس شخص سے کہ مونہہ پھیر لیا اُسنے ذکر ہمارے سے کہ قرآن ہے
وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا اور نہ چاہا ساتھ عمل اپنے کے مگر زندگانی دنیا کو ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ یہہ دوستی دنیا کی ہی
اور اختیار کرنا دنیا کا رسائی انکی علم سے اور آگے اس سے تجاوز نہین کر سکتے بلکہ ہمت یہی رکھتے ہین کہ جمع کرتے جاوین دنیا کو
بعضے علما حکم اعراض کو ساتھ آیت قتال کے منسوخ کہتے ہین اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ تحقیق پروردگار تیرا
وہی خوب جانتا ہی اُس شخص کو کہ گمراہ ہو گیا راہ اُسکی سے کہ دین اسلام ہی وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى اور وہی خوب الربع
جانتا ہی اُس شخص کو کہ جسنے راہ پائی ساتھ حق کے اور ہر ایک کو اُسکے لائق جزا دیگا وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
اور واسطے اللہ کے ہی جو کچھ بیچ آسمانون کے ہی موجودات علویہ سے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہی مخلوقات سفلیہ سے اور
وہ مالک سب کا ہی اور قادر جزا پر پس قیامت لاویگا لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا تو کہ بدلا دیوے اُن لوگونکو کہ برا کرتے
ہین یعنے کافر ہوے ہین ساتھ عقوبت اُس چیز کے کہ کیا ہی انھون نے بیچ آتش دوزخ کے وَيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى اور
جزا دیوے اُن لوگون کو کہ نیکی کرتے ہین اور ساتھ توحید کے قائل ہین ساتھ بدلے نیک کے کہ بہشت ہی اَلَّذِيْنَ
يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وہ لوگ کہ بچتے ہین بڑے گناہون سے جن کے حق مین وعید وارد ہی یا حد مقرر ہی
وَالْفَوَاحِشَ اور بےحیائیون سے جیسے زنا کہ اکبر فواحش ہی اِلَّا اللَّمَمَ مگر نزدیک ہو جاتے ہین اُن گناہون کے
اور بیچ جاتے ہین یا خطرہ گذرتا ہی اور ظہور مین نہین آتا وہ معاف ہی اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ تحقیق پروردگار

بیر اکشادہ بخشش والا ہی کہ اوسکی مغفرت سب گناہونکو پہنچتی ہی فرد تیرہ آفاق ہوا اور وسیع ہی میر ہر ایک رحمت تیری
صد چند گنہ سے ہی بیشتر هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وہ خوب جانتا ہی احوال تمہارا کو جسوقت کہ پیدا کیا تمکو
یعنے باپ تمہارے کو خاک سے سمجھ لیا تھا احوال اقوال تمہارے دنکو وَإِذْ أَنْتُمْ أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ اور جسوقت کہ تم بچے تھے
بیچ پیٹوں ماؤن اپنے کے عالم تھا کیفیت امور تمہارے کا فَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ پس مت پاک کہو جانون اپنے کو یا مت تعریف
کرو نفسون اپنے کی ساتھ بیگناہی کے سمجھہ لیجیے کہ یہود کا جو لڑکا مرتا تھا وہ کہتے تھے صدیق ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے سنکر فرمایا کہ یہود جھوٹے ہین کوئی بچہ شکم مادر مین نہین ہی مگر یہہ کہ سعید ہی یا شقی اور یہہ آیت نازل ہوئی
کہ اللہ دانا تر ہی تمہارے احوال کا ابتدا سے خلقت مین اور اسوقت کہ تم بچے ماں کے پیٹ مین ہوتے ہو پس اپنی
تعریف مت کرو اور ایک قول یہہ ہی کہ بعضے لوگ کہتے تھے کہ نماز اور روزہ اور حج ہمارا ہی فرمایا کہ اپنی تعریف نکرو
هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَى وہی خوب جانتا ہی اس شخص کو کہ پرہیزگاری کرتا ہی اور اخلاص عمل مین رکھتا ہی لکھا ہی کہ ولید بن مغیرہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا تھا اور آپ کی باتین سنا کرتا تھا مشرک اسکو طعن کرنے لگے کہ دین آبا کا اسنے
چھوڑ دیا اور گمراہ ہوگیا اسنے جواب دیا کہ مین کیا کرون عذاب الٰہی سے ڈرتا ہون ایک کافر نے کہا کہ اتنا مال تو مجھکو دے
جو عذاب خدا تجھپر آویگا تو مین اٹھا لونگا ولید نے شرط کرکر کچھ مال دیا اور باقی جو کچھ رہا اسکے دینے مین بخل کیا یہہ آیت
نازل ہوئی أَفَرَأَيْتَ الَّذِي تَوَلَّى کیا پس دیکھا تو نے اس شخص کو کہ پھرا حق کے سے پھر گیا وَأَعْطَى قَلِيلًا وَأَكْدَى اور دیا تھوڑا
سا مال رشوت مین کہ عذاب اسسے دور رہو اور بند کر دیا باقی کو پس بخل اور بخل کو جمع کیا أَعِنْدَهُ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرَى کیا نزدیک
اوسکے ہی علم غیب کا پس وہ دیکھتا ہی یعنے جانتا ہی کہ مال لیکر عذاب اٹھا لیگا أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَى کیا نہین خبر دیا
گیا ساتھ اس چیز کے کہ بیچ صحیفون موسیٰ کے ہی یعنے توریت مین وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى اور بیچ صحیفون ابراہیم کے کہ جسنے قول اپنا
پورا کیا اور نفس اور روح اور مال اور ولد اپنا براہ خدا دیا یا فطرت اسلام کو پورا کیا جو دس چیزین ہین یہہ صفت ابراہیم کی ہی
اور معنے آیت کی یہہ ہین کہ ولید خبر نہین رکھتا اس سے جو صحف موسیٰ اور ابراہیم مین ہی اور وہ کیا بات ہی کہ أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ
أُخْرَى یہہ کہ نہین اٹھاتا کوئی جی اٹھانے والا بوجھ گناہون جی دوسرے کا یعنی وہ کیونکر اپنا بوجھ دوسرے کے حوالے کرتا ہی
وَأَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى اور یہہ کہ نہین واسطے آدمی کے مگر ثواب اس چیز کا کہ سعی کی حاصل یہہ ہی کہ جیسے عذاب ایک کا
دوسرا نہین اٹھا سکتا ایسا ہی ثواب بھی ایک کا دوسرے کو نہین ملتا تبیان مین ہی کہ آیت منسوخ ہی سورہ طور کی آیت سے کہ اوسمین
مذکور ہی کہ اولاد کو سبب صلاحیت آبا کے رفعت درجہ کرامت فرما دینگے وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَى اور یہہ کہ سعی اوسکی یعنے
وہ عمل جسمین سعی کی ہی البتہ دیکھا جاویگا میزان عدالت مین دن قیامت کے ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَى پھر بدلا دیا جاویگا اسکو
بدلا پورا اگر عمل نیک ہی تو جزاے نیک اور اگر عمل بد ہی تو سزاے بد وَأَنَّ إِلَى رَبِّكَ الْمُنْتَهَى اور یہہ کہ طرف پروردگار تیرے کے ہی
نہایت سب خلائق کی اور رجوع سب کی وَأَنَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى اور تحقیق وہی ہنساتا ہی اور رولاتا ہی یعنے شاد اور غمگین
کرتا ہی یا ہنساتا ہی اہل بہشت کو بہشت مین اور رولاتا ہی اہل دوزخ کو دوزخ مین یا زمین کو پھولون سے خندان اور
ابر کو باران سے گریان کرتا ہی یا ہنساتا ہی بوعدہ اور رولاتا ہی بوعید یا ہنساتا ہی اطاعت اور رولاتا ہی معصیت وَأَنَّهُ

هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيٰى اور تحقیق وہی مارتا ہی اور جلاتا ہی یعنے قدرت رکھتا ہی مارنے اور جلانے پر مارتا ہی وقت اجل کے دنیا مین اور
جلاتا ہی قبر مین یا وہی ہی مہیا کرنیوالا اسباب موت اور حیات کے اور بعضون نے کہا ہی کہ مردہ کرتا ہی کافر کو ساتھہ نہ پہچاننے کے
اور زندہ کرتا ہی مومن کو ساتھہ پہچاننے کے یا مارنا جلانا ساتھہ جہل اور علم کے ہی یا ساتھہ بخل اور جود کے یا عدل اور فضل
کے اور محققون نے کہا ہی کہ مارتا ہی ساتھہ استتار کے اور جلاتا ہی ساتھہ تجلیات کے امام قشیری نے کہا کہ مارتا ہی نفوس
زاہد انکو با آثار مجاہدہ اور زندہ کرتا ہی قلوب عارفان کو با نوار مشاہدہ یا جس کسیکو کہ مرتبہ فنا فی اللہ پہنچاتا ہی جام بادہ لقا باللہ
اُسکو پلاتا ہی نظم جسکو کرتا فنا سے ہی آگاہ ۔ دیتا ہی ساغر لقا باللہ ۔ کشتگان فراق کو وہ حیات ۔ وصل سے دیکے پھر نہ آئے
ممات وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى اور صحف ابراہیم اور موسیٰ مین یہہ ہی کہ تحقیق اللہ نے پیدا کئی ہین دو قسمین نر
اور مادہ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ایک بوند منی سے جسوقت کہ ڈالی جاتی ہی رحم مین آدم اور حوا اور عیسیٰ اس سے مستثنے
ہین وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى اور تحقیق اوپر خدا کے ہی پیدایش پچھلی کہ بعث ہی قیامت مین وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى
اور تحقیق اُسی نے دولتمند کیا اور خزانے والا کیا یا غنی کیا بقناعت اور راضی کیا ساتھہ اُسکے وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى
اور تحقیق وہی ہی پروردگار شعری کا شعری نام ستارے کا ہی بعضے لوگ اُسکی پرستش کرتے تھے چنانچہ ابو کبشہ
کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے اجداد مین سے تھا قریش بتون کو پوجتے تھے وہ مخالفت کرتا تھا قریش کی اور شعری کو پوجتا
تھا اسیواسطے حضرت کو قریش ابن ابی کبشہ کہتے تھے کہ آپ بھی مخالف قریش کے تھے اور شعری دو ستارے
ہین ایک کا نام غمیصا ہی وہ شامیہ ہی ایک کا نام عبور ہی وہ یمانیہ ہی واللہ اعلم وَاَنَّهٗ اَهْلَكَ عَادَا الْاُوْلٰى اور تحقیق اُسی نے
ہلاک کیا قوم عاد پہلی کو کہ امت ہود علیہ السلام کی تھی اور اُسی قوم مین سے بنولقیم تھے جب عادی ہلاک ہوئے تو وہ
مکے مین تھے بعد اُسکے انہون نے ظہور کیا انہین عاد پچھلے کہتے ہین وَثَمُوْدَا فَمَآ اَبْقٰى اور ہلاک کیا قوم ثمود کو پس باقی چھوڑا
اُنہین سے کسیکو وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى اور ہلاک کیا قوم نوح کو پہلے عاد و ثمود سے تحقیق وہی تھے
وہ بہت ظالم اور بہت سرکش کیونکہ حضرت نوح علیہ السلام کو انھون نے بہت ایذا دی اور نو سو پچاس برس مین
تھوڑے سے اُنپر ایمان لائے وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى اور اُلٹائے گئے بستیون کو دے پٹکا یعنے شہرستان قوم
لوط کو بعد اُسکے کہ جبرئیل نے اُٹھایا تھا دے مارا فَغَشّٰهَا مَا غَشّٰى پس ڈھانکا اُس شہر کو اُس چیز نے کہ ڈھانکا
یعنے مینہہ پتھرون نشاندار کا اُسپر برسایا فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى پس بیچ کونسی نعمت پروردگار اپنے کے
جھگڑتا ہی اور شک لاتا ہی مخاطب ولید بن مغیرہ ہی یا ہر ایک هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى یہہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
ایک ڈرانے والا ہی ڈرانیوالون پہلون سے جو پیغمبر گذرے ہین جو وہ کہتے تھے وہ یہہ کہتا ہی اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ
نزدیک آئی قیامت نزدیک آنیوالی لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ نہین واسطے وقت پہنچنے اُسکے کے سوا اللہ
کے کھولنے والا اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ کیا پس اس بات سے کہ قرآن ہی تعجب کرتے ہو تم وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ اور ہنستے ہو تم
کھلی سے اور نہین روتے تم ڈر سے وعید کے جو اسمین ہی وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ اور تم غفلت مین ہو یا بازی کرنیوالے ہو یا گانے
والے ہو کافر قرات قرآن کے وقت گانے لگتے تھے تو کہ لوگون کو سننے سے باز رکھین فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا

سجدہ ع

پس سجدہ کرو واسطے اللہ کے اور عبادت کرو اسکی اور نہ چھوڑو تم اُنکو کی یہہ بارھوان سجدہ ہی قرآن کے سجدون
مین سے معالم مین لکھا ہی کہ سجدون کی سورتون مین پہلے یہی سورت نازل ہوئی ہی جب یہہ سورت نازل ہوئی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا ہی اور مومن اور مشرک جن اور انس سب نے سجدہ کیا فتوحات مکیہ مین اسکو سجدہ عبا
لکھا ہی سورۃ نجم مکی ہی باسٹھ آیتین ہین کلمات اسکے تین سو ساٹھ ہین اور ایک ہزار چار سو بائیس حرف ہین فواصل آ
مرہین اور تطبیق اسکی ساتھ سورہ نجم کے یہہ ہی کہ ابتدا اسکی بذکر نجم تھی آغاز اسکا بذکر قمر ہوا

سورۃ القمر مکیۃ وھی بسم اللہ الرحمن الرحیم خمس وخمسون آیۃ

لکھا ہی کہ کفار قریش جمع کے دنون مین آدھی رات کو جمع ہوکر حضرت سے معجزہ طلب کرنے لگے حضرت نے چاند کو دکھا دو دو
ٹکڑے ہوگیا ایک ٹکڑا مشرق کو گیا ایک مغرب کو جب سب نے دیکھ لیا تو ٹل گیا حق تعالی نے فرمایا اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ
وَانْشَقَّ الْقَمَرُ نزدیک آئی قیامت اور پھٹ گیا چاند قرب قیامت کی نشانیون مین سے ایک پھٹ جانا چاند کا بھی ہی
اور یہہ پہلی کتابون مین بھی مذکور ہی معالم مین ہی کہ دوبار شق قمر مکے مین واقع ہوا اور یہہ سورۃ نازل ہوئی امام
زاہد نے لکھا ہی کہ ابوجہل نااہل اور ایک یہودی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ابوجہل نے کہا کہ کچھ معجزہ دکھا
آپ نے فرمایا کیا چاہتا ہی ابوجہل نااہل ادھر ادھر دیکھنے لگا کہ کچھ ایسی چیز چاہون جسکا کرنا دشوار ہو یہودی نے کہا اے ابو
یہہ ساحر ہی تو اس سے کہہ کہ چاند کو دو ٹکڑے کر دے کیونکہ سحر زمین پر چلتا ہی آسمان پر ساحر کا تصرف نہین ابوجہل نے
آنحضرت کو کہا کہ چاند کو شگافتہ کرو آپ نے انگشت شہادت سے اشارہ کیا چاند دو ٹکڑے ہوگیا آدھا وہین رہا آدھا اور طرف
گیا پھر آپسے کہا کہ دو ٹکڑون کو ملا دو آپ نے پھر اشارہ کرکے ملا دیا فرد ہلال قدرت حق اُسکی انگشت شہادت ہی جسنے ا
منتظر شق القمر جسکے دہا سا کا یہودی یہہ معجزہ دیکھکر ایمان لایا اور ابوجہل نااہل کہنے لگا کہ یہہ سحر سے چشم بندی کر دی ہی اگر معجزہ
ہوگا تو اطراف سے لوگ آنے والے خبر دینگے جب لوگون نے دور دور سے آکر کہا کہ فلانی شب قمر دو نیم ہوا تھا تو پھر
کہنے لگا کہ جادو انکا نہایت قوی ہی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ اور اگر دیکھین کافر
کوئی نشانی قدرت ہماری کی معجزے مین پیغمبر کے جو انکے کہنے کے موافق ہو منہہ پھیر لیوین اور ایمان نہ لاوین اور
کہتے ہین یہہ جادو ہی چلا آتا ہمیشہ کا وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ اور جھٹلایا اُنھون نے پیغمبر کو اور پیروی کی
خواہشون اپنی کی اور ہر بات قرار پکڑنے والی ہی اپنے وقت پر یعنی سعادت مومنون کی ظاہر ہوئی ہی انکو پہنچیگی اور کافرون
کو عذاب بھی ایک وقت آویگا وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِیْهِ مُزْدَجَرٌ اور البتہ تحقیق آئی ملکے والون کے پاس قرآن
مین خبر دینے پہلے لوگون کے یا تون آخرت کے وہ چیز کہ بیچ اسکے ڈانٹنا ہی برائیون سے حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ
وہ حکمت تمام ہی پہنچنے والی حد کمال کو نہین ہین نفع کرتی انکو ڈرانے والی یعنی پیغمبر اور نصیحتین قرآن کی فَتَوَلَّ عَنْهُمْ یعنی
منہہ پھیر لے اُنسے جب تک کہ حکم انکے مارنے کا آوے اور منتظر رہ انکے سزا پہنچنے کے یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَیْءٍ نُّكُرٍ
اُسدن کہ پکاریگا ایک پکارنے والا یعنی اسرافیل انکو طرف صعب ترین اور زشت ترین چیزون کے کہ سوال قیامت
ہین خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ نیچے ہونگی نظرین انکی ہول سے نکلینگے قبرون مین سے گویا کہ وہ

نکلتے ہیں ٹڈیاں پراگندہ اور پریشان اور بکھرے ہونگے ہر طرف حیران اور سرگردان مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ دوڑتے ہونگے طرف پکارنیوالے
کے یعنے صدمہ سے بلانیکا آواز سنینگے اور دوڑینگے يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ کہینگے کافر یہہ دن ہی سخت ہے كَذَّبَتْ
قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ جھٹلایا تھا پہلے قوم تیری سے قوم نوح کی نے پس جھٹلایا انھوں نے بندے
ہمارے نوح کو اور کہا انھوں نے وہ دیوانہ ہی اور جھڑکا سمجھیئے لیجئے کہ حضرت نوحؑ جب اپنی قوم کو کہتے تھے ایمان لاؤ تو وہ آپکو
ایذا دیتے تھے اور پتھر مارتے تھے یہان تک کہ آپ بیہوش ہوجاتے تھے اور ایمان کی طرف ملاسے ٹھہر رہتے تھے
فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ پس پکارا نوحؑ نے پروردگار اپنے کو کہ تحقیق میں مغلوب قوم اپنے کا ہون اور اون سے
بدلا نہیں لے سکتا پس تو بدلا لے میرا انسے فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ پس کھول دیئے ہمنے واسطے
عذاب انکے کے دروازے آسمان کے ساتھ پانی برسنے والے کے کہ چالیس دن رات برسا ایسی جھڑی لگی کہ چالیسوین
دن تھمی وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ اور پھاڑ دیا ہمنے زمین کو چشمین لوکہ انمین سے بھی پانی بہہ نکلے پس
مل گیا پانی آسمانکا اور زمین کا اوپر کام کے کہ مقدر کیا گیا تھا انپر یعنے ہلاک ہونا طوفان سے وَحَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ
وَّدُسُرٍ اور چڑھالیا ہمنے نوح علیہ السلام کو اور جو انپر ایمان لائے تھے انکو اوپر کشتی تختون اور میخون والی کے تَجْرِيْ بِاَعْيُنِنَا
جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ چلتی تھی وہ کشتی آگے آنکھون ہماری کے بدلا لینے کو واسطے اُس شخص کے کہ کفر کیا تھا اور لعنت وجود نوح علیہ السلام
کے وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ اور البتہ تحقیق چھوڑ دیا ہمنے اس قصے کو نشانی لوگونمین پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا
کہ اس سے نصیحت پکڑے فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ پس کیونکر ہوا عذاب میرا دنیامین کہ سب کو طوفان مین ڈبو دیا اور ڈرانا
میرا قوم کو زبانی نوح علیہ السلام کے سے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ اور البتہ تحقیق آسان کیا ہمنے قرآن واسطے
نصیحت کے یا واسطے یاد کرنے کے احوال اہلی امتونکا پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا کہ اس سے نصیحت قبول کرے
كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ جھٹلایا گروہ عاد نے ہود علیہ السلام کو پس کیونکر ہوا عذاب میرا انکو ساتھ باد صرصر
کے اور ڈرانا میرا انکو وعید قیامت سے انکے پیغمبر کی زبانی اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ تحقیق
بھیجی ہمنے اوپر انکے باد تیز بیچ دن نحس کے کہ ہمیش چلی جاویگی نحوست اوسکی اور وہ دن چہارشنبہ آخری تھا مہینے کا
تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ اکھیڑتی تھی وہ باد لوگون کو جگہ سے گویا کہ وہ لوگ تنے درخت خرمے کے تھے
جڑ سے اکھیڑے زمین پر پڑے ہوئے یہہ بھی عذاب دنیا کا تھا فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ پس کسطرح ہوگا عذاب میرا انکو
آخرت مین اور وعید کہ انکو جس سے ڈرایا ہے ہمین سے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ اور البتہ تحقیق آسان کیا
ہمنے قرآن کو کہ عربی زبان مین اتارا واسطے نصیحت کے پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنیوالا كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِالنُّذُرِ جھٹلایا قوم
ثمود نے صالح علیہ السلام کو ساتھ ڈرانے کے فَقَالُوْٓا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗٓ اِنَّآ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ پس کہا کیا آدمی کی
جنس ہمارے مین سے اکیلے کی کہ لشکر تابعدار اور خزانہ نہیں رکھتا پیروی کرینگے ہم اوسکی کہ اسکو کچھہ ہم پر فضیلت نہیں تحقیق ہم
اُسوقت کہ اوسکی متابعت کرینگے البتہ بیچ گمراہی کے ہونگے اور دیوانگی کے ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ
کیا ڈالا گیا ذکر یعنے وحی اوپر اُسکے درمیان ہمارے مین سے یعنے قوم عاد مین سے اُسکو وحی نازل ہونے مین خاص

ع

کیا ایسا نہین بلکہ وہ جھوٹا ہی اترانے والا چاہتا ہے کہ بہ بڑائی ثابت کرنے حق سبحانہ نے فرمایا کہ سَيَعْلَمُونَ غَدًا مَّنِ
الْكَذَّابُ الْأَشِرُ جلد جان لیوینگے کل کو کہ عذاب ہمارا اُنپر آویگا یا قیامت کو کون ہے جھوٹا اترانے والا جب قوم ثمود نے
صالح علیہ السلام کو جھٹلایا اور معجزہ چاہا کہ پتھر سے ناقہ نکالو اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ تحقیق ہم بھیجنے والے
ہین اونٹنی کو یعنے ہمنے نکالی تھی اونٹنی پتھر سے واسطے آزمایش اُنکی کے تو کہ خلق جان لیوے کہ سبب عذابکا
اُنکے کیا تھا اور صالح علیہ السلام کو کہا ہے فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ پس انتظار کر اُنکا اور دیکھ کہ ناقے کے ساتھ کیا کرتے ہین
اور صبر کر قوم کے عذاب آنے مین وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ اور خبر دے اُنکو تحقیق پانی چاہ کا تقسیم کیا ہوا ہے درمیان
اُنکے اور ناقے کے كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ہر بار پانی پلانے کی حاضر کی گئی ہے یعنے کہ اونٹنی جسوقت پانی پر جاتی تھی
اور جانور وہان سے بھاگ جاتے تھے حق تعالی نے باری مقرر کر دی کہ ایکدن تو وہ چاہ اور ایکدن اور سب جانور جاوین
فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَىٰ فَعَقَرَ پس پکارا قوم ثمود نے یار اپنے کو کہ قدار ابن سالف تھا پس پکڑی اُسنے شمشیر اور سر راہ
گھات مین ناقے کے بیٹھا پس کوچین کاٹین ناقے کی سمجھ لیجیے کہ دو عورتین تھین صدوق اور عنیزہ اُنکے مواشی بہت تھے صدوق
نے اپنے چچا کے بیٹے مصدع بن مہرج کو کہ اُس سے چھپی لگاوٹ رکھتا تھا اپنے وصال کا وعدہ دیا اور عنیزہ نے اپنی بیٹی
قدار بن سالف کو دینے کہی یہ دونو مرد گھات لگا کر راہ مین بیٹھ گئے جب اونٹنی پانی پیکر چلی پہلے مصدع نے تیر لگا کر دونو
پانوؤنہی کے پردے پھر قدار تلوار لیکر نکلا اور کوچین کاٹ دین پھر ٹکڑے ٹکڑے کر کر قوم مین تقسیم کیا اور اُسکا بچہ کہ پہنو پر چڑھ
کر آواز کر کر آسمان کی طرف چلا گیا اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ بھی مارا گیا پھر بعد تین دن کے قوم ثمود پر عذاب نازل ہوا
فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ پس کیونکر ہوا عذاب میرا قوم ثمود پر اور ڈرانا میرا زبانی صالح علیہ السلام کے إِنَّا أَرْسَلْنَا
عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ تحقیق بھیجی ہمنے اوپر اُنکے ایک چیخ جبرئیل کی پس ہو گئے دہشت اُس آواز کے
مانند بھوسی ملے ہوئے کے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ اور البتہ تحقیق آسان کیا ہمنے قرآن کو واسطے یاد
کرنے کے تو کہ سہولت سے حفظ کر لین پس کیا ہے کوئی یاد کرنیوالا اُسکا كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ بِالنُّذُرِ جھٹلایا قوم
لوط علیہ السلام کی لوط کو یعنے ساتھ ڈرانے اور نصیحت کرنے اُنکے کے قوم کو إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا
إِلَّا آلَ لُوطٍ تحقیق بھیجا ہمنے اوپر اُنکے مینہ پتھر یعنے برسا ڈالا اور سب کو ہلاک کر دیا مگر لوط اور بیٹیون اُسکے کو نَّجَّيْنَاهُم بِسَحَرٍ
نِّعْمَةً مِّنْ عِندِنَا نجات دی ہمنے اُنکو ہنگام وقت سحر کے کہ عذاب اترا انعام کر اپنے پاس سے كَذَٰلِكَ
نَجْزِي مَن شَكَرَ اسیطرح جیسے کہ لوط پر اور اُسکے بیٹون پر انعام کیا ہمنے جزا دیتے ہین ہم ساتھ نعمت اور رحمت کے
اُس شخص کو کہ شکر کرتا ہے نعمت میری کا کہ رسولونکا بھیجنا اور کتابونکا اتارنا ہے اور اُسپر ایمان لاتا ہے وَلَقَدْ أَنذَرَهُم
بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ اور البتہ تحقیق ڈرایا تھا لوط علیہ السلام نے قوم اپنی کو پکڑنے ہمارے سے ساتھ عذاب اور
ہلاک کے پس جھگڑے ساتھ ڈرانیوالون کے یا شک لائے ساتھ دہشت دلانے کے وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَن ضَيْفِهِ
فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ اور البتہ تحقیق ملایا لوط کو مہمانون اُسکے سے کہ فرشتے تھے یعنے کہا کہ اسے ہمین دے لوط علیہ السلام
نمانا اور انکو بند دینے لگے وہ ایک خانہ شکستہ مین آئے پس مٹا دین ہمنے آنکھین اُنکے وہ سب اندھے ہوگئے

اور کہا ہمنے فرشتونکی زبانی کہ فَذُوْقُوْا عَذَابِیْ وَنُذُرِ پس چکھو عذاب میرا اور ڈرانا میرا جو لوط کی زبانی کہا تھا وَلَقَدْ
صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ اور البتہ تحقیق فجر بارا انکو سویرے عذاب ٹھہرنے والے نے یعنے فجر کو سویرے عذاب انپر آیا
اور ٹھہر رہا جب تک انکو ہلاک نہ کردیا اور کہا مینے انکو فَذُوْقُوْا عَذَابِیْ وَنُذُرِ پس چکھو عذاب میرا اور ڈرانا میرا کہ میرے
حکم سے تمکو ڈراتے تھے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ اور البتہ تحقیق آسان کیا ہمنے قرآن کو عربی زبان
والون پر واسطے سمجھنے معانی اسکی کے اور جاننے قصے پہلون کے پس کیا ہی کوئی نصیحت پکڑنے والا کہ اس سے عبرت
پکڑے وَلَقَدْ جَاۗءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ اور البتہ تحقیق آئے فرعون اور قوم اسکی کے پاس ڈرانے والے کہ موسی
اور ہارون ہیں علی نبینا وعلیہما السلام ساتھ معجزون کے کہ نو تھے موسی علیہ السلام انسے ڈراتے تھے كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا
فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ جھٹلایا انھون نے نشانیون ہماری سب کو اور انپر ایمان نلائے پس پکڑا ہمنے انکو ساتھ عذاب
غرق کے پکڑنا غالب کا کہ معلوم ہو پکڑنے مین قدرت والیکا اوپر ہلاک کرنے مشرکون کے اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰۗىِٕكُمْ
کیا کافر تمھارے ای عرب والو قوی تر اور سخت تر ہین ان جھٹلانے والون سے جو مذکور ہوئے یعنے قوت حشمت مین یہہ ایسے
نہین جیسے وہ تھے پھر انپر عذاب ہمارا آیا انپر کیون نہ آویگا اَمْ لَكُمْ بَرَاۗءَةٌ فِي الزُّبُرِ یا واسطے تمھارے ای مشرکو عرب کے
چھٹنی ہی خلاصی کی بیچ اعمال نامون کے یا بیچ کتابون آسمانی کے اور اسمین لکھا ہی کہ تمپر عذاب نہوگا اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ
جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ یا کہتے ہین کفار عرب کے ہم جماعت ہین مدد کرنے والے آپسمین ایک دوسرے کی اور ٹالنے والے بلا
کو ایکدوسرکی سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ شتاب شکست دیجاویگی یہہ جماعتین اور پھیر دوینگی پیٹھ لڑائی سے
اور بھاگ کر جاوینگی سمجھ لیجئے کہ یہہ سورۃ روز بدر مین واقع ہوئی پس یہہ آیت دلیل نبوت اور معجزہ قرآن ہی اور کچھ اسی قتل
اور ہزیمت پر انکی رہائی نہین بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ بلکہ روز قیامت ہی وعدہ گاہ انکے عذاب کا
اور عذاب قیامت ہی بہت سخت اور بہت کڑوا عذاب دنیا سے اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ تحقیق گنہگار یعنے کفار بیچ
گمراہی کے ہین راہ حق سے دنیا مین اور بیچ آتش سوزان کے آخرت مین يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰي وُجُوْهِهِمْ اسدن
کہ گھسیٹے جاوینگے بیچ آگ دوزخ کے اوپر مونہون اپنے کے اور انکو کہینگے ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ چکھو لگنا آگ دوزخ کا اِنَّا
كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ تحقیق ہمنے ہر چیز کو پیدا کیا ہی ہمنے اسکو ساتھ اندازے کے بمقتضاے حکمت یا جو کچھ پیدا
کیا ہی ہمنے مقدار اور مکتوب ہی لوح محفوظ مین پہلے واقع ہونے سے لکھ لیا ہی اسیواسطے تغییر تبدیل اسمین نہین فرد
قسمت کے لکھے گئے ہوئے ہین یہہ جان کہ فال قبیل نہین کہ تقدیر پہ رافت رہ اسمین تغیر ہین تبدیل نہین وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ
كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ اور نہین حکم ہمارا کسی چیز کو کہ اوسکا ہونا چاہین ہم مگر ایک کلمے سے کہ کن ہی یا نہین امر ہمارا اقیام قیامت
مگر ایک دفعہ جیسی نظر کرنا ساتھ آنکھ کے یعنے اگر چاہین ہم تو قیامت کو ایک پلک مارنے مین قائم کردین وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ
اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ اور البتہ تحقیق ہلاک کیا ہمنے ہم مذہبون تمھارے کو ای کافرو زمانہ گذشتہ مین چنانچہ اس سورت
مین سن چکے پس کیا ہی کوئی نصیحت پکڑنے والا کہ اس سے عبرت اٹھاوے وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ اور جس چیز کو کیا ہی
کفار گذشتہ نے بیچ اعمال نامون کے ہی لکھی ہوئی یا مکتوب ہی لوح محفوظ مین زبر کتابون کو کہتے ہین اور لوح محفوظ

اصل سب کتابون کی ہی اسواسطے اسے زبر فرمایا وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌ اور ہر چھوٹا اور بڑا قول فعل کہ خلق سے پہلے
صادر ہوا ہی اور ہوگا لکھا ہوا ہی اور اُسکا بدلا ملیگا اِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ تحقیق پرہیزگار دن قیامت کے بیچ بہشتون
کے ہین اور نہرون کے یعنے ایسے بہشتون مین ہین کہ جن مین نہرین جاری ہین اور نہر کی معنے بعضے روشنی اور کشادگی کہتے
ہین یعنے متقی بہشتون مین ہین اور کشادگی اور روشنی مین بخلاف کفار کہ تنگی اور ظلمت تاریکی مین ہین اور متقی ہونگے
فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ بیچ مقام راستی کے کہ اوسمین لغو اور گناہ نہین نزدیک بادشاہ قدرت
ع
والے کے امام جعفر صادق رض سے منقول ہی کہ حقتعالے نے اُس مکان کا وصف ساتھ صدق کے کیا ہی یعنے وہان اہل
صدق ہی ہونگے سلمی رح نے کہا ہی کہ وہ مکان ہی کہ حق سبحانہ بیچ کریگا وعدہ اپنا وہان جو اولیا کیا ہی بحر الحقائق مین ہی
کہ مقعد صدق مقام وحدت ذاتیہ ہی کشف الاسرار مین ہی کہ عندیہ معلوم ہوتا ہی کہ اہل قرب فردا قیامت وہان مخصوص بمقام
صدق ہونگے اور پیغمبر ہمارے آج ہی یہان اختصاص اس مقام سے رکھتے ہین کہ ابیت عند ربی سے ظاہر ہی یعنے یہان
سے مرتبہ آپکا دریافت کیجئے کہ فردا سے قیامت خواص جاوینگے وہان پہنچنا آپکا آج ہی دنیا مین ثابت ہی اور یہہ ادنی مرتبہ
ہی پھر مرتبہ اعلے آپکا جو فردا سے قیامت ہوگا وہ کسے معلوم ہوا اور کون پہنچے قطعہ وصف جمال مین تیرے قاصر زبان ہی
صحراے عشق مین تیرے گمراہ جان ہی یہ درگاہ حق مین آپکا اللہ رے مرتبہ کیا قرب کیا مقام ہی کیا عز و شان ہی
سورہ رحمن مدنی ہی اٹھہتر آیتین ہین کلمات تین سو اکیاون اور ایک ہزار چار سو ستتر حرف ہین فواصل اسکے نر ہین اور
ربط اسکا ساتھ سورہ قمر کے یہہ ہی کہ اختتام اسکا بذکر خداے عز و جل تھا افتتاح اسکی بھی اُسی سے ہوئی اور یہہ بھی ہی
کہ آغاز اسکا بذکر انشقاق قمر تھا ابتدا اسکی بذکر شمس و قمر واقع ہوئی

سورة الرحمٰن مدنية وهي ثمان وسبعون آية ‏ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرون کو رحمن کے نام سے خبر دیتے تھے انھون نے کہا ہم نہین پہچانتے رحمن کو اور
کہتے ہین کہ مکے والے طعن کرتے تھے کہ فلانے فلانے محمد کو سکھاتے ہین حق تعالے نے یہہ سورہ نازل کی اَلرَّحْمٰنُ
عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ رحمن نے سکھایا قرآن اپنے حبیب کو اور خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ پیدا کیا اللہ نے جنس آدمی کو
سکھایا اُسکو دل کی بات کا ظاہر کرنا ساتھ بولنے کے اور لکھنے کے یا پیدا کیا آدم علیہ السلام کو اور علم اسما کا انکو دیا
یا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہور مین لاکر بیان اُس چیز کا کہ تھی اور ہی اور ہوگی عنایت کیا چنانچہ خود آپنے فرمایا ہی کہ علم دیا
مجھکو اولین اور آخرین کا اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ اور سورج اور چاند کرشمے ہین ساتھ حساب معلوم کے یعنے حسب طبع عقل
نے سیر انکی مقرر کردی ہی برجون اور منزلون مین پھرتے ہین اور اُس سے فصلین اور وقت پہچانے جاتے ہین وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ
يَسْجُدَانِ اور بیل بوٹا چھوٹا اور درخت بڑا سجدہ کرتے ہین اللہ کو لیکن ہم نہین معلوم کرتے جیسے انکی تسبیح ہم نہین سمجھتے ولکن
لا تفقهون تسبيحهم یا سجدہ انکا ساتھ سایے کے ہی یا یہہ فرمانبردار ہین اللہ کے ساتھ طبیعت اور رغبت کے جیسے کہ سجدہ
کرنیوالے اہل تکلیف حکم اُٹھاتے ہین وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ اور آسمان کو بلند کیا رحمن نے اور اسکو زمین سے
پانچ سو برس کی راہ اور پیدا کی ترازو اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ تو کہ نہ زیادتی کرو تم بیچ ترازو کے وقت لین دین کے

یعنی عدل سے نہ نکلو اور معاملہ سچا رکھو وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ اور سیدھا کرو تولنا ساتھ انصاف
کے اور مت کم کرو تول کو یہہ سب تاکید اہل ترازو کو اسواسطے ہی کہ گھٹے ہوینگے وقت میزان قیامت کے شرمندہ
نہون نظم ناپ مین تول مین دیا ہی جو کم ٭ ایک دانہ بھی تو نے ای ہمدم ٭ سب بمیزان حشر آئیگا ٭ تجھہ پہ شرمندگی وہ لا
دنیا لینا کم و زیادہ دیکر ٭ دن سے رافت حساب کے تو ڈر ٭ آشکارا ہی وہان چھپا یہانکا ٭ عدل پر وہان ہی پلہ میزانکا وَالْاَرْضَ
وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ اور زمین کو نیچے رکھا اسکو اور بچھا دیا پانی پر واسطے خلق کے تو کہ اسپر قرار پکڑے فِیْهَا فَاکِهَةٌ
وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَکْمَامِ بیچ زمین کے طرح طرح کا میوہ ہی اور کھجورین خوشون والے تخصیص خرمے کی میوے مین واسطے فضیلت
کے ہی اسکی اور اوسکو مشابہت بھی انسان سے ہی وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّیْحَانُ بیچ زمین کے اناج ہی خشک پتے والا
یعنی بھوس والا جیسے گندم اور جو واسطے کھانے کے اور بو ہی واسطے سونگنے کے غرض یہہ ہی کہ زمین مین بہت
نعمتین تمہارے واسطے پیدا کین ہین ہمنے بعضے کھانے کی بعضے سونگنے کی فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ای جنون و
آدم ساتھ کونسی نعمت پروردگار اپنے کے کہ مذکور ہوئین جھٹھلاتے ہو اور انکار کرتے ہو کہ اس سے نہین تجھہ لیجیو کہ
اکتیس جگہہ اس سورت مین یہہ آیت آئی ہی اور وجہ تکرار کی یہہ ہی کہ اس سورہ مین نعمتین اللہ کی مذکور ہین ہر نعمت کے بعد
یہہ آیت آئی ہی تو کہ سننے والے اور پڑھنے والے خبردار ہون کثرت نعم پر یا تکرار واسطے دفع غفلت کے ہی صحیح حاکم
مین جابر رض سے منقول ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ سورہ تمہیر پڑھی پھر فرمایا کہ کیا ہی تمکو کہ چپ ہو جن تم سے
نیکتر ہین جب مینے فبای الاء ربکما تکذبان پڑھا انھون نے جواب مین کہا و لا بشیٔ من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد یعنی کسی
شی کی نعمتون تیری سے ای پروردگار ہمارے تکذیب نہین کرتے ہم پس واسطے تیرے ہی تعریف خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ
صَلْصَالٍ کَالْفَخَّارِ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ پیدا کیا آدم کو بدر اینش ہی خشک مٹی سے مانند ٹھیکری کے کہ ہاتھ مارنے سے بجے
اور پیدا کیا جان کو کہ پدر جن ہی شعلہ بے دود والے آگ سے فتوحات مین ہی کہ مارج آگ ہی ملی ہوئی ہوا سے پس جان
مخلوق ہی دو عنصر سے آگ اور ہوا اور آدم مخلوق ہی دو عنصر سے خاک اور پانی آب اور خاک جو مل جاوے تو طین کہتے ہین
اور ہوا اور آتش جو بہم ہون تو اسے مارج کہتے ہین اور جیسے رحم مین قطرۂ آب پڑنے سے انسان پیدا ہوتا ہی ایسے ہی
القا ئے ہوا سے رحم مین جن اور ساتھ ہزار برس بعد خلقت جن سے پیدائش آدم کی ہی فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ
پس ساتھ کونسی نعمت پروردگار اپنے کے کہ تمکو مٹی اور آگ سے پیدا کیا اور حیات دی جھٹھلاتے ہو آدمیو اور جنو
رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ پروردگار سورج دو مشرقونکا گرمی اور سردی کے پروردگار سورج کا دو مغربون کے گرمی
اور سردی کے اور اختلاف مغربین اور مشرقین مین بہت فائدے ہین فصلین بدلتی ہین نئی نئی چیزین پیدا ہوتی ہین اور نکلنا
آفتاب کے موجب طلب معیشت ہی اور ڈوبنا سبب آرام اور راحت فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھ کونسی ان
نعمتون پروردگار اپنے کے انکار کرتے ہو مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ ملا دیا دو دریا و نکو ایک شیرین ہی ایک تلخ تو کہ حکم سے
اسکے ایک دوسرے سے الگ رہینگے وہ دو دریا ایک فارس کا اور ایک روم کا ہی کہ بحر محیط مین دونون ملگئے ہین بَیْنَهُمَا
بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ درمیان دونون دریاؤ نکے پردا ہی قدرت خدا سے یا زمین سے یا جزیرون سے کہ بسبب اسکے ایکدوسرے پر

زیادتی نہین کرتا تو کہ درمیان کی چیز غرق نہو جاوے اور جو ایک دوسرے پر زیادتی کرے نفع اٹھہ جاوے اور منافع ان دونون
دریاؤن مین بہت ہین فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھہ کس ان نعمتون پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو یَخْرُجُ مِنْهُمَا
اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ نکلتے ہین ان دونون سے موتی اور مونگا اور یہہ نعمتین ظاہر ہین فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھہ
کونسی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو سمجھہ لیجئے کہ بعضے کہتے ہین کہ مراد بحرین سے دریائے آسمان اور دریائے زمین ہے
کہ ہر برس جوش کھاتا ہے ابر درمیان حائل ہے دریائے آسمان کو اترنے نہین دیتا اور دریائے زمین کو چڑہنے نہین دیتا بحر
فلک سے قطرے دریائے زمین پر گر کر وہان صدف مین پڑکر در آبدار ہو جاتے ہین امام قشیری نے کہا ہے کہ بحرین خوف اور رجا ہین
یا قبض اور بسط یا انس اور ہیبت اور پردہ قدرت حق اور موتی احوال صافی اور مونگا لطائف وافی کشف الاسرار والا
شرح کرتا ہے کہ دریائے خوف در حد عام مسلمانونکا ہے اوس سے گوہر زہد اور ورع کا پیدا ہوتا ہے اور بحر قبض و بسط خواص مومنونکا
اس سے جوہر فقر و وجد نکلتا ہے اور لجہ انس و ہیبت انبیا و صدیقون کا ہے اس سے در فنا ظاہر ہوتا ہے کہ صاحب اسکا مقام بقا کو پہنچے
فرو غوطہ بحر فنا مین گر کھاوے ہے کیون نہ پھر گوہر بقا پاوے وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَاٰتُ فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ہے اور واسطے خدا کے ہے
چلانا کشتیون اور جہازون اونچے کھڑے کئے ہوئے بیچ دریا کے مانند پہاڑون کے منشآت بفتح شین قرأت حفص کی ہے اور بکسر شین
اورون کی اور پیدا کرنے اور روان کرنے مین کشتی اور جہاز کے دریا مین بہت نفع خلقت کا ہے کہ مسافت بڑی تھوڑی مدت مین
قطع ہوتی ہے اور تجارات اور معاملات کے لئے آنا جانا سہل ہو جاتا ہے اور یہہ بڑی نعمتین ہین فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ
پس ساتھہ کونسی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو تم دونون كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ
وَالْاِكْرَامِ جو کوئی اوپر زمین کے ہے روح والا فنا ہونے والا ہے اور باقی رہیگی ذات پروردگار تیرے کی صاحب بزرگی کی اور
صاحب انعام کی فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ تمہارے فنا کی خبر دی تو کہ تیاری
وہان کی کرو اور اپنے بقا کی کہ رجوع ادھر رکھو اور بھروسا غیر پر نکرو جھٹلاتے ہو تم دونون اے جنون و آدمیون يَسْئَلُهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ مانگتے ہین اس سے جو کوئی بیچ آسمانون کے ہین اور زمین کے ہین ہر وقت وہ بیچ
درست کرنے کام کے ہے دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہے سائل کو دیتا ہے درماندے کو نجات بخشتا ہے غمگین کو شاد کرتا ہے
بیمار کو صحت دیتا ہے کسیکو توفیق توبہ کی عطا کرتا ہے کسیکے گناہ معاف کرتا ہے فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھہ کونسی نعمتون
پروردگار اپنے کے کہ توبہ قبول کرتا ہے گناہ بخشتا ہے جھٹلاتے ہو تم دونون ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ زمانہ تمام
اللہ تعالے کے نزدیک دو دن ہے کل مدت دنیا کی ایکدن ہے اور اسدن مین شان اوسکی امر اور نہی اور منع اور اعطا اور خلق اور
رزق اور امانت اور احیا اور اعزاز اور اذلال ہے اور دوسرا دن آخرت کا ہے اور اسدن مین شان اوسکی حساب اور عتاب اور جزا
اور سوال اور عقاب اور صواب ہے اور صوفی کہتے ہین کہ یوم بمعنی آن ہے اور شان تجلی الٰہی ہے کہ ہر آن مین مناسب
استعداد تجلی کے ظہور کرتی ہے اور تجلیات بے نہایت ہین فرد لحسن ہر ایک آن عیان ہے اوسکا کل یوم ہو فی شان اونکا
سَنَفْرُغُ لَكُمْ شتاب حساب کرینگے ہم واسطے تمہارے فراغ یہان بمعنے قصد کا ہے نہ وہ فراغ کہ بعد شغل ہو
اور یہہ کلام بطریق تہدید اور وعید ہے اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ اے دو گروہ بزرگ کہ جن اور انس ہو عرب اسے چیز بزرگ قدر اور قیمت کو ثقل کہتے ہین

ہین اور کہا گیا ہی کہ ثقل گران بار ہی اور جن اور انس بتکلیف شرعی گران بار ہین یا بار گناہان سے گران ہین فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ
پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ تہدید بحساب ہی تو کہ اعمال بد سے بچو اور تعریف بخطاب ہی تا کہ کرم
الٰہی کی امید رکھو تکذیب کرتے ہو تم دونون اى جن و آدم یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ اى جماعت جنون کی اور آدمیون کی اگر طاقت رکھتے ہو تم یہہ کہ نکل بھاگو
کنارون آسمانون کے سے اور زمین کے سے قضا سے تیری یا موت سے بچ کر نکل بھاگو نکل سکو گے تم مگر ساتھہ غلبے کے اور تمکو
قوت نہین بلکہ جہان جاؤگے تم موت ساتھہ ہی اسکے نہ آئیگا کچھہ علاج نہین کر سکتے تم کہتے ہین دن قیامت کے فرشتے اہل محشر
کے گرد حلقہ باندھینگے اور منادی ندا کریگا کہ اى آدمیو اور جنو یہہ عرصۂ محشر ہی اگر بھاگ سکو تو بھاگ جاؤ لیکن نہین بھاگ
سکو گے مگر ساتھہ حجت اور برہان کے سو تمھارے پاس کہان فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے
کے کہ تمکو خبردار کیا کہ دنیا مین تم عاجز ہو اور آخرت مین بے بس اور یہان وہان تمھارا انکو سے یار نہ مدد گار اور اسیکی طرف
متوجہ رہو جھٹھلاتے ہو تم دونون یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ بھیجے جاتے ہین اوپر اسکے جو گنہگار
اور مشرک ہو تم مین دونو سے شعلے خالص آگ سے اور دھوان یعنے ایکبار خالص شعلے بھیجتے ہین اور ایکبار تے دھوان پس
نہین مدد کر سکتے تم ایک دوسرے کی اور نہین باز رکھتے عذاب ایکدوسرے کا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھہ کون
سی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ ڈراتا ہی تمکو شعلے اور دھوین سے تو کہ باز رہو نافرمانی سے اسکے اور اسیکی عبادت کرو
جھٹھلاتے ہو تم دونون فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَکَانَتْ وَرْدَةً کَالدِّهَانِ پس جسوقت پھٹ جاوے آسمان واسطے نزول ملائکہ کے
پس ہوجاوے سرخ مانند نری کے یا مثل روغن زیت کے کہ ہر ساعت رنگ بدلے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھہ
کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ خبر دی تمکو آسمان کے پھٹنے کی اور رنگ بدلنے کی تو کہ یہہ احوال سنکر خوف کھاؤ
اور پناہ ساتھہ اسکے پکڑو جھٹھلاتے ہو تم دونون فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ پس اسدن نہ پوچھا جاویگا
گناہ اپنے سے آدمی اور جن یعنے ادلنے سوال نکرینگے کہ کیا گناہ کیا بلکہ سوال توبیخ کا کرینگے کہ کیون گناہ کیا یا گنہگارو کو
علامت سے پہچان لیوینگے حاجت سوال کی نہو گی یا قبرونسے نکلنے کے وقت نہ پوچھینگے اور وہ جو حق تعالی نے فرمایا ہی
لنسئلنهم اجمعین وہ موقف حساب مین ہوگا کہ سب سے سوال کرینگے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھہ کونسی نعمتون
پروردگار اپنے کے کہ ہول قیامت کا بتادیا تو کہ ایمان اور تقوے پر ثابت رہو کہ نجات انہین مین ہی جھٹھلاتے ہو تم
دونون یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ پہچانے جاوینگے کافر ساتھہ چہرے اپنے کے کہ کالا
ہوگا اور آنکھین کبود یا آثار غم اور اندوہ کا انکی شکل سے ظاہر ہوگا پس پکڑا جاویگا ہر ایک انکا ساتھہ موئے پیشانی کے ایکبار
اور قدمون کے ایکبار یعنے کبھی موئے پیشانی پکڑکر دوزخ کی طرف کھینچینگے اور کبھی پانون پکڑکر گھسیٹینگے اور دوزخ مین ڈالینگے
اوندھے منہ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھہ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ خبر کی تمکو کافرون کے پکڑنے
کی اور دوزخ مین ڈالنیکی تو کہ کفر سے بچو جھٹھلاتے ہو تم دونون جب دوزخ مین مشرکونکو ڈال دینگے تو فرشتے کہینگے
هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یُکَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ یہی ہی دوزخ جو عناد کے سبب جھٹھلاتے تھے ساتھہ اسکے مشرک اور باور

نہین کرتے تھے يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ آنٍ پھرینگے دوزخی درمیان دوزخ کے اور درمیان پانی کھولتے نہایت
گرمی پہنچے ہوئے کے یعنے جب دوزخی آگ مین بہت فریاد کرینگے تو انکو نکال کر ایسے پانی مین ڈالینگے کہ بند بند انکا
جدا ہو جاویگا فی درافت لکھا ہی ہی کلام کریم مین کہ پیوستہ وہ رہینگے جحیم و حمیم مین فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ
پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ آگاہ کر دیا تمکو عذاب سے دوزخیون کے تو کہ کفر سے بچ کر متصف
بایمان ہوکر اُس سے نجات پاؤ جھٹلاتے ہو تم دونون وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ اور واسطے اُس شخص کے کہ ڈرتا
کھڑے ہونے سے آگے پروردگار اپنے کے دو بہشتین ہین یعنے جو کوئی کہ موقف حساب سے ڈریگا اور گناہ نکریگا اوسکو دو جنتین
دینگے جنت عدن اور جنت نعیم اور بعضے کہتے ہین کہ ایک جنت آدمیون کو ملیگی ایک جنون کو اور موضح مین ہے کہ دو باغ
ملینگے بہشت مین سو سو برس کے عرض طول والے انھو مین مکانات زیبا اور حورین رعنا ہونگے حکیم نے کہا ہے کہ
ایک بہشت دینگے بسبب خوف الٰہی اور دوسری بسبب ترک مناہی یا ایک خاص محل ہوگا اُنکے رہنے کا اور دوسرا عام بہشت انعام
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ بہشتین دیگا بسبب ادا طاعت کے اور ترک
معصیت کے تکذیب کرتے ہو تم دونون ای جن اور آدم ذَوَاتَا أَفْنَانٍ دونون بہشتین شاخون والی ہین یعنے درخت بہت
ہین انہین میوون سے لدے ہوئے فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ بہشتین خوب
میوہ دار کی بندونکو عنایت کرتا ہی جھٹلاتے تم دونون فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ بیچ اُن دونون کے چشمے ہین ایک سلسبیل ایک تسنیم
چلتے ہین جہان بہشتی چاہین بالاخانون پر یا نیچے خانون مین اور معالم مین ہی کہ ایک چشمہ آب صاف کا اور ایک شراب لذت کا
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ ایسے چشمے تمہاری راحت اور لذت کے واسطے رواں
فرمانا ہی جھٹلاتے ہو تم دونون فِيهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ بیچ اُن دونون جنتون کے ہر میوے دو قسمین ہین ایک دنیا کی
دیکھی ہوئی سنی ہوئی دوسری عجیب غریب نہ دیدہ نہ شنیدہ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار
اپنے کے کہ طرح طرح کے میوے اور پھل بندون کو کھلاتا ہی جھٹلاتے ہو تم دونون مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ تکیہ دینے والے
بہشتونمین تکیہ کئے ہوئے ہونگے اوپر بچھونے کے استر اُنکے ریشم کے ہین ایک بزرگ سے پوچھا گیا استر تو یہ ہین تو اوپر
چہرے کے ہین کہا نور کے وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ اور میوہ دونون بہشتون کا نزدیک ہی کھڑے بیٹھے لیٹے کا ہاتھ پہنچتا ہی اور
کہتے ہین کہ تکیہ لگائے لیٹے ہونگے اور جس میوے کو جی چاہے گا شاخ اُس درخت کی جھک جاویگی وہ میوہ منہ مین آ رہیگا فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ شاہانہ فرشون پر بٹھاتا ہی اور میوے لذیذ
کھلاتا ہی انکار کرتے ہو تم دونون فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ بیچ محلون اور مکانون اُن بہشتون کے بند رکھنے
والی ہین نظر کو یعنے حورین کہ آنکھ کسی پر سوا اپنے شوہر کے نہین ڈالتین نہین نزدیک گیا اُنکے کوئی آدمی پہلے انس اور جن
بہشت مین یعنے جو حورین کہ واسطے انس کے مقرر ہین ہاتھ کسی آدمی کا اُنکے دامن کو نہین لگا اور جو جن کے لئے
مقرر ہین کسی جن نے تصرف اُنپر نہین کیا فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ
ایسی حورین بندون کو دیتا ہی جھٹلاتے ہو اور باور نہین کرتے تم دونون كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ گویا کہ وہ حورین یاقوت

صاف اور مرجان شفاف ہین فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ حورین اس صفائی
اور پاکی کے تمھارے واسطے پیدا کین جھٹھلاتے ہو تم دونون هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ نہین بدلا نیکی کرنیکا عمل
مین سوا مگر نیکی کرنا ثواب مین یا نہین بدلا کلمہ طیب پڑھنے کا اور اسپر ثابت رہنے کا مگر بہشت حاصل یہہ ہے کہ جزا نیکی کی نیکی
ہی ہے پس طاعت کی جزا درجے ہین اور شکر کی زیادتی اور تقوے کی فرح اور توبہ کی قبول اور دعا کی اجابت اور سوال کے عطا اور
استغفار کی مغفرت اور خوف دنیا کی امن آخرت اور خدمت کی نعمت بحر الحقایق مین ہے کہ نہین بدلا فنا فی اللہ کا مگر بقا باللہ
فردم بگا اسیر تو توجے گا ؛ جو زخمی ہوگا تو وہ سے گا ؛ فنا کا گر جام تو پیے گا ؛ تو جرعہ دیگا می بقی کا ؛ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ
رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ توفیق احسان کی دیتے اور جزا اوسکی مقرر فرمائی جھٹھلاتے
ہو تم دونون اور انکار کرتے ہو وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ اور سوا ان دونون جنتون کے کہ بہشتین مذکور ہوئین یا نیچے انکے دو بہشتین
اور ہین لکھا ہے کہ پہلی دونون بہشتین سونے کی ہین واسطے سابقین کے اور یہہ دو نون چاندی کی واسطے اصحاب یمین کے
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ یہہ دو بہشتین نیکون کے واسطے ٹھہرائین منکر ہوتے
مُدْهَآمَّتٰنِ دونون بہشتین نہایت سبز ہین کمال سبزی کے سبب سیاہی مارتی ہین فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ
پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ ایسی بہشتین سبز دیتا ہے اور سبزی موجب روشنی چشم ہے انکار کرتے ہو
تم دونون فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ بیچ ان دونون بہشتون کے دو چشمین ہین بشدت جوش مارتیوالے فَبِاَیِّ
اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ ایسے دو چشمے ہین تمھارے واسطے مقرر کئے ہین جھٹھلاتے ہو تم دونون
فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ بیچ ان دونون بہشتون کے میوہ ہے اور کھجورین اور انار تخصیص کھجور اور انار کی سبب میوئین
واسطے انکے بڑائی کے فرمائی کیونکہ خرمہ میوہ ہے اور میٹھا ہے اور انار میوہ ہے اور دوائی فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھ
کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ ایسے میوے نافع بندون کو دیتا ہے جھٹھلاتے ہو تم دونون فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ بیچ
ان چارون بہشتون کے اچھی عورتین ہین خوب صورت نیک سیرت فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھ کونسی نعمتون
پروردگار اپنے کے کہ ایسی حورین تمکو دیتا ہے جھٹھلاتے ہو تم دونو حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ حورین ہین بٹھالی ہوئین بیچ خیمون کے
یا مراد خیمون سے حویلیان ہین یا محلات ہین محل وہ گھر ہے جو آراستہ کیا ہو واسطے دلہن اور دولہے کے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا
تُکَذِّبٰنِ پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ ایسی بیبیان پاکیزہ بہشتونکو دیتا ہے جھٹھلاتے ہو تم دونون
لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ نہین ہاتھ لگایا انکو کسی آدمی نے پہلے ان شوہرون کے کہ جنکے نامزد کردین ہین اور جن نے
بلکہ سب باکرہ ہین فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھ کون سی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ حورین پاکیزہ ایمان والون
کے نامزد کرتا ہے جھٹھلاتے ہو تم دونون مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ اصحاب یمین تکیہ کئے ہوئے اوپر قالینو
سبز کے اور بچھونون قیمتی نفیس نادر کے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پس ساتھ کونسی نعمتون پروردگار اپنے کے کہ
ایسی ایسی نوازشین فرماتا ہے جھٹھلاتے ہو تم دونون تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ بہت برکت والا ہے نام پروردگار
تیرے کا صاحب بزرگی اور بخشش و انعام کا اس نام ہی سے عظمت اور بڑائی اسکی ذات مبارک کی دریافت کرلو والا مرتبہ

ع ۳

ذات کا اسکے ایسا نہیں کہ بیان میں آوے عقل سب عقلا کی وہان حیران ہوا ادراک سب کا دشت تحیر میں سرگردان ہی **نظم**

کہون کیا وہ کیا ہی ایسا ہی کہان خیال رسا نارسا ہی وہان کرے درک اسے کسکا ادراک ہے کہ وہ پاک ہی پاک ہی پاک ہے

گمان سے پرے وہم سے دور ہے ورا فکر سے فہم سے دور ہے اور جلال اشارہ بصفات قہریہ اور اکرام بصفات لطیفہ ہیں پس ذوالجلال

والاکرام ایسا نام ہی کہ جامع صفات تمام ہی اسیواسطے اسکو اسم اعظم کہا ہی حصن حصین میں ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے ایک شخص کو سنا کہ وہ کہتا تھا یاذا الجلال والاکرام فرمایا اجابت ہوئی واسطے تیرے پس مانگ جو مانگتا ہو

سورۃ واقعہ مکی ہی چہانوے آیتیں ہیں تین سو اٹھہتر کلمے ہین ایک ہزار سات سو حرف فواصل اسکے لا مدمنہ ہیں

اور ربط اسکا ساتھ سورۂ رحمن کے یہہ ہی کہ اختتام اوسکا بذکر نیران اور جنان تھا آغاز اسکا بذکر

قیامت اور اہوال اسکے کا ہوا

سورۃ الواقعۃ مکیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وهی ست وتسعون ایۃ

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ یاد کر جسوقت واقع ہوگی واقع ہونے والی یعنے قیامت آئیگی لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ نہین ہی بیچ واقع

ہونے اسکے کے جھوٹھ بولنے والا بلکہ جو خبر اسکے آنے کی دیا ہی سچا ہی اور وہ قیامت خَافِضَةٌ نیچے لیجانے والی ہی بہتون

کو اسفل السافلین مین عدل سے رَّافِعَةٌ اونچا کرنیوالی ہی بہتون کو اوپر اعلے علیین کے فضل سے یا نیچا کرنیوالی ہی اعدا

اور اہل نفاق کو اور اونچا کرنیوالی ہی اولیا اور ارباب وفاق کو یا پست کرنیوالی ہی اُن لوگون کو کہ دنیا میں تکبر سے اپنے

آپ کو بلند کرتے ہین اور بلند کرنے والی ہی اُن لوگون کو کہ اس عالم میں اپنے آپ کو پست کرتے ہین اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ

رَجًّا یاد کر جسوقت کہ ہلائی جاویگی زمین ہلائی کر اسطرح سے کہ جو اسپر بنا ہی سب اُکھڑ جاوے گا وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا

اور اُڑائے جاوینگے پہاڑ اُڑائے جانا کر فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا پس ہوجاوینگے بہت کر غبار پراگندہ یعنی غبار ہی کہ شعاع آفتاب

کے سبب روزن در سے نظر آوے وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً اور ہوجاؤگے تم ای مکلفو قسمین تین فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ

مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ پس صاحب دست راست کے کیا ہین صاحب دست راست کے یہہ تعظیم ہی انکی جیسے کہتے ہین کہ

فلانی قوم بزرگ ہی اور کیا بزرگ ہی اور اس استفہام مین معنے تعجب کے بھی ہین اور اصحاب یمین وہ لوگ کہ وقت نکلنے

ذریت کے پشت آدم علیہ السلام سے بیچ داہنے طرف حضرت آدم کے کہڑے تھے یا وہ لوگ ہین جنکا اعمال نامہ

دست راست مین دینگے لوگ کہ بہشت میں یمین عرش سے چلے جاوین اور بعضون نے کہا ہی کہ یمین برکت کی معنے میں اور برکت

مین یعنے یہہ لوگ میمون اور مبارک قدم ہین وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ اور صاحب دست چپ کے کیا ہین صاحب دست چپ کے

اور دست چپ والے وہ لوگ ہین جو وقت اخراج ذریات کے بائین طرف حضرت آدم کے تھے یا وہ لوگ ہین

جنکے اعمال نامے دست چپ مین دینگے لوگ کہ دوزخ میں چلے جاوین اور دوزخ چپ عرش ہی اور بعضون نے کہا ہی

مشائمہ الشئام سے ہی یعنے وہ گروہ شوم اور نامبارک قدم ہین وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ اور آگے نکل جانے والے

سب گروہون سے یا آگے جانے والے بہشت مین آگے نکل جانے والے ہین ایمان میں جیسے ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم ہین اور انبیاؤن سمیت یا مثل ابوبکر اور علی مرتضی رضی اللہ عنہما کے کہ پہلے ایمان لائے ہین یا وہ لوگ

ہین جنھون نے دو نون قبلون کی طرف نماز پڑھی ہی یا بوصف جہاد مین آگے بڑھے رہتے ہین یا جو سبقت کرتے ہین
تکبیر اولی مین أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ یہہ لوگ ہین مقرب برحمت الٰہی اور بکرامت نامتناہی فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ بیچ بہشتون
کے جو مشتمل ہین طرح طرح کی نعمتون پر ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ بڑی جماعتین ہین پہلونمین سے یعنے انبیاء گذشتہ کی
امتین وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ اور تھوڑے ہین پچھلونمین سے یعنے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل یہہ ہی کہ سابقین پہلے
امتون کے زیادہ ہین اس امت کے سابقین سے تبیان مین لکھا ہی کہ مراد انسے لوگ ہین جو انبیاؤنکی خدمت مین ایمان
لاکر حاضر ہوئے ہین نہ تمام امت اسواسطے کہ امت ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب امتون سے زیادہ ہی چنانچہ
حضرت نے فرمایا ہی کہ انا اکثر الناس تبعا یوم القیمۃ اور حدیث بریدہ مین مذکور ہی کہ بہشت والے ایک سو بیس صفین ہونگے اسی
صفین اس امت کی اور چالیس صفین اور تمام امتون کی الغرض یہہ سابقین پہلے پچھلے بہشت مین ہونگے عَلَىٰ سُرُرٍ
مَّوْضُونَةٍ اوپر پلنگون بنے ہوئے سونے کے تارون جڑے ہوئے موتی اور یاقوت اور زمرد سے مُّتَّكِئِينَ عَلَيْهَا
مُتَقَابِلِينَ تکیے کئے ہوئے اوپر ان پلنگون کے آمنے سامنے تاکہ ایک دوسرے کو دیکھکر خوش ہون يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ
مُّخَلَّدُونَ پھرینگے اوپر انکے واسطے خدمت کے لڑکے ہمیشہ رہنے والے اور ہم عمر لڑکپن کے کیونکہ خدمت گذار لڑکا اچھا
تر ہی بڑے سے اور وہ لڑکے پوشاک زرین سجے زیور پہنے ہونگے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی
کہ وہ لڑکے مشرکون کے ہین کہ بہشتیونکی خدمت کے واسطے مقرر ہوئے ہین پھرینگے وہ بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ
ساتھ آبخورون کے اور آفتابونکے اور پیالونکے شراب صاف سے یا مے سے کہ جاری ہی بہشت مین لَّا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا
وَلَا يُنزِفُونَ نہ سر دکھائے جاوینگے اس شراب سے اور نہ بے عقل اور بیہوش ہوکر بیجا بولینگے وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ اور
پھرینگے وہ لڑکے ساتھ میوون کے اس قسم سے کہ پسند کرینگے وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ اور ساتھ گوشت جانور پرندون کے
اس قسم سے کہ چاہینگے بھنے ہوئے کباب یا پکے ہوئے قورمین اور گوشت پرندونکا اسواسطے کہ فرمایا افضل اللحوم ہی وَحُورٌ عِينٌ
كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ اور اوپر سابقین کے جنت مین پھرینگی خدمت کے واسطے عورتین گوری اچھی آنکھون والی
کہ ہونگی لطافت اور صفائی مین مانند مروارید پوشیدہ کے بیچ صدف کے کہ نہ بیٹھا ہی اسپر غبار اور نہ پہنچا ہی اسکو دست اغیار
جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ بدلا دیتے ہین ہم انکو بدلا دینا کر بسبب اس چیز کے کہ عمل کرتے تھے وہ دنیا مین لَا يَسْمَعُونَ
فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا نہ سنینگے بیچ بہشت کے باتین بیہودہ نہ وہ کلام کہ موجب گناہ ہو جیسے فحش اور دشنام إِلَّا
قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا مگر سنینگے کہنا سلام سلام تکرار اس لفظ کا دلیل ہی کہ بہشتی مدام سلام سلام کہینگے وَأَصْحَابُ
الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ اور اصحاب داہنے ہاتھ والے کیا ہین اصحاب داہنے ہاتھ والے یعنے کیا بزرگ ہین اور وہ ہونگے
فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ بیچ بیریون کانٹے دور کئے ہوئے کے بخلاف دنیا کے کہ جو درخت کنار ہی پر خار ہی لکھا ہی کہ طائف مین ایک
جنگل ہی مسلمانون نے دیکھکر کہا کہ کیا اچھا ہو جو مثل اسکے ہمین ملے یہہ آیت نازل ہوئی کہ بہشتیون کے واسطے کنار بے خار
ہونگے وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ اور درخت کیلے کے کہ میوے انکے تہ بتہ ہونگے جڑسے تا شاخ میوونسے لدے ہونگے
وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ اور سایہ کھینچا ہوا ہمیشہ رہیگا زائل نہوگا مراد ظل سے راحت اور آرام ہی وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ اور پانی گرا

ہوا یعنے جنت عدن سے گریگا اور جنتون پر وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ اور میوہ بہت نہ کاٹا گیا یعنے کسی
زمانے مین منقطع نہو گا بخلاف میوہ دنیا کے کہ کسی فصل مین ہوتا ہے کسی مین نہین اور نہ منع کیا گیا یعنے کسی نوع کھانا اُسکا
منع نہین بخلاف میوے دنیا کے کہ بے مول نہین ملتا وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ اور بچھونے بلند کئے ہوے یعنے بقیمت یا بلند مرتبے بعضون نے
کہا ہے کہ فرش کنایت عورتون سے ہے اور مرتبہ بلند تختون پر بیٹھی ہوئی ہین إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً تحقیق ہمنے پیدا کی ہین عورتین
عجب پیدا کرنا کہ دنیا کی بڑھیان جوان کر دی ہین فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا پس کیا ہے ہمنے اُنکو کواریان یعنے جب اُنکے خاوند
اُنکے پاس جاوینگے کواریان پاوینگے عُرُبًا سوہاگنین یا اپنے خاوندون کی عاشق یا باناز اور کرشمے والیان یا شیرین سخن
أَتْرَابًا ہم عمر تینتیس برس کی سب اور شوہر بھی اُنکے اسی عمر کے لکھا ہے کہ لڑکیون جو بہشت مین لیجاتے ہین تو اسی عمر کی کر کر شوہر
دیتے ہین اور بوڑھیاؤن کا بھی یہی سن وسال کردیتے ہین پھر وہ اگر دنیا مین خاوند نہین رکھتین یا خاوند رکھتی ہین لیکن وہ بہشتی
نہین ہین جیسے فرعون کی جورو تو کسی ایک بہشتی کو دیتے ہین اور اگر شوہر اُنکے بہشتی ہین تو انہین کو دیتے ہین اور اگر ایک شوہر
سے زیادہ رکھتی ہون اور سب وہ بہشتی ہون تو آخر کے شوہر کے حوالے کرتے ہین اور فرماتا ہے حق تعالے کہ اُن عورتون
کو پیدا کیا ہمنے لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ واسطے اصحاب دست راست کے اور گویا سائل پوچھتا ہے کہ کیا ہے اصحاب دست راست کے
پھر حق تعالی فرماتا ہے کہ وہ ثُلَّةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَثُلَّةٌ مِنَ الْآخِرِينَ جماعتین بہت ہین پہلوںین سے اور جماعتین بہت ہین
پچھلوںین سے اسباب نزول مین ہے کہ جب وہ پہلی آیت ثلة من الاولین وقلیل من الآخرین نازل ہولی تو حضرت امیر المؤمنین
عمر فاروق رضی اللہ عنہ روئے اور کہا یا رسول اللہ ہم تمہارے پر ایمان لائے اور ہم مین سے نجات نہین پانے کے مگر تھوڑے حق تعالے
نے یہہ آیت نازل کی کہ ثلة من الآخرین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر کے روبرو پڑھی حضرت عمر نے کہا رضینا
عن ربنا راضی ہوئے ہم پروردگار اپنے سے پھر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام سے مجھ تک ایک ثلہ ہے اور
اور مجھ سے قیامت تک ایک ثلہ اور اور حدیث مین آیا ہے کہ ارجو ان تکونوا نصف اہل الجنۃ اور صحیح حدیث کے روایت کئی گئی
ہے کہ اہل بہشت کی ایک سو بیس صفین ہونگی انہین سے اسی اس امت کی ہونگی اور چالیس اور امتون کی یہان سے معلوم
ہوتا ہے کہ کوئی اس امت کا دوزخ مین نجاویگا فرد دوزخ کی آگ سے ہیرافت پھر انکو کیا ڈر جنکے نبی ہین ایسے ہمراہ
روز محشر وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ اور صاحب دست چپ کے کیا ہین صاحب دست چپ کے یعنے کیا خوار اور بے اعتبار
اسدن ہونگے فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ آتش سوزان کے یا باد گرم کے وحمیم اور پانی گرم کے لکھا ہے کہ حرارت سموم کی جب
اُنکے رگ و ریشے کو جلادیگی تو پناہ پکڑینگے ساتھ حمیم کے جیسے دنیا مین گرمی کے مارے پانی ڈھونڈتے ہین پھر حمیم مین جب
پڑینگے تو زیادہ ایذا پاوینگے پھر سائے مین جاوینگے اس سایہ کو حق تعالے فرماتا ہے کہ وَظِلٍّ مِنْ يَحْمُومٍ لَا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ
اور سایہ سیاہ دھوین گرم سے نہ ٹھنڈا اور سایون کی مانند اور نہ نفع اور راحت پہنچانے والا یعنے کہتے ہین
کہ یحموم پہاڑ ہے دوزخ مین اُسکے سایہ مین دوزخی پناہ پکڑینگے اور یہہ عذاب اُنکو اسواسطے ہے کہ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ
مُتْرَفِينَ تحقیق وہ تھے پہلے اس سے دنیا مین ناز ونعمت مین پلے ہوئے اور تنعم اُنکا تھا محرمات اور تابع شہوات وَكَانُوا
يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيمِ اور تھے اصرار کی کرتے اوپر گناہ بڑے کے کہ شرک ہے یا اقامت کرتے تھے اوپر خلاف قسم

بڑی سکے پاسوگند دروغ کھاتے تھے کہ حشر نہیں ہوئیگا وکانوا یقولون ائذا متنا وکنا ترابا وعظاما ءانا لمبعوثون اور تھے
کہ کہتے تھے کیا جب مر جاوینگے ہم ہو جاوینگے ہم مٹی اور ھڈیاں بن گوشت پوست کے کیا ہم پھر اٹھائے جاوینگے قبروں سے
اور زندہ ہونگے استفہام کا تکرار واسطے مبالغے کے ہے انکار او اٰباؤنا الاولون کیا باپ ہمارے پہلے بھی اٹھینگے قل ان الاولین
والاٰخرین لمجموعون الی میقات یوم معلوم کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جواب میں انکے کہ تحقیق پہلے باپ تمہارے اور سوا انکے
اور لوگ اور پچھلے تم اور سوا تمہارے اور البتہ جمع کئے جاوینگے طرف وقت مقرر ہوئے ایکدن معلوم کے کہ قیامت ہے یا جمع کئے جاوینگے
قبروں سے واسطے میقات حشر کے کہ روز معلوم ہے یا جمع کئے جاوینگے مکان حساب میں یا زمان حساب میں اسدن کہ معلوم ہے حقتعالی کو
ثم انکم ایها الضالون المکذبون پھر تحقیق تم اے گمراہو جھٹلانے والو بعث اور نشور کو یہہ خطاب مکے والوں کو اور مثال انکے
کو ہے کہ تم قیامت کو لاٰکلون من شجر من زقوم البتہ کھانیوالے ہو درخت سیہنڈ جیسے کے سے یعنے تمکو جلاوینگے اور اس درخت
سے کھلاوینگے فمالئون منها البطون پس بھرنیوالے ہو پھل اس درخت کے سے پیٹوں کو فشاربون علیه من الحمیم پس
پینے والو ہو اوپر زقوم کے گرم پانی سے لکہا ہے کہ عذاب بھوکہ کا دوزخیوں کو دینگے کہ بھرلینگے پیٹ اپنے زقوم سے پھر پیاس
غلبہ کریگی آب گرم پلاوینگے فشاربون شرب الهیم پس پینے والے ہو جیسے مانند پینے پیاسے اونٹوں کے کہ مدتنک پانی پیا
یا مثل ریت کے کہ جتنا پانی ڈالو سو گھٹتا جاوے کچھ اثر ظاہر نہو حاصل یہہ ہے کہ دوزخی کتناہی حمیم پئینگے پیاس انکی نہ بجھیگی
هٰذا نزلهم یوم الدین یہہ کھانا پینا مہمانی ہے انکی دن جزا کے کہ واسطے مہمان کے پہلے جو حاضر کرتے ہیں بعد اسکے اور طرح
طرح کے کھانے پینے دوزخ کے جو انکو کھلاوینگے بیان انکے عذاب اور سختی کا نہیں ہوسکتا پناہ میں رکھے اللہ نحن
خلقناکم فلولا تصدقون ہمنے پیدا کیا تمکو پہلے اور تم اسکا اقرار کرتے ہو پس کیونکر نہیں باور کرتے تم پچھلے پیدا کرنے کو کہ بعد
مرگ ہے جو عقل رکھتا ہے اسپر ظاہر ہے کہ جسنے پہلے بنایا ہے اسکو پھر جلانا کیا دشوار ہے افرءیتم ما تمنون کیا دیکھا تمنے پانی کو کہ ٹپکاتے
ہو رحم زنمیں ءانتم تخلقونه ام نحن الخالقون کیا تم پیدا کرتے ہو بچوں کو اس سے یا ہم ہیں پیدا کرنیوالے انکے اور تم آپ اقرار
کرتے ہو اسکا کہ خالق خلق کا میں ہوں کیونکہ جیسا تم چاہتے ہو ویسا بچہ پیدا نہیں ہوتا بلکہ جیسا میں چاہتا ہوں ویسا ہوتا
نحن قدرنا بینکم الموت وما نحن بمسبوقین ہمنے بعد پیدا کرنے تمہارے مقدر اور مقرر کیا ہے درمیان تمہارے زمانہ موت
ہر ایک کے اور نہیں ہیں ہم عاجز پیچھے رہ گئے یعنے کسیکو ہمارے حکم پر سبقت نہیں اور موت جو مقرر کر دی ہے اس سے
چھٹکارا نہیں اور یہہ مرگ ہمنے مقدر کی ہے علٰی ان نبدل امثالکم اوپر اسبات کے کہ بدل ڈالیں ہم مثلیں تمہاری یعنے
تمہیں ماریں اور اور ونکو پیدا کریں وننشئکم فیما لا تعلمون اور پیدا کرینگے دوسری بار تمکو بیچ اس صورت کے جسے
کہ نہیں جانتے تم آج یعنے کافروں کو بری شکل اور مسلمانوں کو اچھی صورت سے ولقد علمتم النشاة الاولٰی فلولا تذکرون
اور البتہ تحقیق جانتے تھے تم پیدایش پہلی کو کہ نطفہ سے علقہ ہوئے تا آخر اور اسپر اقرار رکھتے ہو پس کیوں نہیں نصیحت
پکڑتے اور حقتعالی کو قادر پیدا کرنے پر پچھلے نہیں جانتے کیونکہ جو پہلی آفرینش پر قادر ہے وہ پچھلی پیدایش پر کب عاجز ہوگا
افرءیتم ما تحرثون کیا پس دیکھا تمنے جو بوتے ہو ءانتم تزرعونه ام نحن الزارعون کیا تم اگاتے ہو تخم کو یا ہم اگانیوالے ہیں
حرث کہ بونا ہے بیج کا فعل بندے کا ہے اور زرع کہ کھیتی سرسبز کرنا اور اگانا تخم کا ہے فعل اللہ تعالے کا ہے لو نشاء

لجعلنہ حطاما فظلتم تفکہون اگر چاہیں ہم البتہ کر دیویں ہم اس چیز کو کہ بویا ہی ریزہ ریزہ بیٹے پھلنے سے یا گھاس بن دانے
کی پس جاؤ تم باتیں بناتے اور اندوہناک یا کوشش اپنے سے پشیمان ہو اور کہو انا لمغرمون تحقیق ہم تاوان کئے گئے
ہین اور پڑھا ہی ابوبکر نے ءانا لمغرمون ساتھ ہمزہ استفہام کے بل نحن محرومون بلکہ ہم محروم ہوگئے روزی سے افرأیتم الماء
الذی تشربون کیا پس دیکھا تم نے پانی جو پیتے ہو پیاس بجھنے کے واسطے اور زندگانی تمہاری اپنی ءانتم انزلتموہ من المزن
ام نحن المنزلون کیا تم نے اتارا ہی اسکو بادل سفید سے یا ہم اتارنے والے ہین پانی شیرین لطیف کو لو نشاء جعلنہ اجاجا فلولا
تشکرون اگر چاہیں ہم کر دیویں اس پانی کو کڑوا اور نفع اسکا دور کر دیویں پس کیوں نہیں شکر کرتے تم ہمارا اس نعمت پر افرأیتم
النار التی تورون کیا پس دیکھا تم نے آگ کو جو روشن کرتے ہو تم ءانتم انشأتم شجرتہا ام نحن المنشئون کیا تم نے
پیدا کیا ہی درخت اس آگ کا کہ مرخ اور عفار ہی یا ہم ہین پیدا کرنے والے اہل بوادی ایک شاخ درخت مرخ کی لیتے تھے ایک عفار
کی دونون کو ملا کر گھستے تھے حق تعالی ان دونون شاخون تر ہین سے پانی کی جگہ آگ نکالتا تھا سمجھ لیجئے کہ مرخ باول
مفتوح اور ثانی ساکن نام درخت کا ہی اور نیچے کی شاخ کو کہتے ہین ان دو شاخون کو آپس مین گھسین اور آگ نکلے
اور عفار باول مفتوح و تشدید فا نام درخت ہی اور اوپر والی شاخ کو کہتے ہین ان دو شاخونکو آپس مین ملا کر گھسین اور آگ پیدا ہو
نحن جعلنہا تذکرۃ ومتاعا للمقوین ہم نے پیدا کیا ہی آگ کو نصیحت کر جو واسطے دیکھنے آتش دوزخ کو یاد کرین اور فایدہ سے یعنی
سبب نفع پکڑنے کا واسطے مسافرون کے بعضون نے تذکرہ معنی تبصرۃ کہا ہی یعنی بنایا ہی اسکو تبصرہ تو کہ اہل بصیرت
جانے کہ جو درخت سبز و تر سے آگ نکالتا ہی وہ اگر شجر و حجر و بہار کو بعد خشک اور پژمردگی کے تر و تازہ فرماوے تو کیا عجب ہی
فرد ابعد مرنے کے جلا دیگا اور یہ امین ہمیشہ نہین ہی یا روہ اور مسافرونکو بیان فرمایا مقیمون کو ترک کیا بہ الاکتفا باحد الضدین کے
جیسے سرابیل تقیکم الحر فسبح باسم ربک العظیم پس پاکی بیان کر ساتھ نام پروردگار اپنے بزرگ کے فلا اقسم بمواقع النجوم
پس قسم کھاتا ہون مین ساتھ گرنے تارونکے یا مواقع سے معنی مغارب ہی یعنی ساتھ ڈوبنے تارونکے اور ڈوبنا دلیل اوپر وجود ڈوبانے
والے کے ہی یا بمعنے مطالع ہی یا مجاری کہ ان سب مین قدرت کاملہ الہی ظاہر ہی یا مواقع بمعنے اوقات نزول ہی اور نجوم قرآن
شریف ہی حق تعالی نے اوقات نزول قرآن شریف کی قسم کھائی ہی یا مواقع دل انبیاؤن کے ہین کہ مورد انوار الہیہ ہین یا نجوم
قرآن ہی اور موقع قلب مبارک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اگرچہ ایک ہی دل ہی لیکن نجوم قرآنی بہت ہین ہر نجم کا گویا
ایک موقع ہی اور قرات امام حمزہ و کسائی کی مؤید اسکی ہی کہ انہون نے بموقع النجوم پڑھا ہی اور نزول قرآن دل مقدس
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین نص سے ثابت ہی کہ نزل بہ الروح الامین علی قلبک ہی یا مواقع سے مراد مساجد اور رفقا
اصحابون کے ہین کہ انکو ستارون سے مشابہت ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی اصحابی کالنجوم یا مواقع نجوم
ستارون کی ہین کہ بروج آسمان ہین والسماء ذات البروج یا شعلے ستارون کے ہین کہ رجم شیاطین ہی وانہ لقسم لو تعلمون
عظیم اور تحقیق وہ کہ اللہ تعالے نے ساتھ اوسکے قسم کھائی ہی البتہ قسم ہی اگر جانو تم بڑی اور معتبر اور جواب قسم
کا یہ ہی انہ لقرآن کریم تحقیق وہ جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھتے ہین ہر آینہ قرآن ہی کرامت والا نفع مند یا عزت والے
کہ اسمین ایسے علم ہین کہ بہتر معاش اور معاد کے حق مین کام آوین یا قرآن گرامی ہی نزدیک اللہ کے اور فرشتون کے اور مومنون

کے یا حافظ اور قاری اسکا معزز اور مکرم ہی اور وہ قرآن شریف لکھا ہی فِی کِتٰبٍ مَّکْنُوْنٍ بیچ کتاب پوشیدہ اور
نگاہ رکھی گئی کے نزدیک خدا کے یعنے لوح محفوظ مین لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ نہ ہاتھہ لگاوے اُس لوح کو یعنے خبردار
نہون اُس چیز سے کہ اوسمین لکھی ہی مگر پاک یعنے فرشتے کہ پاک ہین بُری صفتون سے یا ضمیر لا یمسہ کی عاید ہی طرف
قرآن کے اور مراد اِس سے مصحف ہی یعنے نچھووین مصحف کو مگر پاک لوگ اور یہان نفی بمعنے نہی ہی یعنے جنب اور محدث کو
چاہئے کہ مس کرین مصحف کو سمجھلیجے کہ نزدیک امام اعظم کے محدث اور جنب اور حایض ونفساء مس مصحف نکرین مگر بغلاف منفصل
اور امام مالک اور شافعی والے حمل مصحف اور مس محدث اور جنب اور حایض کو تجویز نہین کرتے اور حنابلہ کہتے ہین کہ جنب اور
محدث کو حمل اور مس مصحف روا ہی اور حایض کو نہین اور نوادر مین مذکور ہی کہ جنب اور حایض کو بقول امام ابو یوسف جایز ہے
لکھنا قرآنکا اگر لوح زمین پر ہو اور امام محمد کے نزدیک کسی وجہ سے روا نہین اور بعضے مس کو حمل قرات پر کرتے ہین ابن عمر رضی اللہ
عنہما سے منقول ہی کہ دوست تر میرے نزدیک یہہ ہی کہ قرآن نہ پڑھے مگر پاک محمد بن فضل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ مراد اِس
طہارت سے توحید ہی یعنے قرآن نپڑھے مگر مومن اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد مس سے اعتقاد ہی یعنے معتقد قرآن کے نہین مگر
پاکیزہ دل کہ مومن ہین یا عمل کرنیوالے قرآن پر مراد ہین یعنے نگاہ رکھنے والے احکام قرآن کے نہون مگر وہ لوگ کہ پاک صاف
ہین کدورت شرک سے یا جاننے والے معانی قرآن کے مراد ہین یعنے تفسیر اور تاویل قرآن شریف کی نہین جانتے مگر وہ
لوگ کہ جنکو صفائے سر حاصل ہی حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ پاکی سر یعنی ماسوی اللہ ہی لنظم آئینہ سر کو
پہلے کر صاف ز انکار خیال ماسوی سے تا ذوق اُٹھائے رافتا توئے معنے کلام کبریا سے بحر الحقایق مین ہی کہ اسرار
قرآن نہین کھلتے مگر اُس کسیکو کہ پاکیزہ ہو لوث توہم غیر اور غیریت سے اور مقام شہود کو پہنچکر مرات کائنات مین مشاہدۂ ذات
کرے اور معنی سوا فناے شاہد المشہود اور استہلاک قاصد بمقصود نابود ہی فہم و تا نہو گا فنا ز خود راقت کہ بارگاہ خداوند کہکا
حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے جلد ثالث کے مکتوب چہارم مین لکھا ہی کہ مساس نکرے اسرار مکنونہ قرآنی کو مگر وہ
جماعت کہ لوث تعلقات بشریت سے پاک ہوا اور رمز دوسری ایمین یہہ کہ قرآن کو نچاہیے کہ پڑھین مگر وہ گروہ کہ نفوس انکے
ہوا و ہوس سے مزکی ہون اور شرک جلی اور خفی اور آلہۂ آفاقی اور انفسی سے مطہر ہون بیان اسکا یہہ ہی کہ مناسب حال
مبتدی سلوک ذکر ہی اور نفی ماسوائے مذکور یہانتک کہ کچھہ ماسوا سے علم اسکے نرہے اور کچھہ چیز غیر حق سبحانہ سے
مراد اسکی نہو اگر بتکلیف اشیا کو یاد دلاوین یاد اسکو نہ آوے اور مقصود اسکا نہو جو یہہ حالت پیدا ہو شرک سے پاک
آلہۂ آفاقی اور انفسی سے آزاد ہوا اسوقت سزاوار ہی کہ بجائے ذکر تلاوت قرآن کرے اور بدولت قرآن ترقیات
فرماسے پہلے حصول اسحالت کی کہ گذری تلاوت قرآن کرنا داخل اعمال ابرار ہی اور بعد حصول اس حالت کے
منجملہ اعمال مقربین چنانچہ ذکر پہلے حصول اس نسبت کی اعداد عمل مقربین سے تہا اور اعمال ابرار منجملہ عبادات ہی اور اعمال
مقربین منجملہ تفکرات اور تفکر ایک ساعت بہتر ہی عبادت ہفتاد و شش سال سے تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ ستۃ وسبعین سنۃ اور تفکر عبادت جانا ہی باطل سے
طرف حق کے جسقدر کہ فرق درمیان ابرار اور مقربین کے ہی عبادت اور تفکر مین انکے بہی اسیقدر تفاوت ہی سمجھ لیجیے کہ جو ذکر مبتدیکا اعمال مقربین مین شمار ہی
وہ یہہ ہی کہ شیخ کامل مکمل سے اخذ کیا ہوا اور مقصود اسکا سلوک طریقت ہو والا وہ ذکر بھی منجملہ اعمال ابرار ہی واللہ سبحانہ اعلم بالصواب

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ قرآن اُتارا گیا ہے پروردگار عالمون کی طرف سے اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ کیا پس
قرآن ہی تم اے اہل مکہ سستی کرتے ہو یا انکار کرتے ہو یا ایمان نہین لاتے وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ اور کرتے ہو تم
روزی اپنی قرآن سے یہہ کہ تم جھٹلاتے ہو فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ پس کیون نہین جسوقت کہ پہنچتی
ہی جان حلق کو وقت مرگ کے اور تم اُسوقت دیکھتے ہو مرنے والے کو وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ
اور ہم بہت نزدیک ہین طرف اُس مرنے والے کے تم سے لیکن نہین دیکھتے تم اور نہین جانتے اور وہ قریب ساتھ
علم اور قدرت اور رویت کے ہی فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ پس کیون نہین اگر ہو تم غیر جزا دیئے
گئے قیامت مین پھیر لاتے جان کو جسم مین اگر ہو تم سچے حاصل آیت کا یہہ ہے کہ اگر ہو تم راست گو حشر اور جزا کے انکار مین تو کیون
نہین پھیر لاتے روح کو جسد مین دم مرگ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ پس اگر وہ ہے مرنے والا مقربون سے اللہ کو جو سابقین ہین
فَرَوْحٌ پس اُسکو راحت ہے یا رحمت ہے آسانی کی یا چھٹکارا ہے غم سے یا بخشش ہے گناہ سے یا کشادگی ہے تنگی سے اور یہہ سب
چیزین قبر مین ہین یا قیامت مین وَّرَيْحَانٌ اور رزق حلال ہے یا خوشبو یا تحفہ ملائکہ یا نماز تو اور یہہ سب بہشت مین ہین
وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ اور بوستان ہے نعمت والا وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ اور جو اگر ہے وہ مرنے والا اصحاب
داہنی طرف والون سے پس سلامتی ہے تجھکو اے وہ کوئی کہ ہے تو صاحب داہنی طرف والون کے سے یا یہہ ہے کہ سلام تجھ پر اے
محمد اصحاب یمین سے کہ بھائی تیرے ہین یا مژدہ سلامتی ہے تجھکو اُنسے یعنی تو خوش ہو کہ یہہ سلامت ہین عذاب آفت سے
وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ اور جو یہہ ہے کہ اگر ہے وہ مرنے والا جھٹلانے والون پیغمبر خدا
اور رسول کو گمراہون راہ حق سے پس اسکو مہمانی ہے بیچ گرم پانی سے دوزخ کے اور داخل کرنا ہے دوزخ کا بیچ دن قیامت
اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ تحقیق یہہ جو بیان کرومونکا احوال بیان کیا البتہ وہ سچ اور یقین ہے شک و شبہ اسمین نہین فَسَبِّحْ بِاسْمِ
رَبِّكَ الْعَظِيْمِ پس پاکی بیان کر ساتھ نام پروردگار اپنے بزرگ کے جو لائق اُسکے کبریائی اور بڑائی کے ہو یا نماز پڑھ
ساتھ ذکر پروردگار اپنے کے یا سبحان ربی العظیم کہہ حدیث مین وارد ہے کہ بعد نزول اس آیت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اجعلوها فی رکوعکم پڑھا کرو تم سبحان ربی العظیم بیچ رکوع نماز اپنے کے سورة حدید مدینے مین نازل ہوئی انتیس
آیتین ہین یا چھ سو چوالیس کلمے اور دو ہزار چار سو چھہتر حرف ہین فواصل اُسکے چار حرفون پر ہین اور ربط اسکا ساتھ سورة واقعہ کے یہہ ہے
کہ اختتام اُسکا بذکر تسبیح الہی تھا آغاز اسکا بھی ساتھ تسبیح حق تعالی کے ہوا

سورة الحديد مدنية وهى | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | تسع وعشرون اٰية

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پاکی بیان کرتا ہے واسطے اللہ کے جو کچھ بیچ آسمانون کے ہے فرشتون اور ستارون وغیرہ سے
اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے حیوانات اور جمادات اور نباتات وغیرہ سے یا نماز پڑھتے ہین واسطے خدا کے جو آسمانون مین ہین فرشتے
اور جو زمین مین ہین مومنون سے وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور وہی ہے زبردست حکمت والا لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ واسطے اُسکے ہے
بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی کہ وہی بنانے والا ہے انکا اور تصرف کرنے والا يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
جلاتا ہے اور مارتا ہے دنیا مین اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے جسے چاہے مارے جلاوے هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وہی ہے سب سے پہلے

اور سب کا بنانیوالا قدیم ازلی کہ اول اسکے کی ابتدا ہی نہین اور وہی ہی سب سے پیچھے باقی ابدی کہ آخر اُسکے کو انتہا ہی نہین فرد
نہ اول کو اسکے بدایت کہین نہ آخر کو اُسکے نہایت کہین وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ اور وہی ہے سب سے ظاہر دلیلون کے سبب سے
چھپا ہوا کہ وہم اور خیال مین گنجایش نہین آثار و ظاہر ہی اگرچہ قدرت اُسکی نہ مخفی ہی واسطے حقیقت اُسکی نہ سمجھ لیجیے کہ آدمی کے
حق مین چار گروہ عالم بشریت کام آتے ہین پہلا وہ گروہ ہی کہ اول حال مین اسکے کام آوے جیسے مان باپ دوسرا وہ جو آخر زندگی
مین دستگیری کرے جیسے آل و اولاد تیسرا وہ کہ ظاہر شریک حال ہو جیسے دوست یار مصاحب چوتھا وہ جو چھپی معاش
رکھے جیسے جورو اور لونڈیان پس گویا کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ اعتماد اُنپر مت کرو اور اپنا کارساز اُنھون کو نجانو کہ اول مین ہون
جو تمھین عدم سے وجود مین لایا ہون اور آخر مین ہون میری ہی طرف تمھارے سب کی بازگشت ہوگی اور ظاہر مین ہون
صورتین تمھاری کیا اچھے ڈول کی مین نے بنائی ہین اور باطن مین ہون دلو نمین تمھارے کیا کیا اسرار حقایق رکھے ہین مین نے
نظم اول تو ئی آخر تو ئی نہ ظاہر تو ئی باطن تو ئی نہ یہ تو ئی نہ وہ تو ئی تو ہر حال مین نہ دیکھا تو ای بے چند و چون نہ اول ہی تو بے ابتدا
آخر ہی تو بے انتہی نہ ظاہر نقل سے بری باطن فکر سے برون نہ بحر الحقایق مین ہی کہ اول ہی عین آخریت مین اور آخر ہی عین
اولیت مین اور ظاہر ہی عین باطنیت مین اور باطن ہی عین ظاہریت مین شیخ ابو سعید خراز قدس سرہ سے پوچھا کہ اللہ سبحانہ
کو کس چیز سے پہچانا تم نے کہا اس سے کہ ضدین جمع فرمائی ہین پھر یہہ آیت پڑھی اور کہا کہ متصور نہین ہی جمع اضداد
حیثیت واحدہ مین مگر اُسی واحد مین نظم وہ ہی اول اور اول مین آخر نہ وہ باطن ہیگا اور باطن مین ظاہر نہ وراء سب سے
ہی اور سب مین متوار نہ عجب کچھہ اُسکے ادراک مین اسرار نہ ہی سب کے ساتھہ اور سب سے جدا ہی نہ ہی سب مین ظاہر اور سب سے
چھپا ہی وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اور وہ ساتھہ سب چیزون کے دانا ہی اول اور آخر اُسکے علم مین برابر ہی ظاہر اور باطن ایک ہی
هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ وہی ہی جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو اپنی قدرت
سے بیچ چھہ دن کے تو کہ فرشتے انکا بنانا دیکھین پھر قصد کیا اوپر تدبیر عرش کے اور وہان جو کچھہ چاہا کیا يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي
الْأَرْضِ جانتا ہی جو کچھہ داخل ہوتا ہی بیچ زمین کے جیسے تخم اور قطرے مینہہ کے اور خزانے اور مردے وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا اور
جانتا ہی جو کچھہ نکلتا ہی زمین سے مثل پیڑ بوٹے کے اور کانون کے اور دفینون کے دنیا مین اور بعضے خزانونکے اور تمام مردون کے
آخرت مین وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ اور جانتا ہی جو کچھہ اترتا ہی آسمان سے جیسے مینہہ اور اولے اور برق اور فرشتے اور احکام وَمَا
يَعْرُجُ فِيهَا اور جو کچھہ کہ چڑھتا ہی اور داخل ہوتا ہی بیچ آسمان کے جیسے اعمال صالحہ اور دعائین اور فرشتے لکھنے والے
عمل بندون کے وَهُوَ مَعَكُمْ اور وہ ساتھہ تمھارے ہی علم اور قدرت سے عام اور فضل اور رحمت سے خاص أَيْنَ مَا كُنْتُمْ جہان ہو تم
معیت اُسکے علم اور قدرت کی کسی حال مین جدی نہین اور یہہ معیت عقل سے دریافت نہین ہوتی بلکہ ذوق اسکا کشف سے انتہا
تک وہ یہہ معیت بیان سے ہی افزون نہ کہ زمان و مکان سے ہی بیرون وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ اور اللہ تعالے ساتھہ اُس چیز کے کہ کرتے
ہو تم دیکھتا ہی اور اُس کی جزا دیگا لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ واسطے اسیکے ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی وَإِلَى اللَّهِ
تُرْجَعُ الْأُمُورُ اور طرف اللہ تعالی کے پھیرے جاتے ہین سب کام يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ داخل کرتا ہی
رات کو بیچ دن کے ایام گرما مین اور داخل کرتا ہی دنکو بیچ رات کے ایام سرما مین وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ اور وہ جانتا ہی سینے

معیت

دال

والی بات کو جو جیسی ہوں آمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ایمان لاؤ تم اے کافرو ساتھ اللہ کے اور اسے ایک جانو اور ساتھ پیغمبر اسکے
کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور انکی تصدیق کرو وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ اور خرچ کرو راہ خدا میں اس مال سے کہ کیا ہے
خدا نے تمکو جانشین پہلونکا بیچ اسکے یعنے مال پہلے لوگونکا جو انکی وفات کے بعد تمھارے ہاتھ لگا ہے اپنی شدہ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ پس جو لوگ کہ ایمان لائے تم میں سے خدا اور رسول پر اور خرچ کیا مال اپنا زکوۃ میں جہاد میں خیرات میں واسطے
انکے ہے ثواب بڑا کہ بہشت اور نعمتیں وہاں کی ہیں وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ اور کیا ہے واسطے تمھارے کہ نہیں ایمان لاتے
ساتھ خدا کے اور وحدانیت اسکی کے اور حال یہہ ہے کہ پیغمبر پکارتا ہے تمکو ساتھ حجت اور دلیلوں کے تو کہ ایمان لاؤ تم ساتھ پروردگار
اپنے کے وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور تحقیق لیا ہے خدا نے قول تمھارے کو میثاق کے دن اوپر اقرار ربوبیت کے
اور نفی شرک کے اگر ہو تم باور رکھنے والے اس دن کو کہ حق تعالی نے فرمایا تھا الست بربکم اور تمنے کہا تھا بلی هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ
عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ وہی خدا جو اتارتا ہے اوپر بندہ اپنے کے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں نشانیاں روشن کہ قرآن اور معجزے ہیں
لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ تو کہ نکالے خدا تمکو بسبب قرآن کے یا پیغمبر بسبب دعوت کے اندھیروں سے کفر کے طرف روشنی
ایمان کے یا جہل سے طرف علم کے اور ضلالت سے طرف ہدایت کے اور مخالفت سے طرف موافقت کے یا ظلمات حجابات سے طرف
نور تجلی کے فرد معجزے سب اس لئے حق کیطرف سے آئے ہیں تاکہ اٹھا کر حجاب نور تجلی دکھاوے وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ اور
تحقیق اللہ تعالی ساتھ تمھارے البتہ شفقت کرنیوالا ہے کہ قرآن شریف بھیجا مہربان ہے کہ رسول کو تمھاری ہدایت کے واسطے
مقرر کیا وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور کیا ہے واسطے تمھارے اور کیا فائدہ دیکھتے ہو اور کیا عذر ہے
یہہ کہ نہ خرچ کرو تم مال اپنے کو بیچ راہ اللہ تعالی کے اور حال یہہ ہے کہ واسطے اللہ کے ہے میراث آسمانوں کی اور زمین کی یعنے جو کچھ
آسمان و زمین میں ہے بعد مرنے لوگوں کے اسیکا ہوگا اور اب بھی اسیکا ہے لیکن ظاہر میں تصرف خلافت کا ہے ظاہری تصرف بھی نہوگا پس
کلام میں ترغیب ہے کہ اللہ کی راہ میں مال دو کہ تمھارے ہاتھ میں نرہیگا اپنے واسطے ذخیرہ آخرت کا کیوں نہیں کرتے لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ
مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ نہیں برابر تم میں سے اے مومنوں وہ شخص کہ خرچ کرے مال پہلے فتح مکہ کے کہ اہل اسلام محتاج تھے اور لڑے
ساتھ دشمنوں دین کے ساتھ اس شخص کے کہ بعد فتح مکہ کے مال خرچ کرے اور ارادہ جہاد کا رکھے کیونکہ بعد فتح مکہ کے مال بہت
ہوگا پھر اسقدر احتیاج نفقے کی اور مقاتلے کی نرہیگی اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً یہہ لوگ نفقہ دینے والے اور لڑنے والے پہلے فتح مکہ کے
بڑے ہیں درجے اور مرتبے میں مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ان لوگوں سے کہ خرچ کریں بعد فتح مکہ کے اور جہاد کریں وَكُلًّا
وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى اور سب کو کہ پہلے فتح مکہ سے نفقہ اور قتال کریں یا پیچھے وعدہ دیا اللہ نے بہشت کا لیکن درجوں میں البتہ فرق ہے
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ اور اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم نفقے اور قتال سے اخلاص سے یا ریا سے خبردار ہے اکثر مفسرین اس
آیت کو امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں کہتے ہیں کہ پہلے جو ایمان لایا اور نفقہ دیا اور کفار سے مقابلہ کیا وہی تھے
فرد سر دفتر سابقان ہیں صدیق قطب ہمہ صادقان ہیں صدیق مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ کون شخص ہے جو قرض دیوے اللہ کو یعنے
اللہ کی راہ پر مال اپنا خیرات کرے بامید ثواب کیونکہ عوض مال کے ثواب چاہتا ہے گویا قرض دیتا ہے قَرْضًا حَسَنًا قرض دینا اچھا
یعنے دل کے اخلاص سے فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ پس دونا کرے خدا اس قرض کو واسطے اسکے یعنے اجر اور ثواب اسکا دوچند کرے

وَلَهٗ اَجْرٌ كَرِيْمٌ اور واسطے اسکے ہے ثواب باکرامت کہ جنت ہے يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ
یاد کر اسدن کو کہ دیکھیگا تو ایمان والوں کو اور ایمان والیوں کو پل صراط پر اور اسدن دوڑتا ہوگا نور انکا یعنے روشنی تو عہد اسکے
کی آگے انکے کہ آسانی سے گذر جاویں اور داہنے طرف انکے تاکہ بہشت کی راہ دکھاوے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
سے منقول ہے کہ نور ہر ایک کا موافق عمل کے ہوگا کسیکا وہاں سے بہشت تک کسیکا مثل کوہ کسیکا مانند خرمہ کے کسیکا ایسا کہ چمک چمک کر
راہ دکھاوے گا غرض کوئی مومن نور سے خالی نہوگا اور فرشتے انکو کہینگے بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
خوش خبری ہے تمکو آج داخل ہونا ہے بہشتوں میں کہ ہمیشہ چلتے ہیں نیچے منزلوں اور درختوں انکے سے نہریں اور ہوگے تم ہمیشہ رہنے والے
بیچ انکے ذٰلِكَ یہہ خوشخبری ہمیشہ رہنے کی بہشت میں هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ یہہ ہی مراد پانا بڑا کہ دنیا ست کے دکھوں سے بچ کر
جنت میں پہنچکر دیدار محبوب حقیقی سے مشرف ہوئے ہے فردوست نظر یافتنی تو اور مہ پارے پہ کرے الا کہہ جانیں اپنی صدقے اسکے
نظارے پہ کرے ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ مومنوں کو پل صراط پر نور دیوینگے اور کافروں اور منافقوں کو اندھیرے میں چلا دینگے
اور مومن جب پھر کر دیکھینگے تمام پل صراط روشن ہو جاویگا پھر منافق انسے عرض کرینگے کہ ذرا ٹھہرو کہ ہم بھی تمہاری روشنی
میں چلے آویں چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ یاد کر اسدن کو کہ کہینگے
منافق مرد اور منافق عورتیں اسطے ان لوگوں سے کہ ایمان لائے ہیں انتظاری کرو ہماری یا نظر کرو ہمپر تاکہ ہم بھی روشنی لیویں
نور تمہارے سے قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا کہا جاویگا یعنے مومن کہینگے یا فرشتے کہینگے منافقوں کو کہ پھر جاؤ پیچھے اپنے
یعنے دنیا میں جاؤ پس ڈھونڈھو لاؤ نور کو کہ یہاں محشر میں نور نہیں کسب کیا جاتا دنیا سے ہے اپنے ساتھ لاؤ یہاں کام آتا ہے
ظلم جاؤ دنیا میں اگر ہوسکے تو لاؤ نور کسب کی جا سے وہی حشر تو یہ جا سے ظہور ہے یہ منافق یہہ بات نہیں سمجھینگے وہ داہنے جاوینگے
کہ ہمارے پیچھے نور ہی منہ پھیر اوینگے فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ پس مارا جاویگا یعنے فرشتے حکم الہی سے مارینگے درمیان منافقوں
اور مومنوں کے کوٹ کہ واسطے اسکے دروازہ ہوگا مومنوں کے جانے کے واسطے بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ اندر کی طرف اس کوٹ کے کہ مومن جاوینگے
بیچ اسکے رحمت ہوگی کیونکہ بہشت سے نزدیک ہے وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ اور باہر کی طرف اس دیوار کے کہ منافق
ہونگے اسطرف سے ہوگا عذاب کیونکہ دوزخ کے نزدیک ہے اور منافق جو پیچھے پھر کے دیکھینگے اور روشنی نہ نظر آویگی اندھیرا پاوینگے
تو مومنوں کی طرف منہ پھیر دینگے وہاں دیوار حائل دیکھینگے درمیان اپنے اور انکے پھر روزن کے درسے جھانکینگے مومنوں کو
بہشت کیطرف جاتے دیکھینگے يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ پکارینگے انکو زاری سے اور کہینگے اے مومنوں کیا نہ تھے ہم ساتھ تمہارے
دنیا میں نماز جماعت کی تو ہمارے ساتھ پڑھتے تھے روزے رکھتے تھے تم میں ملکر قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ کہینگے مومن ہاں تھے تم
ظاہر میں ساتھ ہمارے ولیکن تمنے فتنے میں ڈالا تھا جانوں اپنی کو بسبب نفاق کے وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ اور انتظار کرتے تھے تم ہماری برائی کا
یا توقف کرتے تھے تم توبہ کرنے میں اور شک لاتے تھے تم نبوت میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ اور فریب
دیا تمکو آرزوؤں تمہاری نے یعنے تم دور دور کے منصوبے باندھنے لگے اور بندوبست کرنے لگے حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ یہانتک کہ آیا حکم خدا کا جان نکالنے کو تمہاری وَغَرَّكُمْ
بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ اور فریب دیا تمکو ساتھ اللہ تعالی کے شیطان فریب دینے والے نے یاد دلا کے فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا پس آج لیا
جاویگا تمسے اے منافقو بدلا کہ کچھ فدا اپنی کر کر عذاب سے چھوٹ جاؤ اور نہ انلوگوں سے جو کافر ہوئے مَاْوٰىكُمُ النَّارُ جگہ رہنے کی تمہاری آگ ہے

آگ ہی هِيَ مَوْلٰكُمْ آگ ہی رفیق تمہاری وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اور بُری جگہہ پھر جانے کی آگ لکھا ہی کہ مسلمان مکے مین فاقے کھینچتے تھے اور عبادت
بہت کرتے تھے بعد ہجرت کے جو مال ہاتھہ لگا قصور اور فتور عبادتمین آگیا حق تعالٰے نے یہہ آیت نازل فرمائی اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ کیا نہین آیا وقت واسطے اُن لوگون کے کہ ایمان لائے ہین یہہ کہ عاجزی کرین دل
اُنکے واسطے ذکر کرنے خدا کے اور واسطے اُس چیز کے کہ اُتارا خدا نے کلام اپنے سے بعضے کہتے ہین کہ جب صحابہ آپمین مزاخ اور
ہنسی بہت کرنے لگے تو یہہ آیت اُتری اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ منافقون کی شان مین اُتری ہی کہ کیا نہین آیا وقت واسطے اُن
لوگونکے کہ ایمان لائے ہین زبان سے یہہ کہ دل اُنکے ڈرین اور اخلاص پیدا کرین وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ اور نہ ہووین
مانند اُن لوگون کے کہ دیئے گئے تھے کتاب پہلے اُس سے یعنے یہود اور نصاریٰ کے مانند نہو کہ اُن کو توریت اور انجیل دی تھی فَطَالَ
عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ پس دراز ہوئی اوپر اُنکے مدت یعنے عمر بڑی پائی اور منسوخ دور دور کے زمانے پس سخت ہو گئے دل اُنکے
اور ڈر اُنکے نرہا وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ اور بہت اُنہین سے خارج ہین دین سے اور تارک ہین احکام کتاب کے جو اُنپر اُتری ہی قساوت
قلبی کی شدت سے لکھا ہی کہ علامت سختی دل کی غفلت ہی اور نرمی دل کی توجہ بطاعت فرد نتیجہ سختی دل کا ہی غفلت اور نشانہ نرمی
دل کا ہی طاعت اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا جانو ای منکر و بعث کے یہہ کہ خدا تعالیٰ زندہ کرتا ہی زمین کو پیچھے اُسکے مرنے کے
اور اسیطرح جلاویگا مردون کو قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ تحقیق روشن کین ہمنے واسطے تمہارے نشانیان
قدرت اپنے کی تو کہ تم عقل پکڑو اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ تحقیق خیرات دینے والے مرد اور خیرات دینے والی عورتین یہہ قراءت
امام حفص کی ہی تشدید بر صاد اور اوروں نے بتخفیف صاد پڑھا ہی یعنے تصدیق کرنیوالے مرد اور تصدیق کرنیوالیان عورتین وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ
قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ اور حال یہہ ہی کہ قرض دیتے ہین الله کو قرض دینا اچھا پاک مال سے دوچند کیا جاویگا واسطے
اُنکے دس سے سات سو تک اور زیادہ اُس سے بھی اور واسطے اُنکے ہی ثواب باکرامت یعنے جنت وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ اور جو کہ ایمان لائے ساتھہ الله کے اور پیغمبرون اُسکے کے اور شک نہ لائے خبر دن اور حکمونمین اُنکے
یہہ لوگ وہی ہین سچے وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ اور گواہون قیامت کے نزدیک پروردگار اپنے کے اوپر انبیا اور امت اُنکی کے
یا شہید جو ہوئے ہین راہ حق مین نزدیک پروردگار اُنکے کے لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ واسطے اُنکے ہی ثواب اُنکا جو وعدہ کیا ہی ہمنے
اور نور اُنکا کہ قیامت کے دن اُنکے ساتھہ ہوگا وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ اور جنہون نے کہ چھپایا حق کو اور
انکار نبوت پیغمبرونکا کیا اور جھٹلایا آیتون ہماری کو کہ محمد صلی الله علیہ وسلم پر اُتاری ہین ہمنے یہہ لوگ ہین رہنے والے دوزخ کے ہین
اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ جانو ای طالبو دنیا کے یہہ کہ زندگانی دنیا کی کھیل ہی اور دل بہلانا ہی لعب لفظ ہی طفلان ہی بیہودہ متاع دیر
حلو اظاہر ہی اور باطن زہر ہی نیک آغاز اور بد انجام ہی صورت پختہ ہی اور سیرت خام ہی دوری ہر مشکل اس سے ہی اولیٰ تا ہو رافت تقرب مولیٰ
وَّزِيْنَةٌ اور بناؤ کرنا ہی اور آرائش ہی جسمنے دیا رکھا تو نہین نفیس لباس تو نہین ہوا دار مکانون مین راہ وار سوار ہو نہین وَّتَفَاخُرٌ
بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ اور بڑائی کرنی ہی آپسمین اور فخر کرنا ہی اوپر زیادتی کے بیچ مالون اور اولاد کے سمجھے
کہ زمانہ اندک مین یہہ لہو اور لعب اور یہہ فرح اور طرب رنج و نعب سے بدل جاتا ہی پھر سب آرائش اور بناؤ اور تمام جو ہی سب اور جاوداں رہو کرنفا خرکا تر کی کی
راہ نکل جاتا ہی پس مثال اُسکی جلد جانے مین كَمَثَلِ غَيْثٍ مانند مینہہ کے ہی کہ اچھے کمائی ہوئی زمین پر برسے اور جو تم اُگاوین ہی جلد

رویدہ ہو پھر لہلہانے کے سبب اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ خوش لگے کھیتی کرنیوالے کو اوگنا اسکا ثُمَّ یَهِیْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَكُوْنُ حُطَامًا
پھر خشک ہوجاوے کسی آفت آسمانی یا زمینی سے پس دیکھے تو اس لہلہانے کو پھر زرد ہووے بعد سبزی کے پھر ہوجاوے بعد زردی کے ریزہ
ریزہ وَفِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِیْدٌ اور بیچ آخرت کے عذاب ہے سخت دشمنان حق کو تمام عمر طلب دنیا میں کھوتے ہیں اور حق کو بھول جاتے
وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ اور بخشش ہے اللہ کی طرف سے اور رضامندی دوستان خدا کو کہ جستجو سے مولیٰ میں ترک دوسرا کرتے
اور اسکے خیال میں جیتے اور مرتے ہیں پھر کہاں کی دنیا کدھر کی عقبیٰ خیال یار بساہے دلمین نہ عجب ہے درمیان او عجب تصور عجیب خیال
بساہے دلمین وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ اور نہیں زندگانی دنیا کی مگر فائدہ فریب کا سمجھنا لیجیے کہ جو دنیا کو ہوائے نفسانی
میں صرف کرے نہ رضائے رحمانی میں اسکے واسطے متاع غرور ہے اور جو رضائے رحمانی میں صرف کرے نہ ہوائے نفسانی میں
اسکے لیے متاع سرور ہے فہر دسے نفس کی یہہ متاع الغرور ہے سب حق ہی ہے متاع السرور سَابِقُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ جلد چلو اور
دوڑو طرف اسبابوں بخشش کے کہ واقع ہے پروردگار تمھارے سے اور اسباب مغفرت کے توبہ یا استغفار یا ادا صلوٰۃ یا روزہ
یا صدقہ یا جہاد یا تکبیر اولیٰ یا حضور جماعت ہے سلمی نے کہا ہے کہ وسیلۂ مغفرت متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے پس حق تعالیٰ فرماتا ہے
کہ دوڑو آپکی متابعت میں کہ سبب مغفرت ہے وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اور بہشت کہ چوڑائی اسکی مانند چوڑائی کے
آسمان اور زمین کے ہے بشرطیکہ سبکو باریک ورق کرکر آپسمین ملاویں اُعِدَّتْ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ تیار کی گئی ہے ایسی بہشت
واسطے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور پیغمبروں اسکے کے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ یہہ ہے فضل خدا کا
اور کرم اسکا کہ دیتا ہے اسکو جسے چاہتا ہے وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ اور اللہ صاحب فضل بڑے کا ہے مومنوں پر کہ دنیا میں توفیق
ایمان کی دیتا ہے اور آخرت میں بخشتا ہے مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا نہیں پہنچی کوئی
مصیبت بیچ زمین کے مثل قحط اور گرانی اور نقصان مال اور کھیتی وغیرہ کے اور نہ بیچ جانوں تمھاری کے مانند بیماری اور ضعف
اور فقر اور مرگ اولاد وغیرہ کے مگر بیچ لوح محفوظ کے لکھا ہوا ہے پہلے اس سے کہ پیدا کریں ہم اس مصیبت کو یا زمین کو یا جانوں تمھاری کو
اِنَّ ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرٌ تحقیق یہہ لکھنا لوح محفوظ پر باوجود بہت ہونے کے اوپر اللہ کے آسان ہے اور یہہ کمال مہربانی سے
تمکو بتا دیا تو کہ جانو کہ تقدیر ثابت ہے اسکے احکام میں تغیر نہیں اور لکھا اسواسطے ہے لِّكَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَكُمْ تو کہ نہ غم کھاؤ تم
اوپر اس چیز کے کہ چوک گئے تم اور جاتی رہی تم سے وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ اور نہ خوش ہو تم ساتھ اس چیز کے کہ دیا تمکو مال
متاع دنیا سے یہہ اخبار ہے بمعنی نہی یعنے دنیا کے آنے سے خوش نہو اور نہ جانے سے دلگیر کہ اقبال اور ادبار اسکا بے قرار
مدار ہے نظم نہ آنے میں دنیا ہے ثابت قدم نہ جانے میں اسکے دوام و قدم کبھی آتی ہے اور کبھی جاتی ہے چپک برق کی سی یہہ دکھلاتی ہے
نہ اقبال کو اسکے ہے کچھ قرار نہ ادبار کا اسکے ہے اعتبار نہ خوشی اسکے آنے کی رافت نکر نہ جانے سے تو اسکے ہو نوحہ گر
حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جو کوئی اس آیت پر کام کریگا زاہدی اپنی تمام کریگا وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ
اور اللہ نہیں دوست رکھتا ہر ایک تکبر کرنیوالے کو فخر کرنیوالے کو اور وہ کیسے ہیں الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وہ ہیں جو بخل کرتے
ہیں باوجودیکہ مال اسباب ہے اور براہ خدا نہیں دیتے وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ اور باوجود اپنے بخیلی کے حکم کرتے ہیں لوگوں کو
ساتھ بخل کے بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس آیت سے یہود ہیں کہ بخل کیا انھوں نے علم کا یہہ جانتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صفاتیں اور

احوال اُنسے اور آپ چھپایا اور اوروں کو بھی چھپانے کا حکم کیا وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ اور جو کوئی پھر جاوے مال براہ خدا دینے سے یا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے پس تحقیق اللہ وہی ہے بے پروا اس سے اور اسکے مال سے تعریف کیا گیا ذات اور صفات مین پھر نا شمنون
دین کا اُس سے ضرر نہین کرتا لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ البتہ تحقیق بھیجا ہمنے رسولون کو یعنے فرشتون کو پیغمبرون کے پاس ساتھہ دلیلون
ظاہر کے کہ معجزے ہین یا شرعین روشن ہین وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ اور اُتاری ہمنے ساتھہ اُنکے کتاب دین دنیا کے فائدون سے بھری
ہوئی وَالْمِيْزَانَ اور اُتاری ہمنے ساتھہ اُنکے ترازو لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ تو کہ قائم ہون لوگ ساتھہ عدل کے ترازو حضرت نوح علی نبینا
وعلیہ السلام کے زمانے مین اتری تھی کہ آپس مین معاملے کے وقت برابر حق بانٹ لین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد انزال میزان سے اسباب
اوسکے اور حکم کرنا اسکا ہے وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ اور اُتارا ہمنے لوہا آدم علیہ السلام پر معالم مین ہے کہ چار چیزین بابرکت آسمان سے زمین پر اُتاری
ہین آگ پانی نمک لوہا فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ بیچ لوہے کے لڑائی سخت ہے یعنے اسباب اور آلات جو لڑائی مین کام آوین خواہ دشمن
کے مارنے کے جیسے بندوق تلوار برچھی قبض کٹار خواہ اپنی جان بچانے کے جیسے زرہ خود واسطے چار آئینے وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ
اور فائدے ہین واسطے لوگون کے کیونکہ جو صفتین ہین اُنمین لوہا کام آتا ہے کوئی حرفت ایسی نہین جسمین آہن کو دخل نہو اور بڑا فائدہ اسمین یہ ہے
کہ کفار مسلمانون کی تلوار سے ڈرتے ہین اسی سبب سے اکثر بلادمین اہل اسلام امن وامان سے بیٹھے ہین پس حق تعالے نے لوہا اُتارا کہ کافر
ڈرین اور ترازو اُتاری تا معاملات برابر اُسکے فیصل کرین اور کتاب نازل کی تاحق اور جھوٹ پہچان لین وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ
بِالْغَيْبِ اور تو کہ ظاہر کرے اللہ اس شخص کو کہ مدد کرتا ہے دین اُسکے کی اور پیغمبرون اُسکے کی سلاح سے کر جہاد کفار سے ساتھہ غیب
کے یعنے جسوقت کہ پیغمبر حاضر ہون کیونکہ منافق پیغمبر کے حضور مین تو مددگار ہوتے تھے اور غیبت مین کنارہ کرتے تھے اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ
عَزِيْزٌ تحقیق اللہ زور آور ہے دشمنون کے ہلاک کرنے مین غالب ہے سب پر حکم مین وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا
فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے نوح کو بنی قابیل پر اور ابراہیم کو نمرودیون پر اور کی ہمنے بیچ اولاد اُن دونون کے پیغمبری
وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ اور وحی کی ہمنے اُنپر کتاب کہ نامزد اُنکی تھی پس بعضے انمین سے کہ انبیا اُنپر آئے راہ پانے والے ہین و
كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ اور بہت انمین سے فاسق ہین یعنے ایمان کسی کتاب اور رسول پر نہین رکھتے ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ پھر پیچھے
لائے ہم اوپر قدمون نوح اور ابراہیم علیہما السلام کے اور اثرون اُنکی کے بِرُسُلِنَا پیغمبر اپنے چنانچہ بعد نوح کے ہود اور
صالح اور لوط علیہم السلام آئے اور بعد ابراہیم کے اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور یوسف علیہم السلام وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ
الْاِنْجِيْلَ اور پیچھے لائے ہم اُس رسالت کو اور تمام کین ہمنے انبیاے بنی اسرئیل کے ساتھہ عیسی بیٹے مریم کے اور دی ہمنے اُسکو کتاب
انجیل وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً اور ڈالی ہمنے بیچ دلون اُن لوگون کے کہ پیروی کرتے تھے عیسی علیہ السلام
کی شفقت اور مہربانی ساتھہ ایکدوسرے کے یعنے اُنکے تابعدارون اور خواصون کو آپس مین ایکدوسرے پر مہربان کیا وَرَهْبَانِيَّةَ ۨابْتَدَعُوْهَا اور
گوشہ گیری کہ آپ نکالا تھا اُنہونے اُسکو اپنی طرف سے مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ نہین فرض کیا تھا ہمنے اُسکو اوپر اُنکے اور وہ یہہ تھا کہ جب حضرت
عیسی کو آسمان پر لے گئے تو بعضے امت اُنکی احکام انجیل کو چھوڑکر کافر ہوئے اور بعضے لوگ اُسی دین پر رہے اور اُنمین سے نکل کر پہاڑ پر
چلے گئے کھانا پینا لباس نکاح ترک کرکر مجاہدے اور ریاضتین سخت کرنے لگے اور یہہ اُنپر فرض نتھا اِلَّا ابْتِغَاۗءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ
لیکن واسطے ڈھونڈھنے رضامندی اللہ کے رہبانیت اختیار کی فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا پس نہ رعایت کی اُسکی حق رعایت کا

کرنا اُسکا اور گمراہ ہوگئے تثلیث کے قائل ہوئے اور قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہوگئے اور تھوڑے سے اُنہین سے متابعت عیسیٰ علیہ السلام مین درست رہ کر زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پاکر دولت اسلام سے مشرف ہوئے حق تعالیٰ اُنکے حق مین فرماتا ہی فَاٰتَیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ پس دیا ہمنے اُن لوگونکو کہ ایمان لائے تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر اُس جماعت رہبانیون مین سے ثواب اُنکا وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ اور بہت ترسائیونمین سے فاسق ہین نکلے ہوئے دائرۂ ایمان سے پس اہل کتاب کو فرماتا ہی حق تعالےٰ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ اَی لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو عذاب خدا سے وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ یُؤْتِكُمْ كِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ اور ایمان لاؤ ساتھ پیغمبر اُسکے دیگا تمکو دونا ثواب مہربانی اپنی سے ایک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے سے اور ایک اور انبیاؤن پر ایمان لانے سے وَیَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَیَغْفِرْ لَكُمْ اور مقرر کریگا واسطے تمہارے نور کہ چلوگے تم پل صراط پر ساتھ اُسکے اور بخشیگا واسطے تمہارے گناہ تمہارا وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور خدا بخشنے والا ہی مومنون کو مہربان ہی اوپر اُنکے کہ ایمان لائے دوگنے ثواب کی امید مین جب بعضے اہل کتاب ایمان لائے تو بعضے جو نہین ایمان لائے تھے وہ انپر حسد کرنے لگے یہہ آیت نازل ہوئی کہ خدا اُنکو دوگنا ثواب دیتا ہی اپنی رحمت اور مغفرت سے لِّئَلَّا یَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا یَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَیْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ تو کہ جانین اہل کتاب کہ جبتک پیغمبر پر ایمان نہین لاسے یہہ کہ نہین قدرت رکھینگے اوپر کسی چیز کے فضل خدا کے سے یعنے جو کرامتین کہ مومنان اہل کتاب کے واسطے مذکور ہوئی ہین اُنہین سے یہہ نہ پاسکینگے وَاَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ اور تحقیق فضل یعنے زیادتی ثواب اور جزا دینی بیچ ہاتھ قدرت خدا کے ہی دیتا ہی اُسکو جسے چاہے وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ اور خدا صاحب فضل بڑے کا ہی کہ تمام خواص و عوام اُسکے انعام سے خوش کام ہین نظم قاف سے تا قاف ہی اسکے کرم سے بہرہ ور ٭ مشرق سے تا مغرب پہنچا اُسکا ہی فضل عمیم ٭ رکھ امید عفو اُس سے رافت پر جرم تو فضل فرماویگا وہ واللہ ذو الفضل العظیم ٭ سورۂ مجادلہ مدنی ہی بائیس آیتین ہین اور چار سو تہتر کلمے ہین اور ایکہزار نوسو حرف ہین اور تین رکوع ہین قد سمع اللہ المتولی اللہ یعلم المتولی الذین فواصل اسکی من رمر دہین اور نظم اور تطبیق اسکی ساتھ سورۂ حدید کے یہہ ہے کہ اختتام اُسکا بذکر فضل خدا تھا افتتاح اسکا بیچ حق خولہ کے کہ قصہ اوسکا لکھا جاویگا مشعر آثار فضال کبریا ہوا ہی

سورة المجادلة مدنية وهي	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	اثنتان وعشرون اٰیة

لکھا ہی کہ ایکدن اوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے خولہ بنت ثعلبہ سے کہ اُسکی زوجہ تھی خلوت چاہی اُسنے نمانا اُس نے کہا کہ اَنتِ علیّ کظہر امّی یعنے تو اوپر میرے مانند پشت ماں میری کے ہی اور اسے اظہار کہتے ہین یہہ ایام جاہلیت مین طلاق تھی خولہ نے یہہ احوال جناب رسالتمآب مین اکر عرض کیا آپ نے فرمایا کہ تو اسپر حرام ہوگئی اُسنے عرض کیا کہ اُسنے مجھکو طلاق نہین دی آپنے فرمایا گمان نہین لیجاتا مین مگر یہہ تو اسپر حرام ہوگئی خولہ نے بجہت کثرت اطفال اور مفارقت انیس بر بنیہ غمناک ہوکر پھر عرض کیا آپنے وہی جواب دیا آخر اُسنے روئے نیاز بحضرت بے نیاز لاکر جانب آسمان دیکھکر کہا اللّٰهم انی اشکوا الیک اسوقت یہہ آیت نازل ہوئی کہ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِیْۤ اِلَى اللّٰهِ تحقیق سنی اللہ نے بات اُس عورت کی کہ جھگڑتی تھی تجھسے بیچ کام خاوند اپنے کے اور شکایت کرتی تھی طرف اللہ تعالےٰ کے وَاللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا اور خدا سنتا ہی جواب سوال تمہارا دونونکا تم کہتے تھے تو اسپر حرام ہوگئی وہ کہتی تھی مجھے طلاق نہین دی اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ تحقیق اللہ تعالےٰ سننے والا ہی باتین لوگونکی دیکھنے والا ہی احوال اُنکے اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ جو لوگ کہ ظہار کرتے ہین تم مین سے بی بیون اپنی سے اور کہتے ہین کہ پشت تیری اوپر

میرے مانند پشت ماں میری کے ہی نہیں ہو جاتیں مائیں اُنکی فی الحقیقت اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ نہیں مائیں اُنکی
مگر وہ عورتیں جنہوں نے جنا ہی اُنکو اور ازواج پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دائیاں بھی حکم ماؤں کا رکھتی ہیں وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ
الْقَوْلِ وَزُوْرًا اور تحقیق مرد البتہ کہتے ہیں نامعقول بات سے اور جھوٹھ کیونکہ جورو ماں نہیں ہوتی وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ اور تحقیق اللہ
تعالی البتہ معاف کرنیوالا ہی گناہ توبہ کرنیوالوں کا اس بات نامعقول سے بخشنے والا ہی اُنکو ساتھ قبول کرنے کفارے کے سمجھہ
لیجئے کہ ظہار تشبیہ دینا ہی خاوند کا اپنی جورو کو ساتھ اپنی ماں کے پیٹھ کے یا ساتھ اور محرمات کے یا تشبیہ دینا جورو کو اور ایسے عضا
محارم سے جسپر نگاہ کرنی حرام ہی اور محارم خواہ نسبی ہوں خواہ رضاعی اور اعضا سے جیسے ظہر ہی اور بطن ہے اور فخذ ہی فرج ہی چنانچہ کہے کہ تو مجھہ پر
مانند پیٹھہ ماں میری کے ہی یا مثل پیٹ ماں میری کے ہی یا ران ماں میری کے ہی یا شرم گاہ ماں میری کے جیا ماں کی جگہہ اور کسی محارم
کا نام لیا جیسے خالہ یا پھوپھی بہن بھانجی تو ان کلمات کے کہنے سے آدمی مظاہر ہو جاتا ہی اور اسکا مسئلہ یہہ ہی وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ
ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا اور وہ لوگ کہ ظہار کرتے ہیں بیبیوں اپنے سے پھر عود کرتے ہیں یا تھہ
توڑتے اس چیز کے کہ کہا تھا پس اوپر اُنکے آزاد کرنا ہی ایک گردن کا اس سے پہلے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگاویں اور آپس میں حظ اٹھاویں
سمجھہ لیجئے کہ عود کرنا نزدیک امام اعظم کے ارادہ کرنا وطی کا ہی اور نزدیک امام شافعی کے امساک کرنا عورت کا ہی زوجیت پر عقیب
ظہار اگرچہ لحظہ ہو اور نزدیک امام مالک کے وطی کرنا ہی اور ہر تقدیر پر کفارہ ہی اور وہ آزاد کرنا غلام کا ہی خواہ مومن ہو خواہ ذمی چھوٹا
یا بڑا نزدیک امام اعظم کے اور امام شافعی کہتے ہیں کہ مسلمان کو آزاد کیا چاہئے اور یہہ کفارہ قبل مس ہے یعنی مس کرنا یعنی جماع سے یہی
جماع قبل کفارہ کے حرام ہی ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ یہہ حکم کفارہ کا کہ مامور ہوے ساتھہ اُسکے نصیحت دئے جاتے ہو ساتھہ اُسکے تو کہ باز رہو تم
ایسے الفاظ کہنے سے وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ اور اللہ ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہی اور اُسپر چھپا نہیں رہتا فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ
پس جو کوئی نہ پاوے غلام یا غلام ہی لیکن آپ خدمت کو محتاج ہی یا اوسکے پاس روپئے ہیں کہ غلام مول لے لیوے لیکن احتیاج
نفقے کی رکھتا ہی وہ امام شافعی کے نزدیک یہہ ہی کہ روزے رکھے اور امام مالک کے نزدیک لازم ہی غلام ہی آزاد کرنا اور امام اعظم
کے نزدیک اگر غلام رکھتا ہی تو آزاد کرے اگرچہ محتاج خدمت کا ہی اور روپیہ رکھتا ہی اور محتاج نفقہ کا ہی فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ
پس اوپر اُسکے روزے ہیں دو مہینے کے پے در پے کہ درمیان میں افطار نکرے بغیر عذر کے اور جو افطار کرے بے عذر تو پھر نو
سے شروع کرے اور جو عذر سے افطار کرے تو اُسمیں اختلاف ہی اور یہہ روزے رکھنا چاہئے مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا پہلے اس سے
کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگاویں ساتھ مباشرت کے فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا پس جو کوئی نرکھہ سکے روزے پس اوپر اوسکے
ہی کھانا کھلانا ساٹھہ فقیروں کا ہر ایک کو نیم صاع گندم اور ایک صاع اور غلہ دے اور مذہب شافعی کھانا کھلانے سمجھہ لیجئے کہ ظہار ذمی کا
امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک صحیح نہیں اور امام شافعی اور امام احمد حنبل کے نزدیک صحیح ہی اور صحیح نہیں ظہار مولا کا اپنی کنیزک سے
خلافاً للمالک اور ظہار غلام کا باتفاق صحیح ہی لیکن کفارہ روزہ رکھکر ادا کرے اور نزدیک امام مالک کے کھانا کھلوا سکے اگر اسکے لئے
نے اُسے مالک کیا ہو طعام کا ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ یہہ احکام جو مقرر ہوے ہیں سو واسطے ہیں تو کہ ایمان لاؤ تم ساتھہ اللہ اور رسول اُسکے
کے ساتھہ قبول کرنے امر اور نہی کے وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ اور یہہ حکم حدیں ہیں خدا کی کہ انسے نگذرا چاہئے وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے
کافروں کے کہ حکم قبول نہیں کرتے عذاب دکھ دینے والا ہی آخرت میں اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ تحقیق جو لوگ کہ خلاف کرتے ہیں خدا کا

اور رسول اُسکے کا یعنے حدا مرود ہی سے نکل جاتے ہین کُبِتُوا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ہلاک کئے گئے اور ذلیل اور رسوا ہوئے جیسے ہلاک کئے گئے تھے وہ
لوگ کہ پہلے اُنسے تھے کفار گذشتہ سے وَقَدْ اَنْزَلْنَا اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ اور تحقیق اُتاری ہم نے دلیلین ظاہر یعنے قرآن و معجزے دال او پر صدق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ اور واسطے کافرونکے عذاب ہی رسوا کرنیوالا ہر وقت مین او ہر زمانے مین یاآخرت مین يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا
عَمِلُوْا یاد کر جس دن کہ اُٹھاویگا انکو اللہ تعالیٰ قبرون سے سبکو ایک جا بن اُٹھے نہ رہیگا پس خبر دیگا انکو ساتھ اُس چیز کے کہ کی تھی انھون نے اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ گن رکھا
عمل کو اُنکے اللہ نے اور بھول گئے تھے وہ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ اور اللہ او پر ہر چیز کے عمال و اقوال بندونکے سے گواہ ہی اور مناسب اُسکے جزا
دیگا اور کوئی اُسکی گواہی رد نکر سکیگا کشاف مین لکھا ہی کہ ایکدن ربیعہ بن عمرو اور حبیب اُسکا بھائی صفوان بن امیہ سے باتین کرتے تھے ایک نے کہا کیا خدا جانتا ہی جو ہم باتین
کرتے ہین دوسرے نے کہا بعضے بات جانتا ہی اور بعضے نہین تیسرا بولا اگر بعضے جانے تو سبھی جانے کیونکہ پہچاننے کا کیا معنے ہی یہہ آیت نازل ہوئی کہ اَلَمْ تَرَ
اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ کیا نہ دیکھا تو نے تحقیق اللہ تعالے جانتا ہی جو کچھ بیچ آسمانون کے ہی ملائکہ اور نجوم اور ارواح
سے اور جو کچھ بیچ زمین کے معادن اور نباتات سے اور حیوانات سے مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ نہین ہوتی مصلحت تین شخص کی
مگر اللہ تعالے چوتھا انکا ہی ساتھ علم کے یعنے تین شخص جو آپسمین راز کہتے ہین چوتھا انکا اللہ ہی کیونکہ رفیق انکا ہی اور انکے ساتھ ہی اور انکی سب باتین
جانتا ہی وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ اور پانچ راز کہنے والے مگر اللہ چھٹا انکا ہی ساتھ دانش اور بینش کے وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ
اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا اور نہ کم تین عدد سے اور نہ زیادہ پانچ تن سے مگر وہ ساتھ انکے ہی علم مین جہان کہین ہوین وہ زمین کے کھونین
یا آسمان کے طبقونمین کیونکہ علم کو اُسکے ساتھ اشیا کے قرب مکانی نہین ہی تو کہ باختلاف امکنہ تفاوت ہو نظر اُسکی معیت ہی ورا سے قیاس
رکھہ نہ قیاس اپنے مین اُسکے اساس نہ ساتھہ وہ ہی سب سے پہلے کیف ہی نہ اُس سے جو غافل ہین صد حیف ہی ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
پھر خبر دیویگا انکو ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے تھے دنیا مین واسطے فضیحت کرنے انکے کے بیچ دن قیامت کے اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ تحقیق اللہ
تعالی ساتھہ ہر چیز کے گفتار و کردار سے دانا ہی اور نسبت اُسکی علم کے ساتھہ سب معلومات کے یکسان ہی جیسے حالات اہل زمین کے جانتا ہی ویسے
اہل آسمان کے جیسے معاملے ظاہر کے دیکھتا ہی ویسے ہی نہانکے نظر علم ہی اُسکا ہمہ کائنات سے سمجھے ہی وہ جو دلون کی ہی بات نہ باطن و ظاہر اُسے
یکسان ہی نہ اول و آخر اُسے یکسان ہی نہ تفسیر زاہدی مین ہی کہ یہود دن اور منافقون کی عادت تھی کہ جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم لشکر
اسلام کو کہین واسطے لڑائی کے بھیجواتے تو سر راہ بیٹھہ جاتے اور آپسمین چپکے چپکے باتین کرتے مسلمانون کو گمان ہوتا کہ شاید لشکر اسلام پر
کچھہ صدمہ آیا یہہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپنے منع فرمایا وہ تین روز باز رہے پھر بطریق سابق عمل مین لائے یہہ آیت نازل ہوئی کہ
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى کیا نہ دیکھا تو نے طرف اُن لوگون کے کہ منع کئے گئے تھے مصلحت کرنے سے آپسمین ثُمَّ
يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ پھر عود کرتے ہین وہ ساتھہ اُس چیز کے کہ منع کئے گئے ہین اُس سے وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ
اور مصلحت کرتے ہین ساتھہ گناہ کے یعنے غیبت مسلمانون کی کرتے ہین اور اس سبب سے گنہگار ہوتے ہین اور ساتھہ تعدی کے بیچ حق اہل ایمان
کے اور اندوہ دینے اُنکے کے اور ساتھہ نافرمانی پیغمبر کے اور فرمان نہ ماننے انکی بات کے معالم التنزیل مین لکھا ہی کہ ایک گروہ یہود نے پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے آکر کہا السام علیک حضرت نے فرمایا وعلیکم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سنکر کہا السام علیکم ولعنکم اللہ وغضب اللہ علیکم آپنے
فرمایا آہستہ ہو اے عائشہ اور نرم خوی اختیار کر عائشہ نے کہا یا رسول اللہ مگر تمنے نہین سنا کہ اُسنے کیا کہا آپنے فرمایا مگر تو نے نہین سنا کہ مین نے
جواب مین کیا کہا اُسکی بات اُسی پر رد کی اور میرا کہنا انکے حق مین قبول ہی اور انکا کہنا میرے حق مین نامقبول حق تعالے نے یہہ آیت بھیجی کہ

١٠١٦

وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ اور جسوقت آتے ہین تیرے پاس یہود دعا دیتے ہین تجھکو ساتھہ اُس چیز کے کہ نہ دعا دی تجھکو ساتھہ اُسکے
اللہ نے یعنے اللہ تعالی نے تجھے فرمایا وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اور یہہ یہود کہتے ہین السام علیک اور سام لغت یہود مین مرگ ہی
یا قتل بشمشیر وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ اور کہتے ہین یہود بیچ دلون اپنے کے یا درمیان ایک دوسرے کے کیون
نہین عذاب کرتا ہمکو اللہ ساتھہ اُس چیز کے کہ کہتے ہین ہم اسکے پیغمبر کے حق مین حاصل یہہ ہی کہ اگر نبی ہوتے تو ہم اُنکی اہانت جو کرتے ہین
اسکے سبب سے ہمین عذاب کرتا حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ کفایت ہی اُنکو دوزخ واسطے عذاب کے يَصْلَوْنَهَا فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ داخل ہونگے بیچ اسکے پس بری جگہہ
پھر جانے کی دوزخ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت
مصلحت کرو تم آپسمین پس مت مصلحت کرو تم ساتھہ گناہ کے اور تعدی کے اور نافرمانی رسول کے جیسی کہ منافق اور یہود کرتے
ہین وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى اور مصلحت کرو ساتھہ نیک کاری اور پرہیزگاری کے وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ اور ڈرو اللہ سے
ہر کام مین جو کرتے ہو وہ اللہ کہ تم طرف اُسکے اکٹھے کئے جاؤگے اور تمکو تمھارے کامون پر جزا دیگا اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا سوا اسکی نہین ہی کہ مصلحت کرنا آپسمین اور دشمنون سے وسوسہ شیطانون کے سے ہی کہ تمھاری نظر مین آراستہ کرتا ہی اور اوسپر رغبت
دلاتا ہی تو کہ غمگین کرے اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ہین وَلَيْسَ بِضَآرِّهِمْ شَيْـًٔا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ اور نہین ضرر کرنیوالا مومنونکو کچھہ مگر ساتھہ حکم خدا
اور اُسکے ارادے اور قضا کے وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اور اوپر اللہ تعالے کے نہ اوپر غیر اُسکے کے پس چاہئے کہ توکل کرین ایمان والے
اور اپنے سب کام اوسی پر چھوڑین اور مصلحت کرنے یہود اور منافق کی کو شمار مین نہ لاوین کہ کردار کو اُنکے مقدار اور اختیار کو اعتبار نہین ہے
بیت عدو کے کہنے کا رافت کچھہ اعتبار نہین ہے کہ اہل بزم مین اپنے تو وہ شمار نہین ہے ایکدن اہل بدر سے کچھہ لوگ مجلس نبوی مین حاضر ہوے
صحابہ گرد اگرد آپکے بیٹھے تھے وہ سلام کرکر کھڑے ہو رہے حضرت نے فرمایا ناصرلے لیکہ ای فلان ای فلان اُٹھو جگہہ بدر والون کو دو منافق طعن کرنے
لگے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ اے لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت کہا جاوے واسطے
تمھارے جگہہ کشادہ کرو بیچ مجلسون کے جیسی مجلسین ذکر کی اور تلاوت کی اور نماز کی فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ پس کشادگی کرو جگہہ کی اوپر
لوگون کے کشادہ کریگا اللہ واسطے تمھارے قبر و نمین جگہہ یا بہشت مین مکان یا فراخ کریگا دلون تمھارے کو ضیق سے وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا
فَانْشُزُوْا اور جسوقت کہا جاوے تمکو اُٹھہ کھڑے ہو پس اُٹھہ کھڑے ہو تفسیر موضح مین لکھا ہی کہ لوگ مجلس مبارک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مین بیٹھے
تھے پھر اُنکو کسی مہم کے واسطے اُٹھاتے تو سستی کرتے تھے اُنکے حق مین یہہ آیت نازل ہوئی اور بعضون نے لکھا ہی کہ نماز جمعہ کی حق مین
یہہ آیت آئی ہی یعنے جب ندا کرے تو اُٹھہ کھڑے ہو يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ بلند کریگا اللہ درجے بہشت مین اُن لوگون کے جو ایمان لا
ئے ہین تم مین سے وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ اور بلند کریگا اُن لوگون کے کہ دئے گئے ہین علم ساتھہ ایمان کے درجے فوق تر درجون مومنون
کے سے کہ بے علم ہین کیونکہ مومن عالم افضل ہین مومن بے علم سے کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ ایک شخص نے اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب
مین دیکھا پوچھا کہ کونسا عمل بہتر ہی اعمال مین سے کہا کہ کوئی درجہ بلند علما کے درجے سے نہین دیکھا مین نے اور اُس سے درجہ اندوہ ناکون کا ہی
یہہ خواب موافق آیۃ شریفہ کے ہی سیج ہی کہ علما دین کے درجے بلند ہین دنیا مین بھی ساتھہ مرتبے اور شرف اور وراثت انبیا علیہم السلام
کے اور عقبی مین ساتھہ فضل اور قدر اور موافقت اصفیا علیہم الرحمۃ کے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ
مومن عالم کے درجے بلند کرینگے اوپر درجون غیر عالم کے اسقدر کہ اسپ تیز رو شصت سال مین وہان تک پہنچے حدیث

الی داؤد مین کو ہی کہ فضل عالم کا اوپر عابد کے مثل قمر شب بدر کے ہی اوپر تمام کواکب کے نظم مصابیح الانام بکل ارض ہم اصلہا انہار الکرام
کیونکہ عالم نہور رفیع القدر ہ علم زشان ہی اسکا صورت بدر ہ علم ہی صیقل نگینۂ دل ہ اس سے ہوتی ہی صد صفا حاصل ہ ظلمت جہل و زنگ شک کردور
کرتا ہی سر سے پانون تک ایک نور واللہ بما تعملون خبیر اور اللہ تعالی ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہی اس بات مین بیم اور امید
وعدہ اور وعید ہی لکہا ہی کہ لوگ حضرت سے مصلحت بہت کرتے تھے اور ہر طرح کی بات آپ کے آگے پوچھتے تھے آپ تنگ ہو گئے یہہ آیت نازل
ہوئی یا ایہا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجواکم صدقة ای لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت کہ مصلحت کرنے
کو آؤ تم رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کرو آگے مصلحت کرنے کے آپ سے خیرات ذلک خیر لکم واطہر یہہ صدقہ دینا مستحقون کو پہلے مصلحت
بہت بہتر ہی واسطے تمہارے کہ طاعت کو بڑہاتا ہی اور پاکیزہ تر ہی کہ گناہون کو مٹاتا ہی فان لم تجدوا فان اللہ غفور رحیم پس اگر نپاؤ تم کچھ چیز
کہ صدقہ دو پس تحقیق اللہ تعالی بخشنے والا ہی اس شخص کا کہ یہہ گناہ کرے یعنے بے صدقہ مصلحت کرے مہربان ہی بندونکو تکلیف مالا یطاق نہین
فرماتا حدیث مین ہی کہ یہہ منع دشوار رہا امیر المؤمنین حضرت علی مرتضے رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دینار سرخ تہا اسکے دس درم کرکر رکھے ایک
ایک درم روز خیرات کرتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اگر کچھ چیز پوچھتے تھے پہر یہہ حکم منسوخ ہو گیا اور سوا حضرت امیر کے
اور کسی سے یہہ کام نہین ہوا چنانچہ امام زاہدی نے لکہا ہی کہ یہہ قصہ حضرت امیر سے ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ ایک ساعت یہہ حکم رہا ہی حضرت
امیر نے اسپر عمل کیا پہر آیت آئی کہ ءاشفقتم ان تقدموا بین یدی نجواکم صدقات کیا ڈر گئے تم یہہ اور دشوار ہوا تمکو
کہ آگے بہیجو تم آگے مصلحت کرنے اپنے سے خیرات فاذ لم تفعلوا وتاب اللہ علیکم فاقیموا الصلوة واتوا الزكوة واطیعوا اللہ
ورسولہ پس جسوقت نکیا تمنے یہہ کام اور پہرا ساتھہ توبہ کے اللہ اوپر تمہارے یعنے تمسے معاف کیا یہہ صدقہ دینا پس قائم رکہو نماز فرض کو اور دو
زکوٰۃ واجبہ کو اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول کی اسکے ہر حال مین کہ یہہ عوض اسکا ہو جاویگا واللہ خبیر بما تعملون اور اللہ خبردار ہی
ساتھہ اس چیز کے کہ کرتے ہو حدیث مین وارد ہی کہ عبد اللہ بن نبتل منافق تہا ہمیشہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نشست برخاست رکھتا تہا
اور آپ کی باتین یہود سے کہتا تہا ایکدن آپ حجرہ مین صحابہ کے ساتھہ بیٹھے تھے فرمایا آپ نے کہ ابہی دیکھو تمہارے پاس ایک مرد آتا ہی کہ دل
اسکا متکبر سرکش ہی ناگاہ ابن نبتل آیا آپ نے فرمایا کہ تو ہمین کیون دشنام دیتا ہی اور فلانے فلانے اصحاب تیرے اسنے قسم کہائی اور اپنے
یارونکو لاکر قسم کہلائی کہ ہم ہرگز یہہ بے ادبی نہین کرتے یہہ آیت آئی الم تر الی الذین تولوا قوما غضب اللہ علیہم کیا نہ دیکھا تو نے
طرف اُن لوگونکے یعنے منافقون کے کہ دوستی کرتے ہین اس قوم سے کہ غصے ہوا اللہ اوپر اُنکے وہ قوم یہودی ہین
ماہم منکم ولا منہم نہین ہین وہ منافق تم مین سے کہ مسلمان ہوا اور نہ اُن مین سے کہ یہود ہین ویحلفون علی الکذب وہم یعلمون
اور قسم کہا جاتے ہین منافق اوپر جہوٹھ کے اور وہ جانتے ہین کہ ہم جہوٹھ کہتے ہین یعنے قسم کہاتے ہین جہوٹھی کہ ہم مسلمان
ہین اور خیر خواہ پیغمبر آخر الزمان ہین اعد اللہ لہم عذابا شدیدا تیار کیا ہی اللہ نے واسطے انکے عذاب سخت دنیا مین ساتھہ خواری
اور رسوائی کے اور آخرت مین ساتھہ آتش دوزخ کے انہم ساء ما کانوا یعملون تحقیق یہہ لوگ برا ہی جو کچھ کہ ہین یہہ کرتے اور راستے
اتخذوا ایمانہم جنة فصدوا عن سبیل اللہ پکڑا ہی انہون نے قسمون اپنی کو کہ کہاتے ہین ڈہال کہ جان و مال اپنے اون
سے بچاتے ہین پس بند کرتے ہین اور باز رکہتے ہین لوگونکو وقت اپنی اپنے کے راہ خدا کے سے ساتھہ فتنہ انگیزی کے
اور سخن چینی کے یا بددل کرتے ہین انکو تاکہ جہاد سے بیٹہہ رہین فلہم عذاب مہین پس واسطے انکے ہی عذاب رسوا کرنیوالا لکن

لن تغنی عنہم اموالہم ولا اولادہم من اللہ شیئا ہرگز نہ کفایت کریگا اور نہ دفع کریگا اُنسے دن قیامت کے مال اُنکا اور نہ اولاد انکی عذاب
خدا کے سے کچھہ چیز اولئک اصحب النار ہم فیہا خلدون یہہ لوگ مناقق رہنے والے آگ کے ہین وہ بیچ اُسکے ہمیشہ رہنے والے ہین سمجھہ لیجیے
کہ منافق بھی خلود نار مین حکم کافر کا رکھتے ہین بلکہ درکہ دوزخ اُنکے واسطے مشرکون سے بھی نیچے ہی اور عذاب انکا سخت تر ہی یوم یبعثہم اللہ
جمیعا فیحلفون لہ کما یحلفون لکم یاد کر اُسدن کو کہ اُٹھاویگا منافقونکو اللہ سب کو قبرونسے انکی پس قسمین کھاوینگے واسطے خدا کے اوپر اسلام
اخلاص اپنے کے جیسے کہ قسم کھاتے ہین واسطے تمہارے ویحسبون انہم علی شیء اور وہ اسدن گمان کرتے ہین یہہ کہ وہ اوپر چیز کے ہین
اور کام کرتے ہین کہ قسم کھاتے اور اللہ تعالے فرماتا ہی کہ الا انہم ہم الکذبون خبردار ہو تحقیق وہی ہین جھوٹے استحوذ علیہم الشیطن
فانسہم ذکر اللہ غالب آیا ہی اوپر اُنکے شیطان اور وسوسے ڈالے ہین پس بھلا دیا انکو یاد خدا کی تو کہ نہ دل سے یاد کرین نہ زبان سے
اولئک حزب الشیطن یہہ لوگ بھولے ہوئے اللہ کی یاد کو لشکر شیطان کے ہین الا ان حزب الشیطن ہم الخسرون خبردار ہو تحقیق لشکر
شیطان کے وہی ہین زیان پانے والے کہ نعیم مؤبد چھوڑکر عذاب مخلد مین پڑے ہین ان الذین یحادون اللہ ورسولہ اولئک فی الاذلین
تحقیق جو لوگ کہ مقابلہ کرتے ہین اللہ کا اور رسول کا اُسکے وہ گروہ بیچ بہت ذلیل ہونیوالونکے ہین کہ دنیا مین ساتھہ قتل اور خواری کے گرفتار ہین
اور عقبی مین رسوا اور سیاہ رو اور زار تر اعتبار رہے ہین کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی لکھہ رکھا ہی اللہ نے لوح محفوظ مین اور حکم فرمایا ہی کہ ہر حال مین
البتہ غالب آونگا مین اور پیغمبر میرے سمجھہ لیجیے کہ غلبہ رسولونکا اگر مامور بحرب ہین تو ساتھہ قہر اور زجر کے اور نہین تو بدلیل وحجت ہی ان اللہ
قوی عزیز تحقیق اللہ تعالی توانا ہی اوپر نصرت انبیا کے غالب ہی جس حکم مین کہ چاہے کوئی اُسکے منع کی قدرت نہین رکھتا سمجھہ لیجیے کہ حق تعالے
بعد ذکر منافقونکے کہ یہہ دشمنان خدا سے اور رسول سے دوستی رکھتے ہین مذکور مخلصین کا فرماتا ہی کہ جو لوگ اعداے دین سے مطلقا اخلاص نہین رکھتے
اگرچہ انکے اقارب ہوں یہہ عقارب جانتے ہین چنانچہ ارشاد کرتا ہی لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ
ورسولہ نہ پاویگا تو اور نہ چاہیے کہ پاوے اُس قوم کو کہ ایمان لائے ہین ساتھہ اللہ کے اور دن آخرت کے دوستی کرین اُس شخص کی کہ مقابلہ
کرتا ہی اللہ کا اور رسول اُسکے کا یعنے مسلمان کافرون اور منافقون کو کہ خلاف خدا ورسول کا کرتے ہین دوست نہین رکھتے ولو کانوا
اباءہم او ابناءہم او اخوانہم او عشیرتہم اگرچہ ہوویں باپ اُنکے جیسے عبیدۃ بن جراح نے اپنے باپ کو کہ عبداللہ جراح تھا روز احد مین مارا
یا بیٹے اُنکے مثل ابوبکر صدیق رض کے کہ اپنے عبد الرحمن بیٹے کو جنگ بدر مین مبارزت کو طلب کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو چھوڑا کہ مت
حرب کرین یا بھائی اُنکے مانند مصعب بن عمیر کے کہ اپنے بھائی عبید کو جنگ مین قتل کیا یا کنبا اُنکا مثل عمر فاروق کے کہ بدر مین ماموں اپنے عاص بن ہشام کو ہلاک کیا اور علی مرتضی
اور حمزہ اور ابو عبیدہ رض نے اقربا اپنون کو مثل عتبہ اور شیبہ اور ولید کے جنگ بدر مین جہنم کو پہنچایا اولئک کتب فی قلوبہم الایمان یہہ
لوگ کہ دشمنان خدا سے دوستی نہین کرتے لکھہ دیا ہی خدا نے یعنے ثابت کیا ہی بیچ دلون اُنکے کے ایمان کو یا جمع کیا ہی ایمان کو ساتھہ
لوازم اُسکے کے کہ اخلاص اور استقامت ہی وایدہم بروح منہ اور قوت دی ہی انکو ساتھہ رحمت اور نصرت اپنی کے یا نور ہدایت
اپنے کے یا ساتھہ جبرئیل کے یا ساتھہ قرآن کے کہ اُس سے ہی ویدخلہم جنت تجری من تحتہا الانہر خلدین فیہا اور داخل کریگا انکو دن قیامت
کے بہشتونمین کہ چلتے ہین نیچے درختون اُنکے سے نہرین پانی کی دودھہ کی شراب کی شہد کی ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اُسکے رضی اللہ
عنہم ورضوا عنہ راضی ہوا اللہ تعالی اُنسے ساتھہ طاعت کے کہ دنیا مین کی اور راضی ہوئے وہ اللہ سبحانہ سے ساتھہ کرامت کے
کہ وعدہ فرمایا تھا انکو عقبی مین اولئک حزب اللہ یہہ لوگ ہین گروہ خدا کے اور ناصر دین مصطفی کے الا ان حزب اللہ ہم المفلحون

خبردار ہو کہ تحقیق گروہ اللہ کے وہی ہین فلاح پانیوالے امام ثعلبی نے جرجانی سے نقل کی ہی کہ انھون نے اپنے مشایخ سے سنا کہ حضرت
داؤد علیہ السلام نے حق سبحانہ تعالے سے پوچھا کہ تیرا گروہ کون ہی خطاب آیا کہ الغاضۃ ابصارہم والسلیمۃ اکفہم والنقیۃ قلوبہم اولٰئک حزبی وحول عرشی جو کوئی آنکھین
اپنی نامحرمون سے بند رکھے اور ہاتھ اپنے آزار خلق سے اور ہاتھ حرام سے سلامت رکھے اور دل اپنا ماسوا اللہ سے پاکیزہ رکھے وہ گروہ میری ہی اور گرد میرے عرش
طواف کرنیوالے ہین فرد جو دیکھنے نہین ہین بے موقع آنکھ بھاگا اور ہاتھ باز رکھتے مس سے ہین ناروا کے دلمین نہین ہین انکے خطرے بھی ماسوی کے یہان رکھہ تو ا
وہ لوگ ہین خدا اسکے سورۂ حشر مدنی ہی بیست وچار آیتین ہین اور چارصد وچہل وپنج کلمے ہین اور ایکہزار پانچسو تیرہ حرف ہین اور تین رکوع ہین سبح للہ
الم تر الی الذین نافقوا یا ایہا الذین امنوا اور فواصل اسکے من لو ہین اور ربط اسکا ساتھ سورۂ مجادلہ کے یہہ ہی کہ اختتام اسکا بذکر مومنان با صفا تھا کہ گروہ
خدا اور اہل فلاح اور انہاج ہین افتتاح اسکا ساتھ ذکر کافران اہل کتاب کے ہوا کہ لایق اجلا اور اخراج ہین

سورۃ الحشر مدنیۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وھی اربع وعشرون ایۃ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ پاکی بیان کرتے ہین واسطے اللہ کے جو کچھ بیچ آسمانونکے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہی وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ اور وہی ہی غالب سب پر حکم اور فرمان مین صواب کار اور راست کردار ہی لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو تھے برس
ہجرت سے جماعت اصحاب کو لیکر واسطے دیت دو مردون عامری کے کہ زمان سعادت نشان آپکے مین عمرو بن امیہ ضمری نے انھین قتل کیا تھا منازل
یہود بنی النضیر مین تشریف لے گئے اور دیوار انکے قلعہ کی سے پشت لگاکر بیٹھے پتھر لیکر وہ بام پر چڑھے کہ حضرت پر گرادین جبرئیل نے آکر آپکو
خبر کی آپ مدینے کو پھر آئے اور کہلا بھیجا کہ غدر تمہارا معلوم ہوا اب ہمارے دیار سے نکل جاؤ اور دس دن امن دیا انھون نے
اسباب سفر کا تیار کیا ابن ابی نے انکو کہلا بھیجا کہ کیون جاتے ہو اپنے قلعہ مین بیٹھے رہو مین دو ہزار اپنے قوم کے آدمی لیکر تمہاری
مدد کرونگا یہود اس منافق کی بات سنکر مغرور ہو کر باغی ہو گئے یہہ خبر حضرت کو پہنچی آپ کچھ لوگون کو لیکر وہان گئے پندرہ روز انکو گھیرا
انہون نے آخر جلا وطن قبول کی حق تعالی نے انکے دلونمین دہشت ڈال دی آپنے فرمایا نکل جاؤ تم اس شرط کہ ہتیار اپنے چھوڑ جاؤ اور جسقدر
مال سواریون پر لاسکے لا دلیجاؤ انہون نے یہہ سب قبول کیا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ
الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ وہی اللہ تعالے جس نے نکال دیا ذلت دیکر ان لوگون کو جو کافر ہوئے ہین اہل کتاب توریت
سے یعنے بنی النضیر کو گھرون انکے سے کہ زمین مدینے مین تھے اول بار اکٹھے کرنے مین اور جلانے مین انکے جزیرۂ عرب سے اور حشر دوسرا انکا خیبر
ہوگا یا پہلا حشر کہ لوگونکا ساتھ شام کے ہی کیونکہ آخر زمان مین آگ جانب مشرق سے آویگی اور لوگون کو زمین شام کیطرف چلاویگی اور وہان
قیامت قائم ہوویگی اور حشر دوسرا ہی اور یہود بنی النضیر پہلے سب لوگون سے محشور ہونگے پس خروج انکا اول حشر مین ہوگا مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ
يَّخْرُجُوْا نہ گمان کرتے تھے تم ای مومنون یہہ کہ نکل جاوینگے بنی النضیر مدینے سے کیونکہ مددگار بہت رکھتے تھے اور شجاعت اور شوکت والے
تھے وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ اور گمان کرتے تھے تحقیق وہ بچالیونگے انکو حُصُوْنُهُمْ قلعے انکے مِّنَ اللّٰهِ اترنے قضا خدا سے
فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا پس آیا انپر عذاب اللہ کا اس جگہہ سے کہ نہ گمان کیا انہون نے وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ اور
ڈالدیا اللہ نے بیچ دلون انکے کے رعب کہ وطن چھوڑنے کو تیار ہوئے يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ خراب کرتے ہین گھر اپنے
ساتھ ہاتھون اپنے کے اور ساتھ ہاتھون مسلمانونکے یعنے نقض عہد کیا اور گھر انکے اہل ایمان کے ہاتھون سے خراب ہوئے
پس گویا کہ اپنے ہاتھ سے اپنے گھر خراب کیے حدیث مین ہی کہ جب یہود نے وطن چھوڑنا اختیار کیا تو جانا کہ ہمارے مکان مسلمان لینگے گھر انکو

کھود ڈالا اور اچھے اچھے کواڑ تختے پتھر تراشے ہوئے اکھیڑ کر جسپہ سوا اونٹ لادھ کر اپنے ساتھہ لئے اور اپنی بہادری ظاہر کر کر گاتے دف
بجاتے بازار مدینے سے نکلے بعضے ولایت شام کو بعضے اور اطراف کو چلے گئے فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ پس عبرت پکڑو اے آنکھوں والو یعنے دیکھو
انکا احوال اور عبرت کرو وَلَوْلَاۤ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِی الدُّنْیَا اور اگر نہوتا یہہ کہ لکھہ رکھا تھا اللہ نے لوح محفوظ میں اور حکم کیا تھا اوپر
اُنکے جلاے وطن کا البتہ عذاب کرتا انکو بیچ دنیا کے ساتھہ قتل کرنے اور بردہ کرنیکے وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ اور واسطے اُنکے باوجود جلائے
وطن بسراے دنیا کے پھر اسے آخرت کے عذاب ہی آتش دوزخ کا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ یہہ عذاب انکو بسبب اسکے ہی کہ انھون نے
دشمنی کی ساتھہ خدا کے اور رسول اُسکے کے اور مخالفت کی فرمان اُنکے کی وَمَنْ یُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ اور جو کوئی دشمن
رکھے خدا کو اور مخالفت کرے اُسکی پس تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہی اُنکو اور امثال اُنکے کو لکھا ہی کہ زمانے محاصرے میں حکم ہوا تھا کہ درخت خرموں کے
انکے کاٹ ڈالیں سوا عجوہ کے اور عبداللہ بن سلام اور ابولیلی مازنی رضی اللہ عنہما اس حکم پر مامور ہوئے ابولیلی اچھے اچھے قسم کے درخت کاٹتے
تھے اور کہتے تھے کہ میں منافقون کا دل شکستہ کرتا ہون اور عبداللہ برے برے درخت قطع کرتے تھے اور کہتے تھے کہ میں جانتا ہون کہ حق تعالے
یہہ باغ مسلمانون کو عنایت فرمائیگا پس بہتر انکے واسطے چھوڑتا ہون حق تعالے نے یہہ آیت نازل کی کہ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّیْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا
قَآئِمَةً عَلٰۤی اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِیُخْزِیَ الْفٰسِقِیْنَ جو کچھہ کہ کاٹا تمنے کوئی تنہ درخت کا یا چھوڑ دیا ہی تمنے اُسکو کھڑا اوپر جڑون اپنے
کے پس ساتھہ حکم خدا کے ہی اور تو کہ رسوا اور خوار کرے یہودون کو کہ باہر نکلنے والے ہیں فرمان سے لکھا ہی کہ جب بنی النضیر کو نکال دیا پچاس زرہ
اور پچاس خود اور تین سو چالیس تلوارین انکی رہ گئیں اور اموال و عقار سب اُنکا فی ہوا یعنے تمام حصہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تھا پھر حضرت نے مناسب جانی جو چیز مال کی
دی اور عقارات سے بعضے لوگونکو بخشا اور اکثر روایات ناظرہ اُسپر ہیں کہ آپ نے تخمس کیا چنانچہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اسی پر گئے ہیں اور حضرت سبحانہ
تعالی اسباب میں ارشاد کرتا ہی کہ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَیْهِ مِنْ خَیْلٍ وَّلَا رِكَابٍ اور جو کچھہ پھیر لایا خدا اوپر رسول اپنے
کے مال اور ملک اُنکے سے یعنے غنیمت اللہ تعالی نے اُنکو دی پس نہیں دوڑائے تمنے اوپر تحصیل اسکے کے گھوڑے اور اونٹ پیادہ
ان قلعون پر آئے تم اور کچھہ لڑائی بھی ایسی واقع نہیں ہوئی کہ تمہیں کلفت پہنچی ہو اور تمنے لڑکر یہہ قلعے فتح نہیں کئے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰی مَنْ
یَّشَآءُ اور لیکن خدا تعالی ساتھہ مدد اپنی کے مسلط کرتا ہی پیغمبرون اپنون کو اوپر جسکے چاہتا ہی وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور حق تعالی
اوپر ہر چیز کے غالب کرنے میں پیغمبرون کے اور مغلوب کرنے میں دشمنون کے قادر ہی کبھی ظاہر کے قتال جدال سے پیغمبرون کو غالب بناتا
کبھی باطن میں وحشت خوف دلونمین ڈالکر کافرون کو مغلوب کرتا ہی مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰی جو کچھہ کہ پھیر لایا اللہ اوپر پیغمبر اپنے
کے مال و املاک ان بستیون والون کے سے کہ بن لڑائی ہاتھہ آئے ہیں فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ
پس واسطے اللہ کے ہی اور واسطے رسول کے اور قرابت والون پیغمبر کے اور یتیمون کے اور مسکینون کے اور مسافرون کے کہ یہ مال ہون یعنے سب
کہ فی خاصہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اور تقسیم اوسکی متعلق آپکے تھی زمانہ حیات میں اپنے نفقہ اہل و عیال کا کرتے تھے اور باقی کو جسطرح
سے کہ حق تھا بانٹ دیتے تھے اور بعد وفات آپکے بعضے علما حمل ظاہر آیت پر کرکر چھہ حصے کرتے ہیں ایک حصہ حضرت حق سبحانہ کا
نکال کر عمارت کعبے اور مساجد میں صرف کرتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ نام اللہ تعالے کا واسطے تعظیم کے ہی اور اسکے پانچ حصہ کرتے ہیں ایک
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا حصہ نکالتے ہیں پھر اوسمیں اختلاف کرتے ہیں بعضے کہتے ہیں کہ اس حصہ کو امام صرف کرے بعضے
کہتے ہیں مصالح مسلمانان میں صرف کیا چاہیے بعضے کہتے ہیں کہ قلعون اور ہتھیار و نمین مجاہدون کے خرچ کرے معالم میں لکھا ہی کہ ایام جاہلیت میں

دستور تھا کہ جو غنیمت ہاتھ آتی تو چوتھائی اوسکی سردار لیتا تھا اور باقی مین سے بھی جو چیز اوسکو پسند آتی تھی اُسے بھی کام مین لاتا تھا اور اسکو
صفی کہتے تھے اور باقی کو قوم کے حوالہ کرتا تھا تو نکر اُس قوم کے بانٹ لیتے تھے درویشون کو کچھہ تھوڑا سا دیتے تھے رؤسا اہل ایمان نے بھی بطور
غنائم بنی النضیر میں چاہا اور عرض کیا حضرت سے کہ آپ ربع اور صفی اپنی لے لو اور چھوڑو کہ باقی ہم تقسیم کرین حق تعالے نے اُسے خاصہ پیغمبر کا کیا اور قسمت
اسکی بطریق مذکور مقرر فرمائی اور ارشاد کیا کہ حکم فی کا ظاہر کیا ہے کَیْ لَا یَکُوْنَ دُوْلَۃً بَیْنَ الْاَغْنِیَاءِ مِنْکُمْ تو کہ نہو وہ فی ہاتھون ہاتھ لینا
درمیان دولتمندون کے تم مین کہ زیادہ اپنے حق سے لے لین اور درویشون کو کم دین یا محروم رکھین جیسے کہ زمانہ جاہلیت مین تھا وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ
فَخُذُوْہُ اور جو کچھہ دیا تمکو رسول نے غنیمت سے پس لے لو اوسکو کہ حق تمہارا ہی وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا اور جو کچھہ منع کرے تمکو اُس سے پس باز رہو اُس سے
محققون نے کہا ہی کہ حکم اس آیت کا عام ہی اور معنے اسکے یہہ ہین کہ جو کچھہ امر فرماوے پیغمبر اُسکو بجا لاؤ اور جو منع کرے اُس سے باز رہو کہ امر
اور نہی اُسکی برحق ہی جو کوئی کہ حکم بجا لایا نجات یافتہ ہوا اور جسنے نہی اُنکی نہ مانی ورطہ ہلاکت مین پڑا فرد رافت ہوا جو تابع حضرت فقد سبحنہ
جسنے کیا خلاف پیمبر فقد ہلک وَاتَّقُوا اللّٰہَ اور ڈرو اللہ کے عذاب سے مخالفت پیغمبر مین اُسکے اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ تحقیق اللہ سخت
عذاب کرنیوالا ہی مخالفان پیغمبر کو لِلْفُقَرَآءِ الْمُھٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ وَاَمْوَالِھِمْ قسمت فی کی واسطے یتیمون اور مسکینون اور درویشون
وطن چھوڑنیوالون کے ہی وہ لوگ جو نکالے گئے ہین گھرون اپنون سے کہ مکے مین رکھتے تھے اور دور پڑے ہین مالون اپنے سے یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا
مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا چاہتے ہین فضل خدا کی طرف سے اور رضامندی اسکی یعنے ہجرت اُنکی واسطے تجارت اور اغراض دنیوی
کے نہین بلکہ طالب رحمت اور رضائے الٰہی ہین اور محبت خدا و رسول مین ترک دیار و اموال کیا ہی وَّیَنْصُرُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اور مدد دیتے ہین
دین خدا کو ساتھہ جانون اور مالون اپنے کے اور نصرت کرتے ہین پیغمبر اوسکے کو ساتھہ یاری اور ہواداری کے اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ
یہہ گروہ مہاجرین وہی ہین سچے دین اسلام مین قولًا اور فعلًا وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ اور دوسری واسطے اُن لوگون کے کہ جگہہ پکڑی
انھون نے سرائے ہجرت مین یعنے مدینے مین اور دار ایمان مین بعضون نے لکھا ہی کہ ایمان نام مدینے کا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا مِنْ قَبْلِھِمْ
پہلے ہجرت مہاجران سے مراد اُس سے انصار ہین کہ اپنے دیار مین ایمان لائے اور دو سال پہلے حضرت کے تشریف لانے سے مسجدین بنائین
یُحِبُّوْنَ مَنْ ھَاجَرَ اِلَیْھِمْ دوست رکھتے ہین اُنکو جو وطن چھوڑ آتے ہین طرف دیار اُنکے کے اور اُنکو گھر دیتے ہین اور مال سے مدد کرتے ہین
وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِھِمْ حَاجَۃً مِّمَّآ اُوْتُوْا اور نہین پاتے وہ بیچ دلون اپنون کے خلش اور حسد اور رو غدغہ اور حقد اُس چیز سے کہ دئے گئے
مہاجرین مراد یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلا کر فرمایا کہ تمنے مہاجرین کے ساتھہ بہت احسان کیا اب یہہ مال جو بنی النضیر کا آیا ہی تو
تمھین کو سب دون اور مہاجرین جیسے تمہارے گھر مین رہتے ہین رہین اور کہو تو مہاجرین کو دون یہہ تمہارے مکانون سے اُٹھہ کر اور جگہہ گھر بنا لین
اور اپنی معاش آپ ہی کرین سعد بن معاذ رضی اللہ عنہما نے کہا یا رسول اللہ ہم یہہ چاہتے ہین کہ یہہ سب مال بھی مہاجرین کو عنایت فرماؤ اور
بھی وہ ہمارے ہی گھر مین رہین کہ ہمارے گھرون کی اُنسے روشنائی اور برکت ہی حضرت یہہ سنکر بہت خوش ہوئے اور دعا اُنکے حق مین کی اور
حق تعالی نے انکی شان مین یہہ آیۃ نازل کی وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ وَلَوْ کَانَ بِھِمْ خَصَاصَۃٌ اور ایثار کرتے ہین اوپر نفسون اپنے کے
یعنے آپ تنگی کرتے ہین اور درویشون کو دیتے ہین اور اگرچہ ہووے اُنکو حاجت اور تنگی باوجود اسکے ایثار کرتے ہین اسباب نزول مین
ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہی کہ سر بریان ایک صحابی درویش کو کسی نے دیا اُسنے اور ایک محتاج تر کو دیا اُسنے اور پر ایثار
کیا اسیطرح نو درویشون پاس وہ گیا یہہ آیۃ اُن درویشان تونگر دل کی شان مین نازل ہوئی سمجھہ لیجئے کہ دس خصلتین کہ جو دا پر مشتمل ہی

ان میں صفت ایثار کی افضل اور اکمل ہے اور ایثار اسے کہتے ہیں کہ آپ شخص محتاج ہو ایک چیز کا اور دیوے کو جو مستحق اسکا دیکھے تو آپ بھوکا رہ کر
اسے بخشے بیت ز افتادہ مردی وہ جو دشعار نہ بہو کہ میں نان ہیچ گر بسے ایثار وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور جو کوئی بچایا جاوے بخیلی جان
اپنے سے حب مال جی میں نہ رکھے اور دینے سے ہاتھ نہ اٹھاوے پس یہی لوگ وہی ہیں خلاصی پانیوالے یا فیروزی یافتگان بہ ثنا سے عاجل
دنیا میں اور ثبوت آجل آخرت میں بیت کونین میں سربلند جو او کا ہے کہ رتبہ عالی بیہ ز افتاد او کا ہے وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ اور وہ لوگ کہ آئے
پیچھے انکے یعنے مہاجر اور انصار کے مراد اس سے تابعان صحابہ ہیں و ز قیامت تک یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا
بِالْاِیْمَانِ کہتے ہیں ای پروردگار ہمارے بخش ہمکو اور بھائیوں دینی ہمارے کو وہ جو آگے لائے ہم سے ایمان وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا
لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور مت کر بیچ دلوں ہمارے کینہ اور حسد اور خیانت واسطے ان لوگونکے کہ ایمان لائے پہلے ہم سے یعنے اصحاب ہمارے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کے رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ای پروردگار ہمارے تحقیق تو ہی شفقت کرنیوالا دعا ہماری قبول کر مہربانی کرنیوالا او پر ہمارے
ساتھ رحمت اپنی کے زمرۂ سابقین میں داخل کر ہمیں آمین کہا ہے علما نے کہ جس شخص کے دل میں کینہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا وہ اہل
اس آیت کا نہیں ہے صاحب انوار نے لکھا ہے کہ حق تعالی نے تین مرتبے مومنوں کے بیان فرمائے مہاجر اور انصار اور تابعین انکے کہ متصف
ہیں بصفاوت دل اور پاکی طینت پس جو کوئی اس صفت پر نہو اقسام مومنین سے خارج ہے اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ نَافَقُوْا کیا نہ دیکھا تو نے طرف
ان لوگوں کی کہ منافق ہوئے اور جو خلاف کہ باطن میں بھرا تھا ظاہر کیا یعنے ابن ابی اور ابن نبتل و رفاعہ اور گروہ والے انکے بنی نضیر سے کہلا بھیجا
کہ ہم تمھارے شریک ہیں جو تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے حرب کرو گے ہم تمھاری معاونت کرینگے اور یہاں تک ہم اتفاق رکھتے ہیں تم سے کہ
اگر اتفاقا وہ غالب آسکے اور تمھیں دیار سے نکالا تو ہم بھی تمھاری موافقت و مرافقت کرینگے یہہ آیت نازل ہوئی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم
حال منافقوں کا دیکھ کہ یہہ یَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کہتے ہیں واسطے بھائیوں اپنے کے یعنے جو رشتہ کفر میں بھائی ہیں وہ لوگ
جو کافر ہوئے مِنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ اہل توریت سے کہ قسمت کھا کر لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَکُمْ البتہ اگر نکالے جاؤ تم دیار اپنے سے البتہ
نکلینگے ہم ساتھ تمھارے دوستی و مصاحبت کے سبب وَلَا نُطِیْعُ فِیْکُمْ اَحَدًا اور نہ کہا مانینگے ہم بیچ مقدمے ایذا اور آزار تمھارے کے
کسیکا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یا مسلمان اَبَدًا کبھی وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّکُمْ اور اگر لڑائی کیے جاؤ تم یعنے مسلمان تم سے لڑینگے البتہ مدد دینگے
ہم تمکو وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَکٰذِبُوْنَ اور اللہ گواہی دیتا ہے تحقیق وہ منافق البتہ جھوٹے ہیں لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا یَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ اگر نکالے
گئے یہود مدینے سے نہ نکلینگے منافق ساتھ انکے اور موافقت انکی نہ کرینگے وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا یَنْصُرُوْنَهُمْ اور اگر لڑائی کئے گئے
یہود نہ مدد کرینگے منافق اور نہ یاری دینگے انکو وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَیُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا یُنْصَرُوْنَ اگر بالفرض مدد دیویں اہل نفاق یہود کو
البتہ پھیریں پیٹھ یعنے بھاگ جاویں پھر بعد بھاگنے انکے کے بنی نضیر نہ مدد دیے جاویں یعنے انکے حب دار یعنی بھاگ گئے پھر کیونکر منصور ہوں
لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ البتہ تم کہ مومن ہو زیادہ تر اور سخت تر ہو ترس اور ڈر میں بیچ دلوں انکے کے اللہ سے یعنے منافقین تم
بہت ڈرتے ہیں اتنا اللہ سے نہیں ڈرتے ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ یہہ تم سے ڈرنا انکا بسبب اسکے ہے کہ وہ ایک قوم ہیں کہ نہیں سمجھتے اللہ
کی عظمت کو اگر سمجھتے تو اسی سے ڈرتے لَا یُقَاتِلُوْنَکُمْ جَمِیْعًا اِلَّا فِیْ قُرًی مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ نہ لڑینگے تم سے اکٹھے ہو کر یہود اور
منافق مگر بیچ بستیوں قلعے والیوں کے یا پیچھے دیوار دمدموں کے پتھروں اور برجوں سے یعنے انکو قوت یہہ نہیں کہ سامنا تمھارا کریں یہہ
انکی نامردی سے نہیں بلکہ بَاْسُهُمْ بَیْنَهُمْ شَدِیْدٌ لڑائی انکی درمیان آپس کے سخت ہے لیکن جو بہادر کہ خدا و رسول سے

حرب کرتا ہی نامرد ہوجاتا ہی پس آنکے دلونمین اللہ نے نامردی اور ترس جو ڈالا ہی طاقت تمھارے مقابلے کی نہین رکھتے چاہئے کہ مقاتلہ بمقابلہ و مواجہہ کرین
سو کہان تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى گمان کرتا ہی تو یہود اور منافقون کو مجتمع و متفق رائے اور تدبیر مین اور حال یہہ ہی کہ دل انکے پراگندہ اور
پریشان ہین کیونکہ عقائد اور مقاصد انکے مختلف ہین ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ یہہ اوصاف بری جو انہین ہین اسسبب سے ہین کہ وہ ایک معشر ہین کہ نہین سمجھتے
اُس چیز کو کہ صلاح انکی جسمین ہی پس مثل انکی كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ مانند مثل اُن لوگون کے ہی کہ پہلے انسے تھے نزدیک
زمانے مین چکھا انھون نے وبال کلام اپنے کا یعنے ضرر معصیت کا مراد اس سے بنی قینقاع ہین کہ انکو مدینے سے نکالا یا اہل بدر ہین کہ مارے گئے
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے انکے ہی باوجود خواری دنیوی کے عذاب درد دینے والا آخرت مین اور مثل منافقون کی فریب
دینے مین یہود کو اور وعدہ کرنے مین مددگاری کرنے کے كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ مانند مثل شیطان کے ہی جس وقت
کہا اُسنے واسطے کافرون کے کفر پر اپنے ثابت رہ کہ مین یار اور مددگار تیرا ہون فَلَمَّا كَفَرَ پس جسوقت کفر پر ثابت ہوا قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ
مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ کہا شیطان نے تحقیق مین بیزار ہون تجھسے تحقیق مین ڈرتا ہون خدا پروردگار عالمونکے سے
مراد شیطان سے ابلیس ہی اور انسان سے ابوجہل کہ جب بدر کو چلا قبیلہ کنانہ سے توہم رکھتا تھا ابلیس سراقہ کی شکل بن کر کہ رئیس بنی کنانہ کا تھا
اسکے پاس آکر کہا اے ابوالحکم مت ڈر مین مددگار تیرا ہون جب بدر مین پہنچے ابلیس نے دیکھا کہ فرشتے اہل اسلام کی مدد کو نازل ہوئے ہین بھاگا
اور کہا مین بیزار ہون تجھسے یہہ قصہ سورۂ انفال مین مذکور ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد شیطان سے ابیض ہی اور انسان سے برصیصا راہب
ابیض نے اسکو کفر پر ثابت کیا پھر اُس سے بیزار رہا قصہ اسکا بطریق اجمال یہہ ہی کہ برصیصا نے ستر برس عبادت حق کی کی شیاطین سب اسکے
کام مین عاجز آئے ابیض نے اسکا گمراہ کرنا اپنے ذمے پر مقرر کیا آدمی کی شکل بنکر اسکے صومعے مین آکر مشغول ریاضت ہوا برصیصا مجاہدہ اوسکا
شدت سے مشاہدہ کرکر متعجب ہوا اور مرید اسکا ہوا ابیض وہان سے چلا اور کئی کلمے شفائے مرض اور دفع بلا کے واسطے اسکو سکھا گیا پھر بعض شہر مین
آکر ایک شخص کو آسیب پہنچایا اور آپ طبیب کی شکل ظاہر ہو کر کہا کہ علاج اسکا سوا دعائے برصیصا کے کچھ نہین اُسے صومعۂ برصیصا مین لیگئے برصیصا
کچھ پڑھکر پھونکا شیطان نے ہاتھ اُسکے ایذا سے کھینچا وہ اچھا ہو گیا اسیطرح اور لوگونکو آسیب پہنچایا اور کہکر وہان پہنچوایا تا وہ شفا پائے
القصہ شہزادی ایکے متعرض ہوا اسے بھی وہان لائے برصیصا نے دعا کی ابیض نے اُسے چھوڑ دیا اُسے شفا ہوئی اُس لڑکی کو زاہد کے
سپرد کیا شیطان نے برصیصا زاہد کو یہانتک وسوسہ ڈالا کہ مرتکب فاحشہ ہوا پھر خوف فضیحت سے اُسکو جان سے مارا ابیض نے اُسکے بھائیونکو
خبر کی برصیصا کو سولی پر کھینچا ابیض وہی پہلی اپنی شکل بنا کر سامنے آیا اور کہا کہ مجھے سجدہ کر مین تجھے بچا دونگا اُسنے اُسے سجدہ کیا ابیض
اُس سے بیزار ہوا آخر یہہ برصیصا بے سعادت بعد اتنے برس کے عبادت کے گرداب شقاوت مین غرق ہوا فرد غافل نہ رہ گھمنڈ نہ کر اپنے زہد پر کہ
ہو جاتے کچھ کا کچھ بھی یہان ایک آن مین فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا پس ہوا آخر کار اُن دونونکا یہہ کہ وہ دونون بیچ
آگ دوزخ کے ہین ہمیشہ رہنے والے بیچ اُسکے وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ اور یہہ جزا ظالمون کی ہی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا ع ٢
قَدَّمَتْ لِغَدٍ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو عذاب خدا سے اور اسیکی طرف متوجہ رہو اور چاہیے کہ دیکھے ہر جی اُس چیز کو کہ آگے بھیجی ہی واسطے
فردائے قیامت کے اگر خیرات اور طاعت کی ہی شکر بجا لاوے اور اُسکے زیادہ کرنے مین کوشش کرے اور اگر معاصی اور سیئات ہوئے
توبہ کرے اور پشیمان ہو وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ سے تکرار امر تقوی کا واسطے تاکید کے ہی یا پہلا واسطے ادائے واجبات کے ہی کیونکہ
عمل سے ملا ہی اور دوسرا واسطے ترک محارم کے ہی کیونکہ آگے فرمایا ہی اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ تحقیق اللہ خبردار ہی ساتھ اُس

چیز کے کہ کرتے ہو تم کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ اول اشارہ باصل تقوی ہی اور دوم بکمال تقوی یا اول اشارہ طرف تقوی عام کے ہی کہ پرہیز کرنا محرمات
سے ہی اور دوم اشارہ طرف تقوی خاص کے ہی کہ اجتناب کرنا ہی اُس چیز سے کہ جو سوا اللہ تعالے کے ہی مطلع اصل تقوی سمجھہ دلاکیا ہی ترک
ما دون حق تعالے ہی وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللهَ فَأَنْسٰهُمْ أَنْفُسَهُمْ اور مت ہوا ی مومنون مانند اُن لوگون کے کہ بھول گئے اللہ کو جیسے یہود
اور منافق اور اہل شرک پس بھلا دیا انکو خدا نے مصلحت جانون اُنکی کو بعضون نے کہا ہی کہ توفیق کا دروازہ اُن پر بند کر دیا عبد اللہ تستری قدس
سرہ نے کہا ہی کہ گناہ کرنے کے وقت انھون نے اللہ تعالے کو فراموش کیا حق تعالے نے تو بہ انپر بھلا دی أُولٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ یہہ لوگ وہی ہین فاسق
یعنی باہر نکلنے والے دائرہ فرمانبرداری سے لَا يَسْتَوِيْٓ أَصْحٰبُ النَّارِ وَأَصْحٰبُ الْجَنَّةِ نہین برابر و یکسان اہل آگ کے رہنے والے آگ کے کہ جان اپنی کو خوار کر کر مستحق دوزخ کے ہوئے ہین اور رہنے
والے بہشت کے کہ تکمیل نفس مین کوشش کر کے اہلیت جنت کی پیدا کی ہی أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ رہنے والے بہشت کے وہی ہین مراد پانیوالے یعنی عذاب جحیم سے چھوٹکر نعیم
جنت سے ہوئے ہین لَوْ أَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللهِ اگر اتارتے ہم اس قرآن کو اوپر پہاڑ کے اور اُس پہاڑ کو فہم اور ادراک دیتے ہم
البتہ دیکھتا تو اوسکو ڈرنے والا اور فرمان اٹھانیوالا پھٹ جانیوالا ڈر خدا کے سے اور ہیبت وعید کی سے جو قرآن مین مذکور ہی یعنی کوہ باوجود
اس بڑائی اور سختی کے اگر فہم قرآن کرتا تو ڈرتا اور گردن جھکاتا اور دل پتھر کافرون کے اُس سے متاثر نہین ہوتے مبتلا سوز محبت ہی نہ کچھہ گریۂ رقت
پتھر سے بھی دل سخت ہی کمبخت انھونکا وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ اور یہہ مثال بیان کرتے ہین ہم انکو واسطے تنبیہ
مومنون کے تو کہ وہ فکر کرین اُس مین اور فائدہ مند ہون اُس سے هُوَ اللهُ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وہ قرآن بھیجا ہوا اللہ کا ہی وہ اللہ جو نہین
مستحق عبادت مگر وہ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ جاننے والا پوشیدہ کا اور ظاہر کا یا عالم معدوم اور موجود کا یا حیات اور موت کا یا رزق اور
اجل کا یا دنیا اور آخرت کا یا حال اور استقبال کا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وہی ہی بڑا بخشش کرنیوالا کہ رحمت اوسکی عام ہی سب خلق کو مہربان مومنون پر
برحمت خاص فنا یا ہین اور رحمٰن سا نعمت عفو اور غفران اور رویت عطا کرینگے هُوَ اللهُ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وہی ہی اللہ کہ جو کسی وجہ سے نہین کوئی لائق پرستش مگر وہ
الْمَلِكُ بادشاہ کہ جلال ذات اوسکا احتیاج سے مصئون اور ادراک سے بیرون اور کمال صفات اُسکا باستغنا مقرون اور بیان سے افزون ہی
الْقُدُّوْسُ پاک جمیع عیوب اور نقصانات سے منزہ سب نوائب اور آفات سے السَّلٰمُ سلامت عیوب اور خلل سے مبرا عجز اور خلل سے الْمُؤْمِنُ
امن دینے والا مومنون کو آگ سے نیران کے یا بلانے والا خلق کو طرف ایمان اور امان کے یا سچا کرنیوالا پیغمبرونکو ساتھ معجزات مبین اور
دلائل روشن کے الْمُهَيْمِنُ نگہبان اشیا کا یا گواہ صادق اوپر کامون خلق کے یا قائم ساتھ عدل کے یا مطلع پوشیدہ چیزون کا یا حکم کرنے
والا ساتھ حق کے لکھا ہی کہ یہہ ایسا اسم ہی کہ تاویل اسکی سوا اللہ کے کوئی نہین جانتا الْعَزِيْزُ غالب حکم مین یا عزت دینیوالا الْجَبَّارُ زبردست
یا جوڑنیوالا کامونکا یا صلاح دینے والا کامون ٹوٹے ہوؤنکا الْمُتَكَبِّرُ مستحق کبریائی اور عظمت کا سُبْحٰنَ اللهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ پاکی ہی خدا کو اُس چیز سے کہ شریک لاتے ہین
اُسکے کیونکہ واجب الوجود شرکت قبول نہین کرتا هُوَ اللهُ الْخٰلِقُ وہی ہی اللہ پیدا کرنیوالا خلق کا موافق ارادے اور حکمت اپنی کے الْبَارِئُ درست
کرنیوالا عدم سے وجود مین لاکر الْمُصَوِّرُ صورتین بنانے والا مخلوق کا لَهُ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى واسطے اُسکے ہین نام اچھے کہ جو شرعا اور عقلا خوب اور
نیک ہون يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ پاکی بیان کرتے ہین واسطے اُسکے جو کچھہ بیچ آسمانونکے اور زمین کے ہی اور سب نقصانون سے
منزہ اور مقدس جانتے ہین وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور وہی ہی غالب ملک اپنے مین کہ ہرگز مغلوب اور مقہور نہو حکمت والا کہنے اور کرنے مین
گفتار کردار اُسکے سب موافق حکمت کے ہین جامع المعانی مین لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے اسم اعظم پوچھا انھون نے کہا
بآخر سورۃ الحشر پھر پوچھا پھر بھی وہی جواب سنا مناجات یا اللہ و مومن قدوس و جبار و سلام یا عزیز و یا ملک یا خالق جملہ انام

یا مہیمن یا مصور یا حکیم و کبریا ‖ دور مجھ سے رافت کے دل سے کر دے سب کبر و ریا ‖ اپنے صہبائے محبت کا مجھے کر مست تو
کر خودی سے نیست پہلے پھر بخود کر مست تو ‖ نہ رہے میرا وجود اور نے کچھ آثار وجود ‖ سب فنا ہوں یک رہے باقی توئی رب الودود

سورۃ ممتحنہ مدنی ہے تیرہ آیتیں ہیں تین سو اڑتالیس کلمے ہیں ایک ہزار پانچ سو دس حرف ہیں دو رکوع ہیں یا ایہا الذین عسی اللہ فواصل اسکی لم ترن ہیں اور ربط اسکا ساتھ سورۃ حشر کے یہہ ہے کہ اوسمیں ذکر منافقون کا اور دوستی کرنیکا ان کے ساتھ کافرون کے تھا اسمیں ذکر نہی کا مسلمانون کو دوستی کفار سے فرمایا

سورۃ الممتحنۃ مدنیۃ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وھی ثلث عشرۃ آیۃ

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آٹھوین برس ہجرت سے بطریق اخفا عزم مکہ معظمہ کا رکھتے تھے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے قریش کو مکتوب اس مضمون کا لکھا جبرئیل نے حضرت کو خبر کی علی مرتضی اور زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہم کو حکم ہوا وہ سارہ کہ لونڈی ابی عمرو بن الضیفی کی تھی اُس مکتوب کو اوسکے پاس سے لے آئے آپنے حاطب کو بلاکر فرمایا کہ تو نے کیا کیا اُسنے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قسم خدا کی میں مومن ہون خدا اور رسول پر اور دین اسلام سے نہین پھرا لیکن میرا اپنا کوئی مکے شریف میں نہین ہے کہ حمایت اہل اور اولاد اور مال میری کرے بخلاف اور مہاجرونکے اسواسطے مین نے چاہا کہ کچھ حق میرا وہان کے لوگون پر ثابت ہو جائے تاکہ میرے لوگون کی وہ محافظت کرین حضرت نے فرمایا ای یارو حاطب تمہارا ساتھی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غصے ہوکر کہا یا رسول اللہ مجھے حکم کرو کہ گردن اس منافق کی اڑا دون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عمر اسکو مت آزردہ کر کہ اہل بدر سے ہے حق تعالی نے بدر والونکو مژدہ دیا ہے کہ اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم یہہ آیت نازل ہوئی کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ ای لوگو جو ایمان لائے ہو مت پکڑو دشمن میرے کو اور دشمن تمہارے کو دوست کہ تُلْقُوْنَ اِلَیْھِمْ بِالْمَوَدَّۃِ بھیجتے ہو اور القا کرتے ہو طرف دشمنون میرے اور اپنے کے خبرین حبیب میرے کی بسبب محبت کے کہ رکھتے ہو یا طرح دوستی کی ڈالتے ہو وَقَدْ کَفَرُوْا بِمَا جَآءَکُمْ مِّنَ الْحَقِّ اور حال یہہ ہے کہ تحقیق کافر ہوئے ہین دشمن ساتھ اُس چیز کے کہ آئی ہے تمہارے پاس سخن حق کہ قرآن شریف ہے یا کار درست ہے کہ دین اسلام ہے یا بیزار ہیں ادا متابعت سے کہ پیغمبر ہے یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِیَّاکُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ رَبِّکُمْ نکال دیتے ہین پیغمبر کو اور تمکو اسواسطے کہ ایمان لائے ہو تم ساتھ اللہ پروردگار اپنے کے یہہ بسبب ایمان کے تمکو تمہارے دیار سے اخراج کرتے ہین پس انسے محبت مت کرو اِنْ کُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِھَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ اگر ہو تم نکلے وطن اپنے سے واسطے جہاد کے بیچ راہ میری کے اور واسطے چاہنے رضامندی میری کے تُسِرُّوْنَ اِلَیْھِمْ بِالْمَوَدَّۃِ چھپا کے کرتے ہو تم طرف انکے ساتھ دوستی کے یعنی باتین چھپا کر کہلا بھیجتے ہو محبت لباس نصیحت مین وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَیْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ اور مین خوب جانتا ہون اس چیز کو کہ چھپاتے ہو تم دشمنون کی محبت سے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو تم معذرت سے وَمَنْ یَّفْعَلْہُ مِنْکُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ اور جو کوئی کرے یہہ کام تم مین سے یعنی دوستی کرے یا خبرین پہنچا دے باعدائے دین پس تحقیق گمراہ ہوا اور بھلا یا راہ سیدھی کو اِنْ یَّثْقَفُوْکُمْ یَکُوْنُوْا لَکُمْ اَعْدَآءً اگر پاوین تمکو کفار مکے کے یعنی تمپر فتح یاب ہوکر تمکو اسیر کرلین ہونگے واسطے تمہارے دشمن یعنی دوستی تمہاری فائدہ نہ دے گی دشمنی وہ تمسے ظاہر کرینگے وَیَبْسُطُوْٓا اِلَیْکُمْ اَیْدِیَھُمْ وَاَلْسِنَتَھُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَکْفُرُوْنَ اور کھول لینگے طرف تمہارے ہاتھون اپنے کو واسطے مارنے اور قتل کرنیکے اور زبانین اوپر تمہارے ساتھ برائی یعنی دشنام اور فحش کے اور دوست رکھتے ہین کہ کاش کے کافر ہو جاؤ تم جیسے کہ وہ ہین لَنْ تَنْفَعَکُمْ اَرْحَامُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ ہرگز نہ فائدہ دینگے تمکو ناتے تمہارے اور نہ اولاد تمہاری یعنی آج دوستی مشرکون سے بسبب مال اور فرزند اور خویش و پیوند کرتے ہو اور وہ نفع

نہ پہنچاوینگے تمکو یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ دن قیامت کے یَفْصِلُ بَیْنَکُمْ جدائی ڈال دیویگا درمیان تمھارے اور اولاد اور اقربا تمھارے کے یعنے کافرون کو دوزخ کو پہنچاویگا اور مومنون کو بہشت مین لیجاویگا وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ اور اللہ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم دوستی اور دشمنی سے دیکھنے والا ہے اُس پر جزا دیگا قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ تحقیق ہے واسطے تمھارے اے مومنون سنت نیک اوسکی پیروی کرو بیچ باتون ابراہیم علیہ السلام کے اور اُن لوگونکے کہ ساتھ اوسکے تھے ایمان والے اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ یاد کر جسوقت کہا انھون نے یعنے ابراہیم علیہ السلام نے مومنان اور قوم انکی نے واسطے گروہ اپنے کے جو مشرک تھے کہ ہم سے دوستی نجاہو تحقیق ہم بیزار ہین تم سے کہ بتون کو پوجتے ہو وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور دوسرے بیزار ہین ہم اس چیز سے کہ عبادت کرتے ہو تم سوا خدا کے كَفَرْنَا بِكُمْ کافر ہوئے ہم ساتھ دین تمھارے کے یا ساتھ معبود تمھارے کے وَبَدَا بَیْنَنَا وَبَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا اور ظاہر ہوئی درمیان ہمارے اور درمیان تمھارے عداوت دل کی اور بغض ہاتھ کا یعنے تحارب کا ہمیشہ یعنے درمیان ہمارے تمھارے ملعم دل سے دشمنی اور ہاتھ سے لڑائی رہیگی حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗۤ یہانتک کہ ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ یکتا یگانہ کے یعنے اوسکی یگانگی پر ایمان لاؤ حق تعالے پسند فرماتا ہے مومنونکو کہ بیزار ہوں شرک سے اور اقتدا ابراہیم کرو اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِیْمَ لِاَبِیْهِ مگر بیچ اس سخن ابراہیم کے کہ کہا واسطے باپ اپنے کے کہ بسبب وعدے استغفار کے تم سے کیا تھا مین نے اور بسبب وعدے ایمان کے تو نے مجھسے کیا تھا لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ البتہ بخشش مانگونگا واسطے تیرے وَمَاۤ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ اور نہین مالک ہین اے پدر واسطے تیرے یعنے نہین دفع کرسکتا ہون تجھسے عذاب خدا کو کچھ چیز اگر خدا پر ایمان نہ لائے تو خلاصہ یہ ہے کہ پیروی ابراہیم صلے نبینا و علیہ السلام کی کرو بیزاری مین کافرونسے نہ بخشش مانگنے مین واسطے اُنکے کہ یہہ صورت وعدے کے سبب واقع ہوئی سمجھہ لیجیے کہ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اصحاب اُنکے بیزار ہوئے قوم سے کہا رَبَّنَا عَلَیْكَ تَوَكَّلْنَا اے پروردگار ہمارے اوپر تیرے توکل کی ہمنے یعنے سب کامون مین تیرے کرم پر اعتماد کیا ہمنے وَاِلَیْكَ اَنَبْنَا اور طرف تیرے رجوع کیا ہمنے وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ اور طرف تیرے ہے بازگشت سب کی بیچ آخرت کے سمجھہ لیجیے کہ بعضے کہتے ہین یہہ تتمہ تھا قول ابراہیم علیہم السلام کا نہین بلکہ حق سبحانہ تعالے نے مومنونکو اس آیت کے بعد منع فرمانے دوستی کفار کے امر فرماتا ہے کہ جو قطع علاقہ محبت کا دشمنون سے کیا تو کہو الٰہی اپنے رشتہ الفت توڑ کر تیرے لطف کے ساتھ جوڑا ہمنے بیچ ما سوا تیرے جو کچھہ ہے سب سے وارستہ ہین ہم قطع کل عالم کر کر تجھسے دل بستہ ہین ہم رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا اے پروردگار ہمارے مت کر ہمکو فتنہ واسطے اُن لوگونکے کہ کافر ہوئے یعنے انکو ہمپر مسلط مت کر اور اُنکے ہاتھ سے ہمین عذاب مت دلوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اور بخش ہمکو اے پروردگار ہمارے اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ تحقیق تو ہی ہے غالب حکم مین پس شر انکی دفع کر دانا ہے ساتھ کام اپنے کے پس ہمین بخش لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ البتہ تحقیق ہے واسطے تمھارے بیچ ابراہیم علیہ السلام اور قوم انکی کے خصلت نیک کہ پیروی کرو اوسکی یہہ تکرار واسطے تاکید کے ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اقتدا مین یا اول سے اقتدا باقوال مراد ہے اور ثانی سے اقتدا بافعال اور یہہ اقتدا با ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام ہے لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ واسطے اس شخص کے کہ ہے امید رکھتا رضا خدا کی اور جزا روز آخرت کی یا واسطے اُس شخص کے ہے کہ ڈرتا ہے اللہ سے اور دن قیامت سے وَمَنْ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ اور جو کوئی پھر جاوے فرمان خدا سے اور دوستی کرے دشمنان کی پس تحقیق اللہ وہی ہے بیپرواہ اُس سے اور اوسکی مدد کرنے سے دین مین کیونکہ وہ خود ناصر ہے اپنے دین کا تعریف کیا گیا ہے تعریف کرنے خلق کے لکھا ہے کہ بعد نزول اس آیت کے مومنون نے قطع دوستی کا قرابتون مشرکون سے کیا جو مکے مین تھے حق تعالے نے فرمایا کہ عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً شتاب ہے اللہ تعالی یہہ کہ کر دیوے درمیان تمھارے اور درمیان اُن لوگونکے عداوت رکھتے ہو تم کفار مکے سے دوستی سمجھہ لیجیے کہ یہہ معاملہ یون تھا کہ ابوسفیان اور سہیل بن عمرو اور حکم بن حزام اور سوا انکے اور کئی بڑے عرب کے دشمن عظیم تھے اسلام لائے اور انکے اپنون کو ان سے تمام محبت

پیدا ہووے وَاللّٰہُ قَدِیْرٌ اور اللہ قادر ہی اسپر کہ دشمنی کو دوستی سے بدل ڈالے وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور اللہ بخشنے والا ہی اسکا جسنے دوستی کی دشمنان
دین سے قبل نہی سے مہربان ہے اسپر جسنے بعد نہی کے قطع محبت کی لکھا ہی کہ قوم خزاعہ کا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد و پیمان تھا ہرگز قصد مسلمانوں کا
نہین کرتے تھے اور دشمنان دین کی مدد کرتے نہین سو اگرچہ مسلمان نہین ہوئے تھے حق تعالی نے انکے حق مین فرمایا لَا یَنْہٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ
یُقَاتِلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ نہین منع کرتا تمکو اللہ ای مومنو ان لوگونسے کہ نہین لڑے تم سے بیچ کام دین اور ملت کے وَلَمْ یُخْرِجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ اور نہین نکال
دیا تمکو گھرون تمہارے سے یعنے خزاعہ کہ مقاتلہ اور اخراج مین تمہارے انھون نے دخل نہین کیا یا مراد عورتین اور لڑکے ہین کہ قتل اور اخراج مین انکو کچھ کام نہین اور نہین منع کرتا
اللہ تمکو اَنْ تَبَرُّوْہُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَیْہِمْ یہہ کہ احسان کرو ان سے اور انصاف کرو تم طرف انکے اور کچھ بہرہ اور حصہ بھیجو اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ
تحقیق اللہ تعالے دوست رکھتا ہی انصاف کرنیوالونکو اِنَّمَا یَنْہٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ قَاتَلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَاَخْرَجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ سوا اسکے نہین کہ
منع کرتا ہی تمکو اللہ ان لوگون سے کہ لڑے تم سے بیچ دین خدا کے اور نکال دیا تمکو گھرون تمہارے سے وَظٰہَرُوْا عَلٰٓی اِخْرَاجِکُمْ اور باہم پشت ہوئے یا مدد
مددگاری کی اوپر نکال دینے تمہارے کے خان و مان تمہارے سے یعنے کفار مکہ نے کہ بعضون نے جنگ کیا تم سے اور بعضون نے اخراج کیا اور بعض
مددگار ہوئے انکے حقیقت منع فرماتا ہی تمکو اَنْ تَوَلَّوْہُمْ یہہ کہ دوستی کرو تم انسے وَمَنْ یَّتَوَلَّہُمْ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوْنَ اور جو کوئی دوستی کرے
انسے اور دوست رکھے انکو پس یہہ گروہ دوستدار رکھنے والے وہی ہین ظالم کہ وضع دوستی کی غیر موضع مین کرتے ہین کیونکہ دوستی تو خدا و دوستان خدا
چاہئے نہ کہ اورونسے اللہم ارزقنی حبک و حب من یحبک و العمل الذی یقربنی الی حبک یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَکُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُہٰجِرٰتٍ
فَامْتَحِنُوْہُنَّ ای لوگو جو ایمان لائے ہو جب آوین تمہارے پاس مسلمان بیبیان ہجرت کرنیوالیان دار الکفر سے طرف دار الایمان کے پس آزمایش کرو انکو اسطرح کہ
قسم دو انکو کہ وہ شوہر کی دشمنی کے سبب تو نہین نکلین اور کسی اور کی دوستی کی تہمت سے تو نہین آئین اور رسوائی کے سبب اور دنیا کی غرض تو منظور نہین محبت خدا
رسول کے ہی واسطے ایمان اسلام لائی ہین لکھا ہے کہ جب بیچ حدیبیہ کے صلح واقع ہوئی تو ایک شرط یہہ بھی تھی کہ جو مسلمان مکے سے مدینے مین جاوے اسکو کفار
مکے کے پاس بھیجدین اور مدینے سے مکے جاوے اسے نہ کے کو آپ پاس پہنچا دین ابھی حضرت حدیبیہ ہی مین تھے کہ کتنے مسلمان مکے سے بھاگ خدمت شریف مین حاضر
ہوئے ازانجملہ سبیعہ اسلمیہ بھی تھی اسکے پیچھے اسکا شوہر مسافر نام آیا اور کہا کہ شرط صلح یہہ تھی کہ جو ہم مین سے تم مین آوے تو تم اسکو ہمارے حوالے کرو اور جو تمہارا کوئی ہم مین آ
جائے تو ہم اسکو تمہارے حوالے کرین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم متامل ہوئے کہ اس عورت مسلمان کو مشرک کے کیونکر حوالے کرون جبرئیل علیہ السلام آئے
اور کہا یا رسول اللہ وہ شرط مردون کی ہی نہ عورتون کی روا نہین کہ عورت مسلمہ کو حوالے مشرک کے فرماؤ اور یہہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین امنوا اذا
جاءکم المؤمنات مہاجرات فامتحنوہن اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِہِنَّ اللہ خوب جانتا ہی ایمان انکے کو اور خبردار ہی چھپی باتون سے لیکن جو حکم شرع کا ظاہر پر ہے تو تم انکو قسم دو
فَاِنْ عَلِمْتُمُوْہُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْہُنَّ اِلَی الْکُفَّارِ پس اگر جانو تم انکو ایمان والیان پس مت پھیرو تم انکو طرف شوہرون کافرون انکے کے
لَا ہُنَّ حِلٌّ لَّہُمْ وَلَا ہُمْ یَحِلُّوْنَ لَہُنَّ نہ وہ عورتین حلال ہین واسطے ان کافرون کے اور نہ وہ کافر حلال ہین واسطے ان مسلمانیون کے کیونکہ انکا دین اور انکا
اور ہی فرق کافر و مسلمان مین ہیولی اور فقہا جو بین موجب جدائی ہی انکا یہہ تباین دین وَاٰتُوْہُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا اور دو ان شوہرون کافرون کو جو خرچ کیا ہے یعنے جو
مہر دیا ہی وہ دلوا دو عورتون سے پس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سبیعہ کو قسم دی اور جو مسافر نے مہر دیا تھا وہ لیکر اوسکے حوالہ کیا پھر یہہ آیت نازل
ہوئی کہ وَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ اَنْ تَنْکِحُوْہُنَّ اِذَآ اٰتَیْتُمُوْہُنَّ اُجُوْرَہُنَّ اور نہین گناہ اوپر تمہارے یہہ کہ نکاح کرلو انکو جسوقت دو تم انکو مہر انکی پس حضرت
فاروق رضی اللہ عنہ نے نکاح کرلیا پھر یہہ آیت آئی کہ وَلَا تُمْسِکُوْا بِعِصَمِ الْکَوَافِرِ اور مت پکڑ رکھو تم نکاح عورتوں کافرون کا یعنے نکاح انکا باقی مت
رکھو بلکہ طلاق دو اگر ایمان نہ لاوین یہہ سنکر صحابہ نے جو عورتین کافرہ کہ نکاح مین تھین انکو طلاق دی پھر حکم ہوا وَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْیَسْئَلُوْا

مَآ اَنْفَقُوْا اور مانگ لو تم اس شخص سے کہ اس عورت کو نکاح میں لاوے کافر جو خرچ کیا ہے تم نے مہر اسکا اسپر اور چاہیے کہ وہ کافر سوال کریں تم سے جو خرچ کیا
انھوں نے مہر ازواج مہاجرات اپنے کا یعنے جب نکاح ٹوٹ گیا زن کافرہ اور مرد مومن کا اور زن مومنہ اور مرد کافر کا پس ہر ایک کو چاہیے کہ اپنا مہر دیا ہوا پھیر لیوے
ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ یہہ حکم اللہ کا ہے يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ حکم کرتا ہے خدا ساتھ اسکے درمیان تمہارے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہے مصالح تمہارے
حکم کرنیوالا ہے ساتھ اس چیز کے جسمیں محض حکمت ہے بعد نزول اس آیت کے مومنوں نے مہر زنان مہاجرات کا انکے شوہروں کو دیا اور کافروں نے ادا مہور زنان
مرتدات میں انکار کیا یہہ آیت آئی کہ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ اور اگر نکل جاوے کوئی عورتوں تمہاری میں سے
اے مومنو طرف کافروں کی یعنے دار الحرب میں چلی جاوے اور مہر اسکا تمہارے ہاتھ نہ آوے پس غنیمت پکڑو تم اور عذاب کرو تم ان کافروں کو یعنے غزا کرو عاقبت کار
تمہاری فتح ہوگی اور مال تمہارے ہاتھ لگیگا فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا پس دو ان لوگوں کو کہ جاتی رہیں بی بیاں انکی
دار الکفر کو اور مہر انھوں نے نہیں پایا مانند اس چیز کے کہ خرچ کیا ہے انھوں نے مہر بیبیوں کا معالم التنزیل میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے کہ چھہ مومنوں
مہاجرین کی بی بیاں مرتد ہوکر کفار میں جا ملی تھیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مہر انکی غنیمت میں سے انکے شوہروں کو دیے وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ
اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ اور ڈرو عذاب خدا سے وہ خدا کہ تم ساتھ اوسکے ایمان لانیوالے ہو حکم اس آیت کا لقاے عہد تک تھا جب عہد گیا یہہ حکم منسوخ
ہوا لکھا ہے کہ روز فتح مکہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیعت رجال سے فارغ ہوئے نساء نے بھی خواہش بیعت کی کی یہہ آیت نازل ہوئی يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ
اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ اے خبر کرنیوالے اے بلند مرتبے والے جسوقت کہ آویں تیرے پاس مسلمان عورتیں بیعت کرتی ہوویں عَلٰٓى اَنْ لَّا
يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ اوپر اس بات کے کہ نہ شریک لاوینگی ساتھ اللہ کے کسی چیز کو اور نہ چوری
کریں اور نہ زنا کریں اور نہ مار ڈالیں اولاد اپنی کو جیسے جنتی لڑکے کو گرا دیتی ہیں اور پیٹ گرا دیتی ہیں وَلَا يَأْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ
اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ اور نہ آویں ساتھ طوفان کے کہ باندھ لیویں اسکو درمیان ہاتھوں اور پانوں اپنے کے یعنے فرزند حرام زادہ نہ لاویں طوفان
شوہروں پر باندھیں وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ اور نہ نافرمانی کریں تیری بیچ کسی حکم کے جیسے نوحہ کرنا اور پیٹنا اور بال کھسوٹنی ہیں غرض
ان شرطوں پر جو بیعت کریں فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ پس انکی بیعت کا قبول کر اے نبی اور بخشش مانگ واسطے انکے اللہ سے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا اون لوگونکا ہے کہ توحید پر اوسکے بیعت کرتے ہیں مہربان ہے ہر کہ توفیق لوے اور ایمان کی عطا فرمائی ایک بزرگ نے کہا کہ لوگ
کہتے ہیں رحمت موقوف ہے ایمان پر اور میں کہتا ہوں کہ ایمان موقوف ہے رحمت پر جب تک کہ دائی رحمت نہیں پہنچتا توفیق نہیں دیتا دولت ایمان کو کوئی نہیں پہنچتا ہے بیت
توفیق رفیق ہو تو سب ہی ہے ورنہ نیکوئی کو پہنچا کب ہے سمجھنا چاہیے کہ بیعت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نساء سے فقط باتوں کی تھی ہاتھہ
حضرت انکو نہیں لگاتے تھے اور جیسے مردوں کی بیعت کے وقت مصافحہ کرتے تھے نہیں کرتے تھے زبان مبارک سے باتیں سمجھا دیتے تھے
اور بعضوں نے کہا ہے کہ عورتوں کی بیعت کے وقت قدح آب منگواتے اوسمیں وہ ہاتھ ڈالتیں پھر وہ ہاتھ اٹھا لیتیں آپ ہاتھ ڈالتے امام ربانی مجدد الف ثانی
حضرت شیخ احمد سرہندی قدس سرہ نے جلد ثالث کے اکتالیسویں مکتوب میں لکھا ہے کہ جو بری باتیں عورتوں میں بہ نسبت مردوں کے
زیادہ ہیں اسواسطے عورتوں کی بیعت کے وقت کئی شرطیں کہ بیعت رجال کے وقت نہیں درمیان لائے اور اسوقت ان بری باتوں سے نہی فرمائی شرط اول
یہہ کہ کسی چیز کو ساتھ اللہ کے شریک نہ کریں واجب ہے جو وہ نہ ہو استحقاق عبادت میں اور جسکے عمل میں ریا ہے وہ بھی شرک سے خالی نہیں اور موحد
مخلص نہیں کہ حدیث شریف میں ہے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اتقوا الشرك الاصغر قالوا وما الشرك الاصغر قال
علیه الصلوٰة والسلام الرياء اور بیزاری کفر سے شرط اسلام ہے اور بیزاری شائبہ شرک سے توحید اور مدد چاہنے ہوں اور دعا عورتوں سے دفع امراض

اور اسقام میں کہ جہلہ اہل اسلام میں شائع ہو رہی ہیں عین شرک اور ضلالت ہی اور اپنی حاجتیں طلب کرنی سنگ تراشیدہ اور ناتراشیدہ سے نفس کفر اور
انکار واجب الوجود ہی چنانچہ حق تعالے نے شکایت حال بعضے اہل ضلال میں فرمایا ہی یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد امروا ان یکفروا بہ ویرید الشیطان ان یضلہم ضلالا
بعیدا اکثر عورتیں جہل کے سبب اس استمداد ممنوع میں مبتلا ہیں اور طلب دفع بلیہ ان اسماء بے مسمی سے کرتی ہیں اور ادائے مراسم شرک اور اہل شرک میں گرفتار
ہیں خصوصاً جس وقت بیماریوں میں مبتلا ہوں کے وقت اکثر اس فرقے سے وقوع میں آتے ہیں کم کوئی عورت ہوگی کہ اس شرک سے بچی ہو الا من عصمہا اللہ تعالے اور فرقۂ وہابیہ
اپنی کج فہمی اور جہالت سے توسل بانبیا و اولیا کو بھی اسی پر قیاس کر کے اسکو بھی منع کرتے ہیں اور یہہ قیاس انکا باطل ہی کیونکہ انبیا و اولیا علما صلحا سے توسل کی
بات میں بہت سی احادیث اور اقوال ائمۂ دین رحمہم اللہ وارد ہیں کہ جن سے جواز اسکا صراحۃً سمجھا جاتا ہی اور تعظیم کرنی ایام معظمۂ یہود اور نصاری اور کفار وغیرہ
اور انکے تیوہاروں میں انکی رسمیں بجا لاتیں یہہ بھی مستلزم شرک اور موجب کفر ہی جیسے دوالی میں جاہل مسلمان خصوصاً عورتیں انکی رسمیں اہل کفر کی کرتی
ہیں اور عید منالی میں ہدیہ اور تحفہ اہل کفر کے سے اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کے گھر بھیجتی ہیں اور برتنوں کو رنگ لگا کر چاول سرخ بھر کر انکے یہاں
پہنچاتی ہیں اور اس دن کو اعتبار دیتی ہیں یہہ سب شرک اور کفر ہی بدین اسلام فرمایا حق تعالی نے وما یؤمن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون
اور حیوانات کو جو نذر مشائخ اور پیروں کی نکالکر انکے قبروں پر لیجاکر اس مشائخ یا پیر کے نام سے ذبح کرتے ہیں تو یہہ ذبیحہ جنس ان ذبائح سے ہی کہ ممنوع
شرعی ہی اور احتراز اس سے واجب اور جو اسکو اللہ سبحانہ کے نام پاک سے ذبح کریں تو اوسمیں کچھہ قباحت اور مانع شرعی نہیں اور عورتیں جو پیروں اور بیبیوں
کے نام کے روزے رکھتی ہیں اور اکثر انکے نام کے روزے رکھتی ہیں جنکا وجود نہیں اپنی طرف سے نام بناتی ہیں اور روزوں کے واسطے
دن مقرر کرتی ہیں اور افطار کے واسطے طعام خاص بوضع مخصوص معین کرتی ہیں اور ان روزوں کے سبب سے اپنی مرادیں مانگتی جاتی
ہیں اور حاجتیں بر آتی سمجھتی ہیں یہہ شرک عبادت میں ہی اور وسیلے سے عبادت غیر کے حل مشکل اپنی اس غیر سے چاہتی ہیں معاذ اللہ
یہہ فعل ہی حدیث قدسی میں ہی کہ الصوم لی وانا اجزی بہ یعنے روزہ میرے ہی واسطے ہی اور کو اس عبادت میں شرکت نہیں اگرچہ سبھی عباد
میں شرکت بحق تعالے کسیکو نہیں لیکن تخصیص روزے کی واسطے اہتمام اس عبادت کے ہی اور یہہ جاہلہ بیبیاں عورتوں نکاکہ برائی اس عمل کی
کہتی ہیں کہ ہم یہہ روزے اللہ کے واسطے رکھتی ہیں اور ثواب انکا پیروں کو بخشتی ہیں اگر اسمیں سچی ہیں تو واسطے صیام کے تعیین ایام کیا اور
تخصیص طعام کیا اور اکثر عورتیں بھیک مانگ کر افطار کرتی ہیں اور افطار کے وقت مرتکب حرام ہوتی ہیں کیونکہ بے حاجت سوال
کرتی ہیں اور پھر اس حرام فعل میں اپنی حاجتیں بر آئیں اور مرادیں حاصل ہوئیں جانتی ہیں یہہ کیا بڑی گمراہی ہی معاذ اللہ سبحانہ
شرط دوم نہی سرقہ سے ہی کہ گناہ کبیرہ ہی عورتوں میں یہہ بہت ہوتا ہی اسواسطے اسکی نہی اونکی بیعت کی شرط ہوئی
کیونکہ یہہ اپنے شوہروں کے مال کو بے اذن خرچ کرتی ہیں اور بے تحاشہ تصرف میں لاتی ہیں اور اسکو حلال جانتی ہیں
اس میں خوف کفر کا ہی کاش حرام جان کر مرتکب اس امر کے ہوں تو دائرۂ کفر سے تو دور رہیں کیونکہ حلال جاننا
حرام کا کفر ہی اسیواسطے حق تعالے نے بعد نہی شرک کے نہی سرقہ کی فرمائی اور عادت جو انکو پڑ گئی ہی بے اذن
تصرف کرنیکی شوہروں کے مال میں یہہ بھی کچھہ دور نہیں کہ اوروں کے املاک میں دلیر ہوں اور خیانت اور سرقہ کرنیکی
خوگر ہو رہی ہیں پس معلوم ہوا کہ نہی سرقہ سے عورتوں کے حق میں اہم مہام اسلام سے ہی سمجھہ لیجئے کہ ایک دن
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے پوچھا کہ جانتے ہو بدترین دزدوں کا کون ہی عرض کیا ہم نہیں جانتے فرمایا اسرق السارق
وہ ہی کہ اپنی نماز میں سے چراوے اور ارکان نماز کے اچھی طرح نہ ادا کرے اس سرقہ سے بھی بچنا ضرور ہی حضور دل سے نیت

کرے کہ سب نیت عمل صحیح نہیں اور قرأت درست پڑھے رکوع سجدہ قومہ جلسہ باطمینان ادا کرے تاکہ نظار اسرق السارقین میں داخل نہو شرط
ثالث نہی زنا سے ہی تخصیص بیعت نسا کے ساتھ اس شرط کے اسواسطے ہی کہ بن عورتونکے رضا کے زنا واقع نہیں ہوتا جب تک یہہ راضی نہو
مرد ہزار ڈھب لگائے ہرگز یہہ امر وقوع میں نہ آئے پس نہی اس سے عورتون کے حق میں آکد ہی مردون سے کہ مرد اس عمل میں تابع اسکے ہیں اسیواسطے
حق تعالے نے زن زانیہ کو مرد زانی سے مقدم کیا ہی الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ اور یہہ گناہ خراب کرنیوالا دنیا و آخرت کا
ہی اور سب دینون میں برا ہی ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ فرمایا آپنے اے لوگو زنا سے پرہیز کرو کہ اسمین چھہ خصلتین
ہیں تین دنیا میں تین آخرت میں دنیا میں یہہ ہیں کہ نور منہہ کا جاتا ہی فقر آتا ہی نقصان عمر میں لاتا ہی اور آخرت میں غضب پروردگار اور سختی حساب
اور عذاب نار ہی اور سمجہو کہ حدیث میں وارد ہی کہ زنا ناپاک نگاہ کا طرف محرمات کے ہی حق تعالی نے فرمایا قل للمؤمنین یغضوا من ابصارہم و یحفظوا
فروجہم ذلک ازکی لہم وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارہن و یحفظن فروجہن کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مومنون کو کہ چھپاوین آنکھین اپنی محرمات
سے اور نگاہ رکھین شرمگاہ اپنے کو محرمات سے اور کہہ مسلمانیون کو کہ چھپاوین آنکھین اپنی کو محرمات سے و محافظت کرین شرمگاہ اپنے کی محرمات سے سمجھ
لیجیے کہ دل تابع آنکہہ کے ہی جب دیکھیوسگے تو بچنا دشوار ہی کیونکہ دیکھا تو دل للچایا اور دل للچایا تو کب ٹھہریگا پس چشم پوشی ضرور ہی کہ خسارت
دنیا و آخرت میں نہ پڑو اور یہہ بہی نہی کلام اللہ میں وارد ہی کہ مرد بیگانی عورتون سے اور عورتین بیگانے مردونسے کلام لگاوٹ کا نکرین اور بن ٹھن کر اپنی شکلین
عورتین بہی نہ دکھاوین کہ موجب شہوت کا ہو اور پازیب اور گھونگرو اور کڑے اور سوا اسکے زیور ایسا نہ پہنے کہ جسکے آواز نامحرمونکو جاوے اور انکو فسق کیطرف
رغبت دلاوے اور عورت اجنبیہ بہی مثل مرد کے ہی عورت عورت بہی آپس میں خلطہ بیار فسق کا نرکہین غرض شوہر کے سوا کسی
کے واسطے اپنے آپ کو آراستہ نہ کیا چاہیے جیسے مرد کو نظر اور مس امردون سے بشہوت حرام ہی ویسے ہی عورت کو
نظر اور مس بشہوت عورت سے حرام ہی شرط رابع نہی قتل اولاد سے ہی کہ عورتین بیٹیون کو خوف فقر کے سبب مار ڈالتی
ہین اس میں دو گناہ ہیں ایک تو قتل نفس بغیر حق ہی دوسری قطع رحم کہ گناہ کبیرہ ہی شرط خامس نہی بہتان اور افترا سے
ہی یہہ صفت رذیلہ بہی عورتون میں بہت ہوتی ہی اسواسطے تخصیص ساتھ اُنکے وقت بیعت کے فرمائی اور یہہ کبیرہ
گناہ ہی کہ متضمن کذب ہی جو سب دینون میں حرام ہی اور متضمن ایذا اسے مومن بہی ہی کہ اس پر بہتان اٹھایا ہی اور ایذا اسے مومن حرام
ہی اور مستلزم فساد بزرین بہی ہی کہ ممنوع اور حرام بنص قرآنی ہی شرط سادس نہی معصیت اور نافرمانی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے ہی جس امر میں کہ وہ فرماوین یہہ شرط متضمن سب اوامر اور نواہی شرعیہ کو ہی کیا نماز کیا روزہ کیا حج کیا زکوۃ کہ بنا اسلام
کے بعد ایمان بخدا و رسول انہیں چار رکن پر ہی نماز پنج گانہ بے فتور اور باحضور پڑھے اور صوم رمضان کہ مکفر سیئات سالیانہ ہین
رکھے اور حج بیت اللہ کہ جسکے شان مین مخبر صادق علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہی حج بخشواتا ہی گناہ پہلے ادا کیجیے
اور زکوۃ مال برغبت بمصارف زکوۃ دیجیے اور اسیطرح ورع اور تقوے سے بہی نچوکئیے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی
بر پا رکھنے والا دین تمہارے کا ورع ہی اور ورع عبادت ترک منہیات شرعیہ سے ہی لقمہ حرام کے سے پرہیز کیجیے اور اسے مثل خمر جانیے
اور غنا سے بہی اجتناب ضرور ہی کہ داخل لہو ولعب ہی کہ حرام ہی اور اسکے حق میں وارد ہی الغناء رقیۃ الزنا یعنے غنا افسون زنا کا
اور غیبت اور سخن چینی سے بہی بچنا ضرور ہی کہ ممنوع شرعی ہی اور کسی پر ہنسنا اور ایذا مومن کو دینی کہ جس وجہ سے کہ مومن کی منع ہی اس سے
پرہیز ضروری ہی اور شگون بد کا اعتبار نکیا چاہیے اور کچھہ اسمین تاثیر نجانے اور یہہ بہی نہ یقین کیجیے کہ مرض ایک کا دوسرے کو لگتا ہی کہ پیغمبر

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزون سے منع فرمایا ہی لا طیرۃ ولا عدوی یعنے شگون بد کی اصل ثابت نہین اور مرض کا ایک دوسرے کو لگنا متحقق نہین
اور کاہن اور منجم کی باتون پر اعتبار نکیا چاہیے اور امور غیبیہ اُنسے نہ پوچھا چاہیے اور عالم الغیب اُنکو نجانے کہ شریعت مین منع اُسکا
بمبالغہ آیا ہی کہ قدم راسخ کفر مین رکھتا ہی کوئی کبیرہ سحر و ساحری سے نزدیک تر بکفر نہین ہی خوب احتیاط اِس مین ضرور ہی کہ
کوئی چیز اسکی فعل مین نہ آوے کہ حدیث مین آیا ہی کہ مسلم جب تک اسلام رکھتا ہی سحر اُس سے وجود مین نہین آتا جب ایمان اُس سے
سے جدا ہوجاتا ہی اعاذنا اللہ سبحانہ اُسوقت سحر اُس سے متحقق ہوتا ہی پس گویا کہ سحر اور ایمان نقیض آپس مین ہین اگر سحر ہی تو ایمان
نہین اور جو ایمان ہی تو سحر نہین جب نسا بایعات نے یہہ سب شرطین قبول کین تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بمجرد قول اُنسے
بیعت فرمائی اور بامر الٰہی اُنکے واسطے دعائے مغفرت اور استغفار کیا یقینی وہ قبول ہوا اور بخشی گئین زوجہ ابی سفیان بھی
اُنہین سے تھین بلکہ سرگروہ اونکی کہ سب کیطرف سے وہی باتین آپ سے کرتی تھین پس عورتون مین سے جو کوئی ان باتون
سے بچکر ان شرائط پر عمل کرے گی حکماً داخل اُس بیعت مین ہوگی اور اِس استغفار مین داخل فرمایا ہی حق تعالیٰ نے مایفعل اللہ
بعذابکم ان شکرتم یعنے کیا کام رکھتا ہی حق تعالیٰ ساتھ عذاب تمھارے کے اگر شکر کرو تم اور ایمان درست کرو شکر بجا لانا عبارت
قبول کرنے احکام شرعیہ سے ہی اور اُنپر عمل کرنا طریقہ نجات کا متابعت صاحب شریعت کے ہی علیہ وعلے آلہ الصلوٰۃ والسلام اعتقاد
مین اور عمل مین پیر اور استاد اسواسطے کرتے ہین کہ شریعت کی باتین بتاوے اور اُسکی برکت سے آسانی اعتقاد اور عمل شریعت مین
پیدا ہو نہ یہہ کہ مرید جو چاہین سو کرین اور پیر اونکی ڈھال ہون اور عذاب سے بچاوین کہ یہہ تمنائے محض اور خیال باطل ہی وہان بے
اذن کوئی شفاعت کسیکی نہین کر سکیگا جب تک کہ مرتضی ہو شفاعت اوسکی نکرین اور مرتضی جب ہو کہ شریعت پر عمل کرے اور جو
بمقتضائے بشریت خطا واقع ہو تو تدارک اُسکا بشفاعت ممکن ہی سوال مذہب کو کس اعتبار سے مرتضی کہے جواب جو حق تعالےٰ مغفرت
اوسکی چاہے اور وسیلہ واسطے عفو اُسکے کے درمیان لاوے وہ شخص فی الحقیقت مرتضی ہی اگرچہ بظاہر مذہب ہی تتمہ کلام الشریف
بعضے درویش مسلمان واسطے نفع دنیا کے یہودون سے دوستی رکھتے تھے اور اہل اسلام کی خبرین اُنسے کہتے تھے یہہ آیت نازل
ہوئی کہ یاایہا الذین اٰمنوا لا تتولوا قوما غضب اللہ علیہم اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت دوستی کرو اُس قوم سے کہ غصے
ہوا اللہ اوپر اونکے قد یئسوا من الاٰخرۃ کما یئس الکفار من اصحٰب القبور تحقیق نا امید ہوے ہیں وے ثواب آخرت سے کیونکہ
بسبب عناد اور کتمان نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جان گئے ہین کہ کسی نوع حظ اور ثواب اخروی اُنکو نہوگا اسواسطے نا امید
ہوئے اُس سے جیسے کہ نا امید ہوے کافر قبر والون سے یعنے رجوع اپنی سے ساتھ اُس دین کے یا یہہ و نا امید ہوئے ثواب عقبی سے جیسے
کافر مردے نا امید ہوئے کہ اپنے احوال کو دیکھ لیا ہی اور اِس جہان کی نعمتون سے بکلی قطع امید کی ہی سورہ صف مدنی ہی اور بقول بعض مکی ہی
چودہ آیتین ہین باتفاق دو سو اکتیس کلمے ہین نو سو چھبیس حروف ہین اور دو رکوع ہین سبح للہ یاایہا الذین اٰمنوا ہل ادلکم فواصل اسکی ن م
ہین اور تطبیق اسکی ساتھ سورہ ممتحنہ کے یہہ ہی کہ آخر مین اوسکے تنبیہ مومنان تھی اول اسکے بھی بعد تنزیہ خدا تنبیہ مومنان ہے

سورۃ الصف مدنیۃ　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　وھی اربع عشرۃ اٰیۃ

سبح للہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض پاکی بیان کرتے ہین اللہ کے جو کچھ بیچ آسمانون کے ہی علویات اور جو کچھ بیچ زمین کے سفلیات
سے وھو العزیز الحکیم اور وہی ہی غالب کہ حکم اوسکا کسی وجہ سے نہین ٹلتا حکمت والا درست کار کہ خلل اوسکے افعال مین راہ نہین

پا تا لکھا ہی کہ اصحاب نے کہا کونسا ایسا عمل ہی کہ ہم بجالاوین کہ ہمین دوزخ سے بچا کر بہشت دکھاوے اور وہان کی نعمات کا حظ کھاوے یہہ
آیت آئی یا ایہا الذین امنوا ھل ادلکم علی تجارۃ الآیہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای قوم آیا جو تم چاہتے تھے یعنی وہ عمل کہ بندے کو
سجین سے بچا کر اعلی علیین کو پہنچاوے ایمان اور جہاد ہی صحابہ میں سے کراہت رکھتے تھے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی یا ایہا الذین امنوا
لم تقولون ما لا تفعلون ای لوگو جو ایمان لائے ہو کیون کہتے ہو تم اس چیز کو جو نہین کرتے ہو تم کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما
لا تفعلون بڑی ہی ازروے ناخوشی کے نزدیک اللہ کے کہ کہو تم جو کچھ نہین کرتے تم بعضے علما کے نزدیک یہہ آیت عام ہی
یعنی جو کوئی بات کہے اور نہ کرے اس عتاب مین داخل ہی اور جو علما کہ لوگون کو عمل نیک بتاتے ہین اور آپ انکے ادا کرنے سے جی
چراتے ہین وہ بھی بمقتضاے اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم چاہیے کہ داخل ہون باین سیاست کہ مثل مشہور ہی آپ کو فضیحت اور کو
نصیحت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج مین دیکھا کہ لب ایسے شخصون کے مقراض آتشین سے تراشتے ہین ان اللہ
یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانہم بنیان مرصوص تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی ان لوگون کو کہ لڑتے ہین بیچ راہ اوسکی
کے صف باندھکر مقابل دشمن کے گویا کہ وہ استحکام مین عمارت ہی سیسہ پلائی ہوئی یہہ کنایہ ہی انکے ثبات قدم مین بیچ جنگ کے واذ قال موسی لقومہ
یقوم لم تؤذوننی وقد تعلمون انی رسول اللہ الیکم اور یاد کر اسکو جسوقت کہا موسی نے واسطے قوم اپنی کے بنی اسرائیل کو ای قوم میری کیون
ایذا دیتے ہو تم مجھکو کہ میرا حکم نہین سنتے اور تحقیق جانتے ہو تم یہہ کہ مین فرستادہ خدا ہون طرف تمہارے اور اپنی رسالت کے گواہ معجزے دکھا دئے تمکو
اور تمنے خوب معلوم کر لیا کچھ شبہ نہ رہا اور رسول کی عزت حرمت چاہی پس تم میرا حکم بجالاؤ غرض آپنے بہت سمجھایا وہ اپنی ویسی ہی جہالت ضلالت پر ثابت
حضرت کلیم اللہ کی بات نہ سنی فلما زاغوا ازاغ اللہ قلوبہم پس جب کج ہوے اور پھر گئے بنی اسرائیل حضرت موسی کے حکم قبول کرنے سے کج کر دئے
اور پھرا دئے اللہ نے دلون انکے کو صفت یقین سے اور شک ڈالدیا واللہ لا یہدی القوم الفسقین اور نہین ہدایت کرتا قوم فاسقون کو کہ دائرہ
فرمان سے نکلے ہین واذ قال عیسی ابن مریم یبنی اسراءیل انی رسول اللہ الیکم اور یاد کر اسکو بھی جب کہا عیسی بیٹے مریم کے نے اپنی قوم کو کہ ای
بنی اسرائیل تحقیق مین رسول اللہ کا ہون طرف تمہاری ساتھ معجزون اور دلیلون کے مصدقا لما بین یدی من التورۃ درانحالیکہ سچا بتلانے والا ہون اوسکا جو
کہ آگے میرے ہی کتاب توریت یعنی پہلے مجھسے نازل ہوئی ہی اور مین تصدیق کرتا ہون اوسکی کہ وہ اللہ کی طرف سے اتری ہی ومبشرا برسول
یاتی من بعدی اسمہ احمد اور خوشخبری دینے والا ہون ساتھ پیغمبر کے کہ آویگا دین کامل ودرشرع شامل لیکر بعد زمانے میرے نام اسکا احمد ہی صلی اللہ
علیہ وسلم اور ترجمہ کلام عیسی کا یہہ ہی کہ انا ذاہب الی ربی وربکم والفارقلیط جاء یعنی مین جانے والا ہون طرف پروردگار اپنے اور پروردگار
تمہارے کی اور فارقلیط آویگا فارقلیط کا ترجمہ عربی مین احمد ہی یعنی تعریف کیا گیا بہت تبیان سے حسینی والے نے نقل کی ہی کہ نام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا زبان سریانی مین محیا ہی آور یعنی اوسکی یہہ ہین بھیجیگا خدا طرف تمہارے اوسکو بعد مسیح کے فلما جاءہم بالبینت پس جب آیا عیسی علیہ السلام انکے پاس
ساتھ معجزون روشن کے جیسے مردے کا جلانا اور اندھے کا بینا کرنا اور برص کا کھونا قالوا ھذا سحر مبین کہا کفر بنی اسرائیل نے یہہ جو ہمین دکھاتا ہی
جادو ہی ظاہر یعنی سب جانتے ہین کہ سحر کرتا ہی ومن اظلم ممن افتری علی اللہ الکذب اور کون ہی ظالم بہت اوس شخص سے کہ جوڑی اوسنے اوپر اللہ
کے جھوٹھ یعنی پیغمبر کی اوسکے تکذیب کرے اور معجزون کو اوسکے جادو جانے بعضے علما کہتے ہین کہ نضر بن حارث نے کہا کہ دن قیامت کے لات اور
عزا ہماری شفاعت کرینگے اور اللہ کے نزدیک اونکی شفاعت قبول ہوگی حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ کون ہی ظالم تر اس شخص سے کہ خدا پروردگار
پر دروغ بندی کرے بتون کی شفاعت قبول کرینگے وھو یدعی الی الاسلام اور حال یہہ ہی کہ وہ مفتری پکارا جاتا ہی یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

اوسکو بکارتے ہین طرف دین اسلام کے کہ مشتمل ہی اوپر بھلائیون دنیا و آخرت کے وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ اور خدا نہین راہ دکھاتا جھگڑا
رسنے کی قوم ظالمون کو لباب مین لکھا ہی کہ کئی دن وحی پیغمبر خدا صلعم پر نہ آئی کعب بن اشرف نے کہا خوشخبری ہو تمہین ای گروہ یہود کہ خدا نے محمد کے
نور اوسکا بجھا دیا کام اوسکا تمام نہو گا یہہ بات سنکر آپ ملول خاطر ہوئے واسطے دفع ملال کے کہ آئینہ خاطر فیض مقاطر شمس فلک رسالت پر آیا تھا
یہہ آیت نازل ہوئی کہ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ چاہتے ہین یہود کہ بجھا دیوین نور خدا کا کہ دین و کتاب اوسکی ہی یا نور رسول خدا کا ساتھ
مونہون اپنے کے باتین بیہودہ بنا کر وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ اور اللہ پورا کرنیوالا ہی نور دین اپنے کو اور روشنی شرع سید المرسلین کو پہلے قائم ہونے
قیامت کے اور اگرچہ ناخوش رکھتے ہین کافر تمام ہونے اوسکے کو لیکن اونکی ناخوشی کچھہ کام نہین آتی اور کراہت انکی نہین دکھلاتی فرد نور خدا بجھتا ہی کوئی بافواہم اوسکا تمم حق کرد الکا
هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ وہ ہی خدا جسنے بھیجا پیغمبر اپنے کو ساتھ ہدایت کے یعنی ساتھ
چیز کہ سبب ہدایت ہی قرآن اور ساتھ دین حق کے کہ ملت حنیفی ہی تو کہ ظاہر کرے اوسکو اوپر دین سارے کے یا تو کہ غالب کرے اوسی دین کو اوپر سب دینون کے وقت نزول
عیسیٰ کے سبب اہل دین اسلام قبول کرینگے اور اگرچہ ناخوش رکھین مشرک اظہار دین محمدی صلعم کو کہ مشتمل ہی اوپر اثبات توحید اور ابطال شرک کے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ اے لوگو جو ایمان لائے ہو کیا خبردار کرون مین تمکو اوپر سوداگری کہ نجات دیوے تمکو عذاب درد دینیوا
لے سے وہ تجارت یہہ ہی تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ایمان لاؤ تم ساتھ خدا کے اور رسول اوسکے کے یعنی ثابت
ہو ایمان پر اور جہاد کرو تم ساتھ کافرون کے بیچ راہ خدا کے ساتھ اموال اپنے کے کہ خرچ راہ دو اور سلاح مجاہدون کے لیے خرید دو اور ساتھ جانون
اپنے کے کہ خود تیار ہو کر لڑو تؤمنون اور تجاہدون دونو صیغے جمع مذکر مخاطب مضارع معلوم کے ہین اور معنے امر یہان واقع ہین ذٰلِكُمْ خَيْرٌ
لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ یہہ مذکور ہوا ایمان اور جہاد سے بہت بہتر ہی واسطے تمہارے اگر ہو تم جانتے طریقہ تجارت حقیقی کا ایک بزرگ نے
فرمایا کہ اولویت اس تجارت مین یہہ ہی کہ سوا خدا کے نہ خریدے تو نفحات مین مولوی جامی نے عبد اللہ تستری سے نقل کی ہی کہا ونکے بیٹے نے
اگر کہا کہ شہاب رومی کا ہین گہر سے لاتا تہا راہ مین لوٹا گیا وہی سرمایہ میرا تہا انہون نے کہا ہی سرمایہ اپنا وہ گہر جو سرمایہ تمہارا پدر کا ہی واللہ پدر تیرا بکا کچھہ نہین سوا اللہ کے
دنیا و آخرت مین شیخ الاسلام نے فرمایا کہ سود تمام جسے تہا کہ پدر کی اوسکا درمیان نہ تہا لطف بازار محبت کی عجب بستی ہی ہر چیز کی ہستی جہان ہستی ہی دو جگ
کہا بیچ پر خدا اسکو دیکھی نرہ ہی فرمان یہ دیس اپنے سے ہی ویسا ہی پس اگر ایمان لاوگے اور جہاد کروگے يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ بخشیگا اللہ واسطے تمہارے
گناہون گذشتہ تمہارے کو دنیا مین وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور داخل کریگا تمکو عقبی مین بیچ بہشتون کے جاری ہین نیچے درختون انکے کے نہر
وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ اور جگہہ رہنے کی پاکیزہ ہین بیچ بہشتون ہمیشہ رہنے کے عدن باول مفتوح اور ثانی ساکن کے معنے مقیم ہونیکے ہین یعنی ایک
جگہہ ہی بہشت بوستان میں ہمیشہ رہا جاوی یہہ مین گہر پاوینگے اور وہان اقامت ہوگی ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ یہہ مغفرت پانا اور جنت مین جگہہ پانا مراد پانا ہی بڑا وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا اور دوسرے
تمہارے ہی ایک نعمت اور دنیا مین کہ چاہتے ہو اسکو نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ مدد خدا کی طرف سے اور فتح نزدیک مراد اس فتح سے نصرت قریش پر اور فتح مکے کی
ہی یا فارس اور روم کی ابن عطا قدس سرہ نے کہا کہ نصرت توحید ہی اور فتح نظر بجاب ملک مجید اور محققون کے نزدیک فتح قریب کہلنا ابواب لکا ہی مقامات عالیہ الٰہیہ اور غنائم اور
فتح کے مبارک نفتہا ہی مین یا فتح مقام شرح صدر کہ بعد تصفیہ قلب کے تزکیہ نفس کا ہوتا ہی تو امارہ مطمئنہ ہو کر مقام صدر ارتفاع کرتا ہی اور بیچ تخت صدر پر بیٹھ کر حکومت کرتا ہی
جیسا کہ پہلے تزکیہ کے سبب غالب اور حاکم تہا ویسے ہی بعد تزکیہ کے سردار ہوتا ہی خیارکم فی الجاھلیۃ خیارکم فی الاسلام وہان مقام شرح صدر حاصل
ہوتا ہی اور خلعت اسلام حقیقی پاتا ہی اس مقام مین سالک کا سینہ ایسا کشادہ ہو جاتا ہی کہ گویا تمام عالم اسکے سینہ مین سما گیا لفظ سینہ اگر انشراح پاوے
عالم تیرے سینے مین در آوے رافت مین اسی پار کر دون کا تو ارض و سما سمانے وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور بشارت دای محبوب پیغمبر مسلمانونکو دنیا مین نصرت کی

اور آخرت مین جنت کی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ای لوگو جو ایمان لائے ہو مخاطب گروہ انصار کا ہی جنہون نے بیچ شب عقبہ ثانیہ کے بیعت کی تھی
وہ ستر آدمی تھے یا خطاب عام ہی سب مسلمانون کو کہ کُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰهِ ہو تم مدد دینے والے دین خدا کے اور رسول خدا کے تقدیر کلام کی یہ
ہی کہ ای محمد صلعم نصرت طلب کر واپنی قوم سے کَمَا قَالَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ لِلۡحَوَارِیّٖنَ مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَی اللّٰهِ جیسی نصرت مانگی اور کہا عیسیٰ بیٹے مریم کے واسطے
حواریون کے کہ اسکے خواص تھے اور سب سے پہلے ایمان لائے تھے کون شخص ہے مدد دینے والا میرا طرف دین اللہ کے قَالَ الۡحَوَارِیُّوۡنَ نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰهِ کہا حواریون نے
ہم ہین مدد دینے والے دین خدا کے اور واقعی نصرت کی اُنھون نے دین عیسیٰ کی بعد لیجانے کے انکو آسمان پر اور خلق کو طرف خدا دعوت کی فَاٰمَنَتۡ طَّآئِفَةٌ
مِّنۡۢ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ وَ كَفَرَتۡ طَّآئِفَةٌ پس ایمان لایا بسبب دعوت انکی کے ایک طائفہ نے بنی اسرائیل سے حضرت عیسیٰ پر اور جانا انھون نے
کہ عیسیٰ بندے اور رسول اللہ کے ہین اور کفر کیا ایک فرقے نے کہ اُنھنے عیسیٰ کو ابن اللہ کہا اور جب حضرت رسول اللہ مبعوث ہوئے مسلمانون نے بھی یہی کہا
کہ عیسیٰ عبد اللہ اور رسول خدا ہین اُس طائفہ پہلے نے قوت پائی حق تعالیٰ نے فرمایا فَاَیَّدۡنَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا عَلٰی عَدُوِّهِمۡ پس قوت دی ہمنے اور غالب
کیا ہمنے اُن لوگون کو جو ایمان لائے ساتھہ عیسیٰ کے اور رسالت اور عبودیت اُسکی کے اوپر دشمنون انکے کے کہ قایل الوہیت عیسیٰ کے تھے فَاَصۡبَحُوۡا
ظٰهِرِیۡنَ پس ہوگئے وہ مومن غلبہ کرنے والے کافرون پر سورہ جمعہ مدنی ہی گیارہ آیتین باتفاق ایک سو اسی کلمہ ہین سات سو اڑتالیس حرف ہین دو رکوع ہین
یُسَبِّحُ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا موصول اسکی من ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورہ صف کے یہہ ہی کہ آغاز دونون کا ساتھہ تسبیح خدا کے ہی

سورۃ الجمعۃ مدنیۃ	بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ	وھی احدی عشرۃ اٰیۃ

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ الۡمَلِكِ الۡقُدُّوۡسِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَكِیۡمِ پاکی بیان کرتے ہین واسطے خدا جو کچھہ بیچ آسمانون کے ہی اور جو کچھہ
بیچ زمین کے ہی بادشاہ کہ ملک اسکا بے زوال ہی پاک ایسا جسمین نہ عیب نہ صفت اختلال ہی غالب ایسا کہ کبھی مغلوب نہو حکمت والا ایسا کہ کوئی کام اسکا
ایسا نہین جو خوب نہو هُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ وہ ہی جسنے بھیجا بیچ ان پڑھون کے پیغمبر انھین سے یعنے امی مراد ان پڑھون سے
قوم عرب ہین کہ اکثر پڑھنا لکھنا نہین جانتے تھے اور پیغمبر بھی امی بھیجا تا تہمت نکرسکین کہ یہہ پڑھا لکھا ہی اپنی طرف سے عبارت بنا کر سنا دیتا ہی اور بعضون نے
کہا ہی کہ امی ہونے کا آپکے یہہ وجہ ہی کہ پہلی کتابون مین اسیطرح فرما دیا تھا کہ خاتم انبیا امی ہوگا چنانچہ کتاب شعیب علیہ السلام مین مذکور ہی کہ مین
بھیجونگا امی کو بیچ امیون کے اور ختم کرونگا اسپر نبوت یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیۡهِمۡ پڑھتا ہی اوپر انکے آیتین کلام خدا کی باوجود اسکے کہ امی
ہی شل انکے اور پاک کرتا ہی انکو پلیدی کفر سے اور خبث عقاید سے اور رذیلہ اخلاق سے وَ یُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَ الۡحِكۡمَةَ اور سکھاتا ہی انکو قرآن اور
احکام شریعت وَ اِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ اور تحقیق تھے یہہ لوگ کہ اب قرآن خوان ہین اور پاک ہین اور احکام شرع سیکھتے ہین پہلے
محمد رسول اللہ سے البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے کہ شرک کرتے تھے اور دین جاہلیت کے تابع تھے وَّ اٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ اور دوسرے بھیجا پیغمبر درمیان
اور لوگون کے مومنون سے کہ وہ ابھی نہین ملے ساتھہ انکے کہ سابق ہین لیکن لاحق ہونگے مراد اس سے تابعین ہین اور معالم مین حدیث صحیح متفق
علیہ لکھی ہی اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ لوگ اہل عجم ہین اور اصح اقوال کا یہہ ہی کہ جو کوئی اسلام مین آیا اور آویگا بعد وفات پیغمبر خدا صلعم کے
وہ سب اس آخرین مین داخل ہین وَ هُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَكِیۡمُ اور خدا غالب ہی امر بعثت مین جسے چاہے ساتھہ رسالت کے مبعوث کرے
حکمت والا ہی اختیار کرنے مین ہر پیغمبر کو واسطے رسالت کے ذٰلِكَ فَضۡلُ اللّٰهِ یُؤۡتِیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ یہہ نبوت اور بعثت بزرگی کرم خدا کی ہی
دیتا ہی اسکو جسے چاہتا ہی وَ اللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ اور اللہ صاحب فضل بزرگ کا ہی کہ تمام دنیا و آخرت کی نعمتین اسکے آگے ذرا سی ہین
مَثَلُ الَّذِیۡنَ حُمِّلُوا التَّوۡرٰىةَ ثُمَّ لَمۡ یَحۡمِلُوۡهَا كَمَثَلِ الۡحِمَارِ یَحۡمِلُ اَسۡفَارًا مثال اُن لوگون کی کہ اٹھائی گئی توریت یعنی حکم ہوا کہ احکام توریت کے اٹھاؤ

پھر نہ اُٹھایا اُنھون نے اُس بوجھ کو فقط پڑھا کیا اور موافق اُسکے مضمون کے عمل نہ کیا مانند گدھے کے ہی کہ اُٹھاتا ہی کتابون کو یعنی بوجھ کتابون کا
اُٹھاتا ہی اور نفع نہین اُٹھاتا ایسے ہی یہود توریت پڑھتے ہین اور اُس سے منتفع نہین ہوتے پس فرد با علم بے عمل جو کوئی ناصواب ہی بمثل حمار ہی کہ
اُٹھاے کتاب ہی بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ بُری ہی مثال اُس قوم کی مراد قوم سے یہود ہین کہ جنھون نے جھٹلایا نشانیون کو اللہ کی کہ
دلالت کرتی تھین اوپر نبوت محمد رسول اللہ کے وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ اور اللہ نہین راہ فلاح دکھاتا اون ظالمون کو کہ ساتھ حق کے عناد
کرکر اپنی جانون پر ظلم کیا ہی اور پھر کہتے ہین کہ نحن ابناء اللہ واحباؤہ اور لاف مارتے ہین کہ لن یدخل الجنۃ الا من کان ہودا جنت مین نہین داخل ہوگا
مگر وہ شخص کہ ہو یہود قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ کہہ اے محمد
اے لوگو جو یہودی ہوے ہو اگر دعوی کرتے ہو تم یہہ کہ تم دوست ہو اللہ کے سوا اور لوگون کے کہ عرب اور عجم ایمان لاے ہین پس آرزو کرو تم موت کی اگر ہو تم
سچے اس بات مین کہ تم ہی دوست خدا کے ہو تو کہ پہنچو تم اُن کرامتون کو کہ حق تعالے نے واسطے دوستون اپنے کے مقرر فرمائی ہین وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًۢا بِمَا
قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اور حال یہہ ہی کہ یہود نہ آرزو کرینگے موت کی کبھی بسبب اُس چیز کے کہ آگے بھیجی ہاتھون اُنکے نے یعنی واسطے اُن عملون کے کہ کئے ہین
جیسے تحریف احکام توریت اور تغیر لغت اور صفت پیغمبر خدا کی اور جانتے ہین کہ ہمین اُن اعمال کی سبب سے بعد موت کے عذاب ہوگا وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ
بِالظّٰلِمِيْنَ اور اللہ دانا ہی ساتھ ستمگارون کے قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ کہہ اے محمد یہودون کو تحقیق وہ موت جو بھاگتے ہو تم اُس سے
اور اُسکے آنے سے کراہت رکھتے ہو فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ پس تحقیق وہ ملنے والی ہی تم سے یعنی تمھین پکڑیگی اور مزا اُسکا چکھوگے ثُمَّ تُرَدُّوْنَ
اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ پھر پھیرے جاؤگے تم طرف جاننے والے پوشیدہ کے اور ظاہر کے پس خبر دیگا تمکو ساتھ اُس چیز کے کہ
تھے تم کرتے اور مناسب عملون کے جزا دیگا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ اے لوگو جو ایمان لاے ہو
احکام شرع پر جسوقت کہ پکارا جاوے واسطے نماز کے دن جمعہ کے پس شتابی کرو طرف یاد خدا کے کہ نماز ہی اور خطبہ ہی یعنی رغبت کرو اور سعی کرو اور اُسمین
چھوڑ دو خرید و فروخت قول صحیح مذہب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ مین یہہ ہی کہ موجب سعی اور ترک خرید و فروخت اذان اول ہی دن جمعہ کے کہ ہوتی
متعدد ہوتے ہین ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ یہہ سعی اور ترک بیع بہت بہتر ہی واسطے تمھارے معاملہ دنیا کے سے کہ اُسمین نفع باقی اخروی
ہی اور اُسمین فایدہ فانی دنیوی اگر ہو تم جانتے نفع اور ضرر کو فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ پس جسوقت تمام کی جاوے
نماز جمعہ کی پس پھیل جاؤ تم بیچ زمین کے واسطے تجارت اور رفع احتیاج اپنی کے یہہ امر واسطے اباحت کے ہی حاصل یہہ ہی کہ اگر اپنے کامونکو
بعد نماز کے جانا ہو تو جاؤ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ اور ڈھونڈھو فضل اللہ کے سے رزق اپنا مراد اُس سے تہیہ اسباب معاش ہی اور بعضون نے
کہا ہی کہ پھیل جانا بھی زمین مسجد مین ہی واسطے سننے وعظ کے اور مجلس علما مین بیٹھنے کے اور بعضے کہتے ہین مراد عیادت مریض کی ہی
اور حضور جنازہ اور زیارت مومنان اور طلب علم اور اسیطرح کے جو نیک کام ہین کیونکہ ڈھونڈھنا فضل الہی کا ایسے ہی اعمال مین ہوتا ہی
وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اور یاد کرو اللہ کو بہت ہر لحظہ ہر لمحہ کچھہ نماز ہی کے وقت پر منحصر نہین تو کہ تم خلاصی پاؤ اور دولت
جہانکی پیاسیونکو پہنچو کہ ذکر اللہ کا موجب جمعیت ظاہر اور باطن ہی اور سبب تجارت دنیا و آخرت ہی نظم مت ذکر خدا سے ایکدم رہ غافل کیون
ذکر سے خیر دو جہان ہو حاصل ؛ ذکر حق ہی کہ عاشق نگار افت آسایش جان ہی اور آرام دل ؛ لکھا ہی کہ پیغمبر خدا خطبہ پڑھتے تھے جو کاروان دحیہ کلبی
رضی اللہ عنہ کا بطعام بسیار شام کیطرف سے آیا آن روزون مدینہ مین تنگی تھی اور یہہ دستور تھا کہ کاروان جو سلامت پہنچتا تھا تو طبل بنا دیانہ بجاتے
تھے صحابہ نے جو آواز طبل کاروانکا سنا مسجد سے نکلکر طعام خریدنیکے واسطے چلے گئے بارہ آدمی رہ گئے اُنھین سے چار خلفاء راشدین تھے

اپنے فرمایا

آپ نے فرمایا کہ اگر تم بھی چلے جاتے اور یہان کوئی نہ رہتا تو آگ تمہارا اچھا کرتی اُسوقت یہہ آیت نازل ہوئی وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا
وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا جسوقت کہ دیکھتے ہین سوداگری یا تماشا یعنے کاروان آتا ہی اور آواز نقارے کا سنتے ہین جاتے ہین طرف اُسکے اور متفرق
ہوجاتے ہین مجلس سے باشتابی کرتے ہین آپسمین طرف طعام خریدنیکے اور چھوڑ جاتے ہین تجھکو کھڑا منبر پر قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ کہہ
جو کچھہ نزدیک خدا کے ہی ثواب نماز کا اور خطبے کے سننے کا اور مجلس شریف پیغمبر خدا مین بیٹھنے کا بہتر ہی اور فائدہ مند ہی لہو سننے سے اور نفع تجارت سے کیونکہ
فائدے ثوابون کے متحقق ہین اور نفع معاملون کے متوہم وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ اور اللہ بہتر سب روزی دینے والون سے ہی یعنی جو وسیلے واسطے رزق پہنچانے کے
دنیا مین ہین اُن سب سے وہ بہتر ہی کیونکہ کہ یہہ گاہے بخل کرتے ہین اور مصلحت وقت نہین دیکھتے تو دوست کش تحمین نقل ہی کہ بادشاہ بغداد نے بہلول کو کہا کہ
ہزار روزینہ مقرر کردیتا ہون تاکہ دل تیرا متعلق ہووے تو بہلول نے کہا کہ مین یہہ بات قبول کرتا جو تجھہ مین کئی عیب نہوتے ایک تو یہہ کہ تو نہین جانتا کہ مجھے کیا چاہیے
دوسرے یہہ کہ تو نہین جانتا کہ مجھے کب چاہیے تیسرے یہہ کہ تجھے معلوم نہین کہ مجھے کتنا چاہیے حق تعالی میرے رزق کا کفیل ہی وہ یہہ سب جانتا ہی اور اپنی حکمت کاملہ سے
مجھے پہنچاتا ہی اور یہہ بھی کہ شاید تو غصہ ہوکر میرا روزینہ بند کردے اور حق تعالی بسبب گناہ میرے کے رزق میرا بند نہین کرتا فرو ایسا ہی وہ رزاق کہ کسی بندے کی
رافت سے روزی نکرے بند خطا اور کج سبب سے سورہ منافقون مدنی ہی گیارہ آیتین ہین باتفاق ایک سو اسی کلمے ہین سات سو ستر حرف ہین دو رکوع ہین
اِذَا جَآءَكَ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ فواصل اسکی ن ہی اور تطبیق اسکی ساتھہ سورۂ جمعہ کے یہہ ہی کہ اُسمین تشنیع کافرون کی تھی اِسمین مذکور منافقون کا ہی

سورة المنفقون مدنية | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وهي احدى عشرة اٰية

لکھا ہی کہ پانچوین برس ہجرت کے پیغمبر خدا غزوہ مریسیع سے مراجعت کرکے ایک کوے پر اترے تھے وہان درمیان سنان بن وبر جہنی کہ حلیف بن عمرو بن عوف کا تھا خزرج سے
اور درمیان جہجاہ بن غفاری کے کہ اجیر حضرت فاروق رض کا تھا جھگڑا ہو گیا یہانتک معاملہ پہنچا کہ فتنہ برپا ہوا ابن ابی منافق نے اُسوقت کچھہ ناشایستہ
باتین کہین اور کہنے لگا کہ مہاجرون کو کچھہ مت دو تو کہ مدینے سے نکل جاوین پریشان ہوکر اور دوسرے جب مدینہ مین ہم پہنچین تو جو کوئی غالب ہی وہ نکالے
اُسکو جو خوار ہی زید بن ارقم رض نے مجلس نبوی مین آکر خبر ظاہر کی حضرت نے اگرچہ دن گرم ہو گیا تھا کوچ کا حکم کیا تاکہ فتنہ دفع ہوا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے
سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ یون معاملہ ہی اُسنے آپ کی بہت تسلی خاطر کی پھر یہہ خبر ابن ابی کو پہنچی اُسنے آپ کی خدمت مین حاضر ہوکر جھوٹی قسمین کھائین
لوگون نے زید بن ارقم رض کو دروغ گو ٹھہرا دیا حق تعالی نے زید بن ارقم رض کی تصدیق مین یہہ سورت نازل کی اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ
لَرَسُوْلُ اللّٰهِ جسوقت آتے ہین تیرے پاس منافق یعنے ابن ابی اور اصحاب اُسکے کہتے ہین کہ گواہی دیتے ہین ہم تحقیق تو البتہ رسول اللہ کا ہی یعنے ہم منافق نہین اور ہم دل سے
تیری رسالت کے معتقد ہین وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ اور اللہ جانتا ہی تحقیق تو البتہ رسول اسکا ہی اور اُسنے تجھے بھیجا ہی وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ
الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ اور اللہ گواہی دیتا ہی تحقیق منافق البتہ جھوٹے ہین اپنی گواہی مین کیونکہ اعتقاد انکا موافق قول انکے کے نہین پس گواہی انکی اس
بات پر کہ دل ہمارا معتقد رسالت کا ہی جھوٹھہ ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد شہادت سے قسم ہی یعنے یہہ قسم کھاتے ہین اعتقاد رسالت پر تیرے اور اللہ جانتا ہی
کہ یہہ جھوٹی قسمین کھاتے ہین اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ پکڑا منافقون نے قسمین اپنی کو ڈھال کہ قتل سے بچین پس بند کرتے
ہین وہ لوگونکو شبہے ڈالکر دین خدا کے سے یا آپ اعراض کرتے ہین جہاد راہ خدا سے اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ تحقیق منافق برا عمل ہی جو کچھہ
ہین کرتے قسمین جھوٹی کھانا ناحق سے پھر ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا یہہ حکم اللہ کا ساتھہ برائی اعمال انکے کے سبب اسکے ہی کہ وہ ایمان لائے ساتھہ زبان کے
پھر کافر ہوے ساتھہ دل کے یا ظاہر مسلمانون سے کہا کہ ہم تم مین ہین اور خلوتمین اپنے رئیسون سے کفر کی باتین کہین فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ
پس مہر رکھی گئی اوپر دلون انکے کے پس وہ نہین سمجھتے حقیقت ایمان کی کہ اقرار ساتھہ زبان کے اور تصدیق ساتھہ دل کے ہی لکھا ہی کہ ابن ابی مرد

جسیم اور خوبصورت شیرین سخن فصیح زبان تھا اور اور منافق بھی ایسے ہی تھے جب مجلس میں پیغمبر خدا کی آتے تو آپ انکی شکلیں دیکھ کر اور باتیں سنکر خوش
ہوتے حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ وَاِذَا رَاَیْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ اور جب تو دیکھتا ہی توان منافقوں کو خوش لگتے ہیں تجھکو بدن انکے وَاِنْ یَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ
لِقَوْلِهِمْ اور اگر بات کہتے ہیں کان رکھتا ہی طرف بات انکی کے اور انکی نسبیر یا ور کرتا ہی اور حال یہہ ہی کہ وہ بیوقوف ہیں اور سمجھتے ہیں گا کَاَنَّهُمْ خُشُبٌ
مُّسَنَّدَةٌ گویا کہ وہ لکڑیں ہیں بھیکے بیکار لگے ہوئے یعنی فقط بدن اور شکلیں ہیں علم و فہم نہیں رکھتے یَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَیْحَةٍ عَلَیْهِمْ جانتے ہیں ہر فریاد اور آواز کو
کہ انپر ہیں بلند ہو کہ وہ واقع ہوا اوپر انکے یعنے بدگمانی اور بددلی اور ترس انکو یہانتک ہی کہ جو آواز سنتے ہیں کہ نفاق انکا پیغمبر اور مسلمانوں پر ظاہر ہو گیا اب
رسوا ہونگے هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ وہی ہیں دشمن تیرا اور مسلمانوں کے پس بچ کر انکے سے اور اسیغمبر قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ مار ڈالیو انکو اللہ اور لعنت
کرے ساتھ کہاں سے پھیر جاتے ہیں راہ حق سے معالم میں لکھا ہی کہ بعد نزول ان آیتوں کے ابن ابی کی قوم نے اسکو کہا کہ یہہ آیات تیرے حق میں نازل ہوئی ہیں جا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو کہ وہ تیرے واسطے مغفرت طلب کریں اس منافق نے گردن پھیر لی اور کہا کہ مجھے انھوں نے کہا کہ ایمان لا لا یا میں پھر کہا
زکوٰۃ دو دی میں اب یہہ باقی رہا ہی کہ محمد کو سجدہ کروں تب یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ اور جب کہا
جاتا ہی واسطے منافقوں کے کہ آؤ ساتھ عذر کے بخشش مانگے واسطے تمہارے رسول خدا کا موڑتے ہیں سروں اپنے کو یعنے منہ پھیر لیتے ہیں جیسے کوئی بری خبر سے
منہ پھیر لیوے وَرَاَیْتَهُمْ یَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ اور دیکھتا ہی تو انکو کہ بازرہتے ہیں تیری خدمت میں حاضر ہونے سے اور وہ تکبر کرتے ہیں سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ
اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ برابر ہی اوپر انکے بخشش مانگے تو واسطے انکے یا نہ ہرگز نہ بخشیگا اللہ واسطے انکے کیونکہ یہہ دستے ہوئے ہیں نفاق
میں اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ تحقیق اللہ نہیں راہ دکھاتا قوم فاسقوں کو هُمُ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى
یَنْفَضُّوْا وہی ہیں جو کہتے ہیں انصار کو کہ مت خرچ کرو تم اوپر اوس شخص کے کہ نزدیک رسول خدا کے ہیں فقراء مہاجرین میں سے یہانتک کہ بھاگ جاویں غلام
صاحبوں پاس اور بیٹھے اپنے باپوں پاس منافق مہاجروں کے دینے سے انصار کو منع کرتے ہیں وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اور حال یہہ ہی کہ واسطے اللہ کے ہیں خزانے آسمانوں کے اور زمین کے اور کنجی انکی اسکے دست قدرت میں ہی جسے چاہے روزی دیوے وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ
لَا یَفْقَهُوْنَ اور لیکن منافق نہیں سمجھتے کہ رزق دینے والا اللہ سبحانہ ہی نہ آدمی تو وہی رزق دیتا ہی پر یا سبب کو تو پرورش کرتا ہی خدا سب کو
ظاہر اگر کہ پردہ اسباب کہ کھولتا ہی وہ رزق کے ابواب اور جیسے جانے سبب بھی دیکھ سبب پر نہیں ہی حصر اسیطرح قدرت اسکی ظاہر
ہی بے سبب اور بے سبب وہ قادر ہی یَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِیْنَةِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ کہتے ہیں منافق مراد ابن ابی ہی اگر پھرے ہم اس
سفر سے طرف مدینے کے البتہ نکال دیوینگے عزت والے مدینہ میں سے ذلت والوں کو مراد ابن ابی کی اعز سے نفس اخس اسکا تھا اور اس دوسرے لفظ
سے ذات اشرف مخلوقات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات وتسلیمات وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ
لَا یَعْلَمُوْنَ اور واسطے اللہ کے ہی عزت اور ربوبیت اور واسطے رسول اسکے کے ہی عزت نبوت اور شفاعت اور واسطے مومنوں کے ہی عزت ایمان اور
طاعت اور لیکن منافق حقیقت عزت کی نہیں جانتے نقل ہی کہ لشکر آپکا وادی عقیق میں پہنچا عبداللہ پسر ابن ابی کہ مومن مخلص تھا سر راہ کھڑا
ہو گیا جب اسکا باپ آیا تو اونٹ کو اسکے بٹھا دیا اور اسکے پانوں دھر کر کہنے لگا کہ قسم ہی تجھکو مدینہ میں نجانے دونگا جبتک کہ پیغمبر خدا صلعم کا
اذن نہوگا اور جانتا ہی تو کہ اذل تو ہی اور اعز وہ ہیں جب سواری حضرت کی وہاں پہنچی آپنے اس احوال پر مطلع ہو کر اجازت مدینہ میں جانے
کی فرمائی حق تعالی کی طرف سے یہہ آیت آئی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ای لوگو جو ایمان لائے ہو نہ غافل
کریں تمکو مال تمہارا اور نہ اولاد تمھاری یاد خدا کی سے کیونکہ مقتضا ایمان کا وہ ہی کہ محبت اللہ کی غالب ہو سب چیز کی محبت پر یہانتک

کہ اگر تمام نعمتیں دنیا اور آخرت کی عوض میں دین تو اوسے قبول نکرو اور نہ دنیا کی طلب ہو اور نہ خواہش جنت عقبی کی عوض دلوجہاں کے ہو تیرا
دیدار یا اللہ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ اور جو کوئی کرے یہہ کام کہ مال اور اولاد کے سبب سے حق سے باز رہے پس یہہ لوگ ہین وہی
ٹوٹا پانیوالے کہ ایسی چیز حقیر فانی کے باعث ایسی بڑی چیز باقی سے بی بہرہ رہین وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اور خرچ کرو
جسکا حق واجب ہی اوسکو اُس چیز سے کہ دی ہی ہمنے تمکو اور اپنا ذخیرہ آخرت کا کرو پہلے اس سے کہ آوے کسیکو تم مین سے موت فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى
اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ پس کہے وہ شخص اے پروردگار میرے کیون نہ ڈھیل دی مجھکو یعنے میری موت کو ایک وقت نزدیک تک
پس خیرات دیتا مین اور زکوۃ ادا کرتا اور ہوتا مین نیک مردون سے وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا اور ہرگز نہ ڈھیل دیگا اللہ کسی جی کو
موت سے جسوقت کہ آویگا وقت جانیکا اُسکے یعنے جب عمر آخر ہوگی تو پھر زندگی کسی صورت نہین وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ خبردار ہی ساتھہ
اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم بھلا اور برا یہہ قرات حفص کی ہی کہ تعملون بصیغہ خطاب پڑھا ہی اور ابوبکر نے یعملون بصیغہ غائب یعنے اللہ خبردار ہی ساتھہ اُس چیز کے
کہ کرتے ہین آدمی سورۃ تغابن مکی ہی اور بقول بعض مدنی اٹھارہ آیتین ہین دو سو اکتالیس کلمہ اور ایک ہزار اور ستر حرف اور دو رکوع اسمین بعد
۲ ما اصحاب فواصل اسکی من بر دہین اور ربط اسکا ساتھہ سورہ منافقین کے یہہ ہی کہ اختتام اسکا بذکر خبیر تھا ابتدا اسکی ساتھہ ذکر بصیر کے ہوئے

سورۃ التغابن مدنیۃ وھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثمان عشرۃ اٰیۃ

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ پاکی بیان کرتے ہین واسطے اللہ کے جو کچھہ بیچ آسمانون کے ہی روحانیات سے اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی
جسمانیات سے لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ واسطے اُسکے ہی بادشاہی کہ زمین و آسمان اور جو کچھہ اُنمین ہی سب اُسی نے پیدا کیا ہی اور واسطے اُسیکے سب
تعریف اور نعمت پیدایش کے ہی وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہی هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ وہی ہی
جسنے پیدا کیا تمکو اے آدمیو پس بعضے تم مین سے کافر ہین ساتھہ خالقیت اُسکے کے جیسے دہریے اور طبیعے اور بعضے تم سے مومن ساتھہ پیدا کرنے
اُسکے کے جیسے مسلمان وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ اور اللہ ساتھہ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہی جزا موافق اعمال تمھارے کے دیگا خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ پیدا کیا آسمان کو اور زمین کو ساتھہ راستی کے یا ساتھہ حکمت کے یا ساتھہ کلمہ کے یا واسطے
بیان حق کے یعنے یہہ سب دلایل وحدانیت کے ہین اور اسنے حق ظاہر ہوتا ہی اور صورتین بنائین تمھاری پس اچھی کین صورتین تمھاری ساتھہ درازی
قامت کے اور اعتدال خلقت کے امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ظاہر تمھارا آراستہ کیا ساتھہ کمال قدرت کے اور باطن تمھارے کو جلا دی
ساتھہ جمال قربت کے اور نزدیک محققون کے حسن انسان یہہ ہی کہ اُسکو بصفوت اوصاف کائنات آراستہ کیا اور بجلا صد خصایص بمد عنایت بشرف
اختصاص بخشا تا نمودار جمیع موجودات ہو علوی و سفلی اور ملکی اور ملکوتی سے پس مراد حسن معنوی ہی حسن صوری نظم تو نظلمت بر دنی نہ نگاہ
کرکہ رافت برد درون سینہ روشن ہی نیرے چراغ خوبی کل دہر وظاہری پرتو عبث ہی شیفتہ دیکھہ کہ عجب روشنی کھلاتی ہی میری باغ خوبی کے
وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ اور طرف اُسیکے ہی پھر جانا سب کا يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ جانتا ہی بعلم کامل جو کچھہ بیچ
آسمانون کے ہی طرح طرح کے مکنونات اور جو کچھہ بیچ زمین کے ہی رنگ رنگ کے مخترعات اور جانتا ہی جو کچھہ کہ پوشیدہ کرتے ہو تم اور جو کچھہ ظاہر کرتے ہو تم
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اور اللہ جانے والا ہی سینے والی بات کو کچھہ خطرہ ہو یا فکر ہو اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ کیا نہین آئی
تمکو اے مکے والو خبر اُن لوگونکی جو کافر ہوئے پہلے اس سے مثل اولاد قابیل اور ثمود اور اصحاب ایکہ وغیرہ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ پس چکھا اُنھون
نے وبال کام اپنے کا یعنے ضرر کفر اپنیکا دنیا مین ساتھہ غرق اور باد صرصر و صیحہ اور عذاب یوم الظلہ کے وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے اُنکے ہی آخرت

ہین عذاب دردوینے والابے انقطاع ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ یہہ عقاب اور عذاب اُنکو بسبب اسکے ہی کہ تھے آتے اُنکے
پاس پیغمبر اُنکے ساتھہ دلیلون ظاہر اور معجزون روشن کے فَقَالُوْۤا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا پس کہا اُنھون نے کیا آدمی راہ دکھاوینگے ہمکو یعنے ہمثل ہمارے آدمی
ہین ہمین کیا راہ دکھاوینگے اور تعجب کیا حق تعالٰی نے آدمی پیروی بھیجی فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ پس کافر ہوئے ساتھہ رسولون کے اور منہہ
پھیر لیا معجزون سے پس خدا نے انکو ہلاک کیا اور بے پروائی رکھتا ہی اللہ ایمان خلق کے سے وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ اور اللہ بے نیاز ہی عبادت خلق سے تعریف
کیا گیا ہی بے ستایش حامدون کے زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا دعوی کیا اُن لوگون نے جو کافر ہوئے یہہ کہ ہرگز نہ اُٹھائے جاوینگے
قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ کہہ کہ یون نہین بلکہ قسم ہی پروردگار میرے کی کہ البتہ اُٹھائے جاوُگے تم قیامت کو ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ پھر
البتہ خبر دیئے جاوُگے تم ساتھہ اُس چیز کے کہ کیا ہی تمنے دنیا مین اور یہہ خبر دینا محاسبے کے ساتھہ ہوگا اور جزا اُسکی دیگی وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ
اور یہہ اُٹھانا اور جزا دینی اوپر اللہ کے سہل اور آسان ہی فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْۤ اَنْزَلْنَا پس ایمان لاؤ ساتھہ اللہ کے اور
رسول اُسکے کے کہ محمد ہین اور ساتھہ نور کے جو نازل کیا ہمنے اوپر محمد کے مراد نور سے قرآن مجید ہی کہ روشن اور ظاہر ہی ساتھہ معجزون کے
اور ظاہر کرنے والا حقایق احکام کا ہی اور روشن کرنے والا حلال و حرام کا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ اور اللہ ساتھہ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم
اقرار اور انکار سے خبردار ہی يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ جسدن کہ اکٹھا کریگا تمکو اللہ دن اکٹھا کرنے کے قیامت کے دن کو دن جمع کا فرمایا ہی
کہ اُسدن سب پہلے پچھلے لوگ جمع ہونگے یا انبیا اور اُمتین یا ظالم اور مظلوم یا ہدایت والے اور ضلالت والے یا بہشتی اور دوزخی یا شقی اور سعید
اور اشہر یہہ ہی کہ فرشتے اور جن اور انس جمع ہونگے ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ یہہ دن ہی دن غبن دینے کا اور زیان ہونے کا یعنے جو مومن
مقام کافر کا بہشت مین میراث لیلیے اور کافر دوزخین مقام مومن مین دوزخ کے آوے تو غبن ظاہر ہوا اور کافر جان لین کہ ہم زیان کار ہین
بعضون نے کہا ہی کہ کافر غبن اپنا دیکھیگا بسبب ترک کرنے ایمان کے اور مومن زیان اپنا پاویگا بجہت قصور کرنے کے بیچ احسان کے
یا وہ دن زیان ڈھونڈھنے کا ہی ہر شخص اپنا نفع چاہیگا اور دوسرے کا زیان وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ
وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا اور جو کوئی ایمان لاوے ساتھہ اللہ کے اور کام کرے اچھے دور کریگا اُسسے برائیان
اُسکی یعنے عفو کریگا اور داخل کریگا اُسکو بہشتون مین کہ چلتی ہین نیچے اُنکے سے نہرین یعنے نیچے محلون اور درختون اُنکے کے در انحالیکہ ہمیشہ
رہنے والے ہونگے بیچ اُسکے ہمیشہ تاکید خلود مین ہی ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ یہہ عفو اور دخول بہشت مراد پانا ہی بڑا وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اور جو لوگ کافر ہوئے اور جھٹلائین نشانیان ہماری کہ قرآن ہی یا معجزات کہ پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر کین ہمنے یہہ لوگ رہنے والے آگ کے ہین ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اُسکے نہ مرینگے نہ دوزخ سے نکلینگے اور بری
جگہہ ہی پھر جانے کی دوزخ مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ نہین پہنچتی کسی شخص کو کچھہ مصیبت سے بیماری اور موت اہل
کی اور ولد کی مگر ساتھہ حکم اللہ کے اور قضا اُسکی کے بغیر حکم اُسکے کے کسیکو کچھہ مصیبت نہین پہنچتی اگر وہ چاہے سب مخلوق کو سلامت
رکھے لیکن واسطے صلاح احوال بندون کے اور آزمایش کے کہ صبر کرتے ہین یا نہین اور زیادتی ثواب کے اور گناہ پاک کرنے کے بلا مین مبتلا کرتا ہی وَمَنْ
يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ اور جو کوئی ایمان لاوے ساتھہ اللہ کے اور جانے کہ مصیبت اور رنج سب اُسکے ارادے اور حکم سے ہی ہدایت کرتا ہی
دل اُسکے کو ساتھہ صبر کے اور ثابت رہنے کے یعنے جب جانا کہ بلا مراد الٰہی ہی ساتھہ جان کے قبول کرتا ہی اور اُسکے آنے سے مضطرب نہین
ہوتا نظم جانب یار سے جو رنج و اذیت آوے جان عشاق پہ وہ فرح دست لاوے جام عشرت وہ پلا دے تو مئی عشرت ہی رحمت کہ اسکی جو

الثلثة ع

قرآن

طرف سے ہو تو وہ رحمت ہی وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اور اللہ ساتھ سب چیزون کے دانا ہی مصرع صابر و شاکی کو وہ ہی جانتا وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ اور فرمان برداری کرو اللہ کی فرضون مین اور فرمانبرداری کرو رسول کی سنتون مین فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ پس اگر پھر جاؤ تم فرمانبرداری سے پیغمبر کی تو انکا کیا زیان ہی پس سوا اسکے نہین کہ اوپر رسول ہمارے کے ہی پہنچانا ظاہر سو اسنے پہنچا دیا ہمارا حکم کو اللّٰهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ اللہ ہی معبود برحق نہین کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ مثنوی شرح مین کہتے ہین اِلٰہ اسے مستحق جو کہ ہو عبادت کے اور عبادت کے مستحق ہی وہ ہے فی الحقیقت مین جو موثر ہو اور موثر جو ہے فی الحقیقت ہی ہے اسکی تعظیم بس عبادت ہی اور عبادت مین گر شریک خدا ہے اور کو کردیا تو شرک ہوا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ اور اوپر اللہ کے پس چاہئے کہ توکل کرین ایمان والے کیونکہ مقتضائے ایمان یہہ ہی کہ سب کام اپنے خدا پر چھوڑین اور کسی مشکل اس سے منہ نہ موڑین تکیہ اسکے کرم پر اور بھروسا اسکے فضل پر رکھین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ بعد ہجرت پیغمبر خدا کے بعضے مسلمان مکے سے ارادہ مدینے کا رکھتے تھے لیکن بی بی اور جورو اور اولاد نہین چھوڑتی تھین گریہ و زاری اور نالہ و بیقراری کرتی تھین اور وہ بھی انکی محبت کے سبب نکل نہین سکتے تھے حق تعالی نے انکے حق مین یہہ آیت نازل کی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ اے لوگو جو ایمان لائے ہو تحقیق بعضے بی بیون تمھاری سے اور اولاد تمھاری سے کہ مانع ہجرت کے ہوتے ہین دشمن ہین واسطے تمھارے پس بچو انسے اور انکے رونے پیٹنے پر فریفتہ ہو کر ہجرت مت ترک کرو جب یہہ آیت انکو پہنچی تو انھون نے ہجرت کی اور اپنے یارون مہاجرون کو دیکھا تو ہر ایک احکام دین مین فقیہ کامل اور دانا فاضل تھا افسوس کیا کہ ہم پہلے سے کیون نہ آئے جو ہم بھی ایسے ہی ہو جاتے اور نفقہ زن و فرزند کا بند کیا اور طریقہ شفقت اور رحمت کا چھوڑا کہ سبب انکے ہم اس نعمت عظمی سے باز رہے حق تعالی نے یہہ آیت اتاری کہ وَإِن تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ اور اگر معاف کرو اور چھوڑ دو اور بخش دو انکی تقصیر پس تحقیق بخشنے والا مہربان ہی تم سے ویساہی معاملہ کریگا إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ سوا اسکے نہین کہ مال تمھارے اور اولاد تمھاری آزمایش ہی تو کہ ظاہر ہو جاوے کہ کونسا تم مین سے محبت الٰہی چھوڑ کر مبتلا عشق زن و فرزند ہی اور کونسا رشتہ الفت مال و فرزند توڑ کر محبت الٰہی پابند ہی وَاللّٰهُ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ اور اللہ نزدیک اسکے ثواب بڑا ہی اس شخص کو کہ جسکے دل مین محبت خدا و رسول غالب ہی الفت مال و فرزند پر فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ پس ڈرو عذاب خدا سے اور بچو موجبات عذاب سے جتنا ڈر سکو تم اور بچ سکو یہہ آیت ناسخ ہی اس حکم کی کہ فاتقوا اللہ حق تقاتہ ہی کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ ایک آیت مین اشارہ بواجب امر اور دوسری مین بواجب حق ہی واجب امر جب آیا واجب حق منسوخ ہوا کیونکہ حق تعالی بندے کو بواجب امر مطالبہ کریگا تو کہ فعل اسکا دائرہ عفو مین داخل ہو سکے اور اگر اسکو بواجب حق مواخذہ کرے طاعت ہزار سالہ اور معصیت ہزار سالہ وہان یکرنگ ہی مگر اسکی استغنا رافت کر نظر خواہ مطرب خواہ تو ہو نوحہ گر وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنفِقُوا خَيْرًا لِّأَنفُسِكُمْ اور سنو تم کلام اللہ کا اور فرمانبرداری کرو تم اسکی اور خرچ کرو تم بہتر کو یعنے براہ خدا بہتر چیز دو واسطے جانون اپنی کے کیونکہ فائدہ اسکا تمھین کو پہنچیگا وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ اور جو کوئی بچا جاوے بخیلی جان اپنی سے یعنے حق اللہ کا بند نکرے اور اسکی راہ مین خرچ کرے پس یہہ لوگ خرچ کرنیوالے راہ خدا مین وہی ہین خلاصی پانیوالے دنیا مین مخوفات سے اور عقبی مین عقوبات سے إِن تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ اگر قرض دو خدا کو یعنے صرف کرو مال اپنا اسکے فرمان بموجب قرض اچھے اخلاص سے یا صدقہ دو دل کی خوشی سے دونا کریگا اللہ اسکو واسطے تمھارے ایک سے دس تک اور سات سو تک اور ہزار تک اور چار ہزار تک اور بغیر حساب تک اور بخشیگا گناہ واسطے تمھارے جو پہلے اس سے ہو گئے ہین امساک سے اور نفقہ ترک کرنے سے وَاللّٰهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ اور اللہ جزا دینے والا ہی شکر کرنیوالونکو عطیہ جلیل بدلے صدقہ قلیل کے دیتا ہی

تحمل والا ہی ممسک اور بخیل کے عقوبت کرنے مین تعجیل نہین کرتا ہی عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وجاننے والا ہی پوشیدہ اور ظاہر کا اُسکو
معلوم ہی جو ظاہر دیتے ہو تم صدقہ اور جو چھپاتے ہو دلین ریا سے اور اخلاص سے غالب ہی اُس شخص سے عوض لیگا جسکا صدقہ خالص واسطے اُسکے
نہین حکم کرنے والا ہی کرامت کا اُس شخص کی جو صدق دل سے تصدق کرتا ہی سورۂ طلاق مکی ہی بقول شیخ حسن بصریؒ اور مدنی ہی بقول اکثر ائمہ
اور بارہ آیتین ہین بقول کوفیان اور مدنیان اور شامیان اور گیارہ آیتین ہین بقول بصریان اور مکیان دو سو ستالیس کلمے ہین اور ایک ہزار
ایک سو ساٹھ حرف ہین دو رکوع ہین یٰاَيُّهَا النَّبِيُّ وكاين من قرية فواصل اسکی اور تطبیق اسکی ساتھ سورۂ تغابن کے یہہ ہی کہ اسمین امر تقوی تھا
کہ فاتقوا الله ما استطعتم اور اس سورہ طلاق مین فایدہ تقوی کا بیان کیا کہ من يتق الله يجعل له مخرجا اور سورۂ تغابن مین امر توکل خدا تھا
کہ وعلى الله فليتوكل المؤمنون اس سورہ مین نفع توکل کا ارشاد کیا کہ ومن يتوكل على الله فهو حسبه پس گویا کہ یہہ ہوا فاتقوا
الله ما استطعتم ومن يتق الله يجعل له مخرجا ويرزقه من حيث لا يحتسب وعلى الله فليتوكل المؤمنون ومن يتوكل على الله فهو حسبه

سُورَةُ الطَّلَاقِ مدنية بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وهي اثنتا عشرة اٰية

لکھا ہی کہ عبد اللہ ابن عمرؓ نے اپنی بی بی کو حالت حیض مین طلاق دی پیغمبر خداؐ نے فرمایا کہ رجوع کرے اور جب حیض سے پاک ہو پھر چاہے تو طلاق دے
اس حق مین یہہ آیت نازل ہوئی يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاۤءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ اے پیغمبر کہہ امت اپنی کو کہ تم جسوقت طلاق دو
عورتون مدخولہ اپنی کو کہ صغیرہ اور آیسہ اور حاملہ نہون پس طلاق دو انکو بیچ عدت اُنکی کے یعنے طہر بے جماع مین کہ شمار کر سکین اُسکو عدت سے
سمجھ لیجئے کہ طلاق رفع قید ہی جو ثابت ہی شرعًا بسبب نکاح کے اور طلاق تین قسم ہی اول احسن ہی کہ مرد اپنی جورو کو ایک طلاق دے طہر بے وطی
مین اور پھر طلاق نہ دے یہانتک کہ عدت گذر جاوے پھر عورت چاہے اُس سے نکاح کر لے چاہے اور سے دوم حسن ہی کہ تین طلاق دے تین طہر مین اور یہی
طلاق سنی ہی کہ زن بعد طلاق کے عدت مین آتی ہی سیوم طلاق بدعی ہی کہ حالت حیض مین یا طہر مین اُس سے مجامعت واقع ہوئی ہو کیونکہ وہ ایام عدت
مین محسوب نہین ہو سکتے اور زن اُسوقت نہ معتدہ ہوا اور نہ ذات قبل اور عدد طلاق نزدیک امام شافعی کے اعتبار نہین رکھتا اور نزدیک
امام اعظم اور مالک رحمہم کے معتبر ہی پس اگر بیچ طہر بے مباشرت کے تین طلاق دیوین تو امام شافعی کے نزدیک سنت ہی اور امام اعظم اور مالک کے
نزدیک بدعت اور اگر ایک طلاق واقع ہو تو باتفاق جمہور سنت ہی وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ اور نگاہ رکھو اے لوگو عدت کو عورتون کی کہ ضبط سے
عاجز ہین یا شمار غافل ہین وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ اور ڈرو اللہ پروردگار اپنے سے طلاق سنت دو اور بعد طلاق کے لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ مت نکالو ان زنان مطلقہ کو گھرون
اُنکے سے جبتک کہ عدت پوری ہو وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ اور نکلجاوین وہ عورتین آپ بھی نکلجاوین پس انکو نہ نکالو مگر یہہ کہ کرین بیحیائی ظاہر یعنے
کسیرہ یا مبینہ کو پڑھا ہی اور فاحشہ وہ گناہ ہی جسمین حد ہو جیسے زنا اور سرقہ پس حاصل یہہ ہوا کہ نہ نکالو مگر جب کرین گناہ کبیرہ کہ ظاہر کرنے والا ہی
حال اُنکا برائی مین تو حد لگانیکے واسطے نکالو اور اور دونے بفتح یا مبینہ کو پڑھا ہی یعنے فاحشہ ظاہر کیا گیا یا جب نکالو کہ فحش اور
سفاہت سے اہل خانہ کو ایذا دین تب بھی اخراج انکا قبل عدت کے حلال ہی کیونکہ حق ساقط ہو گیا وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ اور یہہ حکم کہ مذکور ہوئے
حدین ہین اللہ کی کہ مقرر فرمائین ہین وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ اور جو شخص نکلجاوے حدون اللہ کی سے پس تحقیق ظلم کیا اُسنے
جان اپنی پر اور اپنے آپ کو مستحق عقوبت کیا لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا نہین جانتا تو اے طلاق دینے والے یا نہین جانتا کوئی
نفس شاید کہ اللہ تعالی پیدا کر دلون نیچے اس طلاق کے کچھ بات یعنے شاید کہ پشیمان ہو مرد طلاق دیکر یا دوستی عورت کی دلمین یاد آوے
اور رجوع کرنے کو لاچار وے فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ پس جسوقت پہنچین عورتین مدت اپنے کو یعنے زمانہ عدت کا آخر ہو

پس بند رکھو انکو رجعت کر کر ساتھہ اچھی طرح کے اور دوسری بار طلاق ست دو اُسکے ضرر کیواسطے اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ یا جدا کردو انکو ساتھہ اچھی طرح کے یعنے جو حق طلاق کا ہی وہ ادا کر وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ اور گواہ کر لو دو صاحب عدالت کو تمہین مسلمانون میں سے کہ فاسق نہوین ساتھہ رجعت کے یہہ امر واسطے استحباب کے ہی اور امام شافعی کے نزدیک واجب ہی اور درست کرو اور قایم کرو شاہدی اپنی گواہی وقت حاجت کے واسطے اللہ کے یعنے واسطے طلب ثواب اور رضاے الٰہی کے ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ یہہ گواہی اور شاہد مقرر کرنے تمکو نصیحت دیجاتی ہی ساتھہ اسکے جو کوئی کہ ہی ایمان لایا ساتھہ اللہ اور حکم اللہ کے اور دن پچھلے کے کہ قیامت ہی اور جو تعلق قیامت کے ہی وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا اور جو کوئی ڈرا اللہ سے اور بچے گناہ سے ظاہر کریگا اللہ واسطے اُسکے راہ نکلنے کا یعنے مخلصی پاویگا غم اندوہ دنیا اور آخرت کے سے یا جو کوئی بچیگا حرام سے پہنچاویگا اسکو اللہ وجہ حلال سے وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ اور رزق دیویگا اسکو اُس جگہہ سے کہ نہین گمان کرتا ہی اور جہان سے ملنا اسکی خاطر مین نہین گذرتا ہی لکھا ہی کہ مشرکون نے عوف بن مالک کے بیٹے کو قید کیا تھا اسنے آکر پیغمبر خدا سے عرض کیا کہ بیٹا میرا اسیری کفار مین گرفتار ہوا اور علاوہ اسکے ہمین فقر و فاقہ سے سروکار ہے آپنے فرمایا تقوی اور شکیبائی اختیار کرو اور تم دونون ماں اور باپ اسکے لاحول ولا قوۃ الا باللہ بہت پڑھو انھون نے بقول حضرت عمل کیا چند روز مین پسر عوف قید اہل شرک سے چھوٹ کر چار ہزار گوسفند انکی ہانکے ہوے بخیر و عافیت مدینہ مین داخل ہوا یہہ آیت نازل ہوئی کہ جو کوئی تقوی اختیار کریگا روزی حلال پاویگا وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اور جو کوئی توکل کرے اوپر اللہ کے اور اپنا کاروبار سب اسپر چھوڑ دے پس اللہ کفایت ہی اُسکو سب کام اُسکے پورے کریگا اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ تحقیق اللہ پہنچانے والا ہی ارادے اپنے کو جس جگہہ کہ چاہے یعنے جو اسنے چاہا وہ ہوا قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا تحقیق مقرر کیا ہی اللہ نے واسطے ہر چیز کے اندازہ کہ اُس سے کم و بیش نہین یا مقدار زمانے کی کہ اسکے پس و پیش نہین ابو ذر غفاری نے روایت کی ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ مین ایسی آیت جانتا ہون کہ اگر لوگ اسکو سیکھہ کر عمل کرین سب مہمات کو کافی ہو پھر یہہ آیت پڑھی اور کئی بار تکرار کیا سمجھیے کہ بنا اس آیت کی اوپر تقوی اور توکل کے ہی تقوی بوی بوستان قربت ہی جسکے مشام جانمین پہنچتی ہی پہنچاتی ہی مقام معیت الٰہی ان اللہ مع الذین اتقوا اور توکل نفحہ گلستان کفایت ہی جسکے مشام روانمین سماتا ہی معطر ہوتا ہی بعطر محبت ناگنا ہی ان اللہ یحب المتوکلین نظم جسکو تقوی کہے ہین ای رافت نفحہ بوستان قربت ہی جسکے پہنچی مشام جانمین آ ہوتی محبوب سے معیت ہی اور توکل بھی ایک عجب ہی شی مہمات کل کفایت ہی لمعہ مہر حب حق وہ ہی بوی گلزار عشق و الفت ہی توشہ مرکب اُسکے ہین دونون جو کوئی راہی محبت ہی جس وقت کہ عدت مطلقات کی نازل ہوئی کہ تَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ صحابہ نے پوچھا کہ عدت ان عورتونکی کہ حایض نہین ہوتین کیا ہی یہہ آیت آئی کہ وَالّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ اور وہ عورتین کہ نا امید ہوگئین حیض سے بسبب پیری کے بیبیون تمھاری سے اگر شک مین ہو تم عدت انکی سے پس عدت انکی تین مہینے ہین اور وہ جو نہین حایض ہوتین بسبب صغر سن کے انکی عدت بھی تین مہینے ہین وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ اور حمل والیان عدت انکی یہہ کہ رکھہ لیوین حمل اپنا خواہ مطلقہ ہون خواہ شوہر مرگیا ہو عدت انکی بچے پیدا ہونے تک ہی وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا اور جو کوئی ڈرے اللہ سے اور اسکے حکم مانے کریگا اللہ واسطے اسکے کام اسکے سے آسانی یعنے مشکلین اسکی سہل کر دیگا ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗ اِلَيْكُمْ یہہ جو مذکور ہوا حکم خدا کا ہی اتارا ہی اسکو لوح محفوظ سے طرف تمھاری وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗ اَجْرًا اور جو کوئی ڈرے اللہ سے اور پرہیز کرے عقاب اُسکے سے اور فرمان برداری کرے اسکی دور کریگا اُس سے برائیان اسکی یعنے معاف کریگا اور بڑھاویگا واسطے اُسکے

ثواب یعنے ثواب زیادہ دیگا اَسْکِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ رکھو عورتون طلاق دادہ کو جسطرح رہتے ہو تم
مقدور اپنے سے یعنے اپنی طاقت کے موافق رکھو اور مت ایذا دو انکو بیچ گہر رہنے کے اور کھلانے پلانے کے کہ تنگی کرو تم اوپر انکے اور لاچار ہوکے انکو نکلنا پڑے
وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ اور اگر ہوویں حمل والیان پس خرچ کرو اوپر انکے یہانتک کہ رکھیں حمل اپنا اور مدت عدت
کی پوری ہوجاوے فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ پس اگر دودھ پلاویں وہ عورتیں بعد انقطاع علاقہ نکاح کے فرزندون تمہارے کو پس دو
انکو مزدوری انکی وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ اور موافقت کرو آپسمین اچھی طرح سے دودھ پلانے مین اور مزدوری دینے مین وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ
فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ اُخْرٰى اور اگر تنگ کرو تم ای پدر و مادر ایک دوسرے سے یعنے باپ کہے کہ مین دودھ پلانے کی اجرت نہین دونگا یا ماں دودھ نہ پلاوے پس
دودھ پلاوے واسطے فرزند کے اور دائی یعنے والد کو چاہئے کہ زبردستی والدہ سے فرزند کو دودھ نہ پلواوے لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ چاہئے
کہ خرچ کرے کشایش والا کشایش اپنی سے موافق مقدور کے مطلقہ کو نفقہ دیوے وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ اور جو شخص کہ تنگ کیا
جاوے اوپر اسکے رزق اسکا پس چاہئے کہ خرچ کرے اس چیز سے کہ دیا ہی اسکو اللہ نے لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا نہین تکلیف دیتا ہی اللہ کسی نفس کو
مگر جو کہ دیا ہی اسکو مال سے یعنے تکلیف مالا یطاق نہین فرمایا سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا شتاب ہے کہ کریگا اللہ بعد سختی اور تنگدستی کے آسانی اور تونگری وَكَاَيِّنْ
مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا اور بہت بستیان ہین کہ سرکشی کی انہون نے حکم پروردگار اپنے سے اور پیغمبرون اسکے سے پس حساب لیونگے ہم انکا
بیچ حساب سخت کے وَعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا اور عذاب کیا ہم نے انکو دنیا مین عذاب زشت اور ہول کا عذاب کرینگے ہم انکو آخرت مین بعد حساب کے فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا
پس چکھا انھون نے یعنے ان بستیون والون نے وبال کام اپنے کا اور تھا آخر کام انکا ٹوٹا اور اس سے بدتر ٹوٹا کیا ہوگا کہ بہشت جاودانی اور لقائے سبحانی سے محروم ہوکر گرفتار
زندان جحیم ہوا اور بعذاب الیم ہوئے اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا تیار کیا اللہ نے واسطے انکے عذاب سخت دوزخ کا ہمیں فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي
الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پس ڈرو عذاب خدا سے ای عقلمندو وہ جو ایمان لائے ہو قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا تحقیق اوتارا ہی اللہ نے طرف تمہاری شرف
کہ قرآن ہی اور بھیجا ہی طرف تمہاری رَّسُوْلًا پیغمبر کہ محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم قرآن شریف کو شرف کہا اسواسطے کہ شرف دنیا اور کرامت عقبی اسکے
پڑھنے اور عمل کرنے مین ہی بعضے کہتے ہین رسول بدل ہی ذکر سے ذکر وہی رسول ہی یعنے ذاکر اور اشہر یہہ ہی کہ سخن ذکر پر تمام ہوگیا اور رسولا منصوب
بسبب محذوف کے ہی تقدیر اسکی یہہ ہی کہ متابعت کرو رسول کی کہ ہمیشہ يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ پڑھتا ہی اوپر تمہارے آیتین اللہ کی
بیان کرنیوالین یہہ قرات حفص کی ہی کہ مبینات بکسر یا پڑھا ہی اور جمہور نے بفتح یا کے پڑھا ہی انکی قرات بموجب یہہ معنی ہوئے کہ پڑھتا ہی اوپر
تمہارے آیتین اللہ کی روشن کی گئین اور بیان کی گئین اور اللہ تعالی نے ذکر اور رسول بھیجا لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ
تو کہ نکالے ان لوگون کو جو ایمان لائے ہین خدا پر قرآن پر اور رسول پر اور عمل کئے اچھے اندھیرون گمراہی کے سے طرف روشنی ہدایت کے یا باطل سے
طرف حق کے یا جہل سے طرف علم کے وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا اور جو کوئی ایمان
لاوے ساتھ اللہ کے اور کام کرے اچھے اللہ کے واسطے خالص بے ریا اور بے تصنع اور بے غرض داخل کریگا اسکو اللہ بہشتون مین کہ چلتی ہین نیچے مکانون انکے
کے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اسکے ہمیشہ بے زوال اور بے انتقال قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا تحقیق اچھا تیار کیا ہی اللہ نے بہشت
مین واسطے مسلمان عمل کرنیوالے کے رزق اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ اللہ وہ ہی جسنے پیدا کئے سات آسمان اور زمین
سے مانند انکے یعنے آسمان اوپر تلے بنائے اور زمین بھی اسیطرح یا تمثیل عدد مین ہی کہ آسمان سات بنائے اور زمین بھی مثل آسمانون کے
سات يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ اوترتا ہی حکم اوسکا درمیان آسمانون اور زمینون کے یعنے اسکے حکم سے کوئی طبقہ ارض

ہما کا خالی نہین سب کو پہنچتا ہی اور جو انمین خلافت ہی سب کو اسنے پیدا کیا ہی لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تو کہ جانو تم تحقیق
اللہ اوپر پیدا کرنے ہر شی کے قادر ہی وَّاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا اور حکم اپنا سب پر جاری کیا ہی تو کہ معلوم
کرو تم کہ تحقیق اللہ نے گھیر لیا ہی ہر چیز کو علم مین یعنے قدرت اور علم اسکا محیط ہمہ اشیا ہی نظم کہ ہر شی قدرت کی تیرے کن فیکون
یکسان ہی تیرے علم مین بیرون و درون ہی ایک ذرہ نہ غیب دنی شہادت مین ہی علم و قدرت سے تیری یارب بیرون سورہ تحریم مدنی ہی بارہ آیتین
ہین دو صد چہل د نہ کلمے ہین ہزار و شش حرف ہین دو رکوع ہین یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اصل اسکی زمان ہی اور
ربط اسکا ساتھ سورہ طلاق کے ظاہر ہی کہ آغاز ہر یک کا بخطاب پیغمبر ہی

سورۃ التحریم مدنیۃ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وھی اثنتا عشرۃ اٰیۃ

لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلعم شہد کو بہت دوست رکھتے تھے حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے شہد اپنے یہان منگا رکھا تھا جب آپ تشریف لاتے تو یہہ شربت کر کر پلاتین
آپ انکے یہان اس سبب سے زیادہ ٹھہرتے یہہ بات اور ازواج مطہرات کو معلوم ہوئی حضرت عایشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما نے
آپسمین مشورہ کیا کہ ایسی بات نکالئے کہ حضرت کا وہان جانا چھوٹ جاوے ہر ایک نے کہا کہ ہم مین سے جسکے پاس آپ آوین وہ یہہ کہے
کہ آپکے دہن مبارک سے بو مغافیر آتی ہی مغفور گوند درخت عرفط کا ہوتا ہی بدبوا اور حضرت کو بدبو سے نفرت تھی اور خوشبو سے رغبت جب حضرت
شربت پی کر حضرت زینب کے گھر سے نکلے جسکے پاس گئے اُسنے یہی کہا کہ آپسے بوے مغفور آتی ہی آپنے فرمایا کہ مین نے مغفور نہین کھایا زینب کے گھر شربت
شہد پیا ہی اُسنے کہا کہ زنبور نے شگوفہ عرفط سے شہد چوسا ہوگا جب کئی بار اسطرح کہا تو آپنے قسم کہا کر کہا کہ حرام کیا مین نے اپنے پر شہد اس سے بعد
پھر کبھی نہین کھانے کا یہہ آیت نازل ہوئی یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ اے پیغمبر برگزیدہ کیون حرام کرتا ہی اس چیز کو جو حلال کیا ہی اللہ نے
واسطے تیرے یعنے شہد اور روایت اشہر یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلعم حضرت حفصہ کی نوبت مین ایک دن انکے گھر گئے اور حفصہ رضی اللہ عنہا آپکی اجازت سے
اپنے باپکے دیکھنے کو گئین آپنے ماریہ قبطیہ کو بلا کر وہان اپنی خدمت سے سرفراز فرمایا حفصہ اس بات سے دلگیر ہوئین حضرت نے فرمایا کہ تو راضی ہی
کہ اسکو مین اپنے پر حرام کرلون انھون نے کہا ہون آپنے فرمایا کہ یہہ بات امانت رکھیو کسی سے نہ کہیو انھون نے قبول کیا حضرت جب گھر
سے باہر نکلے انھون نے حضرت عایشہ کو کہا کہ ماریہ قبطیہ سے تو چھوٹی جب آپ عایشہ کے گھر تشریف لائے تو انھون نے رمزا و اشارہ اس
بات کا کیا حق تعالی نے یہہ سورہ نازل کی کہ کیون حرام کرتا ہی تو اس چیز کو کہ حلال کی ہی خدا نے تجھ پر یعنے ماریہ قبطیہ اور قسم کھاتا ہی تو تَبْتَغِیْ
مَرْضَاتَ اَزْوَاجِکَ چاہتا ہی تو اس تحریم سے رضا مندی بی بیون اپنی کی وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور اللہ بخشنے والا ہی قسم کھانے والے پر
مہربان ہی کہ کفارت قسم کا مقرر کردیا ہی قَدْ فَرَضَ اللّٰہُ لَکُمْ تَحِلَّۃَ اَیْمَانِکُمْ تحقیق مقرر کیا ہی اللہ نے واسطے تمہارے کھولنا قسمون تمھاری کا
ساتھ کفارت کے یعنے جو چیز قسم کھا کر بند کرو ساتھ کفارت کے وہ کھل سکتی ہی اور بیان اسکا سورہ مایدہ مین مذکور ہی وَاللّٰہُ مَوْلٰىکُمْ
اور خدا دوست تمھارا ہی اور متولی اور کارساز تمھارا جسمین صلاح تمھاری ہوتی ہی وہ کرتا ہی وَھُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ اور وہی ہی
جاننے والا مصلحت بندون کی حکمت والا جو کہتا ہی اور کرتا ہی اسمین بہتری انکی ہوتی ہی وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ حَدِیْثًا
اور یاد کرو ای مومنو جسوقت کہا چھپا کر پیغمبر نے طرف بعضی بی بیون اپنی کے یعنے حفصہ کے ایک بات کہ ماریہ قبطیہ کا اپنے پر حرام
کرلینا ہی یا شہد کا یا ذکر خلافت شیخین کا پھر اسکو حفصہ نے عایشہ سے ظاہر کیا فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِہٖ پس جب خبر کردی حفصہ نے
عایشہ کو ساتھ اس بات کے وَاَظْھَرَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ اور ظاہر کی وہ اللہ نے اوپر اس پیغمبر کے یا مطلع کیا اللہ نے پیغمبر کو اوپر اظہار اس

بات کی حفصہ سے عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ جتا دی پیغمبر نے حفصہ کو بعضے اسمین سے یعنے فلانی باتین جو چھپا کر مینے تجھہ سے کہین تھین
انمین سے تو نے یہہ بات عایشہ سے کہہ دی یعنے قصہ تحریم ماریہ کا اور منہ پھیر لیا پیغمبر خدا نے بعضے دوسرے سے یعنے خلافت شیخین سے
مراد یہہ ہی کہ حضرت نے بسبب کرم کے یہہ نفرمایا کہ تو نے سب باتین بھید کی ظاہر کر دین باوجود اسکے کہ اسنے سب سخنان سر یہ حضرت کی
ظاہر کر دی تھین فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ پس جب خبر کی پیغمبر خدا نے حفصہ کو ساتھہ اس چیز کے کہ حق تعالی نے اس سے مطلع
کیا تھا قَالَتْ مَنْ اَنْبَاَكَ هٰذَا کہا حفصہ نے کس نے خبر کی تمکو یہہ کہ مین نے راز تمھارا آشکارا کیا قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ کہا پیغمبر خدا نے
خبر کی مجھکو جاننے والے نے چھپی بات کے خبر رکھنے والے نے مخفیات کے اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا اگر توبہ کرو تم دونوا ی حفصہ
اور عایشہ اور پھر جاؤ طرف اللہ کے اور دل آزردہ کرنے مین پیغمبر کے ہم پشت نہو دونو تمھارے حق مین بہتر ہین پس تحقیق کج ہو گئے ہین
دل تمھارے سیدھی راہ سے کہ پیغمبر کے راز افشا کرتی ہو اسرار سید الابرار علیہ صلوۃ اللہ الملک الجبار کی محافظت کرو وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ
هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ اور اگر ہم پشت ہوئین تم دونون اور مدد کی ایک دوسری نے اوپر آزردہ کرنے دل مبارک پیغمبر کے
پس تحقیق اللہ وہی ہی دوست اسکا اور مددگار اسکا فتح مند کریگا اسکو اور جبرئیل رفیق محمد کا اور نیک لوگ مسلمان تابعدار اور مددگار اسکے ہین
مراد صالح المومنین سے سب صحابہ ہین بعضے کہتے ہین امیر المومنین ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما ہین کہ پدر عایشہ اور حفصہ ہین یار و
مددگار اور ریحان و دل نثار حضرت ہین اولاد سے کچھہ کام نہین رکھتے تابع رضا پیغمبر ہین اور مجاہد نے کہا ہی کہ یہان مراد علی مرتضی کرم اللہ وجہہ
ہین وَالْمَلٰٓىِٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ اور فرشتے آسمان و زمین کے بعد اسکے یعنے باوجود اسکے کہ خدا و جبرئیل اور صحابہ یار اسکے ہین مددگار
اور معاون اور ہم پشت ہین اسکے یار ہین عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ شتاب ہی پروردگار اسکا اگر وہ طلاق
دے تمکو یہہ کہ بدل دیوے اسکو جوروین بہتر تم سے یہہ اخبار ہی قدرت سے نہ امر وقوعی سے کیونکہ حق تعالی جانتا تھا کہ وہ طلاق نہین دینگے فرمایا
کہ خوف کرنا واجب ہی پیغمبر کا اگر بالفرض وہ طلاق دین تمکو تو تم سے بہتر جوروین حق تعالی انکو دیگا پھر ان بی بیون کی تعریف کرتا ہی کہ مُسْلِمٰتٍ
مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓىِٕبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓىِٕحٰتٍ ثَیِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا اقرار کرنے والیان وحدانیت پر اخلاص والیان فرمانبردار رہین یا نماز گذاریں
توبہ کرنیوالیان عبادت کرنیوالیان یا تضرع کرنیوالیان ہجرت کرنیوالیان یا روزہ رکھنے والیان خاوند دیکھی ہوئین اور بن دیکھی ہوئین باکرہ
ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہی کہ ثیب آسیہ زن فرعون اور باکرہ مریم مادر عیسی ہین حق تعالی نے وعدہ فرمایا ہی کہ دونو کو بہشت مین ازواج مطہرات
پیغمبر خدا مین داخل کریگا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ای لوگو جو ایمان لائے ہو بچاؤ جانون
اپنی کو ساتھہ ترک معاصی کے اور اہل و فرزند اپنون کو ساتھہ پند و نصیحت کے آگ سے کہ ایندھن اسکا آدمی ہین کافر اور پتھر ہین گندھک کے کہ آگ
انکی تیز ہوتی ہی اور بو بد آتی ہی یا بت ہین کہ کفار پوجتے ہین یا خزانے زر و سیم کے ہین کہ اصل اور منبت انکا پتھر ہی نظم سنگ زرد و سفید
یہہ زر و سیم ہ واقعی ہین بتو دنیا رجیم ہ شہر انگیز انکی الفت ہی ہ ضرر آمیز انکی صحبت ہی ہ انکی دوریکین قرب مولا ہی ہ انکو بد جاننا ہی اولی
ہی عَلَیْهَا مَلٰٓىِٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ اوپر اس آگ کے مقرر ہین فرشتے سخت دل زور آور کہ کسی دوزخی کو انسے لڑائی کی قوت
اور بھاگنے کی طاقت نہین لَا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ نہین نافرمانی کرتے اللہ کی جو حکم کیا انکو یعنے رشوت پر فریفتہ نہین ہوتے
کہ مخالفت امر الہی کی کرین وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ اور کرتے ہین جو کچھہ کہ حکم کیے جاوین یعنے جو اللہ حکم فرماتا ہی وہ کرتے ہین تبیان
مین لکھا ہی کہ جو مزا بہشتیون کو نعمات بہشت سے ہوتا ہی وہ کافرون کے عذاب دینے سے ان فرشتون کو ہوتا ہی پس وہ کافرون کو

واسطے عذاب کے کنارہ دوزخ پر لاوینگے کافر عذر معذرت کرینگے اور مخلصی چاہینگے حق تعالی فرماویگا یا فرشتے کہینگے یٰٓاَیُّہَا الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا
لَا تَعۡتَذِرُوا الۡیَوۡمَ ای لوگو جو کافر ہوے ہو مت عذر کرو تم آج دن قیامت کے کہ عذر قبول نہین کچھ فایدہ نہوگا تمکو اِنَّمَا تُجۡزَوۡنَ
مَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ سوا اسکے نہین کہ بدلا دیے جاوگے تم جو اس چیز سے کہ تھے تم دنیا مین کرتے یٰٓاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا تُوۡبُوۡۤا اِلَی اللّٰہِ
تَوۡبَۃً نَّصُوۡحًا ای لوگو جو ایمان لاے ہو توبہ کرو طرف اللہ کے توبہ خالص کہ پھر گناہ نکرو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ توبہ نصوح وہ ہی کہ تایب عود
معصیت نکرے جیسے دودھ عود نہین کرتا پستانمین فرد راقم کہتا ہے پس از توبہ قدم عصیان مین ہمیشہ کا جیسا کہ پھر عود نہین پستانمین حسن بصری
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ توبہ نصوح کے دو رکن ہین ایک ندامت گناہ گذشتہ پر دوم عزیمت ترک گناہ آیندہ پر قطعہ راقم توبہ نصوح ہی یہہ اس لیے طالب اگر
راہ کا ہی تو ہو سکے نادم گناہ سے اپنے اور رکھ ارادہ نہ پھر گناہ کا عَسٰی رَبُّکُمۡ اَنۡ یُّکَفِّرَ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ شتاب ہی پروردگار تمہارا
جو توبہ کرو تم شاید کہ دور کرے تم سے گناہ تمہارے وَیُدۡخِلَکُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ اور داخل کرے تمکو بہشتون مین کہ چلتی
ہین نیچے درختون اور محلون انکے سے نہرین اور وہ داخل کرنا کب ہوگا یَوۡمَ لَا یُخۡزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَہٗ اس دن
کہ نہ خجل کریگا اللہ پیغمبر کو یعنے نہ انکی ذات مبارک پر کچھ عذاب دیگا اور نہ شفاعت انکی گنہگارون کے حق مین رد کریگا اور نہ رسوا کریگا ان لوگونکو کہ ایمان
لاے ہین ساتھ اسکے یعنے درخواست بھی انکے یارونکے حق مین قبول فرماویگا نُوۡرُہُمۡ یَسۡعٰی بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَ بِاَیۡمَانِہِمۡ نور انکا یعنے
مسلمانونکا کہ حق تعالی نے عطا فرمایا ہی دوڑتا ہوگا آگے انکے اور جانب راست انکے جسوقت کہ پل صراط پر گذرینگے اور وہان نور منافقونکا چھوٹ جاویگا
یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اَتۡمِمۡ لَنَا نُوۡرَنَا کہینگے مسلمان ای پروردگار ہمارے پورا کر واسطے ہمارے نور ہمارا یعنے باقی رکھ تاکہ سلامت پل صراط سے گذر جاوین
ہم وَ اغۡفِرۡ لَنَا ۚ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ اور بخشش کر واسطے ہمارے یعنے ظلمت اور پلیدی گناہ کی پاک کر تحقیق تو اوپر ہر چیز کے قادر ہی
نظم تو قادر ہی اتمام انوار پر تو آتا ہی غفران وزار پر تو نور بنا اور تو نور رکھ اندھیری سے عصیان کے دور رکھ گناہون سے کر پاک مولی ہمین ہوسے
عرفان و ادراک اپنی ہمین یٰٓاَیُّہَا النَّبِیُّ جَاہِدِ الۡکُفَّارَ وَ الۡمُنٰفِقِیۡنَ وَ اغۡلُظۡ عَلَیۡہِمۡ ای پیغمبر بلند قدر جہاد کر کافرون سے ساتھ تلوار
کے اور منافقون سے ساتھ وعید کے اور سختی کر اوپر انکے یعنے دونو گروہ پر وَ مَاۡوٰىہُمۡ جَہَنَّمُ اور جگہ رہنے کافرون اور منافقون کی اگر ایمان
نہ لاوین اور اخلاص نرکھین دوزخ ہی وَ بِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ اور بری جگہہ پھر جانیکی دوزخ ہی ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا لِّلَّذِیۡنَ کَفَرُوا امۡرَاَتَ نُوۡحٍ وَّ امۡرَاَتَ لُوۡطٍ
بیان کی ہی اللہ نے مثال ان لوگونکی جو کافر ہوے اور وہ مثل عورت حضرت نوح علی نبینا و علیہ السلام کی ہی کہ عابلہ اسکا نام تھا اور عورت لوط علیہ السلام
کی کہ واہلہ نام تھا کَانَتَا تَحۡتَ عَبۡدَیۡنِ مِنۡ عِبَادِنَا صَالِحَیۡنِ تھین دونون نیچے حکم دونون نبیون کے بندون ہمارے سے صالحون کے فَخَانَتٰہُمَا
فَلَمۡ یُغۡنِیَا عَنۡہُمَا مِنَ اللّٰہِ شَیۡـًٔا پس خیانت کی ان دونون عورتون نے دونون پیغمبرونکی نوح علیہ السلام کی عورت نے قوم کو کہدیا کہ یہہ دیوانہ
ہی اور لوط علیہ السلام کی زن نے قوم کو مہمانون کی خبر کردی پس نہ دفع کیا ان دونون پیغمبرون نے ان دونون عورتون سے عذاب خدا سے کچھ چیز کو زن نوح
علیہ السلام کی طوفان مین غرق ہوگئی اور زن لوط علیہ السلام کے سر پر پتھر برسے وَّ قِیۡلَ ادۡخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِیۡنَ اور کہا جاویگا دن قیامت کے
عابلہ اور واہلہ کو کہ داخل ہو تم دونون آگ مین ساتھ اور داخل ہونیوالون کا فرونکے حاصل اس مثال سے یہہ ہی کہ کافرونکو عذاب ہوگا رشتہ ناتا پیغمبر کا
باوجود کفر کے کچھ نفع نہ دیگا وَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوا امۡرَاَتَ فِرۡعَوۡنَ اور بیان کی خدا نے مثال واسطے ان لوگونکے جو ایمان لاے
اور وہ مثل عورت فرعون کی ہی کہ آسیہ بنت مزاحم نام تھا اِذۡ قَالَتۡ رَبِّ ابۡنِ لِیۡ عِنۡدَکَ بَیۡتًا فِی الۡجَنَّۃِ جسوقت کہا اسنے ای پروردگار میرے
بنا کر واسطے میرے نزدیک اپنے ایک گھر بیچ بہشت کے یعنے مقام قرب مین لکہا ہی کہ جب حضرت آسیہ ایمان لائین فرعون نے تاتش آفتاب مین بٹھا کر انکو ایذا دیا

اور حکم کیا کہ ایک بڑی سل انکی چھاتی پر رکھہ دو حضرت آسیہ نے دعا کی کہ یا رب مجھے گھر دے جنت میں وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ
الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ اور نجات دے مجھکو فرعون سے اور کام اُسکے سے یعنے اُسکے عذاب سے کہ کرتا ہی اور نجات دے مجھکو قوم ظالموں سے کہ قبطیان اور تابعان
فرعون ہیں حق تعالی نے دعا انکی مستجاب فرمائی حجاب اُٹھہ گیا اپنا گھر بہشت میں دیکھکر اس جہان سے انتقال کیا پتھر جب سینے پر دھرا تو جسد بے روح تھا
بعضوں نے لکھا ہی کہ حق تعالی انکو جسد سمیت آسمان پر لیگیا اب بہشت میں ہیں اور حاصل اس مثال کا یہہ ہی کہ با وجود ایمان کے اتصال اہل کفر سے
ضرر نہیں کرتا اور بیان کی حق تعالی نے مثال واسطے ازواج مطہرات حضرت سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے اور مومنوں کے وَمَرْيَمَ ابْنَتَ
عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا اور مریم بیٹی عمران کی جسنے محافظت کی شرمگاہ اپنی کی حرام اور فاحشہ سے پس پھونکی ہمنے بیچ
اُسکے یعنے بیچ گریبان جامہ اُسکے کے روح اپنی سے یعنے اُس روح سے کہ پیدا کی ہمنے وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا اور باور رکھتی تھی مریم باتوں پروردگار
اپنے کو یعنے صحیفونکو جو اللہ نے اُتارے تھے قبل انجیل کے یا وعدونکو کہ جبرئیل علیہ السلام اللہ کیطرف سے پہنچاتے تھے لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا تو کہ
بخشوں میں تجھکو لڑکا پاکیزہ سورہ مریم میں یہہ قصہ مذکور ہی وَكُتُبِهٖ اور کتابوں اُسکی کو یعنے جو اللہ نے کتابیں نازل کیں اُن سب کو مانتی تھی مریم یہہ
قرات حفص کی ہی کہ بصیغہ جمع پڑھا ہی اور اور قاریوں نے کتابہ بصیغہ مفرد پڑھا ہی کہ مراد انجیل ہی یا قصہ انکا اور اُنکے بیٹے کا جو لوح محفوظ میں لکھا ہی وَكَانَتْ
مِنَ الْقٰنِتِيْنَ اور تھی مریم فرمانبرداروں سے یا مداومت کرنیوالیوں سے اوپر وظایف عبادت کے تذکیر واسطے تغلیب کے ہی یا واسطے اسکے کہ قانتین کو ع ۲
مذکر لاتے کہ حضرت مریم طاعت عبادت میں کم طاعت سے مردان کامل کے نتھیں حدیث میں آیا ہی کہ مردوں میں بہت کمال کو پہنچے ہیں اور عورتوں میں
کوئی کمال کو نہیں پہنچی مگر مریم بنت عمران اور آسیہ زن فرعون رضی اللہ عنہما سورہ ملک مکی ہی اور تیس آیتیں ہیں کوئی ناسخ ہی نہ منسوخ اور تین سو تیس کلمے ہیں
اور ایک ہزار تین سو تیرہ حرف اور دو رکوع ہیں تبارک الذی ہو الذی اور تطبیق اسکی ساتھ سورہ تحریم کے یہہ ہی کہ اُسمیں ذکر مومنوں
اور کافروں کا کہ ملک و ملکوت میں مظہر تصرف اور قدرت ہیں کیا اس سورہ ملک میں تصرف اور قدرت کا بیان فرمایا اور فضل اسکی نہیں اور سبب نزول کا اسکے
پند فرمانی امت کو ہی ساتھ یاد دلوانے موت کے کہ غافل نہوں اور افتتاح اس سورہ کا متضمن تبارک خداوند جہان اور بیان آفرینش طبقات آسمان اور رجم شیطان بہ
ستارگان ہی اور بعد بندش سورۃ الملک مکیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وهي ثلثون اية کافران بہر مومنان ہی
تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ بزرگ و بہتر اور قایم دایم ہی وہ شخص کہ بیچ دست قدرت اُسکی کے ہی پادشاہی اور تصرف مو ملک میں جو چاہے سو کرے
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہی الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ وہ خدا کہ جسنے پیدا کیا ہی موت کو
اور زندگی کو مراد اس سے موت آدمیوں کی ہی دنیا میں اور حیات انکی آخرت میں بعضوں نے کہا ہی کہ مرگ کو بشکل املح کی شکل پیدا کیا ہی جس کسی پر اُسکا گذر ہوتا ہی
یا بو اُسکی پہنچتی ہی وہ مرجاتا ہی اور حیات کو مادیان ابلق کی صورت پر خلق کیا ہی جس کسی پر اُسکا گذر ہوتا ہی یا بو اسکی پہنچتی ہی زندہ ہو جاتا ہی اور بعضے کہتے
ہیں مراد موت اور حیات سے دنیا اور آخرت ہی کہ پیدا کیا انکو لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا تو کہ آزمادے تمکو تا ظاہر ہو جاوے کہ دنیا میں کونسا تم میں
سے بہتر ہی عمل میں یعنے اخلاص کسکا زیادہ ہی حدیث میں آیا ہی کہ وہ شخص نیک تر ہی عقل میں اور پرہیزگار زیادہ ہی محرموں سے اور ڈرنیوالا ہی بہت فرمانبردار ہیں بعضوں نے
کہا ہی کہ کون بہت ڈرتا ہی موت سے اور اکثر یاد رکھتا ہی اسکو اور اعمال بہت کرتا ہی واسطے اُسکے وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ اور وہ خدا غالب ہی اپنے ملک میں ڈھونڈنیوالا کو
نعم کرتا ہی بخشنے والا ہی گناہ انکے اور چھپاتا ہی الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا وہ خدا جسنے پیدا کیا سات آسمانوں کو اوپر تلے لکھا ہی کہ پہلا آسمان
اول جسے آسمان دنیا کہتے ہیں زمرد سبز کا ہی رفیعا نام ہی دربان اُسکا اسمعیل نام فرشتہ ہی بارہ ہزار فرشتوں کا سردار کہ ہر فرشتے کے بارہ بارہ ہزار فرشتے تابع ہیں
تسبیح انکی سبحان الملک الاعلی سبحان العلی الاعلی سبحان من لیس کمثلہ شی ہی اور آسمان دوسرا سونے کا ہی فیدوم نام ہی بواب کا اُسکے اسمعیل نام ہی دو لاکھ فرشتے

اُسکے تابع ہین ہر فرشتے کے دو لاکھ حکم کش ہین اور آسمان سیوم مرمر سفید کا ہی زیلون نام ہی خازن اُسکا تین لاکھ فرشتونکا حاکم ہی ہر فرشتے کے تین تین لاکھ فرشتے تابعدار ہین
اور آسمان چہارم نقرۂ خام کا ہی سوخیائیل فرشتہ اسکا دربان ہی چار لاکھ فرشتونکا امیر ہر فرشتہ چار چار لاکھ فرشتونکا سردار اور قفل نور لگا ہی اُسپر لکھا ہی لا الٰہ الا
اللہ محمد رسول اللہ اور آسمان پنجم یاقوت سرخ کا ہی البیانیفون نام ہی اُسکے بواب کا سفطائیل نام ہی پانچ لاکھ فرشتے اُسکے محکوم ہین ہر فرشتے کے
پانچ پانچ لاکھ فرشتے تابع اور آسمان ششم موتی کا ہی عادون نام ہی دربان فرشتہ اسکا ردعائیل ہی چھہ لاکھ فرشتونکی فوج رکھتا ہی ہر فرشتہ چھہ چھہ لاکھ فرشتونکی سپاہ
رکھتا ہی آسمان ہفتم جوہر سفید کا ہی اسحافائیل نام ہی رعائیل اُسکے خازنکا نام ہی ستر لاکھ فرشتونکا لشکر کش ہی ہر فرشتے کے ستر ستر لاکھ فرشتے محکوم ہین اور ہر آسمانکا
مٹاپا پانسو برس کا راہ ہی اور فرق درمیان ہر آسمانکے بھی اسیقدر ہی فقیر وہ خالق پاک ہی جسنے یہہ سب خلقت بنائی ہی زبردست ہی وہ اور عجیب قدرت
دکھائی ہی مَا تَرٰى فِىْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ نہ دیکھیگا تو اے دیکھنے والے بیچ پیدائش خدا کے آسمانون مین کچھہ جوک کسی طرح کا خلل ہو
یا نقصان ہو فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ پس پھیر لیجا نظر کو طرف آسمانکے کیا دیکھتا ہی تو کچھہ شگاف نقصان سے ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ
اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ پھر پھر لیجا نظر کو دوبارہ تاکہ کچھہ عیب دیکھے تو حاصل یہہ ہی کہ اگر ایکبار نگاہ کی تین نہ معلوم ہوسکے تو پھر نگاہ کر دوسری بار پھیر آویگی طرف
تیرے نظر تیری ذلیل اور وہ تھکی ہوئی دیکھنے سے یا پشیمان بار بار پھیرنے سے کیونکہ ہرچند دیکھتی ہی عیب نہین پاتی وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا
رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ اور البتہ تحقیق زینت دی ہمنے آسمان دنیا کو ساتھہ چراغونکے جو تارے ہین انکو چراغونکی طرح روشن کیا ہی ہمنے اور کیا ہی ہمنے
انکو مارنا واسطے شیطانونکے جب باتین سننے کو چڑھین اور تیار کیا ہی ہمنے واسطے شیطانونکے بعد جلانے کے ستارون سے دنیا مین عذاب آتش دوزخ عقبی مین وَلِلَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اور واسطے اُن لوگونکے جو کافر ہوے پروردگار اپنے سے عذاب دوزخ کا ہی اور بری جگہہ بازگشت کی ہی دوزخ
اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا جب ڈالے جاوینگے کافر بیچ جہنم کے سنینگے واسطے دوزخ کے چلانا مثل آواز گدھے کے کہ بدتر آوازونکی ہی وَّهِيَ تَفُوْرُ
اور وہ جوش کرتی ہوگی اور انکو اوپر لائیگی اور نیچے لیجائیگی جیسے دیگ جوش کھاتی ہی تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ قریب ہی کہ پھٹ جاوے دوزخ غصے
کافرونپر ہو کے كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيْرٌ جسوقت ڈالی جاویگی بیچ دوزخ کے کوئی فوج منکرونکی پوچھینگے اُنسے چوکیدار دوزخ کے
غصے سے کیا شہر کو کیا نہین آیا تمہارے پاس ڈرانیوالا یعنے کوئی پیغمبر مبعوث نہین ہوا جو خدا کی طرف تمھین بلاتا اور اس عذاب سے چھڑاتا قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ
کہینگے کافر ہان تحقیق آیا تھا ہمارے پاس ڈرانیوالا پیغمبر فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ پس جھٹلایا ہمنے قول اُسکے کو اور کہا ہمنے کہ کسی
وجہہ سے نہین اتارا خدا نے کچھہ چیز کو جو تم کہتے ہو علاوہ عید سے مرسے تھے ہی اور یہہ بھی کہا ہمنے اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ نہین تم اے پیغمبرو
مگر بیچ گمراہی بڑی کے کہ باوجود انسانہونے بشریت کے دعوی نبوتکا کرتے ہو وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اور کہینگے کافر کہ دنیا مین اگر ہوتے ہم کہ سنتے ہم باتین
پیغمبرونکی بغیر بحث اور تفتیش کے کیونکہ معجزات انکے سے علامات صدق صفحہ احوال اُنکے پر ظاہر ہین اَوْ نَعْقِلُ یا سمجھتے ہم معانی اُنکے کلام اور فکر کرتے
ہم انوار حکمت مین کہ اقوال افعال اُنکے سے معاینہ کرتے تھے مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ نہوتے ہم آج بیچ رہنے والون دوزخ کے فَاعْتَرَفُوْا
بِذَنْۢبِهِمْ پس اقرار کرینگے ساتھہ گناہ اپنے کے اور اسوقت اقرار کچھہ فایدہ نہین بخشتا فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ پس دوری ہی بہت رحمت سے
واسطے رہنے والون دوزخ کے اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ تحقیق وہ لوگ کہ ڈرتے ہین عذاب پروردگار اپنے سے بن دیکھے یا ڈرتے ہین ساتھہ
پوشیدگی کے یعنے آثار خوف کے چھپاتے ہین خلقت سے اور خلوت مین نالہ وزاری کرتے ہین فقیر دخل سے جو نہ سنگار ہوتے ہین یا چھپ کے مخلوق سے وہ روتے ہین عین المعانی
مین لکھا ہی کہ مراد غیب سے دل ہی کہ پوشیدہ ہی خلق سے اور آشکارا ہی اللہ پر فقیر دل ہی دلمین جو حق سے ڈرتے ہین اور آہ بھرتے ہین نالہ کرتے ہین لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ
وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ واسطے انکے ہی بخشش گناہونکی اور ثواب ہی بڑا کہ بہشت ہی بعضونے کہا ہی کہ یعنی ہی انکو شدید ابد اور یکرسے جس چیز سے کہ بہشت ہی اُس سے

وہ امن میں ہیں نظم لاتخافوا فرمودہ ترسندہ ہی جو کہ ڈرتا ہی سبارک بندہ ہی جو کہ ڈرتا ہی وہ دانایون سے ہی جو نہین ڈرتا وہ نادانون سے ہی ترسگاری رستگاری
لاتی ہی بندہ خایف خلاصی پاتا ہی ڈرا فقا بس ہی خداے ذوالجلال دلمین ہر دم رکھتا ہی بس کمال خوف مولی کا کیا جس دل کہ بس اسکو نفسانی رہی
پھر کیا ہوس لکھا ہی کہ کفار قریش شہوات عیش مغرور ہو کر سخنان دراز ادب جناب محبوب مین کہتے تھے جب کئی بار سر دل قرآن انکا پردہ فاش ہوا تو آپس مین
کہنے لگے کہ آہستہ آہستہ باتین محمد کی صلی اللہ علیہ وسلم کرو کہ خداے محمد نہ سنے اور محمد کو آگاہ نکرے حق تعالی نے نازل کی وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ اور چھپاؤ
تم بات اپنی کو بیچ مقصد کے یا پکار کر کہو اسکو دونون یکسان ہین اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق وہ جانتا ہی سینے والی بات کو پہلے اس سے کہ زبان سے نکلے
پس حق کو کوئی ایسا ضمایر سے واقف ہو اس سے سر اور جہر کیونکر پوشیدہ رہے اور جو کہ دانا ہی ضمایر کا اسے سر و علن سب برابر ہی کسی نہج کا رفت ہو سخن اَلَا يَعْلَمُ
مَنْ خَلَقَ کیا نہ جانیگا جو کچھ کہ دلون مین ہی وہ جسنے پیدا کیا ہی دلونکو وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ اور وہ دانا ہی باطن اشیا کا اور حقایق اسکے کا خبردار ہی ظاہر وجود
کا اور دقایق اسکے کا هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ وہ ہی خدا جسنے پیدا کیا واسطے تمہارے زمین کو نرم اور مسخر تاکہ سیر
تمہاری اس پر آسان ہو پس چلو بیچ راہون اسکی کے اور کھاؤ رزق خدا کے سے کہ واسطے تمہارے مقدر اور مقرر کیا ہی وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ اور طرف اسکے ہی جی
اٹھنا تمہارا پس شکرگزاری اسکی بجا لاؤ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ کیا نڈر ہو گئے ہو تم اس شخص سے جو بیچ آسمانوں کے ہی تمہارے
زعم مین یعنی حق تعالی سبحانہ یا ملک موکل بعذاب کہ جبرئیل ہین یہہ کہ دھسا دیوے تمکو زمین مین جل شانہ تعالی یا جبرئیل علیہ السلام پس ناگہان زمین بعد دھسنے کے تمہارے
ہلتی ہو اور اضطراب کرنا تمکو نیچے دھساتی ہوا اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا یا نڈر ہو تم اس شخص سے کہ بیچ آسمان کے ہی
عرش اسکا ہی یعنی خداے جلیل یا مقام اسکا جبرئیل یعنی یہہ کہ بھیجے اوپر تمہارے سنگریزے جیسے قوم لوط علیہ السلام پر برسائے تھے فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ پس شتاب
جانوگے بعد مشاہدہ عذاب کے کیونکر تھا ڈرانا میرا اور وہ جاننا تمکو کچھ نفع نکریگا اور یہان نہ ڈرنیکی سمجھے وہان حسرت تمام اٹھیگی آج ڈر لے کل پشیمانی نہ کچھ کام
آئیگی وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور البتہ تحقیق جھٹلایا پیغمبرون اپنونکو ان لوگون نے جو تھے پہلے کفار ان اس زمانہ کے سے یعنی جھٹلائے
امم ماضیہ کے اور شامت تکذیب سے ہلاک ہوے فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ پس کیونکر تھا اوپر انکے عذاب میرا یا انکار میرا عذاب آتا نہین اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى
الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ کیا نہ دیکھا انھون نے طرف مرغونکے اوپر سرون انکے ہو رہے صفین باندھے ہوے پر کھولتے ہین یہان وقف لازم اور وقف
غفران اور وقف منزل ہی مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ نہین تھام لیتا انکو ہوا مین پر کھولنے سمیٹنے مین مگر خدا بخشایش والا کہ انواع انواع کے طیور پیدا
کر کر ہر ایک کو شکل و ہیات علیحدہ طبیعت جدی دی اور علت طیران اور جولان انکے کی ہوا مین مہیا کی اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ تحقیق وہ ساتھ ہر چیز کے
دیکھنے والا ہی اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ آیا کون ہی کہ کہا جاوے کہ یہہ وہ شخص ہی کہ حمایت سے مددگار اور قابل لشکر ہو
واسطے تمہارے یاری دیوے تمکو مواخذہ کے عذاب خدا اور غضب کبریا سے اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ نہین ہین کافر مگر بیچ فریب شیطان کے
کہ کہتا ہی تمہین عذاب نہین ہوگا اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ آیا کون ہی کہ اشارت کیجاوے طرف اسکے کہ یہہ وہ شخص ہی کہ بحضر
عنایت رزق دیتا ہی تمکو اگر بند کرے خدا تعالی رزق اپنے کو تم سے بامساک باران یا ابطال اسباب کہ حصول اور وصول رزق کے وسایط اور وسایل ہین حاصل
یہہ ہی کہ اگر خدا تمہین رزق نہ دے تو کون ہی ایسا کہ روزی پہنچاوے فقط قابض و باسط رزق اور نہین خبر ہوگا کس کا منہ ہی کہ وہ معطی ہو جو مانع ہو خدا اور کفار
جانتے ہین کہ خالق رازق وہی ہی کفر انکا جہل سے نہین بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ بلکہ پڑے ہین بیچ عناد اور سرکشی کے اور بھاگنے کے حق سے
اور نفرت کے رستی سے اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى آیا پس وہ شخص کہ چلتا ہی گرا ہوا اوپر منہ اپنے کے اور پس و پیش اپنے نہین دیکھتا بہت راہ پانیوالا ہی اَمَّنْ
يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ یا وہ شخص کہ چلتا ہی برابر ادھر ادھر دیکھتا ہوا اور چلنا اسکا واقع ہی اوپر راہ سیدھی کے کہ مقصد کو پہنچانیوالی

ہی مقصود اس سے ایک مثل ہی واسطے کفار گمراہ کے کہ میدان غوایت مین حیران و سرگردان چلتے ہین اور مسلمان راہ یافتہ بطریق حق دیکھتے بہالتے جاتے ہین نظم فرق ہی درمیان
اُسکے جو چشم بینا سے جو کہ چلتا ہی اور جو کہ بے بصیرت ہین راہ ہر دو ٹھوکرین کہاتے جب نکلتا ہی قُلْ کہہ اے حبیب میرے مشرکون کو کہ وہ خدا جسکی طرف تمہین بلاتا
ہون مین هُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَكُمْ وہ وہ شخص ہی جسنے ساتھ قدرت کاملہ پیدا کیا تمکو وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ اور دی
واسطے تمہارے شنوائی تا سخنان حق سنو اور آنکھین تا دلایل قدرت اور بدایع فطرت مشاہدہ کرو اور دل تا معانی کلمات الہی اور دقایق مصنوعات
بادشاہی فکر اور تامل کرو تم بہت سنتے ہو اور دیکھتے ہو لیکن قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ تھوڑا سا شکر کرتے ہو تم نعمتونکا قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی
الْاَرْضِ کہہ اے دوست میرے کہ خدا وہ ہی جسنے بعد پیدا کرنے کے پھیلایا تمکو بیچ زمین کے یعنے ہر ایک کو منزل مقام راہ عنایت کیا تا کہ عبادت کرو اور
فرمانبردار رہو وَاِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ اور طرف اُسیکے اکھٹے کئے جاؤگے تم تو کیجو خبر اپنے کی یاد وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ
اور کہتے ہین مشرک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور یاروں آپکے کو کب ہوگا یہہ وعدہ حشر کا اور جزا لینے کا اگر ہو تم سچے قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ
کہہ اے پیغمبر میرے جواب انکے کہ سوا اسکے نہین کہ علم وقت آنے قیامت کا نزدیک اللہ کے ہی اور کسی کو اطلاع نہین وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ اور سوا اسکے
نہین کہ مین ڈرنیوالا ہون ظاہر یعنے قیامت کے آنے سے تمکو ڈراتا ہون لیکن وقت آنے کا اُسکے مین نہین جانتا فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِیْٓــَٔتْ وُجُوْهُ
الَّذِیْنَ كَفَرُوْا پس جب دیکھینگے قیامت کو نزدیک ہوتی ساتھ اپنے بری ہوجاوینگے منہ اُن لوگونکے جو کافر ہوے ہین یعنے اثر غم کا اُنکے چہرون پر ظاہر ہوگا وَ
قِیْلَ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ اور کہا جاویگا یعنے دربان دوزخ کے اُنکو کہینگے یہہ وہ ہی جو کچھ تھے تم ہمیشہ ساتھ اُسکے تمنا کرتے اور مانگتے
تھے تفسیر زاہدی مین لکھا ہی کہ ہمیشہ کافر آرزو کرتے مرگ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سو حق تعالی نے فرمایا کہ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِیَ اَوْ رَحِمَنَا
کہہ اے حبیب میرے کیا دیکھا تمنے اگر ہلاک کرے خدا مجھکو اور اُن لوگونکو جو ساتھ میرے ہین مسلمان یا رحمت کرے ہمکو اور جو ساتھ ہمارے ہین انکو فَمَنْ یُّجِیْرُ
الْكٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ پس کون ہی کہ پناہ دیگا کافرونکو عذاب دردینے والے سے یعنے مرگ ہماری تمہارے حق مین کچھ فایدہ نہین رکھتی اور حیات ہماری بھی
دفع عذاب تم سے نہین کرتی حاصل یہہ ہی کہ نجات دینے والا تمکو عذاب الہی سے سوا ایمان اور کلمہ توحید کے نہین پھر کسی کے موت کی انتظار کرنے مین کیا فایدہ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ
اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَیْهِ تَوَكَّلْنَا کہہ ایمان لاو جسکے نجات ہی وہ ہی خدا بڑی بخشش والا ایمان لائے ہم ساتھ اُسکے اور اوپر اُسکے توکل کیا ہمنے تدبیر
غیر اُسکے سے اور کار و بار اپنے سب اُسکو سونپے فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ پس شتاب جانوگے یعنے بعد عذاب دیکھنے کے معلوم کروگے
کہ نفس الامر مین کون ہی ہم تم مین سے کہ وہ بیچ گمراہی ظاہر کے ہی قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا کہہ تو بتاؤ مجھکو کیا دیکھا تمنے اگر ہوجاوے پانی تمہارا یعنے آب چاہ زمزم
یا آب بیر میمون حضرمی فرو رفتہ زمین کہ ہاتھ اور ڈول انتہا پہنچے یعنے خشک ہوجاوے فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ پس کون ہی کہ وہ لاویگا تمہارے
پاس پانی جاری یا ظاہر ایسا کہ سب دیکھیں آنکھیں اور مسنون یہہ ہی کہ بعد تلاوت اس آیت کے کہے اللہ رب العالمین تفسیر زاہدی مین ہی کہ ایک زندیق نے سنا کہ معلم شاگرد
کو اپنے تلقین کرتا تھا فمن یاتیکم بماء معین اُسنے جواب دیا کہ بالمعول والمعاول یعنے ساتھ کدالی اور مددگار سے پانی کھود کر نکالین بات کہتے ہی وہ اندھا
ہوگیا ہاتف نے آواز کی کہ تیری آنکھہ کا پانی جو غایب ہوگیا ہی کہو کہ ساتھ معول اور معاول کے پھر لاوین مثنوی فلسفی ایک منکر جو گیا ۔۔ سنکر من یاتیکم
اُن نے یون کہا ۔۔ ہم نکالینگے بمعول آب خشک ۔۔ پانی تا ہو وے زبان بیچ لینگے مشک ۔۔ رات کو سویا تو نابینا اُٹھا ۔۔ ہاتف غیبی نے پھر یون کی ندا ۔۔
اے شقی دیکھین تجھے لا آب چشم ۔۔ چشم سے آب اب تیری ہی شکل بشیم ۔۔ رہگیا اپنا سا منہ لیکے منفعل ۔۔ اس ندا سے ہوگیا کیا کیا خجل ۔۔ غرق دریا ندامت
ہوگیا ۔۔ تو وہ تیر ملامت ہوگیا ۔۔ آبرو بھی کھوئی اور پایا نہ کچھ ۔۔ غیر نابینائی ہاتھ آیا نہ کچھ ۔۔ راقم یہہ حال ہی زندیق کا ۔۔ منبع نور رہ سلسلہ
صدیق کا ۔۔ سورہ نون باون آیتین ہین مکی ہی تین سو کلمے ہین اور دہ ہزار دو سو چھے حرف ہین اور دو رکوع ہین ایک نون والقلم دوسرا

ان للمتقین نوامل سکی نم ہین اور ربط اسکا ساتھ سورۂ ملک کے یہہ ہی کہ اختتام اسکا ساتھ قدرت خدائے کریم کے ہی اور افتتاح اسکا ساتھ صفت رسول
رب العالمین سورۃ القلم مکیۃ وہی بسم اللہ الرحمن الرحیم اثنتان وخمسون آیۃ کے ہی

ن یہہ حرف حروف مقطعہ قرآن سے ہی اور معانی مقطعات قرآنی مفوض بعلم سبحانی ہین لطیفہ مخزن اسرار الٰہی ہین یہہ وہ معدن انوار کہ ہی ہین یہہ وہ انکی حقیقت سے ہی آگاہ حق وہ کسپہ کھلے انکا ہی اسرار وہ ہان مگر اللہ نے چاہا جسے وہ کر دیا آگہ اسے اس راز سے وہ پردہ اسرار اٹھاتا ہی وہ دوستونکو اپنے دکھاتا ہی وہ بعضے علما کہتے ہین کہ حروف مقطعات مفاتیح اسماء حضرت ذات ہین یہان جو حرف نون ظاہر ہی مفتاح اسم نور اور ناصر ہی فرد دونون حرف سے یہہ ظاہر ہی کہ وہی نور اور ناصر ہی معالم مین لکھا ہی کہ نون اس سورت مین آخر رحمان کا ہی اور بعضونے کہا ہی کہ نام اس سورت کا ہی یا نام نہر بہشت کا ہی یا لوح انوار درخشان ہی یا قسم نصرت حق بحق مومنان ہی اور اشہر یہہ ہی کہ نون اسم ماہی ہی مراد اس سے جنس ماہی ہی یا وہ فرد ماہی ہی کہ زمین جسکی پشت پر ہی البوت اسے کہتے ہین حدیث مین ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے سب چیز سے حق تعالی نے قلم کو پیدا کیا پھر نون کو کہ دوات ہی قلم نے اس دوات سے لکھا ہی جو کچھ تھا اور ہی اور ہوگا اس تقدیر پر یہہ معنی ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی ن یعنے قسم ہی دوات کی وَالْقَلَمِ اور قسم ہی قلم اعلی کی کہ نور کی ہی طول اسکا ما بین السماء والارض ہی نقل ہی کہ جب اللہ تعالی نے قلم کو پیدا کیا فرمایا لکھ قلم نے عرض کیا الٰہی کیا لکھون فرمایا لا الہ الا اللہ چار ہزار برس مین قلم نے یہہ کلمہ طیبہ لکھا ہی پھر حکم ہوا لکھ قلم نے عرض کیا کیا لکھون ارشاد ہوا محمد رسول اللہ چار ہزار سال مین قلم نے یہہ اسم مبارک لکھا پھر نالان ہو کر کہا الٰہی یہہ کون ہی جسکا نام نامی تیرے اسم گرامی کے پاس لکھا ہی خطاب آیا کہ یہہ اسم نبی آخر زمان ہی قلم کو آپ پر ایک عشق آگیا بے اختیار بول اٹھا السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حق تعالی نے آپ کی نیابت کر کے جواب مین اسکے امت کو آپ کی داخل فرما کر کہا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین وہ سلام اور جواب امانت رکھا شب معراج مین آپکو پہنچایا اور جواب اپنا آپکی زبان سے کہلایا اسیواسطے السلام سنت ہی اور جواب فرض اور اسمین اشارت ہی کہ سلام قلم کا اللہ تعالے نے ضایع نہین کیا امیدوار ہین ہم کہ صلوات اور تسلیمات ہماری کہ آج ہم آپ پر بھیجتے ہین فردا قیامت کو آپ کو پہنچا دیگا اور سبب مغفرت سیات اور باعث رفع درجات فرما دیگا نظم ای میرے مالک ای میرے مولی ای میرے والی بھیج مدام میری طرف سے روح پہ انکی لاکھ درود اور لاکھ سلام اور بعضونے کہا ہی کہ مراد اس سے قلم کتابت ہی کہ فواید دین و دنیا اس سے تحریر کرتے ہین وَمَا يَسْطُرُونَ اور قسم ہی اس چیز کی کہ لکھتے ہین حفظہ احکام وحی یا جو کچھ انکو ارشاد ہوتا ہی تبیان مین ابن حکیم سے نقل ہی کہ ن دہن ہی اور قلم زبان اور ما یسطرون وہ چیز جو کراما کاتبین دونون مونڈھو پر تیرے بیٹھے لکھتے ہین حق تعالی انکی قسم کھاتا ہی اور جواب قسم کا یہہ ہی کہ مَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ نہین تو ای حبیب میرے ساتھ نعمت پروردگار اپنے کے دیوانہ یہہ جواب ولید بن مغیرہ کا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتا تھا معلم مجنون بحر الحقایق مین لکھا ہی کہ کلمہ نون اشارت ہی بعلم اجمالی کہ مندرج احدیت ذاتیہ مین ہی اور قلم کنایت ہی بعلم تفصیلی کہ واحدیت اسمائیہ مین درج ہی اور قسم ہی ان حروف الٰہیہ مجردہ علویہ کی اور کلمات باتیہ مرکبہ سفلیہ کی کہ قلم فیض قدم کے لکھنے دوات سے وحی یا آیات قدسیہ کے لکھا ہی اور جواب قسم کا یہہ ہی کہ تو ای محبوب ساتھ نعمت پروردگار اپنے کے محجوب نہین یعنے اسرار ازل و ابد تجھپر پوشیدہ نہین وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ اور تحقیق واسطے تیرے ہی ثواب بار نبوت اٹھانے کا کہ امانت رکھا گیا یعنے حق تعالی نے بیواسطہ عطا کیا کسیکے واسطے سے کہ منت اسکی تجھپر ہو نہین یا ثواب ہی غیر مقطوع یعنے ہمیشہ کہ ہرگز منقطع نہوگا فردا فردا کو تیرے نہین ہی انقطاع وہ ذات تیری شمس ہی اور یہہ شعاع وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ اور تحقیق تو اوپر دین بڑے کے ہی کہ اسلام ہی یا اوپر خوبی بزرگ کے ہی کہ وہ خوبی کسیکو نہین ہی کیونکہ تحمل جفا تیری قوم کا جیسا کہ تو کرتا ہی کسے طاقت ہی بعضونے کہا ہی کہ مراد خلق عظیم سے آداب قرآن ہی کہ حق تعالی نے آپکو اس سے سرفراز کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے خلق آپکا پوچھا کہا کہ خلق حضرت کا قرآن ہی فرد نعت کا اسکے کسکو امکان ہی جس کسیکا کہ خلق قرآن ہی محمد حکیم قدس سرہ نے کہا ہی کہ کوئی خلق بزرگتر خلق محمدی سے نہین کیونکہ آپنے مشیت

اپنی چھوڑ کر اپنے آپ کو بالکلیہ سپرد مولی کیا امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ آپ نہ بلا امتحان سے متحرک ہوئے نہ عطا سے منحرف اور بعضون نے کہا ہی کہ آپ کا کچھ مقصد
اور مقصود سوا معبود نہ تھا فرد مقصد ہی حق مراد ہی حق مدعا ہی حق نہ مطلب دو جگ کے مٹ گئے الا رہا ہے حق فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ پس شتاب دیکھیگا تو اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور دیکھینگے معاند تیرے مکے والے یعنے جسوقت کہ عذاب نازل ہوگا انپر معلوم کرینگے بِأَييِّكُمُ الْمَفْتُونُ کہ ساتھ کونسے کے تم مین سے بلا اور
فتنہ ہی یا کونسا گروہ تم مین سے دیوانہ ہی یعنے بیان لیوینگے کہ دیوانہ تو ہی یا یہہ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ تحقیق پروردگار تیرا وہ خوب
جانتا ہی ساتھ اُس شخص کے کہ گمراہ ہوا راہ اُسکی سے کہ سیدھی ہی اور جو گمراہ ہی وہی فی الحقیقت دیوانہ ہی وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ اور وہ
دانا ہی ساتھ راہ پانیوالون کے کمال عقل سے کہ مسلمان ہین فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ پس مت کہا مان جھٹلانیوالونکا یعنے مشرکان مکے کا کہ دین
آبا کی طرف تجھے بلاتے ہین وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ دوست رکھتے ہین کاشکے سستی کرے تو اور سرزنش نکرے شرک پر پس سستی کرین وہ
بھی زبانی اور تیرے دین پر طعنہ زن نہون وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ اور مت کہا مان ہر ایک جھوٹی قسم کھانیوالے کا کہ ابوجہل یا اخنس بن شریق
یا اسود بن عبد یغوث اور اصح اور اشہر یہہ ہی کہ ولید بن مغیرہ ہی کہ قسمین جھوٹھی بہت کھاتا تھا مَّهِينٍ سست رای خوار اور بیمقدار کا هَمَّازٍ غیبت
کرنیوالے پس پشت مردم کا یا طعنہ مارنیوالے روبرو مردم کا مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ چلنے والے ساتھ چغلی کے کہ درمیان لوگون کے یا غمزہ کرنیوالے کا
مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ باز رکھنے والے کا بھلائی سے یا منع کرنیوالے کا ایمان اور احسان سے مُعْتَدٍ ستم کرنیوالے کا اور حد سے نکلجانیوالے کا أَثِيمٍ گنہگار
یا بدکار کا عُتُلٍّ سخت زدہ اور زشت خو کا بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ پیچھے ان عیبون کے حرامزادہ ہی باپ اسکا معلوم نہین لوگون کو لکھا ہی کہ ولید
پلید اٹھارہ برس کا تھا کہ مغیرہ نے دعوی کیا کہ مین اسکا باپ ہون اور اسے اپنے پاس رکھا تفسیر زاہدی مین مذکور ہی کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہہ آیت تیرہ صفتین قریش مین کہ ولید پلید بھی وہان موجود تھا پڑھی جو عیب آپ نے پڑھے تھے وہ اپنے مین پاتا تھا مگر حرامزادگی پر اپنے حیران تھا کہ وہ شخص
سید قریش ہی باپ اسکا مغیرہ ہی مرد مشہور اور یہہ بھی جانتا ہی کہ محمد جھوٹھہ نہین بولتے پھر یہہ بات کیونکر ثابت ہوا آخر تلوار کھینچ کر اپنی ماں پاس جا کر یہہ بات
تمام پوچھا اسنے اقرار کیا کہ پدر تیرا نامرد تھا اور اسکے برادر ایسے تھے کہ وہ میراث پر اسکے نظر رکھتے تھے مجھے رشک آیا مین نے فلانے کے غلام کو بلا کر کچھ دیکر اسکے
ساتھ بدفعلی کی کہا تو بیٹا اسکا ہی فرد باشدت بغض اسکے جو ذات گرامی ہی ذو روشن ہی دلیل اسپر یعنے وہ حرامی ہی أَن كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ
اسواسطے کہ ہی صاحب مال کا اور بیٹون کا یہہ قرأت امام حفص کی ہی اور یہہ بطریق خبر ہی اور اور قاریون نے أَن کان پڑھا ہی یعنے آیا واسطے اسکے کہ
ہی صاحب مال کا اور بیٹون کا ایسے شخص کا کہا مانے گا تو إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ جب پڑھی جاتی ہین اوپر اسکے آئتین کلام
ہمارے کی کہا یہہ کہانیان ہین پہلون کی سَنَسِمُهُ عَلَى الْخُرْطُومِ شتاب داغ دیوینگے ہم اسکو اوپر ناک کے یعنے رو سیاہ کرینگے اسکو یا عیب کو
اسکے ظاہر کر دینگے ایسا کہ ہرگز نہ چھپا سکے انوار مین لکھا ہی کہ بدر کی لڑائی مین اسکے ناک پر زخم لگا اور نشانی اسکی باقی رہی إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ كَمَا بَلَوْنَا
أَصْحَابَ الْجَنَّةِ تحقیق ہمنے آزمایا ہی اہل مکہ کو ساتھ قحط غلے کے اور زوال نعمت کے جیسا آزمایا تھا ہمنے باغ والونکو ساتھ زوال میوے کے لکھا ہی کہ
ولایت یمن مین نواحی صنعاء ایک مرد صالح تھا اسکا باغ تھا وہ اُس باغ مین فرش بچھا کر درویشون کو بلا کر بٹھاتا تھا اور اچھے اچھے میوے کھلاتا تھا اور سوا
اسکے دسوان حصہ اسکے آمدنی سے بھی نکالکر فقرا کو تقسیم کرتا تھا جب وہ فوت ہوا تو بیٹے اسکے نے کہا کہ مال تھوڑا ہی اور عیال بہت اگر ہم بھی باپ
کیطرح فقیرونکو بانٹینگے معاش تنگ ہو جاویگی صبح ایسے وقت جو فقیرونکو خبر نہو جا کر میوہ کاٹ لین اور اسپر قسم کھائی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی إِذْ
أَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ یاد کر جسوقت قسم کھائی وارثون نے اس باغ کے کہ چھپ کر فقیرون سے البتہ کاٹ ڈالین میوے انکو
اسکے اس حالت مین کہ داخل ہون بیچ وقت صباح کے یعنے صبح ہوتے ہی پس ایسی قسم کھائی وَلَا يَسْتَثْنُونَ اور انشاء اللہ تعالی نہ کہا

رات کو یہہ نیت کر کر سو قضاے ازلی نازل ہوئی فطاف علیہا طائف من ربک وھم نائمون پس طواف کیا اوپر اسکے یعنے باغ کے بلاے
طواف کننده امر پروردگار تیرے سے اور وارث اس باغ کے سوتے تھے فاصبحت کالصریم پس فجر کو ہوا باغ انکا بسبب اس بلا کے جیسے جڑ کٹے
ہوے یا مانند اس باغ کے کہ میوہ اسکا چیدہ و بریدہ ہوا ایسا کہ کچھ باقی نرہے یا مثل ریگستان کے اور وہ اس حال سے غافل خواب سے اٹھے فتنادوا
مصبحین پس ایک دوسرے کو پکارنے لگا انہوں نے بیچ صبح کے آواز کرنے لگے ایکدوسرے کو ان اغدوا علی حرثکم ان کنتم صارمین یہہ کہ سویرے
ہی چلو اوپر کھیتی اپنی کے اگر ہو تم کاٹنے والے میوہ فانطلقوا وھم یتخافتون پس چلے طرف باغ کے اور وہ آہستہ آہستہ چپکے چپکے باتیں کرتے تھے
تا آواز کوئی نہ سنے ان لا یدخلنها الیوم علیکم مسکین یہہ کہ نہ داخل ہو آج اوپر تمہارے باغ تمہارے میں کوئی فقیر کہ انکو کچھ دینا پڑے اور حصے ہمارے میں سے کم
ہو جاوے وغدوا علی حرد قادرین اور سویرے گئے اوپر بخیلی کے کہ فقیروں کو دیں اندازہ کر کر یا قدرت والے اوپر اعتماد کے الانے اور توڑنے میوے میں فلما
راوها قالوا انا لضالون پس جب دیکھا باغ کو بخلاف اسکے جو چھوڑا تھا کہا انھوں نے آپسمیں کہ تحقیق ہم بھولنے والے ہیں راہ باغ اپنی کی کیونکہ باغ ہمارا
کل تک میوے سے بھرا تھا اور یہہ خالی ہے بعضوں نے تامل کر کر نشانیوں سے در و دیوار کی پہچانا کہ یہہ وہی باغ ہے کہا بل نحن محرومون کہ نہیں راہ گم نہیں کی بلکہ
ہم محروم ہوے میوے سے اور حصول اس باغ کے سے واسطے منع فقرا اور ترک استثنا کے قال اوسطهم الم اقل لکم لولا تسبحون کہا بیچ والے انکے نے
عقل سے کیا نہ کہا تھا میں نے تمکو کیوں نہیں یاد کرتے خدا کو ساتھ بزرگی کے اور انشاء الله نہیں کہتے قالوا سبحن ربنا انا کنا ظالمین کہا انہوں نے
پاکی ہے پروردگار ہمارے کو اس سے کہ نازل کرنے میں اس بلا کو ہمپر ستم کیا ہو تحقیق تھے ہم ظلم کرنیوالے اپنے نفس پر ساتھ نیت نہ دینے فقیروں کے فاقبل بعضهم علی بعض
یتلاومون پس منہ کیا بعضوں نے اوپر بعضوں کے ملامت کرتے ہوے یہہ کہتے تھے کہ تمنے بخیلی اور خطا کی وہ کہتے تھے کہ تم بھی تو راضی ہوے تھے غرض
گناہ پر قایل ہوے اور عجز سے قالوا یویلنا انا کنا طاغین کہا انہوں نے اے واے ہمکو تحقیق ہم تھے سرکش حد سے نکلے ہوے گنہگار ہیں کہ انشاء الله نکہا اور
درویشوں کو محروم رکھا عسی ربنا ان یبدلنا خیرا منها انا الی ربنا راغبون شاید کہ پروردگار ہمارا یعنے امیدوار ہیں ہم یہہ کہ بدلا دے ہمکو بہتر اس باغ سے
تحقیق ہم طرف طاعت پروردگار اپنے کے رغبت کرنیوالے ہیں بعد توبہ اور طلب عفو کے حق تعالی نے انپر بخشش فرمائی اور باغ بڑا انکو حیوان نام انکو دیا الغرض
مال جسکا تلف ہوا ہو وہ چاہے کہ گوہر صدف رہا ہو وہ درد چاہیے اسکو یہہ بات فرض کرے کہ ہوا مجھسے کچھ نہیں قصور کہ پہلے در تھا اب خزف میں جوہر
اپنے در سے تھے ہم صدف میں جو دو بخل واقع کچھ نہیں مجھ سے ہوا مستحقوں کا حق نہیں پہنچا کر کے اپنے گناہ پر اقرار عذر لاوے بجانب غفار مہربان اپنے تا
خدا ہو وے بہتر اس سے دے جو لیا ہو وے جسطرح دیا عوض میں یہاں باغ صران کے گلشن حیوان دیا یہی ہی رفت جو تو بیج و بلا شکر درگاہ حق میں لا بجا
تو وہ ایسا کریم ہے کہ تجھے عوض جیسا کہ خزن سے دے شیشہ سرکہ کا ... تو خم شہد اسکے بدلے دے کذلک العذاب اسی طرح ہے عذاب کرنا
خدا کا دنیا میں ولعذاب الاخرة اکبر اور البتہ عذاب آخرت کا بہت بڑا ہے اس علت سے کہ اسکو فنا ہی اور اسکو بقا یہہ بیگانہ اور وہ ہیگا سدا لو کانوا
یعلمون اگر ہوے آدمی جانتے البتہ موجبات عذاب سے پرہیز کرتے ان للمتقین عند ربهم جنت النعیم تحقیق واسطے پرہیزگاروں کے نزدیک پروردگار انکے کے
ہیں نفع آخرت میں یا جوار قدس میں بہشتیں نعمتوں کے کافروں نے کہا کہ یہہ جنت و نعمت جو مسلمان کہتے ہیں کہاں ہے اور اگر ہو بھی تو پہلے ہم جاوینگے جیسے یہاں
دنیا میں ہم مسلمانوں سے خوشتر و خوش خرم ہیں ویسے ہی وہاں بھی ہونگے حق تعالی نے ردسخن انکا فرمایا کہ افنجعل المسلمین کالمجرمین کیا پس کردینگے ہم مسلمانوں کو مانند
منکروں کے حصول نجات اور حصول درجات میں ما لکم کیف تحکمون کیا ہے تمکو اے کافرو کیونکر حکم کرتے ہو ساتھ برابری یا ساتھ تفضیل کے اہل شرک کا اوپر
اہل توحید کے مصرع یہہ فرمایا تعجب سے خدا نے ام لکم کتب فیه تدرسون کیا واسطے تمہارے کتاب ہے نازل ہوئی آسمان سے کہ تم بیچ اسکے پڑھتے ہو یہہ بات
کہ کفار جزا اور بہتر میں مثل مسلمانوں کے ہونگے ان لکم فیه لما تخیرون تحقیق واسطے تمہارے بیچ کتاب کے ہے جو کچھ چاہو اور پسند کرو ام لکم ایمان

عَلَيْنَا بَالِغَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ کیا واسطے تمھارے ہین عہد اور پیمان ہو گا اوپر ذمے ہمارے کہ خداوند ہین ہم پہنچنے والے ساتھ نہایت تاکید کے اور ثابت
ہووے دن قیامت تلک یہہ کہ واسطے تمھارے ہی جو کچھ حکم کرو تم بھلائی اور بہتری اپنی جہان کی سے سَلْهُمْ أَيُّهُمْ بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ پوچھ اے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم مشرکون سے کہ کون اُنمین ساتھ اس حکم کے ضامن ہی کہ آخرت مین اس عہد سے باہر دے أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ إِنْ كَانُوا
صَادِقِينَ کیا واسطے انکے شریک ہین اس قول مین یا بت ہین کہ شریک میرا کرتے ہین پس چاہئے کہ لے آوین شریکون اپنون کو اپنی مدد پر اگر ہوویں سچے
اسبات مین کہ بہشت کی نعمتین انھین کو ملینگی يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ لائیو اُسدن کے کہ اٹھایا جاویگا پردہ کار پر ہول اور امر صعب اور مہم سخت سے
یا برہنہ کی جاوینگے ساق عرش یا تجلی فرماویگا حق تعالی ساق پنڈلی کو کہتے ہین پس ظاہر معنی یہہ ہے کہ جسدن کھولا جاویگا پنڈلی سے اور تجلی واقع ہو گی یہہ آیت آیات
متشابہات قرآنی سے ہی جیسے معیت اور احاطہ اور استوی علی العرش ہی اسیطرح ہی یہہ کشف ساق ہی کہ اس جناب بیچون و بیچگون پر انکا اطلاق ہی علما نے تاویلات انکی نا
کین ہین اور اذہان کو اپنے دوڑایا ہی لیکن کچھ تاویل کی احتیاج نہین اسقدر سمجھنا کافی ہی کہ جیسا وہ بیچون و بیچگون ہی ایسے ہی اسکی معیت اور احاطہ اور استوی
اور ساق ہی کہ فہم و وہم ہمارے سے ورا ہی اور ان سب پر خبر و پر ایمان ہی ہمارا جو خدا نے شرع شریف مین بیان فرمایا ہین اور اعتقاد یہہ ہے کہ جیسے اُس جناب پاک کے لائق اور
سزاوار ہین ویسے اسکو ثابت ہین لیکن ادراک کو ہمارے وہان تک راہ نہین اور عقل ہماری اُس سے آگاہ نہین مثنوی نگاہ سے پرے وہم سے دور ہی وہ دور ہی فکر سے فہم دور ہی ذکر
درک اسکا ادراک ہی تو کہ وہ پاک ہی پاک ہی وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ اور بلائے جاوینگے لوگ طرف سجدہ کرنے خدا تعالی کی ابو موسی اشعری رحمۃ اللہ علیہ سے
نقل کی ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حق تعالی اُسدن نور عظیم دکھاویگا اور خلق سجدہ مین گر پڑے گی معالم مین ابو سعید خدری سے روایت کی ہی کہ حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کشف کریگا پروردگار ہمارا ساق اپنے اور سجدہ کرینگے اسکو سب ایمان والے مرد اور زن اور باقی رہجاوینگے وہ لوگ جو دنیا مین
سجدہ ریا و سمعہ کیا ہی پس چاہا اُنھون نے سجدہ کرنے لگینگے پشت انکی نہ جھک سکیگی اور حدیث مین ہی کہ پشت کافر اور منافق کی مثل شاخ گاو کے یک مہرہ ہو جاویگی فَلَا
يَسْتَطِيعُونَ پس سجدہ کر سکینگے خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ نیچے ہونگی آنکھیں انکی یعنے صاحب بلا یون سر جھکائے شرمندہ ہونگے تَرْهَقُهُمْ
ذِلَّةٌ ڈھانکتی ہو گی انکو ذلت اور خواری وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ اور تحقیق تھے وہ دنیا مین بلائے جاتے طرف سجدہ کرنے
خدا کے اور وہ سلامت اور تندرست اور قادر تھے پس جب وقت فرصت کا فوت کیا ایسا اُسدن حسرت اور ندامت فایدہ نہین کرتی فرد ناصحہ فرصت نکھو رفت
کہ پھر حسرت و ارمان ہی بے فایدہ فَذَرْنِي وَمَنْ يُكَذِّبُ بِهَٰذَا الْحَدِيثِ پس چھوڑ مجھکو اور اُس شخص کو کہ جھٹلاتا ہی اس بات کو کہ قرآن ہی یا بات
بعث و حشر کی اس آیت مین تسلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور تہدید جھٹلانیوالون کی ہی سَنَسْتَدْرِجُهُمْ شتاب آہستہ آہستہ کھینچینگے ہم انکو یعنے عذاب کے
نزدیک کرینگے ہم درجہ بدرجہ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ اسطرح کہ نہین جانتے وہ یعنے ہر بار کہ خطا کرتے ہین یہہ کہ خطا کرتے ہین ہم اور یہہ اسکو نعمت تفضیل جانتے ہین وَأُمْلِي
لَهُمْ اور مہلت اور ڈھیل دینگے ہم انکو دنیا مین تاکہ مغرور ہوں پھر پکڑینگے ہم إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ تحقیق عذاب میرا مضبوط اور محکم ہی کسی سے دفع نہین ہوتا
اور گرفت میری سخت ہی کسیکو اسکی تاب و طاقت نہین أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ مِنْ مَغْرَمٍ مُثْقَلُونَ کیا مانگتا ہی تو اے حبیب تبلیغ رسالت کے بدلے کچھ بدلا دعوت
اور ارشاد کا پس وہ تاوان سے گرانبار ہین یعنے بدلا دینے اُسکے سے بوجھل ہین اس سبب سے منہ تجھ سے پھیرتے ہین أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ کیا نزدیک انکے
علم غیب ہی یا لوح محفوظ ہی کہ اُسمین غیب کی باتین لکھی ہین پس وہ لکھ لیتے ہین اور جو حکم کرتے ہین برابری ہین مومن اور کافر کے فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ
كَصَاحِبِ الْحُوتِ پس صبر کر واسطے حکم پروردگار اپنے کے اوپر تبلیغ وحی اور تحمل آزار کفار اور سست ہو دلگیر اور جلدی مین مثل مچھلی والے کے یعنے یونس علیہ السلام کے کہ
ایذائے قوم پر صبر نکیا اور بیحکم نکلے تا شکم ماہی مین قید ہوئے اور یونس علیہ السلام اولاد مین یعقوب علیہ السلام کی ہین بعد سلیمان علیہ السلام کے سلسلہ نبوت مین پر لاکھ سوا لاکھ
آدمی پر نینوی موصل مین مبعوث ہوئے چالیس برس دعوت کی لوگ گرویدہ نہوئے اور جفائین کرنے لگے اُنھون نے بد دعا کی وہ قبول ہوئی آگ آسمان سے آئی لوگ صحرا کو

نکل گئے اور یہیں گروہ ہاے مرد عورتیں جدا بچے جدا سب فریاد و زاری بجناب باری کرنے لگے اور سجدے میں گر پڑے اور توبہ کی توبہ انکی مقبول ہوئی عذاب
مرتفع ہوا اور قصہ انکے نکلنے کا قوم میں سے اور شکم ماہی میں محبوس ہونے کا ذوالنون نام پانیکا مشہور ہے اور ذکر انکا سابق کلام اللہ میں بکرر گذرا ہے اذ نادٰی
یاد کر جسوقت پکارا یونس نے پروردگار اپنے کو شکم حوت میں اور کہا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین وھو مکظوم اور وہ غم اور غصے
بھرا تھا لولا ان تدارکہ نعمۃ من ربہ لنبذ بالعراء وھو مذموم اگر نہوتا یہہ کہ پالیا اسکو رحمت نے جو طرف پروردگار اسکے سے تھی البتہ ڈالا جاتا بیچ صحرا بے
گیاہ کے اور وہ ملامت کیا گیا ہوتا فاجتباہ ربہ فجعلہ من الصالحین پس برگزیدہ کیا اسکو پروردگار اسکے نے پس کیا اسکو صالحوں سے کہ یعنے
پیغمبروں سے لکھا ہے کہ یہہ آیت اسوقت نازل ہوئی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا تھا کہ قبائل بنی ثقیف کو بد دعا کریں حق تعالی نے ارشاد کیا کہ صبر کر اور دعا کو توقف
میں رکھ کہ کام صبر سے اچھا ہوتا ہے نظم صبر کر زانکہ گفتہ اند بہ صبر سبز گشت مدعا کو مشکل اگر جب تو آجائے وبگذر آب ہے ج وصبر کرد الصبر مفتاح الفرج لکھا ہے کہ کوئی ناظر از
قریش نے قبیلہ بنی اسد میں سے کہ جنکی نظر لگا کرتی تھی جس شی کو دیکھتے نظر لگا دیتے مقرر کیا کہ اس بد دیدہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو چشم زخم پہنچا دیں حق تعالی نے واسطے عصمت
انکی کے چشم بد سے یہہ آیت نازل کی وان یکاد الذین کفروا لیزلقونک بابصارھم اور تحقیق نزدیک ہیں وہ لوگ کہ کافر ہوئے اپنی
لغزش دیں اور ہلاک کریں تجھکو ساتھ نظروں اپنی کے لما سمعوا الذکر ویقولون انہ لمجنون جسوقت کہ سنتے ہیں قرآن کو کہ پڑھتا ہے تو اور کہتے
ہیں کہ تحقیق یہہ مرد دیوانہ یا جن گرفتہ ہے یعنے اسکے ساتھ جن ہے وہ اسے تعلیم کرتا ہے وما ھو الا ذکر للعالمین اور حالانکہ نہیں ہے قرآن مگر نصیحت
واسطے عالموں کے یا نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر شرف سب جہان کے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ دوا چشم زخم نہیں مگر یہہ آیت سورہ حاقہ مکی ہے باون
آیتیں ہیں اور دو سو چھپن کلمے ہیں اور ایکہزار چار سو ستر حرف ہیں اور دو رکوع ہیں ایک الحاقۃ دوسرا فلا اقسم وصل اسکی ن سے ہے اور ربط اسکا ساتھ سورۃ
نون کے یہہ ہے کہ ختم اسکا ساتھ ذکر منکران پیغمبر اور منکران قرآن کے تھا آغاز اس سورۃ کا ساتھ ذکر منکران قیامت کے ہوا کہ منکران پیغمبران ہیں

سورۃ الحاقۃ مکیۃ وھی بسم اللہ الرحمن الرحیم اثنتان وخمسون آیۃ

الحاقۃ ما الحاقۃ حق ہونیوالی کیا ہے حق ہونیوالی یعنے وہ حالت کہ حق ہے واقع ہونا اسکا یا وہ ساعت کہ لائق ہے اس سے ڈرنا کیا ہے وہ حالت اور ساعت وما
ادریک ما الحاقۃ اور کس نے خبر دیا تجھکو کہ کیا ہے حق ہونیوالی حالت اور ساعت جسمیں بدلا عملوں کا لیا جاویگا مراد اس سے روز قیامت ہے کہ ایک نام اسکا حاقہ بھی ہے کذبت
ثمود وعاد بالقارعۃ جھٹلایا تھا ثمود اور عاد نے یعنے قبیلہ ثمود اور قوم عاد نے قیامت کو کہ ٹھوکنے والی اور ریزہ ریزہ کرنیوالی آدمیوں کی ہے فاما
ثمود فاھلکوا بالطاغیۃ اور جو تھی قوم ثمود کی پس ہلاک کی گئی بسبب طغیانی اپنی کے یا حکایت قدرت طاغیہ کہ انہیں تھا جیسے قادرین سے الفاظ
اصحاب اسکے کہ ناقہ کے قدم کاٹے تھے یا ساتھ آواز جلد نکلجانیوالی کے کہ شکل اسکے بیان سے باہر ہے یعنے وہ آواز جبرئیل علیہ السلام کی تھی سمجھ لیجئے کہ صالح علیہ السلام جب قبیلہ ثمود
پر مبعوث ہوئے تو انہوں نے صخرہ کو بطریق معجزہ نکالا لوگوں نے نسبت سحر کی کی آواز بسبب آئی سب مر گئے واما عاد فاھلکوا بریح صرصر عاتیۃ اور جو تھے لوگ
عاد کے پس ہلاک کئے گئے ساتھ باد تند سرد جلد نکلجانیوالی کے سمجھ لیجئے کہ ہود علیہ السلام جب قوم عاد پر مبعوث ہوئے اور بائیس سال دعوت کی وہ ایمان نہ لائے دعوی قوت
اور مردانگی کا رکھتے تھے پر جب معجزے دیکھتے تھے مگر دیا وہ نہیں ہوتے تھے یہانتک کہ عذاب نازل ہوا باد سات راتیں آٹھ دن چلی اور ان بلند بالا عظیم جثے والوں کو
مانند درختوں کے بیخ و بن سے اکھیڑ کر زمین پر بیجان کر گرا دیا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے سخرھا علیھم سبع لیال وثمانیۃ ایام حسوما لگا دیا اسکو اوپر
اوپر انکے سات راتیں اور آٹھ دن برابر صبح سے دوسری صبح تک شام تک دن رات متوالی فتری القوم فیھا صرعی پس دیکھتا تو اس قوم کو
بیچ ان اوقات کے مرے پڑے ہوئے کانھم اعجاز نخل خاویۃ گویا کہ وہ بڑے قد کے سب لکڑیاں ہیں کھجور کی کھوکلے زمین پر گرے ہوئے فھل تری
لھم من باقیۃ پس کیا دیکھتا ہے تو انمیں سے کوئی باقی رہا ہو یعنے سب مرگئے کوئی نہیں رہا اور سب کو ہلاک کر دیا جب چلی ریح عاتیہ تو جان ہوتی گرے صورت نخل خاویۃ

وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ اور آیا فرعون اور جو پہلے اُس سے تھے اور اُلٹ جانیوالے ساتھ خطاؤں کے یعنے شرک کے فَعَصَوْا
رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً پس نافرمانی کی ہر قوم نے رسول پروردگار اپنے کی پس پکڑا خدا نے انکو پکڑنا سخت اور زیادہ اور انہوں کے عذاب سے
اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ تحقیق ہمنے جسوقت کہ طغیان کیا پانی نے چڑھا لیا تمکو یعنے بٹھا یا تمھارے کو بیچ کشتی کے کہ رواندہ ہے و آب تھی حاصل یہہ ہے
کہ جب پانی حد سے گذرا وقت طوفان کے تو سفینہ نوح میں تمکو بٹھا لیا لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ تو کہ کریں ہم اُس کشتی کو واسطے تمھارے
یادگاری اور نصیحت اور عبرت بیچ نجات پانے مسلمانوں کے اور ہلاک ہونے کافروں کے اور یاد رکھے اس پند کو کان یاد رکھنے والا کہ نفع لے اُس سے جیسے کہ سُنے حدیث میں ہے
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ خدا سے چاہتا ہوں میں کہ کرے کان تیرے کو اُذن واعیہ حضرت علیؓ نے کہا کہ اُسدن سے کچھ چیز مجھکو فراموش
نہوئی مصرع دے خدا ہمکو بھی اذن واعیہ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ پس جسوقت کہ پھونکا جاویگا بیچ صور کے پھونکنا ایکبار کہ نفخہ صعقہ ہے وَّ
حُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً اور اٹھائی جاویگی زمین اور پہاڑ اپنے مقاموں سے محض قدرت کاملہ سے یا بواسطہ زلزلہ اور باد تند کے
پس توڑے جاوینگے زمین اور پہاڑ توڑنا ایکبار اور مانند ہبا ہوجاوینگے فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ پس اُسدن واقع ہوگی واقع ہونیوالی یعنے
قیامت قایم ہوگی وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ اور پھٹ جاویگا آسمان پس وہ آسمان اُسدن سست و ضعیف ہوگا پیچھے قوت
اور مضبوطی کے وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا اور فرشتے ہونگے اوپر کناروں آسمان کے یہانتک کہ امر الہی پہنچیگا اور اُتر آوینگے وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ
فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ اور اٹھاوینگے عرش پروردگار تیرے کو اوپر اپنے اُسدن آٹھ فرشتے اور آج حاملان عرش چار ہیں معالم میں لکھا ہے کہ حاملان عرش
آٹھ ہونگے بر کوہی کی شکل سم سے زانو تک اُنکے اسقدر مسافت ہوگی جیسے ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک اور بعضوں نے کہا ہے کہ آٹھ صفیں فرشتوں کی ہونگی
عرش اُٹھائے ہوئے گنتی اُنکی سوا خدا سبحانہ کے کوئی نہیں جانتا يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ اُسدن روبرو لائے جاؤگے تم جناب الہی کے واسطے
محاسبے کے نہ چھپی رہیگی اللہ پر کردار تمھارے سے کوئی بات چھپنے والی اور اب بھی وہ چھپی باتوں سے تمھاری آگاہ ہے وہاں بلانا اور حساب کرنا واسطے اطلاع
نہیں بلکہ واسطے عدل کے ہے اور افشائے احوال کے ہے خلقت پر فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ پس جو کوئی کہ دیا گیا عملنامہ اپنا
ساتھ ہاتھ داہنے اپنے کے پس کہیگا خوشی سے آؤ پڑھو عملنامہ میرا کوئی عمل اسمیں ایسا نہیں جس سے میں شرماؤں تفسیر میں ہے کہ یہہ کتاب اور ہے سوا کتاب اعمال کے
کہ اسمیں بشارت جنت کی ہے پس کیونکہ کتاب حفظہ درمیان بندے اور خدا کے ہے اُسے کوئی نہیں دیکھیگا نہ پڑھیگا پس تم عملنامہ والا کہیگا اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ
مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ تحقیق میں یقین جانتا تھا کہ میں ملنے والا اور دیکھنے والا ہوں حساب اپنے کو یعنے مجھے معلوم تھا کہ میرا حساب ہوگا اُسکے واسطے میں تیار
ہورہا ہوں فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ پس وہ شخص بیچ زندگانی خوشی کے ہے صاف کہ ورے اُسکے ملا ہوا حرمت اور حشمت سے فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ
قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ بیچ بہشت بلند کے کہ میوے اُسکے نزدیک ہیں کہ ہاتھ پکڑیگا بیٹھے کا لیٹے کا انہیں پہنچتا ہے اور رضوان انکو کہیگا كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا
بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ کھاؤ تم میووں اور پیو تم شربتوں سے کھانا پینا گوارا سہتا بدلے اُسکے جو کہ چکے تم عمل نیک بیچ دنوں گذشتہ ہوئے کے یعنے دنیا میں یا عوض
اُسکے جو روزہ رکھتے تھے تم بیچ دنوں گرم کے وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ اور جو کوئی دیا گیا عملنامہ اُسکا ساتھ ہاتھ بائیں اُسکے کے اعمال بد
اپنے دیکھیگا اُسمیں فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ پس کہیگا ندامت سے اے کاشکے میں نہ دیا گیا ہوتا عملنامہ اپنا اور نہ دیکھتا میں تا برا فضیحت نہوتا
وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ اور کاشکے نجانتا میں آج کے دن کیا ہے حساب میرا کیونکہ حاصل نہیں مجھکو سوا عذاب اور شرمندگی کے يٰلَيْتَهَا كَانَتِ
الْقَاضِيَةَ اے کاشکے یہہ موت جس سے دنیا میں مرا میں ہوتی تمام کرنیوالی یا حکم کرنیوالی ساتھ فنا کے ابد تک تاکہ پھر زندہ ہی نہوتا مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ
مَالِيَهْ نہ دفع کیا مجھ سے عذاب کو مال میرے نے یا اُس چیز نے کہ واسطے میرے تھی مال اور نفع سے هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ جاتی رہی مجھ سے

سلطنت میری یا گم ہوئی مجھ سے حجت میری کہ دنیا میں جسکا بھروسا تھا پس خطاب پہنچیگا زبانیہ دوزخ کو کہ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ پکڑو اس شخص کو پس
طوق پہناؤ اسکو یعنے ہاتھ اسکے اسکی گردن میں باندھ دو ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ پس دوزخ میں ڈال دو اسکو ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ
ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ پھر بیچ زنجیر آتشی کے کہ پیمایش اسکی ستر گز ہے ہر ذراع ملک ہر ذراع ستر باع ہے ہر باع مکے سے کوفہ تک پس داخل کرو
اسکو خوب محکم کہ حرکت نکر سکے اور ذراع کے معنے یہاں پیمایش کے ہیں یا ذراع گز ہے یا ساق دست کعب احبار رضی نے کہا کہ اگر تمام دنیا کا لوہا جمع کریں
برابر ایک حلقہ اس زنجیر کے نہوا اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ تحقیق وہ شخص تھا نہیں ایمان لایا ساتھ اللہ بزرگ کے وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ
الْمِسْكِيْنِ اور نہیں رغبت کرتا تھا اوپر کھلانے فقیر کے فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ پس نہیں واسطے اسکے آج اس جگہہ دوست حمایت کرنیوالا وَّلَا
طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ اور نہ کھانا مگر پیپ اور دھوون دوزخیوں کے سے یعنے پیپ اور لوہو جو بدنوں سے دوزخیوں کے بہتا ہے لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا
الْخٰطِئُوْنَ نہ کھاوینگے اسکو مگر گنہگار اور بہت سے بڑا گناہ شرک ہے فَلَآ پس نہیں ہے ایسا جو کافر کہتے ہیں کہ قرآن شریف بنایا ہوا محمد کا ہے صلی اللہ علیہ
وسلم اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ قسم کھاتا ہوں میں ساتھ اس چیز کے کہ دیکھتے ہو تم مشہودات سے وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ اور ساتھ اس چیز کے کہ نہیں دیکھتے
تم مغیبات سے یا قسم کھاتا ہوں میں اس چیز کی کہ اوپر زمین کے ہے اور نیچے زمین کے یا اجسام اور ارواح کی یا انس اور جن کی یا کعبے کی اور بیت المعمور کی
یا بر اور بحر کی یا تبلیغ محمد کی اور نزول جبرئیل کی یا آثار رسالت کی اپنے حبیب کے اور انوار ولایت کی اسکے اور جواب قسم کا یہہ ہے کہ اِنَّهٗ لَقَوْلُ
رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ تحقیق قرآن شریف البتہ پڑھنا پیغام پہنچانیوالے بزرگ کا ہے کہ محمد رسول اللہ ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا جبرئیل علیہ السلام وَّمَا هُوَ
بِقَوْلِ شَاعِرٍ اور نہیں قرآن شریف کہا ہوا شاعر کا جیسے ابوجہل نااہل کہتا ہے قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ تھوڑا سا ایمان لاتے ہو تم مراد اس سے
ایمان نہ لانا ہے وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ اور نہ قرآن شریف کہا ہوا ایسا کاہن کا ہے چنانچہ عقبہ بن ابی معیط گمان کرتا ہے قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ
تھوڑا سا نصیحت پکڑتے ہو تم یعنے پند پذیر نہیں ہوتے ہو تم تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ قرآن شریف اتارا ہوا ہے پروردگار عالموں کی طرف سے وَلَوْ تَقَوَّلَ
عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ اور اگر افترا کرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے زعم تمہارا ہے اور جھوٹھ باندھے اوپر ہمارے بعضے باتیں لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ
البتہ پکڑیں ہم اسکا داہنا ہاتھ یعنے اس سے قوت اور توانائی سلب کریں ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ پھر کاٹ ڈالیں ہم اس سے رگ دل اسکے کی یعنے اسے ہلاک
کریں ہم فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ پس نہیں تم میں سے کوئی اس سے باز رکھنے والا اس ہلاکت کو وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ اور تحقیق
قرآن شریف البتہ نصیحت ہے پرہیزگاروں کو کہ یہہ اسپر یقین کرتے ہیں وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ اور تحقیق ہم البتہ جانتے ہیں یہہ کہ تم میں سے
بعضے جھٹلانیوالے ہیں قرآن شریف کو وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ اور تحقیق قرآن شریف البتہ پچھتاوا ہے اوپر کافروں کے روز قیامت
میں کہ ثواب اہل قرآن کا دیکھینگے وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ اور تحقیق قرآن شریف البتہ درست ہے بیشک حق تعالی کی طرف سے نازل ہوا فَسَبِّحْ بِاسْمِ
رَبِّكَ الْعَظِيْمِ پس پاکی بیانکر ساتھ نام پروردگار اپنے بزرگ کے صفات ناسزا سے کہ اسکی کبریائی کے لائق نہیں اور رکھ اپنا ورد نام حضرت حق کو اور صفت سورۃ معارج کی مکی ہے اور چوالیس آیتیں ہیں
اور دوسو چوبیس کلمے ہیں اور آٹھ سو اکسٹھ حرف ہیں اور دو رکوع ہیں اسماء سال ۲ فمال الذین فواصل اسکی جعلنا ہم ہیں اور نظم اور تطبیق اسکی ساتھ سورۃ الحاقہ کے یہہ ہے کہ افتتاح دونو کی
ساتھ ذکر قیامت کے

سورۃ المعارج مکیۃ وهي بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اربع و اربعون اٰیۃ واقع ہے

لکھا ہے کہ نضر بن حارث نے مسجد حرام کے دروازے پر کھڑے ہو کر کہا کہ خدایا اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم برحق ہیں اور جو یہہ کہتے ہیں وہ تیری طرف سے
ہے تو پتھر آسمان سے مجھ پر اس شخص کے برسا اور عذاب الیم میں مبتلا فرما یہہ آیت نازل ہوئی کہ سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ پوچھا ایک
پوچھنے والے نے عذاب کو کہ ہونیوالا ہے لِّلْكٰفِرِيْنَ واسطے کافروں کے کہ قتل بدر ہے دنیا میں اور عذاب الیم ہے آخرت میں کہتے ہیں یہہ سایل

ابوجہل نااہل تھا

ابوجہل ناہل تھا کہ اُسنے کہا فاسقط علینا حجارۃ من السماء کسفا یعنے ڈال دے اوپر ہمارے ٹکڑا آسمان سے ایک ٹکڑا اور ایک قول ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا اور شتاب کی اُنکے عذاب کی اور بہر تقدیر لَیْسَ لَهٗ دَافِعٌ مِّنَ اللّٰهِ ذِی الْمَعَارِجِ نہین کوئی اُس عذاب کو دفع کرنیوالا کہ اُٹھا دے اُسکو اللہ کی طرف سے کیونکہ ارادۂ ازلیہ متعلق ہوا ہی ساتھ اُسکے اور ارادۂ الٰہی دفع نہین ہوتا اور وُہ اللہ کیسا ہی کہ صاحب درجون بلند کا ہی اور وہ درجے غرفے بہشت کے ہین جو واسطے اپنے دوستون کے مہیا کئے ہین یا مصاعد ہین جو واسطے صعود کلمات طیبات کے مقرر فرمائے ہین تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ چڑھتے ہین فرشتے اور جبرئیل یا قوم اعظم فرشتگان طرف امر الٰہی کے یعنے اُس مقام پر کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی فِیْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ بیچ اُسدن کے کہ ہی اندازہ اُسکا پچاس ہزار برس سا لہا ئے دنیا سے یعنے اگر کوئی آدمی سیر کرے دنیا سے وہانتک کہ محل امر ملائکہ ہی پچاس ہزار برس مین پہنچے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہی کہ مراد اِس سے روز قیامت ہی کہ کافر دن پر اسقدر بڑا ہوگا اور لکھا ہی کہ میدان قیامت مین پچاس موقف ہونگے ہر موقف مین خلایق کو ہزار سال ٹھہرا ئینگے فتوحات مکیہ مین ہی کہ ہر اسم کا اسماء الٰہی سے ایکدن ہی خاص کہ تعلق ساتھ اُسکے رکھتا ہی قرآن شریف مین دو دن اُنمین سے مذکور ہین ایک یوم الدین کہ ہزار سال کا ہی دوم یوم ذی المعارج کہ پچاس ہزار برس کا ہی اور بیان ایام اسماء اور برسین ابدیہ وسرمدیہ ان اوراق مین نہین سماتا فرد کرنا بیان یہہ ذات الٰہی کا کام ہی نی کلک کی درق نہ سیاہی کا کام ہی فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا پس صبر کر اوپر جھٹلانے منکرون کے صبر کرنا اچھا جسمین جزع اور قلق اور شکایت نہو اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا تحقیق کافر دیکھتے ہین روز قیامت کو دور امکان سے یعنے کہتے ہین کہ نہوگا جیسے عرف مین کہتے ہین فلانا کام واقع ہونا دور ہی یعنے محال ہی وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا اور ہم دیکھتے ہین قیامت کو نزدیک یوں یَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ جسدن کہ ہوگا آسمان مانند تلچھٹ تیل کے یعنے گلجائیگا وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ اور ہونگے پہاڑ مانند پشم دھنی ہوئی کے وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا اور نہ پوچھیگا کوئی دوست کسی دوست کو یا نہ پوچھا جاویگا کوئی دوست گناہ دوست اپنے سے غرض ہر ایک کو اُسکے عمل سے سؤال کرینگے کسیکو کسیکے کامون سے نہ پوچھینگے يُّبَصَّرُوْنَهُمْ دکھلا دئیے جاوینگے وُہ دوستون اپنون کو یعنے ہر ایک اپنے دوست کو پہچانیگا اور اُسکا احوال دیکھیگا اور جانیگا کہ ہر ایک اپنے ہی عمل مین پکڑا گیا ہی يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيْهِ دوست رکھیگا اور آرزو کریگا کافر کاشکے بدلا دیوے عذاب اُسدن کے سے ساتھ بیٹون اپنے کے یعنے فدا کرے اپنے عوض اپنے بیٹونکو جو سب سے بڑے عزیز تھے دنیا مین اُسکو کہ وُہ عذاب کھینچین اور یہہ چھوٹ جاوے وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ اور فدیہ کرے زن اپنے کو کہ یار اور ہوا دار اُسکی تھی اور بھائی اپنے کو کہ ہم پشت اور مددگار اُسکا تھا وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ اور گنبے اپنے کو جو جگہہ دیتے ہین اُسکو دنیا مین نزدیک اپنے یعنے دنیا مین اُسکی جائے پناہ تھی وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ يُنْجِيْهِ اور دوست رکھتا ہی کہ فدیہ دے جو بیچ زمین کے ہی سب کو یعنے سب خلایق کو عوض مین دیکر چھڑا دے اُسکو یہہ فدیہ دینا عذاب سے كَلَّا ہرگز نہین ہوں کہ چھوٹے عذاب سے اِنَّهَا لَظٰى تحقیق آگ دوزخ کی کہ کافر اُس سے چھوٹنے کو چاہتا دیگا شعلے والی ہی نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى اُدھیڑنے والی ہی مُنہ کی کھال کو مشرکون کے سو برس سے دو سو برس کی راہ تک شعلے مارے گی اور کافر کو اپنی طرف کھینچ لیگی جیسے مقناطیس لوہے کو کھینچ لیتا ہی تَدْعُوْا پکاریگی وُہ آگ یعنے کھینچے گی اپنی طرف یا شعلہ اُسکا معالم التنزیل مین ہی کہ آتش دوزخ پکاریگی نام اور لقب لیکر مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى اُس شخص کو کہ اُسنے پیٹھ دی ہی حق کو اور مُنہ پھیر لیا ہی فرمان الٰہی سے وَجَمَعَ فَاَوْعٰى اور اکٹھا کیا مال دنیا کا پس بند رکھا اور حق خدا کا نہین دیا اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا تحقیق آدمی

پیدا کیا گیا حریص اور جمع کرنے مال فانی سے اور بخیل اور ادا کرنے حقوق ربانی کے لباب مین لکھا ہی کہ ہلوع ایک جانور ہی کوہ قاف سے
پرے ہر روز سات صحرا چرتا ہی اور سات دریا پیتا ہی اور صبر گرمی سردی مین نہین رکھتا ہر شب غم روزی فردا کا کھاتا ہی حق تعالی نے
آدمی کو بے صبری اور اندیشہ روزی مین اس جانور سے تشبیہ دی ہی مثنوی بے صبری آدمی کو دیکھ کے کیا اور کو اپنے جی کو دیکھ کے
غم کھانیکا کھائے ہی ہمیشہ اندیشہ بھی ہی اسکا پیشہ ہر دم کو خیال رزق شب ہی جب شب کٹی فکر روز تب ہی دن رات بھی ہی دھیان اسکو
صبر آہ نہین ایک آن اسکو رات صفت ہلوع کو چھوڑے ہو صابر و فکر جوع کو چھوڑ ﴿وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا﴾ جب لگتی ہی اور پہنچتی ہی
آدمی کو چیز بری جیسی فقر مرض اضطراب کرنیوالا اور زاری اور فریاد کرنیوالا ہوتا ہی ﴿وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا﴾ اور جب پہنچتی ہی آدمی
کو بھلائی مانند صحت اور تونگری کے منع کرنے والا ہوتا ہی نفس اپنے کو طاعت سے اللہ کے اور مال کو اپنے تقرب راہ الٰہی سے اور سب
آدمی اسطرح پر پیدا ہوئے ہین ﴿إِلَّا الْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ﴾ مگر نماز پڑھنے والے وہ جو اوپر نماز اپنی کے ہمیشہ رہنے والے
ہین کسی شغل کے سبب نماز انکی قضا نہین ہوتی یا دوام ادائے صلوٰۃ مین ساکن ہین التفات چپ و راست نہین کرتے ﴿وَالَّذِينَ فِي
أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ﴾ اور وہ لوگ کہ بیچ مالون انکے حق ہی جانا گیا مثل زکوٰۃ اور صدقات کے واسطے درویش مانگنے والے
اور محتاج نہ مانگنے والیکے ﴿وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ﴾ اور وہ لوگ کہ تصدیق کرتے ہین ساتھ واقع ہونے روز جزا کے اور نشانی
تصدیق قیامت کی اشتغال بطاعت اور عبادت ہی ﴿وَالَّذِينَ هُمْ مِنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ﴾ اور وہ لوگ کہ وہ عذاب پروردگار اپنے سے
ڈرتے ہین اور علامت خوف الٰہی کی اجتناب مناہی اور ملاہی سے ہی ﴿إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ﴾ تحقیق عذاب پروردگار انکے کا
نہین کوئی اس سے نڈر کیا گیا یعنے سب کو ڈرنا ہی اسکا کہ گناہونکے سبب مواخذہ ہوگا ﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ﴾ اور وہ لوگ کہ
واسطے شرمگاہ اپنی کے نگہبانی کرنے والے ہین ﴿إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ﴾ مگر اوپر جورون اپنی یا اوپر اسکے
کہ مالک ہوئے داہنے ہاتھ انکے یعنے لونڈیان کہ بسبب ملک یمین کے انپر تصرف کرتے ہین پس تحقیق وہ نہین ملامت کیے گئے یعنے انپر کچھ ملامت نہین
جو اپنی جورون سے اور کنیزکون سے شرمگاہ کی محافظت نہین کرتے ﴿فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ﴾ پس جو کوئی چاہے مکان
خلوت کو سوا اسکے کہ بیان کیے پس یہہ لوگ وہی ہین حد سے نکلجانیوالے اور وطی ذکور اور بہائم کی اور بقول بعضے استمتاع بالید داخل عدوان
ہی ﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ﴾ اور وہ لوگ کہ وہ واسطے امانتون اپنی کے اور عہد اپنے کے رعایت کرنیوالے ہین خواہ امانت
خالق ہو خواہ پیمان کردگار کہ بلا خطر امانت گذاری اور وفاداری کا سب مین درکار ہی شعر امان آتش دوزخ امانت سے ہی تو البتہ وفائے عہد و پیمان
کر اگر جلنے سے ڈرتا ہی ﴿وَالَّذِينَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ﴾ اور وہ لوگ کہ وہ ساتھ شہادتون اپنی کے قایم رہنے والے ہین یہہ قرأت حفص
کی ہی کہ شہادات بصیغہ جمع پڑھا ہی کیونکہ اسکی قسمین بہت ہین اور اور قاریون نے شہادت بصیغہ مفرد پڑھا ہی ﴿وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ﴾
اور وہ لوگ کہ وہ اوپر نماز اپنے کے محافظت کرنیوالے ہین کہ آداب اور شرائط بجالاتے ہین اور تکرار ذکر صلوٰۃ ابتدا اور انتہا ان آیات کے دلیل ہی
شرف اور فضل اس عبادت کی اوپر تمام عبادات کے اور کہا ہی کہ وہان دوام تعلق بفرائض رکھتا ہی اور یہان محافظت متعلق بنوافل ہی ﴿أُولَٰئِكَ
فِي جَنَّاتٍ مُكْرَمُونَ﴾ یہہ لوگ کہ ان صفتونکے ساتھ موصوف ہین بیچ بہشتونکے ہین دن قیامت کے تعظیم کیے گئے اور بزرگی دیے گئے ساتھ
ثواب ابدی کے اور جزائے سرمدی کے بعد نزول اس آیت کے مشرک گرد اگرد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلقہ زن ہو کر بطور استہزا کہنے
لگے کہ اگر اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عقبیٰ کے باغون کی طمع رکھتے ہین تو ہم بھی امید رکھتے ہین کہ انسے پہلے پاوین یہہ آیت نازل ہوئی

قال

فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ پس کیا وجہ ہی واسطے اُن لوگون کے کہ کافر ہوئے اور ان صفتون نیسے کہ ذکر ہوئین بے نصیب ہین سامنے تیرے دوڑتے ہین عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ سیدھی طرف سے اور بائین طرف سے گروہ گروہ حلقہ باندھے ہوئے اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ کیا طمع رکھتا ہی ہر ایک اُنمین سے یہہ کہ داخل کیا جاوے ساتھہ مومنون کے بہشت بانعمت مین یعنے مشرکون کو داعیہ ہی کہ وہ نقد ایمان چار بازار جنان مین داخل ہونگے کَلَّا ہرگز یہہ بات نہین اور کافر کو دخول جنات نہین اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ تحقیق ہمنے پیدا کیا ہی انکو اُس چیز سے کہ جانتے ہین یعنے نطفہ آلودہ سے کہ اُسے کسی نوع عالم قدسی سے مناسبت نہین پس جو کوئی لوث کدورات سے صاف ہو کر متخلق باخلاق ملائکہ نہو دخول جنت دشوار ہی فَلَآ پس نہین ایسا جو کافر کہتے ہین اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ قسم کھاتا ہون مین ساتھہ پروردگار مشرقون آفتاب کے کہ ہر روز ہر برس کے اور ہی نقطے سے طلوع کرتا ہی اور قسم کھاتا ہون مین ساتھہ پروردگار مغربون آفتاب کے کہ ہر روز اور ہی نقطے مین غروب کرتا ہی یا مراد مشارق و مغارب نجوم کے ہین کہ ہر ایک ستارہ کا محل نکلنے اور ڈوبنے کا دایرۂ افق سے علاحدہ ہی غرض ہر تقدیر پر حق سبحانہ تعالی قسم کھا کر فرماتا ہی کہ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ تحقیق ہم البتہ قادر ہین عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ اوپر اسکے کہ بدل ڈالین ہم یعنے ان مشرکون کو ہلاک کر کر اور مخلوق انکی عوض پیدا کرین بہتر اُنسے اور فرمانبردار تر اور نہین ہم عاجز کئے گئے یعنے ہمپر کوئی سبقت نہین کر سکتا کہ ہم کسی امر کا ارادہ کرین اور وہ کچھہ اور کردے فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ پس چھوڑ دے انکو کہ جھگڑین باطل مین اور کھیلین دنیا مین یہانتک کہ ملاقات کرین دن اپنے سے جو وعدہ دئے گئے ہین ساتھہ اُسکے کہ بدر ہی یا قیامت ہی اور حکم اس آیت کا ساتھہ آیت قتال کے منسوخ ہی يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا جسدن نکلینگے وہ قبرون سے روسیاہ دوڑتے ہوئے باجابت دعوت اسرافیل كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ گویا کہ وہ طرف تھانون بتون کے یا علم کے دوڑتے ہین دلیل جیسے سپاہ کے گرد جو نشان اپنا کھڑا دیکھین اور اُسکے تلے دوڑ کر جمع ہوجاوین ابن عامر اور حفص نے نصب بالضم پڑھا ہی اور باقی قاریون نے بالفتح اور سکون صاد خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ نیچے ہونگی آنکھین اُنکی یا صاحب دیدہ سر جھکائے ہونگے ڈھانکتی ہوگی انکو ذلت اور خواری ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ یہہ ہی وہ دن کہ دنیا مین تھے وعدہ دئیے جاتے سورۃ نوح انتیس آیتین ہین مکے مین نازل ہوئی ہی وصل اسکی ماقبل سے یہہ ہی کہ اُسکو ختم کیا انا لقادرون پر اور اسکو شروع کیا انا ارسلنا سے اور ربط اسکا ساتھہ معارج کے ظاہر ہی کہ دونون مین ذکر عقاب کفار اول اور آخر ہی

سورۃ نوح مکیۃ و ہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثمان وعشرون اٰیۃ

اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ تحقیق بھیجا ہمنے نوح علیہ السلام کو طرف قوم اُسکی کے کہ آل قابیل تھے یہہ کہ ڈرا قوم اپنی کو پہلے اس سے کہ آوے انکو عذاب دردناک یعنے ڈرتے رہو دالا کہ طوفان ہی یا عذاب آخرت قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ کہا نوح علی نبینا وعلیہ السلام نے ای قوم میری تحقیق مین واسطے تمہارے ڈرانیوالا ہون ظاہر اور ڈراتا ہون مین تمکو اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ یہہ کہ عبادت کرو اللہ کی ساتھہ یگانگی کے اور ڈرو عذاب اُسکے سے یا پرہیز کرو نافرمانی اُسکے سے اور فرمانبرداری کرو میری جو مین تمہین حکم کرون اور منع کرون يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى تاکہ بخشے اللہ واسطے تمہارے بعضے گناہ تمہارے کہ پہلے اسلام سے تمنے کئے ہین اور ڈھیل دے تمکو عذاب اور ہلاکت سے ایک وقت مقرر تک کہ مدت زندگانی کی پوری ہوجاوے اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ تحقیق وعدہ خدا کا جب آتا ہی نہین ڈھیل دیا جاتا یعنے جو مدت کہ خدا تعالی نے تقدیر فرمائی ہی جب وہ پوری ہوتی ہی جسطرح سے کہ اُسنے مقرر و مقدر ٹھہرائی ہی پھر پیچھے نہین ٹلتی اور توقف کو اُسمین راہ نہین ہی مطلع وقفہ کیسا کہ مہلت کیسی

ڈھیل کدھر تاخیر کہاں یہہ بندے کی تدبیر سے آفت ٹلتی ہی تقدیر کہاں لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اگر ہو تم ساتھ فکر اور نظر کے جانتے تو یہہ بات
بھی سمجھو کہ اجل الٰہی مین تاخیر نہین غرض نوح علیٰ نبینا و علیہ السلام نے ساڑھے نو سو برس لوگونکو دعوت کی ایمان نہ لائے اور اُنسے
آزار و ایذا پائیں آخر تنگ آ کر قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا کہا اے پروردگار میرے تحقیق مین نے بلایا قوم اپنی
کو طرف طاعت عبادت کے رات اور دن فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْۤ اِلَّا فِرَارًا پس نہ زیادہ کیا انکو پکارنے میرے نے مگر بھاگنا ایمان اور طاعت سے
وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا اور تحقیق مین نے جب پکارا انکو طرف توحید اور
عبادت کے تو کہ بخشے تو انکو سبب قبول اُسکے کے کین اُنھون نے انگلیاں اپنی بیچ کانون اپنون کے اور راہ سننے کا بند کر لیا اور اوڑھ لیے کپڑے
اپنے تو کہ مجھے نہ دیکھین اور کھڑے ہو گئے کفر اور معصیت پر اور تکبر کیا متابعت میری سے بڑا تکبر کرنا ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا پھر تحقیق مین نے دعوت
کی انکو پکار کر مجلسون مین اُنکے ثُمَّ اِنِّيْۤ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا پھر تحقیق مین نے ظاہر کیا واسطے بعضون اُنکے کے یعنے پکار آشکارا دعوت
کی اور چھپا کر کہا مین نے واسطے بعضون کے اُسکے چھپا کر یعنے جسطرح کہ ہو سکا مجھ سے طریقہ دعوت کا نہ چھوڑا خلوت اور جلوت مین سرًا و علانیہ انکو طرف
حق کے بلایا اور جب تہاری تیری نے منہ انکا بند کیا اور عورتون کو اُنکے عقیم کیا تو وہ میری طرف رجوع ہوئے فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ پس
کہا مین نے بخشش مانگو پروردگار اپنے سے یعنے توبہ کرو کفر سے اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا تحقیق خدا ہی بخشنے والا توبہ کرنیوالونکا اور جو توبہ کروگے
يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا بھیجیگا ابر کو اوپر تمھارے برسنے والا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا اور
مدد دیوےگا تمکو ساتھ مالونکے اور بیٹونکے یعنے مال اور اولاد تمھین بہت دیگا اور کریگا واسطے تمھارے باغ میوہ دار اور کریگا واسطے تمھارے
نہرین جاری سمجھیے کہ یہہ اُسوقت کہا تھا کہ سات برس سے مینھہ نہین برسا تھا نہرین سوکھ گئیں تھین باغ خشک ہو گئے تھے میوہ نہین اُترتا تھا
عورتونکو حیض نہین آتا تھا اولاد دھونی موقوف ہوئی تھی امیدوار کیا اور کہا کہ اگر تم ایمان لاؤ یہہ سب نعمتین تمکو ملین مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ
لِلّٰهِ وَقَارًا کیا ہی واسطے تمھارے کہ نہین اعتقاد کرتے واسطے خدا کے بزرگی کا اور عظمت کا کہ اُس سے ڈرو اور نافرمانی سے بچو اور کیا ہی کہ عظمت
اُسکی سے نہین ڈرتے وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا اور حال آنکہ تحقیق پیدا کیا تمکو طرح طرح سے خلق اور خلق مین یا نطفہ سے علقہ کیا علقہ سے مضغہ
مضغہ سے تا آخر اور یہہ دلیل قدرت کاملہ اور حکمت شاملہ ہی اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا کیا نہین دیکھا تمنے کہ کیونکر پیدا
کیا اللہ نے سات آسمانکو اوپر نیچے وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا اور کیا چاند کو بیچ ایکے اُنمین سے روشن یعضی تفسیر و نمین ہی کہ جرم قمر کا آسمان
دنیا مین ہی اور نور اُسکا چمکتا ہی سب آسمانون مین جیسے زمین مین چمکتا ہی اور اُنکو روشن کرتا ہی وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا اور کیا سورج کو
چراغ اہل زمین کا جیسے چراغ ظلمت کو گرد اگرد اپنے سے دور کرتا ہی ایسے ہی آفتاب تیرگی شب کو عرصۂ زمین سے محو کرتا ہی اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
و آلہ وسلم کو اسیلواسطے چراغ کہا ہی کہ نور آپکا تاریکی کفر اور نفاق کو عرصۂ عالم سے زایل کرتا ہی نظم ظلمت کدۂ جہان مین تو ہی روشن ہی کیا چراغ
دین کا یہہ ہوتا جو نہ نور شرع تیرا یہہ سنہ ملتا کسی یقین کا وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا اور اللہ تعالیٰ نے اگایا تمکو یعنے شجر وجود پدر
تمھارے کو کہ آدم علیہ السلام ہین زمین سے پس اُوگے آدم خاک سے اوگنا کر اور جو باپ ہمارے خاک سے پیدا ہو تو ہم سب خاکی ہوئے ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا
وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا پھر لیجاویگا تمکو بیچ زمین کے یعنے بعد موت کے قبر مین لا دیگا اور نکالیگا تمکو قبر سے ایک طرح کا نکالنا واسطے حساب اور جزائے
اعمال کے وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا اور اللہ نے کیا ہی واسطے تمھارے زمین کو مانند فرش بچھے ہوئے کے لایق آرام اور خرام کے لِّتَسْلُكُوْا
مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا تو کہ چلو تم زمین سے راستہا کشادہ بعد اس نصیحت اور پند کے عوام لوگ قوم نوح علیہ السلام کے مقابل ہوئے اور خواص اور روسا کو

بھکانے لگے یہانتک کہ پہلے سے بھی بدتر اور جفا کا شیوہ کر عصیان اور طغیان دکھانے لگے قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِیْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ
یَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا کہا نوح علیہ السلام نے بعد مشاہدے اِس حال کے ای پروردگار میرے تحقیق اُنھون نے یعنے عامہ امت میری نے
نافرمانی کی میری اور پیروی کی اُس شخص کی کہ نہ زیادہ کیا اُسکو مال اُسکے نے اور اولاد اُسکی نے مگر ٹوٹا دنیا کا یعنے میرا کہا نہ مانا بلکہ اتباع
کی اپنے سرداروں کی کہ مغرور تھے مال اور اولاد پر وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا اور مکر کیا مہتران قوم نے مکر بہت بڑا کہ سفلوں اور کمینوں کو اپنی طرف
کر کر مجھے ایذا پہنچانے کی حرص دلائی وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا اور کہا انھوں نے
مت چھوڑو معبودوں اپنوں کو اور مت چھوڑو ودّ کو اور نہ سواع کو اور نہ یغوث کو اور یعوق کو اور نہ نسر کو یہہ سب نام بتوں کے
ہیں وَدّ تراشا ہوا تھا بصورت مرد اور سواع بشکل زن اور یغوث بطور گاو اور یعوق بمثال اسپ اور نسر مشابہ کرگس اور یہ اشہر ہے
کہ یہہ نام پانچ شخصوں صالحوں کے تھے جو آدم اور نوح علی نبینا وعلیہما السلام کے درمیان پیدا ہوے تھے اُنپر اعتقاد لوگوں کا بہت تھا جب وہ مر گئے تو انکی
شکلیں سنگ اور چوب کی تراش کر رکھیں تھیں اُنکی تعظیم کیا کرتے تھے بہت مدت تک اُنکی پرستش میں مشغول رہے بعد طوفان کے ابلیس
لعین نے وہ شکلیں نکالکر اہل عرب کو اُنکے پوجنے میں مشغول کیا ودّ کو قبیلہ کلب نے رکھا اور سواع کو قبیلہ ہذیل نے اور یغوث کو بنی غطیف اور بنی مراد
نے اور یعوق کو اہل ہمدان نے اور نسر کو اہل حمیر اور آل ذی الکلاع نے القصہ حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام نے جناب الہی میں مناجات کی
کہ خدایا اکابر قوم نے اصاغر کو سمجھایا کہ بتوں کی عبادت مت چھوڑو وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا اور تحقیق گمراہ کیا روساء قوم نے ساتھ پرستش بتوں کے بہتوں کو
صنف قوم سے وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا اور مت زیادہ کر ای خدا ظالموں کو مگر ہلاکت اور عذاب مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا
نَارًا بسبب گناہوں کے قوم حضرت نوح کی ڈبوئی گئی طوفان میں پس داخل کئے گئے آگ میں بیچ قبر کے یا آخرت کے فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اَنْصَارًا پس نہ پایا اُنھوں نے واسطے اپنے اُن میں سے جسے خدا ٹھہرایا تھا سوا اللہ کے مددگار دینے والا کہ طوفان سے بچا لے لکھا ہی کہ حق تعالی نے حضرت نوح علی نبینا
وعلیہ السلام کو خبر کی کہ اور قوم تمھاری سے کوئی ایمان نہ لاویگا اور اولاد بھی انکی ایمان والی نہوگی پس نوح علیہ السلام نے دعا کی وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ
لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا اور کہا نوح علیہ السلام نے ای پروردگار میرے مت چھوڑ تو اوپر زمین کے کافروں میں سے بسنے والا مراد اس سے ہلاک
عالم ہی کہ کوئی کافر نرہے اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا تحقیق تو اگر چھوڑیگا تو انکو گمراہ کرینگے بندوں تیرے کو
یعنے مومنوں کو اور نہ جنینگے مگر بدکار کفر نیوالے یعنے جب بالغ ہونگے تو فاجر غدار ہونگے رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ
مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ای پروردگار میرے بخش مجھکو اور ماں باپ میرے کو اور اُس کسی کو کہ داخل ہو گھر میرے میں ایمان لاکر
اور یا مسجد میری میں درانحال کہ مومن ہو اور بخش سب ایمان والوں کو اور ایمان والیوں کو کہ ہو دیں قیامت تک باپ حضرت نوح ع کے ملک
بن متوسلخ تھے اور ماں بقول اشہر شمخا بنت انوش تھیں اور دونوں مومن تھے اسواسطے آپ نے اُنکے واسطے دعا مغفرت کی اور مومنین اور
مومنات سے مراد امت مرحومہ ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جیسی دعا حضرت نوح ع کی کافروں کے حق میں مقبول ہوئی ویسی ہی اہل
ایمان کے حق میں بھی مستجاب ہوئی ہی پھر دعا حضرت نوح نے کی کہ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا اور مت زیادہ کر ظالموں کو مگر ہلاک
کرنا ساتھہ سختی کے سمجھہ لیجئے کہ نام حضرت نوح کا سکن تھا اور نوح ع اسواسطے انکو کہنے لگے کہ اپنے پر بہت روتے تھے اور نوحہ کرتے تھے اور
حضرت آدم علیہ السلام کی حیات میں یہہ پیدا ہوے تھے آخر الف اول میں دنیا سے کہ سات ہزار سال مقدر ہیں اور صدر الف ثانی میں دو صد
و پنجاہ سالہ تھے اور بعضوں نے کہا ہی کہ یک صد و ہشتاد سالہ تھے کہ اُنپر وحی آئی اور ساتھہ شریعت جدیدہ کے خلق پر مبعوث ہوے مشرق سے تا

ع النصف

مشرب مانند پیغمبر ہمارے کے علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر نہصد و پنجاہ سال دعوت کی اور رہا کہتے تھے کہ کہو لا الٰہ الا اللہ ایمان نہ لائے لوگ مگر تھوڑے سے چنانچہ
حق تعالیٰ نے فرمایا ہی و ما اٰمن معہ الا قلیل اسی یا ستر آدمی ایمان لائے اور پہلے جسنے بت پرستی کی وہ انھین کی قوم سے تھا اور اسی قوم کے
سبب سے طوفان آیا تمام عالم غرق ہوگیا مگر اسی آدمی جو کشتی مین انکے ساتھ سوار تھے بچ گئے دو صد و پنجاہ سال یا دو صد و ہفتاد سال بعد طوفان
کے حضرت نوح علیہ السلام زندہ رہے اور عمر انکی ہزار برس کی یا ایک ہزار چار سو پچاس کی یا ستر کی ہوئی کعب احبار نے کتب انبیا سے نہصد
پنجاہ سال نقل کی ہی اور یہہ قول صحیح ہی چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی ولقد ارسلنا نوحا الیٰ قومہ فلبث فیھم الف سنۃ الا خمسین عاما قصہ انکا قرآن
شریف مین بارہ سورتون مین مذکور ہی اور درمیان آدم اور طوفان نوح کے دو ہزار دو سو چہل و دو سال کم و زیادہ کا فاصلہ ہی اور درمیان
طوفان اور وفات انکی کے ستہ صد و پنجاہ سال ہین اور حضرت ادریس علیہ السلام چار سو ستر برس انسے پیچھے ہوئے اور بیت المقدس مین مدفون ہین
بعد انکے تین سو برس تک انکی شریعت پر لوگ رہے پھر اکثر کافر ہوگئے بعد اسکے حق تعالیٰ نے حضرت ہود کو مبعوث کیا نقل ہی کہ بعد طوفان کے
حضرت نوح نے اپنے بیٹون اور دامادون کو ساتون اقلیمون مین بھیجدیا ایک بیٹے کو اپنے کہ حام نام تھا ہندوستان کو بھیجا اور وہ سیہ فام تھا
اس سبب سے کہ ایک روز نوح علیہ السلام سوتے تھے باد سے پیراہن انکا اڑا آپ برہنہ ہوگئے حام ہنسا اور سام جو دوسرا بیٹا تھا اسنے آواز کی
ہنس اور یافث نے کہ تیسرا بیٹا تھا اٹھ کر چھپا دیا یافث کو آپنے ترکستان کو بھیجا اسیواسطے ترکون کو حق تعالیٰ نے عزیز کیا ہی اور سام کو
عجم کیطرف کو روانہ کیا اسکی اولاد بھی اہل مروت ہی کہ حام کو اسنے آواز کی ہی واللہ اعلم حدیث مین ہی کہ جو کوئی سورۃ نوح کو پڑھیگا
ان مومنون مین سے ہوگا جنکے حق مین دعا حضرت نوح علیہ السلام کی ہوئی ہی اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جو کوئی
اس سورۃ کو بہ نیت دفع دشمن یک ہزار و یکبار پڑھے دفع ہو اور بعضے کتب مین ہی کہ با نیت ہر حاجت کہ پڑھے روا ہو اور جو مقابل
ظالم کے پڑھے اسکے شر سے بچے اور جو ہمیشہ اسے ورد رکھے دنیا سے نجات جبتک کہ جگہہ اپنی بہشت مین نہ دیکھے اور آیت فقلت استغفروا لے
انہارا خاتم نقرئی پر کھدوا کر اگر اپنے پاس رکھے رزق کشادہ ہو تجارت مین نفع ہو فرزند اسکے بہت ہون مال مین برکت ہو سورۃ جن
مکی ہی اٹھائیس آیتین ہین دو سو چھیاسی کلمے ہین سات سو انسٹھ حرف ہین دو رکوع ہین ایک تل ادھی دو سرا قل انما فواصل اسکی اہین اور
تعلیق اسکی ساتھ سورۃ نوح کے یہہ ہی کہ دونون مین بیان توحید اور دعوت الی اللہ اور وعدہ اجابت دعا اور مذمت کفر اور وعید کافران
اور وعدہ مومنان اور نجات گزیدگان مذکور ہی

ثمان وعشرون ایۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	سورۃ الجن مکیۃ وھے

لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب طائف سے مراجعت کی بطن نخلہ مین اترے رات کو تہجد پڑھی اور قرآن شریف کی تلاوت
کی گروہ جنونکا نصیبین سے یمن کو جاتا تھا آواز قرآن شریف کی سنکر خدمت شریف مین حاضر ہوا اور ایمان لایا اور وہ نو جن تھے یا سات
اعظم اور اکبر قبایل جن سے پھر لوٹنے جاکر اپنے بادشاہ کو خبر کی وہ تین سو جنون کو لیکر آیا ربیع الاول مین گیارھوین برس نبوت سے
اور معہ لشکر مشرف باسلام ہوا قصہ مختصر اسکا یہہ ہی کہ ملک جن باہر مکہ کے گر اترا اور ان ساتون جنون کو جو پہلے ایمان لائے تھے آپکی خدمت
مین بھیجا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ ابن مسعود کو لیکر باہر آئے اور ایک خط آپنے عبد اللہ بن مسعود کے گرد کھینچا آپ آگے بیٹھے
جن فوج فوج آنے لگے اور ایمان لانے لگے وقت صبح کے آپ مکان پر تشریف لائے جن آپکو پہنچا گئے نماز آپکے پیچھے پڑھکر رخصت ہوئے
اور بادشاہ نے کوچ کیا پھر جاکر اطراف و اکناف عالم مین تمام جنون پر دعوت آپکی ظاہر کی حق سبحانہ تعالیٰ اس احوال سے خبر کرتا ہی کہ قل اوحی الیّ

أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم وحی کی گئی طرف میری یہہ کہ سُنا ایک جماعت نے جنوں میں سے قرآن بطن نخلہ میں بعضوں نے کہا
ہے کہ آپ سورہ پڑھتے تھے فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا پس کہا اُنھوں نے جب اپنی قوم میں گئے کہ اے قوم تحقیق سنا ہے ہمنے پڑھنا عجیب
یعنے قرآن کہ عجب کلام ہے طاقت بشر کی نہیں کہ مثل اُسکے کہہ سکے يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ راہ دکھاتا ہے طرف بھلائی
اور صواب کے اور صلاح دین اور دنیا کے پس ایمان لائے ہم ساتھ اُسکے وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا اور ہرگز نہ شریک لاوینگے ہم
ساتھ پروردگار اپنے کے کسی کو اصنام اور آلہہ وغیرہ سے جیسے پہلے شریک ٹھہراتے تھے وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا اور تحقیق جدا
تعالی بلندی عزت پروردگار ہمارے کی مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا نہ پکڑی اُسنے بی بی چنانچہ بعضے بلیح سے کہتے ہیں اور
نہ فرزند جیسے کہ یہود اور نصاری اعتقاد رکھتے ہیں وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا اور تحقیق تھے کہ کہا کرتے تھے
بیوقوف ہمارے اوپر اللہ سبحانہ کے زیادتی کہ نسبت بی بی اور ولد کی اُس جناب مقدس کو کرتے تھے وَأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّن تَقُولَ
الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا اور تحقیق ہم گمان کرتے تھے کہ ہرگز نہ کہینگے آدمی اور جن اوپر اللہ کے جھوٹھ اسواسطے جو کچھ سفیہ ہمارے
کہتے تھے ہم باور کرتے تھے جب قرآن شریف کو سنا ہمنے کھل گیا ہمپر کہ اُنھوں نے محض جھوٹھ جناب الہی پر باندھا تھا وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ
مِّنَ الْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا اور تحقیق تھے کتنے مرد آدمیوں میں سے کہ بعضے مقاموں پر پناہ پکڑتے
تھے ساتھ مردوں کے جنوں میں سے پس زیادہ کیا آدمیوں نے جنوں کا اس پناہ پکڑنے کے سبب سے تکبر اور سرکشی اور جہل یہاں تک
کہ جن کہنے لگے ہماری بزرگی ایسی ہے کہ آدمی ہم سے مدد چاہتے ہیں اور پناہ ساتھ ہمارے پکڑتے ہیں اور یہہ قصہ اسطرح ہے
کہ جو کوئی بیابان ہولناک میں پہنچتا تھا کہتا تھا پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ سیداس وادی کے شر اور آفتوں سے اور اعتقاد اُنکا
یہہ ہوتا تھا کہ ہم اس استعاذہ کے سبب سے رات کو امن میں رہینگے اور اہل مکہ جب جنگل وحشتناک میں جاتے تھے تو کہتے تھے
اعوذ بحذیفہ بن بدر من شر جن ہذا الوادی وَأَنَّهُمْ ظَنُّوا كَمَا ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَبْعَثَ اللَّهُ أَحَدًا اور تحقیق آدمیوں نے کہ کافر تھے گمان
کیا جیسا گمان کیا تھا تمنے اے جنو یہہ کہ نہ اُٹھاویگا کسی کو مُردوں سے واسطے حساب اور جزا کے وَأَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنَاهَا
مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيدًا وَشُهُبًا اور تحقیق ٹٹولا ہمنے آسمان کو اور پایا ہم چورسنے کو اوپر گئے ہم اور چاہا ہمنے کہ اُسمیں در آوین پس پایا
ہمنے آسمان کو بھرا ہوا چوکی داروں سخت سے یعنے فرشتوں سے کہ جنوں کے منع کرنے کو مقرر ہیں اور ستاروں درخشندہ آتش
فشان سے جو واسطے رجم شیاطین کے تعین ہیں وَأَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ اور تحقیق تھے ہم کہ بیٹھا کرتے تھے
آسمان میں سے نشست گاہوں میں واسطے سننے کے آسمان کی خبریں یعنے قبل بعثت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
آسمان پر جاتے تھے ہم اور اُن مقاعد میں جو خالی حرس اور شہب سے تھے بیٹھتے تھے ہم فَمَن يَسْتَمِعِ الْآنَ يَجِدْ لَهُ شِهَابًا رَّصَدًا پس
جو کوئی جن سے طلب سننے کی کرتا ہے اب پاتا ہے واسطے اپنے شعلہ گھات لگائے ہوئے واسطے جلانے اُسکے کے وَأَنَّا لَا نَدْرِي
أَشَرٌّ أُرِيدَ بِمَن فِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا اور تحقیق نہیں جانتے ہم کیا بدی اور برائی ارادہ کی گئی ہے حراست
آسمان سے ہمارے دہانکے نجانے دینے میں ساتھ اُن لوگوں کے کہ بیچ زمین کے ہیں آدمی یا ارادہ کیا ہے ساتھ اُنکے پروردگار
اُنکے نے بھلائی اور خیر کا وَأَنَّا مِنَّا الصَّالِحُونَ وَمِنَّا دُونَ ذَٰلِكَ اور تحقیق بعضے ہم میں سے نیک کار ہیں مسلمان اور
بعضے ہم میں سے فروتر اس سے ہیں كُنَّا طَرَائِقَ قِدَدًا ہیں ہم صاحب طریقوں اور مذہبوں متفرق اور مختلف کے معالم

مین حسن بصری رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جیسے آدمیون مین مذاہب مختلف ہین کوئی قدری ہی کوئی جبریہ ہی کوئی رافضی
کوئی خارجی ایسے ہی جنون مین بھی ہین وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِی الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا اور تحقیق جانا ہمنے کہ ہرگز نہ
عاجز کرسکینگے ہم خدا کو جہان ہونگے ہم بیچ زمین کے اور نہ عاجز کرسکینگے ہم اُسکو بھاگ کر اطراف آفاق مین یا حوالی کوہ قاف
مین یعنے کسی کام مین بیٹھکر ایک مقام مین یا بھاگ کر جبال و آجام مین اُسے عاجز نہین کرسکتے وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ اور
تحقیق جسوقت کہ سُنی ہمنے ہدایت یعنے قرآن کہ سبب ہدایت جہان ہی ایمان لائے ہم ساتھہ اُسکے یعنے قرآن کے یا اُس شخص کے جس سے سنا
ہمنے قرآن شریف کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین نظم ہین رسول اللہ نبی جن و انس ؛ حق نے بھیجا ہی بہر یک نوع و جنس ؛ باعث
ایجاد عالم ہین وہی ؛ موجب بنیاد آدم ہین وہی ؛ وہ نہوتے گر تو ہوتا کون یہان ؛ ہی انہین کیواسطے کون و مکان فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ
بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا پس جو کوئی ایمان لاوے ساتھہ پروردگار اپنے کے پس نہین ڈرتا وہ نقصان جزا اور نہ زیادتی
ظلم سے وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ اور تحقیق بعضے ہم مین سے مسلمان ہین ایمان لائے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بعضے
ہم مین سے ظلم کرنیوالے ہین اپنے نفسون پر کہ شریک لاتے ہین فرمان الہی قبول نہین کرتے فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا پس جو
کوئی اسلام لایا جیسے ہم اسلام لائے ہین پس اُس گروہ نے قصد کیا راہ راست کا اور وہ اُس راہ مقصود کو پہنچ جاوینگے وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ
فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا اور جو ظالم ہین پس ہین وہ واسطے دوزخ کے لکڑیان کہ اُنسے دوزخ دھکایا جاویگا جیسے کافر دوزخ کے
ایندھن ہین وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ اور دوسری وحی کی گئی ہی طرف میرے یہہ کہ اگر
قایم ہووین اہل مکہ اوپر راہ راست کے یعنے ایمان لاوین البتہ پلا دین ہم اُنکو پانی وافر بعد قحط اور خشک سالی کے یعنے روزی اُنپر
فراخ کرین یا اگر جن اسلام پر استقامت کرین تو اُنپر ابواب نعمت کشادہ کرین یعنے وعدہ آخرت سے اس دین کہ اِس سے بڑی کوئی نعمت
نہین ہی اور بعضون نے عام کہا ہی یعنے جن و انس اگر مستقیم ہون اسلام پر تو بوسعت معیشت اُنکو سرفراز کرین ہم تو کہ آزماوین ہم
اُنکو بیچ اُسکے کہ شکر ہمارا کسطرح کرتے ہین وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا اور جو شخص اعراض کرتا ہی یاد کر
نعمت پروردگار اپنے سے اور شکر گذاری نہین کرتا داخل کریگا اُسکو اللہ تعالی عذاب سخت مین کہ فرح اور راحت اُسمین
نہو وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا اور وحی کی گئی ہی طرف میرے یہہ کہ مسجدین واسطے خدا کے ہین پس مت
پکارو ساتھہ اللہ کے کسیکو جیسے یہود اور نصاری کنیسون اور صومعون اپنون مین عزیر اور مسیح کو ساتھہ الوہیت کے یاد
کرتے ہین اور جیسے مشرک کہ حوالی بیت الحرام مین کہتے ہین لبیک لبیک لا شریک لک الا شریک ہو لک اور مراد مسجد سے تمام
روی زمین ہی کہ مسجد کردی ہی واسطے میرے تمام جہانمین کسی جگہہ کسی مکان مین یا داینہ دہان مین کسی کو شرکت ندو اور
اُسیکا ذکر خالص کرو فقط زبان و دل سے ذکر اور دھیان اُسکا ہو ہریک جا ؛ جو عادت ہو تو ایسی ہو عبادت ہو تو ایسی ہو وَّاَنَّهٗ
لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا اور تحقیق اُسوقت کہ کھڑا ہوا بندہ خدا کا یعنے حضرت محمد صلی اللہ ع
علیہ وسلم بطن نخلہ مین پکارتا ہی خدا کو اور نماز پڑھتا ہی اور جب قرات اسکی سننے مین نزدیک ہی ہو کہ ہوون اوپر اُسکے حلقہ حلقہ کثرت
ازدحام سے سمجھہ لیجیے کہ حق تعالی نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عبد فرمایا اسمین بہت نکتے ہین آثار مین وارد ہی کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نام اِس سے خوشتر نہین معلوم ہوتا تھا اسواسطے کہ جیسے آپ قایم عبادت اور عبودیت پر تھے

کسکو طاقت ہی کہ اقامت اُسقدر کر سکے لہذا وقت عروج کے منازل ملکی پہ ساتھہ اسی نام کے موسوم ہوے کہ سبحان الذی
اسری بعبدہ اور ہنگام نزول قرآن مدارج فلکی سے بھی ساتھہ اسی نام کے ممتاز ہوے کہ تبارک الذی نزل الفرقان
علی عبدہ نظم بندگی ہی موجب فرخندگی ؛ بندگی کر بندگی کر بندگی ؛ بندگی سے اور کچھہ بہتر نہین ؛ اِس سے کھلتا ہی سرِ
سیر یقین ؛ پھر بلندی ہی اسی پستی سے ہیچ ؛ نیستی ہی عجب ہستی سے ہیچ ؛ بند پندار و خودی سے جو چھٹا ؛ فی الحقیقت بس
وہی بندہ ہوا ؛ بندۂ حق ہوا اور اپنا بند بند ؛ بندگی مین صرف کر اے ہوشمند ؛ غیر حق کے بند سے آزاد ہو ؛ دو جہان مین تا
پھر شاد ہو ؛ کفار مکے کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے کہ یہہ کیا کام تمنے اختیار کیا ہی اِس سے اگر باز آؤ تو ہم تمکو
پناہ دین اور حمایت کرین یہہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَآ اُشْرِکُ بِهٖٓ اَحَدًا کہہ مشرکون کو کہ بہر حال سوا اُسکے
نہین کہ پکارتا ہون مین پروردگار اپنے کو یعنے اسکی عبادت کرتا ہون اور نہین شریک لاتا مین ساتھہ اُسکے کسی کو قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِکُ
لَکُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا کہہ کہ تحقیق مین نہین مالک ہوتا مین واسطے تمہارے ضرر کو اور نہ بھلائی پہنچانے کو یعنے مین بندہ ہون
اور کام بندے کا بندگی ہی اپنے مولا کی قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ کہہ کہ تحقیق مجھکو نہ پناہ دیگا مجھکو عذاب خدا سے
کوئی یعنے اگر حق تعالی چاہے عذاب کرنا تو کوئی حمایت نہ کر سکیگا وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا اور ہر گز نپاؤنگا مین
سوا اُسکے جگہہ پناہ کی کہ مُنہہ اُسکی طرف لاؤن اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ مگر پہنچاتا ہون مین تمکو پہنچانا کہ کفایت کرے
تمہین اللہ کیطرف سے اور پہنچاتا ہون مین پیغام اُسکے بھیجے ہوے وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا اور جو
کوئی نافرمانی کرے اللہ کی بیچ عبادت اُسکی کے اور نافرمانی کرے رسول اُسکے کی بیچ امر اور نہی کے پس تحقیق واسطے اُسکے ہی
آگ دوزخ کی ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اُسکے ہمیشہ مین چھٹکارا نکے اُس سے اور آج کافر تجھے ضعیف اور بے یار جانتے ہین اور نافرمانی
تیری کرتے ہین حَتّٰٓی اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا یہانتک کہ جب دیکھینگے جو کچھہ وعدہ
دیئے جاتے ہین دنیا مین مثل واقع بدر کے یا آخرت مین پس شتاب جان لینگے جب عذاب موعود دیکھینگے کہ گروہ مومنون
اور کافرون سے کون ناتوان تر ہی مددگاری کی جہت سے اور کون ہی کمتر عدد کی راہ سے کافر بعد نزول اِس آیت کے
کہنے لگے کہ یہہ موعود کب واقع ہوگا حق تعالی نے فرمایا کہ قُلْ کہہ اے دوست میرے کہ جو وعدہ کیا گیا ہی وہ راست اور درست
ہی لیکن وقت اُسکا مجھے معلوم نہین اِنْ اَدْرِیْٓ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْٓ اَمَدًا نہین جانتا مین آیا نزدیک ہی جو
کچھہ وعدہ دیئے جاتے ہو تم عذاب سے یا مقرر کیا ہی واسطے اُسکے پروردگار میرے نے زمانہ دور عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ
عَلٰی غَیْبِهٖٓ اَحَدًا وہی ہی جاننے والا غیب کا پس نہین خبردار کرتا اوپر غیب اپنے کے کہ مخصوص ساتھہ علم اُسکے کے ہی
کسی کو اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُکُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا مگر جس کسیکو کہ پسند کرتا ہی پیغمبرون مین سے اُسکو
بعضے غیب کی باتون سے آگاہ کر دیتا ہی تاکہ معجزہ اُسکا ہو اور مراد یہان رسول سے ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین
پس تحقیق حق سبحانہ چلاتا ہی آگے اُس رسول کے سے اور پیچھے اُسکے سے نگہبان فرشتون مین سے لِّیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا
رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ تو کہ جانے یہہ کہ تحقیق پہنچا دیئے جبرئیل نے اور اور فرشتون نے جو وقت نزول وحی کے اُسکے ساتھہ ہوتے
ہین پیغام پروردگار اپنے کے بغیر تغیر تبدیل کے وَاَحَاطَ بِمَا لَدَیْهِمْ وَاَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا اور گھیر لیا ہی علم الٰہی نے اور

ع ۵۲

شامل ہوا ہی ساتھ اُس چیز کے جو نزدیک پیغمبر اور فرشتوں کے ہی اور گن لیا ہی ہر چیز کو از روی عدد یہان تک
کہ قطرے باران کے اور ریت بیابان کا سب اُسکے شمار مین ہی مراد اس سے بیان کمال علم حق تعالی ہی اور اظہار اُسکے احاطے
کا ہی تمام معلومات پر کہ کوئی معلوم مطلقا دایرہ علم اُسکے سے خارج نہین فرد ذرہ ذرہ کا علم اُسکو ہی اُس سے مخفی نہین ہی کوئی شی
سورۂ مزمل مکی ہی بیس آیتین ہین دو سو چہپر کلمے آٹھ سو اٹھتر حرف ہین دو رکوع ہین یا ایہا المزمل ۲ ان ربک یہہ رکوع آخر کا ایک
آیت کا ہی سارا فواصل اسکی لا ہین اور تطبیق اسکی ساتھ سورت جن کے ظاہر ہی کہ افتتاح دونون کے خطاب پیغمبر ہی

سورة المزمل مكية ۷۳ بسم الله الرحمن الرحيم وهي عشرون اية

لکھا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جب نئی نئی وحی آئی تھی تو نماز پڑھا کرتے تھے اور اپنے آپ کو کملی مین چھپائے رکھتے تھے
اور حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ وہ مثل چادر پشمی کے تھی چودہ گز کی آدھی مین اوڑھنی تھی اور آدھی
آپ اوڑھی ہوئے نماز پڑھا کرتے تھے حق تعالی نے انکو فرمایا يَآ اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ اے کملی اوڑھنے والے اور بعضون نے کہا ہی کہ زمل
کی معنے حمل کی یہان ہین یعنے اے اُٹھانیوالے بار نبوت کے قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا کھڑا رہا کر رات کو نماز مین مگر تھوڑا سمجھ لیجیے
کہ مبدا اسلام مین قیام شب آپ پر فرض تھا یعنے رات کو اُٹھنا اور نماز پڑھنا پھر آدھی رات سے اُٹھنا یا تہائی رات سے یا دو تہائی
رات کے پچھلی سے ان تینون مقدار مین اختیار تھا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی کہ رات کو واسطے نماز کے اُٹھ تھوڑا کہ وہ نِّصْفَهٗ
اَوِانْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا آدھی رات ہی یا کم کر لے آدھی رات مین سے تھوڑا کہ تہائی رات کو پہنچے اور اس سے کم نچاہئے کہ مرتبہ ادنی
ہی اَوْزِدْ عَلَيْهِ یا زیادہ کر لے اوپر آدھی رات کے دو تہائیون تک کہ مرتبہ نہایت اور اعلی ہی وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا اور آہستہ
آہستہ یعنے واضح پڑھ قرآن شریف کو واضح پڑھنا کہ ہر ایک سننے والا سمجھے جناب امیر المومنین علی مرتضی سے منقول ہی کہ ترتیل حفظ
وقوف اور ادائے حروف ہی اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا تحقیق ہم شتاب وحی کرینگے اور ڈالینگے ہم اوپر تیرے بات بھاری
جسکے اُٹھانے مین مکلفون پر تکلیف شاقہ ہو یا بھاری ہو امر اور نہی وعدہ اور وعید حلال اور حرام حدود اور احکام کے سبب سے یا گران
ہو سماع اُسکا کافرون پر اور تعقل اُسکا منافقون پر یا ثقیل ہو ثواب اُسکا میزان مین اور بعضون نے کہا ہی کہ یہہ معنی ہین کہ ثقیل ہو
اوپر تیرے القا اُسکا اور یہہ سخت تر اقسام وحی سے تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آواز گھنٹے کی سی سنتے تھے اُسوقت ثقل تمام آپ پر واقع ہوتا تھا
چنانچہ حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ ایام سرما مین جب اس قسم کی وحی آپ پر آتی تھی تو جبین مبین سے قطرات
عرق کے ٹپکنے لگتے تھے اور اسوقت اگر اونٹ پر سوار ہوتے تو دست و پاے شتر خم ہو جاتے اور اگر تکیہ لگائے ران پر کسی اصحاب کے ہوتے تو
اُسکو خوف ران ٹوٹنے کا ہوتا اور اُسدم گل رخسار آپکا افسردہ ہو جاتا تھا بلیت آمد وحی سے ہوتے تھے وہ خنداں ۔ با غنچہ ہو باد بہاری سے
شگفتہ جیسے ۔ بحر الحقایق مین لکھا ہی کہ قرآن شریف لفظ لا مرین مفصل ہی چنانچہ خود خدا تعالی فرماتا ہی کتاب فصلت ایاتہ اور یہہ
نسبت بجمیع کتب منزلہ سماویہ مجمل ہی کیونکہ مصدق اور مطابق اُن سب کا ہی بمصداق مصدقا لما بین یدیہ پس ثقل قرآن سے
اشارہ بجامعیت قرآن ہی میان صورت اجمالیہ اور تفصیلیہ کیونکہ جامع البتہ اثقل اور اشرف اور اکمل اور اعظم ہوتا ہی اور حامل بھی اس
بار کا سوا صاحب جامعیت کے متصور نہین فرد کسکی طاقت ہی اٹھاوے جو یہہ بار ۔ خیمہ نبی عربی محمد اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ
وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا تحقیق اُٹھنا رات کا یا طاعت رات کی یا عبادت جو ناخوشی ہی بیچ رات کے وہ بہت سخت ہی بسبب رنج اور

کلفت کے کیونکہ ترک خواب و راحت نفس پر نہایت شاق ہی یا شدید تر ہی سمجھنے فراغت دل کیونکہ ذکر دلکو تشویش معیشت سے فی
ہی رات کو فارغ البال ہوکر متوجہ عبادت ہونا چاہیے اور اٹھنا رات کا تحقیق سیدھا کرنیوالا ہی بات کو یا راست تر ہی سمجھت مقال یعنے
اسمین پڑھنا بہت ثواب رکھتا ہی کیونکہ دل فارغ ہوتا ہی اور زبان دل کے ساتھ موافق ہوتی ہی زبان سے پڑھتا ہی اور دل سے تفکر
کرتا ہی اور ناشیۃ اللیل مغرب اور عشا کے درمیان ہی یا بعد عشا کے تا صبح اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہی کہ
ناشیہ وہ ہی جو سوکر اٹھے فرد خواب کے بعد جو بیداری ہی وہ عجب کام کی ہوشیاری ہی اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا
تحقیق واسطے تیرے بیچ دنکے شغل ہی بڑا کہ لوگونکو دعوت طرف اسلام کے کرتا ہی پس رات کو توجہ یاد الٰہی کر وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ
تَبْتِيلًا اور یاد کر نام پروردگار اپنے کو اور اسما حسنی پڑھا اور منقطع اور بریدہ ہو خلق سے اور متوجہ ہو طرف اسکی بیچ عبادت کے منقطع
ہونا کامل یعنے دلکو خطرات ماسوی اللہ سے صاف کر اور نفس کو آرزو کے غیر اللہ سے پاک کر اور توجہ اور ہمت اسیکی طرف رکھہ فرد دل اسی سے
باندھہ تو اور سب سے توڑ ڈال تا جو غیر حق ہی سب کو چھوڑ دے رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ پروردگار ہی مشرق کا اور مغرب کا یہہ قرات
حفص کی ہی اور سوا حفص کے اور کوفیون نے اور ابن عامر اور یعقوب نے رب ساتھ جر کے پڑھا ہی اور کہا ہی کہ یہہ بدل ہی رب سے یعنے یاد کر
نام پروردگار اپنے کو کہ خداوند مشرق اور مغرب ہی لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا نہیں کوئی مستحق عبادت کے مگر وہ پس پکڑ اسیکو
کارساز اور سب مہمات اپنی اسی پر چھوڑ دے وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا اور صبر کر اوپر اُس چیز کے کہ کہتے ہیں کفار اور رکھتے ہیں جھٹلانے
والے خرافات اور چھوڑ دے انکو چھوڑ دینا اچھا یعنے بدلا مت لے اور نصیحت کرنا رہ حکم اس آیت کا منسوخ ہی ساتھ آیت سیف کے وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ
أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا اور چھوڑ دے مجھکو اور جھٹلانیوالون صاحبون آرام کے کو یعنے سردار جو قریش کے ہین انکا کام مجھہ پر چھوڑ اور
ڈھیل دے انکو تھوڑی سی یعنے زمانہ اندک ہین انکے جھٹلانیکا بدلا دونگا ہین امام زاہدی نے لکھا ہی کہ بعد نزول اس آیت کے تھوڑا زمانہ گذرا تھا کہ لڑائی
بدر کی واقع ہوئی بہت سے سردار عرب کے کافر جہنم کو گئے لکھا ہی کہ ستر ملاعین صنادید قریش مثل عتبہ اور شیبہ واصل بدرکات جہنم ہوئے إِنَّ لَدَيْنَا
أَنْكَالًا وَجَحِيمًا تحقیق نزدیک ہمارے ہی آخرت مین واسطے دشمنون دین کے بیڑیان ہین بھاری کہ انہیں قید ہونگے اور آگ ہی کہ اسمین جلینگے وَ
طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ اور کھانا ہی گلے مین اٹکنے والا مثل ضریع اور زقوم کے وَعَذَابًا أَلِيمًا اور عذاب ہی دردناک والا بعد نزول اس آیت کے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم بیہوش ہوکر گر پڑے يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَهِيلًا اور یہہ وعدہ بیچ ہوگا اس دن کہ کانپنے گی زمین اور
پہاڑ اور ہو جاوینگے پہاڑ بڑے ٹیلے ریت کے پراگندہ یعنے کوہہا سخت مانند ریگ کے رواں ہونگے سبب سے اس دن کے إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا تحقیق
بھیجا ہی ہمنے طرف تمھاری ایک رسول پیغمبر یعنے حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا گواہی دینے
والا اوپر اقوال اور افعال تمھارے کے یعنے قیامت کو گواہی دیگا تمھارا اسلام قبول کرنے پر اور نہ کرنے پر جیسا بھیجا تھا ہمنے طرف فرعون کے پیغمبر یعنی موسی
علیہ السلام کو فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا پس کہا نہ مانا فرعون نے پیغمبر کا پس پکڑا ہمنے اسکو پکڑنا وبال کا کہ پانی مین غرق
کرکر آتش دوزخ مین پہنچایا فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا پس کیونکر بچوگے تم اے منکرو اگر کفر کرتے رہوگے تم اور
رہوگے کفر پر اپنے اُس دن یعنے عذاب اُس دن کے سے کہ ہول اُسکا کر دیگا لڑکون کو بوڑھے یعنے بال سر کے سفید ہو جاوینگے مراد اس سے کثرت ہموم
و غموم ہی کیونکہ بہت غم سے آدمی بوڑھا ہو جاتا ہی اور ہو سکتا ہی کہ مبالغہ درازی مین اُس دن کے ہو السَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ بِهِ آسمان پھٹ
جانیوالا ہوگا ساتھہ سختی اور ہیبت اُس دن کے كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا ہی وعدہ حق تعالی کا حادث ہونے مین اس واقعہ کے اور واقع ہونے مین

اِس حادثہ کے ہونے والا اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ تحقیق یہہ جو مذکور ہوا نصیحت اور عبرت ہی فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا پس جو چاہے پکڑ لیوے طرف قرب پروردگار اپنے کے راہ ساتھہ اس نصیحت کے لکھا ہی بعد نزول آیت قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم راتوں کو اُٹھتے تھے اور تا صبح نمازیں پڑھتے تھے اور اِس خوف سے کہ مقدار واجب کہ نصف اور کمتر ہی فوت نہو کوشش تمام کرتے تھے چنانچہ حضرت محبوب خدا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک بیچ قیام اُٹھاتے تھے کہ قدم مبارک ورم کر جاتے تھے حق تعالی نے بعد ایک برس کے وہ بارگران مومنوں کے گردنوں سے اُتارا اور یہہ آیت اُتاری کہ اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ تحقیق پروردگار تیرا جانتا ہی یہہ کہ تو کھڑا رہتا ہی رات کو واسطے نماز کے کچھہ کم دو تہائی رات کے اور آدھی رات کے اور تہائی رات کے وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ اور کھڑے رہتے ہیں اسیطرح سے ایک جماعت اُن لوگوں میں سے کہ ساتھہ تیرے ہیں اصحاب سے وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اور اللہ تعالی اندازہ کرتا ہی رات کو اور دن کو اور جانتا ہی ساعت ساعت گھڑی گھڑی پل پل اُسکے اور علم اُسکا محیط ہی بیچ قیام پہر پہر رات کے جسقدر تو کھڑا رہتا ہی عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ جانتا ہی خدا یہہ کہ ہرگز نہیں نباہ سکوگے تم تقدیر اوقات کو پس پھیرا اوپر تمہارے ساتھہ عفو اور تخفیف کے اور رخصت فرمائی ساتھہ ترک قیام مقدر میں فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ پس پڑھو تم جو آسان ہو قرآن سے مراد یہہ ہی کہ نماز شب سے جسقدر میسر ہو پڑھو عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى جانتا ہی خدا یہہ کہ البتہ ہونگے تم میں سے بیمار وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ اور اور لوگ ہونگے کہ چلینگے بیچ زمین کے چاہتے ہونگے فضل خدا کے سے یعنے تجارت کرینگے اور وجہ حلال سے کسب معاش کرینگے وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور اور لوگ ہونگے کہ لڑتے ہونگے بیچ راہ خدا کے اور بیمار دن اور مسافروں اور مجاہدوں کو رنج ہوتا ہی نماز شب میں اور ضبط مقادیر اُسکی میں اسواسطے تخفیف فرمائی فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ پس پڑھو جو میسر ہو قرآن میں سے نمازیں یہہ امر بطریق فرضیہ ہی اور بعضوں نے کہا ہی کہ قرآن پڑھو غیر نماز میں اور اِس امر کو بسبیل ندب اور استحباب کہا ہی اور اسمیں اختلاف ہی کہ کسقدر کلام اللہ پڑھنا مستحب ہی بیچ آیتیں ہیں یا سو یا دو سو یا ختم کرنا ایک مہینے میں حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میں ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو فرمایا کہ قرآن پڑھا کر ہر مہینے میں سارا اُنھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قوت مجھہ میں زیادہ ہی فرمایا بیس شب میں تمام کر عرض کیا کہ طاقت زیادہ تیرے کی رکھتا ہوں ارشاد کیا ساتھہ دن میں ختم کر اس سے جلد مت پڑھہ اور صاحب معالم نے ساتھہ اسناد اپنے کے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی دن یا رات میں پچاس آیتیں پڑھا کریگا اُسے غافلوں سے نہیں لکھینگے اور جو سو آیتیں پڑھیگا اُسے فرمانبرداروں سے لکھینگے اور جو دو سو آیتیں دور رکھیگا قرآن خصومت نکریگا اُسکے ساتھہ دن قیامت کے اور جو قرات پانچ سو آیت کی مقرر رکھیگا اُسکے واسطے لکھی جاوینگے قنطار ثواب کے یعنے خزانے ثواب کے اور قنطار بکسر اول اسقدر زر کو کہتے ہیں کہ پوست گاے کا بھر جائے اور بعضوں نے کہا ہی کہ مقدار ہزار دینار کی ہی معاذ بن جبل سے منقول ہی کہ قنطار ایک ہزار دو سو اوقیہ ہیں ہر اوقیہ ساڑھے سات مثقال کا اور بعضوں نے کہا ہی کہ ایک سو بیس رطل طلا اور نقرے کے اور مقدار چالیس اوقیہ طلا کے یا ایک ہزار دو سو دینار یا ستر ہزار دینار یا اسّی ہزار درم ہی وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا اور قایم کرو نماز مفروضہ کو اور دو زکوٰۃ لازمہ کو اور قرض دو خدا کو قرض اچھا یعنے سوا زکوٰۃ کے اور مال براہ الہی خرچ کرو تاکہ ثواب بہت پاؤ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا اور جو کچھہ کہ آگے بھیجوگے تم واسطے جانوں اپنی کے بھلائی سے پاؤگے تم اُسکو نزدیک خدا کے وہ بہتر اور بڑا ثواب ہی ایک کے عوض دس اور سات سو اور زیادہ اُس سے وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اور بخشش مانگو

خدا سے ہر حال میں اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا بندونکا ہے مہربان انکے حال پر رباعی تجھ سا غافر نہ ہی نہوگا
نہوا ہے۔ مجھ سا فاجر نہ ہی نہوگا نہوا ہے یارب میرے جرم بخش اور عیب چھپا ہے تجھ سا ستار نہ ہی نہوگا نہوا ہے سورۃ مدثر مکی ہے
چھپن آیتین ہین دوسو پانچ کلمے ہین اور ایک ہزار دس حرف ہین دو رکوع ایک یا ایہا المدثر دوسرا کلا والقمر فواصل اسکی نہار ہین
اور ربط اسکا ساتھ سورت مزمل کے ظاہر ہے کہ آغاز دونون کا بخطاب پیغمبر ہے

سورۃ المدثر مکیۃ وھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ست وخمسون آیۃ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین زمانہ فترت وحی مین ایک راستے مین جاتا تھا
یکایک آسمان سے ایک آواز آئی آنکھ اٹھا کر دیکھا مین نے وہ فرشتہ جو غار حرا مین میرے پاس آیا تھا کرسی پر بیٹھا ہے معلق درمیان
آسمان اور زمین کے اسکی عظمت اور بڑائی سے مجھے خوف آیا گھر آیا مین اور کہا مین نے مجھے کپڑون مین چھپاؤ پھر کپڑون مین چھپا
دیا مجھے اسی اندیشے مین تھا مین کہ خطاب الٰہی کی طرف سے وحی آئی کہ يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ اے کپڑا اوڑھنے والے بعضون نے کہا ہے
کہ مراد اس سے خلعت نبوت ہے یعنے اے سرفراز رسالت سے ہوئے قُمْ فَاَنْذِرْ اٹھ خواب گاہ سے یا کھڑا ہو واسطے ادائے مراسم
نبوت کے پس ڈرا لوگونکو عذاب خدا سے یعنے کہہ اگر سوا خدا کے اور کو پوجوگے تو دوزخ مین جاوگے وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ اور پروردگار
اپنے کو پس بڑائی کر وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ اور کپڑون اپنے کو پس پاک کر پلیدی سے یا کوتاہ کر بخلاف عرب کے سردارون کے تو کہ پہلی علامت ہوگی
ترک عادت پر اور حضرت علی مرتضی رض نے فرمایا کہ کوتاہ کر جامہ اپنے کو فانہ اتقی وانقی اور بعضون نے کہا ہے کہ پاک کر نفس کو اپنے اُس چیز سے کہ
بچاتا ہے نفحات مین شیخ ابوالحسن علی الشاذلی المغربی سے نقل کی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا مین نے اور آپنے مجھے فرمایا
اے علا نے پاکیزہ کر جامے اپنے کو پلیدی سے تا بہرہ مند ہو تو ساتھ تائید اور مدد الٰہی کے ہر دم عرض کیا مین نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جامہ میرا کیا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پانچ خلعتین تمکو پہنائی ہین خلعت محبت خلعت معرفت خلعت توحید خلعت ایمان خلعت اسلام جو کوئی
خدا کو دوست رکھے گا آسان ہوگی اُسپر ہر چیز اور جو کوئی خدا کو پہچانیگا اُسکی نگاہ مین سب چیز چھوٹی نظر آئیگی اور جو کوئی خدا کو ایک
جانیگا کسیکو اُسکا شریک نہین ٹھہرائیگا اور جو کوئی خدا پر ایمان لائیگا امین ہوگا ہر چیز سے اور جو کوئی متصف باسلام ہوگا نافرمانی اللہ
کی نہین کریگا اور اگر کچھ خطا واقع بھی ہوگی تو عذر کریگا وہ عذر قبول ہوگا پس شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس خواب سے معلوم ہوا مجھے
معنے قول باری جل جلالہ کے کہ وثیابک فطہر وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ اور پلیدی کو پس چھوڑ دے اور گناہون سے کنارہ پکڑ یعنے تو جس طرح
پر ہے اُسی پر رہ یعقوب اور حفص کی قرأت رجز بضم را ہے اور باقی قاریون نے رجز بکسر پڑھا ہے اور دو لغت آئے ہین ایک معنے مین وَلَا
تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ اور مت دے کسی کو زیادہ لینے کو یا منت مت رکھ خدا پر ساتھ عمل اپنے کے تو کہ اُسکو بہت سمجھے تو یا منون
مت کر لوگونکو ساتھ ادائے رسالت کے تو کہ بہت تر جانے اُسے وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ اور واسطے رضا پروردگار اپنے کے پس صبر کر یا تحت میں
قضا پر خدا صابر ہو فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ پس جسوقت پھونکا جاویگا بیچ صور کے یعنے نفخہ ثانیہ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ
پس وہ پھونکنا اُسدن نشانہ دن بھاری کا ہے عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ اوپر کافرونکے نہین آسان اگرچہ پلیت شدت اُسدن کی عام
ہوگی لیکن حق تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے دشواری مومنون سے اُٹھالیگا اور کافرون پر رکھیگا اور حساب مین اُنسے مناقشہ کریگا منہ انکے سیاہ
کردیگا نامہ اعمال بدست چپ دیگا لکھا ہے کہ مغیرہ کا بیٹا ولید پلید پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نواح سورہ مومن کے سنکر اپنی قوم مین آکر قسم

کہا کہ کہنے لگا کذاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے ایسا کلام سُنا ہی کہ سخن جن و انس نہین ہی اُس جیسی حلاوت نہ کسی حدیث
مین ہی نہ ویسی طراوت کسی بات مین اعلا اس نہال اقبال کا ثمرات سعادت سے لدہا ہی اور اسفل اُس شجرۂ طیبہ کا عروق فضایل سے محکم
ہوا ہی اور وہ کلام غالب آویگا مغلوب نہوگا بلندی سے پستی کیطرف نہین میل کرنیکا قریش نے یہہ بات سُنکر گمان کیا کہ ولید ایمان لے آیا
پھر ابوجہل ناہل نے اُسے طرح طرح کی باتین سمجہا کر حمیت جاہلیت مین ڈالا یہان تک کہ قرآن شریف کو سحر کہنے لگا یہہ بات حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کو پہنچی آپ نہایت ملول ہوے حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا چھوڑ مجھکو اور اُس شخص کو کہ پیدا کیا مین نے اُسکو
اکیلا بغیر مال اور اولاد اور انصار اور مددگار کے اور بعضوں نے کہا ہی کہ اُسے وحید القوم کہتے ہین وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا اور دیا مین نے
اُسکو مال پھیلا ہوا یعنے بہت لکھا ہی کہ اُسکے پاس ہزار دینار تو نقد تھے اور درمیان مکے اور طایف کے اونٹ گھوڑے سے بکریان پھیلی ہوئی بہت
تھین اور باغ اور اسباب لونڈی اور غلام بیشمار رکھتے وَّبَنِیْنَ شُهُوْدًا اور دئیے مین نے اُسکو بیٹے حاضر ہونے والے ساتھ اُسکے مکے مین بیٹے
واسطے کسب کرنے وجہ معاش کے محتاج سفر کے نہ تھے ہمیشہ اُسکے پاس حاضر تھے لکھا ہی کہ اُسکے دس بیٹے تھے اُنمین سے خالد اور عمارہ اور ہشام رضی اللہ عنہم
ایمان لائے تھے وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِیْدًا اور بچھا دیا مین نے واسطے اُسکے بچھونا جاہ و ریاست کا یا سنوارے مین نے کام اُسکے سنوار کر ثُمَّ یَطْمَعُ
اَنْ اَزِیْدَ پھر طمع رکھتا ہی یہہ کہ زیادہ کرون مین عطیات اپنی اُسکے حق مین كَلَّا ہرگز نہ کرونگا مین ایسا اور نعمتین اپنی اُسپر زیادہ نہ پہنچاونگا
اِنَّهٗ كَانَ لِاٰیٰتِنَا عَنِیْدًا تحقیق وہ ہی واسطے آیتون کلام ہمارے کے عناد کرنیوالا اور نسبت سحر دینے والا لکھا ہی کہ بعد نزول آیت کے مال
اُسکا جاتا رہا فرزند اُسکے اُس سے پھر گئے بعضے مرگئے وہ محتاج ہو گیا سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا شتاب چڑہاؤنگا مین اُسکو صعود پر کہ وہ پہاڑ ہی
آگ کا ستر برس مین اُسکی چوٹی تک پہنچتے ہین اور وہان تک پہنچتے ہی نیچے گر پڑتے ہین تبیان مین لکھا ہی کہ تکلیف دونگا مین اُسکو صعود کی اور صعود
یعنے چڑہنے کی اوپر صعود کے کہ ایک میل ہی دوزخ مین اُسپر کوئی چڑہہ نہین سکتا زنجیرین آتشین باندھکر آگے سے کہینچتے ہین پیچھے سے گرز آگ کے
مار کر چڑہاتے ہین اور یہہ وعید شدید واسطے ولید پلید کے اسواسطے ہی کہ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ تحقیق اُسنے فکر کی کہ کیا طعن کرون قرآن پر اور اندازہ
کیا سمجھ لیجئے کہ پہلے لکھہ آئے ہین ہم کہ ولید پلید نے تعریف قرآن شریف کی کی اور جب قریش نے ملامت کی تو کہا تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مجنون
کہتے ہو اور یقین جانتے ہو کہ عقل اُنکی کامل ہی اور خیال باندھتے ہو کہ وہ کاہن ہین اور کوئی کہانت کی بات اُنمین نہین ہی اور گمان کرتے ہو
تم کہ وہ کاذب ہین اور وہ ہرگز کسی بات مین جھوٹھ نہین بولتے اور نسبت کرتے ہو تم اُنکو طرف شاعری کے اور کلام اُنکا شعر نہین ہی قریش نے سنکر کہا کہ
تو فکر کر کہ اُنکو کیا کہین اور اُنکے کلام کو کیا ٹھہرا دین ولید پلید نے فکر کی اور خیال باندہا فَقُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ پس مارا جائیو یا لعنت کیا
جائیو کیونکر اندازہ کیا ثُمَّ قُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ پھر مارا جائیو یا لعنت کیا جائیو کیونکر اندازہ کیا ثُمَّ نَظَرَ پھر نظر کیا بیچ امر قرآن شریف کے
دوسری بار ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ پھر مُنہ بُرا بنا لیا اسواسطے کہ طعن کی جگہہ نپائی اُسمین اور تیوری چڑہالی کراہت سے یا ہنسا اور یا نظر کی طرف
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ترش رو ہوا ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ پھر مُنہ پھیر لیا حق سے یا پیغمبر سے اور گردن کشی کی متابعت اُسکی سے
فَقَالَ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ یُّؤْثَرُ پس کہا نہین یہہ جو محمد کہتے ہین مگر جادو ہی کہ نقل کیا جاتا ہی اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ نہین یہہ مگر بات
آدمی کی یعنے ابا فکیہہ اور جبر اور یسار کی سَاُصْلِیْهِ سَقَرَ شتاب داخل کرونگا مین ولید پلید کو بیچ سقر کے کہ پانچوین درکے کا دوزخ کے نام
ہی وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ اور کیا جانے تو کہ کیا ہی سقر لَا تُبْقِیْ وَلَا تَذَرُ نہ باقی رکھے اور نہ چھوڑے یعنے دوزخ گوشت پوست رگ
ریشہ بال پٹھہ ہڈی چربی سب جلا دیگی کچھہ باقی نچھوڑیگی پھر حق تعالی نئے اعضا بنا دیگا پھر بھی نچھوڑیگی کہ دوسری بار نہ جلاوے

لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ جلا کر سیاہ کر دینے والی ہی واسطے چمڑے کافرون کے عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ اوپر اُس آگ کے انیس فرشتے ہین یا انیس گروہ
فرشتون کے مسلط ہین تبیان مین براء ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ ایک گروہ نے یہودیون کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے پوچھا کہ خزینہ دوزخ کتنے ہین آپنے دو بار دونون ہاتھون کی انگلیان اٹھائین اور دوسری بار مین انگوٹھے کو بند کیا یہہ آیت اوپر
تصدیق قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نازل ہوئی اور یہود نے بھی مسلم رکھا اس قول کو کہ مطابق توریت کے ہی اور اس عدد
کی تحقیق مین تفسیر والون نے بہت تکلف کئے ہین ایک یہہ بھی کہا ہی کہ اکثر احاد کے نو ہین اور اقل عشرات کے دس ہین پس یہہ عدد
جامع ہین اکثر قلیل کو اور اقل کثیر کو اور حدیث مین وارد ہی کہ بعد نزول اس آیت کے ابوجہل نے کہا ای معشر قریش نگہبان دوزخ کے انیس سے
زیادہ نہین کیا ہم دس دس ایک ایک کو نہ گھیر سکینگے ابو الاسد بن کلاہ نے کہا کہ سترہ کو تو مین کفایت کرونگا دس کو پشت سے سات کو
شکم سے باقی سے دو کو تم دور کیجو اور ایک روایت مین ہی کہ کہا مین تمھارے سامنے پل صراط پر گذرونگا دس کو دست راست سے نو کو دست چپ سے
دفع کر دونگا سلامت بہشت مین چلا جاؤنگا یہہ آیت حق تعالی نے نازل کی کہ وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً اور نہین کئے ہمنے داروغے
دوزخ کے مگر فرشتے کہ بہت قوی پیدائش ہی انکی معالم مین لکھا ہی کہ رئیس خزنہ دوزخ کا مالک ہی اسکے ساتھ اٹھارہ فرشتے ہین آنکھین انکی بجلی کیطرح
چمکتی ہین دانت انکے حصار کی شکل بلند مستحکم ہین شعلے آگ کے منہ سے نکلتے ہین درمیان دونون شانون کے مسافت سیر یکسالہ ہی ایک فرشتہ ستر
ہزار کافرون کو جس کنارے سے چاہے دوزخ مین ڈالدے ذکر ان فرشتون کا ابو الاسد ابن کلاہ الجمحی کی بات رد کرتا ہی کہ وہ کہتا ہی کہ مین سب کو
کفایت کرونگا یہہ نہین سمجھتا کہ وہ آدمی نہین ہین بلکہ فرشتے ہین تمام آدمی انکے دیکھنے کی طاقت نہین رکھتے مقاومت کا کیا دخل ہی وَمَا جَعَلْنَا
عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا اور نہین کی ہمنے گنتی ان انیس کی مگر عدد انکا کہ سبب فتنہ اور گمراہی کا ہووے واسطے ان لوگون کے کہ کافر ہوئے یعنے بعید
سمجھین اور ہنسین کہ انیس تن کسطرح کڑوڑون آدمیون اور جنون کو عذاب کرینگے لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا تو کہ
یقین کر لیوین وہ لوگ کہ دیئے گئے ہین کتاب قرآن شریف مقرر سچا کہنیوالا توریت کا ہی اور زیادہ ہووین وہ لوگ جو ایمان لائے ہین ایمان مین بسبب
اسکے یا تصدیق اہل کتاب کے وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ اور نہ شک لاوین وہ لوگ کہ دیئے گئے ہین کتاب توریت اور
ایمان والے مسلمان اُس عدد کے وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا اور تو کہ کہین وہ لوگ جو بیچ دلون انکے
بیماری ہی شک اور نفاق کی اور کہین کافر کیا ارادہ کیا اللہ نے ساتھ اس عدد کے كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ اسی طرح گمراہ کرتا ہی
خدا جسے چاہے اور ہدایت کرتا ہی جسے چاہے ابوجہل نے کہا ای معشر قریش اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم انیس یار اور مددگار زیادہ نہین رکھتے حق تعالے
نے یہہ آیت نازل کی کہ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ اور نہین جانتا لشکر پروردگار تیرے کا کہ فرشتے ہین مددگار پیغمبرون اسکے کے
مگر وہی کہ عالم جمیع معلومات کا ہی وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ اور نہین یہہ سقر یا عدد خزنہ دوزخ یا قیامت یا یہہ سورہ مگر نصیحت واسطے
آدمی کے كَلَّا ہرگز نہین یون کہ انکار سقر کا کرے وَالْقَمَرِ قسم ہی چاند کی کہ شناخت اوقات کی اور بدست کامون کی اسپر مقرر رکھی ہی وَ
اللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ اور قسم رات کی جب پیٹھ پھیرے یعنے جاوے اور دن آوے یہہ قرأت حفص کی ہی کہ ادبر بصیغہ ماضی پڑھا ہی ادبار سے اور
اذ کو بغیر الف کے پڑھا ہی اور اورون کی قرأت اذا دبر ہی یعنے رات جب آوے اور دن جاوے وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ اور قسم ہی صبح کی جب روشن
ہووے یا روشن کرے عالم کو إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ تحقیق درکہ سقر کا ملا ہوا ہی ساتھ ایک درکے بڑے درکون دوزخ کے نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ ڈرانیوالا
واسطے آدمیون کے لباب مین ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہی کہ تم نذیر اللبشر یعنے اٹھ ڈرانیوالا واسطے لوگون کے کہ تیری نصیحت

سنگ گناہ بیچین یا پیچھے رہیں لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ لمن شاء بدل ہی بشر سے یعنے تو ڈرانیوالا ہی اور بقول اول دوزخ ڈرانیوالی ہی واسطے اُس
شخص کے کہ چاہے تم مین سے یہہ کہ آگے بڑھے نیکی اور طاعت مین یا پیچھے رہے شر اور معصیت سے یعنے سب گروہون کو نصیحت دینے والا ہی كُلُّ نَفْسٍ
بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ہر ایک جی ساتھ اُس چیز کے کہ کمایا ہی اعمال اپنے سے گرو مین ہی یعنے دوزخ مین گرفتار ہی
اور محبوس فی النار ہی مگر اصحاب دست راست کے کہ وہ قیدی نہین ہین بسبب گناہون اپنون کے کہ گناہ ہین اُنکی بخشی گئی ہین اور بعضون نے
کہا ہی کہ داہنی طرف والون سے یہان مراد اطفال مومنان ہین یا فرشتے ہین فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ الْمُجْرِمِينَ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ بیچ
بہشتون کے ہونگے بالاخانون پر بیٹھے ہوے دیکھہ کر دوزخ مین پوچھینگے گنہگارون سے کہ کونسی چیز نے لایا تمکو بیچ دوزخ کے قَالُوا لَمْ نَكُ
مِنَ الْمُصَلِّينَ وہ کہینگے جواب مین کہ نہ تھے ہم نماز پڑھنے والون مین سے دنیا مین یعنے اعتقاد اسکے فرضیت کا نہین رکھتے تھے وَلَمْ نَكُ
نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ اور نہ تھے ہم کھانا کھلاتے مسکین کو زکوٰۃ کے مال مین سے وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ اور تھے ہم بحث کرتے بیچ نشان
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بحث کرنیوالون کے وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ اور تھے ہم جھٹلاتے روز جزا کو اور باور نہین کرتے تھے
حَتَّى أَتَانَا الْيَقِينُ یہانتک کہ آئی ہمکو موت اور اسی حال پر مرگئے ہم فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ پس نہ نفع دیگی اُنکو شفاعت
شفاعت کرنیوالونکی اُس تقدیر پر کہ وہ شفاعت کرین اور یہہ خود محال ہی فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ پس کیا ہی واسطے اُنکے
کہ پھرتے ہین اس نصیحت سے یا قرآن سے منہ پھیرتے ہین كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُسْتَنْفِرَةٌ گویا کہ وہ گدہے ہین بھڑکے ہوے فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ بھاگ گئے
ہین شیر سے یا جو کہ پھندا ہی پھندا ڈالنے سے یا مردم تیرانداز شکاری یا للکار سے یعنے جیسے گدہے بھاگ گئے ہین اُن چیزون سے ایسے ہی یہہ آواز قرآن شریف سے بھاگتے
ہین کلبی سے منقول ہی کہ مشرکون نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمین یہہ بات پہنچی ہی کہ جو کوئی بنی اسرائیل مین گناہ کرتا تھا صبح کو کاغذ لکھا ہوا پاتا
تھا اسمین گناہ اُسکا اور کفارہ اسکا لکھا ہوتا تھا ہمارے واسطے بھی ایسی ہی خبر لاؤ یا کہتے تھے کہ ہم تمپر ایمان نہین لاوینگے جب تک کہ ہمارے
ہر ایک کے نام پر ایک کتاب آسمان سے نہ لاؤ تم اور اسمین لکھا ہو کہ یہہ نامہ ہی اللہ کیطرف سے فلانے کے نام پر جاتا کہ متابعت کرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ
آیت نازل ہوئی کہ یہہ بھاگتے ہین ہمارے کلام سننے سے اور ایمان اُسپر نہین لاتے بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِنْهُمْ أَنْ يُؤْتَى صُحُفًا مُنَشَّرَةً بلکہ ارادہ
کرتا ہی ہر ایک مرد انمین سے یہہ کہ دیا جاوے نامہ کھلا ہوا اور اسمین لکھا ہو کہ ای فلانے پیروی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کر كَلَّا ہرگز نہ دینگے
اُنکو یہہ نامہ اور اگر دیوین بھی اُنکو تو بھی یہہ ایمان نہین لاینگے پس اعراض اُنکا نہ دینے نامون کے نہین بَلْ لَا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ بلکہ نہین ڈرتے عذاب
آخرت سے كَلَّا ہرگز نہین یون جو یہہ سمجھتے ہین قرآن شریف کی شان مین کہ سحر ہی یا قول بشر ہی إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ تحقیق قرآن شریف نصیحت ہی فَمَنْ
شَاءَ ذَكَرَهُ پس جو کوئی چاہے یاد کرے اسے اور نصیحت پکڑے وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ اور نہین یاد کرتے اُسکو مگر یہہ کہ چاہے اللہ کہ یاد کرے هُوَ أَهْلُ
التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ وہی ہی لایق اسکے کہ اُس سے ڈرین اور لایق بخشش کرنیکے ڈرنیوالون پر سورۃ قیامت مکی ہی چالیس آیتین ہین بقول کوفی اور انتالیس
ہین بقول حجازی اور بصری اور شامی اور ایک آیت مین خلاف ہی لتعجل بہ اور ایک کم دوسو کلمے ہین اور چھہ سو پچاس اور دو حرف ہین اور دو رکوع ہین ا
لا اقسم فلا صدق اور تواصل اسکی ظاہر ہی اور تطبیق اسکی ساتھ سورۃ مدثر کے یہہ ہی کہ دونون سورتین متضمن اور مشتمل ہین احوال قیامت پر

سورۃ القیامۃ مکیۃ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وھی اربعون آیۃ

لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ البتہ قسم کھاتا ہون مین ساتھ دن قیامت کے یہان لا زائد ہی اور لانا نفی کا فعل قسم پر واسطے تاکید کے آتا ہی وَلَا أُقْسِمُ
بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ اور البتہ قسم کھاتا ہون مین ساتھ جان ملامت کرنیوالی کے مراد اس سے نفس متقیہ ہی کہ نفس مقصرہ کو ملامت کرتا ہی تقصیر طاعت

ع الثلثۃ

عبادت پر زیادہ نفس ہی کہ اپنے آپکو ملامت کرتا رہتا ہی اپنی تقصیروں پر اگرچہ کوشش عبادتوں میں بہت کرتا ہی یا نفس مطمئنہ ہی کہ ہمیشہ نفس امارہ کو ملامت کرتا ہی
جواب قسم کا یہہ ہی کہ تم اٹھائے جاوگے قیامت کو لکھا ہی کہ عدی بن ربیعہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے احوال قیامت کا پوچھا پھر سنکر کہا کہ اگر
اُسدن کو معائنہ کرینگے ہم تو بھی باور نہیں کرینگے کہ یہہ استخوانہائے متفرقہ باہم مجتمع ہوں یہہ آیت نازل ہوئی کہ أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُ کیا گمان
کرتا ہی آدمی یعنے عدی یہہ کہ ہرگز نہ جمع کرینگے ہم استخوانہائے پراگندہ کو اسکی ضمیر راجع اسکے نفس کیطرف ہی یہہ عظام قالب اسکا ہی بَلَىٰ قَادِرِينَ عَلَىٰ أَن
نُّسَوِّيَ بَنَانَهُ کیوں نہیں بلکہ قدرت رکھتے ہیں ہم اوپر اسکے کہ درست کریں ہم پوری اسکی جب ایسی نازک لطیف چیز کو جمع کر دینگے تو استخوانہائے
بزرگ کا جمع کرنا کیا دشوار ہی بَلْ يُرِيدُ الْإِنسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ بلکہ ارادہ کرتا ہی عدی یا جنس آدمی تو کہ جھوٹھ کہے ساتھ اس چیز کے کہ اسکے روبرو ہی مراد یعنے
اور قیامت آنی اور حساب ہی يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ پوچھتا ہی ہنسی سے کبتک ہوگا دن قیامت کا فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ پس جسوقت
پتھرا جاوینگی آنکھیں اور بے نور ہو جاویگا چاند اور اکٹھا کیا جاویگا سورج اور چاند یعنے انکو جمع کر کر دریا میں پھینک دینگے يَقُولُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ
أَيْنَ الْمَفَرُّ کہیگا آدمی یعنے قیامت کا جھٹلانیوالا اسدن کہاں ہی جگہ بھاگنے کی كَلَّا ہرگز نہیں یعنی کہ بھاگنے کی جگہ انکو اسدن ملیگی لَا وَزَرَ نہیں جائے پناہ
کافروں کو إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ طرف پروردگار تیرے ہی اسدن جگہ قرار کی سب خلق کے یعنے اسکے حکم سے ہی اور وہی مقرر کریگا مقر ہر ایک کا کسیکا بہشت میں
کیسکا دوزخ میں يُنَبَّأُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ خبر دیا جاویگا آدمی اسدن ساتھ اس چیز کے کہ آگے بھیجا ہی اعمال سے اور پیچھے چھوڑا ہی اموال سے شیخ الاسلام نے فرمایا ہی
کہ گناہ آگے بھیجے تو نے ساتھ جرأت کے اور مال پیچھے چھوڑا ساتھ حسرت کے گناہ کو توبہ کرکر تھام کہ نیست ہوجاوے اور مال کو صدقہ دیکر آگے بھیج تاکہ وہاں کام آوے کہ توبہ سے گناہ کچھ باقی نہ رہ
کہیں جانا بدر گر معبود نہ اور کچھ نذر کو بھی یہاں سے لیجا یعنے یہاں مال دے براہ خدا یہاں جو دیگا سو وہاں پاویگا نہ رکھیگا تو ساتھ جاویگا اور جو رکھیگا تو رہیگا یہیں تو کہیں کا مال ہوگا
ساتھ لینا جو مال ہی منظور تو اسے اپنے پاس گر دور نہ صرف کر مصرف بجا میں اسے یعنے دے تو راہ خدا میں اسے [illegible] یہی سخن کہ یادش بخیر وہاں انکی ہی داد
بَلِ الْإِنسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ بلکہ آدمی اوپر نفس اپنے کے دیکھنے والا ہی ہر فرد ایک ہی اپنے احوال کا گواہ اپنے افعال و اقوال کا وَلَوْ أَلْقَىٰ مَعَاذِيرَهُ اور اگرچہ ڈالدے عذر اپنے
ہر چند اپنے گناہوں پر عذر لاوے اور حیلے اٹھاوے لیکن اپنے گناہ کا گواہ ہی اور عذر دروغ اور حیلہ بے فروغ اپنے آپ جانتا ہی فریب ہی عذر اور عبث ہی حیلہ انکے کہتا ہی یہہ بلا ہو میں جانتا ہوں تو جانتا
تو جانتا ہی کہ جانتا ہوں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جبرئیل جب جناب سید انام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام پر وحی پڑھتے تھے آپ انکے
ساتھ پڑھنے لگتے تھے کہ بھول نجاوں یہہ آیت آئی لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ مت ہلا ساتھ قرآن مجید کے زبان اپنی کو پہلے فارغ ہونے
جبرئیل کے اور تمام ہونے وحی رب جلیل کے تو کہ جلدی کرے ساتھ حفظ کرنے اسکے إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ تحقیق ہمارے ذمے پر ہی
اکٹھا کرنا اسکا بیچ دل تیرے کے تو کہ یاد رکھے تو اور پر ذمے ہمارے ہی ثابت رکھنا قرأت اسکیکا اوپر زبان تیری کے فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ
پس جسوقت پڑھیں ہم قرآن کو زبان جبرئیل سے اور پڑھے یعنے جبرئیل ہمارے حکم سے پڑھے پس پیروی کر پڑھنے ہمارے کی اور تامل کر آئیں ثُمَّ
إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ پھر تحقیق ہمپر ہی بیان کرنا اسکا یعنے جو مشکلیں ہوں اسمیں اسکو تجھپر ظاہر کر دینا كَلَّا ہرگز نہیں یوں ہی
اے آدمیو کہ گمان کرتے ہو افسوس ہی بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ بلکہ دوست رکھتے ہو تم دنیا جلد جانے والی کو وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ
اور چھوڑ دیتے ہو تم آخرت رہنے والی کو اور معاملہ برعکس چاہیئے کہ چیز پائندہ کو اختیار کرو اور روندہ کو چھوڑو
وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ کتنے منہہ اسدن قیامت کے تازے اور چمکتے ہوں گے یعنے انبیا کے اولیا کے
مومنوں کے طرف پروردگار اپنے کے دیکھنے والے بے پردہ اور بے حجاب ابن عمر نے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فروتر
اہل بہشت وہ ہی کہ جو نظر کرے اپنے باغوں اور نعمتوں اور حوروں اور خدمتگاروں کو تو ہزار سالہ راہ تک دیکھے اور گرامی تر نزدیک خدا کے وہ شخص ہی کہ نظر کرے بوجہ اللہ بامداد و

سشبانگاہ اور مراد صبح اور شام سے مقدار اسکا ہی پہر یہہ آیت پڑہی وجوہ یومئذ ناضرة الی ربہا ناظرة لکہا ہی کہ اوراد ہر ایک استاد کی یہہ ہی اللہم انی
اسالک النظر الی وجہک الکریم لطف آرزو سے عاشقان دیدار ہی ؏ دیدبانان جز انصیں کیا کام رہی ؏ جنت انکی جلوہ ہا یار ہی ؏ دوزخ انکی فرقت دلدار ہی
ووجوہ یومئذ باسرة تظن ان یفعل بہا فاقرة اور کتنے منہ اسدن ترش اور تاریک ہونگے یعنے منافقوں اور کافروں کے گمان کریگا تو ای مخاطب
یا گمان کریگا وہ نفس یعنے جانیگا یہہ کہ لیجاویگی ساتھہ اسکے بلا اور رنج کہ مہرے پیٹھہ کے اسکے توڑے یہہ کنایہ نزول عذاب الیم سے ہی کہ اسپر ہوگا اور بقول صاحب
وہ بلا حجاب اور پردہ ہی دیدار پروردگار سے فرد تیر فراق سے زاید کوئی بلا ہی نہیں ؏ یہہ وہ مرض ہی کہ جسکی کوئی دوا ہی نہیں کلا ہرگز نہیں لوں کہ
دل دنیا پر رکھے اور آخرت سے غافل رہے جب اذا بلغت التراقی وقیل من راق جسوقت کہ پہنچے روح استخوانہاے سینہ و گردن کو اور کہا جاوے یعنے
جسکو کہ یہہ حالت نزع ہو اسکے اقربا یا فرشتے کہیں کون ہی جہاڑنے پہونکنے والا وظن انہ الفراق اور یقین جانے وہ نزع والا یہہ کہ جو اسپر نازل ہی
جدائی ہی دنیا سے اور اقربا احباب سے والتفت الساق بالساق اور لپٹ جاوے ایک پنڈلی اس نزع والے کی دوسری پنڈلی سے یعنے بوجہ مرگ سے لپٹ جاوے
اور حرکت نرہے یا جمع ہو شدت موت کی ساتھہ شدت آخرت کے ایک ساق موت ہی ایک ساق آخرت الی ربک یومئذ ن المساق طرف پروردگار
تیرے کے ہی اسدن چلنا سب کو لکہا ہی ابوجہل نا اہل کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال عداوت تھی اسکے شان میں یہہ آیت نازل ہوئی کہ فلا صدق
ولا صلی پس نہ سچ جانا اور نہ تصدیق کی ابوجہل نا اہل نے قرآن شریف کی یا نہ صدقہ دیا وہ جو واجب تھا مال میں سے دنیا اور نہ پیروی کی پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کی یا نماز نہ پڑہی واسطے خدا کے ولکن کذب وتولی اور لیکن جھٹلایا اور منہہ پہیر لیا راہ حق سے ثم ذہب الی اہلہ
یتمطی پہر گیا طرف لوگوں اپنے کے اکڑتا ہوا کہ میں نے ایسا کام کیا یعنے جھٹلایا اور منہہ پہیرا اولی لک فاولی ثم اولی لک فاولی سزاوار ہی تجہکو
ای ابوجہل نا اہل مرگ سخت پہر سزاوار ہی تجہکو عذاب دردناک قبر میں پہر سزاوار ہی تجہکو ہول قیامت میں پہر سزاوار ہی تجہکو ہمیشہ رہنا دوزخ میں لکہا ہی بعد نزول
اس آیت کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل نا اہل کو بطحا کے ملکے میں دیکہا دامن پکڑکر اسکا فرمایا اولی لک فاولی ثم اولی لک فاولی
اسنے کہا مجہے ڈراتا ہی تو ای محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور بعضے علما نے اولی کے معنی ویل کہی ہی یعنے وائے ہی تجہکو حق تعالے نے بار بار
واسطے تاکید کے ابوجہل نا اہل کو کہا کہ وائے ہی تجہکو ایحسب الانسان ان یترک سدی کیا گمان کرتا ہی آدمی یہہ کہ چہوڑا جاوے بیکار اور معطل کہ دنیا میں
مکلف نہو اور عقبی میں مبعوث نہو الم یک نطفة من منی یمنی کیا نتہا آدمی بوند پانی کی منی میں کی ہوتی سے بیچ رحم کے ثم کان علقة
فخلق فسوی پہر تہا لہو ہوا پس حق تعالے نے پیدا کیا اعضا اجزا اسکے پس درست کی صورت اسکی اور روح اسمیں پہونکی فجعل منہ الزوجین
الذکر والانثی پہر کیا منی سے دو جوڑے نر اور مادہ الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی کیا نہیں یہہ شخص جسنے یہہ پیدا کیا
قدرت والا اوپر اسکے کہ زندہ کرے مردوں کو حدیث شریف میں آیا ہی کہ اس سورہ کے پڑہنے کے بعد بولا چاہیے بلی اور ایک روایت میں ہی سبحانک
اللہم بلی اور بعضے بزرگوں سے منقول ہی کہ یہہ پڑہے بل سبحان ربی الاعلی ؏ سورۂ دہر نزدیک بعضوں کے مکی ہی اور بعضوں کے نزدیک مدنی اور بعضے
کہتے ہیں کہ مدنی دونوں ہی کچھہ آیتیں اسکی مکے میں نازل ہوئی ہیں کچھہ مدینے میں اور اکتیس آیتیں ہیں بیچ خلاف اور دوسو تینتالیس کلمے ہیں ایک ہزار تین سو
حرف ہیں اور دو رکوع ہیں بل انی انا نحن ۲ رو فواصل اسکی ہیں و نظم اسکی ساتھہ سورۂ قیامت کے یہہ ہی کہ اختتام اسکا ساتھہ ذکر ابتداے
خلقت آدمی کے کہ نطفہ سے ہی واقع تہا سو اس سورۂ دہر کا بہی افتتاح اس سے فرمایا

سورة الدهر مكية وهي احدى وثلثون اية بسم الله الرحمن الرحيم

هل اتى على الانسان حين من الدهر لم يكن شيئا مذكورا کیا آیا ہی یہہ استفہام تقریری ہی یعنے تحقیق آیا ہی اوپر آدم علیہ السلام کے ایکوقت

زمانے مین ہے کہ آدمی نہین تھی کچھہ چیز یاد کی گئی یعنے چالیس سال درمیان مکے اور طائف کے پڑے تھے پہلے روح پھونکنے سے کوئی نہین کہتا تھا کہ یہہ انسان ہین
اور کوئی نہین سمجھتا تھا کہ نام انکا کیا ہی اور فائدہ انکے پیدا کرنے مین کیا ہی یہہ نہین جانتے تھے کہ استادِ قدرت آئینہ بناتا ہی کہ مظہر اشعۂ فانحۂ غیب ہو اور قصص
مراتب ظہور سکے اور رتبۂ خلافت کبری سکے سزاوار الابت اعظم یہہ وہ آئینہ ہی جس سے کہ نمایان ہی جمال رب وہ جمال ایک نہین جس سے چھپتا جاگ مین کمال
خاک سے معجز افلاک ہی ہو ویگا نکتہ رزکا دریاک ہی ہو ویگا علت غائی عالم کا ہی حامل یہی نقص مت اسمین نکالو یہہ بڑا کامل ہی إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ
مِنْ نُطْفَةٍ تحقیق پیدا کیا ہی ہمنے آدمیون کو کہ اولاد اسکی ہین ایک بوند منی کی سے اور منی مرد وزن کی جو مختلف الاجزا ہی رقت مین قوام مین جیسے مین سواسطے
نطفہ کو باوجودیکہ مفرد تھا ساتھہ جمع کے صفت فرمایا أَمْشَاجٍ الیسی منی کہ ملی ہوئی ہی یا مراد اس سے رنگ ہین کہ منی مرد کی سفید ہوتی ہی اور زن زرد پھر
دونون مل جل سکے سبز ہو جاتے ہین یا امشاج کی معنی اطوار کی ہین یعنے وہ نطفہ بہت طور بدلتا ہی علقہ ہوتا ہی پھر مضغہ ہوتا ہی پھر عظام پھر لحم تا آخر خلقت حاصل
یہہ ہی کہ بر تقدیر بر انسان کو پیدا کیا ہمنے اور ساتھہ امر و نہی سکے نَبْتَلِيهِ آزمایش کیا چاہتے ہین ہم اسکو فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا پس کیا ہمنے اسکو
سننے والا دیکھنے والا تاکہ ممکن ہو مشاہدہ دلائل اور استماع آیات سے إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ تحقیق دکھلائی ہمنے اسکو راہ سیدھی دلائل قدرت قائم کر کر اور
آیتین نازل کر کر تو کہ ہو إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا یا شکر کرنے والا یعنے مومن سعید اور یا کفر کرنے والا یعنے کافر شقی إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلَ وَأَغْلَالًا
وَسَعِيرًا تحقیق تیار کی ہین ہمنے واسطے کافرون کے زنجیرین کہ انسے باندھہ کر دوزخ کی طرف کھینچین اور طوق انکی گردنون مین ڈالین اور آگ جلانے والی کہ انمین ہمیشہ
جلین إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا تحقیق نیک کار یعنے مومن فرمانبردار پئینگے آخرت مین ایک پیالہ سے کہ ہی ملونی اسکی کافور کی
یعنے انمین کافور ملاوینگے تاکہ سرد اور خوشبو ہو جاوے اور یہہ بھی لکھا ہی مفسرین نے کہ بہشت مین ایک نہر ہی خوشبو اور سفید واسطے مشابہت کافور کے
اسکا یہہ نام فرمایا ہی اور موئد اسی قول کا ہی کہ بدل کافور سے کہا ہی کہ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا کافور چشمہ ہی کہ پیتے ہین اسمین بندے
خدا کے چیر لیجاتے ہین اس چشمہ کو جس جگہہ چاہتے ہین لیجا لکھا ہی کہ ایکدن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے حسنین بیمار تھے
آپنے حضرت علی اور فاطمہ کو فرمایا کہ کچھہ اللہ کی نذر مانو کہ انکو شفا ہو انھون نے تین روزے ماننے حق تعالے نے شفا بخشی پھر انھون نے روزہ رکھا اور جو قرض لیکر افطار
کے واسطے روٹی پکائی شام کو چاہتے تھے کہ افطار کرین ایک مسکین نے دروازے پر سے سوال کیا کہ ای اہل بیت نبوت مسکین مسلمان ہون مجھے کچھہ دو کہ حق تعالی
تمہین اسکے عوض بہشت کی نعمتین دے انھون نے وہ روٹیان مسکین کے حوالے کی پانی سے روزہ افطار کر کر دوسرے روز پھر روزہ رکھا وقت شام کے پھر ایک
یتیم نے آکر سوال کیا جو کچھہ افطار کے واسطے رکھا تھا اسکو دیا تیسرا روزہ بھی فقط پانی ہی پی کر رکھا جب آفتاب غروب ہوا اور افطار کرنے لگے ایک قیدی
نے آکر سوال کیا پھر وہ کھانا سب کا سب اسکے حوالے کیا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا پورا
کرتے ہین نذر اور منت کو اور ڈرتے ہین اس دن سے کہ ہی برائی اسکی پھیل جانیوالی سب پر وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا اور کھلاتے
ہین کھانا اوپر محبت اللہ کے یا اوپر محبت طعام کے کہ خود بھوکے ہے اور آپ نہین کھاتے اور کھلاتے ہین مسکین کو اور یتیم کو اور قیدیون کو کہ کفار پکڑ سے آتے ہین
حدیث شریف مین ہی کہ جو قیدی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس لاتے انکو کسی مسلمان کے سپرد کر دیتے تھے تاکہ اسے مبارک جس بات پر قرار پکڑے سے وہ معاملہ
فرماوین لیکن کہہ دیتے تھے کہ احسان اسکے ساتھہ کرنا اچھا ہی اور بعضے علما کہتے ہین کہ بندیوان فقیر جو حق پر قید ہون چنانچہ لونڈی غلام اور امامراہ بھی حکم اسیر
رکھتی ہی انسے بھی احسان کیا چاہیے اور یہہ کھلانے والے انسان بمقال یا زبان حال سے کہتے ہین إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً
وَلَا شُكُورًا سوا اسکے نہین کہ کھلاتے ہین ہم تمکو یہہ طعام واسطے طلب رضا اور لقاے خدا کے نہین چاہتے ہم تم سے بدلا اور نہ شکر کرنا کیونکہ
احسان مین منت رکھنا اور توقع اجر کی کرنا ثواب گھٹاتا ہی إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا تحقیق ڈرتے ہین ہم پروردگار اپنے سے عذاب

اُسدن ترش سخت کے ہے یعنے منہ اُسدن ترش ہو جاوینگے شدت سے دہشت کے اور وہ دن سخت گرم ہوگا حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ قمطریر کیا ہی
فرمایا سبحان اللہ کیا سخت نام ہی روز قیامت کا اور وہ دن نام سے بھی زیادہ سخت تر ہی فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا پس
بچا لیا اُنکو اللہ تعالی نے برائی اُسدن کے سے اور ملائی اُنکو تازگی اور خوشی وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا اور بدلا دیا اُنکو بسبب اُسکے کہ صبر کرتے
ہین طاعت پر اور اجتناب کرتے ہین معصیت سے یا اوپر ایثار طعام کے بہشت کہ اُسکے میوے کھاوین اور کپڑے ریشمین پہنین مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآىِٕكِ
دراںحال کہ تکیہ کئے ہونگے بیچ بہشت کے اوپر تختون آراستہ کے لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا نہ دیکھینگے بیچ بہشت کے دھوپ اور نہ جاڑہ
ہوا بہشت کی معتدل ہوگی نہ زمستان اور نہ تابستان اتمین ہوگا کہ شدت حر و برد کے سے ایذا پاوین وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا
اور بدلا دینگے اُنکو ایک باغ کہ نزدیک ہوویگے اُنپر سایے اُسکے اور سایہ درختون اُسکے کے اور تابع کئے جاوینگے میوے اُسکے یعنے تابع کر دئے جاوینگے جب جی چاہیگا بہشتی کا توڑ کر کھالیگا کوئی منع نکریگا
وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ اور پھرائے جاتے ہین اوپر اونکے باسن چاندی کے اور آبخورے ہین شیشے کے قَوَارِيْرَا۠
مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا کہ بنائے ہوئے ہین چاندی کے صاف شفاف کہ وار پار نظر آتا ہی اندازہ کیا ہی ساقیون نے اُن ظرفون کو لائق سیری بہشتیون کے
اندازہ کرنا یعنے ہر ایک کے حوصلے کے موافق جام دینگے کہ اُسکو پی کر سیراب ہو جاوین اور جھک جاوین نہ زیادہ ہو نہ کم وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ
مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا اور پلائے جاوینگے بیچ بہشت کے پیالے یعنے شراب کہ ہی ملونی اونکی سونٹھ کی بہشت کی کیونکہ زنجبیل طرب آرندہ اور لذت بخشندہ ہی
عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا اور وہ زنجبیل چشمہ ہی بیچ بہشت کے نام رکھا جاتا ہی سلسبیل اور وہ جاری ہی اور جہان چاہین بہشتی لیجاوین
وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اور پھرینگے اوپر ابرار کے لڑکے گوشوارے رکھنے والے یا ہمیشہ رہنے والے اوپر حال طفولیت کے
اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا جسوقت دیکھیگا تو اُنکو اے نظارے والے گمان کریگا تو صفائی لون اور درخشندگی چہرے اُنکے سے موتی بکھرے
ہوئے سبب سے یعنے تر و تازہ کہ ہاتھ کسیکا اُنکو نہین لگا اور رونق اور آبداری مین اُنکے کچھ قصور نہین واقع ہوا وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا
كَبِيْرًا اور جسوقت دیکھا تو نے اُس جگہہ کو یعنے بہشت کو دیکھا تو نے نعمتون کو کہ تعریف اونکی بیان نہین ہوتی اور بادشاہی بڑی کو کہ بے
زوال ہی حدیث شریف مین ہی کہ ادنی بہشتی جو نگاہ کریگا ملک اپنا ہزار برس کی راہ دیکھیگا اور منتہا مملکت اپنی کا مشاہدہ کریگا جیسا کہ مبدا اُسکا ملاحظہ کرتا ہی
ایک قول یہہ ہی کہ ملک کبیر یہہ ہی کہ جو چاہیگا میسر ہوگا اور بعضون نے لکھا ہی کہ نعیم راحت اشباح ہی اور ملک کبیر دیدار ارواح اور نعیم ملاحظہ دار ہی اور ملک کبیر مشاہدہ دیدار
نظم ۔ اے بسا کارین دیدار ہی ۔ ہمہ از فنا الجار ثم الدار ہی ۔ گر نہ فردوس مین دیدار دوست ۔ نیست جنت فی الحقیقت دوزخ اوست عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ
خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ اور بہشتیون کے اوپر ہونگے کپڑے لاہی سبز اور نافتے کے وَحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ اور پہنائے جاوینگے کڑے چاندی
سے سمجھ لیجئے اور مقام پر فرمایا ہی یحلون فیہا من اساور من ذہب اسمین خدشہ کچھہ نہین جائز ہی اور طلائی اور نقرئی دونون ہون وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ
شَرَابًا طَهُوْرًا اور پلاویگا اُنکو پروردگار اُنکا شراب پاکیزہ یا پاک کرنیوالی غل و غش سے مقاتل نے کہا ہی طہور چشمہ ہی بہشت کے دروازے پر جو کوئی اُس
مین سے پیویگا حقد حسد اُسکے دل سے دور ہوگا اور کوئی صفت بد اُسمین نہ رہیگی اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ شراب پاک کریگی دلکو ما سوا اللہ سے یہانتک کہ لذت
پاویگا ساتھ لقائے الہی کے اور باقی رہیگا ساتھ لقا اوسکے کے مثنوی لقا با خدا ہی تمام العطا ۔ تمام العطا ہی لقا با خدا ۔ لقائے خدا ہی صفا در صفا
صفا در صفا ہی لقائے خدا ۔ سمجھ لیجئے کہ حوض کوثر بہشت مین خاص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہی چنانچہ سورۃ کوثر مین مذکور ہی اور
چار نہرین متقیون کے واسطے ہین آب کی شیر کی خمر کی عسل کی بیان اُنکا سورہ محمد مین ہی اور دو نہرین اہل خشیت کے واسطے ہین فیہما عینان تجریان
اور دو نہرین اصحاب یمین کے واسطے ہین فیہما عینان نضاختان یہہ چارون سورہ رحمان مین مذکور ہین اور ایک شراب رحیق ابرار کے واسطے

اور چشمہ تسنیم مقربون کے واسطے ہیہ دونو سورہ مطففین مین ہین اور نہرین اہل بیت کے واسطے ہین کافور اور زنجبیل جیسے سلسبیل سنتے ہین اور شراب طہور
بھی انہین کے واسطے ہی محققین اسکو شراب شہود کہتے ہین اسواسطے کہ پیتے ہی آئینہ دل لوامع انوار قدم سے روشن ہوجاتا ہی اور عکوس نقوش ازل
نظر آنے لگتا ہی فرد ایک قطرہ جسنے نوش کیا اس شراب کا چشمہ لعینہ وہ بنا آفتاب کا اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا تحقیق
کہ یہہ ہین واسطے تمہارے بدلہ تمہارے اعمال کا اور ہی تمہاری نیک کا موئین قدر دانی کی گئی اور پسند کی گئی اور لائق عوض دیئے گئے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ
الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا تحقیق ہم نے اتارا ہے اوپر تیرے قرآن اتارنا کر آہستہ آہستہ سورہ سورہ آیتہ آیتہ بمقتضائے حکمت فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا
پس صبر کر واسطے حکم پروردگار اپنے کے جو تبلیغ رسالت مین یا ہی یا جو حکم کیا ہی تیری فتح کا اور دشمنو کے ہلاک ہونے کا اور مت کہا مان انہین سے گنہگار اور کفر کرنیوالے کا جو گناہ
کیطرف بلاوے جیسے عتبہ کہ کہتا ہی تو اپنی دعوت سے توقف کر مین بیٹی اپنی تجھے دونگا اور جو کفر کی جانب تجھے بلاوے جیسے ولید بن مغیرہ کہ کہتا ہی تو دین بیتے آبا اختیار کر تجھے مین مال
دیکر تونگر کر دونگا انکا کہا مت مان وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا اور یاد کر نام پروردگار اپنے کا صبح اور شام فرد ذکر کر اسکا صبح تا شام یعنی رہ یاد کی مین اسکے
مدام وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا اور بعضے حصے رات کے پس سجدہ کر واسطے اسکے یعنی نماز پڑھ اور تسبیح کر واسطے خدا کے یعنی نماز پڑھ رات
بڑی یعنی تہجد سمجھ لیجئے کہ بعضون نے لکھا ہی کہ مراد بکرۃ سے نماز صبح ہی اور اصیلا سے نماز ظہر اور عصر اور ومن اللیل سے نماز مغرب اور عشا یعنی ان پانچون نمازونکی مداو
کر اور سجہ لیلا طویلا سے اشتغال نماز تہجد ہی اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا تحقیق یہہ لوگ یعنی کفار مکہ دوست
رکھتے ہین جلدی کو یعنی دنیا کو کہ جلد جانیوالی ہی اور چھوڑ دیتے ہین پیچھے اپنے سے دن بھاری کو کہ قیامت ہے اوسکی طرف التفات نہین کرتے اور عمل
نیک واسطے بجا نہین لاتے نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ہمنے پیدا کیا ہم نے انکو آسانی سے اور مضبوط کئے ہین ہمنے بند اونکے
کہ رگ پٹھون سے اعضا باندھے ہین وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا اور جب چاہینگے ہم بدل ڈالینگے مانند انکے پیدا ایسی مین بدل ڈالنا حاصل
یہہ ہی کہ ان کافرونکو مارینگے ہم اور پھر نشأۃ ثانیہ مین مانند اسی صورت اور ہیئت کے جلاوینگے یا انکو جیسے گمراہ مارینگے ویسی ہی گمراہ اٹھاوینگے یہہ نہین کہ
کافر مارین اور مسلمان اٹھاوین جو حالت کفر پر مارینگے تو حالت کفر ہی پر اٹھاوینگے اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ تحقیق یہہ نصیحت ہی یعنی یہہ سورہ
عبرت ہی مسلمانونکو تاکہ اعمال نیک بجا لاوین اور جزا پاوین فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا پس جو کوئی چاہے پکڑ لے طرف رب پروردگار اپنے
راہ طاعت عبادت کی وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ اور نہین چاہتے تم کسی راہ کو مگر یہہ کہ چاہے خدا تعالی خواہش تمہاری کو اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
عَلِيْمًا حَكِيْمًا تحقیق اللہ تعالی ہی جاننے والا استعداد اور استحقاق ہر یک کی کو حکمت والا ہی جو کرتا ہی موافق حکمت کے کرتا ہی يُّدْخِلُ
مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ داخل کرتا ہی جسے چاہے بیچ رحمت اپنی کے ساتھ ہدایت اور توفیق کے یا بیچ بہشت کے ساتھ فضل اور کرم اپنے
کے وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا اور ظالمون مشرکونکو تیار کیا ہی واسطے انکے عذاب درد دینے والا قائم دائم سورہ مرسلات مکی ہی پچاس آیتین ہین
دو رکوع ہین والمرسلات ان المتقین اور فواصل اسکی عرہم لناعین اور نظم اس سورہ کا ساتھ سورہ دہر کے یہہ ہی کہ آخر اسکی مین ذکر قیامت تھا اول مین اسکے بھی ذکر قیامت آیا

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ خَمْسُوْنَ اٰيَةً

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا قسم ہی ان فرشتون کی کہ بھیجے گئے ہین ساتھ نیکی کے یعنے ساتھ امر اور نہی کے یا قسم ہی آیات قرآنی کہ بھیجی گئی ہین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
ساتھ نیکوئی کے یا قسم ہی ان بادون کی کہ چلتی ہین پے در پے فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا پھر قسم ہی فرشتونکی کہ سخت دوڑتے ہین سخت دوڑنا کر امتثال امر الہی مین یا قسم ہی
آیات کلام اللہ کی کہ سخت والے اور محو کرنیوالے احکام پہلون کے ہین اور ناسخ شریعتون اور دینون قدیمون کے یا قسم ہی بادون سخت چلنے والے کی واسطے عذاب
قوم کے وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا اور قسم ہی فرشتونکی کہ نشر کرنیوالے ہین شریعتونکے اور ظاہر کرنیوالے ہین کتابونکے ظاہر کرنا کر یا قسم ہی آیات قرآنی کی کہ اثار ہدایت

کیے تفسیر کرتے ہین واسطے خاص و عام کے یا قسم ہی باوں کی کہ نرم چلنے والی ہین واسطے راحت قوم کے فَالْفَارِقَاتِ فَرْقًا پھر قسم ہی فرشتونکی کہ جدا کرنیوالے ہین
حق اور باطل کو ایکدوسرے سے جدا کرنا کر یا قسم ہی آیات کلام ربانی کی کہ جدا کرنیوالے ہین خیر کو شر سے یا قسم ہی باوں کی کہ پراگندہ کرنیوالے ہین ابر کو فَالْمُلْقِيَاتِ ذِكْرًا
پھر قسم ہی فرشتونکی کہ ڈالنے والے ہین پیغمبرونکے جی کو یا قسم ہی آیات کلام یزدانی کی کہ القاے ذکر حق کرتے ہین درمیان عالم کے یا قسم ہی باوںکی کہ سبب ذکر حق
ہوتے ہین کیونکہ انکا چلنا دلالت قدرت الٰہی پر کرتا ہی اور موجب ذکر حق ہوتا ہی اور یہہ القاے ذکر عُذْرًا أَوْ نُذْرًا واسطے عذر دفع کرنے کے ہی اور ڈرانے کے ظالمون
کے اور جواب قسم کا یہہ ہی کہ إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَوَاقِعٌ سوا اسکے نہین کہ جو کچھہ وعدہ دیے جاتے ہو تم قیامت آنے کا اور جو چیزین کہ تعلق رکھتی ہین قیامت سے البتہ ہونیوالا
فَإِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ پس جسوقت کہ ستارے مٹا جاوینگے یعنے نور انکا لے لینگے وَإِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ اور جسوقت کہ آسمان شگافتہ ہوگا وَإِذَا الْجِبَالُ
نُسِفَتْ اور جسوقت پہاڑ اڑا دیے جاوینگے مقامون اپنون سے وَإِذَا الرُّسُلُ أُقِّتَتْ اور جسوقت رسول جمع کیے جاوینگے اُس میقات مین کہ مقرر کیا جاویگا جہان گواہی دینا انکو امتون
پر پھر پوچھینگے لِأَيِّ يَوْمٍ أُجِّلَتْ واسطے کس دن کے وعدہ دئی گئی تھین یہہ چیزین یعنے مٹنا ستارونکا اور پھٹنا آسمان کا اور اُڑنا پہاڑونکا پس جواب دیگا کہ لِيَوْمِ
الْفَصْلِ واسطے دن جدائی کے کہ آج ہی اور یہہ دن جدائی درمیان مومن اور کافر کے اور مطیع اور عاصی کے ہوگی یا واسطے دن حکم کرنیکے درمیان خلق کے وَمَا
أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ اور کس چیز نے دانا کیا تجھکو یعنے کیا جانے تو کیا ہی دن جدائی کا کیونکہ اسکو کوئی نہین جان سکتا وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ
خرابی ہی اُسدن جھٹلانیوالون کو کہ اُسدن کو جھٹلاتے ہین أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ کیا نہین ہلاک کیا ہمنے پہلونکو مثل قوم نوح اور عاد اور ثمود کے ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ
الْآخِرِينَ پھر پیچھے اُنکے چلاوینگے ہم پچھلونکو یعنے ہلاک کرینگے ہم پچھلونکو جو مانند انکے ہین جیسے کفار مکے کے كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ اسیطرح کرتے ہین
ہم ساتھہ گنہگارونکے وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ واسطے ہی اُسدن واسطے جھٹلانے والونکے أَلَمْ نَخْلُقْكُمْ مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ کیا نہین پیدا کیا ہمنے تمکو پانی
حقیر سے فَجَعَلْنَاهُ فِي قَرَارٍ مَكِينٍ پس نگاہ رکھا ہمنے اُس پانی کو بیچ ایک جگہہ مضبوط کے کہ رحم ہی إِلَىٰ قَدَرٍ مَعْلُومٍ ایکوقت معلوم تک کہ زمانہ
ولادت کا ہی فَقَدَرْنَا پس اندازہ کیا ہمنے اور قادر رہے ہم اوپر پیدا کرنے تمہارے کے فَنِعْمَ الْقَادِرُونَ پس اچھے ہین ہم اندازہ کرنیوالے اور قدرت والے
وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ بڑی بلا ہی اُسدن واسطے تکذیب کرنیوالون کے أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا کیا نہین کیا ہمنے زمین کو سمیٹنے والی زندو
اور مردونکو کہ زندونکو اپنی پشت پر سوار رکھتی ہی اور مردونکو اپنی پشت مین جگہہ دیتی ہی وَجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ شَامِخَاتٍ وَأَسْقَيْنَاكُمْ مَاءً فُرَاتًا اور پیدا کیے ہمنے
بیچ زمین کے پہاڑ بلند اور پلایا ہمنے تمکو پانی میٹھا پیاس بجھانیوالا ساتھہ پیدا کرنے چشمونکے زمین مین فَوَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ وادی جہنم ہی اُسدن حشر کے واسطے
جھٹلانیوالونکے انْطَلِقُوا إِلَىٰ مَا كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ چلو تم طرف اُس چیز کہ تھے تم ساتھہ اُسکے جھٹلاتے یعنے دوزخ کی آگ کو اور اُسکے عذاب کو جھٹلاتے تھے
تم سو چلو ادھر اور چلو انْطَلِقُوا إِلَىٰ ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ لَا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ چلو تم طرف سایے دھوئین دوزخ کے تین شاخون والی کے نہ سایہ دینیوالا
راحت ہی اور نہ کفایت کرنیوالا شعلون سے یعنے سمجھہ لیجیے کہ دود دوزخ بسبب بزرگی اور عظمت کے متفرق ہوجاویگا اور شعب شعبہ نظر آویگا ہر شعبہ اپنی طرف کھینچ جاویگا معالم مین لکھا ہی
گرد دوزخ سے اٹھیگی اُس سے تین شعبے پیدا ہونگے ایک نور ہوگا کہ مومنون پر سایہ ڈالے گا دوسرا دخان ہوگا کہ سر پر منافقین کے موقوف ہوگا تیسرا
زبانہ خالص ہوگا کہ بالائے کافران ٹھہریگا انوار مین مذکور ہی کہ تینون شعبے دخان جہنم کے ہونگے ایک سر پر کافرون کے ایک جانب یمین انکے ایک طرف
شمال ہوگا سر والا واسطے عذاب قوت واہمہ انکے کے ہوگا کہ دماغ مین ہی اور یمین والا واسطے عذاب قوت غضبیہ انکے کے اور شمال والا واسطے عذاب قوت شہویہ
انکے کے ہوگا چاہیے کہ وہان قیامت کو اُس دخان کے ظل مین نجات پاوین یہان دنیا مین اُن خصائل رذائل سے بچے اور صفات بہیمی اور سبعی کو
ترک کرے فرد ترک غضب و شہوت کرے آج تو اُسی راحت نہ فرداے قیامت کو پا ہوسکے تجھے سوا راحت إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ تحقیق دوزخ پھینکتی ہی اُسدن چنگاریان
ہر چنگاری مانند محل بڑے کے كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ صُفْرٌ گویا وہ شرر قطار ہی اونٹون زرد کی ساتھہ رنگ آتش کے بعضون نے کہا ہی کہ صفر بمعنی سواد ہی جو آگ دوزخ کی سیاہ ہی تو شرارہ اسکا بھی سیاہ ہوگا

اور تشدید شرارہ کو ساتھ تھر کے واسطے عظمت کے فرمائی ہی اور شتران زرد سے یا سیاہ سے تشبیہ لون اور کثرت اور تتابع اور اختلاف اور سرعت حرکت کے فرمائی وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ بڑی مشقت ہی اسدن واسطے جھٹھلانیوالونکے کہ صفت دوزخ کو اور شرارونکو اسکے ورنہیں کہتے هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ یہہ دن وہ ہی کہ کافر نہ بولینگے
یعنی کچھہ حجت نکرسکینگے وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ اور نہ اذن دیا جاویگا انکو تاکہ عذر لاوین اور عذر بھی بان کا رگر نہوگا وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ واسطے
ہی اسدن واسطے جھٹھلانیوالون ان چیزونکے هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ یہہ دن ہی جدا کرنیکا درمیان حق اور باطل کے جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ اکٹھا کیا ہی ہمنے
تمکو اے جھٹھلانیوالو اس امت کے اور پہلونکو جو جھٹھلاتے تھے پیغمبران گذشتہ کا انکو فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ پس اگر ہی واسطے تمھارے مکر اور حیلہ جیسے دنیا مین
مومنونسے کرتے تھے پس مکر اور حیلہ کرلو مجھہ سے سمجھیے یعنی کہ مکر اور حیلہ جناب الٰہی کے آگے پیش نہین جاتا وہان عجز اور انکسار درکار ہی تمکو حیلہ عذاب خدا سے دفع کرین کمال
بیخبری ہی اور نہین ہی خلوص فی العمل اور رافت اعتراف قصور دیہان ضروری اور آہ وگریہ سحری وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ غم اور غصہ ہی اسدن واسطے
تکذیب کرنیوالونکے کہ حیلہ کرکر عذاب خدا سے بچنا چاہتے ہین اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ تحقیق بچنے والے شرک
اور عصیان سے بیچ سایون اور چشمون کے ہین اور برکنار چشمونکے اور د میوہ ہونگے اُس چیز سے کہ آرزو کرین اور فرشتے انکو کہتے ہین كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ کھاؤ تم ان میوونمین سے اور پیو تم اس پانی مین کھانا اور پینا گوارا بدلے اُس چیز کے کہ تھے تم عمل کرتے دنیا مین اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ تحقیق ہم یہہ جزا دیتے ہین نیکی کرنے والون کو وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ جہل اور فضیحت اور ذم ہی اسدن جھٹھلانیوالونکو کہ نعمتون بہشت کے ایمان نہین لاتے اور باور نہین کرتے
كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ کھاؤ تم اے جھٹھلانیوالو دنیا کی نعمتون فانی کو اور فائدہ اٹھاؤ تھوڑا تحقیق تم گنہگار ہو یعنے مشرک ہو اور عاقبت تمکو
عذاب دوزخ دینے والا ہی وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ وائے ہی اسدن واسطے جھٹھلانیوالونکے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ اور جس وقت کہا جاتا ہی واسطے
اُنکے کہ رکوع کرو نہین رکوع کرتے مراد رکوع سے نماز ہی اور حاصل یہہ ہی کہ مسلمان نہین ہوتے کیونکہ بڑا رکن اسلام کا بعد توحید کے نماز ہی وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ وائے ہی اسدن واسطے تکذیب کرنیوالونکے کہ شرف اسلام مشرف نہین اور نماز ادا نہین کرتے فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ پس
ساتھہ کونسی بات کے پیچھے اس قرآن شریف کے ایمان لاوینگے اگر قرآن پر ایمان نہین لاتے کہ بڑا معجزہ ہی شامل اوپر حجج واضحہ اور معانی لائحہ حدیث شریف مین وارد ہی کہ بعد
اس آیت پڑھنے کے یہہ کہہ لیا چاہیے کہ آمنا باللّٰہ سبحانہ وتعالیٰ سے فرد ایمان لایا بخداوند تعالیٰ یہہ قرآن مبارک کا ہی جو بھیجا والا ہے سورۃ سورۃ النبا
مکیۃ وھی اربعون آیۃ سورہ نبا مکی ہی اور اسمین چالیس آیتین اور ایکسو تہتر کلمے اور سات سو ستر حرف ہین اور دو رکوع ہین مکہ مین نازل ہوئی ہی حاصل اسکی معانی اور ربط
اسکا سورہ مرسلات سے یہہ ہی کہ آخر مرسلات میں یومئذ للمکذبین فبای حدیث بعدہ یؤمنون مین ذکر تکذیب کافران بقیامت نبوت پیغمبر و قرآن تھا اور اول سورہ
نبا مین ذکر خبر عظیم فرمایا کہ متضمن اُس سب معانی کی یہہ ہی

سورۃ النبا مکیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وھی اربعون آیۃ

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ کس چیز سے سوال کرتے ہین کافر سمجھہ لیجیے کہ پیغمبر خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم جو دعوت اسلام کی ظاہر فرمانے لگے اور قرآن شریف پڑھکر روز قیامت سے
ڈرانے لگے کفار مکہ آپکے اور نزول قرآن اور وقوع بعث مین اختلاف کرکر آپس مین پوچھنے لگے یا پیغمبر خدا صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم سے اور مومنون سے سوال کرنے لگے
حقتعالیٰ نے ارشاد فرمایا کس چیز سے پوچھتے ہین کافر عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ خبر بڑے سے کہ قرآن شریف ہی الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ وہ خبر کہ بیچ اوسکے اختلاف کرنیوالے ہین کوئی شعر
یا سحر یا کہانت ٹھہراتے ہین اور جھوٹی باتین اور پہلی کہانیان بتاتے ہین بعضون نے کہا ہی کہ نبا عظیم نبوت حضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی ہی کافرونکو شبہہ تھا کہ یہہ پیغمبر ہین
یا ولی یا شاعر یا ساحر یا مجنون اور بعضون نے کہا ہی کہ نبا عظیم بعث ہی کہ اسمین کافر اختلاف کرتے تھے کتنے کہتے تھے بعد مرنے کے نہ جئینگے نہ اٹھینگے اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا اور
کتنے کہتے تھے قیامت کو اٹھینگے لیکن شفاعت ہماری ہمارے بت کرینگے هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ اور کتنے شک مین تھے کہ قیامت ہوگی یا نہوگی بَلْ هُمْ فِيْ

شک میں ہالیں اللہ تعالے نے فرمایا کَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ہرگز نہیں یوں البتہ شتاب جانینگے وقت نزع کے کہ جسمیں اختلاف کرتے ہیں وہ حق ہے ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ پھر ہرگز نہیں یوں
البتہ جلد جانینگے دن قیامت کے جھوٹے قول اپنے عقیدہ کے اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا کیا نہیں کیا ہم نے زمین کو بچھونا بچھا ہوا تا قرارگاہ تمہارا ہو وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا اور پہاڑوں کو میخیں
زمین کی تا اُس سے محکم رہے وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا اور پیدا کیا ہم نے تمکو نر اور مادہ تا نسل تمھاری باقی رہے یا طرح طرح کے سیاہ اور سفید دراز اور کوتاہ خوبصورت اور زشت وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ
سُبَاتًا اور کیا ہم نے نیند تمھاری کو آرام بدنکا تمہارے سمجھیے کیونکہ نیند سے حس و حرکت جاتی ہے قوائے حیوانیہ آسایش پاتے ہیں ماندگی دور ہوتی ہے وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا اور کیا ہم نے رات کو
تا ظلمت سے چیزوں کی چھپانے شیخ محی الدین عربی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے فتوحات مکیہ میں کہ رات لباس اصحاب لیل ہے نگاہ اغیار سے جیسے کہ جسمیں لذت مکالمہ کی یا مجاضرہ کی یا مشاہدہ کی موافق
اپنے اپنے مستعد اد اٹھاتے ہیں کیونکہ بیچ عاشقوں کو رات محبوب ہے کرتے ہیں بیچ باتیں یا پاتے ہیں حضور سے یا ہیں رفت چکھتے ہیں شہود حق کی لذت۔ شیخ الاسلام نے
فرمایا ہے کہ شب پردہ روندگان راہ ہے روز بازار بیداران سحرگاہ ہے سہ شب محرم راز عاشقان ہے شب خلوت خاص عارفان ہے وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا اور کیا
دنکو وقت طلب معاش کا تا کہ تحصیل میں اسکے جستجو کرو وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا اور بنائے ہم نے اوپر تمھارے سات آسمان سخت یعنی محکم اور استوار صاف و شفاف
بن عیب اور شگاف کے وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا اور پیدا کیا ہم نے آسمانمیں چراغ آفتاب وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا اور اتارا ہم نے نچوڑنیوالو
یعنے بادلوں سے پانی گرنیوالا بہت لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا تا کہ نکالیں ہم ساتھ اس پانی کے اناج دانے اور گھاس دریا دانہ دار اور بیچ گھاس وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا اور باغ لپٹے
ہوئے اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا تحقیق دن جدائی کا کہ قیامت ہے حکم الٰہی میں ہے وقت مقرر محاسبہ کیواسطے خلائق کے يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا جسدن کہ
پھونکا جاویگا یعنے اسرافیل علیہ السلام پھونکینگے بیچ صور کے دوسری بار آؤ گے تم فوج فوج اپنے قبروں سے میدان محشر میں امام ثعلبی نے لکھا ہے کہ صحابہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تفسیر افواج کی پوچھی آپنے
فرمایا کہ قیامت کو ایک قسم میری امت سے اٹھینگے ہیں بعضے بندر کی شکل ہونگے بعضے سور کی بعضے اندھے منہ ہونگے انکو دوزخ کی طرف کھینچتے ہونگے بعضے اندھے بعضے بہرے گونگے بعضو نکی زبان
سینہ پر لٹکتی ہوگی وہ زبانوں کو اپنے دانتوں سے کاٹتے ہونگے سبب لہو نسے بہتا ہوگا اہل محشر کو اسحال سے کراہت آئیگی بعضو نکے ہاتھ پانو کٹے ہونگے بعضے سولیونپر آگ کے لٹکتے ہونگے بعضو نکی بدبو
مردار سے زیادہ بعضو نکو جبے پہنائے ہونگے قطران کے چپکے ہوئے انکے چمڑونسے۔ وہ بندر سخن چین ہونگے اور سور حرام خوار اور وہ جو اندھے منہ سود کھانیوالے اور اندھے جوری کرنیوالے حکم میں
اور گونگے بہرے گھمنڈ کرنیوالے اپنی عبادت پر اور زبان کاٹنے والے عالم کہتے ہیں عمل نہیں کرتے اور ہاتھ پانو کٹے ہمسایونکے آزردہ کرنیوالے اور سولیونپر لٹکے ہوئے ازفاش
کرنیوالے بادشاہوں سے اور بدبو والے تابع شہوتونکے اور لباس قطران پہنے ہوئے اہل تکبر اور غرور ہونگے معاذ اللہ خدا ہم کو ان میں سے نہ کرے یا رب بحق محمد علیہ السلام وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ
اَبْوَابًا اور کھولا جاویگا یعنے پھاڑا جاویگا آسمان اسدن پس ہو جاوینگے سبب شگافونکے دروازے یعنے آسمان شگافتہ ہوکر صاف دروازونکا معلوم ہوگا وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا
اور چلائے جاوینگے پہاڑ ہوا میں ہونگے مثل ریت کے بلکہ دھوئیں کا سا نظر آئیگا نہ بے حقیقت پر ریت سے اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا تحقیق دوزخ ہوگی گذرگاہ خلق کی کہ سبکو اسپر سے گذرنا ہوگا یا
گھات کرنیوالی کہ شعلے اس سے نکلے ہونگے تعذیب کو کافرونکے اور اس سے بھاگ نہ سکینگے یا موضع سد کہ خزنہ دوزخ کفار کا انتظار کرینگے اور خزنہ بہشت نگہبانی مومنونکی کرینگے کہ پل صراط
گذرنیکے وقت آگ سے بچائیں اور یہہ دوزخ ہوگی لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا واسطے کافرونکے کہ سرکش ہیں جگہ پھر جانیکی اور رہنے کی لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا رہنے والے ہونگے بیچ اسکے قرنوں بیشمار
معالم میں لکھا ہے کہ مجاہد نے کہا کہ احقاب جو اللہ تعالے نے فرمایا ہے تینتالیس حقبہ ہیں ہر حقبہ ستر خریف کا ہر خریف سات سو برس کی ہر برس میں تین سو ساٹھ دن کا ہر دن ہزار سال کا ہے اور موضع
میں کوئی کہ مراد اس سے تعین مدت نہیں بلکہ یہہ معنے ہیں کہ جو حقبہ گذریگا اسکے پیچھے اور حقبہ آئیگا ابدالآباد ذلک لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا نہ چکھینگے یعنے نہ پاوینگے بیچ دوزخ کے ٹھنڈ
ہوا کی کہ اس سے راحت پاویں اور حرارت دوزخ کی دفع ہو یا برد خواب ہے یعنے نیند نہیں آئیگی تا آرام پاویں اور نہ پینگے شربت اِلَّا حَمِيْمًا مگر پانی گرم اور حمیم اس پانی کو کہتے ہیں جو منہ تک
لیجانے میں گوشت منہ کا اتارے اور پینے میں کلیجہ گردہ جلاوے وَّغَسَّاقًا جَزَآءً وِّفَاقًا اور پیپ اور لہو نسے بہے گی یا آنسو حسرت سے ٹپکینگے یا زہر کہ اس سے عذاب دیے
جاوینگے موافق اپنے کیے کے اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا تحقیق وہ تھے نہیں ڈرتے تھے حساب آخرت سے یا امید نہیں رکھتے تھے ثواب کی اعمال نیک کی وَّ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا اور جھٹلاتے تھے نشانیوں ہماری کو جو انکو دکھاتے تھے جھٹلانا وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا اور ہر چیز کو بندونکے اچھے برے عملونسے گن لیا ہمنے اسکو یعنے نگاہ رکھا

اور لکھ لیا ہمنے لکھنے کر اور کہینگے ہم منکرونکو فَذُوقُوا فَلَن نَّزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا پس چکھو تم عذاب دوزخ کا پس ہرگز نہ زیادہ کرینگے تمکو ہمیشہ مگر
عذاب اوپر عذاب کے حدیث مین وارد ہی کہ یہہ آیت سخت ترین آیات قرآن ہی دوزخیونپر إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا تحقیق واسطے پرہیزگارونکے چھٹکارا
عذاب سے پا جانا فلاح ہی کروہ حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا باغ ہین میوہ دار درختونکے اور انگور ہین تخصیص انگور کے واسطے فضیلت کے ہی وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا اور عورتین
نوجوان نارستان ہین سب ہم عمر تفسیر زاہدی مین لکھا ہی کہ عورتین تینتیس برس کی ہونگی اور مرد تینتیس برس کے اور مطلب یہ ہی کہ سب اہل بہشت کیا مرد کیا عورتین ہمسن ہونگے
وَكَأْسًا دِهَاقًا اور پیالے ہین بھرے ہوئے شراب سے یا جام ہین پیالے لَّا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا نسنینگے بیچ بہشت کے بات بیہودہ اور جھوٹ بعضون نے کہا ہی کہ شراب پینے کے وقت بہشت
مین سخن عبث اور دروغ نہ سنینگے جیسے دنیا مین مجلس خمر مین بیہودہ بکتے ہین اور بیہوشی مین جو منہ مین آتا ہی وہ کہتے ہین جَزَاءً مِّن رَّبِّكَ
عَطَاءً حِسَابًا بدلا ہی پروردگار تیرے سے مقتضا وعدہ اپنے کے بخشش ہی انکو فضل اسکے سے بخشش وافی کافی یا موافق انکے کامونکے رَّبِّ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا پیدا کرنیوالا آسمانونکا اور زمین کا اور اس چیز کا جو درمیان آسمان اور زمین کے ہی بخشش
کرنیوالا نہ مالک ہونگے اہل آسمان اور زمین خداتعالی سے ایک بات کہنیکی یعنے انکو قدرت نہوگی ایک بات کرنیکی الله سے مگر اسکی
اجازت سے یا یہہ کہ طاقت نہوگی انکو خطاب کرین ساتھہ خداتعالی کے اور پھیرجائین اسکے ثواب اور عقاب سے کیونکہ یہہ مملوک ہین مملوک
مالک نہین ہوتا يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا اسدن کہ کھڑی ہوگی روح اور فرشتے صف باندھکر روح فرشتہ ہی موکل ارواح پر
اور ایسا بڑا ہی کہ کوئی مخلوق اس سے بڑی نہین قیامت کے دن اسکی اکیلی کی ایک صف ہوگی اور ایک صف سب فرشتون کی چنانچہ معالم
مین لکھا ہی اور ابن مسعود سے عین المعانی مین روایت ہی کہ مقام روح آسمان چارم ہی ہستر ہزار بارہ ہزار تسبیح کہتا ہی ہر تسبیح سے اسکے ایک
فرشتہ پیدا ہوتا ہی بعضون نے کہا ہی روح جبرئیل علیہ السلام ہین کہ ساتھہ فرشتون کے صف باندھینگے اور بعضون نے کہا ہی کہ روح ایک طائفہ ہی
آدمیونکی شکل لَّا يَتَكَلَّمُونَ نہ بولینگے شفاعت مین إِلَّا مَنْ أَذِنَ مگر جسکو حکم دیا لَهُ الرَّحْمَٰنُ واسطے اسکے خداتعالی نے کہ شفاعت کر
یا شفاعت کرینگے مگر اس شخص کی کہ اذن کرے خدا جسکو شفاعت کا وَقَالَ صَوَابًا اور کہا ہو گا اسنے کلمہ توحید کا دنیا مین حاصل یہہ ہی کہ سوا مومن کے
شفاعت کسیکی نکرینگے ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ یہہ دن ہی ہونیوالا البتہ ہو گا برحق فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا پس جو کوئی چاہے پکڑے طرف ثواب
پروردگار اپنے کے جگہہ پھرجانیکی ساتھہ ایمان اور طاعت کے إِنَّا أَنذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا تحقیق ہمنے ڈرایا تمکو عذاب نزدیک سے کہ عذاب آخرت ہی
نزدیک اسواسطے ہی کہ تحقیق ہونیوالا ہی يَوْمَ يَنظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ اسدن کہ دیکھیگا ہر آدمی جو کچھہ بھیجا تھا ہاتھون اسکے نے یعنے اچھے برے
جو کام کئے ہین وہان پاویگا وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنتُ تُرَابًا اور کہیگا کافر اسدن اے کاشکے ہوتا مین مٹی یعنے پیدا ہی نہوتا آج مٹی ہوتا مجھے نہ
جلاتے بعضون نے کہا ہی کہ اسدن وحوش خاک ہونگے کافر آرزو کرینگے کہ ہم بھی خاک ہوتے اور ایک قول یہہ بھی ہی کہ مراد اس کافر سے شیطان
ہی حضرت آدم علیہ السلام کو حقیر جانتا تھا کہ یہہ خاک سے پیدا ہوے ہین اور اپنے آپ کو بڑا جانتا تھا کہ مین آتش سے مخلوق ہون وہان بزرگی آدم
اور آدمیونکی دیکھکر اور اپنی ذلت اور خواری ملاحظہ کرکر تمنا کریگا کہ کاشکے مین مٹی سے ہوتا اور نسبت آدم سے رکھتا سچ ہی کہ جو دبدبہ طنطنہ شان
شوکت عظمت بڑائی خاکیون کی ہی کسی طبقہ کو طبقات مخلوقات سے نہین نظم جو کہ آدم کی شان وشوکت ہی + عزت وحرمت وسعادت ہی +
ملائک کی نہ پری کی ہی + خوبی اسنے کب کسیکی ہی + خاک ہی اور پاک ہی سب سے + پست ہی اور بلند کوکب سے + ہی زمین پر بڑی فلک سے بہہ +
شرف کیے ملکون ملک سے بہہ + خاک سے نے پایہ ہی عجب پایا + گل ہی کیا رنگ رنگ دکھلایا + خاک ہوتا وکین ہزاردن گل + خاک کے چھٹ ہی کون
مظہر کل ہی اسمین تجلی مولا بدرالت اس سے ہی کون بھرا ولی + سورة النازعات مکیة وهی ستة واربعون آیة یہہ سورة مکی ہی اسمین چھیالیس

آیتین ہین اور ایک سو نواسی کلمہ اور سات سو تیرہ حرف ہین اور دو رکوع ہین وجہ وصل اسکی اہم ہین اور ربط اسکا ساتھ نبا کے یہہ ہی کہ ختم سورہ نبا بذکر روز

سورۃ النازعات مکیۃ قیامت تھا آغاز سورہ نازعات وھی ست واربعون ایۃ بھی بذکر یوم حشر ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا قسم ہی اُن فرشتونکی کہ زور سے کھینچنے والے ہین جان ڈوبے ہوئے کو کھینچنا کر یعنے جان کافرونکی ساتھ سختی کے نکالتے ہین وَّ
النّٰشِطٰتِ نَشْطًا اور قسم ہی اُن فرشتونکی کہ بند کھولدینے والے ہین جانکا بدن سے بند کھولنا کر یعنے روح مسلمانونکی ساتھ نرمی کے قبض کرتے ہین وَّ
السّٰبِحٰتِ سَبْحًا اور قسم ہی اُن فرشتون کی کہ تیرنے والے ہین ہوا مین تیرنا کر تسبیح کہتے ہوے فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا پھر قسم ہی اُن فرشتون
کی کہ آگے نکل جانیوالے ہین ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کر فرمانبرداری خدا مین فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا پس قسم ہی اُن فرشتون کی کہ تدبیر
کرنے والے ہین کام کو دنیا کے جیسے جبرئیل موکل ہوا پر ہی میکائیل مینہہ پر اسرافیل صور پر عزرائیل قبض ارواح پر بعضون نے کہا ہی کہ سب
قسمین ستارون کی کھائے ہین کہ دوڑنیوالے مشرق سے مغرب تک ہین اور جانیوالے ایک برج سے دوسرے برج مین ہین اور تیرنے والے
ہین فلک مین اور سبقت لیجانے والے آگے نکل جانیوالے ہین سیر مین اور تدبیر کرنیوالے ہین کامونکے جو اللہ تعالی نے انپر مقرر کئے ہین مانند
اختلاف فصل کے یا قسم کھائے گئے گھوڑے غازیونکے ہین کہ باگ کھینچے ہو چلاتے ہین دار الاسلام سے اور تیرتے ہین دوڑنے مین اور آگے
نکل جاتے ہین صف جہاد مین اور تدبیر بتاتے ہی اُسکے کام فتح کا یا قسم کھائے گئے یہہ نفوس قدسیہ مردان خدا ہین کہ کھینچ کر تنہوں سے
نشاط کرتے ہوے عالم قدس کو جاکر بحسب مراتب قرب الہی مین تیرتے ہین اور حصول کمالات مین سبقت کرتے ہین یہان تک کہ
مدبر امور ارشاد ہوتے ہین اور ہر تقدیر پر جواب قسم کا یہہ ہی کہ تم قبرون سے اٹھائے جاؤگے اور حساب لیا جائیگا یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَۃُ
یاد کر اُسدن کو کہ کانپینگے کانپنے والے یعنے زمین اور پہاڑ ہیبت سے اُسکی چنانچہ اور جگہہ فرمایا ہی یوم ترجف الارض والجبال وہ
پہلے نفخہ کا وقت ہی کہ سب کانپینگے اور جاندار ہول سے مرجائینگے تَتْبَعُہَا الرَّادِفَۃُ آوینگے پیچھے اُسکے آنیوالے یعنی دوسری
پھونک صور کی جسے نفخہ ثانیہ کہتے ہین اُس سے خلق زندہ ہوگی قُلُوْبٌ یَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَۃٌ کتنے دل اُسدن دھڑکنے والے ہین اَبْصَارُہَا
خَاشِعَۃٌ آنکھین اُن دلوالون کی نیچے ہین دہشت سے یَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِی الْحَافِرَۃِ کہتے ہین منکر بعث کے آج کیا ہم البتہ
پھر جاوینگے بیچ حالت پہلی کے یعنی ہمین بعد مرنے کے کیا پھر زندہ کرینگے ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَۃً کیا جب ہوجاوینگے ہم ہڈیان گلی
ہوئی اور نزدیک خاک ہونیکے ہین پھر اٹھاوینگے قَالُوْا کہتے ہین کافر ٹھٹھے بازی سے کہ اگر یونہین ہو تِلْكَ اِذًا كَرَّۃٌ خَاسِرَۃٌ
یہہ پھرنا اُسوقت پھر آنا ہی ٹوٹیکا حاصل یہہ ہی کہ اگر رجوع ہوسے ہمین قیامت کو تو ہم تو زیان کار ہین ہمیشہ جھٹلاتے رہے ہین حق کو
ہمین سوا زیان کے کیا ملیگا حق تعالی فرماتا ہی کہ دشوار نہ جانو قیامت کے امر کو فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَۃٌ وَّاحِدَۃٌ پس سوا اسکے نہین
ہی کہ وہ ڈانٹنا ہی ایکبار یعنے ایک پھونکنا ہی اسرافیل کا کہ سب خلائق اُس سے جی جاویگی فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَۃِ پس اُسوقت
وہ بیچ روئے زمین سفید ہموار کے ہونگے یعنی زمین محشر مین آینگے زمین کے نیچے سے نکل کر بعضون نے کہا ہی ساہرہ نام زمین کا ہی جو
بیت المقدس کے نزدیک ہے کہہ جبل اریحا کے ہی وہان محشر ہوگا خدا اُسکو کشادہ کردیگا جسقدر چاہیگا بعضے کہتے ہین کہ حق تعالی جاندی
کی زمین چالیس حصے دنیا سے بڑی طول عرض مین پیدا کردیگا ساہرہ اُسیکا نام ہی وہین حشر ہوگا هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ مُوْسٰى
کیا نہین آئی ہی تیرے پاس یعنی آئی ہی بات موسی کلیم اللہ کی تو کہ تسلی دلانے دلکو چھٹانے پر اور نافرمانی پر قوم کے اور صبر کر

مسلمانون کے وعدہ پر کافرون کے وعید پر اذ نادٰىه ربه بالواد المقدس طوى یاد کر جب پکارا موسیٰ کو پروردگار اُسکے نے بیچ
میدان پاک طویٰ کے طوی نام وادی کا ہی یا معنے ترین ہی یعنے دوبار پاکیزہ ہوے یا دوبار آواز کیا گیا کہ اذهب الى فرعون انه طغى
جا تو ساتھہ رسالت کے طرف فرعون کے تحقیق سے اُسنے سرکشی کی ہی فقل هل لك الى ان تزكى پس کہہ اُسکو کہ ای سرکش کچھہ ہی تجھکو میل اور
رغبت طرف اُسکے کہ پاک ہو تو کفر اور عصیان سے واهديك الى ربك فتخشى اور کچھہ چاہتا ہی تو کہ راہ دکھاؤن مین تجھکو طرف پہچاننے
پروردگار اپنے کے پس ڈرے تو عقاب الٰہی سے اور چھوڑ دے سرکشی اور نافرمانی موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے جو
فرعون کے پاس گئے اور اپنی پیغمبری جتائی فرعون نے معجزہ طلب کیا فاريه الاية الكبرى پس دکھایا اُسکو موسیٰ علیہ
السلام نے معجزہ بڑا وہ کیا تھا کہ عصا سے سانپ بن گیا فكذب وعصى پس جھٹلایا فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو اور نافرمانی
خدا کے یعنے جب عصا اژدہا ہو گیا فرعون نے کہا کہ یہہ خدا تعالیٰ کیطرف سے نہین ہی بلکہ جادو موسیٰ کا ہی ثم ادبر يسعى
پھر پیٹھہ پھیری موسیٰ سے سعی کرتے ہوے جھٹلانے کو اُنکے معجزہ کے یا ڈرا فرعون اژدہا سے اور پیٹھہ پھیر کر سعی کی بھاگنے مین فحشر
پس اکٹھا کیا فرعون نے اپنے قوم کو یہان وقف نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی فنادى پس پکارا اپنے تئین کر کے آپ فقال انا ربكم
الاعلى پس کہا کہ مین ہون پروردگار تمھارا بڑا یعنے بت جو میری صورت پر تراشے ہین اُن سب سے مین بڑا ہون امام
قشیری نے رحمت ہو جو اللہ کی اُنپر لطایف مین لکھا ہی کہ ابلیس نے یہہ بات سنکر کہا کہ مین نے انا خیر کہا تھا یہہ بلا مجھپر نازل
ہوئی جسنے یہہ لاف ماری کیا جانئے اُسکا کیا حال ہو فاخذه الله نكال الاخرة والاولى پس پکڑا فرعون کو خدا نے عذاب آخرت
مین کہ جلنا ہی اور عذاب دنیا مین کہ ڈوبنا ہی یا عذاب مین دو کلمون کے مواخذہ کیا کلمہ اولی بھی انا ربكم الاعلى ہی اور کلمہ اخری ما علمت
لكم من اله غيري ہی اُن دو کلمون مین چالیس برس کا ہی شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ایکدن مین منصور
حلاج کی زیارت پر مراقبہ کرتا تھا روح کو اُنکے مقام عالی درمیان علیین کے دیکھا جناب الٰہی مین مناجات کی یا رب کہ خدایا یہہ کیا ماجرا
ہی کہ فرعون نے انا ربكم الاعلى کہا اور منصور نے انا الحق دونون نے ایک دعوی کیا روح حسین منصور علیین مین ہی اور روح فرعون سجین مین آواز آیا کہ
فرعون نے خودبینی مین پڑکر اپنے آپ کو دیکھا مجھے گمایا اور حسین نے مجھے دیکھا اور اپنے آپ کو گمایا سو یہہ انا الحق ہی صرف حق ہی حق وہ انا
الرب ضلالت مطلق اُسنے خود گم کیا خدا ثابت اسنے حق کہو انا کیا ثابت اُس انا مین خدا کی رحمت ہی اِس انا پر خدا کی لعنت ہی یہہ
انا الحق ہی حق سے ای رافت وہ انا الرب ہی نفس کی شامت ان في ذلك لعبرة لمن يخشى تحقیق بیچ عذاب پکڑنے فرعون
کے البتہ نصیحت ہی واسطے اُسکے جو ڈرتا ہی ءانتم اشد خلقا ام السماء کیا تم ہی سنگین کرنے کے سخت تر بیچ پیدایش مین یا آسمان
باوجود اس عظمت کے بنىها بنایا اُسکو اور سر دن تمھارے کے رفع سمكها فسوىها بلند کیا چھت اُسکے کو پس برابر کیا اُسکو بے قصور
فتور واغطش ليلها واخرج ضحىها اور ڈھانک دیا اور اندھیرا کیا رات اُسکے کو اور نکالا دھوپ اُسکے کو اضافت دن رات کی طرف
آسمان کے اسواسطے ہی کہ اُنکے ہونیکا وہ سبب ہی والارض بعد ذلك دحىها اور زمین کو بعد پیدا کرنے آسمان کے بچھا دیا اُسکو جمہور علما کہتے
ہین کہ پیدایش زمین کی آسمان سے پہلے ہی اور بچھانا زمین کا پیچھے پیدایش آسمان کے اخرج منها ماءها ومرعىها نکالا زمین کو بھی
مین سے پانی اُسکا اور چارا اُسکا والجبال ارسىها اور پہاڑون کو گاڑ دیا اور بچھانا زمین کا اور گاڑنا پہاڑون کا اور بہنا پانی
کا اور اُگنا گھاس کا متاعا لكم ولانعامكم فایدہ ہی واسطے تمھارے اور واسطے جانورون تمھارے کے فاذا جاءت الطامة

الْكُبْرٰی پس جسوقت آویگی آفت بڑی اور وُہ وقت وہ ساعت ہوگی کہ دوزخی دوزخ کو اور بہشتی بہشت کو جاوینگے
جواب اذا کا محذوف ہی بتقدیر اُسکی یہہ ہی کہ واقع ہوگا جو کچھہ واقع ہوگا یَوْمَ یَتَذَکَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰی اُسدن یاد کریگا آدمی جو
کچھہ سعی کی تھی عمل مین یعنے سب لکھہ کر اُسکے ہاتھہ مین دینگے تو کہ پڑھ لے وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِمَنْ یَّرٰی اور ظاہر کیا جاویگا
دوزخ واسطے اُس شخص کے کہ دیکھتا ہی یعنے ایسا ظاہر ہوجاویگا کہ جو دیکھنے والا ہوگا دیکھیگا فَاَمَّا مَنْ طَغٰی پس جس
کسی نے کہ سرکشی کی اور ایمان نلایا وَاٰثَرَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا اور اختیار کیا زندگانی دنیا کو اور آخرت کو بھلایا فَاِنَّ الْجَحِیْمَ
ہِیَ الْمَاْوٰی پس تحقیق دوزخ وہی ہی جگہہ رہنے کی اُسکے وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَہَی النَّفْسَ عَنِ الْہَوٰی اور جو کوئی کہ ڈرے
کھڑے ہونیسے آگے پروردگار اپنے کے اور منع کیا اور پھیر رکھا جی اپنے کو آرزو سے اُسکے فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ہِیَ الْمَاْوٰی پس تحقیق
بہشت ہی جگہہ رہنے کی اُسکے فصول مین لکھا ہی کہ یہہ آیت اُسکی شان مین ہی جو خلوت مین گناہ پر قادر ہوا اور محض
خوف الٰہی سے بچ جاوے اور ترک کرے نفس تابع جو یک نفس ہووے وہان کے غم سے نجات پاوے یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَۃِ
اَیَّانَ مُرْسٰہَا پوچھتے ہین تجھکو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم روز قیامت سے کہ کب ہی وقت کھڑے ہونے اُسکے کا اور کس زمانہ مین آویگا فِیْمَ
اَنْتَ مِنْ ذِکْرٰہَا بیچ کس بات کے ہی تو یاد اُسکے سے کسی زمانہ مین آویگا حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے چاہا کہ اللہ تعالی سے وُہ وقت پوچھون حق سبحانہ نے فرمایا کہ تو قیامت کے جاننے مین بیچ کس چیز کے ہی یعنے علم اُسکا
تیرا حق نہین تو کیون پوچھتا ہی اِلٰی رَبِّکَ مُنْتَہٰہَا طرف پروردگار تیرے کے ہی انتہی اُسکا یعنے کسیکو خبر نہین قیامت کے آنیکا
وقت جاننا خاصہ خدا کا ہی اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ یَّخْشٰہَا سوا اسکے نہین کہ تو ڈرانیوالا اُس شخص کا جو قیامت سے ڈرتا ہی کَاَنَّہُمْ
یَوْمَ یَرَوْنَہَا گویا کہ کفار مکہ کے جسدن دیکھینگے قیامت کو کہ اُسکے آنے سے پوچھتے ہین لَمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِیَّۃً اَوْ ضُحٰہَا نہ رہے تھے دنیا
مین یا قبر مین مگر ایک شام یا دن چڑہا اُسکے یعنے دہشت سے اُسدن کے مدت زندگانی کی اپنے بھول جاوینگے یہہ سمجھینگے کہ دنیا مین
ایک شام کی تھی رہنے یا کچھہ دن چڑہے تک رہے تھے سُوْرَۃُ عَبَسَ مَکِّیَّۃٌ وَّہِیَ اِثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ اٰیَۃً یہہ سورہ عبس مکی ہی اسمین بیالیس آیتین
اور ایک سو تیس کلمے اور پانچ سو تینتیس حرف ہین اور ایک رکوع ہی فواصل اسکی ا ہ م ہین اور ربط اسکا بسورہ نازعات یہہ ہی کہ اختتام
نازعات بسوال کفار ہی کہ وقوع ساعت سے کرتے تھے اور ختتام اسکا ہی اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْکَفَرَۃُ الْفَجَرَۃُ متضمن بکوہش کفار ہی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سرداران قریش کے کچھہ باتین کرتے تھے کہ عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کہ نابینا تھے آکر آپ کے بات کاٹ کے
سُوْرَۃُ عَبَسَ مَکِّیَّۃٌ کچھہ کلام کیا حضرت نے تُرش رو ہو کر اُسسے مُنہ پھیر لیا جبرئیل علیہ السلام یہہ آیت لائے وَہِیَ اِثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ اٰیَۃً

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَبَسَ وَتَوَلّٰی تیوری چڑہائی اور مُنہ پھیر لیا اَنْ جَآءَہُ الْاَعْمٰی یہہ کہ آیا اُسکے پاس اندھا یعنے عبد اللہ ذکر نابینائی کا اسکے واسطے
کیا کہ اُسنے جو قطع کلام حضرت سید انام علیہ السلام کا کیا معذور تھا وَمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّہٗ یَزَّکّٰی اور کس چیز نے معلوم کر دیا تجھکو شاید
کہ عبد اللہ پاک ہوجاتا گناہون سے اَوْ یَذَّکَّرُ فَتَنْفَعَہُ الذِّکْرٰی یا نصیحت سنتا پس فایدہ دیتی اُسکو نصیحت تیری اَمَّا مَنِ
اسْتَغْنٰی پر جو شخص کہ بے پرواہی کرتا ہی ایمان لانے سے فَاَنْتَ لَہٗ تَصَدّٰی پس تو واسطے اُسکے توجہ ہوتا ہی کہ ایمان لاوے وَمَا
عَلَیْکَ اَلَّا یَزَّکّٰی اور نہین ہی اوپر تیرے وبال یہہ کہ نہ پاک ہووے وُہ ساتھہ اسلام کے یعنی تجھہ پر کچھہ وبال نہین اُسکے اسلام نہ

لانے سے سو کہ رسول پر نہیں ہی بلاغ ہی بس وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى اور جو کوئی آتا ہی تیرے پاس دوڑتا ہوا واسطے تعلیم کے یعنے عبداللہ ابن ام مکتوم وَهُوَ يَخْشٰى اور وہ ڈرتا ہی خدا سے یا کفار کے آزار دینے سے تیرے پاس آنے کے جہت سے فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى پس تو اُس سے تغافل کرتا ہی منقول ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نے جو یہہ آیت پڑھی چہرہ مبارک آپ کا متغیر ہو گیا لباب میں ہی کہ اس پل میں نرگس چشم اس سرور چمن رسالت کے ایسی آب و تاب ہوئی کہ چلتے تھے اور راہ نہیں نظر آتا تھا نزدیک تھا کہ گل رخسار پر انوار دیوار کو منحرف کرے امام زاہدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ کے پیچھے گئے اور اُسکو پھیر لا کر مسجد میں ردائے مبارک اپنی بچھا کر بٹھایا پھر جب اُسکو دیکھتے تھے عزت کرتے تھے اور فرماتے تھے مرحبا ہی اُس شخص کو کہ جسکے خاطر عتاب کیا مجھے پروردگار میرے نے اور دوبار مدینے میں خلیفہ کیا اُسکو جب غزا کو جاتے تھے سمجھیے کہ یہہ آپ سے خطا نہ تھی کیونکہ بحکم اجتہاد عمل فرمایا تھا اور کراہت آپ کی بے ادبی سے عبداللہ کے تھی کہ آپ کی بات اُسنے قطع کی تھی لیکن وہ معذور تھا بسبب نابینائی کے كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ہرگز نہیں یوں تحقیق یہہ نصیحت ہی واسطے خلق کے فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ پس جو کوئی چاہے یاد کر لے اُسکو اور اُس سے پند پذیر ہوا اور یہہ آیتیں لکھی گئی ہیں فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ بیچ صحیفوں تعظیم کیے گیوں کے نزدیک خدا کے مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ بلند کیے گئے مرتبہ میں پاک کیے گئے سب عیبوں سے بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ بیچ ہاتھوں لکھنے والوں فرشتوں کے كِرَامٍۢ بَرَرَةٍ بزرگ نیک کار رو کہ پاکرام کے معنی کریم اور مہربان اوپر مسلمانوں کے کہ استغفار کرتے ہیں اُنکے واسطے ثواب الٰہی میں قُتِلَ الْاِنْسَانُ مارا جائیو آدمی کافر بعضوں نے کہا ہی کہ مراد اس سے عتبہ بن ابی لہب ہی کہ اول داماد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا پھر صاحبزادی کو طلاق دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو بد دعا کی کہ الٰہی مسلط کر اسپر ایک کتا اپنے کتوں میں سے چند روز میں شیر نے اُسکو مارا حق تعالی اُسکو فرماتا ہی مَآ اَكْفَرَهٗ کس نے کافر کیا اُسکو خدا سے کیا ناشکر ہی نہیں سمجھتا کہ حق تعالی نے مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ کس چیز سے پیدا کیا ہی اُسکو مِنْ نُّطْفَةٍ نطفے سے آب منی سے خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ پیدا کیا اُسکو پس اندازہ کیا اُسکا اعضا شکل ہیئت کا ماں کی پیٹ میں ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ پھر راہ پیٹ سے نکلنے کی آسان کی اُسکی تا کہ وہ پیدا ہوا اور بڑا ثُمَّ اَمَاتَهٗ پھر مارا اُسکو جب عمر اُسکی تمام ہوئی فَاَقْبَرَهٗ پھر گاڑا اُسکو خاک میں تاکہ مثل مردار کے کوڑے پر نہ پھینک دیں ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ پھر جب چاہیگا خدا تعالی جلد اُٹھا دیگا اُسکو وقت نشور کے اور وقت نشور کا اُسکے ارادہ پر موقوف ہی كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ہرگز نہیں یوں ابھی نہیں ادا کیا انسان نے وہ چیز کہ حکم کیا تھا خدا تعالی نے اُسکو یعنے کافروں نے وعدہ میثاق کا نہیں پورا کیا اور ایمان اسلام پر گردن نہیں رکھی بعضوں نے کہا ہی کہ مراد اُس سے سب آدمی ہیں کہ حکم پر اللہ تعالی کے چلنا جیسا کہ چاہیے کسی سے ہوا نہو گا سو قصور اپنا نہ کیوں مانو لائق رفعت کام اُسکے لائق نہوا اور نہوگا یعنے فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖ پس چاہیے کہ دیکھے آدمی طرف کھانے اپنے کے بچشم عبرت کے کس طرح پیدا کیا جاتا ہی اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ہم نے بہ ڈالا ہمنے پانی ابر سے ڈالنے کر ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا پھر پھاڑا ہمنے زمین کو پھاڑنا کر فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا پس اُگایا ہمنے بیچ زمین کے اناج جو قوت ہو سکے جیسے گیہوں جو وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا اور انگور اور ترکاری وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا اور درخت زیتوں کے اور خرمے وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا اور باغ گھنے کے یعنے بہت درختوں والے وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا اور میوے تر اور خشک یا گھاس کے یعنے چارا مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ واسطے فایدہ دیکھنے تمہارے کے اور واسطے چارپایوں تمہارے کے فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ پس جب آوے گی آواز کان پھوڑنے والی یعنی آواز صور کی کہ جو کوئی سنیگا بہرا ہو جاویگا جواب اذا کا یہہ ہی کہ دیکھیں گے ہول اور شدت بہت يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ اُسدن بھاگے گا آدمی بھائی اپنے سے

باوجود اُنس اور محبت کے وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ اور ماں اپنے سے اور باپ اپنے سے باوجود دیکھے ہوے مہربانی اور شفقت کے وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ
اور جورو اپنے سے باوجود اسکے کہ مونس و غمگسار اسکی تھی اور بیٹے اپنے سے لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ واسطے ہر مرد کے
قیامت والوں میں سے اسدن ایک حالت ہی کہ کفایت کرتی ہی اسکو اور دن کے تہمون سے وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ
کتنے منہ اسدن روشن ہیں ہنستے ہیں خوشحال ہیں بسبب اسکے کہ دوزخ سے بچ کر بہشت میں گئے وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ تَرْهَقُهَا
قَتَرَةٌ کتنے منہ اسدن کہ اوپر انکے گرد و غبار ہی ڈھانکتی ہی اسکو سیاہی اسکی اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ یہہ لوگ وہ ہیں کافر
بدکار نابکار سورة التكوير مكية وهي تسع وعشرون اٰية سورہ کورت انتیس آیتیں ہیں اور ایکسو چار کلمے اور پانچسو تینتیس حروف اور
مکے میں نازل ہوئی ہی فواصل اسکی تہم ہیں اور ربط اسکا بسورہ عبس یہہ ہی کہ ختم اسکا بذکر قیامت تھا آغاز اسکا بذکر قیامت ہوا

سورة التكوير مكية بسم الله الرحمن الرحيم وهي تسع وعشرون اٰية

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی چاہے قیامت کے دن کا احوال دیکھے وہ پڑھے یہہ سورہ
ع ۱ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ جسوقت کہ سورج لپیٹا جاویگا یعنے روشنی اسکی عالم سے لپیٹ لینگے سیاہ رہ جاویگا وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ
اور جسوقت کہ ستارے تیرہ ہوکر ٹوٹ پڑینگے وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ اور جسوقت پہاڑ اپنے مقاموں سے چلائے جاوینگے ہوا پر وَاِذَا الْعِشَارُ
عُطِّلَتْ اور جسوقت دس مہینے کی گابھن اونٹنی کہ جننے کے نزدیک ہو بیکار چھوڑ دیجاوینگی یعنے یہہ جو بڑا مال نفیس ہی عرب والوں کے
نزدیک اسکی قدر خواہش نرہیگی وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ اور جسوقت جانوران وحشی جمع کئے جاوینگے ساتھ آدمیوں کے اور مجال ضرر
دینے کی ایک دوسرے کو نرہیگی وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ اور جسوقت دریا ملا جاوینگے کھارے میٹھے سب ایک ہونگے یا خشک کئے جاوینگے کہ پانی
اُنمیں مطلق نرہیگا یا جھونکے جاوینگے یعنے دہکائے جاوینگے دوزخیونکے جلنیکو وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ اور جسوقت جانیں قسم قسم کی ملائی جاوینگی
نیک نیک سے بد بد سے یا نفوس مومنوں کے ساتھ حوروں کے اور کافروں کے ساتھ شیاطین کے یا ملائے جاوینگے روحیں بدنوں سے وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ
سُئِلَتْ اور جسوقت لڑکی جیتی گاڑی ہوئی پوچھی جاویگی بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ساتھ کس گناہ کے ماری گئی عادت عرب والوں کی
تھی کہ لڑکیوں کو مفلسی کے سبب یا عار کے لئے کہ کسی سے انکو بیاہینگے جیتیاں گاڑ دیتے تھے اللہ تعالی نے فرمایا کہ انکے مارنے والوں سے پوچھینگے
یا انہیں سے پوچھینگے کہ تم کیوں ماری گئیں اور فایدہ اس سوال میں یہہ ہی کہ لڑکی آپ بتاوے کہ مجھے بیگناہ مارا ہی تو کہ قاتل اسکا شرمندہ ہو وَاِذَا
الصُّحُفُ نُشِرَتْ اور جسوقت اعمالنامے جو دم مرگ لپیٹے گئے ہونگے کھولے جاوینگے وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ اور جسوقت آسمان
کھال اتارے جاوینگے وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ اور جسوقت دوزخ دہکایا جاویگا غضب الہی سے زیادہ تر پہلے سے وَاِذَا الْجَنَّةُ
اُزْلِفَتْ اور جسوقت بہشت نزدیک کی جاویگی خدا کے دوستوں کے عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ جانیگا ہر جی جو کچھ حاضر کیا ہی اچھے برے
کاموں سے جب تک آدمی یہہ بارہ حال جو ذکر ہوے ہیں چھ دنیا میں چھ محشر میں نہیں دیکھیگا نہیں جانیگا کہ کیا کیا ہی اور جب
دیکھ لیگا تو معلوم کریگا کہ ہر نیکی میں کرامت اور عطا ہی اور ہر بدی میں ملامت اور عتاب ہر نیکی پر حسرت کھائیگا کہ زیادہ کیوں نہ کی
اور ہر بدی پر اندوہ کھینچیگا کہ کیوں کی اور وہ حسرت اور اندوہ کچھ فائدہ نکریگی سو آج کی فرصت نوای رانت غنیمت سمجھ کیونکہ کل کی
ندامت کام آنیکی نہیں فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ پس قسم کھاتا ہوں میں ساتھ ستاروں پھر جانیوالوں سیدھا چلنے
والوں تھم رہنے والوں کے کشف الاسرار میں لکھا ہی کہ مراد یہہ پانچوں ہیں زحل مشتری مریخ زہرہ عطارد اور خنوس انکی رجوع ہی اور

س ۸۱

کنس

کنوس استقامت اور بعضون نے کہا ہی کہ خنس گاؤ کوہی ہی اور کنس ہرن وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ اور قسم رات کی جب آنے لگی اور ہوا کو
تاریک کرے یا جانے لگی اور ظلمت دور کرے یہہ کلمہ اضداد سے ہی وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ اور قسم ہی صبح کی جسدم کہ دم کھینچے یعنے طلوع ہوا اور دم
لینا اسکا شروع ہونا طلوع کا ہی اور جواب قسم کا یہہ ہی اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ تحقیق قرآن شریف ہر آینہ پڑھنا پیغام پہنچانیوالے بزرگ کا ہی یعنے جبرئیل
علیہ السلام کا اور تبیان مین لکھا ہی کہ رسول کریم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ قوت والا نزدیک
صاحب عرش کے مرتبہ والا کہا مانا گیا درمیان ملایکہ کے آسمان مین امانت بیچ وحی لانے کے یہہ سب صفت جبرئیل علیہ السلام کی ہی اور اس قول پیچ
کہ رسول کریم محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ہین یہہ سب صفت آپ کی ہی کہ قوت والے طاعت مین نزدیک خدا کے مرتبہ والے مستجاب الدعوات
مین امین اوپر اسرار غیب کے ہین وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ اور نہین صاحب تمھارا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ وسلم ہی دیوانہ جیسے گمان کرتے ہو
وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ اور البتہ تحقیق دیکھا ہی پیغمبر نے جبرئیل کو اصلی شکل پر بیچ کنارے روشن کے یعنے مطلع آفتاب مین وَمَا هُوَ عَلَى
الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ اور نہین وہ اوپر غیب کے بات کے جو وحی اسے آتی ہی بخیل کہ تمھین تعلیم نکرے اور تم سے چھپا رکھے وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ اور
نہین ہی قرآن مجید سخن شیطان راندہ گئے کا فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ پس کہان جاتے ہو تم ایسی بات درست رستہ سے کیون پھرتے ہو اِنْ هُوَ
اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ نہین قرآن مجید مگر نصیحت واسطے عالمون کے یا نہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر شرف عالمون کے لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ
اَنْ يَّسْتَقِيْمَ واسطے اس شخص کے کہ چاہے تم مین سے یہہ کہ راہ سیدھی چلے خدا کی اور پیروی کرے حق کی اسباب نزول مین
لکھا ہی کہ ابوجہل ناہل نے جو یہہ آیت سنی کہا کہ یہہ کام ہمارا ہی اور چاہنے پر ہمارے موقوف ہی اگر ہم چاہین راہ سیدھی اختیار کرین چاہین نکرین
یہہ آیت نازل ہوئی وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ اور نہین چاہتے تم استقامت اور ہدایت کو مگر یہہ کہ چاہے خدا پروردگار عالمونکا
تمھارے چاہنے کو یعنے تمھاری خواہش بھی والبتہ مشیت ایزدی ہی شیخ ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حق تعالی نے تجھے سب مقدورین
عاجز کیا ہی نہین چاہتا تو مگر اسکی مشیت سے نہین کرتا تو مگر اسکی قوت فرمانبرداری نہین کرتا تو مگر اسکے فضل سے عاصی نہین ہوتا تو مگر
اسکی غضب سے پس تو کیا رکھتا ہی اور کس فعل پر اپنے ناز کرتا ہی بلیت سراپا ہم ہین رافت ہیچ در ہیچ عجب ہی کام اپنا ہیچ در ہیچ سورة الانفطار مکیۃ
وهی تسع عشر اٰیۃ سورت انفطار مکی ہی اسمین انیس آیتین اور اسی کلمے اور تین سو ستائیس حرف ایک رکوع ہین فواصل اسکی ہا اور تے ہین

اور ربط اسکا بسورت کورت سورة الانفطار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مکیۃ وتسع عشر اٰیۃ ظاہر ہی کہ دونون مین ذکر قیامت ہی

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ جسوقت کہ آسمان پھٹ جاوے وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ اور جسوقت ستارے جھڑ جاوین تبیان مین لکھا ہی کہ
تارے قنادیل معلقہ کے مانند نور کے ڈوریونمین آسمان پر لٹکتے ہین اور وہ ڈوریان فرشتون کے ہاتھون مین ہین جب وہ فرشتے
مرینگے ڈوریان انکے ہاتھون سے چھٹ جاینگی ستارے زمین پر گر پڑینگے وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ اور جسوقت دریا جلدی جاوین یعنے
بعضون کو بعضون کی طرف لیجا کے ملا کر ایک دریا کردین وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ اور جسوقت قبرین زیروزبر کی جاوینگی یعنے خاک
کو تلے اوپر کرینگے تو کہ جو اسمین گڑا ہی مردہ وغیرہ ظاہر ہوجاوین اور مردے زندے ہوجاوین عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ جان لیگا
ہر جی جو کچھہ آگے بھیجا عمل اچھے یا برے اور جو پیچھے چھوڑا اثر عمل یا توبہ سے یا جان لیگا ہر تن کہ کیا ہی اول عمر اور آخر عمر مین یہہ خطاب کافرونکو
ہوگا کہ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ اے آدمی کس چیز نے فریب دیا تجھکو کہ کافر ہوا تو ساتھہ پروردگار اپنے کرم کرنیوالے کے لکھا
ہی کہ فریب دینے والا اسکا شیطان تھا یا جہل یا متابعت ہوا یا محبت دنیا نزول اس آیت کا ابی الاسدین کے شان مین ہی اسنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ

وسلم کو آزردہ کیا اور اُسکو کچھہ ایذا نہین پہنچی تھی وُہ مغرور ہوگیا تھا کہ مجھے عذاب الٰہی نہ آیا یہہ آیت نازل ہوئی کہ کس چیز نے تجھے مغرور کیا کہ
عذاب الٰہی سے بیغم ہوا تو بعضے علما کہتے ہین کہ یہہ خطاب عام ہی سب آدمیونکو کہ ای آدمی کس چیز نے تجھے مغرور کیا کہ عاصی ہوا تو حکم خدا مین اور
دلیر ہوا تو نافرمانی کیرا ہین شیخ ابو منصور عمار رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اگر حق تعالی مجھہ سے پوچھے گا تو کہونگا مین کہ مغرور کیا مجھے کرم تیرے نے اور
معالم التنزیل مین ہی کہ اہل اشارت نے کہا ہی کہ اسم کریم یہان لانا سب اسما مین سے چھانٹ کر واسطے تلقین کسی بندہ کی تاکہ کہے کہ فریفتہ ہوئے
ہوا مین کرمی پر تیرے بلیت عاجز ہی کیا نفس سے کہ گو مجھکو ستم نے مغرور کیا ہی مجھے پر تیرے کرم نے اَلَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ وُہ خدا
جسنے پیدا کیا تجھکو عدم سے پس بند درست کیا تجھکو اعضا اجزا درست کیے پس برابر کیا تجھکو اور جدا کیا اور خلق سے جو سوا انسان کے
ہی فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَاۗءَ رَكَّبَكَ بیچ جس صورت کے کہ چاہا ترکیب دیا تجھکو كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ہرگز نہین یون
جیسے گمان کرتے ہو تم کہ قیامت نہین ہوگی بلکہ جھٹلاتے ہو تم قیامت کو عناد سے وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ اور تحقیق اوپر تمہارے
یعنی کردار گفتار تمہارے پر نگہبان ہین فرشتون سے كِرَامًا كَاتِبِيْنَ بزرگ نزدیک خدا کے لکھنے والے روزنامہ افعال اقوال
تمہارے کا يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ جانتے ہین جو کچھہ کہ کرتے ہو تم اچھا برا اور سمجھہ کر ٹھیک لکھتے ہین اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ تحقیق
نیک کام والے اور فرمان بردار بیچ بہشت کے ہین وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ اور تحقیق بدکار جھوٹ بولنے والے سنکر حشر کے البتہ بیچ
دوزخ کے ہین يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ داخل ہونگے دوزخ مین دن حساب کے یعنی قیامت کے وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَاۗىِٕبِيْنَ اور نہین بدکار
دوزخ سے غایب ہونیوالے یعنی دوزخ سے نکلنے کے ہی نہین ہمیشہ رہینگے وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ اور کس چیز نے معلوم کردیا
تجھکو کہ کیا ہی دن حساب کا اور جزا کا ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ پھر کس چیز نے معلوم کردیا تجھکو کیا ہی دن جزا کا دوبارہ لانا واسطے
تعظیم شان اُسدن کے ہی کہ حقیقت اُسکی ہر کوئی نہین جانتا يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَـيْـــًٔا اُسدن نہ مالک ہوگا کوئی جی واسطے کسی
جی کے کچھہ چیز کا شفعت سے یعنی کوئی نہ پہنچا سکیگا اپنی توت قدرت سے کسی کو نفع وَالْاَمْرُ يَوْمَىِٕذٍ لِّلّٰهِ اور حکم اُسدن واسطے اللہ کے
ہی جسکو جسکے حق مین چاہے حکم شفاعت کا دے سورۃ التطفیف مکیۃ وھی ست وثلثون اٰیۃ سورۃ المطففین مکی ہی اسمین چھتیس ۳۶ آیتین اور ایکسو ایکہتر
کلمے اور سات سو تیس حرف ہین ایک رکوع فوصل اسکی نم ہین اور ربط اسکا ساتھہ انفطار کے یہہ ہی کہ اسمین جملہ علمت نفس ما قدمت واخرت
مین ذکر اعمال بر سبیل عموم تھا اور ذکر روز جزا تھا اس سورت مین ذکر بعضے اعمال کا جیسے خیانت کیل اور وزن مین ہی بطریق ذکر خاص بعد عام فرمایا

سورۃ التطفیف مکیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وھی ست وثلثون اٰیۃ

لکھا ہی کہ اہل مدینہ ناپنے تولنے مین چیزونکی خیانت بڑی کرتے تھے جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکے سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ کو چلے
راہ مین یہہ سورۃ نازل ہوئی وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ وای ہی واسطے کم دینے والون کے کیل اور وزن مین مدینہ منورہ مین ایک شخص تھا ابو جہینہ
نام دو صاع رکھتا تھا وُہ ایک بڑا ایک چھوٹا بڑے سے خریدتا تھا چھوٹے سے بیچتا تھا حق تعالی نے اُسکے حق مین کہا کہ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَي
النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ وُہ جو ناپ لیوین پیمانہ لوگونسے واسطے اپنے پورا لین وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ اور جب
ناپ دیوین پیمانہ انکو یا تول دین انکو کم دین زیان انکا کرین فصول سبعین مین لکھا ہی کہ جو کوئی کیل وزن مین خیانت کریگا قیامت کو دوزخ
مین اسکو درمیان آگ کے دو پہاڑون کے بٹھا دینگے اور کہینگے کہ یہہ دونون وزن ہین ان دونون مین بٹھا تول اور جل بلت کیونکہ
دوزخ مین وُہ سوزان وہان تہارو لیل ہون جو کہ دینے یان یہان خاین بوزن کیل ہون اَلَا يَظُنُّ اُولٰۗىِٕكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ

لیوم عظیم کیا نہین جانتے یہہ لوگ زیادہ لینیوالے اور کم دینے والے یہہ کہ وہ اُٹھائے جاوینگے واسطے دن بڑے کے یوم یقوم الناس
لرب العلمین جس دن کہ کھڑے رہینگے لوگ واسطے پروردگار عالمون کے یعنے جب تک کہ فرمان ہوگا نہ بیٹھینگے وہ مقام ہیبت ہوگا کہ
اہل عرصات مین سو برس کھڑے رہینگے پھر وہان سے موقف محاسبہ مین لاوینگے کہ شفاعت کبری ہی کلا ان کتب الفجار لفی سجین
ہرگز نہین یون تحقیق عملنامہ بدکارونکا البتہ سجین کے بیچ ہی کہ وہ ایک سل ہی خالی پلیٹ کی روی دوزخ پر ڈہپی ہوئی جان کافرونکی اور اعمالنامے
اُنکے وہان ہونگے کعب احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ اعمالنامے فاجرونکے آسمان پر لیجاتے ہین وہان قبول نہین ہوتے تو زمین پر لاتے ہین پھر یہان
بھی رد ہوتے ہین تو زیر زمین ہفتم لیجا کر سجین مین کہ ابلیس اور ابلیسون کی جگہہ ہی رکھتے ہین وما ادریک ما سجین اور کس چیز نے جتایا
تجھکو کہ کیا ہی سجین ہول اور ہیبت کی جگہہ ہی اور کتاب فجار کی کتب مرقوم ایک دفتر ہی لکھا ہوا اور نشانی کیا ہوا کہ جو کوئی دیکھے
جانے کہ اسمین نیکی نہین ہی ویل یومئذ للمکذبین وای ہی اُسدن واسطے جھٹلانیوالونکے ویل کلمہ جامع سب برائیون کو ہی عذاب
عقاب شدت محنت درد دکھہ سے الذین یکذبون بیوم الدین وہ لوگ جو جھٹلاتے ہین دن جزا کو اور باور نہین کرتے وما
یکذب بہ الا کل معتد اثیم اور نہین جھٹلاتا اُسدن کو مگر ہر ایک حد سے گذرنیوالا گنہگار اذا تتلی علیہ ایتنا قال اساطیر الاولین
جسوقت پڑھی جاتی ہین آیتین اور کلام ہمارا کہتا ہی ابوجہل عناد اور اعراض حق سے کہانیان ہین پہلون کی کلا ہرگز نہین یون جیسا
کہتے ہین بل ران علی قلوبہم ما کانوا یکسبون بلکہ زنگ غرور اور غفلت کا باندھا ہی اوپر دلون اُنکے کے باز نگار انکار کی رکھی ہی اُس چیز نے
کہ تھے وہ کرتے گناہ اور معاصی سے یعنے گناہون کی شامت سے دل اُنکے زنگ لگا کر سیاہ ہو گئے حدیث مین ہی کہ جب بندہ گناہ کرتا
ہی نقطہ سیاہ اُسکے دل مین پیدا ہوتا ہی رفتہ رفتہ تمام دل سیاہ ہو جاتا ہی کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون ہرگز نہین یون تحقیق
وہ دیدار پروردگار اپنے سے اُسدن حجاب مین رہینگے یعنی ممنوع ہو کر محجوب ہونگے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے معنی اس آیت کی پوچھی
اُنھون نے کہا کہ حق تعالی محجوب کریگا اعدا اپنون کو تاکہ دیدار اُسکا نہ دیکھین اور تجلی فرماویگا اولیا اپنون پر تاکہ اُسکے سے مشرف ہون امام شافعی
نے کہا کہ محجوب ہونا کفار کی شان مین وارد ہو کر دلالت کرتا ہی کہ مومنون کو دولت دیدار ہوگی دوستون اپنے کو محجوب نرکھیگا تاکہ فرق
درمیان دوست دشمن کے ظاہر ہو سرادقات اُسکے اولیا سے کیا پروا ہی دیدار سے محروم سدا اعدا ہی جب دوست کو بھی وہ اپنے سے رکھے
محجوب تو پھر فرق میان دوست دشمن کیا ہی ثم انہم لصالوا الجحیم پھر تحقیق وہ تکذیب کرنیوالے البتہ داخل ہونیوالے ہین
دوزخ کے ثم یقال ہذا الذی کنتم بہ تکذبون پھر کہا جاویگا یہہ ہی وہ عذاب جو تھے تم اُسکو جھٹلاتے کلا ان کتب الابرار لفی
علیین ہرگز نہین یون تحقیق عملنامہ نیک کام والونکا البتہ علیین کے بیچ ہی آسمان ہفتم پر زیر عرش بعضون نے کہا ہی یمین عرش ہی وہ بعضون نے
کہا ہی وہ سدرۃ المنتہی ہی وما ادریک ما علیون اور کس چیز نے معلوم کر دیا تجھکو کہ کیا ہی علیون یعنے محل بلند ہی اور مکان عمل نامہ ابرار
کتب مرقوم دفتر ہی لکھا ہوا اور نشان کیا ہوا کہ جو کوئی دیکھے جانے کہ اسمین سب چیز ہی یشہدہ المقربون حاضر رہتے
ہین اس کتاب پر فرشتے مقرب اللہ کے جو ساکنان علیین ہین یعنے استقبال کو اُسکے جاتے ہین اور نگاہ رکھتے ہین اُسکو اور روز قیامت
گواہی دینگے اُس پر ان الابرار لفی نعیم علی الارائک ینظرون تحقیق نیک کام دار البتہ بیچ بہشت کے ہین اوپر چھپرکھٹون کے دیکھتے ہونگے
طرح طرح کے عجیب چیزون کو جس سے دل خوش ہو یا دیکھتے ہونگے کفار کو جو دوزخ مین عذاب کئے جاتے ہونگے تعرف فی وجوہہم
نضرۃ النعیم پہچانیگا تو ای دیکھنے والے بیچ مونھون اُنکے کے تازگی بہشت کی نعمتون کی اور طراوت جنت کی لذتونکی یسقون

مِن رَّحِیقٍ مَّخۡتُومٍ خِتَامُهُ مِسۡكٌ پلائے جاوینگے شراب خالص سفید خوشبو مہر کی ہوئی ہین سے کہ مہر کرنیکی جہت اُسکے مشک ہی اور مہر
اسواسطے کی ہوگی کہ کوئی اور نکھولے ابرار آپ اپنے ہاتھ سے کھولین وَفِی ذٰلِكَ فَلۡیَتَنَافَسِ ٱلۡمُتَنَافِسُونَ اور بیچ اس شراب کے پس چاہیے کہ
رغبت کرین غلبت کرنیوالے یعنی ایسے کام کرین جیسے مستحق اس شراب پینے کے ہون وَمِزَاجُهُۥ مِن تَسۡنِیمٍ اور ملونی اس شراب کی آب چشمہ تسنیم
سے ہی تبیان مین ابن عباس سے نقل کی ہی کہ تسنیم نام اُس نہر کا ہی جو عرش کے نیچے سے بہشت کو گئی ہی اور وہ اشرف انہر بہشت ہی
عَیۡنًا یَشۡرَبُ بِهَا ٱلۡمُقَرَّبُونَ تسنیم چشمہ ہی کہ پیتے ہین اُس مین سے مقرب اللہ کے یعنے یہہ مقربین صرف وہی سے پینگے اور ملا جلا ابرار ونکو دینگے صاحب نوا
نے کہا ہی کہ مقربون نے جو ما سوا سے ہاتھ اٹھا کر صرف توجہ بحق رکھی ہی اور اُسکی محبت مین کسی اور کو نہین ملایا ہی شراب بھی انکی صرف ہی اور
جنھون نے محبت الٰہی مین اور کو بھی مزج کیا ہی شراب انکی ممزوج ہی صرف اُسکی لوگ پیتے ہین تسنیم صرف ہے پر جو ہین ملے جلے انہین تسنیم ہی بحر
الحقائق مین لکھا ہی کہ جیسی اشارت ہی شراب سے جو خالص ہی خمارات کونین سے اور ظروف اُسکے قلوب اولیا اور اصفیا ہین اور ختام اُسکے مشک محبت
ہی اور تسنیم اُسکے اعلی مراتب محبت کا ہی کہ محبت ذاتیہ ہی اور مقرب اہل فنا فی اللہ اور بقا باللہ مین لکھا ہی کہ دولتمند قریش جب فقیر اصحابونکو دیکھتے
تھے جیسے حضرت بلال اور عمار اور صہیب رضی اللہ عنہم تو انپر ٹھٹھے کرتے تھے یہہ آیت نازل ہوئی کہ إِنَّ ٱلَّذِینَ أَجۡرَمُوا۟ كَانُوا۟ مِنَ ٱلَّذِینَ ءَامَنُوا۟
یَضۡحَكُونَ تحقیق وہ لوگ جو شرک لاتے تھے اُن لوگون سے جو ایمان لائے ہنستے وَإِذَا مَرُّوا۟ بِهِمۡ یَتَغَامَزُونَ اور جب گذرتے تھے ساتھ مومنون کے
اشارے آنکھون سے کرتے تھے ٹھٹھے سے کشاف مین لکھا ہی کہ ایکدن حضرت امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ ہمراہ لئے ہوے کئی مسلمانون کو
کہین تشریف لیے گئے تھے منافق انکو دیکھ کر غمزے کنایے بطریق استہزا کرنے لگے پھر اپنے یارون مین جا کر انپر خوب ہنسے حضرت امیر منور مسجد نبوی
تک نہین پہنچے تھے کہ یہہ آیتین نازل ہوئین کہ گنہگار اور منافق لوگ مومنون پر ہنستے ہین اور غمزہ کنایہ چشم و ابرو سے کرتے ہین وَإِذَا ٱنقَلَبُوۤا۟ إِلَىٰۤ أَهۡلِهِمُ
ٱنقَلَبُوا۟ فَكِهِینَ اور جب پھر جاتے تھے طرف لوگون اپنے کے پھر جاتے تھے باتین بناتے خوشی کرتے اپنے کیے پر وَإِذَا رَأَوۡهُمۡ قَالُوۤا۟ إِنَّ هَٰۤؤُلَاۤءِ
لَضَاۤلُّونَ اور جب دیکھتے تھے کافر اور منافق مسلمانونکو کہتے تھے آپس مین تحقیق یہہ لوگ جو تابع محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین البتہ گمراہ ہین وَمَاۤ أُرۡسِلُوا۟
عَلَیۡهِمۡ حَـٰفِظِینَ اور حال یہہ ہی کہ نہین بھیجے گئے اہل کفر اور نفاق اوپر مسلمانون کے نگہبان تاکہ گواہی دین ضلالت اور ہدایت پر انکے فَٱلۡیَوۡمَ ٱلَّذِینَ
ءَامَنُوا۟ مِنَ ٱلۡكُفَّارِ یَضۡحَكُونَ پس روز قیامت وہ لوگ جو ایمان لائے حال کافرون سے ہنستے ہین عَلَى ٱلۡأَرَاۤىِٕكِ یَنظُرُونَ اوپر
تختون مرصع کے دیکھتے ہین کہ کافر و منافق دوزخ مین معذب ہین اور طوق و زنجیرین مقید ہین آتا ہین وار وہی کہ بہشت کے دروازے کھولینگے اور
دوزخیونکو آواز کرینگے کہ آؤ بہشت مین وہ دوڑینگے جب دروازے تک بہشت کے پہنچینگے دربان وہانکے در بند کر دینگے یہہ مغموم مہموم پھر
دوزخ کو چلے جاوینگے اہل بہشت یہہ حال انکا مشاہدہ کر کر ہنسینگے هَلۡ ثُوِّبَ ٱلۡكُفَّارُ مَا كَانُوا۟ یَفۡعَلُونَ کیا بدلا دیے گئے کافر ان عملونکا کہ تھے
وہ کرتے دنیا مین یعنی دنیا مین مسلمانون پر ہنستے تھے سو اُسکے عوض آخرت مین مسلمانونکو انپر ہنسوایا سورۃ الانشقاق مکیۃ وھی خمس و عشرون آیۃ سورہ
انشقاق مکی ہی اسمین پچیس آیتین اور ایکسو نوے کلمے اور چار سو تیس حرف ہین اور ایک رکوع ہی وصل اسکی قسمت نامہ ہین اور ربط اسکا ساتھ مطففین کے یہہ
ہی کہ دونون مین ذکر قیامت اور سورۃ الانشقاق مکیۃ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ وھی خمس و عشرون آیۃ نامہ مومنین و کافرین کا ہی
إِذَا ٱلسَّمَاۤءُ ٱنشَقَّتۡ جسوقت کہ آسمان پھٹ جاوین اترنیکے واسطے فرشتونکے وَأَذِنَتۡ لِرَبِّهَا وَحُقَّتۡ اور سنے آسمان اور فرمانبرداری
کرے واسطے پروردگار اپنے کے اور لائق ہوا ہی آسمان بانقیاد امر خدا وَإِذَا ٱلۡأَرۡضُ مُدَّتۡ اور جسوقت زمین کھینچی جاوے گی یعنے پہاڑ اور دریا
درمیان سے اٹھا کر زمین کو پھیلا دینگے وَأَلۡقَتۡ مَا فِیهَا وَتَخَلَّتۡ اور ڈال دے جو کچھ بیچ زمین کے ہی خزانون سے اور مردون سے اور خالی ہووے

سبب سے وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اور سنا زمین نے اور کان رکھے فرمانبرداری کو واسطے پروردگار اپنے کے اور لائق ہی اُسکے سننا حکم ربانی کا سمجھیے
کہ جواب اذا کا یہہ ہی کہ دیکھیگا آدمی ثواب اور عقاب کو يَآاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ اے آدمی تحقیق تو سعی کرنیوالا ہی
طرف خدا پروردگار اپنے کے خوب محنت اور سعی کر کے ساتھ جہد وجہد کے پس تو ملنے والا ہی عمل اپنے سے یعنی پاداش عمل اپنے سے فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ
بِيَمِيْنِهٖ پس جو کوئی کہ دیا گیا نامہ اعمال اُسکا بیچ داہنے ہاتھ اُسکے کے فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا پس جلد ہوگا حساب کیا جاویگا حساب
آسان یعنی مناقشہ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا اور پھر آویگا طرف لوگوں اپنے کے کہ گروہ مسلمانوں کے ہین یا قبیلہ اُسکا یا عزیز ہین اُسکی حورین خوش خرام بسبب
بانجیر اور کرامت کے وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ اور جو کوئی کہ دیا گیا نامہ اعمال اُسکا پس پشت اُسکے سے دست چپ مین اُسکے
اور یہہ صورت یون ہوگی کہ دست راست اُسکا گردن مین اُسکے باندھ دینگے اور دست چپ اُسکا پس پشت اُسکے کھینچینگے پھر اُس طرف سے عمل نامہ
اُسکے ہاتھ مین دینگے اور ایسا شخص فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا پس شتاب ہوگا کہ پکاریگا یعنی آرزو کریگا ہلاک کو یا کہیگا وا ثبورا یہہ
کلمہ بھی طلب ہلاکت ہی اور داخل ہوگا دوزخ مین اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا تحقیق وہ شخص ہوگا درمیان اہل اپنے کے دنیا مین خوش اپنے مال
فانی پر اور شادان نازان اپنے جاہ ناپایدار پر اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ تحقیق اُسنے گمان کیا تھا یہہ کہ نہ پھر آویگا طرف خدا کے یعنی اُسکو
بعث اور حشر نہوگا بَلٰٓى یون نہین بلکہ اُسکو بازگشت ہوگی اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا تحقیق پروردگار اُسکا ہی ساتھ اعمال اُسکے کے دیکھنے
والا پس اُسے یون ہی نچھوڑیگا بلکہ محشر مین لاکر جزا اُسکی اُسے دیگا فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ پس قسم کھاتا ہون مین ساتھ شفق کے سمجھیے کہ شفق
نزدیک امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد حنبل اور صاحبین کے سرخی ہی جو بعد غروب شمس کے طرف مغرب کے آسمان کے کنارے مین ظاہر ہوتی
ہی اُسکے غایب ہونے کے بعد وقت نماز عشا کا ہی اور امام اعظم رح نے کہا ہی کہ شفق سفیدی ہی جو بعد سرخی کے نمود ہوتی ہی بعد غایب ہونے اُسکے
عشا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یعنی سفیدی ہرگز غایب نہین ہوتی ایک افق سے دوسرے افق مین جاتی ہی وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ اور قسم ہی رات
کی اور اُس چیز کی کہ جسکو اکٹھا کرے اور چھپاوے یعنی جیسے تاریکی شب کی چھپاوے وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ اور قسم چاند کی جب کامل ہو کر بدر ہوجاوے
لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ البتہ تم پہنچوگے اور ملوگے ایک حال کو بعد ایک حال کے کہ مطابق اُسکے ہوگا شدت مین مراد اس سے مرگ ہی اور شدتین
قیامت کی ایک دوسرے کے بعد ہوگی تفسیر زاہدی مین لکھا ہی کہ مراد یہان تحویل تبدیل بنی آدم کی ہی ایک حالت سے دوسری حالت پر کہ
پھرتے پھرتے پہنچ جاتی ہی نطفہ سے علقہ علقہ سے مضغہ مضغہ سے عظم عظم سے لحم لحم سے خلق آخر کہ جنین اور ولید اور رضیع اور صبی اور غلام اور
شاب اور کہل اور شیخ ہی تا آخر احوال فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ پس کیا ہی واسطے آدمیون کے کہ باوجود ان حالون کے ایمان نہین لاتے خدا پر اور روز
جزا پر وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ اور جب پڑھا جاتا ہی اوپر اُنکے قرآن نہین سجدہ کرتے واسطے تلاوت اُسکی کے بعضے علما
یہان سجدہ کرتے ہین اور بعضے آخر سورت مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہان سجدہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ پیچھے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یہان سجدہ کیا تھا
مین نے یہہ چودہوان سجدہ ہی سجدات قرآن سے صاحب فتوحات نے اس سجدہ کو سجدہ جمع لکھا ہی کیونکہ بعد استماع قرآن ہی اور قرآن جامع ہی صفات تنزیہ
اور تقدیس کو اور سجدہ نکرنا کفار کا بجہت قصور دلیل اور انقطاع حجت نہین بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ بلکہ وہ لوگ جو کافر ہوئے جھٹلاتے
ہین قرآن کو اور فرق نہین کرتے آیتون مین قرآن کے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ اور خدا تعالی خوب جانتا ہی اُس چیز کو کہ دلمین رکھتے
ہین کفر اور چھپا کینہ مومنونکا فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ پس خوشخبری دے اُنکو ساتھ عذاب دردناک کے ایراد بشارت واسطے تہکم کے ہی اِلَّا ١٥
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور کام کئے اچھے واسطے اُنکے ہی اجر نہ کاٹا گیا اور نہ منت رکھا گیا

١٣ السجدۃ

سورة البروج مکیة وهي اثنتان وعشرون آية سورۂ البروج مکی ہی اسمین بائیس آیتین اور ایکسو نو کلمے اور چار سو بیس حرف ہین ایک رکوع فواصل اسکی قطر جد
طب ہین اور ربط اسکا ساتھ سورۂ انشقاق سے یہ ہی کہ دن قیامت کے اور یہہ بھی ہی کہ ختم انشقاق بوعید کافران اور وعدہ مومنان تھا سورۂ البروج بھی مشتمل

وعد سورة البروج مکیة وهي بسم الله الرحمن الرحیم اثنتان وعشرون آية وعید ہی

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ قسم ہی آسمان برجون والے کی مراد اس سے بارہ برج ہین یا منازل قمر یا دروازے آسمانون کے وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ اور دن وعدہ دیے گئے کی یعنے قسم ہی قیامت کی وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ اور قسم ہی گواہ کی کہ اللہ تعالی ہی سبکو دیکھتا ہی اور جانتا ہی اور قسم ہی گواہی دیے گئے کی کہ بندہ ہی ایک قول مین ہی کہ شاہد پیغمبر ہمارے ہین اور مشہود ذات آپکے یا شاہد امت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مشہود اور نبین پہلی یا شاہد حفظہ ہین اور مشہود نبی آدم یا شاہد اعضا اور مشہود آدمی یا شاہد حجر اسود اور مشہود حجاج یا شاہد عرفہ اور مشہود حضار وہان کے یا شاہد روز نحر اور مشہود ذبح کرنے والے یا شاہد جمعہ اور مشہود نماز پڑھنے والے یا شاہد حضرت آدم علیہ السلام اور مشہود ذریۃ انکی یا شاہد عیسی علیہ السلام اور مشہود امت انکی یا شاہد دن رات اور مشہود عمل کرنیوالے انمین غرض ہر تقدیر پر جواب قسم کا یہہ ہی کہ قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ تحقیق مارے گئے اور لعون ہوئے کہائیون والے اور وہ بت پرست تھے اصحاب ذونواس مینی سے قصہ اسکا مختصر یہہ ہی کہ ذونواس ایک بادشاہ تھا وہ اور اصحاب اسکے بتونکے پرستش کرتے تھے اور اس زمانے مین ایک ساحر تھا مدار تمام ملک کا اس پر تھا جب وہ بوڑھا ہوا بادشاہ کو کہا اسنے کہ مین پیر و ناتوان ہوا الظلم نہ میرے قوی مین ہی قوت رہی نہ اعضا مین میرے کچھ طاقت رہی نہ سماعت مین میری خلل آگیا نہ بصارت کے آگے ہی پردہ کھچا نہ رہا ہی نہ یارا کچھ کلام نہ تو بس ضعف یہان تک پہنچا کہ اپنا کام نہ اب صلاح یہی ہی کہ ایک جوان اصیل عاقل بہت فہم میرے سپرد کرو کہ علم اپنا اسے سکھا دون تا کہ اس ملک مین تمہارے کام آوے بادشاہ نے یہہ بات پسند کر ایک لڑکا ذہین فہیم اسکے حوالہ کیا وہ سحر اس سے سیکھنے لگا روز جاتا تھا کچھ سیکھ آتا تھا ایک دن وہ لڑکا ایک عابد کے دروازے پر گذرا طور ڈہب اس عابد کا دیکھ کر خوش ہوا اور التزام اسکی صحبت کا کرنے لگا جب ساحر پاس جاتا تو اس عابد کی خدمت مین بھی حاضر ہوتا اور دین کے باتین سیکھتا چند مدت مین مرد عاقل عامل متدین خدا پرست مستجاب الدعوات ہوا ایکدن ایک اژدہا نے راہ بند کیا تھا لوگ ڈرتے ہوئے کھڑے تھے کوئی گذر نہ کر سکتا تھا اس جوان نے آکر ایک اسم پڑھ کر اژدہا کے پشت پر ہاتھ پھیرا وہ اژدہا اپنے مقام پر چلا گیا راہ کشادہ ہوگئی لوگ آنے جانے لگے یہہ خبر شہر مین مشہور ہوئی پھر ایکدن شیر نے راہ گھیرا اس جوان نے اسکے بھی کچھ کان مین پڑھا وہ بھی چلا گیا پھر تمام حاجتون والے اسکے پاس آنے لگے دعا سے اسکے مقاصد پانے لگے ایک چوبدار اندھا ہو گیا تھا اسنے آکر عرض کیا اسنے کلمہ شہادت تلقین کیا پھر دعا کی آنکھین اسکے بینا ہو گئین بادشاہ نے اس چوبدار سے پوچھا کہ تو نابینا تھا بینا کیونکر ہوا اسنے کہا کہ خدا نے میرے مجھے بصارت بخشی بادشاہ نے تعجب سے کہا کہ خدا تیرا کون ہی اسنے کہا لا الہ الا اللہ بادشاہ نے حیلہ سے کہا یہہ تجھے کسنے تلقین کیا بتا دے کہ ہم بھی اس سے تعلیم پاوین حاجب نے قصہ اس جوان کا بیان کیا بادشاہ نے اس جوانکو طلب کیا اور ہر چند اس جوان کو دین سے پھرایا وہ نہ پھرا آخر حکم کیا کہ دریا مین ڈوبا دو لوگ دریا پر لیگئے اس جوان نے دعا کی حق تعالی نے اسکو بچا لیا ان سب کو ڈبو دیا یہہ خبر بادشاہ کو پہنچی بادشاہ نے اور لوگ متعین کیے کہ پہاڑ پر لیجا کر گرا دین وہ لوگ سب گر کر مر گئے یہہ جوان سلامت پھر آیا بادشاہ سنکر اور غضبناک ہوا اور ایک گروہ کو مقرر کیا کہ اسکو آگ مین جلاوین وہ بھی سب جل گئے اور اسکو کچھ صدمہ نہ پہنچا القصہ بادشاہ نے ایک دار لکڑی کی اور اس جوان کو سولی پر لٹکایا اور تیر باران کیا کوئی تیر اسپر کارگر نہوا جوان نے کہا اے بادشاہ خدا پر ایمان لا کہ وہ قادر مطلق ہی یہہ سب آثار اسکی قدرت کے ہین جو تونے مشاہدہ کیے

نظم
قادر مطلق ہی تو ہر شی کا نہین ہو
مالک برحق ہی ہر ایک آئین ہو
اسکے ارادے سے ہین سب اپنے کام ہو
دم مین دو عالم کا کرے انتظام ہو
کوئی کسی جا نہین

اُسکا شریک ہی ذات و صفات مین اُسمین ہی لا شریک ہی ایک پرستش کے ہی قابل وہی ہی اُسمین ہی جو وصف ہی کامل وہی ہی پیدا کیا سب یہہ اُسی نے
جہان ہی اُسکی ہی مخلوق زمین و زمان ہی دو نو جہان کا ہی وہ ایک کارساز ہی سب کو نیاز اُس سے ہی وہ ہی بے نیاز ہی اُسکا ہی محتاج ہی سارا جہان ہی وہ
نہین محتاج کسیکا میان ہی اُسکا مثل اور نہ کوئی نظیر ہی نہ ہی شریک اُسکا نہ کوئی نصیر ہی نہ ہی ولد اُسکا نہ والد کوئی ہی ضد نہ کوئی اُسکا نہ ہی ند کوئی
کھانے سے اور پینے سے وہ پاک ہی نہ پہنچے نہ فہم اُسکو نہ ادراک ہی ہنسی سے عالی ہی وہ رونے سے پاک ہی اونگھنے سے خالی ہی سونے سے پاک ہی نہ جہت ہی
اُسکو نہ اُسکا مکان ہی نہ بدن و جسم نہ جوہر نہ جان ہی نہ ہی وہ حادث نہ اُسے ہی فنا ہی سارے جہان کی ہی اسی سے بقا ہی ظالم نہین اُسکے کسی کام مین ذرہ
عدل ہی آغاز مین انجام مین ہی بادشاہ نے کمال خشمناک ہوکر کہا کہ مین بغیر قتل کئے تجھکو نہ چھوڑونگا جوان نے کہا کہ اگر مارا میرا منظور ہی تو تیر کمان مین لگا
اور کہہ بنام خدا اُس جوان کے کہ اگر یہو بادشاہ نے یونہین کیا جوان شہید ہوا حاضران مجلس سب پکار اُٹھے کہ ایمان لائے ہم ساتھ پروردگار اِس جوان کے
بادشاہ نے غضب مین آکر کہا کہ کھائیان کھودو اور انمین آگ جلاؤ اور ان سب کو کنارہ پر کھائیون کے بٹھاکر پوچھو جو ایمان سے پھرتا ہووے اُسے چھوڑ دو نہین تو کھائی مین
گرا کر آگ مین جلا دو اسیطرح کرنے لگے حق تعالی انکو فرماتا ہی اصحاب الاخدود یعنے صحاب کھائیون کے النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ کہ آگ تھی بہت
ایندھن والی اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ جسوقت کہ وہ اوپر کنارے آگ کے بیٹھے تھے وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ اور
بادشاہ اور صحاب اُسکے اوپر اُس چیز کے کہ کرتے تھے ساتھ مسلمانون کے حاضر تھے اور مشاہدہ کرتے اُسکے وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا
بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور نہین انکار کیا تھا اصحاب اخدود نے مومنون مین سے کسی چیز کا مگر یہہ کہ ایمان لائے
ساتھ خدا غالب کے کہ غفات سے اُسکے ڈرا چاہیے تعریف کئے گئے کہ رحمت سے اُسکے امید رکھا چاہیے وہ خدا کہ واسطے اُسکے ہی بادشاہی آسمانو
کی اور زمین کی سا خوف رکھیے اُسی سے اور امید ہی کہ وہی ہی عزیز اور حمید ہی وہی بادشاہ چرخ برین ہی حکم مین اُسکے مکان و زمین ہی وَاللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ اور اللہ تعالی اوپر ہر چیز کے افعال اور اقوال مومنون اور کافرون کے سے گواہ ہی اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ تحقیق جن لوگون نے ایذا دی اور فتنہ مین ڈالا ایمان والونکو اور ایمان والیونکو یعنے عذاب دیا آگ مین جلا کر
پھر نہ پھرے طرف خدا کے اور کفر سے نہ توبہ کی پس واسطے انکے عذاب ہی دوزخ کا اور واسطے اُنکے ہی عذاب آگ جلانیوالیکا لکھا ہی کہ وہی آگ
جو اُنھون نے کھائیان کھود کر جلائی تھی چالیس گز بلند ہوگئی اور اُسنے اُن سب کافرونکو گھیر کر جلا دیا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ
جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے واسطے اُنکے بہشتین ہین جاری ہین نیچے درختون یا مکانون اُنکے
کے نہرین ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ یہہ ہی مراد پانا بڑا کہ دنیا و ما فیہا اُسکے آگے ناچیز محض ہی اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ تحقیق پکڑنا
پروردگار تیرے کا البتہ سخت ہی جس کسیکو کہ عذاب کفر مین پکڑا نجات اُسکو نہین اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ تحقیق وہی ہی پہلے بار ظاہر کرتا ہی
بطش کو دنیا مین کافرون پر اور وہی دوبارہ کریگا اُسکو بیچ آخرت مین اور یہہ نشانی عدل کی ہی وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ اور وہی ہی
بخشنے والا اُس شخص کو کہ توبہ کرے دوست رکھنے والا اُس کسیکو کہ اُسکے حکم پر چلے اور یہہ علامت فضل کی ہی سے عدل سے ہمکو جلا دے
اور گلا سے ہی فضل سے سیر گلستان وہ دکھا ہی عدل رحمت ہم خطاکارون کو ہی فضل رحمت ہم گنہگارونکو ہی فضل ہی کرتو ہی ذوالفضل
العظیم ہی عدل کو ست کام فرما ای کریم ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ صاحب عرش کا یا مالک ملک کا بزرگوار ذات اور صفات مین فَعَّالٌ
لِّمَا يُرِيْدُ کرنیوالا جو کچھ چاہے هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ کیا آئی ہی تیرے پاس بات لشکرون فرعون کی اور ثمود
کی یعنے تیرے تسلی کیواسطے تجھ پر اتارا احوال کافرونکے لشکرونکا جو پیغمبرون پر آئے تھے اور یہہ باتین اتری ہوئین سنکر وکنے قبول نکین تکلیف

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ بلکہ وہ لوگ جو کافر ہوے ہین بیچ جھٹلانے کے وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ اور خدا گیر دا گرد اُنکے سے گھیرنیوالا ہی یعنے
قدرت اسکی محیط ہی اوپر اُنکے سے بچ کر نکل نہین سکنے کے اور ایسا نہین ہی جیسا گمان کرتے ہین کافر قرآن شریف کے حق مین کہ شعر یا سحر یا کہانت ہی بَلْ
هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ بلکہ وہ قرآن ہی بزرگ لکھا گیا بیچ لوح کے جو محفوظ ہی تغیر اور تحریف سے معالم التنزیل مین لکھا ہی کہ لوح ایک دُر دانہ سفید کی ہی
طول اُسکا آسمان سے زمین تک اور عرض اُسکا مشرق سے مغرب تک اور کنارے اُسکے یاقوت کے اور وہ کنار فرشتہ مین ہی یمین عرش پر سورۃ الطارق مکیۃ
وھی سبع عشر اٰیۃ سورۃ طارق مکی ہی اسمین سترہ آیتین اور اکسٹھ کلمے اور دو سو تیرہ حرف ہین فواصل اسکی ق ع ا ہین اور ربط اسکا ساتھ بروج کے
ظاہر ہی کہ افتتاح دونونکا واحد ہی وہان بھی قسم کھا کر سورۃ الطارق مکیۃ وھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سبع عشر اٰیۃ آسمان کی مدعا شروع کیا تھا یہان بھی اسیطرح ند کو فرمایا
لکھا ہی کہ ایک رات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا ابو طالب کے پاس بیٹھے تھے ایک ستارا آسمان پر ٹوٹا شعلہ عظیم اُس سے نکلا ابو طالب نے ڈر کر کہا کہ یہہ کیا
چیز ہی آپنے فرمایا کہ یہہ ستارا ہی اس سے شیطان کو آسمان سے بھگاتے ہین نشانہ قدرت الٰہی ہی اسیوقت جبرئیل علیہ السلام یہہ سورت لیکر نازل ہوے وَالسَّمَآءِ
وَالطَّارِقِ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ النَّجْمُ الثَّاقِبُ قسم ہی آسمان کی اور رات کے آنیوالی کی اور کس چیز نے معلوم کر دیا تجھکو تاکہ جانتو کہ کیا ہی رات کو آنیوالا
ستارا چمکتا ہوا روشن شعلہ آتش کی طرح اور جواب قسم کا یہہ ہی کہ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ نہین کوئی جی مگر اوپر اُسکے نگہبان ہی کہ قول اور عمل اُسکے
نگاہ رکھتا ہی اور لکھتا ہی فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ پس چاہئے کہ دیکھے آدمی یعنے جو منکر بعث اور حشر کا ہی اُسے چاہئے نگاہ کرے کہ اصل ایجاد مین کس
چیز سے پیدا کیا گیا ہی خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ پیدا کیا گیا ہی پانی اچھلنے والے سے کہ نکلتا ہی درمیان پشت مردان اور سینہ ہاے
سینہ زنان سے اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ تحقیق اللہ تعالی اوپر پھیر لانے اُس پانی کے کہ رحم مین ہوتا ہی البتہ قادر ہی یا اوپر اُٹھانے بعد موت کے قدرت
والا ہی يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ جسدن کہ ظاہر کیجاوینگی چھپی باتین تاکہ اچھی اور بری تمیز ہون یا فرائض اعمال عرض کرینگے جیسے روزہ اور غسل جنابت اور وضو کہ آدمی
اُسکے عمل پر قادر تھا اور نہین کیا یا پردہ اُٹھا دینگے چھپے کامون سے اور بہت سوائی ہوگی فرد عمل نامہ جو پیدا ہون تو ایسی مجمع مین کیون نہ رسوا ہون اور جب
چھپے عمل ظاہر ہونگے فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ پس نہوگا واسطے انسان کے کچھہ زور کہ اپنا عذاب دور کر سکا اور نہ مدد دینے والا اور کوئی کہ بلا کو اُٹھانے
وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ قسم ہی آسمان چکر مارنیوالے کی اور زمین پھٹنے والی کی کہ اُس سے آب و گیاہ نکلتا ہی اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ
تحقیق قرآن شریف البتہ بات ہی جدا کرنیوالی درمیان حق اور باطل کے یا سخن درست اور راست ہی وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ اور نہین وہ بیفایدہ اور کھیل اور
جھوٹ اور ہنسی اور ٹھٹھے اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا تحقیق معاندان قریش مکر کرتے ہین ایک مکر اور مین بھی مکر کرتا ہون ایک مکر یعنے جزا دیتا ہون
اُنکے مکر کی مناسب اُسکے فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا پس ڈھیل دے کافرونکو یعنے شتابی مت کر طلب ہلاکت مین انکے ڈھیل دے انکو ایک مدت تک
کہ جلدی ہلاک ہوجاوینگے حکم امہال کا منسوخ ہی ساتھ قتال کی آیت کے سورۃ الاعلیٰ مکیۃ وھی تسع عشر اٰیۃ سورہ اعلیٰ مکی ہی اسمین انیس آیتین اور بہتر کلمے
اور دو سو اکیانوے حرف ہین فواصل اسکی آ ہین اور ربط اسکا ساتھ طارق کے یہہ ہی کہ دونون مین ذکر آفرینش کا اور حیات کا دنیا اور آخرت کے اور ذکر قرآن کا ہی

سورۃ الاعلیٰ مکیۃ وھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تسع عشر اٰیۃ

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى پاکی بیان کر نام پروردگار اپنے کی کہ برتر ہی اتحاد سے یا ساتھہ پاکی کے تعریف کر آفریدگار اپنے کو اور صفات ناشایستہ سے اُسکی تنزیہ
کر یا کہہ سبحان ربی الاعلیٰ حدیث شریف مین وارد ہی کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اجعلوا فی سجودکم پڑھا کرو اسکو سجدہ مین اپنے
الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى وہ خدا کہ پیدا کیا سب چیز کو پس درست کی خلقت ہر ایک کی یا عطا فرمایا جو کچھہ مخلوق کو درکار تھا یا پیدا کیا سب چیزونکو آدمی کے
اور درست کئے اعضا اور اجزا اُسکے ساتھہ قانون حکمت کے وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى اور وہ خدا جسنے اندازہ کیا اور بیونکو پس راہ دکھائی اُسکے کسب کی یا مقدر کیا

منافع کو اور ہدایت فرمائی ساتھہ استخراج انکے کے یا تقدیر کی مدت رحم میں رہنے کی اور راہ دکھائی وہاں سے نکلنے کی وَالَّذِیْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی اور وہ خدا
جسنے نکالا زمین سے گھانس چارا چارپایوں کی خوراک فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰی پس کردیا اُس گھانس وتیدہ کو بعد سبزی کے خشک تیرہ مردہ سیاہ مخفی نرہے یہاں سے
نکالا ہی کہ گھانس نفعی دنیاوی ہین کہ پہلے تر و تازہ معلوم ہوتے ہین پھر تھوڑی مدت مین بادخزان حوادث سے سیاہ طراوت ہوجاتے ہین فردِ غرور ال دنیا ایسی ہی
سخت ایک آفت شکہ یہہ کشت تر و تازہ شتابی خشک ہوتی ہی روایت ہی کہ جبرئیل علیہ السلام جو کوئی آیت یا سورة لاتے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اسکو اول سے آخر تک پڑہتے تھے تاکہ فراموش نہو حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى شتاب پڑھا وینگے ہم تجھکو پس نہ
بھولیگا تو اسکو یا جلد ہوگا کہ تجھہ پر پڑہینگے ہم قرآن یعنے جبرئیل ہمارے امر سے تجھہ پر پڑھیگا پس فراموش نکریگا تو اسکو بسبب قوت حافظہ کے کہ تجھے دی ہی یہہ
بشارت ہی حق تعالی کی طرف سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ جو ہم تجھہ پر نازل کرینگے وہ نہ بھولیگا تو اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ مگر جو چاہے اللہ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ
وَمَا يَخْفٰى تحقیق خدا جانتا ہی ظاہر کو احوال خلق سے اور اُس چیز کو کہ پنہان ہی اظہار سے وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى اور آسان کرینگے ہم اور توفیق دینگے
ہم تجھکو واسطے تعلیم کے فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى پس نصیحت کر ساتھہ قرآن کے اگر نفع کرے نصیحت مسلمانوں کو مفسرین نے لکھا ہی کہ اگر نفع کرے یا نہ
یعنے تو پند دینا مت چھوڑ لوگ اُس سے نفع لیوے یا نہوین فردِ سنکے رفعت معنی آیات کو صرف حق تو کر اوقات کو ذکر جیکا شرط بلاغت کو ادا مان یا مت
مان بری بات کو سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى شتاب نصیحت پکڑیگا جو کوئی کہ ڈرتا ہی خدا سے وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى اور پہلو تہی کریگا نصیحت سے بدبخت بڑا یعنے
کافر کہ فاسق اشقی ہی الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ایسے وہ جو داخل ہوگا آگ بڑی مین دوزخ کے کہ اور آگون سے بہتر ہی اور سوزندہ تر ہی حدیث مین ہی کہ آگ تمہاری
یعنے دنیا کی ایک جزو ہی ستر جزو آتش جہنم سے اور لکھا ہی کہ نار کبری طبقہ سفلی مین ہی کہ آل فرعون اور منافق اور منکر مائدہ عیسی علیہ السلام کے وہان رہینگے
اور نار صغری طبقہ علیا مین ہی کہ مقام گنہگاران امت سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم ہی ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى پھر وہ بدبخت جلا نہ مریگا بیچ آگ بڑی کے تا آرام
پاوے اور نہ جیگا اُس زندگی سے کہ راحت ہو قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى تحقیق چھٹکارا پایا اور بامراد ہوا وہ شخص جو پاک ہوا کفر اور معصیت سے وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ
فَصَلّٰى اور یاد کیا نام پروردگار اپنے کو ساتھہ دل اور زبان کے پس نماز پڑھی کہ نشانی اسلام کی ہی یا پاک ہوا جسنے کہ طہارت کی اور تکبیر احرام کی اور نماز
پنجگانہ ادا کی یا جسنے صدقہ فطر کا دیا اور تکبیرین عید کی کہین اور نماز عید پڑھی بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بلکہ اختیار کرتے ہو تم زندگانی
دنیا کی یہہ خطاب اہل شقاوت کو ہی کہ دنیا مین مشغول ہین کام آخرت کے نہین کرتے وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى اور آخرت بہتر ہی اور بہت باقی اِنَّ هٰذَا لَفِي
ع الصُّحُفِ الْاُوْلٰى تحقیق یہہ سخن البتہ بیچ صحیفون پہلون کے ہی جو قبل قرآن کے نازل ہوئی ہین صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى صحیفہ ابراہیم کے کہ بیس ہین
اور موسی کے جو الواح ہین سورة الغاشية مكية وهي ست وعشرون اٰية سورہ غاشیہ مکی ہی اسمین چہبیس آیتین ہین اور بانوے کلمے اور تین سو اکیاسی حرف
اسمین و اصل اسکی مرعہ ہین ربط اسکا ساتھہ سورہ اعلی کے یہہ ہی کہ دونون مین ذکر مومنون اور کافرون کا اور وعدہ اور وعید کا ہی سورة الغاشية

۸۷ مكية وهي بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ست وعشرون اٰية

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ کیا آئی ہی تیرے پاس بات ڈہانکنے والی کہ قیامت ہی اور وہ چھپاویگی خلائق کو اپنے دہشت سے کہ ہیبت اسکی گھیریگی وُجُوْهٌ
يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ کتنے منہ اُس دن ذلیل ہونیوالے ہین یعنے منہ والے خوار بیمقدار ہونگے عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ کام کرنیوالے رنج کھینچنے والے اُن کامون مین یعنے دوزخ
وہان سے کام کرینگے کہ اُن سے رنج انکو پہنچیگا جیسے سلاسل تشین کھینچینگے اور جوش کھودینگے گرین اور اوپر نیچے ہونگے عقبات دوزخ مین تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً
داخل ہونگے آگ جلتی مین یہہ قرات حفص کی ہی بفتح تا اور بضم تا ابو عمرو کی قرات ہی یعنے داخل کئے جاوینگے آگ نہایت گرم مین تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ
پلائے جاوینگے چشمہ کھولتے ہوئے مین سے وقت غلبہ پیاس کے لکھا ہی کہ جس روز کہ آگ پیدا کی ہی اُس پانی کو اوٹا رہی ہین لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ نہین واسطے

انکے کہانا مگر ضریع سے ضریع گہاس ہی خار دار جار اجار پایونکا اسوقت کہ تر ہوا اور جب خشک ہوتی ہی تو کوئی دابہ اُسکے گرد نہین پہرتا اُسکو سبوق کہتے ہین اور خشک
کو ضریع اور بعضون نے کہا ہی کہ نام ہی قوم ہی جیسے تصور رکہتے ہین غرض دوزخ مین آگ کا درخت ہوگا ضریع کی شکل ابوجہل نے جو یہہ آیت سنی کہنے لگا کہ کیا مضائقہ ہی ضریع ہمین
وہان فربہ کریگا جیسے یہان ہمارا اونٹونکو کرتا ہی یہہ آیت اتری کہ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ نہ موٹا کرتا ہی ضریع دوزخ کا کسیکو اور نہ کفایت کرتا ہی بہوک سے
یعنے مقصود کہانے سے یہہ دو چیزین ہین سو اسمین ایک نہین وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ منہ اسدن تازہ ہونگے اُنکو نعمت سے یعنے صاحب نعمت کے متنعم اور خوش ہونگے
لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ واسطے سعی اپنے کے راضی ہونگے یعنے عمل جو اچہے کئے ہونگے انکا ثواب دیکہہ کر راضی ہونگے فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ بیچ بہشت بلند قدر کے لَّا تَسْمَعُ
فِيهَا لَاغِيَةً نہ سنینگے بیچ بہشت کے کلام بیہودہ کیونکہ کلام وہان انکا ذکر خدا ہی یا نہ سنیگا تو ای مخاطب وہان کلام بیہودہ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ بیچ بہشت کے
چشمہ جاری ہوگا کہ پانی اُسکا منقطع نہوگا فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ بیچ جنت کے تخت ہین بلند اٹہائے ہوئے ہونگے مرصع موتی اور یاقوت سے معالم التنزیل مین
ہی کہ مرفوع ہونگے ہوا پر جب صاحب اُنکے چاہینگے کہ بیٹہین اُنپر وہ تلے اتر آوینگے اور جب وہ بیٹہہ جاوینگے پہر بلند اپنے مقام پر ہو جاوینگے وَأَكْوَابٌ
مَّوْضُوعَةٌ اور بیچ بہشت کے آبخورے ہونگے دہرے آگے بہشتیون کے وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ اور تکیہ صف باندہے ہوئے یعنے رکہے ہوئے اوپر تلے وَزَرَابِيُّ
مَبْثُوثَةٌ اور مسندین بچہی ہوئین امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ جب کفار نے لفظ سرر مرفوعہ کا سنا اسمین کہا کہ یہہ کہان ہی اور ہو بہی تو بلال اور خباب
اور مثل اُنکے جو ہین انکو دست چاہیئے کہ اُن تختون پر چڑہین اور فرصت درکار ہی جو اس بلندی سے اترین حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی کہ أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى
الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ پس نہین دیکہتے کفار طرف اونٹون کے کہ قدرت ہماری سے کیونکر پیدا کئے گئے ہین یعنے باوجود اس بلندی اور بڑائی کے ایک لڑکے کے تابعدار ہوتے
ہین نکیل پکڑے سے لئے پہرتا ہی اور چڑہتا ہی اترتا ہی پس بہشتیون کے اترنے چڑہنے مین تختون کے تعجب کرتے ہین ہمنے یہان جیسا اُسے مسخر کر دیا ہی ویسے ہی وہان تخت
بہشتیونکے حکم مین کر دینگے اسمین اچنبہا کیا ہی سمجھ لیجے کہ خلقت شتر کی دال بکمال قدرت الہی ہی کہ بڑا ہی اور بوجہہ اٹہاتا ہی اور سب کا فرمانبردار ہی اور قانع ہی سب
گیاہ پر اور صبر کرتا ہی پیاس مین اسیواسطے بیابان بے آب کو قطع کرتا ہی اور جو مطلوب چیزین ہین جوان سے وہ سب اسمین ہین نسل حمل شیر لحم رکوب قطعہ افلا ینظرون
پڑہکر دیکہہ کیا شترین بہی صنع صانع ہی جو دہر و بوجہ سو اٹہاتا ہی جو کہلا و سو اسپہ قانع ہی وصف پیدا یہہ کر پہاری رفتن راہ عرفان کا کون مانع ہی تبیان مین
لکہا ہی کہ مخاطب عرب ہین اور اکثر یہہ جنگلون مین رہتے ہین مال انکا اونٹ ہی اور جسطرف نگاہ کرتے ہین سو آسمان اور زمین اور پہاڑ نہین دیکہتے اسیواسطے بعد ذکر
اونٹ کے حق تعالی ارشاد فرماتا ہی کہ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ اور کیا نہین دیکہتے طرف آسمان کے کہ ساتہہ حکمت ہمارے کے کیونکر بلند کیا ہی بے ستون وَإِلَى
الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ اور طرف پہاڑون کے کہ کسطرح گاڑے گئے ہین اور محکم کئے وَإِلَى الْأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ اور طرف زمین کے کہ کسطرح بچہائی
گئے تا کہ جگہہ آرام کی خلق کو ہو فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ پس نصیحت کر نہ سمجہے دیکہنے دلائل قدرت کے سوا اسکے نہین کہ تو نصیحت کرنیوالا ہی لَّسْتَ عَلَيْهِم
بِمُصَيْطِرٍ نہین تو اوپر اُنکے داروغہ کہ زبردستی ایمان لاوے یہہ آیت منسوخ ہی ساتہہ آیت قتال کے إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ مگر جسنے منہ پہیرا بعد نصیحت سنیکے
اور کافر ہوا فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ پس عذاب کریگا اُسکو اللہ تعالی عذاب بڑا آخرت کا کیونکہ دنیا مین بہی قحط اور قتل اور قید مین معذب تہے إِنَّ
إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم تحقیق طرف ہماری ہی یعنے طرف جزا ہمارے کے بازگشت انکی پہر تحقیق اوپر ہمارے ہی حساب لینا انکا مختیر مین سورۃ الفجر
مکیۃ وھی ثلثون آیۃ سورۃ فجر مکی ہی اسمین تیس آیتین اور ایکسو ستائیس کلمہ اور پانچ سو ستانوے حرف ہین وصل اسکی ظاہر ہین اور ربط اسکا ساتہہ سورۃ غاشیہ کے
یہہ ہی کہ ختم اُسکا ساتہہ وعید اور تہدید کے تہا سورۃ الفجر مکیۃ وھی بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ثلثون آیۃ افتتاح اسکا بہی وعید اور تہدید موکد بقسم ہی
وَالْفَجْرِ قسم ہی فجر کی کہ وقت مناجات دوستان ہی یا نماز صبح کی کہ آرام جان بیدلان ہی بعضون نے کہا ہی کہ مراد اُس سے روز اول محرم ہی کہ سال اُس سے شروع ہوتا ہی
یا اول ذی الحجہ ہی کہ دس راتین متبرک اُس سے ملی ہین یا امداد دینہ ہی کہ حج مسکینان ہی یا صباح روز عرفہ ہی کہ وقت دعا اور نیاز حاجیان ہی یا صبح روز عید ہی کہ جسمین

غم الم العیدہی یا اول روز قیامت ہی کہ بڑا صاحب کرامت ہی تبیان مین لکھا ہی کہ یہہ اشارہ بانفجار آب ہی اصابع مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بعضے نے کہا ہی
نظم قسم انفجار آب عیون سے کھانا اسجا ہی حضرت یحیون یا مراد اس سے ہی معجزہ اید ل سنگ صالح سے انفجار ابل ہی یا اشارہ ہی سنگ موسی سے انفجار عیونکا سوج آنکا ثبوت
اسکا کھی کتاب سے ہی انفجار مطر سحاب سے ہی یا کتابت ہی بیہان تابنک علم ہشتم محرم جو روز ہی یکدم وَلَيَالٍ عَشْرٍ اور قسم ہی راتون دس کی یعنے ذی الحجہ کی کہ
عرفہ اسمین ہی یا عشرہ محرم کی کہ عاشورہ اسمین ہی یا عشرہ آخر رمضان کی کہ شب قدر اسمین ہی یا عشرہ میانہ شعبان کی کہ شب برات اسمین ہی وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ اور
قسم جفت کی اور طاق کی مراد جفت سے نضائل وصاف مخلوقات ہی جیسے عزت و ذلت و عجز اور قدرت و علم و جہل و ضعف و قوت و حیات و موت و مراد
وتر سے انفراد صفات الہی ہی جیسے عزبی ذل اور قدرت بے عجز اور علم بے جہل اور قوت بے ضعف و حیات بے موت یا شفع خلق ہی چنانچہ فرمایا ہی وَمِن كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ
اور وتر خالق ہی کہ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور بعضے کہتے ہین جفت و طاق عناصر و افلاک ہین یا بروج اور سیارات یا نماز صبح اور شام یا درجات جنان ودرکات نیران یا روز
نحر اور عرفہ یا دونو مسجدین مکے اور مدینہ کی او مسجد اقصی یا جبلین کوہ صفا اور مروہ و بیت الحرام وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ اور قسم رات کی جب چلنے لگے یعنے شب قدر
عین المعانی مین ہی کہ شب مزدلفہ ہی او صحیح یہہ ہی کہ عام ہی هَلْ فِي ذَلِكَ قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ کیا بیچ اسکے کہ یاد کیا ہین قسم ہی واسطے صاحبون عقل
والی کے کہ اعتبار کرین او جانین کہ یہہ قسم ہی تحقیق اور موکد او جواب اسکا یہہ ہی کہ عذاب کرینگے ہم جھٹلانیوالونکو أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ کیا نہین دیکھا
تو نے یعنے نہین جانا کہ کیونکر کیا پروردگار تیرے نے ساتھ قوم عاد کے إِرَمَ یعنے عاد بن ارم ارم نام عاد کے دادا کا ہی اسطرح عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام اور بعضو نے
کہا ہی کہ ارم نام شہر کا ہی اس تقدیر پر اول ارم ہین بس عادیونکا وصف کرتا ہی حق تعالی کہ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ صاحب ستونون بڑے
یا صاحب ستونوں کے جو کہ نہین پیدا کیا گیا مثل انکے کوئی قبیلہ بیچ درازی قد اور بزرگی جسم کے بیچ شہرونکے اور اشہر یہہ ہی کہ ارم نام عادیونکے شہر کا ہی اور ذات العماد صفت
اسکی ہی یعنے شہر ارم صاحب ستونونکا ہی کہ کوئی مانند اسکے بیچ شہرونکے نہین قصہ اسکا مختصر یہہ ہی کہ عبد اللہ بن قلابہ ایک اونٹ ڈھونڈھنے صحرا عدن مین پھرتے تھے یکبارگی
شہر کی فصیل نظر آئی وہان تلاش کرتا دستے گئے دروازے پر پہنچے تو دیکھا کہ کوئی آدمی نہین کواڑ انکے سکل بجواہر قیمتی ہین حیران ہو کر اندر گئے محل دیکھے ستونو زبرجد اور
یاقوت کے بنا کئے ہوا ایک خشت سونے کی ایک چاندی کی لگی ہوئی فرش انکا سیلطے کا او سنگریزونکی جگہہ مروارید آبدار پڑے ہوئے اور گرد ہر محل نہرین جاری تھی آب ان لولو جا بیچ
ہوئے اور درخت تھے انکی ڑکی بنی برگ زبرجد کی شگوفہ دیکھے دل مین اپنے کہنے لگے کہ هَذِهِ الْجَنَّةُ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ فردوس یادی یہہ فردوس اعلی جسکے دینگا کیا
پرہیزگارونکو عوض حق تعالی نے کچھ جواہرات اٹھا اپنی پشت پر کہ یمن کو آئے لوگون نے وہ گوہر انکے پاس دیکھکر سمجھا کہ خزانہ نکالے تھا آیا ہی بات مشہور ہوئی حضرت معاویہ انسو
حاکم شام انھون نے سنکر انکو بلایا انھون نے سب حکایت بیان کی پھر معاویہ نے کعب احبار کو طلب کر کے پوچھا کہ دنیا مین کوئی ایسا شہر ہی کہ بنا اسکی زر و نقرہ کی ہو اور درخت اسکے کل جواہر ہون
کعب نے کہا کہ ہان ایک شہر ہی کہ حق تعالی نے اسکو قرآن شریف مین یاد فرمایا ہی کہ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ اسے شداد عاد نے بنا ہی وہ بادشاہ عظیم القدر نو سو برس کی
عمر تھی جو عالم مین زر و جواہر تھا سب جمع کر کے سو امیر ونکو کہ ہر ایک کے ساتھ ہزار ہزار نوکر تھے شہر ارم بنانیکو بھیجا پانسو سال مین وہ تمام کو پہنچا دس برس تیاری مین انکے جانیکی کی
سب امرا اور ملوک عالم کو جمع کیا پھر ابہ سلطنت سے اپنے اس شہر کو چلا ایک منزل وہ شہر رہا تھا کہ حق تعالی نے ایک فرشتہ کو وہان بھیجا اسنے ایسی آواز کی یہہ سب مر گئے اور
وہ شہر نظر مردم سے چھپا لیا اور یہہ بھی کتاب مین پڑا ہی کہ تیری حکومت مین ایک مرد کوتاہ قد سرخ رنگ سبز چشم بیہ پر خال گردن پر علامت والا ہوگا وہ اونٹ
ڈھونڈھتا ہوا وہان جا نکلے گا اور اس شہر کو دیکھے گا پھر کعب نے یہہ کہکر منہ پھیرا پھر دیکھا ابن قلابہ نظر پڑ گیا کہا هو والله ذلك الرجل وہ قسم ہی حق
تعالی کی کہ یہی رجل ہی وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ اور دوسری کیا کیا خدا نے ساتھ قوم ثمود کے جنھوں نے تراشا تھا پتھرونکو
واسطے ماوا اپنے کے بیچ وادی قری کے وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ اور دوسری کیا کیا ساتھ فرعون صاحب میخون کے کہ نزدیک اسکے
انسے بازی کرتے تھے یا بطریق تعذیب کرتے تھے یا صاحب ملک قوی او لشکر بڑے کے الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ یہہ سب جنھون نے ساتھ جہل و غرور اپنے کے سرکشی

کی بیچ شہروں کے جہاں حاکم تھے فَاَکْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ پس بہت کیا بیچ شہروں کے فساد کہ وہ مخالفت حق کی تھی اور ظلم خلق پر فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّكَ
سَوْطَ عَذَابٍ پس ڈالا اوپر انکے پروردگار تیرے نے کوڑا عذاب کا سوط کہتے ہیں تازیانہ کو کہتے ہیں یہاں حق تعالی نے انکے عذاب کو سوط ارشاد کیا ہے
اشارہ ہے کہ عذاب دنیا کا انکے نسبت بعذاب آخرت ضرب تازیانہ ہے بہ نسبت ضرب شمشیر اور سوط ہر طرح کے عذاب کو بھی کہتے ہیں اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ
تحقیق پروردگار تیرا البتہ بیچ گھات کے ہے یعنے جیسے کوئی کسی کے گھات میں ہوتا ہے اور اس سے وہ چیز فوت نہیں ہوتی اسیطرح حق تعالی سے کچھ چیز فوت
نہیں ہوتی سب کو دیکھتا ہے اور سب کچھ سنتا ہے اس سے کوئی شی چھپی نہیں فرد ہر بندہ کا تم اسے اہل مطلق سمجھو بعلم السر و اخفی صفت حق سمجھو فَاَمَّا الْاِنْسَانُ
اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ پس جو انسان ہے یعنے ابی ابن خلف جب آزماتا ہے اسکو پروردگار اسکا ساتھہ تونگری اور نیک حالی کے پس
عزت دیتا ہے اسکو بجاہ اور نعمت دیتا ہے اسکو بفراخی رزق یا کشود کار اسکا کرتا ہے فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ پس کہتا ہے پروردگار میرے نے بزرگ کیا مجھکو اور مجھے
بہہ نعمتیں دیں وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ اور جب آزماتا ہے اسکو ساتھہ درویشی اور سختی کے پس تنگ کرتا ہے اوپر اسکے رزق اسکا فَيَقُوْلُ
رَبِّيْٓ اَهَانَنِ پس کہتا ہے پروردگار میرے نے ذلیل کیا مجھکو سمجھ لیجے کہ کافر کرامت اپنی تونگری میں جانتے تھے اور اہانت اپنی درویشی میں یہہ سب قصور انکے فہم کا
تھا کیونکہ درویشی میں آسایش سمجھی ہے اور درویشوں کو آرام بعد فرد ابدل تونگری یہہ کہ اب فقر خلعتہا زحمت سمجھ فقیر میں گر ہی تو ہوشیار کَلَّا ہرگز نہیں یوں کہ گمان
کرتے ہو تم اے کافر و بلکہ کرامت ساتھہ طاعت کے ہے اور مذلت ساتھہ معصیت کے اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ اور سمجھو کہ میں تمکو ساتھہ فقر اور تنگدستی کے اہانت نہیں کرتا
بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ بلکہ اہانت تمہاری اس سبب سے ہے کہ نہیں حرمت کرتے تم یتیم کی اور نفقہ نہیں دیتے وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ اور نہیں
رغبت دلاتے تم ایک دوسرے کو اوپر کھانا کھلانے مسکین کے وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا اور کھاتے ہو تم مال میراث کو کھانا پورا یعنے حلال حرام میں فرق نہیں
اور عورتوں اور لڑکوں کو میراث نہیں دیتے اور سب کھا جاتے ہو وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا اور دوست رکھتے ہو مال کو دوست رکھنا بہت کَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا
دَكًّا ہرگز نہیں یعنی جب توڑی جاویگی زمین ریزہ ریزہ وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا اور آویگا آیات قدرت اور آثار ہیبت پروردگار تیرے کا یعنے
ظاہر ہوگا اور آوینگے فرشتے میدان محشر میں صف بہ صف صفتیں باندھہ کر موافق رتبہ اور منزل اپنے کے تفسیر امام ابو اللیث میں لکھا ہے کہ ہر آسمان کے فرشتوں کی علاحدہ
صف ہوگی وَجِایْٓءَ يَوْمَئِذٍۢ بِجَهَنَّمَ اور لایا جاویگا اسدن دوزخ کو حدیث شریف میں وارد ہے کہ دوزخ کے ستر ہزار باگ ہونگی ہر باگ کو ستر ہزار فرشتے
کھینچتے ہونگے اور دوزخ جوش و خروش میں ہوگا عرصات میں لاوینگے عرش کی بائیں طرف رکھہ دینگے اسوقت تمام فرشتے اور پیغمبر ہیبت سے سر زانو ہونگے اور کہینگے یارب
نفسی نفسی اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یہاں کہینگے یارب امتی امتی دوزخ کہیگا مالی ولک یا محمد تجھے مجھہ سے اور مجھے تجھہ سے کیا کام ہے اللہ تعالی نے مجھے تجھہ پر حرام کیا
ہے يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى اسدن نصیحت پکڑیگا انسان اور آگاہ ہوگا قباحت اعمال اپنے سے یا یاد کریگا آدمی گناہوں کو اپنے اور
کہاں ہے فایدہ نصیحت پکڑنیکا یا نفع یاد کرنیکا کیونکہ محل نصیحت پکڑنیکا دنیا ہے نہ عقبی اور بندہ جب دیکھیگا کہ نصیحت پکڑنا کچھہ سود نہیں کرتا حیران ہو کر يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ
قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ کہیگا ای کاشکے میں پہلے بھیجتا میں اچھے عمل واسطے زندگانی اپنے کے اس عالم میں فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ پس اسدن
نہ عذاب کریگا کسیکو مثل عذاب خدا کے کوئی وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ اور نہ قید کریگا طوق و سلاسل کسیکو مانند قید کرنے خدا کے کوئی یعنے کوئی قادر نہوگا
عذاب کرنے اور قید کرنے پر کسیکے اسدن کیونکہ حکم اسدن اللہ ہی کا ہوگا اور کہیگا حق تعالی دنیا میں مرگ مومن کو يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ای جان
آرام پکڑی ہوئی ساتھہ ذکر میرے کے کہ شاکر تھی تو نعمت میں اور صابر تھی محنت میں ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً پھر جا تو دنیا سے طرف جگہہ وعدہ پروردگار
اپنے کے در انحال کہ خوش ہے تو اسپر جو تجھے دیا ہے پسند کیا گیا ہے تو نزدیک خدا کے اور جب دن قیامت کا ہوگا تو کہیگا خدا فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ
پس داخل ہو بیچ گروہ بندوں اچھوں میرے کے اور داخل ہو بیچ بہشت میری کے ساتھہ گروہ مقربوں کے سورۃ البلد مکیۃ وھی عشرون اٰیۃ سورۃ البلد

ع

لاہ

٩٠ مکی ہی آیتین بیس اور بیاسی کلمہ اور تین سو ایک تیس حرف ہاین وصل اسکے ہذا ہاین اور ربط اسکا ساتھ فجر کے یہہ ہی کہ دونوںمین احوال کافرونکا اور وعید انکا
اور صفت مومنونکی اور وعدہ انکا ہی

سورة البلد مکیة بسم اللہ الرحمن الرحیم وهی عشرون اٰیة

لا اقسم بهذا البلد قسم کھاتا ہون مین اس شہر مکہ کی وانت حل بهذا البلد اور حال آنکہ تو رہنے والا ہی بیچ اس شہر کے سمجھ لیجیے کہ شہر مکہ کا
موضع امن اور مورد خلق اور محل حج اور مکان بیت الحرام ہی اسواسطے اسکی قسم کھائی اور جگہ رہنے کی آپکے بتائی تاکہ معلوم ہو کہ شرف مکان کا ساتھ مکین
کے ہی رباعی: کعبہ کو شرف ہوا کرم سے تیرے، مروہ صفا پائی قدم سے تیرے، مکہ مین چمکا ہی تیرے جلوہ کا نور، یثرب ہی مدینہ ہوا دم سے تیرے اور بعضون نے
کہا ہی کہ یہہ معنی ہین کہ تو حل ہوگا ساتھ اس شہر مکہ کے یعنے تجھکو حلال ہوگا یہان کا قتل یہہ وعدہ فتح مکہ ہی اور اشارہ قتل بعضے کفرہ ووالد وما ولد اور
قسم کھاتا ہون باپ کی یعنے آدم یا ابراہیم علیہم السلام کی اور اسکی جو اولاد ہی یعنے ذریتہ یا ذات مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضون نے کہا ہی کہ والد یعنے نبی خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور ما ولد امت انکی حق تعالی نے اپنے حبیب کی اور امت حبیب کی قسم کھائی ہی اور جواب قسم کا یہہ ہی لقد خلقنا الانسان
فی کبد البتہ تحقیق پیدا کیا ہی ہمنے آدمی کو بیچ سختی اور رنج کے کہ بوقت ولادت اور رضاع اور فطام اور معاش اور حیات اور موت کے پہنچا ہی یا پیدا کیا
ابوالاسدین کو بیچ نہایت قوت کے احوال اسکا یہہ تھا کہ چمڑا پانو تلے دباتا اور دس جوان اسکے نیچے سے کھینچتے چمڑا پھٹ جاتا اور نہ سرکتا اسے دعوی اپنی قوت کا تھا کہ میرے
برابر کوئی نہین ہی ہمیشہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جفا کرتا تھا حق تعالی نے فرمایا ایحسب ان لن یقدر علیه احد کیا گمان کرتا ہی ابوالاسدین
یہہ کہ ہرگز نہ قادر ہوگا اوپر اسکے کوئی کہ اس سے بدلا ہمارے پیغمبر کا لے یقول اهلکت مالا لبدا کہتا ہی ضایع کیا مین عداوت پیغمبر مین مال تو دہ
کہ رشوت مین لوگونکو دیا تاکہ پیغمبر کو ایذا دین ایحسب ان لم یره احد کیا گمان کرتا ہی یہہ کہ نہین دیکھا اسکو کسی نے یعنے مال خرچ کرنیکے وقت کہ اس سے
پوچھتا کیون خرچ کرتا ہی یعنے خدا تعالی نے دیکھا ہی اور اس مال خرچ کی سزا دیگا الم نجعل له عینین ولسانا وشفتین کیا نہین کی ہمنے واسطے اسکے دو آنکھین
کہ انسے دیکھے اور زبان کہ اس سے بات کرے اور دو لب کہ دہن اسکا چھپا دین اور کھانے پینے مین اسکے مدد کرین وهدینه النجدین اور
دکھلائے ہمنے اسکو دو نور ہین پستان کی تاکہ بعد ولادت کے انہین چوس کر دودھ پئے یا دکھائے ہمنے اسکو راہ حق اور باطل کی ساتھ نازل کرنے کتاب کے اور بھیجنے
رسول کے فلا اقتحم العقبة پس نہ گذرا بیچ گھاٹی کے یعنے رنج کھینچا مخالفت نفس و ہوا مین حاصل سخن یہہ ہی کہ کیون مال عداوت پیغمبر مین دیا اور رنج
مخالفت مین نفس اور ہوا کی نہ کھینچا وما ادرىك ما العقبة اور کیا جانا تونے کہ کیا ہی عقبہ فک رقبة چھڑا دینا گردن کا غلامی کے قید سے
یعنے ثمن مکاتب مین مددگاری کی یعنے کسی کا غلام ہوا اور میان اسکا کہے کہ تو لانے روپے لا دیکر آزاد ہی وہ روپے دیکر اسے آزاد کروانا مراد کھانے سے ہی او اطعام
فی یوم ذی مسغبة یا کھانا کھلانا بیچ دن بھوک والے کے یعنے جب طعام بہ دشواری میسر ہو سو ثبت کھلانا یتیما ذا مقربة یتیم قرابت دار کو
او مسکینا ذا متربة یا مسکین خاک مین ملے ہوئے کو یا کنایہ ہی کمال تنگدستی اور درماندگی سے یہہ شخص بہت کینہ رکھنے والا ہی یا قرضدار ہی یا بیمار ہی یا
مسافر دور دراز ہی ثم کان من الذین امنوا وتواصوا بالصبر وتواصوا بالمرحمة پھر ہوا یہہ آزاد کرنیوالا یا کھانا کھلانیوالا ان لوگون سے کہ ایمان لائے
کیونکہ قبول ہونا نیکیونکا شرط ایمان ہی اور وصیت کرتے ہین آپسمین ساتھ صبر کے اوپر طاعت کے یا معصیت سے یا نصرت دین الہی مین اور انواع مشقت مین اور وصیت
کرتے ہین ساتھ رحم کرنیکے اوپر بندون خدا کے اولئک اصحب المیمنة یہہ لوگ مسلمان صابر اور مہربان اصحاب دست راست کے ہین کہ جانب داہنے
عرش سے بہشت مین جاوینگے یا صاحب یمن اور برکت کے ہین والذین کفروا بایتنا هم اصحب المشئمة اور جو لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ نشانیون ہماری کے
کہ کتاب اور حجت ہی وہ ہین اصحاب دست چپ کے کہ انکو جانب چپ عرش کے دوزخ کو پہنچا وینگے یا اہل شامت اور نحوست ہین علیهم نار مؤصدة اوپر انکے ع
دوزخ مین آگ ہی دروازے بند کیے ہوئے کہ اسمین معذب ہونگے نہ ہوا وہان پہنچیگی نہ دھوان وہان سے نکلیگا سورة الشمس مکیة وهی خمس عشرة اٰیة

سورۂ شمس مکی ہے آیتیں پندرہ ہیں تینتیس (؟) کلمہ ایک سو ستاون (؟) حرف ہیں فواصل اسکے ہا ہیں اور ربط اسکا ساتھ بلد کے یہہ ہے کہ ختم اسکا ساتھ ذکر مومنوں اور
کافروں کے تھا اس سورہ میں آیت قد افلح من زکٰہا و قد خاب من دسٰہا متضمن انہیں دونوں کے ذکر کا ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا قسم ہے سورج کی اور دھوپ اسکی کی جب بلند ہو مضیع چاشت کو پہنچے وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا اور چاند کی جب پیچھے آوے سورج کے
یعنے طلوع اسکا پیچھے غروب شمس کے ہو لیلۃ البدر میں یا پیچھے جاوے آفتاب کے یعنے غروب ہو بعد غروب شمس لیلۃ الہلال میں وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا اور
قسم ہے دن کی جب روشن کرے زمین کو یا دور کرے تاریکی کو وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا اور قسم ہے رات کی جب ڈہانک لیوے آفاق کو یا آفتاب کو یعنے روشنی
آفتاب کی وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا اور قسم ہے آسمان کی اور اُس ذات مبارک کی کہ پیدا کیا ہے اسکو وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا اور قسم ہے زمین کی اور
اُس ذات مبارک کی کہ بچھایا ہے اسکو وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا اور قسم ہے جان آدم علیہ السلام کی اور اُس ذات مبارک کی کہ برابر کیا اسکو یعنے تسویہ کیے
اعضا کا فرمایا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا پس جی میں ڈالی اُس نفس کے بدکاری اسکی اور پرہیزگاری اسکی یعنے بیان کی جواب قسم کا یہہ ہے قَدْ اَفْلَحَ
مَنْ زَكّٰىهَا تحقیق مراد کو پہنچا جسنے کہ پاک کیا نفس کو اپنے بری خصلتوں سے وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا اور تحقیق نامراد ہوا جسنے کہ چھپایا ساتھ کفر کے اور
گمراہ کر کر گاڑ دیا نفس کو ساتھ فسق اور جہالت کے یا گم کیا قدر اور مرتبہ اسکا ساتھ معصیت کے اور ضلالت کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آیت کے تلاوت کے وقت یہہ دعا پڑھتے تھے اللھم آت نفسی تقویہا و زکہا انت خیر من زکہا انت ولیہا ومولیہا سمجھ لیجئے کہ تزکیہ نفس ہے
تصفیہ دل ہی جب نفس شہوت اور ہوا کی ہو تب دل لوث تعلق ما سوا سے مصفا ہو پھر دل نفس اپنے سے دور کرنا ہی جب ہو دل آئینہ نور الہی تب ہو كَذَّبَتْ
ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ جھٹلایا ثمود یعنی قبیلہ ثمود نے بسبب سرکشی اپنے کے حضرت صالح علی نبینا وعلیہ السلام کو اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا جب اُٹھا بدبخت قبیلہ
ثمود کا کہ قدار بن سالف تھا اور لوگوں کو لیکر واسطے پانوں کاٹنے ناقہ کے فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا پس کہا واسطے انکے صالح پیغمبر اللہ نے اوپر
اُنکے اور پیغمبر ہمارے پر صلوٰۃ اور سلام ہو حفاظت کرو اونٹنی اللہ کی اور اسکے ایذا دینے سے ہاتھ اٹھاؤ اور گرد وست جاؤ اسکے پینے کے یعنے اپنے وقت پر
جو وہ پانی پینے تو اسکو پینے دو تاکہ عذاب الٰہی تم پر آوے فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا پس جھٹلایا صالح علیہ السلام کو نزول عذاب میں پس پانوں کاٹے اونٹنی کے
فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا پس ہلاکت یکبارگی بھیجی اوپر انکے پروردگار انکے نے بسبب گناہ انکے کے پس برابر کر دیا خاک سے انکو یا برابر
کر دیا دمدمہ کو یعنے ہلاکت ڈالنے کو کہ وہ سب چھوٹے بڑے سب کو گھیرے وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا اور نہیں ڈرتا خدا پچھاڑی ہلاکت سے یعنے سب کو ہلاک کر دیا اور نہ ڈرا
تابعون انکے سے کیونکہ اس جناب عالی پر کسی کا دست رس نہیں پھر کس کی طاقت کہ اُس سے بدلا لے جسکو چاہے ہلاک دم میں کرے سورۃ اللیل مکیۃ و
احدی و عشرون اٰیۃ سورۂ لیل مکی ہے آیتیں اکیس ہیں اور کلمہ بہتر (؟) ہیں سو دس حرف ہیں فواصل اسکی الف ہیں اور ربط اسکا ساتھ شمس کے یہہ ہے کہ دونوں سورتیں
مومنوں کے وعدہ میں اور سورۃ اللیل مکیۃ وھی احدی و عشرون اٰیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کافروں کے وعید میں ہیں
وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى قسم ہے رات کی جب ڈھانکے عالم کو ساتھ ظلمت اپنی کے وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى اور قسم ہے دن کی جب روشن ہو اور ظلمت شب زائل
کرے وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰٓى اور قسم ہے اُس ذات مبارک کی جسنے پیدا کیا نر اور مادہ کو یعنے آدم اور حوا کو یا مذکر اور مونث کو جمیع حیوانات سے اور جواب
قسم کا یہہ ہے اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى تحقیق سعی تمہاری بیچ کاموں کے البتہ پراگندہ ہے یعنے مختلف ہے مناسب عمل کے بعضوں کو ثواب اور کرامت ہے اور
بعضوں کو عقاب اور ملامت پس اعمال مختلفہ اور جزا اسکی بیان فرماتا ہے فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى پس جس کسی نے کہ دیا مال بیچ راہ خدا اور پرہیز کیا شرک
اور کبائر سے وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى اور سچ مانا کلمہ نیک کو کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے یا وعدہ عوض کو کہ وما انفقتم من شیء فہو یخلفہ اغلب مفسرین اسپر
ہیں کہ یہہ سورت بیچ صفت ابوبکر صدیق کے نازل ہوئی ہے اور کچھ صفت امیہ بن خلف یا ابو جہل میں اُتری ہے کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ یہہ سورت دو شخصوں کی

شانحین آئی ہی ایک اتقی کہ امام صدیقوں کا ہی اس امت کے وہ کون ہی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ایک اشقی کہ پیشوا زندیقوں کا ہی اہل ضلالت کے وہ ابوجہل ہی اور یہہ
اول سورت میں کہ قسم رات دن کی کھائی ہی اشارہ ہی ایک کی ظلمت ایک کی نورانیت پر یعنی شب ضلالت میں کسیکو ویسی گمراہی نتھی جیسے ابوجہل
شقی کو اور روز دعوت میں کسی کا ایسا نور ہدایت نتھا جیسا ابوبکر تقی کا فہر صدیق تقی امام اصدق ؓ روشن ہوا جسکے کلمہ حق لکھا ہی کہ امیہ بن خلف کے
حضرت بلال غلام تھے وہ طرح طرح سے انکو آزار دیتا تھا کہ دین سے پھر جاویں لیکن یہہ محبت الٰہی میں اور مضبوط ہوتے تھے سچ ہی کہ شعر جس جا کہ نشتہا کل
ارادہ ہی جتنا ہی جور اتنی محبت زیادہ ہی ایکدن امیہ نے بلال کو خاک گرم پر لٹایا اور ایک سل سینہ پر دھری اور یہہ اس حال میں احد احد کہتے تھے
حضرت ابوبکر صدیق ادہر سے گذرے یہہ احوال مشاہدہ کر کر دل انکا جل گیا کہا ای امیہ وای تجھ پر کہ دوست خدا کو ایسا عذاب دیتا ہی امیہ نے کہا ای ابوبکر اگر تمہارا
دل بہت کڑھتا ہی تو اُسے مجھ سے خرید لو ابوبکر نے کہا کس قیمت پر بیچتا ہی کہا بدل نسطاس رومی جو تمہارا غلام ہی وہ مجھے دو اور اسکو مجھ سے لو اور نسطاس کا
یہہ حال تھا کہ دس ہزار دینار اسکے پاس تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مدام اُس سے کہتے تھے کہ اگر تو ایمان لاوے تو یہہ مال تیرا تجھے بخشوں وہ ایمان نہ لاتا تھا یہہ
خسارت میں تھے جب امیہ سے یہہ بات سنی حضرت ابوبکر نے غنیمت جان کر بلال کو لیا اور نسطاس کو دس ہزار دینار سمیت دیا پھر اُسید ہم بامید ثواب
اخروی بلال کو آزاد کیا حضرت حق سبحانہ نے یہہ سورت نازل فرمائی اور سیرت صدیق سب کو جتائی اور فرمایا کہ جس کسی نے مال براہ خدا انفقہ کیا اور بدل
اُسکے تصدیق کی فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ پس شتاب آسان کرینگے ہم اُسکو واسطے طریقہ نیک کے کہ سبب آسانی اور رحمت کا ہی یعنی واسطے عمل نیک کے
کہ اسے بہشت میں پہنچا دے کہ سیر اور رحمت اسمیں ہی وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ اور جس شخص نے کہ بخیلی کی ساتھ مال اپنے دینے کے یا کلمہ توحید کہنے کے
اور بے پروائی کی ثواب خدا کے سے اور اس سبب سے ثواب کے اسباب پر رغبت نکی وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ اور جھٹلایا اچھی بات کو کہ کلمہ دین اسلام
ہی یا وعدہ حق کو یا وربندرکھا فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ پس شتاب مہیا کرینگے ہم اسکو واسطے کفر مشکل کے یعنی ایسے کام دینگے کہ اسکو دوزخ میں لیجاوین
وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّىٰ اور دفع کریگا اُس سے عذاب کو مال اُسکا کہ ساتھ اس مال کے بخل کیا ہی جب مرگا گریگا نیچے قبر میں یا تھ دوزخ میں إِنَّ
عَلَيْنَا لَلْهُدَىٰ تحقیق اوپر ہمارے ہی بیان کرنا حق اور باطل کا اور وعدہ اور وعید کا وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَىٰ اور تحقیق واسطے ہمارے
ہی آخرت اور دنیا اور جب ہم مالک دونوں ملک کے ہیں تو جسے چاہیں دیں فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّىٰ پس ڈراتے ہیں تمکو ہم ایک آگ سے کہ شعلے
مارتی ہی لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ نہ داخل ہوگا اسمیں بطریق لزوم اور دوام مگر بڑا بدبخت یعنے امیہ وابوجہل کہ جھٹلایا پیغمبر کو
اور منہ پھیرا ایمان اور طاعت سے وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى اور البتہ ایک طرف کیا جاویگا اُس آتش سے بڑا پرہیزگار کہ ابوبکر صدیق ہی الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ
يَتَزَكَّىٰ وہ جو دیتا ہی مال اپنا پاک ہوتا ہی یعنے چاہتا ہی سبب اُس مال دینے کے پاکی اپنی جب سمجھے کہ کافروں نے کہا کہ بلال کا کچھ حق تھا ابوبکر کے
اوپر جو اُسنے خرید کر آزاد کیا حق تعالی نے رد سخن انکا فرمایا کہ وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَىٰ اور نہیں ہی واسطے کسیکے نزدیک ابوبکر کے کوئی
نعمت سے کہ بدلا دیا جاوے إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ مگر یہہ کہ کام کیا واسطے طلب رضامندی پروردگار اپنے کے کہ برتر ہی وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ ع
اور البتہ راضی ہوگا اللہ اور پہنچاویگا ساتھ ثواب کے کہ وعدہ کیا ہی سورۃ الضحی مکیۃ وھی احدی عشر آیۃ سورہ ضحی مکی ہی اسمیں گیارہ آیتیں چالیس
کلمہ اور ایک سو بہتر حرف ہیں فوائد وصل اسکی ظاہر ہی اور پہلا اسکا ساتھ واللیل کے یہہ ہی کہ وہ مدح صدیق اکبر رضی اللہ عنہ میں تھی یہہ نعت سید بشر صلی اللہ
علیہ وسلم سورۃ الضحی مکیۃ وھی بسم اللہ الرحمن الرحیم احدی عشر آیۃ میں ہی ۹۳ س
لکھا ہی کہ چندروز تک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل نہوئی کافر طعن کرنے لگے کہ خدا نے محمد کو چھوڑ دیا اور دشمن کیا حق تعالی نے رد سخن انکا
بھیجا کہ وَالضُّحَىٰ قسم ہی چاشت کی کہ آفتاب اسوقت بلند ہوتا ہی اور نور دن کا ترقی پکڑتا ہی بعضوں نے کہا ہی کہ ضحی وہ وقت ہی کہ جسمیں خدا تعالی نے ساتھ

موسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کی بات کی اور ساحرون نے فرعون کے حق تعالیٰ کو سجدہ کیا اور بعضے کہتے ہیں مراد رب ضحیٰ ہی یا صلوٰۃ ضحیٰ وَالَّیْلِ
اِذَا سَجٰی اور قسم ہی رات کی جب تاریک ہوا اور عالم کو لپیٹے اندھیرے میں ڈھانک لے امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ قسم ہی شب معراج
کی صاحب کشف الاسرار نے کہا ہی کہ مراد دن رات سے کشف اور حجاب ہی کہ نشانی نسیم لطف اور سموم قہر کی ہی اور علامت انوار جمال اور آثار جلال کی نشانہ
ہی روشنی روی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کنایہ ہی سیاہی موی محبوب کبریا سے فرد رافت ضحیٰ اشارہ ہی وہ روی مصطفےٰ سے اور
لیل ہی کنایہ گیسوی مصطفےٰ سے پس قسم کھا کر حق تعالیٰ نے رد کیا کافرونکے سخن کو مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی نہین چھوڑا تجھکو پروردگار تیرے نے
اور نہ دشمن پکڑا دونون جگہہ یا ترک کرنا کفر ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بشارت دی تھی کہ فتح بڑی آپ کے امت کو دنیا
مین ہوگی اکثر بلاد تحت تصرف مین آوینگے آپ اس بشارت سے خوش ہوے تھے یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی اور البتہ
آخرت بہتر ہی واسطے تیرے سراے دنیا سے یعنے جو کرامت کہ حق تعالیٰ تجھکو سراے عقبیٰ مین دیگا کہ ہزار قصر مروارید کے ہونگے بہشت مین اور خاک انکی
مشک اور خادم اور حورین اور نعمتین طرح طرح کی اور اسباب رنگ رنگ کا وہ بہتر ہی فتح بلاد فانی سے یا نہایت امر تیرا بہتر ہی بدایت سے کیونکہ دمبدم لمحہ
بلمحہ درجات قرب مین ترقی ہی وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی اور البتہ شتاب دیگا تجھکو پروردگار تیرا مرتبہ شفاعت کا گنہگاران امت کے حق مین
پس تو خوشنود ہوگا یعنے تیری شفاعت سے اسقدر گنہگارونکو آتش دوزخ سے نکالیگا کہ تو کہیگا بس مین راضی ہوا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے کوفہ مین
فرمایا کہ ای اہل عراق تم کہتے ہو کہ بڑی امید کی آیت قرآن شریف مین لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ہی اور ہم اہل بیت یہہ کہتے ہین کہ یہہ وَلَسَوْفَ
يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی ہی کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی نہونگے جب تک کہ ایک شخص بھی آپ کی امت سے دوزخ مین رہیگا شعر نکالے
سب کو دوزخ سے جو پیمبر ہو تو ایسا ہو شفاعت ہو تو ایسی ہو پیغمبر ہو تو ایسا ہو معالم مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے حق تعالیٰ سے پوچھا اور دوست رکھتا ہون مین کہ نہ پوچھتا عرض کیا مین نے الٰہی سلیمان کو ملک عظیم دیا اور فلانے فلانیکو
یہہ یہہ عنایت کیا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ای محمد اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰی کیا نہ پایا پروردگار تیرے نے تجھکو یتیم پس جگہہ دی تجھکو گود مین دادا اور چچا تیرے کے
بحر الحقایق مین ہی کہ تجھے در یتیم پایا اور صدف نبوت مین جگہہ دی فرد رافت الحق ہی کہ ایسا ہی تھا وہ در یتیم کہ نبوت کے صدف جہت نگین ہو دسے منہم
وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰی اور پایا تجھکو خدا تیرے نے راہ بھولا پس راہ دکھائی تجھکو یہہ اشارہ ہی طرف اس قصہ کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچپن مین حلیمہ سعدیہ
دودھ پلانیکے واسطے لے گئین تھین جب چھہ برس کے آپ ہوے تو آپکے دادا اور بان کے پاس لاتی تھین جب قریب مکہ کے پہنچین تو آپ گم گئے بہت
ڈھونڈھا آپ کو نہ پایا یہہ خبر آپکے دادا کو پہنچی وہ سوار ہو کر ڈھونڈھنے کو نکلے حق تعالیٰ نے انکو اسی درخت کے نیچے جہان آپ بیٹھے تھے پہنچا دیا یا جب آپ
شام کو میسرہ کو لیکر تجارت کو گئے تھے اور اونٹ آپکا راہ سے پھر گیا تھا تو جبرئیل کو حق تعالیٰ نے بھیج کر راہ لگا دیا تھا یا راہ بھولا تھا ساتھہ علم احکام کے
تجھکو راہ دکھائی حقایق سلمی مین مذکور ہی کہ پایا تجھکو بحر محبت مین غرق پس مقام قرب مین پہنچایا وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی اور پایا تجھکو درویش اور
عیالدار پس غنی کیا تجھکو مال خدیجہ سے یا مال تجارت سے یا غنیمتون سے جو کفار سے لی جاتی تھین حقایق القرآن مین ہی کہ فقیر تھا تو ساتھہ مشاہدہ
غنی کیا تجھکو ساتھہ مکاشفہ انوار جمال اپنے کے فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ پس جو یتیم ہو پس مت قہر کر اور قدر اسکی پہچان کہ شربت یتیمی کا چکھا ہی
تو نے وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ اور جو مانگنے والا ہو پس مت ڈانٹ اور بت محروم چھوڑ کہ دنیا مین بینوائی اور تنگدستی کھینچی ہی تو نے
وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اور جو نعمت ہی پروردگار تیرے کی پس بیان کر کہ بیان کرنا نعمت کا شکر منعم کا ہی فتوحات مکیہ مین لکھا ہی کہ نعمت
ایک چیز محبوب بالنسبت سے اور منعم اغلب مذکور ہوتا ہی پس حق تعالیٰ حبیب اپنے کو فرماتا ہی کہ نعمت میری بیان کر کہ خلق محتاج ہی اور محتاج جب ذکر منعم کا سنتا

ہی تو میل کرتا ہی طرف اُسکے اور اُسسے دوست رکھتا ہی پس ذکر میرا بسبب نعمت میری کے کر خلق کو دوست میرا کر تاکہ میں اُنکو دوست رکھوں سورۃ الانشراح مکیۃ وهی ثمان آیات سورہ انشراح مکی ہی اسمیں آٹھہ آیتیں اور ستائیس کلمے اور ایک سو تین حرف ہیں وصل اسکے کیا ہیں اور ربط اسکا سورہ ضحی سے یہہ ہی کہ دونوں میں بیان نعمتا اور منتا ہی

سورۃ الانشراح مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وهی ثمان آیات

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی الم نشرح لک صدرک کیا نہ کھولدیا ہمنے واسطے تیرے سینہ تیرا تو کہ مناجات حق اور دعوت خلق اور غم امت اُسمیں سماوے یا اسرار وحی اسمیں درآوے بعضوں نے کہا ہی کہ شرح صدر اشارہ بشق صدر ہی جو حدیث میں وارد ہی اور وہ چار بار واقع ہوا ہی اول بار آپ حلیمہ سعدیہ کے گھر تھے وہ والی آپ کے تھیں وہ دودھ پلانیکو لے گئیں تھیں ایام رضاعت پوری ہو چکی تھی وہ پرورش میں آپ کے مشغول تھیں جو یہہ قصہ واقع ہوا اور تفصیل اُسکی یہہ ہی کہ ایکدن وہ سید انس و جن ہمراہ ضمرا لے گئے کہ وہ دودھ شریک آپکا تھا گوسفند چرانے میں مشغول تھے کہ یکایک جبرئیل میکائیل اسرافیل تینوں فرشتے حکم خداوند جلیل سے طشت زرین بھرا ہوا برف سے مرصع ساتھہ جواہر کے اور جام بہی منقش ساتھہ لعل اور مروارید بیش بہا دستہ ہاتھوں میں لئے ہوئے آپکے خدمت میں حاضر ہوئے اور ہاتھوں ہاتھ آپکو دامن سے اٹھا پہاڑ کی چوٹی پر لٹا سینہ مبارک کو شق کر دل نکال نقطہ سیاہ اسمیں سے دور کر برف سے دھو حکمت اور ایمان سے پر کر مکان اصلی میں رکھ دیا اور کہا کہ نصیب شیطان کا یہی نقطہ سیاہ تھا کہ تم میں سے دور کیا پھر ہاتھ سینہ پر پھیر زخم کو پاک صاف بنا کر تینوں فرشتوں نے آسمان کی راہ لیا دوسرے بار دس برس کی عمر میں تیسرے بار نزدیک وحی آنیکے چوتھی بار شب معراج میں شق صدر واقع ہوا فرمایا حضرت نے کہ جبرئیل نے سینہ میرا شق کیا میکائیل طشت آب زمزم سے بھر لایا درون سینہ اور عروق اُسکے دھوئے جبرئیل نے دل میرا نکال کر تین گاف کر کے دھویا اور طشت طلائی مملو حکمت اور ایمان سے لاکر سینہ میں بھر کر مقام اصلی میں رکھ دیا پھر خاتم نور سے مہر کی اثر رحمت اور لذت اُسکی کا اپنے عروق و مفاصل میں اب تک پاتا ہوں میں قرد دل آنکا خزینہ تھا انوار الہی کا :: سینہ تھا وہ گنجینہ اسرار الہی کا ووضعنا عنک وزرک اور اتار رکھا ہمنے تجھسے بوجھ تیرا الذی انقض ظہرک وہ بوجھ کہ جسنے توڑ دی تھی پشت تیری کہ کفار کا کفر پر رہنا اور غم اُسکا کھانا اور بعضوں نے کہا ہی کہ وہ غم گناہوں کا امت کے تھا کہ بار گران تھا سو اُس سے دور کیا ہمنے شفاعت تیری اُنکے حق میں قبول فرمایکے ورفعنا لک ذکرک اور بلند کیا ہمنے واسطے اظہار قدر تیری کے ذکر تیرا ساتھہ نبوت اور رسالت و خاتمیت کے یا یہہ کہ نام تیرا اپنے نام پاس رکھا ہمنے اذان میں اقامت میں تشہد میں خطبہ میں تاکہ جو کوئی ہمیں یاد کرے تجھے بھی یاد کرے یا آپ ہمنے تجھپر درود بھیجا اور امر فرمایا اوروں کو کہ درود تجھپر بھیجیں ذالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ رفعت ذکر کی اشارہ ہی اُسپر کہ سب انبیا حوالے عرش خرامان ہیں اور طایر ہمت آپکا بالاے عرش پرواز کر گیا

قطعہ

سیمرغ ہمت ایک ہی کا گیا نہ وہاں :: جس جا نیر پایہ کرامت مقام ہی :: ہر ایک کی ایک جا ہی کہ پہنچا ہی وہ وہاں :: تو وہاں گیا کہ جا کا بھی جسجا نہ نام ہی ::

فرمایا اے محمد صبر کر فان مع العسر یسرا پس تحقیق ساتھہ سختی کے کہ دنیا میں ہی آسانی ہی بیچ آخرت کے ان مع العسر یسرا تحقیق ساتھہ دشواری کے کہ مکہ میں ہی آسانی ہی بیچ مدینہ کے تفسیر موضح میں ہی کہ ساتھہ عسر کے کہ مدینہ میں ہی یسر ہی بہشت میں فاذا فرغت فانصب پس جب فارغ ہو تبلیغ رسالت سے پس رنج کھینچ بیچ عبادت کے یا جب نماز سے فارغ ہو تو کوشش کر دعا میں یا جب گذارش احکام سے فرصت پاؤ تو استغفار جرایم امت میں مصروف ہو فتوحات مکیہ میں لکھا ہی کہ شیخ ہمارے ابومدین مغربی قدس سرہ نے تاویل میں اس آیت کے فرمایا ہی کہ جب فارغ ہو تو مشاہدہ اکوان سے تو نصب کر اپنے دلکو واسطے مشاہدہ جمال رحمان کے والی ربک فارغب اور طرف دعا پروردگار اپنے کے پس رغبت کر دل اپنے سے ہر دم اور جو چاہے اُس سے چاہ کہ قادر مراد دینے پر اور حاجتیں بر لانے پر سوا اُسکے جناب کے نہیں اور عرض تیری اُسکے درگاہ میں مقبول ہی اور دعائیں تیری قبول فرد مدعا خلق سے تیرا ہی وجود با جود :: تاکہ تو حق سے کہ دیگا وہ

تیل سب تقصود سورۃ التین مکیۃ وھی ثمان ایات سورہ تین مکی ہی اسمین آٹھ آیتین چونتیس کلمے اور ایکسو پچاس حرف ہین فواصل اسکی م ن ہین اور
ربط اسکا ساتھ انشراح کے یہہ ہی کہ اسمین منت نعمت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر تھی اسمین منت نعمت عامہ بشر پر ہی بطریق ذکر عام بعد خاص اور تعمیم بعد تخصیص

سورۃ التین مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی ثمان ایات

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ قسم ہی انجیر کی اور زیتون کی انوار مین لکھا ہی کہ تخصیص ان دونون کی میوون مین سے اسواسطے ہی کہ انجیر میوہ پاک ہی بے فضلہ
اور غذا لطیف سریع الہضم دوائے شریف کثیر النفع ملین طبع محلل وملک بلغم مطہر کلیتین دافع ریگ مثانہ مفتح سدہ جگر اور سپہر سمین بدن حدیث مین وارد
ہی کہ بواسیر کو دفع کرتا ہی اور نقرس کو فائدہ بخشتا ہی اور زیتون میوہ ہی اور سالن اور دوا اور روغن بہت نافع اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد انجیر اور زیتون سے
منبت انکا ہی کہ دو پہاڑ ہین ارض مقدسہ مین طور زیتا اور طور سینا کہ ہر ایک ایک پیغمبر کا معبد تھا یا مسجد دمشق اور بیت المقدس ہی معالم مین لکھا ہی کہ تین اصحاب
کہف کی مسجد اور زیتون مسجد ایلیا ہی اور تبیان مین کہا ہی کہ جبل جودی اور جبل بیت المقدس ہی کہ حق تعالی نے ساتھ قسم کے یاد فرمایا ہی وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ قسم ہی
طور سینا کی کہ محل مناجات کلیم اللہ ہی علی نبینا وعلیہ السلام وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ اور قسم ہی اس شہر امن والے کی کہ مولد مبارک سید الانبیا سند
الاصفیا خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہی بحر الحقایق مین لکھا ہی کہ زبان اشارت سے قسم ہی حضرت کی شجرہ نبلیہ قلبیہ کے کہ مثمر ثمرہ علوم دینیہ ہی اور شجرہ زیتونہ
مبارکہ سریہ کے کہ روشنی بخش مصباح دل ہی اور طور سینین روح محلی کی کہ یہ تجلی الہی محلی ومجلی ہی اور بلد امین خفی کے کہ محل امن وامان ہی ہجوم آفات اور تعلقات
اکوان سے اور جواب قسم کا یہہ ہی لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے آدمی کو بیچ بہت اچھی ترکیب کے تمام حیوانات مین راست
قامت نیک صورت معتدل مزاج مستجمع خواص مکونات ہی یا مخلوق کیا ہمنے اسکو مظہر اتم اور اکمل اور محل اعظم اور اشمل تاکہ حامل امانت اور قابل محبت ہو
فرد بوجہ امانت کا کسی نے نہ اٹھایا نہ اٹھائے حامل اس بار کا ایک حضرت انسان ہی ہی ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ پھر پھیر دیا ہمنے اسکو نیچے
سب نیچون کے ساتھ یعنی بڑھاپے کے کہ ارذل عمر ہی اسمین کچھ کام نہین ہو سکتا اور کسی کو اسمین اجر نہین اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ مگر جو لوگ کہ ایمان لاے ہین اور کام کئے اچھے پس واسطے انکے اجر اور ثواب ہی نہ کاٹا گیا اور نہ کم ہوا جیسے جوانی مین اور صحت
بدنی مین اجر عبادت کا انکے تھا ویسا ہی پیری اور ضعف مین بھی انکے اجر ہی کیا ہوا جو عمل نہین کرتے ثواب انکو برستور ثابت اور قایم ہی فَمَا يُكَذِّبُكَ
بَعْدُ بِالدِّيْنِ پس کیا چیز جھٹلاتی ہی تجھکو اے مست کر بعث کے پیچھے ظاہر ہونے دلیلون کے کہ اقرار نہین کرتا تو ساتھ دن جزا اور حساب کے اَلَيْسَ اللّٰهُ
بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ کیا نہین اللہ خوب حکم کرنیوالا حاکمون کا یعنی ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی یہہ آیت پڑھے چاہیئے کہ کہے بلٰی وانا
علی ذلک من الشاہدین سورۃ العلق مکیۃ وھی تسع عشرۃ آیۃ سورہ علق مکی ہی اسمین انیس آیتین اور بہتر کلمے اور ایکسو اسی حرف ہین فواصل اسکے ہ ی ن ا
اور ربط اسکا ساتھ سورہ والتین کے یہہ ہی کہ اسکا اختتام بہ ثنا ہے الہی تھا کہ احکم الحاکمین ہی اسکا ابتدا بھی ساتھ حمد الہی کے ہوا کہ احسن الخالقین ہی اور اسمین
بیان تکذیب کفار تھا بہ قیامت کہ فما یکذبک بعد بالدین اسمین مست العجیل لکفار در مرجعیت انکی الی اللہ ہی خبرست ولت ان ربک فی الی ان الی ربک الرجعی سورۃ

العلق مکیۃ وھی بسم اللہ الرحمن الرحیم تسع عشر ایۃ

مذہب جمہور علما کا یہہ ہی کہ سب قرآن شریف سے پہلے پانچ آیتین اس سورت کے اول کی نازل ہوئی ہین اور بیان حال انکا بسبیل اجمال یہہ ہی کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا مین تکیہ لگائے بیٹھے یا پہاڑ پر کھڑے تھے کہ ناگاہ جبرئیل علیہ السلام ظاہر ہوا اور کہا اے محمد مجھے حق تعالی نے آپ کے پاس بھیجا
ہی اور آپ رسول خدا ہو اس امت پر پھر کہا پڑھو آپ نے فرمایا ما انا بقارئ مین نہین ہون پڑھنے والا جبرئیل نے آپکو گلے لگا کر مس کیا ایسا کہ
بیطاقت ہو گئے پھر چھوڑ دیا اور کہا پڑھو آپنے وہی جواب دیا پھر گلے لگا کر اسی طرح دبایا اور چھوڑ کر پڑھا اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ اور ایک

قول ایہہ ہی س ۸۲

قول یہہ ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نے نامہ حریر بہشتی کا کہ زر اور یاقوت سے بنا تھا نکالکر آپکے سامنے ڈال دیا اور کہا پڑھیے آپنے فرمایا مین پڑھا ہوا نہین لیں اس نامہ
مین کچھ چیز لکھی تھی یا نہین دیکھتا مین جبرئیل نے آپکو گلے لگا کر بس کا ایسا کہ نزدیک تھا جو بیہوش ہو جاوین تین بار یہی صورت واقع ہوئی پھر آپکو چھوڑ کر
کہا تین بار پڑھین کہ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ پڑھ قرآن ساتھ نام پروردگار اپنے کے جسنے پیدا کیا سب چیز کو یا پیدا کیا آدم کو خاک سے
خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ پیدا کیا آدمیونکو جمے ہوے لہو سے اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ پڑھ پس یہہ تکرار واسطے مبالغہ کے ہے اور پروردگار تیرا بزرگتر
سب بزرگونکا ہے اور کریم اسکا زیادہ تر سب کریمون کے کرم سے ہے الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ وہ خدا جسنے سکھلایا لکھنا ساتھ قلم کے تا کہ علم کو قید کتابت
مین لاوین اور دور رہنے والونکو بسبب نامہ اور خط کے آگاہی دین بیان مین لکھا ہے کہ حق تعالی نے آدم علیہ السلام کو لکھنا سکھلایا تھا اور مشہور یہہ ہے کہ اول جسنے
خط لکھا ادریس علیہ السلام تھے عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ سکھلایا خدا نے آدم کو جو نہ جانتا تھا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو احکام شریعت سکھلا دیئے جو وہ نہین
جانتے تھے كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَى ہرگز نہین یون تحقیق آدمی یعنے ابوجہل البتہ سرکشی کرتا ہے أَنْ رَآهُ اسْتَغْنَى اس سے کہ دیکھتا ہے اپنے
تئین غنی اور کسواسطے بسبب مال کے کوئی سرکش ہوا اور عبادت حق کو چھوڑ دیا إِنَّ إِلَى رَبِّكَ الرُّجْعَى تحقیق طرف پروردگار تیرے کے بازگشت کی
ہے آخرت مین وہان اعمال کام آوینگے نہ اموال قروہی کمال یہہ ہین کہ رکھین یہان مال سے کام لیجیے اعمال کہ وہان پڑتا ہے اعمال سے کام لکھا ہے کہ ابوجہل جاہل
کہتا تھا کہ اگر مین محمد کو سجدہ مین پاؤن تو سر اسکا اپنے قدم سے پر ڈالون ایکدن حضرت نماز پڑھتے تھے وہ خبر ہو کر دوڑا آپکے پاس پہنچتے ہی کانپتا ہوا بھاگا
رنگ چہرہ کا اوڑا لرزہ اندامون پر پڑا لوگون نے اسکو کہا کہ تجھکو کیا ہوا کہا مین نے درمیان اپنے اور محمد کے ایک خندق آگ کی دیکھی اور اژدہا منہ کھولے ہوے
یہہ جب حضرت کو پہنچی آپنے فرمایا کہ اگر میرے پاس آتا فرشتے عضو عضو اسکا لیجاتے اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَى عَبْدًا إِذَا صَلَّى کیا
دیکھا تونے اس شخص کو کہ منع کرتا ہے بندہ کامل کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے جب نماز پڑھتا ہے أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدَى کیا دیکھا تونے اگر ہووے وہ
شخص نماز سے منع کرنیوالا اوپر راہ سیدھے کے أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَى یا حکم کرے خلق کو ساتھ پرہیزگاری کے تو اس سے نہ پھر سکین أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَّبَ
وَتَوَلَّى کیا دیکھا تونے اگر جھٹلاوے ابوجہل تجھکو یا سخن حق کو مطلقا اور منہ پھیر وا یمان سے اور پھر جاوے فرمان برداری سے تو مستحق عذاب کا ہوگا أَلَمْ
يَعْلَمْ بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى آیا نہین جانا ابوجہل جاہل نے یہہ کہ تحقیق اللہ دیکھتا ہے قصد اسکا بزرگون نے کہا ہے کہ کلمہ بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى مین وعدہ اور وعید دونون کو
شامل ہے اے زاہد عبادت کرتا ہے تو بے ریا کر کہ تجھے خدا دیکھتا ہے اور خلوت مین قصد گناہ کا کرتا ہے تو ہشیار ہو کہ تجھے خدا دیکھتا ہے اے فاسق توبہ کر کہ تجھے خدا
دیکھتا ہے اے منافق اخلاص لا کہ تجھے خدا دیکھتا ہے نقل ہے کہ ایک درویش نے توبہ گناہ سے کی پھر ہمیشہ روتا رہا کسی نے اس سے پوچھا کہ خدا تعالی عفو کرنیوالا ہے تو
اسقدر کیون روتا ہے اسنے کہا کہ سچ ہے اللہ تعالی عفو کرتا ہے لیکن اسنے جو دیکھا ہے اس شرمندگی سے کیونکر دفع کرون فرد خطا اپنی سے خاطر عفو نیست کسے مین
روتا ہون دیکھا اسنے گنہ ہے میرا اس خجلت مین ہوتا ہون لکھا ہے کہ پھر دوسرے بار رسول پروردگار علیہ الصلوات الملک الغفار نماز مین مشغول تھے ابوجہل
جاہل نے آکر کہا کہ اے محمد مین نے تمہین منع نہین کیا تھا تجھکو نماز سے آپنے بعد نماز کے اسکو بہت تہدید کی اور وعید شدید فرمائی اسنے کہا کہ مجھے ڈراتا ہے تو
اور حال یہہ ہے کہ مجلس میری سب اہل وادی سے بزرگتر ہے اور اہل مجلس میری بیشتر حق تعالی نے یہہ آیت نازل فرمائی كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا
بِالنَّاصِيَةِ ہرگز نہین یون اگر ابوجہل جاہل نہ باز رہیگا ایذا سے محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم البتہ گھسیٹینگے ہم اسکو ساتھ موے پیشانی کے طرف دوزخ کے
نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ وہ پیشانی کہ جھوٹی ہے خطا کار وصف پیشانی کا ساتھ جھوٹ اور خطا کے بطریق اسناد مجازی ہے اور مراد صاحب پیشانی ہے
١٤ السجدة فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ پس چاہیے کہ بلاوے ابوجہل اہل مجلس اپنے کو شتاب بلاوینگے ہم زبانیہ دوزخ کو یعنے فرشتونکو دوزخ کے دوزخ مین لیجانیکو
اسکے كَلَّا ہرگز نہین یون جو وہ کہتا ہے لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ مت کہا مان اسکا ترک نماز مین یعنے ابوجہل کی مخالفت مین ثابت رہ اور

سجدہ کر پروردگار اپنے کو اور نزدیک ہو اُس جناب مبارک کی حدیث میں آیا ہی کہ اُسوقت بندہ پروردگار اپنے سے بہت قریب ہوتا ہی کہ سجدہ میں ہوتا ہی سمجھ
لیجیے کہ یہہ سجدہ چودھوان ہی اور فتوحات مکیہ میں اس سجدہ کو سجدہ طلب قرب لکھا ہی سورۃ القدر مکیۃ و ہی خمس آیات سورۃ قدر کی
ہی اسمین پانچ آیتین اور تیس کلمے اور ایکسو بارہ حرف ہین فواصل اسکے ر ہین اور ربط اسکا ساتھ علق کے یہہ ہی کہ اگلی میں امر قرأت قرآن تھا اسمین ذکر نزول قرآن ہی

سورۃ القدر مکیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ و ہی خمس آیات

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو خبر دی کہ ایک شخص بنی اسرائیل سے تھا ہزار مہینے اپنے سلاح پہن کر راہ خدا میں جہاد کفار سے کیا اور راتون کو تمام
پڑھی صحابہ حیران ہوکر کہا کہ ہم اس عمر کوتاہ میں اس دولت دراز کو کیونکر پہنچین حق تعالیٰ نے یہہ سورت نازل فرمائی اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ
تحقیق ہمنے اتارا ہی اسکو یعنی قرآن کو بیچ شب قدر کے ضمیر انزلناہ کی راجع طرف قرآن شریف کے ہی اور وہ غیر مذکور ہی یہہ دلالت اوپر کمال شہرت کے اسکے کرتا
ہی اور یہہ بھی ہی کہ بسبب بزرگی اور شرافت کے مستغنی ہی تصریح سے اور دوسری اُسکے اتارنے کی نسبت طرف اپنے فرمائی ہی وقت تبرک میں کہ لیلۃ القدر
ہی یعنی ابتداے نزول اسکا اسی رات میں ہی یا تمام قرآن اسی شب میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اتارا ہی پھر حضرت جبرئیل تئیس ۲۳ برس میں آیتیں اور سورتیں
موافق مصالح کے لائے وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ اور کس چیز نے معلوم کروا دیا تجھکو کہ کیا ہی شب قدر قدر کی معنی عزت اور شرف کی ہین یعنی
شب باعزت اور شرف کہ جو کوئی اسمین طاعت کرے عزیز اور مشرف ہووے یا جو عمل کہ اسمین واقع ہو نزدیک خدا کے باقدر ہو بعضون نے کہا ہی کہ قدر بمعنی تقدیر و حکمت
ہی جو کام اسمین ہوتا ہی بحکمت ہوتا ہی نقصان کا اسمین دخل نہین ہوتا یا قدر بمعنی تنگی ہی کہ زمین تنگ ہوجاتی ہی اُس شب بلکہ بسبب اترنے بہت فرشتون کے زمین پر
لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ شب قدر بہتر ہی ہزار مہینے سے کہ غازی بنی اسرائیل نے اُنمین جہاد کیا تھا اُس شخص کیواسطے کہ اسکو پاوے اور
عبادت میں گذارے اور شب قدر بقول امام اعظم دائر ہی تمام سال میں اور محی الدین ابن عربی نے فتوحات میں لکھا ہی کہ میں نے اسکو اکثر ماہ رمضان میں دیکھا ہی اور
گاہے گاہے شعبان اور ربیع الاول میں پایا ہی اور اکثر علما کہتے ہین کہ ماہ رمضان میں آخر کی عشرہ کے شبہاے وتر میں اس نعمت کو اتارا ہی اور حکمت اخفا
شب قدر میں یہہ ہی کہ تعظیم ہر شب کی کرین اور عبادت میں مشغول رہین فرد خفتہ عبادت میں تو جون بدر ہو رفت۔ ہر شب شب قدر ہی اگر قدر بدانی۔
تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا اترتے ہین فرشتے زمین پر آسمان دنیا سے اور جبرئیل بیچ اس رات کے یا روح نام ایک فرشتہ عظیم کا ہی یا ایک قسم کو فرشتون کی
روح کہتے ہین یا روح آدم کی یا حضرت عیسیٰ فرشتون کے ساتھ اترتے ہین تفسیر مین حضرت خواجہ پارسا کے مذکور ہی کہ روح پیغمبر ہمارے کی اترتی ہی بصایر میں لکھا
ہی کہ جبرئیل علیہ السلام اُن فرشتون کو لیکر جنکو زمین میں الوف سے علاقہ آشنائی ہی اترتے ہین اور مومنون کے گھر میں اکے انسے مصافحہ کرتے ہین اور علامت مصافحہ
جبرئیل کی یہہ ہی کہ رونگٹے بدن کے کھڑے ہوتے ہین دل میں رقت آتی ہی آنسو بہنے لگتے ہین اور بزرگی اس شب کی ہی کہ فرشتے اور روح زمین پر آتے ہین
بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ساتھ حکم پروردگار اپنے کے مِنْ كُلِّ اَمْرٍ واسطے درستی ہر کام کے کہ حق تعالیٰ نے قضا فرمایا ہی خیر اور برکت سے سَلٰمٌ
سلامتی ہی سب آفتون سے یہان مبالغہ ہی هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ وہ شب قدر یہان تک ہی کہ طلوع ہووے صبح صادق سمجھ لیجیے کہ شب قدر خاصہ
اس امت کا ہی اور بیچ سبب نزول اس سورت کے شب قدر کی شفائمین موطا امام مالک میں یون روایت کی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم پر
عمرین تمام بنی آدم کی منکشف کردین آپنے سب سے کوتاہ اپنی امت کی عمر دیکھی تو خاطر مبارک میں گذرا کہ اعمال انکے برابر اعمال امم سابقہ کے کیونکر ہونگے حق
تعالیٰ نے شب قدر عنایت فرمائی اور یہہ سورت بھیجی اور ابن حاتم نے روایت کی ہی کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص شب خیزی کرتا تھا صبح تک اور دن کو
جہاد کفار سے کرتا تھا شام تک اصحاب کو اُسکے احوال سے تعجب تھا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ احیاے شب قدر بہتر ہی اُس سے اور دوسری روایت میں ابن
ابی حاتم نے لکھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار شخصون کا انبیا سے ذکر کیا کہ ہشتاد سال میں گناہ یک طرفۃ العین نہین کیا وہ چارون ایوب اور

زکریا اور حزقیل اور یوشع تھے صلی اللہ علی نبینا وعلیہم والسلام صحابیون نے تعجب کیا جبرئیل آئے اور یہہ سورۃ لائے اور کہا کہ تعجب کیا تو نے اور امت تیری نے یا رسول اللہ عمل اس شب کے افضل ہین اعمال انکے سے پس خوش ہوئے آپ اور صحابہ آپکے اس بشارت سے احتمال رکھتا ہی کہ یہہ تینون واقعے اوقات مختلف مین ہون اور نزول سورت کا بھی تین بار ہوا ہو لیکن کتابت مین جو تکرار نہین ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ وقائع ثلثہ ایک دن مین تقریبا مذکور ہوئے ہون پھر جواب مین سب کے یہہ سورت نازل ہوئی اور یہی قریب بصواب ہی اور اس سورت مین تعریف اس شب کی بعبارت الف شہر نازل ہوئی ہی یعنے یہہ شب بہتر ہی ہزار ماہ سے اور ہزار ماہ کے تراسی برس چار مہینے ہوتے ہین اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی قیام شب قدر کرے بخشے اللہ تعالی گناہ ما تقدم اسکے رواہ البخاری ومسلم اور ما تاخر بھی رواہ النسائی اور احمد اور اسناد اول صحیح ہی اور ثانی حسن امام نووی نے کہا ہی کہ علما کا اختلاف ہی کہ کس قدر قیام معتبر ہی ایک جماعت نے ایک ساعت کہا ہی اور ظاہر یہہ ہی کہ اکثر شب چاہیئے کہ للاکثر حکم الکل واسطے اکثر کے حکم کل کا ہی قضیہ مقررہ اہل علم ہی اور حافظ ابو موسی مدنی نے کہا ہی جو کوئی بعض شب قایم ہووے یعنے نماز عشا بجماعت ادا کرے وہ ثواب شب قدر پاوے اسواسطے کہ یہہ حدیث ابوہریرہ سے روایت ہی مرفوعا من صلی العشاء الاخرۃ فی جماعۃ فی رمضان فقد ادرک لیلۃ القدر کذا فی العمل الیوم واللیلۃ اور غنیۃ الطالبین مین حدیث مرفوع نقل کی ہی کہ من صلی المغرب والعشاء فی جماعۃ فقد اخذ بلیلۃ القدر انتہی اصل ان دونو روایتون کا یہہ ہی کہ حدیث صحیح مسلم مین وارد ہی کہ جو کوئی نماز عشا کی بجماعت ادا کرے قیام نصف شب ادا کرے اور جو کوئی نماز صبح بجماعت پڑھے قیام تمام شب ادا کرے انتہی اس سے معلوم ہوا کہ صلواۃ عشا بجماعت قایم مقام نیم شب کے قیام کی ہی پس بالفرض اگر وہ شب شب قدر ہو تو قایم مقام احیا سے نیم شب ہو جاویگا اور جو صبح کی بھی نماز بجماعت ادا کی ہی تو قایم مقام تمام شب کی قیام ہو جاویگا اور اس شب مین اختلاف علما کا بہت ہی مذہب شیعہ کا تو یہہ ہی کہ اٹھ گئی پیغمبر خدا کے زمانے مین تھی بعد نہین ہوئی اور مذہب اہل سنت وجماعت کا یہہ ہی کہ باقی ہی تا قیامت لیکن بر تقدیر بقا اختلاف کیا ہی کہ کونسی شب ہی مذہب ایک جماعت علما کا اور ایک روایت امام اعظم سے بھی یہہ ہی کہ تمام سال مین دایر ہی چنانچہ فتح القدیر مین فتاوی قاضی خان سے نقل کی ہی کہ المشہور عن ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ انہا تدور فی السنۃ کہا اور روایت صحیح امام اعظم سے یہہ ہی کہ تمام ماہ رمضان مین دایر ہی اس روایت کو فتح القدیر مین مقدم کیا ہی اور اکثر کتابون مین بھی امام اعظم سے یہی روایت کی ہی اور امام محمد یوسف کے روایت ہی کہ شب بست و ہفتم ہی یہی مختار اکثر مشایخ حنفیہ کا ہی یہان تک کہ ختم قران شریف کرنا اسمین مستحب ہی چنانچہ خزانۃ الروایت وغیرہ مین مذکور ہی اور فتح القدیر مین انہین سے نقل کی ہی کہ عندہما لیلۃ معینۃ وقد ینا خر یہی مذہب ہوا اور مختار حضرت ابو بکر اور امام مالک اور امام احمد حنبل اور سفیان ثوری اور اسحق بن راہویہ اور ابو ثور مزنی اور ابن خزیمہ وغیرہم کا یہہ ہی کہ عشرہ آخر رمضان مین دایر ہی اور ایک روایت امام شافعی سے بھی یہی ہی اور صحیح امام شافعی سے یہہ ہی کہ شب بست و یکم ہی غرض قول امام اعظم کا ان سب روایتون مین راجح معلوم ہوتا ہی کہ تمام رمضان مین دایر ہی اسواسطے کہ اختلاف سلف کا جو صحابہ اور تابعین ہین اول رمضان سے تا آخر ہی اور اکثر احادیث مین بھی لفظ او کا واقع ہی اور جس حدیث مین کہ تعیین ہی مراد اس سے یہہ ہی کہ اس سال مین ایسے ہی ہوگا اسیواسطے امام اعظم نے جواب احادیث کا یہی دیا ہی کہ اس سال مین یون ہی ہوا ہوگا اور راجح سب اقوال مین شب بست و ہفتم ہی اور اختلاف مذکور گیارہ شب مین منحصر رکھا ہی اول شب اول ہی رمضان کی چنانچہ عمل الیوم واللیلۃ مین ابو رزین عقیلی سے روایت نقل کی ہی اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ فضیلت مین شب اول ماہ رمضان کی بہت حدیثین ہین دوئم شب ہفدہم ہی اسکے حق مین روایت کی ہی ابو داود نے حدیث مرفوع ابن مسعود سے اور زید بن ارقم اور عثمان بن ابی العاص سے موقوفا اور ایک قول امام شافعی کا یہی ہی اور حسن بصری سے مروی ہی کہ یہی شب تھی کہ شب جمعہ تھی اور صبح کو اسکے واقعہ بدر کا ہوا سوم شب ہژدہم چنانچہ حسن بصری کو امام مالک نے کہا ہی چہارم شب نوزدہم ہی یہہ مروی حضرت علی اور ابن مسعود سے ہی پنجم شب بست و یکم ہی یہہ مختار امام شافعی کا ہی اور حدیث صحیح مین موید اسکی ہی ششم شب بست وسوم ہی یہہ مذہب عبد اللہ بن انیس کا ہی کہ صحابہ سے ہین اور ابن عباس کہتے ہین کہ مین نے خواب دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہی کہ امشب

شب قدر ہی بیدار ہوکر دیکھا ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف مین تھے وہ شب بست وسیوم تھی اور ابو ہریرہ سلمی کہ صحابے تابعین ہین یہی مذہب رکھتے
ہین ہفتم شب بست وچہارم ہی کہ ابن مسعود اور ابن عباس اور جابر اور حسن بصری اور قتادہ اور عبد اللہ بن وہب نے کہا ہی اور ابی سعید خدری رضی نے
روایت کی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر لیلۃ اربع وعشرین رواہ ابو داود الطیالسی ورجال اسنادہ ثقات اور روایت
کی ہی امام احمد نے مسند مین ہشتم شب بست وپنجم ہی اسکے حق مین کوئی حدیث بخصوصہ نہین لیکن شب اوتار مین عشرہ اخیر کی داخل ہی جیسے عمل الیوم
واللیل مین مذکور ہی اور غنیۃ الطالبین مین حضرت غوث الاعظم نے اسی مذہب ابو ذر اور حسن بصری کا لکھا ہی نہم شب بست وہفتم ہی اسکے حق مین حدیثین
بہت ہین ابی بن کعب کہ صحابہ بزرگ سے ہین کہا واللہ الذی لا الہ الا ہو انہا ہی اللیلۃ التی امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بقیامہا ہی لیلۃ سبع وعشرین روایت کی ہی اسکو مسلم نے اور یہی مذہب علی ابن ابی طالب اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابی بن کعب اور عایشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہم کا ہی اور مذہب صحیح امام احمد کا بھی یہی ہی اور مختار غوث الثقلین کا بھی یہی ہی چنانچہ غنیۃ الطالبین مین کہا ہی واکدہا لیلۃ سبع وعشرین
اور امام اعظم سے بھی روایت ہی اور قول صاحبین کا بھی بعضون نے کہا ہی کہ یہہ ہی چنانچہ گذرا اور بیان صحت مین اس شب کے روایتین عمل الیوم واللیلۃ
مین اور غنیۃ الطالبین وغیرہ مین بہت ہین ان سب کا یہان لانا طوالت ہی لیکن بعضے ضرورتا تحریر ہوتی ہین حاشیہ منہج الاعمال مین شیخ طاہر نے کہ مختار
الاحادیث ہی لکھا ہی عن ابن عباس رض قال اصبح النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ السابع والعشرین من شہر رمضان وابو بکر رض وعلی رض والحسن رض والحسین رض وفاطمہ رض
وازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اصبحنا قلنا یا رسول اللہ قد مددت بنا الی الصبح فاعلمنا ثوابہ قال والذی بعثنی بالحق نبیا لقد اخبرنی
جبریل عن اسرافیل عن ربہ تعالی انہ قال یا محمد وعزتی وجلالی وارتفاع مکانی انہ ما احیی من عبادی اوامتہ من احیا لیلۃ السابع والعشرین
من شہر رمضان الی الصبح الا غفرلہم ذنوبہم وان کانوا مصرین علی الکبائر واغفر لجمیع الموحدین لکرامتہم ونتجاوز عن سیاتہم قال ومن احیی
لیلۃ السابع والعشرین قضی اللہ الف حاجۃ وان قدر لہ الشقاوۃ حولہ الی السعادۃ ثم قال والذی بعثنی بالحق نبیا انہ من قام ساعۃ السابعۃ والعشرین
یکتب لہ ثواب الف شہر من شہور الاخرۃ وفی روایۃ لان اقوم انا وامتی ای فیہا فذلک ما یحلب لواعی شانہ احب الی من قیام الشہر کلہ وفی روایۃ قال اتانی
جبریل فقال یا محمد احیی لیلۃ السابع والعشرین وامر امتک باحیائہا انتہی اور فضائل الاعمال مین موید اسی حدیث کی ہی کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا ولقد احییناہا ابو بکر
وعمر وعثمان وعلی وسلمان فی بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ القدر لیلۃ السابع والعشرین حتی اصبحت فقلنا یا رسول اللہ لقد متعتنا ہذہ اللیلۃ الی الصباح
وما یصنع ضعفاء المسلمین قال من کان ضعیفا فلیصل اربع رکعات قال سلمان لا انہا لہ قال یصلی سبعین رکعۃ یقرء فی کل رکعۃ ام القران مرۃ وانا انزلناہ مرۃ ویستغفر اللہ بعد
الصلوۃ سبعین مرۃ ثم یدعو الحدیث دہم شب بست ونہم ہی اسکے حق مین دو حدیثین عمل الیوم واللیلۃ مین مذکور ہین یازدہم شب آخر ہی اگر تیس کا چاند ہو اسکے
حق مین بھی حدیث وارد ہی پس چاہیئے کہ شب رمضان کی عبادت مین کاٹے اگر نہو سکے تو یہہ گیارہ راتین تو جاگا کرے خصوصا شب بست وہفتم اور کلمہ
لا الہ الا اللہ بہت پڑھے کہ حدیثین ہی مومن اس شب یہہ کلمہ پڑھہ سکتا ہی نہ منافق چنانچہ عمل الیوم واللیلۃ مین کعب احبار سے روایت ہی کہ جو کوئی لا الہ الا اللہ
شب قدر مین تین بار کہے پہلے بار مین اللہ تعالی گناہ اسکے بخشے دوسرے بار مین نجات دوزخ سے دے تیسرے بار مین جنت مین داخل کرے اور یہہ دعا
بہت پڑھے اللہم انک عفو کریم تحب العفو فاعف عنا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عایشہ کو اس کا امر کیا ہی اور تلاوت قرآن کرے کہ فضایل
الاعمال مین حدیث مرفوع ہی والذی بعثنی بالحق نبیا ان من قرا ایۃ من القران لیلۃ القدر احب من ان یختم القران فی غیرہا الحدیث اور علامتین
شب قدر کی جلال الدین سیوطی نے جامع صغیر مین لکھا ہی کہ وہ رات نہ گرم ہی نہ سرد اور نہ اسمین بادل ہی نہ مینہ اور نہ ہوا اور نہ تارا چھوٹتا ہی اور دنکو
اسکے سورج ایسا طلوع ہوتا ہی کہ اسمین شعاع نہین ہوتی رواہ الطبرانی اور لوگ جو کہتے ہین کہ اس شب مین سب چیزین سجدہ کرتے ہین یہہ کہین—

حدیث مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ اصحاب سے وارد ہی لیکن وظایف النبی مین شیخ عبد النبی نے کہ فرزندان امام اعظم سے ہی کہا ہی کہ اُس شب سجود یا
واقع ہوتا ہی اور غنیۃ الطالبین مین غوث الاعظم نے نقل کیا ہی کہ سنگ اُس شب آواز نہین کرتے شاید مراد گریہ سنگ ہو واللہ اعلم سورۃ البینۃ
مکیۃ وہی ثمان آیات سورہ بینہ مکی ہی اسمین آٹھ آیتین اور چورانوے کلمے اور تین سو چھیاسی حرف ہین فواصل اسکی ہ ہین اور ربط اسکا ساتھ سورت قدر کے
یہہ ہی کہ اسمین بیان نزول قرآن تھا اسمین بھی سورۃ البینۃ مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی ثمان آیات مذکور قرأت قرآن ہی کہ یتلوا صحفا مطہرۃ
لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنفَكِّينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ نہ تھے وہ لوگ جو کافر ہوے اہل کتاب سے کہ توریت اور
انجیل ہی یعنی یہود اور نصاری سے اور مشرکان عرب سے باز رہنے والے کفر سے یہانتک کہ آئی اُنکے پاس دلیل روشن رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ يَتْلُو صُحُفًا مُّطَهَّرَةً
پیغمبر خدا کیطرف سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین کہ پڑھتا ہی اور برائت اپنی کے صحیفے پاکیزہ کذب اور بہتان سے سمجھ لیجئے کہ قرآن کو صحف واسطے
تعظیم کے ارشاد کیا یا اسواسطے کہ جامع اسرار جمیع صحف ہی فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ بیچ اُسکے یعنی بیچ اُن صحف کے کہ قرآن مجید ہی کتابین ہین قایم
کرنے والے دین کو یعنی احکام اور مواعظ مقصود اس آیت سے یہہ ہی کہ اہل کتاب اور مشرک اوپر دین اپنے کے تھے جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم مبعوث ہوے اور انکو ایمان کی طرف بلانے لگے تو بعضے ایمان لائے وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ
اور نہ متفرق ہوے یعنی اختلاف کرنے والے نہین ہوے بیچ شان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ لوگ جو دیے گئے تھے کتاب
مگر پیچھے اُسکے کہ آئی اُنکے پاس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم یعنی پہلے حضرت کے آنے سے سب جمع تھے آپکے تصدیق پر جب آپ مبعوث ہوے تو بعضے
ایمان لائے اور بعضے کافر ہوئے وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ اور نہین
حکم کئے گئے اہل کتاب مگر یہہ کہ عبادت کرین اللہ کو خالص کرنیوالے واسطے خدا کے دین اپنے کو میل کرنے والے عقاید باطلہ سے طرف دین
اسلام کے بطور ابراہیم علیہ السلام اور قایم رکھین نماز مفروضہ کو اُسکے وقتون مین اور دیوین زکوٰۃ واجبہ کو اُسکے محل مین اور یہہ جسپر مامور ہوئے
ہین دین درست ہی إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا تحقیق جو لوگ کافر ہوئے اہل کتاب سے یعنی یہود اور نصاری
اور مشرک یعنی بت پرست بیچ آگ دوزخ کے ہونگے قیامت کو ہمیشہ رہنے والے بیچ اُسکے أُولَٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ یہہ لوگ وہی ہین
بدتر خلق سے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے اور کام کئے اچھے یہہ لوگ وہی ہین
بہتر خلق سے جَزَاؤُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا انکا جو بہتر خلق سے ہین نزدیک پروردگار اُنکے کے بہشتین
ہین اقامت کی جاری ہین نیچے اُسکے سے نہرین ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اُسکے ہمیشہ یہہ تاکید ہی خلود کی رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ راضی ہوا اللہ
اُن سے اور عبادت انکی قبول کی اور راضی ہوئے وہ اللہ سے کہ ثواب بحساب دیا اور مراتب بلند کو پہنچایا خصوصا دولت لقا عنایت کی کہ مطلب اعلی اور
مقصد اقصی ہی قدر دولت کا دو جہان نہین ہی جو لقا ہی بہتر مقصد ہی یہہ مراد ہی یہہ مدعا ہی بہتر ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ یہہ بہشت اور رضوان الہی
واسطے اُس شخص کے ہی کہ ڈرے عذاب پروردگار اپنے سے اور ثواب کے کامون مین مشغول رہے سورۃ الزلزال مکیۃ وھی ثمان آیات سورہ
زلزلہ مکی ہی اسمین آٹھ آیتین اور پینتیس کلمے اور ایک سو انچاس حرف فواصل اُسکی ا ہم ہین اور ربط اسکا ساتھ لم یکن کے یہہ ہی کہ اختتام اُسکا بذکر جزا
تھا افتتاح اسکا بذکر روز جزا ہی سورۃ الزلزال مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی ثمان آیات اور اختتام بذکر جزا
إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا جسوقت کہ ہلائی جاوے گی زمین بہونچال اپنے کہ مقدر ہی نزدیک نفخہ اولی کے یا ثانیہ کے اور سبب اُسکے شکست بہت
برہم درہم ہوگی وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا اور نکال ڈالے گی زمین بارگران اپنے کو کہ اجساد اور اموات اور دفاین اور خزاین ہین وَقَالَ الْإِنسَانُ

مَا لَهَا اور کہیگا آدمی کا فر یا سب آدمی یہہ احوال دیکھکر کیا ہی زمین کو کہ اپنے چھپے چیزین نکالے ڈالتی ہی ظاہر یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا اُسدن کہیگی زمین بزبان حال سے اور اصح یہہ ہی کہ حق تعالی اسکو گویائی دیگا تا کہ کہے باتین اپنے ملنے کی اور نکال ڈالنے کی اپنے دفینون کے یا بیان کریگی اعمال جو لوگون نے اسپر کئے ہین بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا بسبب اسکے کہ پروردگار تیرے نے حکم بھیجا اسکو کہ کہدے عمل لوگون کے جو واقع ہوے ہین تجہپر یَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا اسدن پھر آوینگے لوگ موقف حساب سے متفرق گروہ گروہ بعضے دست راست کے جانب بعضے دست چپ کے طرف لِيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ تو کہ دکھائے جاوین جزا اعمال اپنے کی اسباب نزول مین لکھا ہی کہ دو شخص تھے ایک تو سایل کو لقمہ نہین دیتا تھا اور کہتا تھا کہ تھوڑی چیز کیا اللہ کی راہ پر دین بہت نیکی کی چاہیئے کہ بہت اسکی جزا ملے اور دوسرا شخص کہتا تھا کہ چھوٹے گناہ پر کیا عذاب ہوگا بڑا گناہ ہو تو اسپر عذاب ہو غرض کبیرون پر معذب ہونگے اور گناہ صغیرہ ہمارے جیسی قطرا ور خطرہ ہی اسپر عذاب نہوگا حق تعالی نے اُن دونون کی شان مین یہہ آیت نازل فرمائی فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ پس جو کوئی کریگا برابر چہنٹی کے بھلائی دیکھیگا جزا اسکی وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ اور جو کوئی کریگا برابر چہنٹی کے برائی پاویگا سزا اسکی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی مسلمان اور کافر ایسا نہین کہ دنیا مین شر اور خیر کرے اور اللہ تعالی جزا عمل اسکے کی قیامت کے دن اُسے نہ دکھاوے مگر یہہ ہی کہ گناہ مسلمانون کے بخشیگا اور نیکیون کی جزا دیگا اور حسنات کو کافرون کے رد کریگا اور سیئات پر معذب کریگا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ محکم تر آیت قرآن شریف مین یہہ ہی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو جامعہ کہا ہی عین المعانی مین ہی کہ صعصعہ بن ناجیہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبوی مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ جو آپ پر نازل ہوتا ہی وہ مجہکو پڑھ کر سناو آپ نے یہہ آیت پڑھی اُسنے کہا حسبی حسبی یعنی بس ہی کفایت کرتی ہی جب آدمی نے سمجہا کہ فردا ے قیامت کو ذرہ ذرہ حبہ حبہ کا حساب ہوگا اور کوئی چیز فروگذاشت نہوگی تو آج ہی کیون نہ اپنے حساب مین مشغول ہوکر حاسبوا قبل ان تحاسبوا معمول کرے قطعہ جو تجہسے ہوا ہی نیک اور بد لازم ہی حساب اُسکا رات ہر جنس پہ شکر و شر پہ توبہ کرے کہ قریب ہی قیامت سورۃ العادیات مکیۃ وہی احدی عشر آیۃ سورہ عادیات مکی ہی اور گیارہ آیتین ہین اور چالیس کلمے اور ایک سو تریسٹھ حرف ہین فواصل اسکے ا د ر ہین اور ربط اسکا سورہ زلزلہ یہہ ہی کہ دونون مین ذکر قیامت اور جزا ہی

سورۃ العادیات مکیۃ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وہی احدی عشر آیۃ

۱۰۰ س

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منذر بن عمر انصاری رضی اللہ عنہ کو فوج دیکر قبیلہ کنانہ پر بھیجا تھا اور فرما دیا تھا کہ فلانی روز صبح کو وہان پہنچ کر انہین غارت کیجو اور فلانے دن یہان آئیو انکو بسبب عبور دریا کے آنے مین توقف ہوا منافق طعن کرنے لگے اور آپس مین کہنے لگے کہ وہ تمام لشکر ہلاک ہو گیا ایک شخص بھی باقی نرہا کہ خبر پہنچاتا مسلمان اُن باتونکو سنکر اندوہناک ہوے حق تعالی نے واسطے خوشی کرنے اہل ایمان کے اُس لشکر کے احوال سے یہہ سورہ نازل کی وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا قسم ہی گھوڑے دوڑنے والون کی کہ وقت دوڑنے کے ہانپتے ہانپتا کہ فَالْمُورِيَاتِ قَدْحًا پھر آگ نکالنے والون کی سمون اپنون سے پتھر جہاڑکر فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا پھر قسم ہی غارت کرنے والون کی جو سوار اُن گھوڑون کے ہین بیچ وقت صبح کے فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا پس اُٹھاتے ہین ساتھ اُس وقت صبح کے غبار کو کنارے اُس قبیلہ کے فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا پس درمیان آجاتے ہین ساتھ اُس وقت کے جماعت مین دشمنون دین کے إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ تحقیق آدمی واسطے پروردگار اپنے کے البتہ ناشکر ہی مراد انسان سے ابی بن کعب ہی اور اسکا گروہ بعضون نے کہا ہی کہ یہہ آیت ابوحباب کے شان مین ہی امام ابواللیث نے کہا ہی کہ تین شخص تھے عرب مین ایک زمانے مین ہر ایک ایک صفت مین یگانہ تھا اشعب طمع مین ابوحباب بخل مین حاتم سخا مین حق تعالی نے قسم کھا کر کہا کہ ابوحباب بخیل ہی اور کم خیر اور بعضون نے کہا ہی کہ کنود وہ ہی کہ محنت یاد رکھے اور نعمت بھلا دے حدیث ابی امامہ مین ہی کہ کنود

وہ شخص ہی کہ آپ اکیلا کھاتا ہے اور لونڈی غلام کو مارے وَإِنَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ اور تحقیق انسان اپنے بخل اور کفر کے اسکے البتہ گواہ ہی یا
انسان اپنے کفر پر آپ گواہ ہی واسطے ظاہر ہونے آثار اسکے کے وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ اور تحقیق انسان واسطے محبت مال کے
البتہ سخت ہی یعنے بخل اسکا نہایت کو پہنچا ہی شیخ الاسلام نے فرمایا ہی کہ اگر مال کو دوست رکھتا ہی تو دے کہ پھر تجھے ملیگا اور وارثون کیواسطے
مت چھوڑ کہ داغ حسرت تیرے دل پر دیگا شعر مال گر دیگا تو پھر پاس تیرے آئیگا اور نہ دیگا تو دھریگا پس دھرا رہ جائیگا أَفَلَا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ
مَا فِي الْقُبُورِ کیا پس نہین جانتا انسان کہ جب اٹھایا جاویگا جو کچھ کہ بیچ قبرون کے ہی یعنے مردے وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ اور حاصل
کیا جاویگا جو کچھ کہ بیچ سینون کے ہی یعنے بیان مین لاوینگے اور نیکی بدی علاحدہ کرینگے جزا اسکی یہہ ہی کہ خدا تعالی بدلا دیگا إِنَّ رَبَّهُم
بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ تحقیق پروردگار انکا ساتھہ اقوال وافعال انکے کے اسدن قیامت کے دانا اور خبر دینے پر توانا ہی سورۃ
القارعۃ مکیۃ وھی ثمان آیات سورۃ قارعۃ مکی ہی اسمین آٹھہ آیتین اور چھتیس کلمے اور ڈیڑھ سو حرف ہین فواصل اسکی ثقہ ہین اور ربط اسکا سا
عادیات سے یہہ ہی کہ اسکا اختتام | سورۃ القارعۃ مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ وھی ثمان آیات | اور اسکا افتتاح بذکر قیامت ہی
الْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ کھونکنے والی کیا چیز ہی وہ کھونکنے والی وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ اور کس چیز نے جتا دیا تجھکو کہ کیا ہی
وہ کھونکنے والی مراد دن قیامت کا ہی کہ کھونکیگا دلون کو ساتھہ ہول اور ہیبت کے يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ اسدن
ہو جاوینگے لوگ مانند پروانون پراگندہ کے یا مثل ٹڈیون کے کہ دل کے دل جمع ہو کر آتے ہین اور پامال اور پریشان حال ہو جاتے ہین وَتَكُونُ
الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ اور ہو جاوینگے پہاڑ مانند پشم رنگین دھنی ہوئی کے پشم رنگین اسواسطے کہا کہ رنگ پشم کو گلا دیتا ہی پھر جو
دھنکین تو ریزہ ریزہ تار تار ہو جاتی ہی اسیطرح پہاڑ ذرہ ذرہ ہو کر ہوا پر اڑینگے فقیر کل پہاڑ اس پر دریس ہو کر ٹکڑے ٹکڑے جاینگے پشم
نداف کی مانند پس دھنکے جاینگے فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ پس جو کوئی کہ بھاری ہوئین ترازوین عملون اسکے کے یعنے نیکیان
اسکی تول مین برائیون سے بڑھ گئین فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ پس وہ بیچ زندگانی خوش کے ہی وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ اور جو شخص کہ ہلکے
ہوئین ترازوین کامون اسکے کی یعنے نیکیان اسکی نہین ہین یا تھوڑی ہین برائیون سے فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ پس مان اسکی یعنے جگہہ اسکی ہاویہ
ہی کہ نیچے کا تہ خانہ ہی دوزخ کا وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ اور کس چیز نے جتا دیا تجھکو کہ کیا ہی وہ ہاویہ نَارٌ حَامِيَةٌ آگ ہی جلتی ہوئی کہ نہایت کو
پہنچی ہی سوزش مین سورۃ التکاثر مکیۃ وھی ثمان آیات سورۃ تکاثر مکی ہی اسمین آٹھہ آیتین اور اٹھائیس کلمے اور ایکسو بیس حرف ہین فواصل اسکے
مر ہین اور ربط اسکا ساتھہ قارعہ کے یہہ ہی کہ اسمین ذکر قیامت تھا اسمین ذکر موت ہی بحکم من مات فقد قامت لہ القیمۃ حق یعنی ہین مرگ جسکو قیامت کہتے ہین

سورۃ التکاثر مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی ثمان آیات

لکھا ہی کہ بنی عبد مناف اور بنی سہم آپس مین ایک دوسرے پر بڑائی اپنی ثابت کرتے تھے ایک کہتا تھا ہمارے قوم کے لوگ بہت ہین ہم بڑے
ہین دوسرا کہتا تھا ہمارے قوم کے لوگ بہت ہین ہم بڑے ہین آخر گنا تو بنی عبد المناف بہت نکلے بنی سہم نے کہا کہ ہمارے لوگ زمانہ جاہلیت
مین بہت مارے گئے ہم مردون کو بھی گنتے ہین جب مردے زندے سب شمار کئے تو بنی سہم بہت ہوئے حق تعالی نے یہہ سورت نازل کیا
أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ غافل کیا تمکو فخر کرنے بہت قوم کے نے کہ کثرت قوم دیکھکر اپنی بڑائیان کرتے ہو حَتَّىٰ زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ یہانتک
کہ جا ملے تم قبرون سے اور مردون کو بھی گنا بعضے معنے یہہ کہتے ہین کہ غافل کیا تمکو تکاثر اموال اور اولاد نے یہانتک کہ مرے اور آئے تم ساتھ مقابر
کے كَلَّا ہرگز نہین یون کہ زندگی بسیاری مال واولاد اور کثرت قوم پر ہو ماہر گز نہ چاہیئے یہہ کہ ہمت عاقل کی مصروف بدنیا ہو اور آخرت کو

فراموش کرے کہ ناگاہ اجل وارد ہوگی پھر ندامت نفع نہ دیگی رباعی زمال سے جی اپنا ملا لئے بیٹھو: رافت نہ دلون سے دل لگائے بیٹھو: جب
جان پہنچکے کہ یہان سے جانا ہی تو پھر: دنیا ہی سے ہاتھ اپنے اٹھائے بیٹھو سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ شتاب جانوگے تم تفاخر کو تکاثر قوم اور مال کے
وقت مرینگے ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پھر ہرگز نہین یون شتاب جانوگے تم اپنے خطاے راے کو وقت اُٹھنے کے قبرون سے
كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ہرگز نہین یون کہ زندہ دن مردو پر فخر کرو اگر جانو تم جاننا یقین بغیر شک شبہ کے کہ کیا پیش آویگا تو البتہ
مفاخرت نکرو مکاثرت پر لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ البتہ دیکھوگے تم دوزخ کو پہلے دور سے جب عرصات مین تمھین لاوینگے ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ
الْيَقِيْنِ پھر البتہ دیکھو تم اُسکو دیکھنا یقین کا بغیر شک کے جب اُسمین تمکو ڈال دینگے ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ پھر البتہ پوچھے جاوگے
تم اُسدن وقت محاسبہ کے نعمتون سے کہ اُنمین مشغول تھے عبادت کو چھوڑکر یہہ خطاب مخصوص ہی اُن لوگون کو کہ دنیا مین مشغول ہین اور
آخرت کو ترک کیا ہی بعضون نے کہا ہی کہ مخاطب کفار ہین اور اصح یہہ ہی کہ خطاب عام ہی کیونکہ جس کسی کو نعمت دی ہی شکر اُسکے کا اُس سے
سوال ہوتا ہی بعضون نے نعمت کو تخصیص کیا ہی ساتھ آب سرد اور میوہ تر کے یا نعمت ٹھنڈی چھانو ہی یا بندگی کی لذت یا اعتدال خلق
یا اسلام یا تخفیف شرایع یا قرآن اور اشہر یہہ ہی کہ صحت اور فراغت ہی عین المعانی مین لکھا ہی کہ نعیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین سب کو دعوت
اور ملت اور اتباع سنت آپ کے سے پوچھین گے فرد کرڑون ہین شکر اُس خدا کے کہ جسنے کی یہہ خطاب پیدا: کہ جنکے باعث ہوا ہمین
خطا سے راہ صواب پیدا: سورۃ العصر مکیۃ وھی ثلاث ایات سورہ عصر مکی ہی اُسمین تین آیتین اور چودہ کلمے اور اڑسٹھ حرف
ہین فوصل اُسکے رہین اور ربط اُسکا ساتھ تکاثر کے یہہ ہی کہ اُسمین بیان زیانکاری تکاثر اور تفاخر تھا خاص اُسمین بیان زیانکاری عام ہی سوا مسلمانونکے

سورۃ العصر مکیۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وھی ثلاث ایات

لکھا ہی کہ ابوالاسدین نے امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کہا کہ اے ابوبکر زیان کیا تونے جو دین آبا کا اپنے چھوڑا اور عبادت بتون
کی ترک کی اُنھون نے جواب دیا کہ زیانکار وُہ ہین جو خدا اور رسول کی باتین سنے اور عمل نیک بجالاوے اور زیانکار وُہ ہی کہ بت پوجے اور متابعت شیطان
کی کرے حق تعالی نے موافق حال صدیق کے یہہ سورت نازل کی کہ وَالْعَصْرِ قسم ہی حادثے زمانے کی یا قسم ہی زمانہ کی کہ شامل ہے عجایب غرایب چیزونکو یا قسم ہی
نماز عصر کی یا زمانے پیغمبر کی یا زمانے تیرے کی اے محمد کہ بہتر سب زمانون کا ہی جواب قسم کا یہہ ہی اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ تحقیق ابو
الاسدین یا ابوجہل یا سب آدمی البتہ بیچ زیان کے ہین یا ضایع کرنیوالے عمر کے بیچ زیانکاری کے ہین کہ نقد عمر عزیز کو مطالب ناپایدار مین صرف کرتے
ہین فر و نہ نقد عمر دیا مطلب فانی کے لئے: کہ جان کھویا ہی سیر سے کی بہہ کنی کے لئے اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا
بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ مگر جو لوگ کہ ایمان لائے ہین اور کام کئے اچھے اور ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہین ساتھ حق کے کہ قرآن ہی یا عمل نیک ہین کہ امانت
رکھتے ہین اور بطریق حق کے اور ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہین ساتھ صبر کرنیکے اوپر طاعت کے یا معصیت سے بعضے مفسرین نے لکھا ہی کہ
لفی خسر کنایہ ہی حال ابوجہل نااہل سے اور آمنوا ایما ہی ساتھ صفت صدیق پر تصدیق کے اور عملوا الصالحات اشارہ ہی کردار فاروق فخر
مخلوق سے اور وتواصوا بالحق مخبر ہی گفتار عثمان نیک بیان سے اور وتواصوا بالصبر نشانہ ہی سیرت ابوتراب عالی جناب سے قطعہ
غلام و تابع و فدوی و مخلص جان و دل سے ہون: ابوبکر و عمر عثمان و حیدر تاج انسان کا: رکھا ہی بغض یا آفت جنہنے ان اصحاب اربع سے: نہ وُہ
یہان کا نہ وُہ وہان کا نہ وُہ وہان کا نہ وُہ یہان کا: سورۃ الھمزۃ مکیۃ وھی تسع ایات سورہ ہمزہ مکی ہی اسمین نو آیتین اور تینتیس کلمے اور ایکسو
تینتیس حرف ہین فواصل اُسکے اور ربط اُسکا بسورہ عصر یہہ ہی کہ اُسمین بیان خسران کافران اور فساق اہل اسلام تھا اسمین مذکور کافران بدگویان ہی

نحیلان ۸۴

۱۰۴ اور بخیلان ہی سورۃ الھمزۃ مکیۃ وھی تسع ایات بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لکھا ہی کہ اخنس بن شریف عیب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہتا تھا اور ولید بن مغیرہ کے پاس غیبت آپکی کرتا تھا حق تعالی نے اسکے حق مین یہہ سورت نازل کی وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ وای ہی واسطے ہر عیب کرنیوالے کے لُّمَزَۃٍ غیبت کرنیوالے کے یا ہمزہ طعن کرنیوالا چشم ہی اور لمزہ اشارہ کرنیوالا ابرو سے الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَہٗ وہ شخص کہ جسنے اکٹھا کیا مال کو اور گنا کیا اسکو اور پاس رہنے دیا خرچ نکیا یَحْسَبُ اَنَّ مَالَہٗٓ اَخْلَدَہٗ جانتا ہی یہہ کہ مال جمع کیا ہوا اسکا ہمیشہ رہیگا دنیا مین کَلَّا ہرگز یون نہین جو وہ سمجھتا ہی لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَۃِ البتہ ڈالا جاویگا بیچ حطمہ کے کہ نام درکہ دوزخ کا ہی جو ٹوٹ پڑیگا اسیوقت ٹکڑے ٹکڑے ہو کر جل جاویگا وَمَآ اَدْرٰىکَ مَا الْحُطَمَۃُ اور کس چیز نے جتایا تجھکو کہ کیا ہی حطمہ نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ آگ ہی اللہ کی سلگائی ہوئی سمجھ لیجئے کہ جسکو اللہ نے سلگایا ہو پھر کس کی طاقت ہی جو اسکو بجھاوے الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْـِٕدَۃِ وہ آگ جو چڑھ آتی ہی اور غالب ہوتی ہی اوپر دلونکے اور درمیان مین جا پہنچتی ہی تخصیص اس آگ کی کافرونکے لیے اس جہت سے ہی کہ اسکا دل خلاف مین پڑا ہی اور پلید عقیدونسے بھرا ہی اِنَّہَا عَلَیْہِمْ مُّؤْصَدَۃٌ تحقیق وہ آگ یعنے مکان اُس آگ کا اوپر کافرونکے دروازے بند کیے ہوئے ہی فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَۃٍ بیچ ستونون دراز کے حاصل یہہ ہی کہ اس درکہ کا دروازہ بند کر دیا ہی اور ستون محکم کھڑے کر دیے ہین کہ کوئی کھول نسکے یہہ اشارہ ہی ہمیشہ پر کافرونکے آتش مین کشف الاسرار والے نے کہا ہی کہ جو آگ کہ دلمین در آتی ہی وہ آتش عجب تکبر ہی فمروسینہ خود بین کا ہی یک سل ہی آتش کہ جلاتی دل ہی حسین بن منصور حلاج قدس سرہ نے کہا ہی کہ شعر رب آتش نار اللہ الموقدہ بہر باطن مین سلگائی یہانتک کہ تمام سوختہ ہوا پھر شعر حقائق انا الحق سنے نکل کر اس سوختہ پر گرا کوئی سوختہ ہو تو اس سوختہ کے بیری بات جا فہمد جلنے کی بیرے دلکی خبر شمع سے پوچھو احوال سوختہ کا سوختہ جانے سورۃ الفیل مکیۃ وھی خمس ایات سورۃ فیل مکی ہی اسمین پانچ آیتین ویہ تئیس کلمے نناوے حرف ہین وصل اسکی الہین اور ربط

۱۰۵ اسکا ساتھ سورۃ ہمزہ کے یہہ ہی کہ دونو سورتین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم عقوبت اور تکذیب کافرونمین ہین

لکھا ہی کہ ابرہہ نے جو نجاشی کی طرف سے والی یمن کا تھا موسم حج مین لوگونکو اطراف سے مکہ معظمہ مین آتے دیکھکر معلوم کیا کہ انکا مقصد وزیارت خانہ کعبہ ہی رشک کھا کر ارادہ کیا کہ ایک اور گھر بنائیے اور حاجیون کو کعبہ سے پھرا دہان لائیے غرض صنعا مین زرخام کا ایک کوٹھا بنایا اسکو جواہر لگایا اور لوگون کو یمن سے اسکے طواف کو بھجوایا اگرچہ قریشیون کو یہہ بات بہت بری معلوم ہوئی لیکن سوا صبر کے کچھ چارہ ندیکھا ایک شخص تھا بنی کنانہ سے وہ وہان کا مجاور ہوا اسنے شب کو اس خانہ محدث کو آلودہ بحدث کر گذرا کیا یہہ خبر آفاق مین پھیل گئی لوگون کی طبیعت اُس گھر سے بیزار ہو گئی ابرہہ ناحرم اس احوال سے خشمگین ہو کر لشکر جمع کر کر ساتھ فیلان قوی پیکر مہیب منظر کے بقصد تخریب حرم محترم متوجہ مکے کا ہوا اور پیل محمود کو کہ بہت بڑا تھا ہمراہ لے حوالی مکہ معظمہ مین آ کر مواشی قریش کے غارت کرے اکابر مکہ کے پہاڑون پر چڑھ گئے ابرہہ لشکر کو آثار فیلو نکو لیکر مکے کو چلا پیل محمود شہر کی دیوار تک پہنچ کر پیچھے ہٹا پیل بانون نے بہت کوشش کی لیکن اسنے شہر کی طرف منہ نکیا اور سب ہاتھی بھی اُسکے ساتھ ہوئے ابرہہ عاجز ہوا قریش بالاے کوہ سے نظر کر رہے تھے کہ دیکھیے کیا حال ہوگا ناگاہ دریا سے سیاہ مرغان سیاہ کے نمود ہوکر گردون انکی سبز تھین انھون نے اس لشکر پر حملہ کر کر سنگ باران کیا ایک دم مین تمام قوم ابرہہ کو نابود کر دیا چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ کیا نہین دیکھا تو نے کہ کیونکر کیا پروردگار تیرے نے ساتھ ہاتھیون والے کے کہ ابرہہ اور لشکر اسکا تھا اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَہُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ کیا نہ کر دیا اور نہ ڈالا مکر انکے کو کہ تخریب کعبہ مین کیا تھا بیچ گمراہی اور تباہی کے وَّاَرْسَلَ عَلَیْہِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ اور بھیجے اوپر انکے دریا کے طرف سے مرغ گروہ گروہ جو منقار مرغ کے سے پنجہ سگ کا سا سر درندہ کا سا رکھتے تھے بعضون نے کہا ہی کہ مرغ سبز تھے اور منقارین زرد تَرْمِیْہِمْ بِحِجَارَۃٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ پھینکتے تھے اور مارتے تھے وہ لشکر کو ساتھ پتھر کنکر کے سے فَجَعَلَہُمْ کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ پس کیا حق تعالی نے انکو سبب

ان پتھروں کے مانند بھس کھائے ہوئے کے یہہ کنایہ ہی انکے چور ہونے پر لکھا ہی کہ ہر مرغ مین پتھر لئے تھا ایک چونچ مین دو دو نون پنجون مین اور جس عضو پر کافر کے گراتا تھا پارہ ہو جاتا تھا اور ہر پتھر پر نام ایک کا ان سنگدلون مین سے جو کعبہ کے ڈھانے کو آئے تھے لکھا تھا ابرہہ تنہا انکے سے بھاگ کر حبشہ مین نجاشی کے حضور مین پہنچا وہ مرغ جو اُسکے نام کا پتھر لئے تھا وہ بھی اسکے سر پر اوڑتا ہوا بادشاہ کے دربار تک گیا ابرہہ نے یہہ سب احوال نجاشی سے کہا اُسکو تعجب ہوا کہ مرغون نے ایسے بڑے لشکر کو کیونکر ہلاک کیا ابرہہ نے جو نگاہ اوپر کی اس مرغ کو دیکھ کر بادشاہ سے عرض کیا کہ ایک اُن مرغون مین سے یہہ ہی یہہ بات کہتے ہی اُس مرغ نے پتھر اوپر سے گرایا اسکے سر سے پار تک نکل گیا نجاشی کے دیکھتے دیکھتے ہلاک ہوگیا اس صورت سے آیت عبرت کی صحیفہ دل نجاشی پر لکھی **فرد** قضا نے لوح زمان پر کلک کو ہر بار لکھا ہی فاعتبروا منہ یا اولی الابصار سورۃ القریش مکیۃ وھی اربع آیات سورہ قریش مکی ہی اسمین چار آیتین اور ستر کلمے تہتر حرف ہین فوصل اسکی نفقت ہین اور ربط اسکا ساتھ سورہ فیل کے ظاہر ہی یہانتک کہ بعضے قاری آخر سورہ فیل کے وقف نہین کرتے قریش سے ملا دیتے ہین اور مصحف ابی بن کعب مین دونو کو ایک سورۃ لکھا ہی اور درمیان مین بسم اللہ کا فاصلہ نہین کیا

سورۃ القریش مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی اربع آیات

امام زاہدی نے لکھا ہی کہ قریش دو سفر کرتے تھے جاڑونمین یمن کو جاتے تھے اور گرمیونمین شام کو لوگ انکی حرمت کرتے تھے کہ یہہ حرم کے ہین اور قریش اصح یہہ ہی کہ لقب نضر بن کنانہ کا ہی جو اسکی اولاد ہی وہ قریشی ہی اور بعضے علماے انساب نے لکھا ہی کہ قریش لقب فہر بن مالک کا ہی جو نضر کا پوتا ہی پس حق تعالی نے اپنی نعمت ثابت کرنیکے واسطے یہہ سورت نازل کی اور فرمایا کہ تعجب کرو لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ واسطے الفت دلانے قریش کے ساتھ ایک دوسرے کے اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیْفِ الفت دلانے انکے بیچ سفر جاڑے کے اور گرمی کے اور واسطے بوجھ لادنے کے تنکو حاصل یہہ ہی کہ محل تعجب ہی کہ مین نے انکو یہہ نعمت اور حرمت دی اور یہہ عبادت میری چھوڑکر بتون کی کرتے ہین فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَیْتِ پس چاہیئے کہ عبادت کرین وہ پروردگار اس خانہ معظم کی کہ تعظیم انکی اسی کے سبب سے ہی الَّذِیْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وہ پروردگار کہ جسنے طعام دیا انکو ان دو سفرونمین اور سیر کیا بھوک سے وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ اور امن دیا انکو حرم محترم کے سبب ڈر سے ان لوگونکے گرداگرد کے ہین اور ایک دوسرے کو لوٹتے ہین مارتے ہین سورۃ الماعون مکیۃ وست آیات سورہ ماعون مکی ہی اسمین چھہ آیتین اور پچیس کلمے اور سو اسو حرف ہین فوصل اسکی نم ہین اور ربط اسکا ساتھ سورہ قریش کے یہہ ہی کہ اسمین بیان احسان اور امر شکر تھا اسمین بیان کفران

احسان اور امر شکر تھا اسمین بیان کفران	بسم اللہ الرحمن الرحیم	کافران اور منافقان ہی قیل ما نزل فی ھذا

مفسرین نے لکھا ہی کہ آدہی پہلے یہہ سورہ کافرون کی شان مین ہی اور آدہی آخر کی منافقون کے حق مین کہا ہی کہ ابوجہل قیامت کی تکذیب کرتا تھا اور جب کسی یتیم کا وصی ہوتا اور وہ اپنے مال مین سے کھانا پینا طلب کرتا تو اسے مار کر نکال دیتا تھا اور ہمیشہ لوگونکو نفقہ سے باز رکھتا تھا حق سبحانہ نے فرمایا کہ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُكَذِّبُ بِالدِّیْنِ کیا دیکھا تو نے اور جانا تو نے اس شخص کو کہ جھٹلاتا ہی روز جزا کو اور باور نہین رکھتا یعنے ابوجہل نا اہل فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ پس یہہ وہ شخص ہی کہ ساتھ ستم کے دھکے دیتا ہی یتیم کو بعضون نے کہا ہی کہ ابو سفیان نے یا ولید نے اونٹ مارا تھا وہ لوگونکو بانٹتا تھا ایک یتیم نے جو مانگا تو اسے عصا مارا حق تعالی اسکو ملامت کرتا ہی کہ مارتا ہی یتیم کو وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ اور نہین رغبت دلاتا اہل اپنے کو اوپر کھانا دینے فقیر کے یعنے نہ آپ دیتا ہی نہ اَوروں سے دلاتا ہی بلکہ احسان سے منع کرتا ہی **فرد** خود ندہے بلکہ جلے دیکھ کے اعطاے غیر ٭ وای اس شخص پہ ایسا جو ہو مناع الخیر پس حق تعالے

منافقون کی

منافقونکی شان مین فرماتاہی فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ پس وای ہی یعنے عذاب سخت ہی واسطے نماز پڑھنے والون ریاکے یعنے ابن ابی اور
اصحاب اسکے کے اَلَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ وہ نماز پڑھنے ولے کہ وہ نماز اپنی سے غافل ہین یعنے حساب نہین کرتے
سوا حضور مردم کے نماز نہین پڑھتے مراد یہہ ہی کہ منافق خلوت مین پروا نماز کی نہین رکھتے اور صحبت مین مسلمانون کے اکثر شرایط اور آداب نماز ادا کرتے
ہین فرد دوزخکی کلید کیون نہ ہووے وہ نماز جو لوگونکے سامھنے پڑھی جاے دراز اَلَّذِیْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ وہ لوگ کہ وہ ریا کرتے
ہین عبادت مین اچھا کہلانیکے لئے وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ اور منع کرتے ہین برتنے کی چیز کو ماعون متاع خانہ ہی کہ لوگ آپسمین لیتے
ایک دوسرے کی معونت کرتے ہین جیسے دیگچہ رکابی توا کڑہائی ڈول رسی پھاوڑہ کلہاڑی بعضونے کہاہی ماعون وہ چیزین ہین کہ انکا منع بیجا ہی
پانی آگ نمک اور اکثر مفسرین نے لکھاہی کہ یہہ زکوٰۃ کے حق مین ہی یعنے منع کرتے ہین مالکو زکوٰۃ سے حاصل یہہ ہی کہ زکوٰۃ نہین دیتے
فرد کیا گھمنڈ اتنا کرے ہی مال کے تو زور مین بن کوئی مال نہ مارا جائیگا گور مین سورۃ الکوثر مکیۃ وھی ثلاث ایات سورہ کوثر کی ہی
اسمین تین آیتین اور بارہ کلمے اور بیالیس حرف ہین فواصل اسکی رہین اور ربط اسکا بسورہ ماعون یہہ ہی کہ اسمین مذمت اعداے پیغمبر تھی اور اس مین

مدح پیغمبر صلی اللہ سورۃ الکوثر مکیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وھی ثلاث ایات علیہ وسلم ہی

معالم التنزیل مین لکھاہی کہ عاص بن وائل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نزدیک باب بنی ہاشم کے ملا آپ وہان ٹھہرے آپس مین کچھہ باتین کین پھر آپ
باہر نکلے وہ مسجد مین گیا دیکھا کہ سردار قریش کے کئی مسجد مین بیٹھے تھے انھون نے پوچھا کہ تو کس سے باتین کرتا تھا اسنے کہا ابتر سے اور عادت
عرب کی انونکی تھی کہ جسکا بیٹا نہو تا تھا ابتر کہتے تھے یعنے پیچھے نہ رہیگا اسکے کوئی اور انھین ایام مین آپکا پسر طاہر کہ حضرت خدیجہ سے تھا فوت ہوا تھا
یہہ خبر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سنکر ناخوش ہو حق تعالی نے واسطے خاطر مبارک کی تسلی کے یہہ سورت نازل کی اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ تحقیق
عطا کی ہمنے تجھکو کوثر سمجھہ لیجئے کہ کوثر کثرت ہی یعنے دی تجھکو بہت خیر اور بہت فرزند اور بہت علم اور بہت عمل عین المعانی مین ہی کہ بہت
است عنایت کی بعضونے کہاہی کہ کثرت ذکر ہی کہ زمین و آسمان مین آپکا غلغلہ پڑ گیا ہی پھیلا فرد جہانمین یہانتک بس نور آپکا ہی ہر ذرہ کی زبان پر
مذکور آپکا ہی یا کثرت معجزات ہی یا کثرت مجذونکی آپکے ہی اور اشہر یہہ ہی کہ کوثر نہر ہی بہشت مین معراج کی حدیث مین وارد ہی کہ فرمایا آپنے ساتوین
آسمان پر ایک نہر دیکھی مین نے کنارے پر اسکے خیمے تھے یاقوت اور لولو اور زبرجد کے اور سب پر نو مرغان سبز بیٹھے تھے جبریل سے پوچھا
مین نے کہ یہہ کیا ہی کہا یہہ نہر کوثر ہی کہ حق تعالی نے آپکو عنایت کی ہی اور معالم التنزیل مین ہی کہ آپنے فرمایا کہ کوثر نہر بہشت مین ہی کنارے اسکے
زر کے ہین اور نیچے اسکے در اور یاقوت بچھے ہین پانی اسکا مشک سے خوشبوتر برف سے سفید تر ہی اور دوسری حدیث مین ہی کہ ایک مہینے کی راہ مین ہی
پانی اسکا شیر سے سفید تر مشک سے خوشبو تر ہی کوزے اسکے ستاروں کی مانند ہین جو کوئی اسکا پانی پئیگا ہرگز پیاسا نہوگا صاحب تاویلات نے کہاہی
کہ کوثر عرفان اصول کثرت بوحدت ہی اور شہود اظلال فی وحدت در کثرت یہہ نہر بوستان معرفت الہی کی ہی جو اس سے سیراب ہوا ابدالاباد تک تشنگی
جہالت سے چھوٹا رباعی راقت جو جہانکی دیکھتا ہی تو بود تک غور تو کرکہ ہین کیاہی یہہ نمود ای بیخبر انکھہ کی واکر اور دیکھہ کثرت مین ہی خلل
وحدت حق موجود فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ پس نماز پڑھ واسطے پروردگار اپنے کے خالص اسیکی رضا کیواسطے اور قربانی کر اونٹ
واسطے اسکے بخلاف منکرونکے کہ بتونکے واسطے قربانی کرتے ہین یا دست راست رکھہ اوپر دست چپ کے نماز مین نزدیک نحر کے یعنی سینہ
ہین چنانچہ فرقہ امیر المومنین علی مرتضیٰ سے حکایت کی ہی کہ مراد نحر سے یہان قول باری تعالی مین ہاتھہ باندھنے ہین نماز مین اور تفسیر کشاف
مین بھی تصریح اسکی کی ہی اور بعضونے کہاہی کہ یہان مراد نماز عید اور قربانی کرنا ہی اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ تحقیق دشمن تیرا عاص

وہی ہی دم بریدہ اور کٹا ہوا خیر سے اور بے نسل اور بے ذریت اور تیری ذریت بسیار اور خوبیونکا غلغلہ اور شہار اور آثار فضل بیشمار تار فرشتار
باقی رہیگا شعر گل مراد ہے کیون نہ تیر تازہ و تر کہ نشانیین ہی عدو تیرے ہوا لا بتر سورۃ الکافرون مکیۃ وھی ست ایات سورہ
کافرون مکی ہی اسمین چھہ آیتین اور چھبیس کلمے اور ننانوے حرف ہین فوصل اسکی ندم مین اور ربط اسکا بسورت کوثر یہہ ہی کہ اسمین مذکور پیغمبر کا تھا

اسمین بیان دشمنان سورۃ الکافرون مکیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وھی ست	ایات پیغمبر کا ہی

لکھا ہی کہ قریشیون نے جو ابوجہل اور عاص اور ولید اور امیہ اور اسود اور سوا انکے تھے حضرت عباس کے ہاتھہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام
بھیجا کہ ایک برس تک تم ہمارے خداؤن کی پرستش کرو تو ہم بھی ایک سال تمہارے خدا کی عبادت کرین آپ پاس اس پیغام کے پہنچتے ہی جبرئیل
آئے اور یہہ سورت لائے قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے کافرو مراد اس سے وہ لوگ ہین جو مذکور ہوئے اور حق سبحانہ
جانتا تھا کہ یہہ ایمان نہین لاوینگے سو واسطے کہا کہ انکو کہہ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ نہین عبادت کرتا مین اس چیز کی کہ عبادت کرتے ہو
تم وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ اور نہ تم عبادت کرتے ہو حال مین اس چیز کی کہ عبادت کرتا ہون مین وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ
اور نہ مین عبادت کرونگا اس چیز کی کہ عبادت کرتے ہو تم وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ اور نہ تم عبادت کروگے استقبال مین اس چیز کی
کہ مین عبادت کرتا ہون لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ واسطے تمہارے دین تمہارا ہی کہ اس پر ہو اور اس سے نہ پھروگے اور واسطے میرے
دین میرا ہی کہ مین اس پر ہون اور اس سے نہ پھرونگا یا واسطے تمہارے جزا اعمالون تمہارے کی ہی اور واسطے میرے جزا میرے کامون کی اور دین
عادت کے بھی آیا ہی اور یہہ آیت منسوخ ہی ساتھہ آیت سیف کے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ کوئی سورت قرآن شریف کی شیطان پر سخت تر اور
صعب تر زیادہ اس سورہ سے نہین کیونکہ اسمین توحید محض ہی اور ثواب اس سورہ کے پڑھنے کا چوتھائی قرآن کا ہی سورۃ النصر مدنیۃ
وھی ثلاث ایات سورہ نصر مدنی ہی اسمین تین آیتین اور انیس کلمے اور اناسی حرف ہین فوصل اسکی جا ہین اور ربط اسکا ساتھہ سورت کافرون کے

یہہ ہی کہ اسمین بیان صلح اور قتال تھا اسمین	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وعدہ نصرت بعد وقوع قتال ارشاد کیا

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ جب آوے مدد اللہ کی کہ قریش پر غالب ہو جاوے اور فتح ہو مکہ تجھے اور سب فتح ہون تمام بلاد تیری امت کو وقت
وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا اور دیکھے تو لوگونکو کہ داخل ہوتے ہین بیچ دین اللہ کے کہ اسلام ہی فوج فوج جس سال یہہ سورہ
نازل ہوئی اس برس بنی اسرائیل اور بنی اسد اور بنی قریظہ اور بنی مرہ اور بنی الیکا اور بنی کنانہ اور بنی ہلال اور سوا انکے اور بہت
خلقت جوانب اور اطراف سے آپ کی خدمت مین حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوئے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ پس پاکی بیان کر
ساتھہ تعریف پروردگار اپنے کے اور بخشش مانگ اس سے یا کہہ سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ
بعد نزول اس سورت کے ہمیشہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعد نماز کے پڑھتے سبحانک اللھم وبحمدک اللھم اغفرلی اور بعضون نے یہہ معنے کہے ہین
کہ نماز کر ساتھہ امر خدا کے اور استغفار کر واسطے گناہون کے اپنی امت کے اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا تحقیق خدا ہی توبہ قبول کرنیوالا استغفار
کرنے والون کے اکثر علما کہتے ہین کہ نزول اس سورت کا بعد فتح مکہ کے ہی اور اسمین خبر وفات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی جب یہہ سورہ
نازل ہوئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی حضرت عباس رونے آپنے پوچھا کیون روتے ہو کہا انھون نے کہ آپکے وفات کی اسمین خبر ہی آپنے فرمایا درست ہی پھر آپ دو سال اور
دنیا مین رہے آخر سورہ کہ سارا نازل ہوئی آپنے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو بلا کر کہا کہ اے دختر نیک اختر خبر وفات کی میری دی ہی فرشتہ وصل کا پیغام ساتھہ
لایا ہی مجھکو جانا ضرور ہی حضرت فاطمہ روئین آپنے فرمایا مت رو کہ سب اہل بیت سے پہلے تو میرے پاس پہنچیگی سورۃ تبت مکیۃ وھی خمس ایات سورہ تبت مکی ہی

اسمین پانچ آیتین اور بیس کلمے اور اکاسی حرف ہین فواصل اسکی دب ہین اور ربط اسکا ساتھ نصر کے یہہ ہی کہ اسمین نوبت اسلام اور فتح
پانے کا پیغمبر کے بیان تھا اسمین ہلاکت کا ایک بڑے مشرک کے بیان ہی تاکہ شکر کریں سزاوار مزید نعمت فتح ہوے

سورۃ اللہب مکیۃ وہی بسم اللہ الرحمن الرحیم خمس آیات

جب آیت وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر چڑھ کر پکارا کیا صاحباہ روساے قریش جمع ہوے آپنے
فرمایا کہ اگر مین تمکو خبر دون کہ اس پہاڑ کے تلے لشکر آیا ہی تمہارے شب خون مارنیکو اور قتل اور غارت کرنے کو تو تم باور کر دیا ہین سبنے کہا کہ کیون
نہ باور کرین کہ تم جھوٹے نہین ہو آپنے فرمایا کہ انی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید مین ڈرانے والا ہون واسطے تمہارے کہ آگے تمہارے عذاب سخت
ہی قیامت کا ابولہب اٹھا اور کہا کہ ہلاکت ہو تجھکو کہ تو نے ہمین اسیواسطے بلایا تھا اور ایک روایت مین ہی کہ دونو ہاتھ مین اسکے پتھر تھے وہ آپ پر پھینکے
اسیوقت یہہ سورت نازل ہوئی کہ تبت یدا ابی لھب وتب ہلاک اور نابود ہو جیو دونو ہاتھ ابی لہب کے کہ پتھر اٹھا کر چاہا کہ حبیب پر میرے مارے
اور ہلاک ناچیز ہوا وہ ابی لہب آپ کا چچا تھا عبد العزی اسکا نام تھا آپ کے عداوت کے سبب اوسپر لعنت واقع ہوئی اور بعضون نے معنے
آیت کے یہہ کہے ہین کہ ناچیز ہو دنیا و آخرت اوسکی اور ناچیز ہوئی لکھا ہی کہ بعد دعاے ابی لہب نے یہہ بات سُنکر کہا کہ اگر جو کچھ برادر زادہ
میرا کہتا ہی حق ہی تو مال اور فرزند اپنے فدا کر کے چھٹ جاؤنگا مین اوسکے رد قول مین یہہ آیت اتری کہ ما اغنی عنہ مالہ وما کسب
نہ دفع کیا اوس سے اوس لعنت کو مال اوسکے نے اوس چیز نے کہ کسب کیا ہی یعنی اوسکے بیٹے عتبہ نے یا کسب سے مراد مال کمایا ہوا تجارت کا ہی
سیصلی نارا ذات لھب شتاب داخل ہوگا آگ شعلہ والی مین کہ دوزخ کی ہی وامراتہ اور جورو اوسکی ام جمیل بیٹی حرب بہن ابو سفیان کی
وہ بھی اُسکے ساتھ دوزخ مین جاے گی حمالۃ الحطب اٹھانے والی لکڑیون کی لکھا ہی کہ ام جمیل ہمسایہ تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی
وہ انکو بوجہ کانٹو نکالاتی تھی اور انکو راہ مین حضرت کے پھیلاتی تھی آپ اسکا کرنا زکو جاتے اور ملامت سے فرماتے کہ یہہ کیا ہمسائگی ہی فرد دامن شکستہ
گل آلودہ کرین خاروسے ۂ ہاے اس رنگ جفا ایسے وفاداروسے ۂ بعضون نے کہا ہی کہ ہیزم کشی عبارت ہی سخن چینی سے کہ آتش عداوت کی
دو شخصون مین لگاتی تھی فرد جو کوئی ہووے سخن چین وہی ہی ہیزم کش ۂ اور دونون مین عداوت ہی بشکل آتش ۂ یا ام جمیلہ حامل حطب جہنم
تھی کہ عداوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین بار گناہ ہر دم اٹھاتی تھی بعضون نے کہا ہی کہ نفس الامر مین وہ ہیزم کشی تھی جیسی اور عورتین عرب
کی اپنے واسطے لکڑیان لے آتی ہین وہ بھی لاتی تھی ایک روز لکڑیان پیٹھ پر لادے ہوئی آتی تھی راہ مین ماندی ہوئی رسن ہیزم اپنے
گردن مین ڈال کر پشتارہ ہیزم کا ایک بلند سل پر رکھہ دیا فرشتے نے اگرسن پشت سے اوسکے وہ پشتارہ سل سے گرا دیا رسی اُسکے گلے مین پھنسی
گلا گھٹ کر داخل جہنم ہوئی حقتعالے نے اوسکے حال سے خبر دی کہ فی جیدھا حبل من مسد بیچ گردن اُسکی کے رسی کھجور کے پوست کی
کہ اس سے لکڑیان باندھی تھی بعضون نے کہا ہی کہ مراد اس سے زنجیر لوہی کی دوزخ کی ہی کہ اُسکے گردن مین ڈالکر دوزخ کی طرف کھینچینگے سورۃ
الاخلاص مکیۃ وہی اربع آیات سورۃ اخلاص کی ہی اسمین چار آیتین پندرہ کلمے اور سینتالیس حرف ہین فواصل دہین اور ربط اسکا ساتھ
تبت کے یہہ ہی کہ وہ مذمت مین ایک مشرک کے تھی یہہ اثبات وحدانیت حق مین نازل ہوئی

سورۃ الاخلاص بسم اللہ الرحمن الرحیم مکیۃ وہی اربع آیات

لکھا ہی کہ قریش نے کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمسے بیان کرو تعریف اوس خدا کی جسکی عبادت کی تم دعوت کرتے ہو اور معالم التنزیل مین ہی کہ ایک گروہ
یہود نے کہا یا ابا القاسم وصف بیان کرو خدا کا تاکہ ہم ایمان لاوین کیون ہمنے توریت مین صفت اوسکی دیکھی تھا تو کیا چیز ہی وہ کیا کھاتا ہی کیا پیتا ہی

کس کی اسنے میراث لی اسکی میراث کون لیگا حق تعالے نے یہہ سورۃ نازل کی کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کہہ ای محمد اس شخص کو جو پوچھتا ہی وہ ہی اللہ ایک
ذات اور صفات مین اَللّٰهُ الصَّمَدُ اللہ ہی بے پرواہ سب سے اور وہی ہی پناہ محتاجون کی نہ کھاتا ہی نہ پیتا ہی ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہیگا اسے فنا نہین جو چاہے
سو کرے اسکا کوئی منع کرنیوالا نہین رباعی بتون کے جلوہ پہ کیا ہی مائل تو دھیان رکھہ رافت اس خدا کا زمین بوسی سے جسکے روشن ہی
فرق مہر و ماہ کا نہ مریگا او سے پرواہ جسکا جو زخمی ہوگا تو وہ سہیگا نہ فنا کا گر جام نوش لیگا تو جرعہ دیگا مئے بقا کا نہ آپ کھاوے نہ تجھے کھلاوے نہ خود پیوے
اور نہ تجھے پلاوے نہ غضب ہی یہہ عیش جو دکھاوے کرے خلاف اسکے تو رضا کا نہ عین المعانی مین امام علی موسی رضا سے نقل کی ہی کہ صمد وہ ہی کہ عقلین
اطلاع کیفیت اسکے سے نا امید ہون رباعی کرے درک اسے کس کا ادراک ہی نہ کہ وہ پاک ہی پاک ہی پاک ہی نہ گمان سے بر وہم سے دور ہی نہ ورا فکر
فہم سے دور ہی نہ کہون کیا وہ کیا ہی بسا ہی کہان نہ خیال سمانا رسا ہی وہان لَمْ يَلِدْ نہ جنا ہی اسنے کسیکو یہہ رد ہی یہود کا کہ عزیر کو بیٹا خدا کا کہتے ہین
وَلَمْ يُوْلَدْ اور نہ جنا گیا کسی سے یہہ رد نصاری کا ہی کہ عیسی کو خدا کہتے ہین وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اور نہین اور نہ تھا واسطے اوسکے
برابری کرنیوالا کوئی یہہ رد مجوس کا اور مشرکون عرب کا ہی کہ کہتے تھے اسکا کفو ہی شیخ ابو علی رودباری قدس سرہ نے کہا ہی کہ شرکت دائرہ ہی عدد اور
تغلب اور علت و معلول اور شکل اور ضد مین یہان حق تعالے نے نفی عدد اور کثرت کی فرمائی ذات اپنے سے کہ هو اللہ احد اور نفی تغلب اور نقص
کی فرمائی ساتھہ اللہ الصمد کے اور علت اور معلول کو منتفی کیا ساتھہ لم یلد ولم یولد کے اور اشکال اور اضداد کو مرتفع کیا ساتھہ ولم یکن لہ کفوا احد کے
اسیواسطے اسکو سورہ اخلاص کہتے ہین محققون نے کہا ہی کہ توحید بنفی وجود ثابت ہی لیکن متماثل جاہیت اور متکافی بقوہ متصور ہوسکتا تھا
پھر تماثل بماہیت اور تکافی بقوت یا متاخر ہو تا رتبہ مین بمقام معلول جیسے ولد یا متقدم بمنزلہ علت جیسے والد یا معیت رکھتا مشابہ مقارن جیسی
کفو اسمین تمہید فائدہ توحید سے کہ ساتھہ قل ہو اللہ احد کے تقدیم پائی لم یلد سے رد صفت اول کا کیا اور ولم یولد سے نفی صفت دوم کی اور
ولم یکن لہ کفوا احد سے نفی صفت سیوم کی امام جلال الدین وساجی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ معطلہ صانع عالم کی قائل نہین اور فلاسفہ
کہتے ہین صانع ہی لیکن نام اور صفت نہین رکہتا اور ثنویہ کا مذہب یہہ ہی کہ شریک رکھتا ہی اور مشبہہ کا اعتقاد ہی کہ خلق کے مانند ہی اور
یہود اور ترسا کہتے ہین زن و فرزند رکہتا ہی اور مغان کا معتقد ہی کہ کفو اسکا ہی پس جب مومن نے ہو کہا تعطیل سے بیزار ہوا جب اللہ کہا نہ
کفار فلاسفہ سے مبرا جب احد کہا روش ثنویہ سے نکلا جب اللہ الصمد کہا مذہب مشبہہ سے دور ہوا جب لم یلد ولم یولد کہا یہود اور ترسا سی دور بھاگا
جب ولم یکن لہ کفوا احد پڑہا کیش مغان سے نکل گیا فرد مومن خالص ہوا جسنے یہہ سورت پڑھی نہ جھوٹے مذاہب تمام رد کئی یکبارگی نہ راحت
پاتے ہین دل نور احد سے محفوظ ہوتے ہین عقول سر اللہ الصمد سے بہرہ پاتے ہین نفس تعقل لم یلد ولم یولد سے متنفع ہوتا ہی شخص معنی ولم یکن لہ
کفوا احد سے اور مراد کو پہنچتا ہی لکھا ہی کہ کلمہ ہو قسمت والہان ہی لفظ بہر دانشوران ہین نام احد حظ محبان ہی گفتار اللہ الصمد نصیب عارفان ہی
الفاظ لم یلد ولم یولد قسط عاقلان ہی کلمات ولم یکن لہ کفوا احد برائے عامہ مومنان ہی جو کوئی سر ہو کو پہنچا والہ ہی جسنے اللہ کو جانا عالم ہی جسنے احدیت کو
پایا محب ہی جسنے صمدیت پہچانی عارف ہی جسنے لم یلد ولم یولد کا اعتقاد کیا عاقل ہی جسنے ولم یکن لہ کفوا احد کی تصدیق کی مومن ہی جسنے ان سب
معانی کو جمع کیا موحد خالص ہی فضائل مین اس سورت کے حدیثین صحیحین مین اور کتب حدیث مین بہت وارد ہین یہان نام راویونکا اور کتب کا
ترک کر کر حاصل معنے حدیث بطور اختصار لکھا جاتا ہی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قل ہو اللہ برابری کرتی ہی تہائی قرآن کی
جو کوئی اسی پڑہیگا حرام کریگا خدا تعالی گوشت اسکا آتش دوزخ پر اور فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی گورستان مین گذرے اور گیارہ
بار قل ہو اللہ پڑہہ کر ثواب مردون کو بخشے خدا تعالے اوسکو ثواب دیگا بعدد اموات سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ قل ہو اللہ

پڑھتا ہی فرمایا واجب ہوئی صحابہ نے کہا کیا واجب ہوئی اُسکو فرمایا جنت اور فرمایا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی اس
سورہ کو پڑھیگا گرد اوسکے رحمت آویگی اور خدا تعالے نظر رحمت فرماویگا اوسپر جو یہہ سورہ پڑھیگا اور جو چیز چاہیگا حق تعالے اُسے
دیگا اور فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی یہہ سورہ پڑھے جس وقت کہ گھر مین جاوے افلاس اوسکے گھر سے اور ہمسایون سے دور
دور ہووے اور فرمایا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی ایکبار پڑھے اس سورت کو حق تعالے برکت کرے اوسپر اور اوسکے گھر پر
اور جو کوئی تین بار پڑھے برکت کرے اوسپر اور اوسکے گھر پر اور اوسکے ہمسایون پر اور فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکے آنکھہ مین درد ہووے
پچاس بار اس سورہ کو پڑھ کر دم کرے شفا پاوے لیکن بسم اللہ ہر بار دو مرتبہ پڑھے ایک شخص نے آپ پاس آکر ناداری کی شکایت کی آپنے فرمایا جب
گھر مین جاوے تو سلام کر اگر کوئی نہو تو مجھہ پر سلام بھیج اور ایکبار قل ہو اللہ پڑھہ اوسنے یونہین کیا روزی اوسکی فراخ ہو گئی ایسی کہ ہمسایونکو بھی
پہنچی ایک شخص تھا جب نماز پڑھتا تو ہر رکعت مین قل ہو اللہ پڑھتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اسکا پوچھا اوسنے عرض کیا کہ اس سورت کو مین دوست
رکھتا ہون فرمایا کہ دوستی اسکی تجھے بہشت مین لیجاویگی امام جعفر صادق سے منقول ہی کہ جو کوئی قید ہو ہزار بار اس سورت کو پڑھے چھٹ جاویگا اور ایسی ہی
جو مہم سخت پیش آویگی جلسہ مین ہزار بار اس سورت کو پڑھے آسان ہو جاوے سورۃ الفلق مکیۃ وھی خمس آیات سورۃ فلق مکی ہی اسمین پانچ آیتین
اور تیئیس کلمے اور تہتر حرف ہین فواصل اوسکی دبق ہین اور ربط اسکا ساتھہ اخلاص کے یہہ ہی کہ اخلاص متضمن ثناء الٰہی ہی اور یہہ متضمن استعاذہ کیطرف
ذات کہ موصوف ہاین صفات ہو پناہ پکڑنے اوسکے ساتھہ سزاوار ہی

سورۃ الفلق مکیۃ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وھی خمس آیات

لکھا ہی کہ ایک لڑکا یہود کا آپ کی خدمت مین آتا تھا لبید بن عاصم کے بیٹیون نے اسے بہت کچھہ دیکر چند دندانی شانہ سے اور بال آپکے منگوا کر نام
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رسن پر جادو کر کر چاہ ذی اروان مین ایک پتھر کے تلے رکھہ دیا جبرئیل نے آکر آپکو خبر کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی
مرتضے رضی اللہ عنہ کو بھیج کر وہ رسن نکلوا منگوائی گیارہ گرہ اسمین لگین تھین حق تعالے نے معوذتین نازل کین اُنمین گیارہ آیتین ہین جبرئیل پڑھتے گئے
ہر ہر آیت پر ایک ایک گرہ کھلتے گئی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ پروردگار صبح کے بعضون نے کہا ہی فلق
وہ چیزین جو شگافتہ ہو جلیسے دانے اور گٹھلی کہ پھٹ جاتے ہین روئیدہ ہوتے کو اور پتھر اور زمین کہ شق ہو جاتے ہین پانی نکلنے لگے ہر تقدیر یہ ساتھہ ورد
اُنکے کے چاہیے پناہ پکڑنا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ برائے اُس چیز کے سے کہ پیدا کیا ہی ایزا دہندون آدمیون جنون درندون گزندون وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ
اِذَا وَقَبَ اور برائے اندھیرا کرنیوالے کے سے کہ شب تاریک ہی جب چھپ جاوے اور ظلمت اوسکی سب چیز کو گھیر لے یا شر آفتاب سے کہ جب غروب
ہویا شر ماہ سے جو چیز کا یا شر ثریا سے جو کہ ہے کہ وہ محل کثرت اسقام ہی اور طلوع اسکا وقت قلت امراض و آلام وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ اور برائے
پھونکنے والیون کے سے یعنے جو عورتین کہ بول جادو کے پڑھہ کر پھونکتے ہین بیچ گرہون کے مراد اس سے بیٹیان لبید یلدی کی ہین وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ
اِذَا حَسَدَ اور بدی حسد کرنیوالون کی سب سے جب ظاہر کرین حسد اپنے کو اور اوسکے خواہش پر عمل کرین کیونکہ حسد کو اگر چھپا رکھین تو ضرر اسکا نہین ہی
مراد اس سے یہود ہین کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حسد رکھتے ہین اور ختم کیا حق تعالے نے اس سورہ کو ساتھہ حسد کے کہ بدتر
صفت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جہان مین بدتر حسد سے کوئی چیز اور ہوتی تو حق تعالے اُسی پر اس سورہ کو تمام کرتا اول گناہ جو آسمان
واقع ہوا حسد ابلیس تھا حضرت آدم پر اور پہلا گناہ کہ زمین مین صادر ہوا حسد قابیل تھا ہابیل پر شومی حسد شعلہ ہی جب یہہ دل مین گیا حسود اُسمین
اُسی دم جلا سمجھ سے کہ جب تک حسد دل مین ہی تب تلک دین کی بنا ابد دل مین ہوئے حسد سے حسد اپنا خالی تو کرے ہمیشہ نور ایمان سے تادل ہر

سورۃ الناس مکیۃ وھی ست ایات سورۃ الناس مکی ہے اسمین چھہ آیتین و بیس کلمے اور اسی حرف ہین فواصل اسکی س ہین اور ربط اسکا ساتھہ فلق کے ظاہر ہے کہ دو نو واسطے
استفادہ اور دفع کید ساحر کے ہین

سورۃ الناس مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی ست ایات

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کہہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ پروردگار آدمیون کے مَلِكِ النَّاسِ بادشاہ آدمیون کے اِلٰهِ النَّاسِ معبود آدمیون کے مِنْ شَرِّ
الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ برائی اور وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کے سے شیطان کی عادت ہے کہ جب بندہ اللہ سے غافل ہوتا ہے تو بہہ وسوسے ڈالتا ہے
اور جب یاد الٰہی کرتا ہے بھاگ جاتا ہے فرو یاد مین ہے سبب آتا ہے پاس ڈالنے غفلت مین ہے شیطان سواس الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ وہ جو وسوسہ ڈالتا ہے
بیچ سینون آدمیون کے مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ جن سے اور آدمیون سے یعنے شیاطین جن اور انس لباب مین لکھا ہے کہ اس سورہ مین پانچ جگہہ لفظ ناس کا واقع ہے اور تکرار مضمون کا
نہین ہے کیونکہ اول ناس سے طفل مراد ہین اور معنے ربوبیت کے اسپر دلالت کرتے ہین کہ پرورش مناسب حال انکے ہے اور ثانی سے جوان مراد ہین اور لفظ
ملک کا دلیل ہے اسپر کہ قہر و سیاست بادشاہ جوانون پر ہوتا ہے اور ثالث سے پیر مراد ہین اور لفظ الٰہ کا اسپر مشعر ہے کہ الٰہ کی معنی مستحق عبادت کے ہین اور عبادت
طاعت بوڑہون کی شان ہے زیادہ تر ہے زیادتی شرع مین کہتے ہین الٰہ اسے مستحق جو کہ ہو عبادت کے اور عبادت کے مستحق ہی وہ فی الحقیقت ہین جو موثر ہو اور موثر جو
فی الحقیقت ہے اسکی تعظیم بس عبادت ہے اور عبادتمین گر شریک خدا کے اور کو کر دیا تو شرک ہوا یہہ ہیا معنے عبادت الٰہ اور شرک کی کہ انمین اختلاف علما کا ہو رہا ہے ظاہر ہو گئی
اور رابع سے مراد صالح ہین اور لفظ وسواس کا اسپر مبنی ہے کہ شیطان صلحا کے ہونکے بہت درپے رہتا ہے وسواس ڈالتا ہے اور خامس سے مراد مفسد ہین اور عطف اسکا معوذ
منہ پر دال ہے اسپر کہ یہہ فساد کرنیوالے ہین پس لفظ ناس کا پانچون جگہہ جدے جدے معنے پر دال ہے تکرار لفظا ہے نہ معنے اور یہہ کمال خوبی عبادتکی ہے اور ان پانچ
عدد پر کلام اللہ تمام ہوا اسواسطے کہ مراتب کلیہ مختصر پانچ ہین جنہین حضرات خمسہ اور تعینات خمسہ اور تنزلات خمسہ کہتے ہین تعین اول وحدت ہے
کہ حقیقت محمدی عبارت اسی سے ہے اور تعین دوم واحدیت ہے کہ حقائق تمام ممکنات کے ہے اسے حقائق کو اعیان ثابتہ کہتے ہین اور یہہ دونون تعین مرتبہ
وجوب مین ہین اور تعین سیوم تعین روحی ہے اور تعین چہارم تعین مثالی ہے اور تعین پنجم تعین جسدی ہے یہہ تینون تعینات خارجیہ ہین مرتبہ امکان مین اور یہہ پانچ عدد
دائر ہین بدوران انکا یہہ ہے کہ جس عدد انکو انکے نفس مین ضرب کرین اور حاصل ضرب کو پھر انہین ضرب کرین غیر نہایت تک تو وہی پانچ اپنے اصل کی شکل
پھر آوین گے اور نہایت مین اس عدد کے اپنے آپکو دکھاوینگے جیسے پچیس اور ایک سو پچیس علی ہذا القیاس اور نکتہ عجیبہ پانچ بار تکرار مین
لفظ ناس کی اس سورہ مین کہ سورہ قرآن اسپر تمام ہوئی ہین یہہ ہے کہ زبدہ جمیع ممکنات کا اور خلاصہ تمام مخلوقات کا جو انسان ہے اقامت باستقامت اسکے
بھی پانچ چیز پر تمام عناصر اربعہ اور ایک لطیفہ نفس کہ ربع غلبہ ان چارونکا ہے اور پانچ ہی جوہر نفیسہ اسمین عالم امر کے متمکن فرماے ہین قلب روح سر خفی
اخفی انہین کو لطائف خمسہ کہتے ہین انکے تصفیہ سے باطن مصفا ہوتا ہے اور بدرجہ ولایت پہنچتا ہے اور پانچ ہی ارکان اسلام کے بنا ہین کہ انہین
ہین کلمہ نماز روزہ حج زکواۃ انسے ظاہر پاک ہوتا ہے اور بمرتبہ انقاسخ کرلائق دخول جنت ہوتا ہے اور پانچ ہی وقت اسکا معراج مقرر فرمایا ہے
کہ الصلوٰۃ معراج المومن اور پیکر خوش منظر اسکے بھی پانچ عضو پر منتہی ہے سر اور دونون ہاتھہ اور دونون پانون پھر ہر ایک عضو پانچ پر تمام اور کامل ہے دونون
ہاتھہ اور دونون پانون پانچ پانچ انگلیان رکھتے ہین اور سر پانچ حواس ظاہری رکھتا ہے باصرہ شامہ ذائقہ لامسہ سامعہ ادراک امور ظاہری کا انہین سے
ہے اور پانچ حواس باطنی اول حس مشترک کہ محل اسکا بطن اول دماغ دوم خیال کہ مکان اسکا اس بطن کے موخر ہے سیوم متخیلہ کہ صور
محسوسہ جو خیال مین موجود ہین انمین تصرف کرکے اسیواسطے اسے متصرفہ کہتے ہین چہارم متوہمہ ادراک معانی جزئیہ جس سے کرتے ہین
اسکی جگہہ بطن اوسط دماغ ہے پنجم حافظہ جسکے سبب یادداشت ہے مقام اسکا بطن موخر ہے دماغ ہے رباعی بنائی آدمی کی حق نے ہین جو پانچ حواس انہین سے
کرتا ہے ہر شی کا درک اور شناس یہہ تمام خلقت انسان بھی پانچ عضو سے ہے دو دست اور ہین دو پا نو اور ایک ہے سر اسنکیون تمام ہو پھر ناس خمسہ

رافت ۔ کلام حق کا سراسر ہی جو ہدی للناس ہے اور ابتدا کلام الہی کے بحرف با اور اختتام بحرف سین ہی آپس مین عظیم ہی کہ ترکیب اسکی بس ہے اور عبرت والے
کہتے ہین بس کہ اسی جیسا کہ بس یہہ معنے ہوئے کہ حسبک من الکونین یا اعلیناک من الحرفین اور زیادہ اتفاقات سے یہہ ہی کہ فارسی مین بھی بس کی معنے
حسب کی ہین یعنے قرآن بس ہی اور کافی ہی دونون جہان کیواسطے قطعہ با و سین اول و آخر ہی قرآن رافت ۔ یہہ اشارہ ہی کہ بس ہی تجھے قرآن مجید
جبتک بس چلے بس چھوڑ نہ اسکو ہرگز یہی بر لائیگا کونین مین تیری امید ۔ اور بس باول مفتوح اور ثانی مشدد بمعنے فرستادن ہی یعنے
بھیجنا قرآن شریف کا واسطے ہدایت کونین کے ہی یا سین دال اوپر دونون عالم کے ہین اور ایک لطیفہ عجیبہ وقت تحریر کے سوجھا ہی وہ یہہ ہی کہ سب
کے دو عدد ہین اور سین سے اسکا ہی آمین کنایہ یہہ ہی کہ قرآن شریف واسطے حصول مقاصد دوسرا کے بس ہی فقرا اور جانب کیون پھرے ہی
مدعا کیواسطے ۔ بس ہی کافی ہی تجھکو دوسرا کیواسطے فضائل معوذتین کے صحیح مسلم اور ترمذی اور نسائی مین عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ
فرمایا پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم نے کیا نہین دیکھا تو نے کئی آیتون کو جو نازل ہوئی ہین شب کو نہین دیکھین گئین مثل انکے باب استعاذہ مین ہرگز
وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین اور صحیح ابو داؤد مین عقبہ بن عامر سے روایت ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم نے اے
عقبہ پناہ پکڑ ساتھ معوذتین کے نہین پناہ پکڑی کسی پناہ پکڑنیوالے نے ساتھ مثل ان دونون کے اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ مین ہی بروایت ابی
سعید رض کہ پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم پہلے اور دعائین پڑھا کرتے تھے واسطے دفع شر جن اور چشم بد کے جب یہہ معوذتین نازل ہوئین تو چھوڑ دیا
کیا انکو اور ترک کیا انکو اور نسائی اور صحیح ابن حبان مین ہی بروایت جابر رض کہ پڑھ ان دونون سورتون کو اور ہرگز نہ پڑھیگا ساتھ مثل ان دونون سورتون
کے یعنے استعاذہ مین اور روایت ہی کہ فرمایا آپنے جسنے معوذتین پڑھی گویا سب کتابون کی جو الله تعالی نے اتاری ہین تلاوت کی اور فرمایا
صلی الله علیہ وسلم نے جو کوئی قل هو الله اور معوذتین پڑھیگا عمر اسکی دراز ہوگی اور فرمایا صلی الله علیہ وسلم نے کہ دو سورتین مجھ پر ایسی نازل
ہوئی ہین کہ کسی نبی پر مثل انکے نہین نازل ہوئین اور ہرگز محبوب تر اور مرضی تر نزدیک الله کے ان دو سورتون سے نہین یعنے باب استعاذہ
مین وہ معوذتین ہین اور فرمایا صلی الله علیہ وسلم نے کہ جو تم مین کسیکو درد سر ہو یا اور درد ہو تو دونون ہاتھون کو اٹھا کر فاتحہ اور اخلاص اور معوذتین
پڑھکر ہاتھون پر پھونک کر منہہ پر اور مقام درد پر پھیرے تو دور ہوگا اور شفا پاویگا امام جعفر صادق رضی الله عنہ سے مروی ہی جو کوئی معوذتین صبح و شام
تین بار پڑھا کرے وسواس اور شر جن و انس کے سے بچے شیخ ابو الحسن شاذلی رحمۃ الله علیہ نے لکھا ہی کہ قل اعوذ برب الناس چودھوین
تاریخ ایک ظرف پر لکھہ با وضو اسمین پانی پیا کرے تو وسواس سے امین ہو اور کوئی مکروہ اسے نہ پہنچے ۔ سچ ہی کہ ایمان پناہ پکڑتا ہی
ساتھ رب ناس کے شر وسواس خناس سے اور شر اور وسواس اور وسوسون سے خناس کے امن شونی ہی

قادر مطلق کی جو پکڑے پناہ ۔ وسوسون سے کیونکہ ہووے تباہ
خط فرمان ملک مین جو گیا ۔ اوسکو کیا پھر چور کا خطرہ رہا
نام مولی گر ترے دلمین ٹکے ۔ تو نہ شیطان کا نشان ٹھہر سکے
در غفلت مین نہ رکھنا ہی قدم ۔ راقعا غافل نہ رہ تو ایکدم
یاد حق سے آئے گر غفلت تجھے ۔ حشر تک ہووے گی پھر حسرت تجھے
دہیان مین الله کے تو رہ مدام ۔ دمبدم لحظہ لحظہ صبح و شام
جان ہی طاعت عبادت کی حضور ۔ سو وہ دلمین اپنے پیدا کر ضرور
قلب مین یعنی خیال حق سمائے ۔ اور خطرہ غیر کا ہرگز نہ آئے
دہیان اوسکا ہووے اٹھتے بیٹھتے ۔ جی مین ہر ساعت رکھا ہی وہ ہے
کچھ تمنا ہو نہ کچھ ہو آرزو ۔ پاک رب ہے الله کی بس جستجو
بس یہی کافی ہی کل عالم کو پند ۔ اور رافت کچھ نکہہ کر لب کو بند
ہان دعا الله کی درگہہ مین کر ۔ شاہد مقصود تا ہو جلوہ گر
یا الہ و پادشاہ و رب ناس ۔ بہر قرآن و رسول حق شناس
وسوسے سے مجھکو شیطان کے بچا ۔ اور سب ایمان والون کو بچا

عشق دے اپنا مجھے کو مین مین — رکھہ غم کو مین سے جی چین مین
شوق تیرا ہی ہمیشہ سر مین ہو — زندگی مین گور مین حشر مین ہو

تیری الفت مین جیون مین اور مرون — پھر اٹھون تو شوق مین تیری اٹھون
تیرا شیدا تیرا والہ تیرا مست — حشر مین اٹھون مین لی ادہ زدست

گور سے جب مین تنہائی اٹھون — تیرا عاشق تیرا شیدائی اٹھون
ڈھونڈھتا تجھکو پھرون وہان سو بسو — سو بسو تیری کرون وہان جستجو

جستجو تیری ہوا ور ہو اضطراب — اضطراب ایسا کہ پھر آوے نہ تاب
تاب مین دیکھے تیرے ہر گز نہ آے — آے چین اُسدم کہ تو جلوہ دکھاے

دیکھکر تجھکو کرون جی کو نثار — تجھپہ قربان جاؤن مین پھر لاکھہ بار
راقفا بیہوش اب اتنا نہ ہو — ہوش مین آ بے ادب اتنا نہ ہو

کہہ کے محبوب خدا پر سو سلام — کر کلام عاشقانہ کو تمام
یا الٰہی صد صلوٰۃ و صد سلام — بھیج روح پاک پر انکے سلام

جو کہ ہین آخر زمانے کے نبی — ہین ہدایت کے سبب پیدا وہی
مہبط آیات قرآنی ہین وہ — مورد لمعات فرقانی ہین وہ

سید اولاد آدم ہین وہی — باعث بنیاد عالم ہین وہی
پیشوائے مرسلین و انبیا — رہنمائے مسلمین و اتقیا

مصدر اسرار سبحانی ہین وہ — مظہر انوار رحمانی ہین وہ
سب جتنے آل اور جتنے اصحاب انکے ہین — جتنے ازواج اور احباب انکے ہین

اور جو امتی ہین خوش نصیبا — سب پہ نازل کر درود ای ربنا

تمام شد تفسیر رؤفی

قطعات تاریخ از مصنف علیہ الرحمۃ

کری ختم اونے تفسیر جسدم — کہ جسمین سلاست سے مطلب بیان ہے
تاریخ آئی ندا غیب سے یون — کلام الٰہی کا اردو زبان مین
ہا تفسیر کتاب آسمانی — کھلا ترجمہ صاف آئینہ سان ہے
ایسی کہ ہر ایک کے دلنشین ہے — کہ تفسیر قرآن بہندی زبان ہے ۱۲۴۸
اردو مین ہاین بیان رفائل — قبل اسکے کوئی ہوی نہین ہے

ایضاً

ایضاً

جاہل زبان اسے سینگا — آدیگی پسند اسے یقین ہے
تاریخ مین اسکے دل یہہ بولا — شاباش رؤف آفرین ہے

جب با فضل ایزد منان — لکھہ چکا مین معانی قرآن
سال اتمام مین کیا جب غور — دل نے مطلع یہہ پڑھ دیا بالفور

کچھہ بیان عجیب ہی یہہ وا — راقفا مرحبا جزاک اللہ
ہوئی ختم اب جو اللہ کی مدد سے — کہی تب سال ہجرت جہد وکد سے

عجیبہ جان فیض سو عام و افی — یہی اب نہر جاری سے ہی کافی

بدانکہ تالیف این کتاب کہ مسمی بہ تفسیر مجددی است اتفاق شروعش درسن هزار و دوصد وسی ونہ افتادہ بعد ازان چند سال بعوارضات شتی معطل ماندہ آخر الامر حلیہ اتمام واختتام بافضال ملک العلام بروز چہارشنبہ وقت صبح یازدہم شہر ذی قعدہ درسن یکہزار و دوصد وچہل وہشت ہجری در بلدہ دار الاقبال بہوپال پوشیدہ الحمد للہ علی ذالک حمدا کثیرا طیبا کافیا مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی تاریخ شروعش از کلمات دعائیہ رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ روشن وظاہر است و تاریخ اتمام از عبارت تَمَّ الْكِتَابُ بِعَوْنِ الْعَلِيمِ الْوَهَّابِ مبرہن وباہر ونیز شمار تاریخ ختم مطابق سال ہجری حضرت سید انبیا علیہ وعلی آلہ صلوٰۃ اللہ الملک الاعلی از زبر حروف سرہاے ابیات عشرہ اوایل کتاب بصفت توشیح مبراست واز بنیات آنہا موافق لسن تجدید جناب مجدد الف ثانی قدسنا اللہ تعالی بسرہ السامی کہ از الف ثانی شروع است باسقاط تعداد اعداد ہمین اشعار کہ عشرہ اند ہویدا وایضا از اعداد عدد دوم یعنی دم شروع ودم ختم ثمان و ثمانین است تاریخش بطرز دلنشین است وہم اگر دراعداد اسما حروف یا وسین کہ مفتتح ومختتم کلام رب العالمین اند بیجاسے آحاد

عشرات بمقام عشرات و آحاد بگیر ندو این ہر دو را از دائرہ ابجد شمار کردہ بران آفرا بیند ہمین تاریخ اتمام بس است باقی ہوس

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ باعانت ازلی و عنایت لم یزلی اس ایام فرحت فرجام میں یہہ کتاب ہادی صواب مخزن ہدایت و عرفان معدن دقائق فرقان گنجینۂ دولت سرمدی مسمی بہ تفسیر مجددی معروف بہ تفسیر رؤفی تصنیف جناب فضیلت مآب عمدۃ المحدثین زبدۃ المفسرین سند العارفین شیخ المشائخین مقبول بارگاہ صمد مولانا حضرت شاہ رؤف احمد نقشبندی مجددی مصطفیٰ آبادی نور اللہ مرقدہ بہ نظر کمیابی نسخہ مذکورہ و کثرت شائقین ذی شعور برائے حصول حسنات دوام و انتفاع ہر خواص و عوام باہتمام اضعف عباد اللہ الکریم متوقع اجر عظیم قاضی محمد ابراہیم ابن قاضی نور محمد صاحب مغفور متوطن پاپسندر و ملا نور الدین بن جیوا خان بہ تصحیح تام و تنقیح مالا کلام بتاریخ غرہ جمادی الاولی ۱۲۹۴ ہجری مقدسہ مطبع حیدری واقع بمبئی میں زیور طبع سے آراستہ ہو کر مطبوع طبع عالم ہوئی

قطعۂ تاریخ طبع
بنظر انتفاع عام و تحصیل ثواب و ... جناب قاضی صاحب ... دوبارہ ... چھپایا

[illegible] ... سال طبع [illegible] ... تفسیر [illegible]

تکملہ

ارباب اولی الالباب پر مخفی نہ رہے کہ جو نسخہ مسودہ ... تھا اس میں ... تفسیر آیۃ وما اہل لغیر اللہ ... تعبیر بدل گئی ... سو اب بعد طبع بعنایت الٰہی نسخہ اصل مسودہ مصنف علیہ الرحمۃ ہاتھ آیا بہ نظر تکمیل کلام مصنف بجنسہ تفسیر اسکی اسجگہ لکھی گئی تا ناظرین انصاف پسند حق و باطل میں تمیز فرماویں

وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ اور جو کچھ پکارا جاوے اوپر اسکے بغیر اللہ کے خواہ ہو انکا نام خواہ کسی پیغمبر کا تفسیر فتح العزیز میں لکھا ہے اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ جو جانور کہ شہرہ دیا جاوے بغیر خدا خواہ غیر بت ہو یا روح خبیث ہو کہ بطریق ہو کہ اسکے نام پر دین خواہ کوئی جن کہ مسلط کسی کے گھر پر یا سر پر ہوا اور بغیر دینے جانور کے کہ ایذا دے سکنے مکان سے دست بردار نہو یا تو پیر وانہ کرنے ندے اور خواہ پیر و پیغمبر کے نام پر اسطرح سے جانور زندہ نذر کریں یہہ سب حرام ہیں کہ حدیث صحیح وارد ہے ملعون من ذبح لغیر اللہ یعنی جو کوئی کہ ذبح جانور تقرب بغیر خدا کرے ملعون ہے خواہ وقت ذبح کے نام خدا کا لے یا نہ لے اسواسطے کہ شہرہ دیا کہ یہہ جانور واسطے فلانے کے ہے پھر ذکر نام خدا کا وقت ذبح کے فائدہ نہیں کرتا ہے اسواسطے کہ وہ جانور منسوب ساتھ اس غیر کے ہوگیا اور خبث ایسا اسمیں پیدا ہوا کہ زیادہ تر خبث مردار سے ہے اسواسطے کہ وہ بے ذکر نام خدا مرا ہے اور اس جانور کو مشہور بغیر خدا کر کے مارا ہے اور یہہ عین شرک ہے جب اس خبث نے اسمیں سرایت کی نام خدا حلال نہیں ہوتا مانند سگ اور خوک کے کہ اگر نام خدا ذبح کریں حلال نہیں ہوتے اور کنہ اس مسئلہ کی یہہ ہے کہ جان سوائے جان آفرین کے دینا درست نہیں اگرچہ ماکولات و مشروبات ہوا اور مال کا بھی دینا از راہ تقرب بغیر اللہ حرام اور شرک ہے لیکن ثواب ان چیزوں کا دینے والے کی طرف عاید ہوتا وہ بخشنا جائز ہے اور لفظ اس آیت کی چار جگہ قرآن میں وارد ہے تامل کیجئے کہ ما اہل بہ لغیر اللہ فرمایا ہے نہ ما ذبح باسم غیر اللہ پس ذبح کرنا بنام خدا ہمراہ اس شہرہ دینے کے اور آواز برلانے کے کہ فلانے کی گائے یا فلانے کا بکرا ہے کچھ فائدہ

نہین کرتا گوشت اُس جانور کا حلال نہین ہوتا اور اہل کو ذبح پر حمل کرنا خلاف لغت اور عرف کے ہی ہرگز اہلال لغت عرب مین اور
عرف اُس دیار کے مین اور اُس وقت مین بمعنے ذبح نہین آیا ہی کسی شعر مین نہ کسی عبارت مین بلکہ اہلال لغت عرب مین بمعنے
کرنے آواز کے اور شہرہ دینے کے آیا ہی چنانچہ اہلال ہلال اور اہلال طفل نو تولد اور اہلال بمعنے تلبیہ حج اور سوا انکے استعمال
ہی اور اگر کوئی کہے کہ اہل بمعنے ذبح ہرگز نہین سمجھا جاتا اور اگر اہل کو بمعنے ذبح حمل کرین تو ذبح بغیر اللہ مراد چاہیے ہو پس یہان
بھی طور ہی کہتے ہین ہم کہ ذبح باسم غیر اللہ کہان سے سمجھا جاتا ہی تا مدعا ان لوگونکا حاصل ہو پس اِس عبارت مین اہلال بمعنے
ذبح لینا پھر بغیر اللہ جگہہ باسم غیر اللہ کے مقرر کرنا قریب بتحریف کلام الٰہی ہی تفسیر نیشاپوری مین لکھا ہی کہ اجماع ہی علما کا اگر مسلمان ذبح
کرے کوئی ذبیح اور قصد ساتھہ ذبح اسکے کے تقرب الٰہی غیر اللہ ہو تو مرتد ہو جاتا ہی اور ذبیحہ اوسکا ذبیحہ مرتد کا ہوتا ہی انتہی کافر
ایام جاہلیت مین گھرون سے نکلکر راہ مین بتون کے نام پر آوازین کرتے تھے جب کعبہ مین پہنچتے تھے طواف خانہ کعبہ کرتے
تھے یہہ طواف انکا ہرگز مقبول نہ تھا لہذا حکم ہوا فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ہذا پس یہان بھی جو آوازہ دیا اور
شہرہ کیا کہ یہہ جانور فلانے کا ہی اور اُسکے نام کا ہی اور اُسکے واسطے کرتا ہون مین اور وقت ذبح کے بنام خدا ذبح کیا اصلا
موجب حرمت حلیت نہوا ہان ذکر نام خدا کا اوپر اس جانور کے اُس وقت فائدہ دے کہ تقرب بغیر خدا دل سے دور کر
کر خلاف اُسکے مشہور کرین اور آوازہ دین کہ ہم اِس کام سے گذرے باقی رہا یہان ایک خدشہ وہ یہہ ہی کہ اس سورۃ مین لفظ
بہ کا اوپر لفظ بغیر اللہ کے مقدم لائے اور سورہ مائدہ مین اور انعام مین اور نحل مین موخر وجہ اسکی کیا ہی جواب اصل
یہی ہی کہ باکو متصل فعل کے اور مقدم اور متعلقات کے لاوین اسواسطے کہ با اِس مقام مین واسطے تعدیہ فعل کے ہی مانند ہمزہ اور
تضعیف بس حتی الامکان ملاصق فعل ہوا اور یہہ موضع اول قرآن ہی یہان اسی اصل پر استعمال فرمایا اور سورتون مین جگہہ
کہ محل انکار اور سرزنش تھا یعنے ذبح بقصد غیر اللہ اُسے مقدم کیا لہذا باقی سورتون مین جملہ فلا اثم علیہ کو بھی موقوف
کیا ہی اسواسطے اول قرآن مین ممنوع ہوگیا ہی اور یہہ چار چیزین کہ مذکور ہوئی ہین یعنے مردار اور خون اور گوشت خوک اور
وہ جانور کہ واسطے غیر خدا کے مقرر کر کر ذبح کرین اُس جنس سے ہین کہ اوپر جمیع فرقون کے جمیع حالات مین حرام ہین
اور اِس قبیل سے نہین کہ اوپر ایک فرقے کے حرام ہون اور دوسرے پر حلال جیسے مال زکوۃ اور صدقات یا ایک
حالت مین حرام ہون دوسری حالت مین حلال جیسے دوا گرم سم مضر اوپر محرور مزاجون کے حرام ہی اور جب مزاج برودت
پیدا کرے اُسوقت حلال ہان وقت ناچاری کے کھانا اِن چیزونکا باوجود حرمت معاف ہو جاتا ہی

تمام شد تکملہ تفسیر رؤفی سنہ ۱۲۹۳

من حقوق المرأة على الزوج

في الحديث

ان النساء خلقن من ضعف فاعلوا ضعفهن بالسكوت
واستروا عوراتهن في البيوت ولا يسكن المرأة غرفة ولا يعلمها
الكتابة وعلمها الغزل انتهى

[illegible]

قل هو الله